Machine Translated by Google

عظیم تنازعہ
مسیح اور شیطان کے درمیان
عیسائی ڈسپنسیشن کے دوران

ایلن گولڈ وائٹ

سرپرستوں اور نبیوں کے مصنف ، عمر کی خواہش، مسیح کا راستہ، عیسیٰ کی تمثیلیں اور دیگر کام۔

اصل زبان میں اس کام میں بائبل کے تمام اقتباسات مقدس بائبل، نیو انٹرنیشنل ورژن سے لیے گئے ہیں، جب تک کہ دوسری صورت میں ذکر نہ کیا گیا ہو۔

Machine Translated by Google

دیباچہ

محترم قارئین، یہ کتاب ہمیں یہ بتانے کے لیے شائع نہیں کی گئی کہ اس میں گناہ، بدقسمتی اور ہے۔
اس دنیا میں مصیبت.

یہ کتاب ہمیں یہ بتانے کے لیے شائع نہیں کی گئی کہ روشنی اور اندھیرے، گناہ اور راستبازی، زندگی اور موت،
صحیح اور غلط کے درمیان ایک ناقابل مصالحت تنازعہ ہے۔ ہمارے دل کی گہرائیوں میں ہم یہ جانتے ہیں، اور ہم جانتے ہیں
کہ ہم اس تنازعہ میں شریک، اداکار ہیں۔
لیکن ہم میں سے ہر ایک کی کبھی نہ کبھی اس زبردست جنگ کے بارے میں مزید جاننے کی خواہش ہوتی ہے۔ یہ
کیسے شروع ہوا؟ یا: کیا وہ ہمیشہ یہاں تھی؟ کون سے عناصر اس کے پیچیدہ پہلوؤں کا حصہ ہیں؟ میرا اس سے کیا تعلق
ہے؟
میری ذمہ داری کیا ہے؟ میں اس دنیا میں اپنی مرضی سے نہیں ہوں۔ میرے نزدیک برائی یا اچھائی کا کیا مطلب ہے؟

اہم اصول کیا شامل ہیں؟ یہ کشمکش کب تک چلے گی؟ تمہارا انجام کیا ہوگا؟ کیا یہ ہو سکتا ہے، جیسا کہ کچھ
سائنسدان کہتے ہیں، زمین ایک گھنی، سرد اور ابدی رات کی گہرائیوں میں ڈوب جائے؟ یا کیا کوئی بہتر مستقبل ہوگا،
روشنی سے تابناک، خدا کی ابدی محبت سے گرم؟

یہ سوال اور بھی گہرا ہے کہ میرے دل میں، یہ کشمکش، خود غرضی کی آمد اور بہتی ہوئی محبت کے درمیان
کی کشمکش، بھلائی کی فتح میں ہمیشہ کے لیے کیسے حل ہو سکتی ہے؟ بائبل کیا کہتی ہے؟ ہر روح کے لیے اس ابدی اور اہم
مسئلے کے بارے میں خدا کے پاس ہمیں کیا سکھانا ہے؟

اس طرح کے سوالات ہمیں ہر طرف سے درپیش ہیں۔ وہ ہمارے دلوں کی گہرائیوں سے اصرار کے ساتھ ابھرتے ہیں۔
اور وہ قطعی جواب مانگتے ہیں۔

یقیناً، وہ خُدا جس نے ہم میں کسی بہتر چیز کی آرزو، سچائی کی خواہش پیدا کی، علم کی اِس تمام ضرورت کے
جواب کو ہم سے نہیں روکے گا، کیونکہ "خداوند یہوواہ اپنے بندوں پر اپنا راز ظاہر کیے بغیر کچھ نہیں کرے گا۔ انبیاء۔"

عزیز قارئین، اس کام کا مقصد پریشان حال روح کو ان تمام مسائل کا صحیح حل تلاش کرنے میں مدد کرنا ہے۔ یہ
ایک ایسے شخص کی طرف سے لکھا گیا تھا جس نے چکھ لیا اور دریافت کیا کہ خداوند اچھا ہے، اور جس نے خدا کے ساتھ
میل جول اور اس کے کلام کے مطالعہ سے سیکھا ہے کہ خداوند کا راز ان لوگوں کے ساتھ ہے جو اس سے ڈرتے ہیں اور وہ اسے
ظاہر کرے گا۔ اس کا عہد۔

تاکہ ہم اس انتہائی اہم تنازعہ کے مواد کو بہتر طریقے سے سمجھ سکیں، جس میں کائنات کی زندگی شامل ہے،
مصنف نے اسے تاریخ کی گزشتہ بیس صدیوں سے اخذ کردہ ٹھوس اور معروضی اسباق کے ذریعے ہمارے سامنے پیش کیا۔

کتاب یروشلم کی کہانی کے افسوسناک آخری مناظر سے شروع ہوتی ہے، جسے خدا نے منتخب کیا تھا، مین آف
کلوری کو مسترد کرنے کے بعد، جو بچانے کے لیے آیا تھا۔ اس وقت سے، قوموں کے عظیم کورس کے ساتھ، کتاب پہلی صدیوں
میں خدا کے لوگوں کی طرف سے اٹھائے گئے ظلم و ستم کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اس کے بعد رسولی چرچ کا عظیم ارتداد؛
اصلاح کی طرف سے پیدا ہونے والی بیداری، جس میں تنازعہ کے کچھ اہم جوہر واضح طور پر ظاہر ہوتے ہیں؛ خوفناک

فرانس کے انصاف کے اصولوں کو مسترد کرنے سے سبق؛ صحیفوں کی قیامت اور سربلندی اور ان کا فائدہ مند، زندگی
بخش اثر؛ آخری دنوں کی مذہبی بیداری؛ خدا کے کلام کے روشن ماخذ کی نقاب کشائی، روشنی اور علم کے اس کے شاندار
انکشافات کے ساتھ تاریکی کے ہر فریب کی بری بغاوت کا مقابلہ کرنے کے لیے۔

قریبی اور موجودہ تنازعہ، جس میں اہم اصول شامل ہیں اور جس میں کوئی بھی غیر جانبداری کا انتخاب نہیں
کر سکتا، سادہ، واضح اور بھرپور طریقے سے سامنے آیا ہے۔
سب سے بڑھ کر، ہمیں حق کی برائی پر اچھائی کی شاندار اور ابدی فتح دکھائی گئی ہے۔

Machine Translated by Google

غلط پر روشنی، اندھیرے پر روشنی، غم پر خوشی، موت پر زندگی، مایوسی پر امید، ذلت پر جلال، اور انتقامی نفرت پر ابدی، صبر آزما محبت۔

اس کتاب کے پچھلے ایڈیشن نے بہت سی روحوں کو حقیقی چرواہے کی طرف لے جایا ہے۔ مدیران کی دعا ہے کہ یہ ایڈیشن ابدی سامان میں مزید ثمر آور ہو۔

ایڈیٹرز

Machine Translated by Google

تعارف

گناہ کے داخلے سے پہلے، آدم نے اپنے خالق کے ساتھ کھلے عام میل جول کا لطف اٹھایا، لیکن جب سے انسان نے اپنے آپ کو خُدا سے جُدا کیا ہے، اس لیے نسلِ انسانی اس اعلیٰ مراعات سے محروم ہے۔ چھٹکارے کے منصوبے کے ذریعے، تاہم، ایک راستہ کھول دیا گیا تھا جس کے ذریعے زمین کے باشندے اب بھی آسمان سے رابطہ قائم کر سکتے تھے۔

خدا نے اپنی روح کے ذریعے انسانوں کے ساتھ بات چیت کی ہے، اور برگزیدہ بندوں پر کیے گئے انکشافات کے ذریعے دنیا پر الہی روشنی ڈالی گئی ہے: "مرد روح القدس کے ذریعے خدا کی طرف سے بولے۔" 2پطرس 1:21۔

انسانی تاریخ کی پہلی پچیس صدیوں کے دوران کوئی تحریری وحی نہیں ہوئی۔ جن لوگوں کو خدا نے سکھایا تھا وہ اپنے علم کو دوسروں تک پہنچاتے تھے اور یہ سلسلہ نسل در نسل باپ سے بیٹے تک منتقل ہوتا رہا۔ تحریری کلام کی تیاری موسیٰ کے زمانے میں شروع ہوئی۔ اس کے بعد الہامی الہام کو ایک مقدس کتاب میں شامل کیا گیا۔ یہ کام سولہ سو سال کے طویل عرصے تک جاری رہا، تخلیق اور قانون کے مورخ موسیٰ سے لے کر انجیل کی اعلیٰ ترین سچائیوں کے ریکارڈر یوحنا تک۔

بائبل اپنے مصنف کے طور پر خدا کی طرف اشارہ کرتی ہے، تاہم، یہ انسانی ہاتھوں سے لکھا گیا تھا اور، اس کی مختلف کتابوں کے متنوع انداز میں، یہ بہت سے مصنفین کی خصوصیات کو پیش کرتا ہے۔ ظاہر کردہ سچائیاں تمام خدا کی طرف سے الہام ہیں ،(II Tim. 3:16)تاہم، ان کا اظہار انسانی الفاظ میں ہوتا ہے۔ لامحدود، اپنی روح القدس کے ذریعے، اپنے بندوں کے ذہنوں اور دلوں میں روشنی ڈالتا ہے۔ اس نے اپنے آپ کو خوابوں اور خوابوں، علامتوں اور اعداد و شمار کے ذریعے ظاہر کیا، اور جن پر اس طرح سچائی ظاہر ہوئی وہ انسانی زبان میں مجسم فکر تھے۔

دس احکام خُدا نے خود کہے تھے اور اُس کے ہاتھ سے لکھے گئے تھے۔ وہ خدائی کام ہیں نہ کہ انسانی تخلیق۔ لیکن بائبل، اپنی الہامی سچائیوں کے ساتھ، انسانی زبان میں اپنا اظہار کرتی ہے اور الہی اور انسان کے درمیان تعلق کو پیش کرتی ہے۔ ایسا اتحاد مسیح کی فطرت میں موجود تھا، جو خدا کا بیٹا اور انسان کا بیٹا تھا۔ یہ بائبل اور مسیح کے بارے میں بھی سچ ہے، "وہ جو کلام ہے وہ جسم بن گیا اور ہمارے درمیان رہنے لگا۔" (یوحنا 1:14۔

مختلف اوقات میں ان مردوں کی طرف سے لکھی گئی جو عہدوں اور پیشوں اور فکری اور روحانی وابستگیوں میں وسیع پیمانے پر مختلف تھے، کلام پاک کی کتابیں اسلوب کے ساتھ ساتھ بیان کیے گئے مضامین کی نوعیت کے تنوع میں بھی واضح تضاد پیش کرتی ہیں۔ اظہار کی مختلف شکلیں مختلف مصنفین استعمال کرتے ہیں۔

اکثر ایک ہی سچائی کو دوسرے مصنف کے مقابلے میں ایک کے ذریعہ زیادہ حیرت انگیز طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ چونکہ مختلف مصنفین ایک موضوع کو مختلف پہلوؤں اور رشتوں میں پیش کرتے ہیں، اس لیے وہ سطحی اور لاپرواہ قاری کے لیے اختلافی یا متضاد دکھائی دے سکتے ہیں، لیکن متواضع اور پرہیزگار طالب علم ان کی تحریروں میں واضح ترین بصیرت دیکھے گا اور ان کی بنیادی ہم آہنگی کو سمجھے گا۔

مختلف افراد کے ذریعے پیش کی گئی سچائی کو اس کے متعدد پہلوؤں سے دکھایا گیا ہے۔ ایک مصنف موضوع کے ایک پہلو سے سب سے زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ وہ ان نکات کو اٹھاتا ہے جو اس کے تجربے یا ادراک اور تعریف کی صلاحیت سے ہم آہنگ ہوتے ہیں۔ دوسرے دوسرے پہلو پر توجہ دیتے ہیں۔ اور ہر ایک، روح القدس کی رہنمائی میں، وہ پیش کرتا ہے جو سب سے زیادہ یقین کے ساتھ اس کے ذہن کو متاثر کرتا ہے- ان میں سے ہر ایک میں سچائی کی ایک الگ خصوصیت، لیکن ان سب کے درمیان ایک کامل ہم آہنگی۔ اور اس طرح سامنے آنے والی سچائیاں زندگی کے تمام حالات اور تجربات میں مردوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ایک کامل مجموعی کی تشکیل کے لیے متحد ہوتی ہیں۔

Machine Translated by Google

خُدا نے انسانی ایجنسیوں کے ذریعے اپنی سچائی کو دنیا تک پہنچانے میں خوشی محسوس کی ہے، اور
اُس نے خود، اپنی روح القدس کے ذریعے، مردوں کو اہل بنایا ہے اور انہیں یہ کام کرنے کے قابل بنایا ہے۔ اس نے انسانی ذہن کی رہنمائی کی کہ کیا بولنا اور لکھنا ہے۔ خزانہ زمینی برتنوں کے سپرد کیا گیا ہے، لیکن آسمان کا ہے، گواہی انسانی زبان کے نامکمل اظہار کے ذریعہ دی جاتی ہے، پھر بھی یہ خدائی گواہی ہے، اور خدا کا فرمانبردار، بھروسہ کرنے والا بچہ اس میں قدرت کا جلال دیکھتا ہے۔ الہی، فضل اور سچائی سے بھرا ہوا.

اپنے کلام میں، خدا نے انسانوں کو نجات کے لیے ضروری علم سونپا ہے۔ مقدس صحیفوں کو اس کی
مرضی کے مستند اور ناقابل یقین انکشاف کے طور پر قبول کیا جانا چاہئے۔ وہ کردار کا معیار، عقائد کو ظاہر کرنے والے، اور تجربے کا امتحان ہیں۔ "تمام صحیفہ خدا کے الہام سے ہے اور تعلیم، ملامت، اصلاح اور راستبازی کی تربیت کے لیے مفید ہے، تاکہ خدا کا آدمی ہر اچھے کام کے لیے پوری طرح تیار ہو جائے۔" (2 تیم 3:16اور ۔(17

تاہم، حقیقت یہ ہے کہ خدا نے اپنے کلام کے ذریعے انسانوں پر اپنی مرضی ظاہر کی ہے، روح القدس کی
مسلسل موجودگی اور رہنمائی کو غیر ضروری نہیں بناتی۔
اس کے برعکس، ہمارے نجات دہندہ کی طرف سے روح سے وعدہ کیا گیا تھا کہ وہ کلام کو اپنے بندوں پر ظاہر کرے گا تاکہ اس کی تعلیمات کو واضح اور لاگو کیا جا سکے۔ اور چونکہ یہ روح القدس تھا جس نے بائبل کو متاثر کیا، اس لیے یہ ناممکن ہے کہ اس کی تعلیم کلام کے خلاف ہو۔

روح کو بائبل کی جگہ دینے کے لیے نہیں دیا گیا تھا —اور نہ ہی یہ کبھی دیا جا سکتا ہے، کیونکہ صحیفے
واضح طور پر اعلان کرتے ہیں کہ خدا کا کلام وہ معیار ہے جس کے ذریعے تمام تعلیمات اور تجربے کو جانچا جانا چاہیے۔ یوحنا رسول کہتا ہے: "اے عزیزو، ہر ایک روح پر ایمان نہ رکھو بلکہ روحوں کو جانچو کہ وہ خدا کی طرف سے ہیں یا نہیں کیونکہ بہت سے جھوٹے نبی دنیا میں نکل چکے ہیں۔ 1)یوحنا ۔(4:1

اور یسعیاہ اعلان کرتا ہے: "شریعت اور احکام کے لیے! اگر وہ اس کلمہ کے مطابق نہ بولیں تو وہ کبھی روشنی نہیں دیکھ پائیں گے۔ (عیسا ۔(8:20
روح القدس کے کام پر ایک ایسے طبقے کی غلطیوں سے بڑی ملامت کی گئی ہے جو روشن خیالی کا
دعویٰ کرتے ہوئے یہ دعویٰ کرتا ہے کہ خدا کے کلام کی رہنمائی کی مزید ضرورت نہیں ہے۔ جو لوگ اس سے تعلق رکھتے ہیں وہ ان تاثرات سے حکومت کرتے ہیں جنہیں وہ روح میں خدا کی آواز سمجھتے ہیں۔ لیکن جو روح ان کو کنٹرول کرتی ہے وہ خدا کی روح نہیں ہے۔ صحیفوں کے نقوش کی یہ لاپرواہ پیروی صرف الجھن، فریب اور بربادی کا باعث بن سکتی ہے۔ یہ صرف شریر کے ارادوں کے حق میں کام کرتا ہے۔ چونکہ مسیح کی کلیسیا کے لیے روح القدس کی وزارت انتہائی اہمیت کی حامل ہے، اس لیے یہ شیطان کے فریبوں میں سے ایک ہے جو انتہا پسندوں اور جنونیوں کی غلطیوں کے ذریعے انجام پاتا ہے، روح کے کام پر حقارت ڈالنا اور خدا کے لوگوں کو ان کے کام کو نظر انداز کرنے کی طرف لے جانا۔ طاقت کا ذریعہ جو رب نے خود فراہم کیا۔

خُدا کے کلام کے ساتھ ہم آہنگی میں، اُس کی روح نے انجیلی بشارت کی پوری عمر میں اپنا کام جاری
رکھا۔ اس وقت کے دوران جب دونوں عہد نامہ کے صحیفے دیئے جا رہے تھے، روح القدس انفرادی ذہنوں کو روشنی پہنچانے سے باز نہیں آیا، قطع نظر اس کے کہ مقدس کینن میں شامل کیے جانے والے انکشافات۔ بائبل خود بتاتی ہے کہ کس طرح، روح القدس کے ذریعے، مردوں کو ان امور پر تنبیہ، ملامت، نصیحت اور ہدایات موصول ہوئیں جن کا صحیفے کے ابلاغ سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ مختلف زمانوں کے انبیاء کا تذکرہ ہے جن کا کوئی بیان درج نہیں ہے۔ اسی طرح، صحیفہ کینن کے بند ہونے کے بعد بھی، روح القدس نے خدا کے بچوں کو روشن کرنے، نصیحت کرنے اور تسلی دینے کا اپنا کام جاری رکھا۔

یسوع نے اپنے شاگردوں سے وعدہ کیا: "لیکن مشیر، روح القدس جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا،
تمہیں سب کچھ سکھائے گا اور تمہیں وہ سب کچھ یاد دلائے گا جو میں نے تم سے کہی ہیں۔" (یوحنا ۔(14:26"لیکن جب سچائی کی روح آئے گی، وہ کرے گا۔

Machine Translated by Google

تمام سچائی میں آپ کی رہنمائی کرے گا... اور آپ کو بتائے گا کہ آنے والا کیا ہے۔" (یوحنا 16:13)۔صحیفہ واضح طور پر سکھاتا ہے کہ یہ وعدے، رسولی ایام تک محدود ہونے کے بجائے، تمام زمانوں میں مسیح کی کلیسیا تک پھیلے ہوئے ہیں۔ نجات دہندہ نے اپنے پیروکاروں کو یقین دلایا: "اور میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں، یہاں تک کہ عمر کے آخر تک۔" (میٹ 28:20)۔اور پال اعلان کرتا ہے کہ رُوح کے تحفے اور مظاہر کلیسیا میں "مُقدّسوں کو خدمت کے کام کے لیے تیار کرنے کے لیے کیے گئے تھے، تاکہ مسیح کے جسم کی تعمیر ہو، جب تک کہ ہم سب ایمان اور علم کے اتحاد تک نہ پہنچ جائیں۔ خُدا کے بیٹے کی طرف سے، اور مسیح کی معموری کے پیمانہ تک پہنچ کر پختگی کی طرف آئیں۔" Eph. 4:12)اور 13)۔

رسول نے افسیوں کے ایمانداروں کے لیے دُعا کی: "میں دعا کرتا ہوں کہ ہمارے خُداوند یسوع مسیح کا خُدا، جلالی باپ، آپ کو اپنے علم میں حکمت اور مکاشفہ کی روح عطا کرے۔ میں یہ بھی دعا کرتا ہوں کہ آپ کے دلوں کی آنکھیں روشن ہو جائیں، تاکہ آپ اُس امید کو جان سکیں جس کے لیے اُس نے ہمیں بلایا ہے... اور اُس کی قدرت کی بے مثال عظمت کو ہم ایمان لانے والوں کے لیے..." (افسیوں 1:17-19)۔الٰہی روح کی وزارت، خدا کے مقدس کلام کی گہرائیوں کو سمجھنے اور ذہنوں کو کھولنے کے لیے، وہ برکت تھی جو پولس نے افسس کی کلیسیا کے لیے مانگی تھی۔

پینتیکوست کے دن روح القدس کے شاندار ظہور کے بعد، پیٹر نے لوگوں کو اپنے گناہوں کی معافی کے لیے مسیح کے نام پر توبہ اور بپتسمہ لینے کی تلقین کی۔ اور اس نے کہا: ...''اور وہ روح القدس کا تحفہ حاصل کریں گے۔ کیونکہ یہ وعدہ آپ کے لیے اور آپ کے بچوں کے لیے اور ان تمام لوگوں کے لیے ہے جو دور ہیں، کیونکہ جتنے بھی رب ہمارا خدا بلائے گا" (اعمال 2:38اور 39)۔

خُدا کے عظیم دن کے مناظر کے ساتھ فوری تعلق میں، خُداوند نے، نبی یوئیل کے ذریعے، اپنی روح کے ایک خاص مظہر کا وعدہ کیا تھا (جوئیل 2:28)۔یہ پیشینگوئی پینتیکوست کے دن روح کے نزول میں جزوی طور پر پوری ہوئی تھی، لیکن یہ خدائی فضل کے مظاہر میں اپنے مکمل احساس کو پہنچے گی جو انجیل کے کام کی تکمیل کو دیکھے گی۔

نیکی اور بدی کے درمیان عظیم تصادم وقت کے آخر تک شدت میں بڑھتا جائے گا۔ ہر دور میں شیطان کا غضب مسیح کی کلیسیا کے خلاف ظاہر ہوتا رہا ہے۔
خُدا نے لوگوں کو اپنا فضل اور روح عطا کی تاکہ اُنہیں شریر کی طاقت کا مقابلہ کرنے کے لیے تقویت دے۔ جب مسیح کے رسول دنیا میں خوشخبری لے کر جانے والے تھے اور آنے والی نسلوں کے لیے اسے ریکارڈ کرنے والے تھے، تو انہیں خاص طور پر روح کی روشنی سے تحفہ دیا گیا تھا۔ لیکن جیسے ہی چرچ اپنی آخری نجات کے قریب پہنچتا ہے، شیطان بڑی طاقت کے ساتھ کام کرتا ہے۔ وہ "بڑے غضب سے بھرا ہوا، یہ جانتے ہوئے کہ اس کے پاس وقت کم ہے۔ .(Rev. 12:12)وہ "تمام طاقت کے ساتھ، نشانوں اور فریب دینے والے عجائبات کے ساتھ" کام کرے گا (II Thess. 2:9)۔چھ ہزار سال سے یہ مراعات یافتہ ذہن جو کبھی فرشتوں میں سب سے اعلیٰ تھا، مکمل طور پر فریب اور بربادی کے کاموں پر تلا ہوا ہے۔ اور شیطانی صلاحیت اور باریک بینی کی تمام گہرائیوں کو حاصل کر لیا اور

سیکولر لڑائیوں کے دوران پیدا ہونے والا تمام ظلم آخری تنازعہ میں خدا کے لوگوں کے خلاف عمل میں لایا جائے گا۔ خطرے کے اس وقت میں، مسیح کے پیروکاروں کو دنیا کو خداوند کی دوسری آمد کی وارننگ کا اعلان کرنا چاہیے۔ اور ایک قوم کو اُس کے آنے پر اُس کے سامنے کھڑا ہونے کے لیے تیار رہنا چاہیے ، "بغیر بے عیب اور بے عیب"۔

2)پیٹر 3:14)۔اُس وقت الٰہی فضل اور طاقت کی ایک خاص عطا کلیسیا کے لیے اس سے کم ضروری نہیں ہوگی جتنی کہ رسولی دنوں میں تھی۔
روح القدس کی روشنی کے ذریعے ان صفحات کے مصنف پر نیکی اور بدی کی طویل کشمکش کے مناظر کھلے ہیں۔ وقتاً فوقتاً مجھے مختلف زمانوں میں مسیح، زندگی کے شہزادے، ہماری نجات کا مصنف، اور شیطان، برائی کا شہزادہ، گناہ کا مصنف، پہلے مسیح کے درمیان ہونے والے عظیم تنازعہ پر غور کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ خدا کے مقدس قانون کی خلاف ورزی کرنے والا۔ خدا کے قانون کے اصولوں کے خلاف وہی نفرت، وہی فریب کی حکمت عملی جس کے ذریعے غلطی کی جاتی ہے۔

Machine Translated by Google

سچ کی طرح لگتا ہے، انسانی قوانین خدا کے قانون کی بالادستی کرتے ہیں، اور انسانوں کو خالق کی بجائے مخلوق کی عبادت کرنے کی طرف راغب کیا جاتا ہے، ماضی کی پوری تاریخ میں بیان کیا جا سکتا ہے۔ خدا کے کردار کو غلط انداز میں پیش کرنے کی شیطانی کوششیں، انسانوں کو خالق کے غلط تصور کی طرف راغب کرنے اور اس طرح اسے محبت کی بجائے خوف اور نفرت کی نگاہ سے دیکھنے کی کوششیں؛ خدا کے قانون کو پس پشت ڈالنے کی ان کی کوششیں، لوگوں کو اس کے دعووں سے آزاد خیال کرنے کی طرف راغب کرنا، اور اس کے فریب کا مقابلہ کرنے کی ہمت رکھنے والوں پر ظلم و ستم کا سلسلہ ہر دور میں مسلسل جاری ہے۔ ان کا مشاہدہ اسلاف، انبیاء، رسولوں، شہداء اور مصلحین کی تاریخ میں کیا جا سکتا ہے۔

عظیم حتمی کشمکش میں شیطان ایک ہی پالیسی کو بروئے کار لائے گا، ایک ہی روح کو ظاہر کرے گا،
اور ایک ہی انجام کی طرف کام کرے گا، جیسا کہ تمام سابقہ زمانوں میں تھا۔ جو کچھ تھا، ہوگا، سوائے اس کے کہ آنے والی جدوجہد ایسی خوفناک شدت سے نشان زد ہوگی جس کا مشاہدہ دنیا نے کبھی نہیں کیا۔ شیطان کے فریب زیادہ لطیف ہوں گے، اس کے حملے زیادہ پرعزم ہوں گے۔ اگر یہ ممکن ہوتا تو وہ چنے ہوئے لوگوں کو دھوکہ دیتا (مرقس ۔(13:22

جیسا کہ خُدا کی روح نے میرے ذہن میں اُس کے کلام کی عظیم سچائیوں اور ماضی اور مستقبل کے
مناظر کو آشکار کیا، مجھے حکم دیا گیا کہ جو کچھ مجھ پر نازل ہوا ہے وہ دوسروں کو بتاؤں -پچھلی صدیوں کے تنازعات کی تاریخ کا خاکہ پیش کرنے کے لیے۔ اور اسے خاص طور پر پیش کرنا تاکہ آنے والی مستقبل کی جدوجہد پر روشنی ڈالی جا سکے۔ اس مقصد کے پیش نظر میں نے کلیسا کی تاریخ کے واقعات کو چننے اور گروپ کرنے کی کوشش کی ہے تاکہ ان عظیم اور آزمائشی سچائیوں کا پتہ لگایا جا سکے جن کا دنیا کے سامنے مختلف ادوار میں اعلان کیا گیا ہے، جنہوں نے مسلمانوں کے غضب کو بھڑکا دیا ہے۔ شیطان نے دنیا سے محبت کرنے والی کلیسیا کی دشمنی کو بھڑکا دیا، اور جو ان لوگوں کی گواہی سے برقرار رہا ہے جنہوں نے "موت کے وقت بھی اپنی جان سے پیار نہیں کیا" (مکاشفہ ۔(12:11

ان ریکارڈوں میں ہم اپنے سامنے تنازعات کی پیشین گوئیاں دیکھ سکتے ہیں۔ خُدا کے کلام کی روشنی میں اور اُس کی روح کی روشنی میں اُن کا تجزیہ کرتے ہوئے، ہم اُس شیطان کے منصوبوں اور اُن خطرات سے پردہ اُٹھا سکتے ہیں جن سے بچنے کی ضرورت ہے جو اُس کے حضور خُداوند کے سامنے "بغیر ناکام" پائے جائیں گے۔ آ رہے ہیں.

وہ عظیم واقعات جنہوں نے پچھلی صدیوں میں اصلاح کی پیشرفت کو نشان زد کیا وہ تاریخی معاملات ہیں
جنہیں پروٹسٹنٹ دنیا اچھی طرح سے جانتی ہے اور عالمی سطح پر تسلیم کرتی ہے۔ یہ وہ حقائق ہیں جن سے کوئی بھی انکار نہیں کر سکتا۔ میں نے اس کہانی کو کتاب کی طوالت اور اختصار کے مطابق مختصراً پیش کیا جس کا مشاہدہ کرنا ضروری تھا۔ حقائق کو مختصر جگہ میں گاڑھا کر دیا گیا کیونکہ وہ اس کے اطلاق کی مناسب تفہیم سے مطابقت رکھتے تھے۔ بعض صورتوں میں جہاں مؤرخ نے واقعات کو ایک ساتھ جمع کیا ہے، خلاصہ میں، موضوع کا ایک وسیع نقطہ نظر، یا مناسب طریقے سے تفصیلات کا خلاصہ کیا ہے، اس کے الفاظ کا حوالہ دیا گیا ہے۔ لیکن، چند صورتوں کو چھوڑ کر، کوئی خاص کریڈٹ نہیں دیا گیا، کیونکہ ان کا حوالہ اس مصنف کو ایک اتھارٹی کے طور پر پیش کرنے کے مقصد کے لیے نہیں دیا گیا، بلکہ اس لیے کہ اس کا بیان موضوع کی فوری اور قابل اعتماد پیشکش فراہم کرتا ہے۔ اصلاح کے کام کو اپنے زمانے میں انجام دینے والوں کے تجربات اور خیالات کو بیان کرتے ہوئے، کبھی کبھار ان کی شائع شدہ تصانیف کا بھی ایسا ہی استعمال ہوتا رہا ہے۔

اس کام کا مقصد قدیم زمانے کی لڑائیوں کے حوالے سے نئی سچائیوں کو پیش کرنا نہیں ہے، تاکہ مستقبل کے
واقعات پر اثر انداز ہونے والے حقائق اور اصولوں کو سامنے لایا جائے۔ تاہم، روشنی اور تاریکی کی قوتوں کے درمیان تصادم کے ایک حصے کے طور پر دیکھا جاتا ہے، ماضی کے یہ تمام ریکارڈ ایک نئے معنی میں نظر آتے ہیں۔ اور ان کے ذریعے مستقبل پر روشنی ڈالی جاتی ہے، جو ان لوگوں کے راستے کو روشن کرتی ہے جو ماضی کے مصلحین کی طرح، کھونے کے خطرے میں بھی "خدا کے کلام اور یسوع مسیح کی گواہی" کی گواہی دینے کے لیے بلائے جائیں گے۔ تمام زمینی سامان

Machine Translated by Google

اس کتاب کا مقصد سچائی اور گمراہی کے درمیان عظیم تنازعہ کے مناظر پر روشنی ڈالنا ہے۔ یہ شیطان کے آلات اور اسباب کو ظاہر کرنا ہے جن کے ذریعے اس کا کامیابی سے مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ یہ برائی کے عظیم مسئلے کا تسلی بخش حل پیش کرنا ہے، گناہ کی اصل اور آخری نوعیت پر روشنی ڈالنا ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی مخلوق کے ساتھ تمام معاملات میں خدا کے عدل اور احسان کو پوری طرح ظاہر کرنا ہے۔ اور اس کے قانون کی مقدس اور نہ بدلنے والی فطرت کو ظاہر کرتا ہے۔ تاکہ اس کے اثر سے روحیں تاریکی کی طاقت سے آزاد ہو کر "روشنی میں مقدسین کی وراثت کے حصہ دار" بن جائیں، اس کی تعریف کرنے کے لیے جس نے ہم سے محبت کی اور اپنے آپ کو ہمارے لیے دے دیا۔ یہ مصنف کی مخلصانہ خواہش ہے۔

ایلن گولڈ وائٹ

Machine Translated by Google

باب 1

یروشلم کی تباہی۔

"آہ! اگر تمہیں یہ بھی معلوم ہوتا کہ کم از کم تمہارے اس دن میں تمہارا سکون کیا ہے! لیکن اب یہ تمہاری
نظروں سے اوجھل ہے۔ کیونکہ وہ دن تم پر آئیں گے جب تمہارے دشمن تمہیں گھیرے میں لے لیں گے، آپ کا محاصرہ کریں
گے، اور وہ آپ کو ہر طرف سے مغلوب کر دیں گے؛ اور وہ آپ کو اور آپ کے بچوں کو جو آپ کے اندر ہیں، اکھاڑ پھینکیں گے؛
اور وہ آپ میں ایک پتھر دوسرے پر نہیں چھوڑیں گے، کیونکہ آپ کو اپنے آنے کا وقت معلوم نہیں تھا۔" (لوقا ۔(44-19:42

زیتون کے پہاڑ کی چوٹی سے، یسوع نے یروشلم پر غور کیا۔ خوبصورت اور پرامن منظر تھا جو اُس کے
سامنے کھلا تھا۔ یہ فسح کا وقت تھا، اور یعقوب کے بیٹے تمام ممالک سے وہاں جمع ہونے اور عظیم قومی تہوار منانے آئے
تھے۔
باغات، انگور کے باغات اور سبز ڈھلوانوں کے درمیان حجاج کے خیموں پر قبضہ کیا ہوا، پٹی ہوئی پہاڑیوں، مسلط محلات اور
اسرائیل کے دارالحکومت کے بڑے گڑھ کھڑے تھے۔ صیون کی بیٹی اپنے غرور میں یہ کہہ رہی تھی، "میں ملکہ بن کر بیٹھی
ہوں، اور نہیں دیکھوں گی... روتے ہوئے،" اس وقت اتنی ہی خوبصورت ہو کر، اور خود کو جنت کے احسان کا یقین سمجھ
رہی تھی، جیسا کہ صدیوں پہلے، شاہی ٹروباڈور۔ اس نے گایا تھا: "ایک سائٹ کے لئے خوبصورت، اور پوری زمین کی خوشی
کوہ صیون ہے... عظیم بادشاہ کا شہر۔" (زبور ۔(48:2مکمل نظارے میں مندر کی شاندار عمارتیں نظر آ رہی تھیں۔ ڈوبتے
سورج کی کرنوں نے اس کی سنگ مرمر کی دیواروں کی برفیلی سفیدی کو روشن کیا، اور سنہری پورٹل، ٹاور اور اسپائر سے
چمک اٹھی۔ وہ کیا "خوبصورتی کا کمال" کھڑا تھا -یہودی قوم کا فخر۔ اسرائیل کا کون سا بیٹا خوشی اور حیرت کے بغیر یہ
منظر دیکھ سکتا ہے؟ لیکن دوسرے خیالات نے یسوع کے دماغ پر قبضہ کر لیا۔ "جب وہ آیا، اور شہر کو دیکھا، تو وہ اس پر
رویا۔" (لوقا (19:41فاتحانہ داخلے کی عالمگیر خوشی کے درمیان، جب کہ کھجور کی شاخیں لہرائی گئیں، جب کہ پہاڑوں پر
خوشی کی خوشیاں گونج رہی تھیں، اور ہزاروں آوازیں اعلان کیا بادشاہ، دنیا کا نجات دہندہ اس نے اچانک اور پراسرار غم کے
ساتھ مظلوم محسوس کیا، وہ، خدا کا بیٹا، اسرائیل کا وعدہ کردہ، جس کی طاقت نے موت پر فتح حاصل کی اور اپنے
اسیروں کو قبر سے بلایا، آنسو بہا رہا تھا، جیسے نہیں ایک عام دکھ کا نتیجہ، لیکن ایک شدید اور ناقابل تلافی اذیت۔

اس کے آنسو اس کے لیے نہیں تھے، کیونکہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اس کے قدم اسے کہاں لے جائیں
گے۔ اس سے پہلے گتسمنی تھا، اس کی آنے والی اذیت کا منظر۔ بھیڑ گیٹ بھی نظر میں تھا، جس کے ذریعے صدیوں سے
قربانی کے شکار افراد کی رہنمائی کی گئی تھی، جو اس کے لیے اس وقت کھلی تھی جب وہ "ذبح کی طرف لے جانے والے بھیڑ
کے بچے کی طرح" تھا (عیسا ۔(53:7کلوری زیادہ دور نہیں تھا، مصلوب کی جگہ۔ اس راستے پر جس پر مسیح جلد ہی چلنے
والا تھا، بڑی تاریکی کی ہولناکی گر جائے گی، جیسا کہ اس نے اپنی روح کو گناہ کے لیے نذرانہ بنایا تھا۔ تاہم، یہ ان مناظر کا
غور و فکر نہیں تھا جو خوشی کی اس گھڑی میں اس پر سایہ کرتا تھا۔ اُس کی مافوق الفطرت اذیت کا کوئی اِشارہ اُس ہے
لوث روح کو بادل میں نہیں ڈالتا۔ یسوع یروشلم میں ہزاروں مجرم لوگوں کی قسمت کے لیے رویا –ان کے اندھے پن اور توبہ
کی وجہ سے جن کو وہ برکت دینے اور بچانے آیا تھا۔

یسوع کی آنکھوں کے سامنے خُدا کے خصوصی فضل اور اُس کے چنے ہوئے لوگوں کے لیے حفاظتی دیکھ
بھال کے ہزار سال سے زیادہ کی کہانی کھلی تھی۔ وہاں موریاہ پہاڑ تھا، جہاں وعدہ کا بیٹا، ایک فرمانبردار شکار کے طور پر،
قربان گاہ کے ساتھ بندھا ہوا تھا -خدا کے بیٹے کی قربانی کا ایک نشان (جنرل ۔(22:9وہاں برکات کا عہد اور شاندار مسیحی
وعدہ وفادار کے باپ سے ثابت ہوا تھا۔

Machine Translated by Google

(پیدائش 22:16-18)۔وہاں قربانی کے شعلے، اورنان کے کھلیان سے آسمان پر چڑھتے ہوئے، تباہ کرنے والے فرشتے کی تلوار کو جھکا چکے تھے - (I Chron. 21)مجرم مردوں کے لیے نجات دہندہ کی قربانی اور ثالثی کی ایک موزوں علامت۔ یروشلم کو خدا کی طرف سے ساری زمین پر عزت دی گئی تھی۔ خُداوند نے صیون کو چُنا تھا، جسے اُس نے "اپنی رہائش کے لیے" چاہا تھا (زبور 132:13)۔اس جگہ پر صدیوں سے انبیاء کرام نے انتباہی پیغامات دیے تھے۔ وہاں کے پجاریوں نے اپنے بخور دان ہلائے تھے، اور بخور کا بادل، عبادت گزاروں کی دعاؤں کے ساتھ، خدا کے سامنے چڑھ گیا تھا۔ وہاں، روزانہ، خدا کے برّہ کی طرف اشارہ کرنے والے مقتول بھیڑوں کا خون پیش کیا جاتا تھا۔ وہاں یہوواہ نے رحمت کے تخت پر جلال کے بادل میں اپنی موجودگی ظاہر کی تھی۔ زمین کو آسمان سے جوڑنے والی صوفیانہ سیڑھی کی بنیاد تھی (جنرل 28:12؛ یوحنا 1:51) - جس کے ذریعے خدا کے فرشتے اُترے اور چڑھے، اور جس نے دنیا کے لیے مقدس ترین مقام کا راستہ کھولا۔ اگر اسرائیل، ایک قوم کے طور پر، آسمان کے ساتھ عہد کو برقرار رکھتا، یروشلم ہمیشہ کے لیے خدا کے چنے ہوئے کے طور پر رہتا (یروشلم 17:21-

۔(25لیکن پسندیدہ لوگوں کی تاریخ ارتداد اور بغاوت کا ریکارڈ تھی۔ انہوں نے آسمانی فضل کے خلاف مزاحمت کی، اپنے مراعات کا غلط استعمال کیا، اور مواقع کو حقیر سمجھا۔

اگرچہ اسرائیل نے خدا کے رسولوں کا مذاق اڑایا تھا، اس کے الفاظ کی توہین کی تھی، اور اس کے نبیوں کے ساتھ بدسلوکی کی تھی ،(II Chron. 36:16)اس نے پھر بھی اپنے آپ کو ان کے سامنے "خداوند، ایک رحم کرنے والا اور رحم کرنے والا، غصہ کرنے میں دھیما، اور محبت میں بہت زیادہ" کے طور پر ظاہر کیا۔ سچائی۔" (خروج 34:6؛ بار بار مسترد ہونے کے باوجود، اس کی رحمت بغیر التجا کے جاری رہی۔ اس کی دیکھ بھال میں بچے کے لیے باپ سے زیادہ پاکیزہ محبت کے ساتھ، خُدا نے اُن کو "اپنے قاصدوں کے وسیلے سے اپنا کلام، سویرے اُٹھ کر اور اُنہیں بھیجا تھا؛ کیونکہ اُس نے اپنے لوگوں اور اپنے مسکن پر رحم کیا۔"

.(II Chron. 36:15)جب نصیحتیں، التجائیں، اور ملامتیں ناکام ہوئیں، تو اس نے انہیں جنت کا سب سے قیمتی تحفہ بھیجا۔ اس کے علاوہ، اس نے اس ایک تحفے میں تمام آسمان انڈیل دیا۔

خُدا کے بیٹے کو خود بھیجا گیا کہ وہ نافرمان شہر کے ساتھ التجا کرے۔ یہ مسیح ہی تھا جس نے اسرائیل کو مصر سے اچھی بیل کی طرح نکالا (زبور 80:8)۔
اُس کے اپنے ہاتھ نے غیر قوموں کو اُن کے آگے سے نکال دیا تھا۔ اس نے اسے "ایک زرخیز پہاڑی پر" لگایا۔ اس کے والد کی دیکھ بھال نے اس کے ارد گرد ایک باڑ بنوائی تھی۔ اس نے اپنے بندوں کو اس کی دیکھ بھال کے لیے بھیجا۔ "میرے انگور کے باغ کے ساتھ اس سے زیادہ کیا کیا جا سکتا ہے،" وہ چیختا ہے، "کہ میں نے اس کے ساتھ نہیں کیا؟" جب سے اس نے انگور کے پھلنے کی توقع کی تھی، اس سے جنگلی انگور نکلے" (یسعیاہ 5:1-4)، پھر بھی پھل ملنے کی امید میں، وہ ذاتی طور پر اپنے انگور کے باغ میں آیا، تاکہ، شاید، وہ اسے تباہی سے بچا سکے۔ اس نے اس کے چاروں طرف کھدائی کی، اس کی کٹائی کی اور احتیاط سے اس کا علاج کیا، وہ اس انگور کے باغ کو بچانے کی انتھک کوششوں میں تھا جسے اس نے خود لگایا تھا۔

تین سال تک نور اور جلال کا خداوند آیا اور اپنے لوگوں کے درمیان چلا گیا۔
وہ "نیک کام کرنے اور ان سب کو شفا دینے کے لیے گیا جو شیطان کے ہاتھوں ستائے گئے تھے" (اعمال 10:38)، ٹوٹے ہوئے دلوں کو تسلی دی، قید میں ڈالے گئے لوگوں کو آزاد کیا، اندھوں کی بینائی بحال کی، لنگڑوں کو چلایا، اور سنتا رہا۔ بہرے، کوڑھیوں کو پاک کرنا، مردوں کو زندہ کرنا اور غریبوں کو خوشخبری سنانا (لوقا 4:18؛ متی 11:5)۔ان تمام طبقوں کو یکساں طور پر مہربان دعوت سے خطاب کیا گیا: "میرے پاس آؤ، جو محنت کش اور بوجھ سے دبے ہوئے ہو، میں تمہیں آرام دوں گا۔" (میٹ 11:28)۔

اگرچہ اس کی نیکی کا بدلہ برائی سے اور اس کی محبت کا بدلہ نفرت سے ملا (زبور 109:5)، یسوع نے اپنے رحم کے مشن میں ثابت قدمی سے کام جاری رکھا۔ جو اس کے فضل کے طلب گار تھے وہ کبھی پیچھے نہیں ہٹے۔ ایک بے گھر مسافر، ذلت اور تنگدستی کے ساتھ اس کا روز مرہ کا حصہ، ہمارا رب انسانی ضروریات کی خدمت کرنے اور انسانی پریشانیوں کو دور کرنے، اور انسانوں سے زندگی کا تحفہ قبول کرنے کی اپیل کرنے کے لیے زندہ رہا۔ رحم کی موجیں ضدی دلوں سے دفع کرتی ہیں۔

Machine Translated by Google

وہ متقی اور ناقابل بیان محبت کی مضبوط لہر میں واپس آئے۔ لیکن اسرائیل اپنے بہترین دوست اور واحد مددگار سے منہ موڑ چکا تھا۔ اس کی محبت کی درخواستوں کو حقیر سمجھا گیا تھا، اس کے مشورے کو مسترد کر دیا گیا تھا، اور اس کی تنبیہات کا مذاق اڑایا گیا تھا۔
امید اور بخشش کی گھڑی تیزی سے گزر رہی تھی۔ الٰہی غضب کا پیالہ، اتنی دیر تک روکا ہوا، تقریباً بھر چکا تھا۔ وہ بادل جو صدیوں کی ارتداد اور بغاوت کے جمع ہو چکے تھے، جو اب بدقسمتی سے لدے ہوئے تھے، مجرم لوگوں پر پھٹنے ہی والے تھے۔ اور صرف وہی جو انہیں آنے والی تباہی سے بچا سکتا تھا، حقیر، تذلیل، مسترد اور پھر مصلوب کیا گیا تھا۔

جب مسیح کو کلوری کی صلیب پر معلق کر دیا گیا تھا، اسرائیل کا وقت ختم ہو جائے گا ایک قوم کے طور پر جسے خدا نے پسند کیا اور برکت دی تھی۔ اکیلے ایک جان کا نقصان پوری دنیا کے فائدے اور دولت سے لامحدود بڑا آفت ہے۔ لیکن جب مسیح نے یروشلم پر نظر ڈالی، تو پورے شہر کی، پوری قوم کی بربادی، اس کے سامنے پڑی، وہ شہر، وہ قوم جو کبھی خدا کا چنا ہوا، اس کا ذاتی خزانہ تھا۔

انبیاء نے اسرائیل کے ارتداد پر ماتم کیا تھا، اور ان خوفناک ویرانیوں پر جن کے ذریعے ان کے گناہوں کا دورہ کیا گیا تھا۔ یرمیاہ چاہتا تھا کہ اس کی آنکھیں آنسوؤں کا ذریعہ بنیں، تاکہ وہ اپنے لوگوں کی بیٹی کے مردہ کے لیے، رب کے ریوڑ کے لیے جو اسیر ہو گیا تھا، دن رات روتا رہے (یرمیاہ . (13:17 ؛9:1پھر کیا تکلیف تھی اُس ذات کا جس کی نگاہیں برسوں نہیں بلکہ صدیوں پر محیط تھیں! اُس نے تباہ کرنے والے فرشتے کے بارے میں اپنی تلوار اُس شہر کے خلاف اُٹھائی جو اتنے عرصے تک یہوواہ کی رہائش گاہ تھی۔ زیتون کے پہاڑ کی چوٹی سے، اسی مقام پر، جس پر بعد میں ٹائٹس اور اس کی فوج نے قبضہ کیا، اس نے وادی کے اس پار مقدس درباروں اور پورٹیکوز کی طرف دیکھا، اور آنسوؤں سے بھری آنکھوں کے ساتھ، خوفناک تناظر میں، دیواروں کو گھیرے ہوئے دیکھا۔ غیر ملکی میزبانوں کی طرف سے .. اس نے جنگ کے لیے فوجوں کے قدموں کی آواز سنی۔ اور محصور شہر کے اندر روٹی کے لیے روتی ہوئی ماؤں اور بچوں کی آوازیں بھی۔ مسیح نے مقدس اور خوبصورت ہیکل، محلات اور میناروں کو دیکھا، سب شعلوں کی نذر ہو گئے اور جہاں صرف تمباکو نوشی کے کھنڈرات کا ڈھیر تھا۔

زمانوں سے نیچے جھانکتے ہوئے، اس نے عہد کے لوگوں کو تمام ممالک میں بکھرے ہوئے دیکھا، جیسے ویران کنارے پر تباہ ہونے والے جہاز کی باقیات۔ یروشلم کے بچوں پر پڑنے والے وقتی عذاب میں، مسیح نے غضب کے اس پیالے کا پہلا گھونٹ دیکھا جسے، آخری عدالت میں، مردوں کو تلچھٹ میں بہنا چاہیے۔ الٰہی رحم اور شفقت کا اظہار ان افسوسناک الفاظ میں ملتا ہے: "یروشلم، یروشلم، جو نبیوں کو مارتا ہے، اور تیرے پاس بھیجے جانے والوں کو پتھر مارتا ہے! میں کتنی بار تیرے بچوں کو اکٹھا کرتا، جیسے مرغی اپنے بچوں کو اپنے پروں کے نیچے جمع کرتی ہے؟ اور تم یہ نہیں چاہتے تھے!" (میٹ ۔(23:37اوہ! اگر آپ جانتے ہوتے کہ بحیثیت ایک قوم سب سے بڑھ کر پسندیدہ ہے، آپ کی ملاقات کا وقت اور ان چیزوں کو جن کا تعلق آپ کے امن سے ہے! میں نے انصاف کے فرشتے کو روکا ہے، میں نے تمہیں توبہ کی دعوت دی ہے، لیکن بے سود۔ یہ صرف خادموں، ایلچیوں اور نبیوں کو ہی نہیں جن کو آپ نے دھتکار دیا اور رد کیا، بلکہ اسرائیل کا قدوس، آپ کا نجات دہندہ۔ اگر آپ تباہ ہوئے تو آپ اکیلے ذمہ دار ہیں۔ "اور تم میرے پاس نہیں آؤ گے کہ تمہیں زندگی ملے۔" (یوحنا 5:40)۔

مسیح نے یروشلم میں دنیا کی ایک علامت کو دیکھا جو کفر اور بغاوت میں سخت ہے، اور خدا کے انتقامی فیصلوں کو پورا کرنے کے لیے تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے۔
ایک زوال پذیر نسل کی بدبختی، اس کی روح پر جبر کرتی ہے، اس کے ہونٹوں سے یہ فریاد کڑواہٹ سے چھلکتی ہے۔ اس نے گناہ کا ریکارڈ دیکھا جو انسانی مصائب، آنسوؤں اور خون میں پایا جاتا ہے۔ اس کا دل کرۂ ارض کے مصیبت زدہ اور مصائب کے لیے لامحدود ہمدردی سے متاثر ہوا اور ان سب کو دور کرنے کی خواہش رکھتا تھا۔ لیکن یہاں تک کہ اس کا ہاتھ انسانی بدقسمتی کی لہر کو نہیں پلٹا سکتا، کیونکہ چند ہی سہارے کا واحد ذریعہ تلاش کریں گے۔ وہ اپنی روح کو موت میں ڈالنے کے لیے تیار تھا تاکہ نجات حاصل کر سکے۔

تاہم، بہت کم لوگ زندگی پانے کے لیے اُس کے پاس جائیں گے۔

Machine Translated by Google

آنسوؤں میں جنت کی عظمت! لامحدود خدا کا بیٹا روح میں پریشان، غم میں جھک گیا! اس منظر نے
سارے آسمان کو حیرت سے بھر دیا۔ یہ ہم پر گناہ کی زبردست بدنیتی کو ظاہر کرتا ہے۔ ظاہر کرتا ہے کہ کام کتنا مشکل ہے،
حتیٰ کہ لامحدود طاقت کے لیے بھی، مجرموں کو خدا کے قانون کی خلاف ورزی کے نتائج سے بچانا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پچھلی نسل کو دیکھتے ہوئے دنیا کو اسی طرح دھوکے میں لپٹا ہوا دیکھا جس کی وجہ سے
یروشلم کی تباہی ہوئی تھی۔ یہودیوں کا عظیم گناہ ان کا مسیح کو مسترد کرنا تھا۔ عیسائی دنیا کا عظیم گناہ خدا کے قانون
کی تردید، آسمان اور زمین پر اس کی حکومت کی بنیاد ہوگی۔ یہوواہ کے احکام کو حقیر سمجھا جائے گا اور انہیں کچھ بھی
نہیں سمجھا جائے گا۔ لاکھوں گناہ کی غلامی میں، شیطان کے غلام، دوسری موت کا شکار، اس کی آمد کے دن سچائی کی
باتیں سننے سے انکار کر دیں گے۔ خوفناک اندھا پن! عجیب بکواس!

ایسٹر سے دو دن پہلے، جب مسیح آخری بار بیت المقدس سے نکلا، یہودی رہنماؤں کی منافقت کی
مذمت کرنے کے بعد، وہ دوبارہ اپنے شاگردوں کے ساتھ زیتون کے پہاڑ پر گیا، اور اُن کے ساتھ گھاس کی ڈھلان پر بیٹھ گیا،
جہاں سے اُن کے پاس موجود تھے۔ شہر کا ایک خوبصورت منظر۔ ایک بار پھر اس نے اس کی دیواروں، میناروں اور محلات
کا مشاہدہ کیا۔
ایک بار پھر مندر کو اس کی دلفریب شان و شوکت میں غور کریں، جو کہ مقدس پہاڑ کی خوبصورتی کا ایک ڈائم ہے۔

ایک ہزار سال پہلے، زبور نویس نے مقدس گھر کو اپنی رہائش گاہ بنانے میں اسرائیل پر خدا کے فضل کی
بڑائی کی تھی: "سلیم میں اس کا خیمہ ہے، اور صیون میں اس کی رہائش گاہ ہے۔" (زبور 76:2)۔اُس نے "یہوداہ کے قبیلے کا
انتخاب کیا؛ صیون کے پہاڑ کو، جس سے وہ پیار کرتا تھا۔ (پی ایس 78:68اور 69)۔پہلا مندر اسرائیل کی تاریخ کے سب سے
خوشحال دور میں بنایا گیا تھا۔

اس مقصد کو پورا کرنے کے لیے، بادشاہ ڈیوڈ کی طرف سے خزانے کے بڑے ذخیرے جمع کیے گئے تھے، اور اس کی تعمیر کا
منصوبہ الہی الہام سے بنایا گیا تھا 1)تواریخ 28:12اور 19)۔اسرائیل کے بادشاہوں میں سب سے زیادہ عقلمند سلیمان نے
یہ کام مکمل کر لیا تھا۔ یہ مندر دنیا کی اب تک کی سب سے شاندار عمارت تھی۔ تاہم، خُداوند نے نبی حجی کے ذریعے
دوسرے ہیکل کے بارے میں اعلان کیا: "اس آخری گھر کی شان پہلے سے زیادہ ہوگی۔" "میں تمام قوموں کو کانپ دوں گا،
اور تمام قوموں کی خواہش پوری ہو جائے گی، اور میں اس گھر کو جلال سے بھر دوں گا، رب الافواج فرماتا ہے۔"

(حجّی 2:9اور 7)۔
نبوکدنزار کے ہاتھوں ہیکل کی تباہی کے بعد، اسے مسیح کی پیدائش سے تقریباً پانچ سو سال پہلے ایک
ایسے لوگوں نے دوبارہ تعمیر کیا جو ایک طویل اسیری سے ایک تباہ شدہ اور تقریباً ویران ملک میں واپس آئے تھے۔ پھر ان
میں ایسے بوڑھے بھی تھے جنہوں نے سلیمان کی ہیکل کا جلال دیکھا تھا اور جو نئی عمارت کی بنیاد رکھتے وقت روئے تھے
کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ یہ پہلی عمارت سے بہت کم ہے۔ مروجہ احساس کو نبی نے مؤثر طریقے سے بیان کیا ہے: "تم میں
سے کون ہے جس نے رہ کر اس گھر کو اس کی پہلی شان میں دیکھا؟ اور اب تم اسے کیسے دیکھتے ہو؟

کیا یہ آپ کی نظر میں اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہے؟" (حاجی 2:3؛ عزیر 3:12)۔
پھر وعدہ کیا گیا کہ اس آخری گھر کی شان پہلے ہیکل سے زیادہ ہوگی۔

لیکن دوسرا مندر شان میں پہلے کے برابر نہ ہو سکا۔ اور نہ ہی وہ الٰہی موجودگی کی ظاہری نشانیوں سے
مقدس ہوا جو سلیمان کے ہیکل میں واقع ہوا تھا۔ اس کی لگن کو نشان زد کرنے کے لئے مافوق الفطرت طاقت کا کوئی مظہر
نہیں تھا۔ جلال کا کوئی بادل نئے تعمیر شدہ حرم کو بھرتا ہوا نظر نہیں آیا۔ قربان گاہ پر قربانی کو بھسم کرنے کے لیے آسمان
سے کوئی آگ نہیں اتری۔ "شکینہ" اب مقدس ترین جگہ میں کروبی فرشتوں کے درمیان نہیں رہتا تھا۔ صندوق، تخت رحمت
اور شہادت کی تختیاں اب وہاں نہیں تھیں۔ پوچھ گچھ کرنے والے پادری کو یہوواہ کی مرضی سے آگاہ کرنے کے لیے آسمان
سے کوئی آواز نہیں آئی۔

صدیوں سے یہودیوں نے یہ ظاہر کرنے کی بے سود کوشش کی تھی کہ خدا کا حجی کے ذریعے کیا گیا وعدہ
پورا ہو گیا ہے۔ تاہم، فخر اور

Machine Translated by Google

کفر نے ان کے ذہنوں کو نبی کے الفاظ کے صحیح معنی سے اندھا کر دیا۔ دوسری ہیکل کو یہوواہ کے جلال کے بادل سے نہیں بلکہ اس کی زندہ موجودگی سے نوازا گیا تھا جس میں الوہیت کی معموری جسمانی طور پر بسی ہوئی ہے —جو کہ خدا خود جسم میں ظاہر تھا۔ "تمام قوموں کی خواہش"، سچائی میں، اس کے ہیکل میں اس وقت آئی جب ناصرت کے آدمی نے مقدس درباروں میں تعلیم دی اور شفا دی۔ مسیح کی موجودگی کے ساتھ، اور اس کے ساتھ ہی، دوسرا ہیکل جلال میں پہلے سے بڑھ گیا۔ لیکن اسرائیل نے اپنے آپ سے جنت کا تحفہ چھین لیا تھا، اس عاجز آقا کے ساتھ جو اس دن اپنے سنہری پورٹل کو چھوڑ گیا تھا، جلال ہمیشہ کے لیے ہیکل سے چلا گیا تھا۔ تب نجات دہندہ کے الفاظ پورے ہوئے: "دیکھو، تمہارا گھر تمہارے لیے ویران رہ جائے گا۔" (میٹ ۔23:38

شاگرد اس مسیح پر خوف اور حیرت سے بھر گئے جس نے پیشین گوئی کی تھی۔
مندر کا تختہ الٹنا، اور اس کے الفاظ کے معنی کو سمجھنے کے لیے مزید پوری طرح سے خواہش کی۔ دولت، کام اور تعمیراتی مہارت کو چالیس سال سے زیادہ عرصے تک اس کی شان و شوکت کو بڑھانے کے لیے آزادانہ طور پر صرف کیا گیا۔ ہیروڈ دی گریٹ نے اس پر رومی اور یہودی دونوں طرح کی دولت کی فراوانی کی تھی اور یہاں تک کہ دنیا کے شہنشاہ نے اسے اپنے تحفوں سے مالا مال کیا تھا۔ سفید سنگ مرمر کے بڑے بلاکس، تقریباً شاندار طول و عرض کے، اس مقصد کے لیے روم سے براہ راست لائے گئے، اس کی ساخت کا حصہ بنے۔ شاگردوں نے ماسٹر کی توجہ ان کی طرف مبذول کرائی اور کہا: "پتھروں اور عمارتوں کو دیکھو!" (مرقس ۔13:1

ان الفاظ پر، یسوع نے ایک پختہ اور متاثر کن جواب دیا: "میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ یہاں ایک پتھر دوسرے پر نہیں چھوڑا جائے گا جو گرایا نہ جائے گا۔" (متی ۔24:2

یروشلم کے انہدام کے ساتھ شاگردوں نے مسیح کے وقتی شان میں آنے کے واقعات، عالمگیر سلطنت کا تخت سنبھالنے، نافرمان یہودیوں کو سزا دینے اور قوم کو رومی جوئے سے آزاد کرنے کے واقعات سے منسلک کیا۔ خُداوند نے اُن سے کہا تھا کہ وہ دوسری بار آئے گا۔ لہٰذا، یروشلم پر فیصلوں کا ذکر کرتے ہوئے، اُن کے ذہن اُس آمد کی طرف متوجہ ہوئے، اور جب وہ زیتون کے پہاڑ پر نجات دہندہ کے ساتھ جمع ہوئے تو اُنہوں نے پوچھا، ”یہ چیزیں کب ہوں گی، اور تیرا کیا نشان ہو گا؟ آنے والا اور دنیا کے آخر کا؟" (متی ۔24:3

مستقبل رحمدلی سے شاگردوں سے پردہ کر دیا گیا۔ اگر وہ، اس وقت، دو خوفناک واقعات کو پوری طرح سے سمجھتے تھے -نجات دہندہ کے مصائب اور موت اور اس کے شہر اور مندر کی تباہی -وہ خوف سے مغلوب ہوجاتے۔ مسیح نے ان کے سامنے وقت کے اختتام سے پہلے ہونے والے اہم اقدامات کا خلاصہ پیش کیا۔ اس کے بعد اس کے الفاظ پوری طرح سمجھ میں نہیں آئے۔ لیکن ان کا مطلب اس وقت ظاہر ہونا تھا جب اس کے لوگوں کو ان میں دی گئی ہدایات کی ضرورت تھی۔ اس نے جس پیشین گوئی کا اعلان کیا وہ اس کے معنی میں دوگنا تھا: جہاں اس نے یروشلم کی تباہی کی پیشین گوئی کی، وہیں اس نے یروشلم کی دہشت گردی کی بھی پیشین گوئی کی۔

آخری بڑا دن.
یسوع نے ان حواریوں کو جو اس کی بات سن رہے تھے ان فیصلوں کا اعلان کیا جو مرتد اسرائیل پر پڑیں گے، اور خاص طور پر اس انتقام کا جو ان پر مسیحا کو مسترد کرنے اور مصلوب کیے جانے کے لیے آئے گا۔ ناقابل یقین نشانیاں خوفناک عروج سے پہلے ہوں گی۔ خوفناک گھڑی اچانک اور تیزی سے آجائے گی۔ اور نجات دہندہ نے اپنے پیروکاروں کو متنبہ کیا: "جب آپ دیکھیں کہ ویران کی گھناؤنی چیز، جس کے بارے میں دانیال نبی نے کہا ہے، مقدس مقام پر کھڑا ہے (جو پڑھتا ہے وہ سمجھے)، تو وہ جو یہودیہ میں ہیں پہاڑوں کی طرف بھاگ جائیں۔" (متی 24:15اور ؛16لوقا ۔21:20جب مقدس سرزمین میں بت پرست رومن معیارات بلند کیے گئے، جو شہر کی دیواروں سے چند سو گز تک پھیلے ہوئے تھے، تو مسیح کے پیروکاروں کو پرواز میں حفاظت حاصل کرنی چاہیے۔ جب انتباہی نشان دیکھا گیا تو جو بھاگنا چاہتے تھے وہ دیر نہ کر سکے۔ یہودیہ کے ساتھ ساتھ یروشلم میں بھی، بھاگنے کے اشارے پر فوراً عمل کرنا تھا۔ وہ جو آخر کار تھا۔

Machine Translated by Google

اپنے گھر کی چھت پر اپنا سب سے قیمتی خزانہ بچانے کے لیے بھی نہیں اترنا چاہیے۔ کھیتوں یا انگور کے باغوں میں کام کرنے والوں کو واپس جانے اور اپنے بیرونی لباس جمع کرنے میں وقت نہیں لگانا چاہیے، جو عام طور پر دن کی گرمی میں کام کرتے ہوئے ایک طرف پھینک دیا جاتا تھا۔ انہیں ایک لمحے کے لیے بھی ہچکچاہٹ کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ وہ عام تباہی کی طرف کھنچے چلے جائیں۔

ہیروڈ کے دور حکومت میں، یروشلم کو نہ صرف بہت خوبصورت بنایا گیا تھا، بلکہ میناروں، دیواروں اور قلعوں کی تعمیر کے ساتھ، اس کی جغرافیائی پوزیشن کی قدرتی طاقت میں اضافہ ہوا، یہ شہر ناقابل تسخیر معلوم ہوتا تھا۔ جو بھی اس وقت کھلے عام اس کی تباہی کی پیشین گوئی کرتا، اسے اپنے زمانے میں نوح کی طرح ایک پاگل الارمسٹ کہا جاتا۔ لیکن مسیح نے کہا تھا، "آسمان اور زمین ٹل جائیں گے، لیکن میرے الفاظ نہیں ٹلیں گے۔" (میٹ ۔(24:35 ان کے گناہوں اور ضدی کفر کی وجہ سے، جس نے ان کی قسمت کو یقینی بنایا، یروشلم کے خلاف غضب کا اعلان کیا گیا۔

رب نے میکاہ نبی کے ذریعے اعلان کیا تھا: "اے یعقوب کے گھرانے کے قائدو، اور اسرائیل کے گھرانے کے حکمرانو، یہ سنو، جو فیصلے سے نفرت کرتے ہیں اور ہر چیز کو بگاڑتے ہیں، صیون کو خون سے اور یروشلم کو ناانصافی سے تعمیر کرتے ہیں۔ اس کے حکمران تحائف کے لیے سزائیں دیتے ہیں، اور اس کے پجاری سود کے لیے تعلیم دیتے ہیں، اور اس کے نبی پیسوں کے لیے الہی، اور پھر بھی وہ رب پر بھروسہ کرتے ہوئے کہتے ہیں، کیا رب ہمارے درمیان نہیں ہے؟ زندہ رہے گا۔" (مائیک -3:9

۔(11
ان الفاظ نے یروشلم کے بدعنوان باشندوں کو درست طریقے سے بیان کیا جو خود راستبازی سے بھرے ہوئے تھے۔ اگرچہ وہ خدا کے قانون کی سختی سے پابندی کرنا چاہتے تھے، لیکن وہ اس کے تمام اصولوں سے تجاوز کر رہے تھے۔

وہ مسیح سے نفرت کرتے تھے کیونکہ اُس کی پاکیزگی اور پاکیزگی نے اُن پر اُن کی اپنی بدکاری ظاہر کی تھی، اور اُنہوں نے اُس پر الزام لگایا کہ وہ اُن تمام مصیبتوں کا سبب ہے جو اُن کے گناہوں کے نتیجے میں اُن پر آئی تھیں۔ اُسے بے گناہ جاننے کے باوجود، اُنہوں نے بحیثیت قوم اپنی سلامتی کے لیے اُس کی موت کو ضروری قرار دیا۔ یہودی رہنماؤں نے کہا: "اگر ہم اسے اس طرح چھوڑ دیں گے تو سب اس پر ایمان لائیں گے، اور رومی آ کر ہماری جگہ اور ہماری قوم کو چھین لیں گے۔" (یوحنا ۔(11:48اگر مسیح کو قربان کر دیا جائے تو وہ ایک بار پھر ایک مضبوط اور متحد لوگ بن سکتے ہیں۔ اس طرح انہوں نے استدلال کیا اور اپنے سردار کاہن کے فیصلے سے اتفاق کیا کہ پوری قوم کے فنا ہونے سے بہتر ہے کہ ایک آدمی کا مر جائے۔

اس طرح یہودی رہنماؤں نے "صیون کو خون سے اور یروشلم کو ناانصافی سے بنایا۔" مزید برآں، جب انہوں نے اپنے نجات دہندہ کو اس لیے قتل کیا کہ اس نے ان کے گناہوں کی سرزنش کی، ان کی خود راستبازی کا یہ احساس تھا کہ وہ اب بھی اپنے آپ کو خدا کے پسندیدہ لوگ سمجھتے تھے، اور یہ توقع رکھتے تھے کہ رب انہیں ان کے دشمنوں سے نجات دے گا۔
"لہذا،" نبی نے آگے کہا، "تیری وجہ سے صیون کو کھیت کی طرح ہلایا جائے گا، اور یروشلم پتھروں کا ڈھیر بن جائے گا، اور اس گھر کا پہاڑ جنگل کی اونچی جگہوں پر ہو جائے گا۔" (مائیک ۔(3:12

مسیح کے ذریعہ یروشلم کی سزا سنائے جانے کے چالیس سال تک، خداوند نے شہر اور قوم پر اپنے فیصلوں کو طول دیا۔ اپنی خوشخبری کے منکروں اور اپنے بیٹے کے قاتلوں کے لیے خُدا کی صبر و تحمل حیرت انگیز تھی۔ بے پھل درخت کی تمثیل یہودی قوم کے ساتھ خدا کے برتاؤ کی نمائندگی کرتی ہے۔ حکم دیا گیا تھا کہ اسے کاٹ دو، یہ اب تک زمین پر بے جا قبضہ کیوں کر رہا ہے؟ (لوقا ۔(13:7لیکن خدا کی رحمت نے اسے تھوڑی دیر کے لیے بچا لیا۔ یہودیوں میں بہت سے ایسے تھے جو مسیح کے کردار اور کام سے ناواقف تھے۔ اور بچوں نے ان مواقع سے لطف اندوز نہیں ہوئے تھے اور نہ ہی وہ روشنی حاصل کی تھی جسے ان کے والدین نے ٹھکرا دیا تھا۔ رسولوں اور ان کے ساتھیوں کی تبلیغ کے ذریعے، خدا ان پر روشنی ڈالے گا۔ انہیں یہ دیکھنے کی اجازت ہوگی کہ پیشن گوئی کس طرح پوری ہوئی، نہ صرف مسیح کی پیدائش اور زندگی میں، بلکہ

Machine Translated by Google

اس کی موت اور قیامت میں۔ بچوں کو ان کے والدین کے گناہوں کی سزا نہیں دی گئی۔
لیکن جب، اپنے والدین کو دی گئی تمام روشنی کے علم کے ساتھ، بچوں نے ان کو دی گئی اضافی روشنی کو رد کر دیا، تو وہ اپنے باپ کے گناہوں کے شریک بن گئے اور اپنی بدکرداری کا پیمانہ بھر لیا۔

یروشلم کے تئیں خُدا کی تحمل نے صرف یہودیوں کو اُن کی ضدی توبہ کی تصدیق کی۔ یسوع کے
شاگردوں کی طرف اپنی نفرت اور ظلم میں، انہوں نے رحم کی آخری پیشکش سے انکار کر دیا۔ پھر خدا نے ان سے اپنی حفاظت واپس لے لی اور شیطان اور اس کے فرشتوں سے ان کی روک تھام کی طاقت کو ہٹا دیا، اور قوم کو اس رہنما کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا جسے اس نے منتخب کیا تھا۔ اُس کے بچوں نے مسیح کے فضل کو رد کر دیا تھا، جس کی وجہ سے وہ اُن کے شیطانی جذبوں کو دبانے میں کامیاب ہو جاتے، اور اب وہ فاتح بن گئے۔ شیطان نے روح کے پست ترین اور شدید ترین جذبات کو ابھارا۔ مردوں نے نہیں سوچا؛ وہ عقل سے بالاتر تھے—جذبے اور اندھے غصے سے قابو میں تھے۔ وہ اپنے ظلم میں شیطان بن چکے ہیں۔ خاندان اور قوم میں، اعلیٰ اور نچلے طبقے کے درمیان شکوک و شبہات، حسد، نفرت، جھگڑے، بغاوت اور قتل و غارت گری تھی۔ کہیں سیکورٹی نہیں تھی۔ دوستوں اور رشتہ داروں نے ایک دوسرے کو دھوکہ دیا۔ والدین نے اپنے بچوں کو قتل کیا اور بچوں نے اپنے والدین کو قتل کیا۔ عوام کے لیڈروں کے پاس خود حکومت کرنے کا کوئی اختیار نہیں تھا۔ بے قابو جذبوں نے ہمیں ظالم بنا دیا۔ یہودیوں نے خدا کے معصوم بیٹے کی مذمت کے لیے جھوٹی گواہی قبول کر لی تھی۔ اب جھوٹے الزامات نے اس کی اپنی زندگی کو غیر یقینی بنا دیا۔ اپنے کاموں سے وہ ایک عرصے سے کہہ رہے تھے: "اسرائیل کا قدوس ہمارے سامنے نہ رہے۔" (عیسیٰ ۔(30:11اب آپ کی خواہش پوری ہوگئی۔ خدا کا خوف انہیں مزید پریشان نہیں کرے گا۔ شیطان قوم کے سر پر تھا اور اعلیٰ ترین سول اور مذہبی حکام اس کے ماتحت تھے۔

مخالف دھڑوں کے قائدین کبھی کبھی اپنے بدقسمت متاثرین کو لوٹنے اور اذیت دینے کے لیے اکٹھے ہو
جاتے تھے، اور پھر وہ ایک دوسرے پر برس پڑتے تھے، بے رحمی کے مارے جاتے تھے۔
یہاں تک کہ مندر کے تقدس نے بھی ان کی خوفناک درندگی کو محدود نہیں کیا۔ عبادت گزاروں کو قربان گاہ کے سامنے قتل کر دیا گیا، اور مقدّس کو قتل کیے گئے لوگوں کی لاشوں سے آلودہ کر دیا گیا۔ تاہم، اپنے اندھے اور گستاخانہ انداز میں، اس وحشیانہ کام کو بھڑکانے والوں نے کھلے عام اعلان کیا کہ انہیں ڈر نہیں ہے کہ یروشلم تباہ ہو جائے گا، کیونکہ یہ خدا کا شہر تھا۔ اپنی طاقت کو مزید مضبوطی سے قائم کرنے کے لیے، انہوں نے جھوٹے نبیوں کو یہ اعلان کرنے کے لیے رشوت دی، حتیٰ کہ رومی لشکروں نے ہیکل کا محاصرہ کر لیا، کہ لوگوں کو الٰہی مداخلت سے نجات کا انتظار کرنا چاہیے۔ آخر تک، ہجوم اس یقین پر مضبوطی سے قائم رہے کہ اعلیٰ ترین ان کے مخالفین کو شکست دینے کے لیے مداخلت کرے گا۔ لیکن اسرائیل نے خدائی تحفظ کو نظر انداز کر دیا تھا اور اب اس کے پاس کوئی دفاع نہیں تھا۔ ناخوش یروشلم! اندرونی اختلافات سے بکھرے ہوئے، اپنے بیٹوں کے خون سے ایک دوسرے کے ہاتھوں مارے گئے، اس کی گلیوں کو سرخ کر رہے ہیں، جب کہ غیر ملکی فوجوں نے اس کے قلعوں کو گرا دیا اور اس کے جنگجوؤں کو ہلاک کر دیا۔

یروشلم کی تباہی کے بارے میں مسیح نے جو پیشین گوئیاں کی تھیں وہ تمام خطوط پر پوری ہوئیں۔
یہودیوں نے ان کے انتباہ کے الفاظ کی سچائی کا تجربہ کیا: "جس پیمائش سے تم نے ناپا ہے، وہی تمہیں ناپا جائے گا۔"

(متی ۔(7:2
نشانیاں اور عجائبات تباہی اور عذاب کا اعلان کرتے ہوئے نمودار ہوئے۔ آدھی رات کو، ایک مافوق الفطرت
روشنی ہیکل اور قربان گاہ پر چمکی۔ بادلوں کے اوپر، غروب آفتاب کے وقت، رتھ اور جنگجو جنگ کے لیے جمع ہوئے۔

پراسرار آوازوں کی وجہ سے وہ پجاری جو رات کے وقت مقدس میں خدمت کرتے تھے گھبرا گئے۔ زمین ہل گئی۔ عظیم مشرقی دروازہ، اتنا بھاری کہ اسے بیس آدمی مشکل سے بند کر سکتے تھے، اور جسے لوہے کی بے پناہ سلاخوں سے محفوظ کیا گیا تھا۔

Machine Translated by Google

ٹھوس پتھر کے فرش میں گہرائی سے طے شدہ، یہ آدھی رات کو کھلا، بغیر کسی ظاہری ایجنٹ کی کارروائی کے۔

سات سال تک ایک آدمی یروشلم کی سڑکوں پر چڑھتا رہا اور شہر پر آنے والی بدقسمتیوں کا اعلان کرتا رہا۔ دن رات اس نے ایک حیرت انگیز نوحہ گایا: "مشرق سے ایک آواز، مغرب سے ایک آواز، چار ہواؤں سے ایک آواز! یروشلم اور ہیکل کے خلاف آواز!

دولہا اور دلہن کے خلاف ایک آواز! لوگوں کے خلاف آواز! اس عجیب و غریب ہستی کو گرفتار کیا گیا اور کوڑے مارے گئے، لیکن اس کے لبوں سے کوئی نوحہ نہ نکلا۔ توہین اور بدسلوکی پر اس نے صرف جواب دیا: "افسوس! یروشلم پر افسوس!" "افسوس! افسوس اس کے باشندوں پر!" اس کی وارننگ اس وقت تک ختم نہیں ہوئی جب تک کہ وہ اس محاصرے میں مارا نہ گیا جس کی اس نے پیشین گوئی کی تھی۔
یروشلم کی تباہی میں کوئی عیسائی ہلاک نہیں ہوا۔ مسیح نے اپنے شاگردوں کو خبردار کیا تھا اور جو لوگ اس کے الفاظ پر یقین کرتے تھے وہ وعدہ شدہ نشان کے منتظر تھے۔ یسوع نے کہا، "جب تم یروشلم کو فوجوں سے گھرا ہوا دیکھو تو جان لو کہ اس کی ویرانی آ گئی ہے۔ پھر وہ جو یہودیہ میں ہیں پہاڑوں کی طرف بھاگ جائیں، جو شہر کے بیچ میں ہیں، وہ چلے جائیں۔" (لوقا 21:20اور 21رومیوں نے، سیسٹیس کی کمان کے تحت، شہر کا محاصرہ کرنے کے بعد، جب سب کچھ فوری حملے کے لیے سازگار نظر آیا تو انہوں نے محاصرہ ناقابل فہم طور پر اٹھا لیا۔ محاصرہ کرنے والے، جن کو اب کامیاب مزاحمت کی کوئی امید نہیں تھی، ہتھیار ڈالنے ہی والے تھے، جب رومی جنرل نے معمولی سی وجہ کے بغیر اپنی فوجیں واپس لے لیں۔ لیکن خدا کی مہربان پروویڈنس اپنے لوگوں کی بھلائی کے لیے واقعات کی ہدایت کر رہی تھی۔ وعدہ شدہ نشان متوقع مسیحیوں کو دیا گیا تھا، اور اب انہیں نجات دہندہ کی وارننگ پر دھیان دینے کا موقع دیا گیا تھا۔ واقعات کو اس طرح ترتیب دیا گیا کہ نہ تو یہودیوں اور نہ ہی رومیوں نے عیسائیوں کو فرار ہونے سے روکا۔ سیسٹیس کے انخلاء کے ساتھ ہی یہودیوں نے یروشلم کو چھوڑ دیا اور پیچھے ہٹنے والی فوج کا تعاقب کیا اور جب کہ دونوں فوجیں پوری طرح جنگ میں مصروف تھیں، عیسائیوں کو شہر کو ترک کرنے کا موقع ملا۔ اس موقع پر ملک دشمنوں سے آزاد ہو چکا تھا جو شاید ان کو روکنے کی کوشش کر رہے تھے۔ محاصرے کے وقت یہودی یروشلم میں خیمہ گاہوں کی عید میں شرکت کے لیے جمع تھے۔ اس طرح سے پورے ملک میں مسیحی بلاوجہ فرار ہونے میں کامیاب ہو گئے۔ وہ بغیر کسی تاخیر کے ایک محفوظ جگہ یعنی پیلہ شہر کی طرف بھاگ گئے جو یردن کے پار پیریا کی سرزمین میں ہے۔

یہودی افواج، سیسٹیس اور اس کی فوج کا تعاقب کرتے ہوئے، اس طرح کی وحشیانہ کارروائیوں کے ساتھ ان کے عقب میں گر پڑیں، جس سے اسے مکمل تباہی کا خطرہ تھا۔ یہ بڑی مشکل سے رومی اپنی واپسی مکمل کرنے میں کامیاب ہو گئے۔ یہودی تقریباً کسی جانی نقصان کے بغیر فرار ہو گئے اور اپنے مال غنیمت کے ساتھ یروشلم واپس لوٹ گئے۔
تاہم، اس واضح کامیابی نے انہیں صرف نقصان پہنچایا. اس نے رومیوں کے خلاف سخت مزاحمت کی حوصلہ افزائی کی، جس نے تباہ ہونے والے شہر کو تیزی سے ناقابل بیان بدقسمتی کا سامنا کرنا پڑا۔

خوفناک وہ آفات تھیں جو یروشلم پر پڑیں جب ٹائٹس ویسپاسین نے محاصرہ دوبارہ شروع کیا۔ شہر پر فسح کے وقت حملہ کیا گیا تھا، جب لاکھوں یہودی اس کی دیواروں کے اندر جمع تھے۔ ان کے کھانے پینے کے ذخیرے، جنہیں اگر احتیاط سے محفوظ رکھا جائے تو برسوں تک باشندوں کو فراہم کیا جاتا، پہلے متضاد دھڑوں کے درمیان حسد اور انتقام کی وجہ سے تباہ ہو چکے تھے، اور اب قحط کی تمام ہولناکیوں کا تجربہ ہو چکا ہے۔ گندم کا ایک پیمانہ ایک تولہ میں فروخت ہوا۔ بھوک کی سختیاں اس قدر پرتشدد تھیں کہ مردوں نے اپنی بیلٹ، سینڈل اور اپنی ڈھال کے استر کے چمڑے کو نوچ لیا۔ لوگوں کی ایک بڑی تعداد رات کے وقت شہر کی دیواروں کے باہر اگنے والے جنگلی پودوں کو اکٹھا کرنے کے لیے چھپ کر نکلتی تھی، حالانکہ بہت سے لوگ پکڑے گئے اور ظالمانہ تشدد کے تحت مارے گئے۔ اکثر وہ لوگ جو بحفاظت واپس لوٹتے تھے وہ لوٹ جاتے تھے جو انہوں نے اتنے بڑے خطرے میں جمع کیا تھا۔ انتہائی غیر انسانی تشدد

Machine Translated by Google

انہیں اقتدار میں رہنے والوں کی طرف سے مسلط کیا گیا تھا، تاکہ ضرورت مند لوگوں کو وہ آخری اور نایاب سامان ظاہر کرنے پر مجبور کیا جائے جو انہوں نے چھپائے تھے۔
اور اس طرح کے ظلم اکثر ایسے مردوں کے ذریعہ کیے جاتے تھے جو اچھی طرح سے کھلے ہوئے تھے، اور محض مستقبل کے لیے رزق کا ذخیرہ جمع کرنے کے خواہش مند تھے۔

ہزاروں لوگ قحط اور وبائی امراض سے مر گئے۔ ایسا لگتا تھا کہ قدرتی پیار تباہ ہو گیا ہے۔ شوہر اپنی
بیویوں سے چوری کرتے ہیں اور بیویاں اپنے شوہروں سے۔ بچوں نے اپنے بوڑھے والدین کے منہ سے کھانا کھا لیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سوال: "کیا عورت اس بچے کو بھول سکتی ہے جسے وہ پالتی ہے؟" (عیسیٰ 49:15کو مذمت والے شہر کی دیواروں کے اندر جواب ملا: "دیندار عورتوں کے ہاتھوں نے اپنے ہی بچوں کو ابال لیا ہے؛ انہوں نے میری قوم کی بیٹی کی تباہی میں ان کی خوراک کا کام کیا ہے۔" (لام۔

۔(4:10ایک بار پھر چودہ صدیاں پہلے دی گئی انتباہی پیشین گوئی پوری ہوئی: "اور جہاں تک تم میں سے سب سے زیادہ نرم دل اور نازک عورت کا تعلق ہے، جس نے کبھی اپنے پاؤں کا تلوا زمین پر رکھنے کی کوشش نہیں کی، اس کی نظر اس کے مرد کے خلاف بری ہو گی۔ سینہ، اور اس کے بیٹے کے خلاف، اور اس کی بیٹی کے خلاف... اور اپنے بچوں کی خاطر جو اس کے پاس ہے: کیونکہ وہ ہر چیز کی کمی، محاصرے اور اس تنگی میں جس سے تمہارا دشمن دبائے گا، چھپ کر کھا لے گا۔ تم اپنے دروازوں میں۔" (استثنیٰ 28:56اور ۔(57

رومی رہنماؤں نے یہودیوں کو خوفزدہ کرنے کی کوشش کی اور اس طرح انہیں ہتھیار ڈالنے پر مجبور کیا۔
مزاحمت کرنے والے قیدیوں کو جب قید کیا گیا تو انہیں شہر کی فصیل کے سامنے کوڑے مارے گئے، تشدد کا نشانہ بنایا گیا اور سولی پر چڑھایا گیا۔ اس طرح روزانہ سینکڑوں لوگ مارے جاتے تھے اور یہ ہولناک کام جاری رہا یہاں تک کہ یہوسفات کی وادی کے ساتھ اور کلوری صلیب پر اتنی بڑی تعداد میں کھڑی کر دی گئی کہ ان کے درمیان چلنے کی گنجائش کم تھی۔ اس طرح کے خوفناک طریقے سے پیلاطس کے ٹربیونل کے سامنے اس خوفناک لعنت کا اعلان کیا گیا: "اس کا خون ہم پر اور ہمارے بچوں پر ہو۔" (میٹ ۔(27:25

ٹائٹس اپنی مرضی سے خوفناک منظر کو ختم کر دیتا اور یوں یروشلم کو اس کے عذاب کی پوری پیمائش
سے بچاتا۔ وادیوں میں ڈھیروں میں پڑی لاشوں کو دیکھ کر وہ گھبرا گیا۔ جیسے کوئی متوجہ ہو، اس نے زیتون کے پہاڑ کی چوٹی سے شاندار ہیکل کی طرف دیکھا، اور حکم جاری کیا کہ اس کے کسی پتھر کو نہ چھوئے۔ قلعہ پر قبضہ کرنے کی کوشش کرنے سے پہلے، اس نے یہودی رہنماؤں سے پرزور اپیل کی کہ وہ اسے مقدس مقام کی بے حرمتی پر مجبور نہ کریں۔ اگر وہ باہر نکل کر کہیں اور لڑیں تو کوئی رومی ہیکل کی حرمت کو پامال نہیں کرے گا۔

خود جوزیفس نے ایک نہایت فصیح و بلیغ اپیل کے ذریعے اپنے ہم وطنوں سے التجا کی کہ وہ ہتھیار ڈال دیں، اپنے آپ کو، اپنے شہر اور عبادت گاہ کو بچائیں۔ تاہم ان کی باتوں کا جواب کڑوی لعنتوں سے دیا گیا۔ اس پر تیر برسائے گئے، جو ان کا آخری انسانی ثالث تھا، جب وہ ان پر زور دیتا رہا۔ یہودیوں نے خدا کے بیٹے کی درخواستوں کو رد کر دیا تھا، اور اب نصیحتوں اور التجاوں نے انہیں آخر تک مزاحمت کرنے کے لیے مزید پرعزم بنا دیا۔ ٹائٹس کی ہیکل کو بچانے کی کوششیں بے سود تھیں۔ اپنے سے بڑے کسی نے اعلان کیا تھا کہ کوئی کسر نہیں چھوڑی جائے گی۔

دوسرے

یہودی رہنماؤں کی اندھی ہٹ دھرمی اور محصور شہر کے اندر ہونے والے گھناؤنے جرائم نے رومیوں میں
وحشت اور غصے کو جنم دیا، اور ٹائٹس نے آخر کار ہیکل پر تشدد کے ساتھ حملہ کرنے کا فیصلہ کیا۔ تاہم، اس نے عزم کیا کہ اگر ممکن ہو تو اسے تباہی سے بچایا جائے۔ لیکن اس کے حکم کی خلاف ورزی کی گئی۔

جب وہ رات کے لیے اپنے خیمے میں ریٹائر ہو گیا تو یہودیوں نے ہیکل سے باہر نکل کر سپاہیوں پر حملہ کر دیا۔ جدوجہد میں، برآمدے میں ایک سوراخ سے ایک مشعل پھینکی گئی، اور فوراً ہی مقدس عمارت کے اردگرد دیودار کے پوش کمرے شعلوں کی لپیٹ میں آگئے۔

ٹیٹو اپنے جرنیلوں اور لشکریوں کے ساتھ جائے وقوعہ پر پہنچا اور سپاہیوں کو آگ بجھانے کا حکم دیا۔ اس
کی باتیں سنائی نہیں دے رہی تھیں۔ آپ میں

Machine Translated by Google

غصے میں سپاہیوں نے مندر سے ملحقہ کمروں میں مشعلیں پھینکیں اور اپنی تلواروں سے بڑی تعداد میں ان لوگوں کو ختم کر دیا جو وہاں پناہ مانگ رہے تھے۔ مندر کی سیڑھیوں سے خون پانی کی طرح بہہ رہا تھا۔ ہزاروں اور ہزاروں یہودی مارے گئے۔ لڑائی کی آواز کے اوپر، آوازیں سنائی دے رہی تھیں، "اچھابود!" -جلال چلا گیا ہے.

ٹیٹو کو سپاہی کے غصے پر قابو پانا ناممکن معلوم ہوا۔ وہ اپنے افسروں کے ساتھ مقدس عمارت میں
داخل ہوا اور اس کے اندرونی حصے کا جائزہ لیا۔ انہوں نے جو شان و شوکت دیکھی وہ حیران رہ گئے۔ اور چونکہ شعلے ابھی مقدس مقام تک نہیں پہنچے تھے، اس لیے اس نے اسے بچانے کی آخری کوشش کی۔ سپاہیوں کے درمیان چھلانگ لگا کر، اس نے ایک بار پھر انہیں لڑائی ختم کرنے کی تلقین کی۔ سنچورین لبرل نے اپنے عملے کے ساتھ مل کر اطاعت مسلط کرنے کی کوشش کی۔ لیکن یہاں تک کہ شہنشاہ کا احترام بھی یہودیوں کے خلاف شدید دشمنی، جنگ کی شدید شدت اور لوٹ مار کی ناقابل تسخیر توقعات کو روک نہیں سکتا تھا۔ سپاہیوں نے اپنے اردگرد کی ہر چیز کو سونے سے چمکا ہوا دیکھا، جو شعلوں کی پرتشدد روشنی میں شاندار طور پر چمک رہا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ ان گنت خزانے حرم میں جمع ہیں۔

کسی کا دھیان نہیں، ایک سپاہی نے دروازے کے قلابے کے درمیان ایک بھڑکتی ہوئی مشعل پھینک دی۔ پوری عمارت ایک ہی لمحے میں شعلوں کی لپیٹ میں آگئی۔ اندھے ہوتے دھوئیں اور شعلوں نے افسران کو پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا، اور عظیم عمارت اس کے نصیب میں رہ گئی۔

"یہ رومیوں کے لیے ایک خوفناک تماشا تھا۔ اور یہودیوں کے لیے یہ کیسا ہوگا؟ شہر کو دیکھنے والی پہاڑی
کی پوری چوٹی آتش فشاں کی طرح بھڑک رہی تھی۔ عمارتیں یکے بعد دیگرے ایک زبردست حادثے کے ساتھ منہدم ہوئیں، اور نگل گئیں۔ آگ کی کھائی۔ چھتیں دیودار کے مینار آگ کے بلیڈوں کی طرح دکھائی دے رہے تھے؛ سنہری اسپائرز سرخ روشنی کی طرح چمک رہے تھے؛ پورٹل ٹاورز آگ اور دھوئیں کے کالموں کو پھینک رہے تھے؛ پڑوسی پہاڑیاں روشن تھیں؛ اور لوگوں کے گمنام گروہ نظر آئے تباہی کی پیش رفت کو خوفناک تشویش سے دیکھ رہا تھا؛ شہر کے اوپری حصے کی دیواریں اور اونچے مقامات پر چہروں پر ہجوم تھا، کچھ پیلے، مایوسی کی اذیت سے، اور کچھ بے کار انتقام کے غضب سے نشان زد تھے۔

رومن سپاہیوں کی چیخیں، جیسے ہی وہ ایک حصے سے دوسرے حصے میں منتقل ہو رہی تھیں، اور باغیوں کی چیخیں جو آگ کے شعلوں میں ہلاک ہو رہے تھے، آگ کے شور اور لکڑیوں کے گرنے کی گرجدار آواز میں گھل مل گئے۔ پہاڑوں سے گونج نے جواب دیا یا بلند مقامات پر لوگوں کے شور کو واپس لے آئے۔ چیخیں اور نوحہ دیواروں کے ساتھ گونجنے لگے۔ وہ لوگ جو بھوک سے مر رہے تھے، اپنی آخری طاقت اکٹھی کر کے غم اور ویرانی کا شور بلند کر رہے تھے۔

شہر کے اندر قتل عام باہر نظر آنے والے تماشے سے بھی زیادہ خوفناک تھا۔
مرد اور عورتیں، بوڑھے اور جوان، باغی اور پادری، لڑنے والے اور رحم کی بھیک مانگنے والوں کو اندھا دھند قتل کر دیا گیا۔
مرنے والوں کی تعداد قاتلوں سے بڑھ گئی۔ لشکر کشی کے کام کو انجام دینے کے لیے لاشوں کے ڈھیروں پر چڑھنا پڑا۔"

ہیکل کی تباہی کے بعد جلد ہی پورا شہر رومیوں کے قبضے میں آگیا۔ یہودی رہنماؤں نے اپنے ناقابل تسخیر
میناروں کو چھوڑ دیا، اور ٹائٹس نے انہیں خالی پایا۔ اس نے حیرت سے ان کا مشاہدہ کیا اور اعلان کیا کہ خدا نے انہیں اس کے ہاتھ میں دے دیا ہے۔ کیونکہ کوئی بھی جنگی مشین خواہ کتنی ہی طاقتور ہو، ان شاندار دیواروں پر غالب نہیں آ سکتی تھی۔ شہر اور ہیکل دونوں کو ان کی بنیادوں تک منہدم کر دیا گیا تھا، اور وہ زمین جس پر مقدس گھر بنایا گیا تھا "کھیت کی طرح ہل چلا دیا گیا" (یرمیاہ 26:18)۔ آنے والے محاصرے اور قتل عام میں، دس لاکھ سے زیادہ لوگ مارے گئے۔ زندہ بچ جانے والوں کو قید کر لیا گیا اور غلاموں کے طور پر بیچ دیا گیا، فاتح کی فتح کو سجانے کے لیے روم میں گھسیٹ کر لے جایا گیا، ایمفی تھیٹر میں جنگلی درندوں کے پاس پھینک دیا گیا، یا بے گھر آوارہ بن کر پوری زمین پر منتشر کر دیا گیا۔

یہودیوں نے اپنی بیڑیاں خود گھڑ لی تھیں۔ انہوں نے انتقام کا پیالہ بھر دیا تھا۔ مجموعی تباہی میں جو
ان پر بحیثیت قوم ہوئی، اور سب میں

Machine Translated by Google

وہ بدقسمتییں جو ان کے منتشر ہونے کے بعد ان کے ساتھ تھیں، وہ اپنے ہاتھوں سے ہونے کے سوا کچھ نہیں تھیں۔ نبی کا کہنا ہے کہ: "تیرے نقصان میں، اے اسرائیل، تو نے میرے خلاف بغاوت کی ہے"، "اپنے گناہوں سے تو گرا ہے۔" (اوس 14:1 ؛13:9 ۔) ان کے دکھوں کو اکثر خدا کی طرف سے براہ راست حکم کے ذریعے سزا کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ اس طرح بڑا دھوکہ باز اپنے کام کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔ الٰہی محبت اور رحمت کے سخت ردِ عمل سے، یہودیوں نے ان سے خدا کی حفاظت واپس لے لی، اور شیطان کو اپنی مرضی کے مطابق ان پر قابو پانے کی اجازت دی گئی۔ یروشلم کی تباہی میں جو بھیانک مظالم ڈھائے گئے وہ شیطان کی ان لوگوں پر انتقام لینے کی طاقت کا مظاہرہ ہے جو اس کے تابع ہیں۔

ہم یہ نہیں جان سکتے کہ ہم جس امن اور تحفظ سے لطف اندوز ہوتے ہیں اس کے لیے ہم مسیح کے کتنے مقروض ہیں۔ یہ خدا کی روک تھام کی طاقت ہے جو انسانیت کو مکمل طور پر شیطان کے کنٹرول میں جانے سے روکتی ہے۔ نافرمانوں اور ناشکروں کے پاس خدا کی رحمت اور تحمل کے لئے شکر گزار ہونے کی بڑی وجہ ہے جو شیطان کی ظالمانہ اور ٹیڑھی طاقت کو روکتا ہے۔ لیکن جب مرد الٰہی رواداری کی حدوں سے تجاوز کرتے ہیں تو پابندی ہٹا دی جاتی ہے۔ گنہگار کے حوالے سے، خُدا جرم کے خلاف سزا پر عمل کرنے والے کے طور پر کام نہیں کرتا؛ لیکن وہ اُن لوگوں کو اجازت دیتا ہے جو اُس کی رحمت کو مسترد کرتے ہیں اُن کو اُن پر چھوڑ دیا جاتا ہے جو اُنہوں نے بویا تھا۔ روشنی کی ہر کرن رد کی گئی، ہر انتباہ کو حقیر یا نظر انداز کیا گیا، ہر جذبہ، خدا کے قانون کی ہر خلاف ورزی، بویا گیا بیج ہے جو ایک ناگزیر فصل پیدا کرتا ہے۔ خُدا کی روح، جو مسلسل مزاحمت کرتی ہے، آخر کار گنہگار سے واپس لے لی جاتی ہے، جس کے بعد روح کے بُرے جذبات پر قابو پانے کی کوئی طاقت باقی نہیں رہتی، اور شیطان کی شرارت اور دشمنی سے کوئی تحفظ نہیں ہوتا۔ یروشلم کی تباہی ان تمام لوگوں کے لیے ایک زبردست اور سنجیدہ انتباہ ہے جو خدائی فضل کی پیشکشوں کے ساتھ ہلکا سلوک کر رہے ہیں اور خدا کی رحمت کی درخواستوں کی مزاحمت کر رہے ہیں۔ گناہ سے خُدا کی نفرت، اور مجرموں کو ملنے والی مخصوص سزا کے لیے اس سے زیادہ فیصلہ کن گواہی کبھی نہیں دی گئی۔

یروشلم پر آنے والے فیصلوں کے بارے میں نجات دہندہ کی پیشین گوئی کی ایک اور تکمیل ہوگی، جس میں سے وہ ہولناک سانحہ صرف ایک دھندلا سایہ تھا۔ منتخب شہر کی تقدیر میں ہم ایک ایسی دنیا کی مذمت کا مشاہدہ کر سکتے ہیں جس نے خدا کی رحمت کو رد کیا اور اس کے قانون پر فخر کیا۔ تاریک انسانی مصائب کے وہ ریکارڈ ہیں جو زمین نے اپنی طویل صدیوں کے جرائم کے دوران دیکھی ہے۔ ان پر غور کرتے ہوئے دل بیہوش ہو جاتا ہے اور روح مضطرب ہو جاتی ہے۔ آسمانی اختیار کو نظر انداز کرنے کے اثرات بہت زیادہ ہیں تاہم مستقبل کے انکشافات میں اس سے بھی زیادہ تاریک منظرنامہ دکھایا گیا ہے۔ ماضی کے ریکارڈ -ہنگاموں، تنازعات اور انقلابات کا طویل مقابلہ، "ان کے ہتھیار جو شور کے ساتھ لڑتے تھے، اور وہ لباس جو خون میں لتھڑے ہوئے تھے" (یسعیاہ - (9:5اس کے مقابلے میں کچھ بھی نہیں ہیں۔ اُس دن کی ہولناکیوں میں کہ خُدا کا روح مکمل طور پر شریروں سے واپس لے لیا جائے گا، انسانی جذبات اور شیطانی غضب کے پھیلنے کو مزید روک نہیں سکے گا! اس کے بعد دنیا شیطان کی حکمرانی کے نتائج کو دیکھے گی۔

لیکن اس دن، اور ساتھ ہی یروشلم کی تباہی کے موقع پر، خدا کے لوگوں کو نجات دی جائے گی، "ہر وہ شخص جو زندہ لوگوں میں لکھا گیا ہے" (یسعیاہ ۔(4:3
مسیح نے بیان کیا کہ وہ اپنے وفاداروں کو جمع کرنے کے لیے دوسری بار آئے گا: "اور زمین کے تمام قبیلے ماتم کریں گے، اور وہ ابنِ آدم کو آسمان کے بادلوں پر قدرت اور بڑے جلال کے ساتھ آتے دیکھیں گے۔ اور وہ اپنے لوگوں کو بھیجے گا۔ فرشتے بڑے زور سے صور پھونکتے ہیں، جو اس کے چنے ہوئے لوگوں کو چاروں ہواؤں سے، آسمان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک جمع کریں گے۔" (میٹ 24:30اور ۔(31پھر جو لوگ خوشخبری پر دھیان نہیں دیتے وہ اس کے منہ کی روح سے بھسم ہو جائیں گے، اور اس کے آنے کی چمک سے تباہ ہو جائیں گے ۔(II Thess. 2:8)

قدیم اسرائیل کی طرح، شریر اپنے آپ کو تباہ کرتے ہیں۔ وہ اپنی ہی بدکاری سے برباد ہو گئے ہیں۔ زندگی بھر کے گناہوں کے نتیجے میں، وہ بھٹک گئے۔

Machine Translated by Google

خدا کے ساتھ ہم آہنگی سے اس قدر دور ہیں کہ ان کی فطرت برائی سے اس قدر پست ہو گئی ہے اور خدائی جلال کا مظہر ان کے لیے بھسم کرنے والی آگ بن جائے گا۔
مردوں کو بہت ہوشیار رہنے دیں ایسا نہ ہو کہ وہ مسیح کے الفاظ کے ذریعہ بتائے گئے سبق کو کم نہ کریں۔ جس طرح اس نے اپنے شاگردوں کو یروشلم کی بربادی سے خبردار کیا، انہیں قریب آنے والے ہیکاٹمب سے بچنے کا اشارہ دیا، اسی طرح اس نے دنیا کو اس کی آخری تباہی کے دن سے خبردار کیا، اور اسے اس کے قریب آنے کی نشانیاں دیں تاکہ جو چاہیں بچ جائیں۔ آنے والا غضب. یسوع نے اعلان کیا: "اور سورج اور چاند اور ستاروں میں نشانیاں ہوں گی؛ اور زمین پر قوموں کی مصیبت." (لوقا 21:25؛ متی 24:29؛ مرقس 13:24-26؛ مکاشفہ 6:12-17)۔ جو لوگ اُس کے آنے کے اِن شگون کا مشاہدہ کرتے ہیں اُن کو معلوم ہونا چاہیے کہ یہ "دروازے پر، ہاتھ میں ہے۔"

(میٹ 33:42)۔ "اس لیے ہوشیار رہو" (مرقس 13:35) اس کے انتباہ کے الفاظ ہیں۔ نصیحت پر عمل کرنے والوں کو اندھیروں کی طرف نہیں چھوڑا جائے گا کہ وہ دن انہیں بے خبری میں پکڑ لے گا۔ ان لوگوں کے لیے جو نہیں دیکھتے، تاہم، "خُداوند کا دن اس طرح آئے گا جیسے رات کو چور آئے گا" (1 تھیس. 5:2)۔

دنیا اس وقت کے لیے اس پیغام کو کریڈٹ دینے کے لیے تیار نہیں ہے جتنا کہ یہودیوں کو یروشلم کے بارے میں نجات دہندہ کی انتباہ موصول ہونے والی تھی۔ جو کچھ بھی ہو، خُداوند کا دن بےدینوں پر اچانک آ جائے گا۔ اپنے متغیر معمولات پر عمل کرتے ہوئے؛ لذت، کاروبار، تجارت اور منافع کے لالچ میں ملوث مردوں کی تلاش؛ جب مذہبی دنیا کے رہنما دنیا کی ترقی اور ثقافت کی تعریف کرتے ہیں، اور لوگ اپنے آپ کو جھوٹی سلامتی میں مبتلا پاتے ہیں، تو، جب آدھی رات کو چور اس گھر کو لوٹ لیتا ہے جس کی حفاظت نہیں ہوتی، بے پروا اور بدکاروں پر اچانک تباہی نازل ہوتی ہے۔ ، اور "وہ بچ نہیں پائیں گے" (1 تھیس. 5:3-5)۔

Machine Translated by Google

باب 2

ابتدائی صدیوں میں ظلم و ستم

جب یسوع نے اپنے شاگردوں پر یروشلم کی تقدیر اور دوسری آمد کے مناظر کو ظاہر کیا، تو اس نے اپنے لوگوں کے تجربے کی پیشین گوئی بھی کی جب اسے ان سے جدا ہونا چاہیے جب تک کہ وہ اپنی طاقت اور اپنی آزادی کے لیے جلال میں واپس نہ آجائے۔ زیتون کے پہاڑ سے، نجات دہندہ نے ان طوفانوں پر غور کیا جو رسولی چرچ پر گرنے والے ہیں؛ اور مستقبل کی گہرائیوں میں داخل ہوتے ہوئے، اس کی آنکھوں نے ان شدید اور تباہ کن طوفانوں کو پہچان لیا جو اندھیرے اور ظلم و ستم کے آنے والے دور میں اس کے پیروکاروں پر آئیں گے۔ خوفناک اہمیت کے چند مختصر بیانات میں، اس نے اس حصے کی پیشین گوئی کی جو اس دنیا کے حکمران خدا کی کلیسیا پر مسلط کریں گے (متی 24:9، 21اور 22)۔ مسیح کے پیروکاروں کو ذلت، ملامت اور مصائب کے اسی راستے پر چلنا تھا جس پر ان کے آقا نے سفر کیا تھا۔ دشمنی جو دنیا کے نجات دہندہ پر نازل ہوئی تھی وہ ان سب کے خلاف ظاہر ہو گی جو اس کے نام پر ایمان رکھتے ہیں۔

ابتدائی کلیسیا کی تاریخ نجات دہندہ کے الفاظ کی تکمیل کا گواہ ہے۔ زمین اور جہنم کی طاقتیں اس کے پیروکاروں کی شخصیت میں مسیح کے خلاف متحد ہو گئیں۔ بت پرستی نے پیشن گوئی کی کہ اگر انجیل کی فتح ہوئی تو اس کے مندر اور قربان گاہیں تباہ ہو جائیں گی۔ اس لیے اس نے عیسائیت کو تباہ کرنے کے لیے اپنی فوجیں جمع کیں۔ ظلم و ستم کی آگ جلائی گئی۔ عیسائیوں کو ان کی املاک سے بے دخل کر دیا گیا اور انہیں ان کے گھروں سے نکال دیا گیا۔ انہوں نے "مصیبتوں کی ایک عظیم جدوجہد" کو برداشت کیا (عبرانیوں 10:32)۔ "انہوں نے مذاق اور کوڑے مارے، یہاں تک کہ جیلوں اور جیلوں کا بھی تجربہ کیا۔" (Heb. 11:36)۔ ان میں سے ایک بڑی تعداد نے اپنی شہادت پر اپنے خون سے مہر ثبت کی۔ امیر اور غلام، امیر و غریب، پڑھے لکھے اور ان پڑھ سب کو بغیر کسی رحم کے یکساں طور پر قتل کیا گیا۔

یہ ظلم و ستم جو نیرو کی حکومت میں، پال کی شہادت کے وقت شروع ہوئے، صدیوں تک کم و بیش غصے کے ساتھ جاری رہے۔ مسیحیوں پر سب سے زیادہ ہولناک جرائم کا جھوٹا الزام لگایا گیا تھا اور وہ بڑی آفات—قحط، وبا اور زلزلے پیدا کرنے کے مجرم تھے۔ جیسے ہی وہ عوامی نفرت اور شکوک کا نشانہ بن گئے، ایسے ناقدین نمودار ہوئے جو، فائدے کی محبت کے لیے، بے گناہوں کو دھوکہ دینے کے لیے تیار تھے۔ ان کی مذمت سلطنت کے خلاف باغی، مذہب کے دشمن اور معاشرے کے کیڑوں کے طور پر کی گئی۔ ان میں سے بڑی تعداد کو جنگلی درندوں کے پاس پھینک دیا گیا یا ایمفی تھیٹر میں زندہ جلا دیا گیا۔ کچھ کو مصلوب کر دیا گیا، دوسروں کو خوفناک جانوروں کی کھالوں سے ڈھانپ کر میدان میں پھینک دیا گیا تاکہ کتوں سے پھاڑ ڈالا جائے۔ اس کی سزا کو اکثر عوامی تماشا بنایا جاتا تھا۔ شو سے لطف اندوز ہونے کے لیے بہت بڑا ہجوم جمع ہوا اور قہقہوں اور تالیوں کے ساتھ متاثرین کی جان لیوا اذیت کا استقبال کیا۔

جہاں بھی انہوں نے پناہ مانگی وہاں مسیح کے پیروکاروں کو جنگلی جانوروں کی طرح شکار کیا گیا۔ وہ ویران اور ویران جگہوں پر پناہ لینے پر مجبور تھے۔
"بے سہارا، مصیبت زدہ، اور بدسلوکی کا شکار (جن کی دنیا اس لائق نہیں تھی)، صحراؤں، پہاڑوں اور زمین کے گڑھوں اور غاروں میں بھٹک رہے ہیں۔" (عبرانیوں 11:37اور catacombs)۔ (38نے ہزاروں لوگوں کو پناہ دی۔ پہاڑیوں کے نیچے، روم کی حدود سے باہر، زمین اور چٹان کے ذریعے لمبی گیلریاں کھودی گئی تھیں۔ گزرگاہوں کا ایک تاریک، پیچیدہ جال شہر کی دیواروں سے پرے میلوں تک پھیلا ہوا ہے۔ ان زیر زمین تنہائیوں میں مسیح کے پیروکاروں نے اپنے مردوں کو دفنایا۔ اور وہاں بھی، مشتبہ اور غیر قانونی ہونے پر، انہیں ایک گھر ملا۔ جب زندگی دینے والا بیدار ہوتا ہے۔

جنہوں نے اچھی لڑائی لڑی، بہت سے جو مسیح کی خاطر شہید ہوئے ان تاریک غاروں سے نکلیں گے۔

Machine Translated by Google

انتہائی وحشیانہ ظلم و ستم کے تحت، یسوع کے ان گواہوں نے اپنے ایمان کو پاکیزہ طور پر محفوظ رکھا۔ ہر طرح کے آرام اور سورج کی روشنی سے محروم ہونے کے باوجود، زمین کا اندھیرا لیکن دوستانہ دل اپنے گھر ہونے کے باوجود، انہوں نے کوئی شکایت نہیں کی۔ ایمان، صبر اور امید کے الفاظ کے ساتھ، انہوں نے ایک دوسرے کو محرومیوں اور مصیبتوں کو برداشت کرنے کی ترغیب دی۔ تمام زمینی آسائشوں کا نقصان انہیں مسیح میں اپنے ایمان کو ترک کرنے پر مجبور نہیں کر سکتا تھا۔ آزمائشیں اور ایذارسانی وہ قدم تھے جو انہیں ان کے آرام اور ثواب کے قریب لے آئے۔

جیسا کہ ماضی کے خدا کے بندوں کے ساتھ ہوا، بہت سے لوگوں کو "تشدد کا نشانہ بنایا گیا، ان کی نجات کو قبول نہیں کیا، تاکہ وہ بہتر قیامت حاصل کر سکیں" (عبرانیوں ۔(11:35
انہیں اپنے آقا کے الفاظ یاد تھے کہ جب مسیح کی خاطر ستایا جائے تو خوشی منائیں کیونکہ ان کا جنت میں بڑا اجر ہوگا، کیونکہ ان سے پہلے نبیوں کو بھی ستایا گیا تھا۔ وہ خوش تھے کہ وہ سچائی کے لیے دکھ جھیلنے کے لائق پائے گئے، اور شعلوں کی کڑکوں کے درمیان فتح کی دھنیں بلند ہوئیں۔ ایمان کے ذریعے اوپر کی طرف دیکھتے ہوئے، انہوں نے مسیح اور فرشتوں کو آسمان کی جنگوں پر ٹیک لگائے، گہری دلچسپی سے ان کو دیکھتے ہوئے، اور ان کی ثابت قدمی کو منظوری کے ساتھ دیکھتے ہوئے دیکھا۔ خُدا کے تخت سے ایک آواز آئی، اُن سے کہا، "موت تک وفادار رہو، میں تمہیں زندگی کا تاج دوں گا۔" (مکاشفہ ۔(2:10

تشدد کے ذریعے مسیح کی کلیسیا کو تباہ کرنے کی شیطان کی کوششیں بے کار تھیں۔
وہ عظیم تنازعہ جس میں یسوع کے شاگردوں نے اپنی جانیں سپرد کیں اس وقت کوئی خلل نہیں پڑا جب یہ وفادار معیار کے علمبردار اپنے عہدوں سے گر گئے۔ وہ ہار کے ذریعے جیت گئے۔ خدا کے کارکن مر چکے تھے، لیکن اس کا کام عزم کے ساتھ آگے بڑھا۔ انجیل پھیلتی رہی، اور اس کے پیروکاروں کی تعداد بڑھتی گئی۔ وہ ایسے خطوں میں گھس گیا جو روم کے عقاب کے لیے بھی ناقابل رسائی تھے۔

ایک عیسائی نے کافر گورنروں کو نصیحت کرتے ہوئے کہا جو ظلم و ستم کی حوصلہ افزائی کر رہے تھے: ”تم ہمیں مار سکتے ہو، ہمیں اذیت پہنچا سکتے ہو اور ہمیں اذیت پہنچا سکتے ہو۔ اُس کی شرارت ہماری کمزوری کو آزماتی ہے، لیکن اِس طرح کے ظلم کا کوئی فائدہ نہیں۔
دوسروں کو بھی اسی یقین کی طرف لے جانے کے لیے یہ ایک طاقتور دعوت سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ آپ کے ذریعہ ہم جتنا زیادہ کاٹے جائیں گے، ہم اتنا ہی بڑھیں گے۔ عیسائیوں کا خون بیج ہے۔"
ہزاروں گرفتار اور مارے گئے، لیکن دوسرے ان کی جگہ لینے کے لیے ابھرے۔ اور جو لوگ اپنے ایمان کی وجہ سے شہید ہوئے تھے وہ مسیح کی طرف سے ضمانت دیے گئے تھے اور اُنہیں فاتح قرار دیا گیا تھا۔ انہوں نے اچھی لڑائی لڑی تھی، اور جب مسیح آئے گا تو وہ جلال کا تاج حاصل کریں گے۔ انہوں نے جو مصائب برداشت کیے وہ مسیحیوں کو ایک دوسرے اور اپنے نجات دہندہ کے قریب لے آئے۔ ان کی زندہ مثال اور موت کے وقت انہوں نے جو گواہی دی وہ سچائی کے حق میں ایک مستقل تصدیق تھی۔ اور، جہاں کم سے کم توقع تھی، شیطان کی رعایا اس کی خدمت چھوڑ کر مسیح کے جھنڈے تلے بھرتی ہو رہی تھی۔

لہٰذا، شیطان نے مسیحی گرجا گھر میں اپنا جھنڈا لگا کر خدا کی حکومت کے خلاف زیادہ کامیابی سے لڑنے کا منصوبہ بنایا۔ اگر مسیح کے پیروکاروں کو دھوکہ دیا جا سکتا ہے اور خدا کو ناراض کیا جا سکتا ہے، تو ان کی طاقت، برداشت اور ثابت قدمی ختم ہو جائے گی اور وہ آسان شکار بن جائیں گے۔

بڑے دشمن نے اب چالاکی کے ذریعے وہ حاصل کرنے کی کوشش کی جسے وہ طاقت کے ذریعے حاصل کرنے میں ناکام رہا تھا۔ ظلم و ستم ختم ہو گیا اور اس کی جگہ دنیاوی خوشحالی اور عزت کے خطرناک لالچ نے بھر دی۔ بت پرستوں کو جزوی طور پر عیسائی عقیدہ حاصل کرنے کی طرف راغب کیا گیا، جبکہ دیگر ضروری سچائیوں کو رد کیا۔

انہوں نے یسوع کو خدا کا بیٹا تسلیم کرنے اور اس کی موت اور جی اٹھنے پر یقین کرنے کا دعویٰ کیا۔ لیکن انہیں گناہ کا کوئی یقین نہیں تھا اور وہ توبہ یا دل کی تبدیلی کی ضرورت محسوس نہیں کرتے تھے۔ اپنی طرف سے کچھ رعایتوں کے ساتھ، انہوں نے تجویز پیش کی کہ مسیحی دوسری چیزوں پر سمجھوتہ کریں، تاکہ ہر کوئی مسیح میں اعتقاد کے پلیٹ فارم کے تحت متحد ہو سکے۔

Machine Translated by Google

اب چرچ بہت خطرے میں تھا۔ اس کے مقابلے جیل، اذیت، آگ اور تلوار نعمتیں تھیں۔ کچھ مسیحی ثابت قدم رہے اور اعلان کیا کہ وہ سمجھوتہ نہیں کریں گے۔ دوسرے اپنے عقیدے کی کچھ خصوصیات کو ختم کرنے یا اس میں ترمیم کرنے کے حق میں تھے، اور ان لوگوں میں شامل ہو گئے جنہوں نے عیسائیت کا حصہ قبول کیا تھا، اس بات پر اصرار کیا کہ یہ مکمل تبدیلی کا ذریعہ ہو سکتا ہے۔ یہ مسیح کے وفادار پیروکاروں کے لیے گہری اذیت کا وقت تھا۔ نام نہاد عیسائیت کی آڑ میں، شیطان ان کے ایمان کو خراب کرنے اور ان کے ذہنوں کو سچائی کے کلام سے ہٹانے کے لیے اپنے آپ کو چرچ میں داخل کر رہا تھا۔

زیادہ تر عیسائی بالآخر اپنے معیار کو کم کرنے پر راضی ہوگئے، اور عیسائیت اور کافر پرستی کے درمیان ایک اتحاد قائم ہوا۔ اگرچہ بت پرستوں نے تبدیل ہونے اور کلیسیا کے ساتھ متحد ہونے کا دعویٰ کیا، لیکن وہ اب بھی بت پرستی سے چمٹے رہے، صرف عبادت کی اشیاء کو یسوع، حتیٰ کہ مریم اور مقدسین کی تصویروں میں تبدیل کر دیا۔ چرچ میں بت پرستی کے نفرت انگیز خمیر نے اپنا نقصان دہ کام جاری رکھا۔ غلط عقائد، توہم پرستی اور بت پرستی کی رسومات ان کے عقیدے اور عبادت میں شامل ہو گئیں۔ جب مسیح کے پیروکار بت پرستوں کے ساتھ مل گئے تو عیسائی مذہب خراب ہو گیا اور چرچ اپنی پاکیزگی اور طاقت کھو بیٹھا۔ تاہم، کچھ ایسے بھی تھے جو ان فریبوں سے گمراہ نہیں ہوئے۔ انہوں نے پھر بھی سچائی کے مصنف کے ساتھ اپنی وفاداری برقرار رکھی اور صرف خدا کی عبادت کی۔

مسیح کے پیروکار ہونے کا دعویٰ کرنے والوں میں ہمیشہ سے دو طبقے رہے ہیں۔
جب کہ ان میں سے ایک نجات دہندہ کی زندگی کا مطالعہ کرتا ہے اور اپنے نقائص کو درست کرنے اور ماڈل کے مطابق ہونے کی کوشش کرتا ہے، دوسرا ان واضح اور عملی سچائیوں سے گریز کرتا ہے جو اس کی غلطیوں کو ظاہر کرتی ہیں۔ یہاں تک کہ اپنے بہترین طور پر، کلیسیا مکمل طور پر خالص، سچے، اور مخلصوں پر مشتمل نہیں تھا۔ ہمارے نجات دہندہ نے سکھایا کہ جو لوگ جان بوجھ کر گناہ کرتے ہیں انہیں گرجہ گھر میں قبول نہیں کیا جانا چاہیے۔ تاہم، اس نے ایسے آدمیوں کو اپنے ساتھ ملایا جو کردار میں عیب تھے اور انہیں اپنی تعلیمات اور مثالوں کے فوائد سے نوازا، تاکہ انہیں اپنی غلطیوں کو دیکھنے اور ان کو درست کرنے کا موقع ملے۔ بارہ رسولوں میں ایک غدار بھی تھا۔ یہوداس کو اس کے کردار کے نقائص کی وجہ سے نہیں بلکہ ان کے باوجود قبول کیا گیا تھا۔ وہ شاگردوں کے ساتھ متحد تھا تاکہ، مسیح کی ہدایت اور مثال کے ذریعے، وہ سیکھ سکے کہ مسیحی کردار کیا ہے، اور اس طرح وہ اپنی غلطیوں کو دیکھنے، توبہ کرنے، اور، الٰہی فضل کی مدد سے، اپنی روح کو پاک کرنے کے لیے رہنمائی کر سکتا ہے۔" سچائی کی اطاعت میں۔" لیکن یہوداہ اُس روشنی میں نہیں چلا جو اُس پر چمکنے کی اجازت دی گئی تھی۔ گناہ میں مبتلا ہو کر، اس نے شیطان کے فتنوں کو دعوت دی۔ اس کے برے کردار کی خصلتیں غالب ہو گئیں۔ اس نے اپنا دماغ تاریکی کی طاقتوں کے حوالے کر دیا۔ جب اس کی غلطیوں پر تنقید کی گئی تو وہ مشتعل ہو گیا، اس طرح وہ اپنے آقا کو دھوکہ دینے کے بھیانک جرم کا ارتکاب کرنے پر مجبور ہو گیا۔ اس طرح، وہ تمام لوگ جو تقویٰ کے پیشے کے تحت برائی کو پسند کرتے ہیں ان لوگوں سے نفرت کرتے ہیں جو ان کے گناہ کے راستوں کی مذمت کر کے ان کے امن کو خراب کرتے ہیں۔ جب کوئی سازگار موقع آتا ہے، تو وہ، یہوداہ کی طرح، ان لوگوں کو دھوکہ دیتے ہیں جنہوں نے، اپنی بھلائی کے لیے، ان کی مذمت کرنے کی کوشش کی۔

رسولوں کو کلیسیا میں ایسے لوگ ملے جو تقویٰ کا دعویٰ کرتے تھے، جبکہ وہ خفیہ طور پر بدکاری کو پسند کرتے تھے۔ حنانیاس اور صفیرا نے دھوکے بازوں کے طور پر کام کیا، خدا کے لیے مکمل قربانی دینے کا ارادہ رکھتے ہوئے، جب انہوں نے لالچ سے اپنے لیے کچھ حصہ روک لیا۔ روحِ حق نے رسولوں پر ان دھوکے بازوں کی اصلیت ظاہر کی، اور خُدا کے فیصلوں نے کلیسیا کو اس کی پاکیزگی پر اس نفرت انگیز داغ سے آزاد کر دیا۔ کلیسیا میں مسیح کی سمجھدار روح کا یہ نمایاں ثبوت منافقوں اور بدکاروں کے لیے ایک دہشت تھا۔ وہ ان لوگوں کے ساتھ مزید تعلق نہیں رکھ سکتے تھے جو عادت اور مزاج میں مسیح کے مستقل نمائندے تھے۔ اور جب اس کے پیروکاروں پر آزمائشیں اور اذیتیں آئیں تو صرف وہی لوگ اس کے شاگرد بن سکتے ہیں جو سچائی کی خاطر اپنا سب کچھ چھوڑنے کو تیار تھے۔ اس طرح، جب تک ظلم و ستم جاری رہا، کلیسا باقی رہا۔

Machine Translated by Google

نسبتا خالص. لیکن جب ہراساں کرنا بند ہو گیا، مذہب تبدیل کرنے والے جو کم مخلص اور سرشار تھے چرچ میں شامل ہو گئے، اور شیطان کے اندر گھسنے کا راستہ کھل گیا۔

لیکن روشنی کے شہزادے اور اندھیرے کے شہزادے کے درمیان کوئی اتحاد نہیں ہے، اور ان کے پیروکاروں کے درمیان کوئی رشتہ نہیں ہو سکتا۔ جب عیسائیوں نے ان لوگوں کے ساتھ اتحاد کرنے پر اتفاق کیا جو کافر پرستی سے نیم تبدیل ہونے کے سوا کچھ نہیں تھے، تو وہ ایک ایسے راستے سے بھٹک گئے جو انہیں سچائی سے مزید دور لے جائے گا۔ شیطان خوش تھا کہ وہ مسیح کے پیروکاروں کی اتنی بڑی تعداد کو دھوکہ دینے میں کامیاب ہو گیا ہے۔ اس کے بعد اس نے اپنی طاقت کو ان پر زیادہ سے زیادہ تسلط قائم کرنے اور خدا کے وفادار رہنے والوں کو ستانے کی ترغیب دی۔ کوئی بھی سچے مسیحی عقیدے کی مخالفت کرنے کا طریقہ اتنی اچھی طرح سے نہیں سمجھتا تھا جتنا وہ لوگ جو کبھی اس کے محافظ رہے تھے۔ اور ان مرتدوں نے، اپنے آدھے کافر ساتھیوں کے ساتھ متحد ہو کر، اپنے حملوں کو مسیح کے عقائد کی سب سے اہم خصوصیات پر مرکوز کیا۔

ان لوگوں کے لیے ایک سخت جدوجہد کی ضرورت تھی جو وفادار ہوں گے اور کلیسیا میں متعارف ہونے والے فریبوں اور مکروہات کے خلاف ثابت قدم رہیں گے، اور پادری کے لباس میں بھیس بدل کر کھڑے ہوں گے۔ بائبل کو ایمان کے معیار کے طور پر قبول نہیں کیا گیا تھا۔ مذہبی آزادی کے نظریے کو بدعت سمجھا جاتا تھا، اور اس کے محافظوں سے نفرت اور غیر قانونی قرار دیا جاتا تھا۔
ایک طویل اور شدید تنازعہ کے بعد، چند وفاداروں نے مرتد چرچ کے ساتھ تمام اتحاد کو تحلیل کرنے کا فیصلہ کیا، اگر وہ اب بھی جھوٹ اور بت پرستی کو ترک کرنے سے انکار کرتا ہے۔
انہوں نے دیکھا کہ علیحدگی ایک مطلق ضرورت تھی اگر وہ خدا کے کلام کو مانیں۔ انہوں نے اپنی جانوں کے لیے مہلک غلطیوں کو برداشت نہیں کیا اور ایک مثال قائم کی۔
جس سے ان کے بچوں اور ان کے بچوں کے ایمان کو خطرہ ہو گا۔ امن اور اتحاد کو یقینی بنانے کے لیے وہ خدا کی وفاداری کے مطابق کوئی بھی رعایت دینے کے لیے تیار تھے، لیکن انھوں نے محسوس کیا کہ اصولوں کی قربانی دے کر بھی امن بڑی قیمت پر حاصل کیا جائے گا۔ اگر اتحاد حق اور انصاف پر سمجھوتہ کر کے حاصل کیا جا سکتا ہے تو اختلاف بھی ہو اور جدوجہد بھی۔

کلیسیا اور دُنیا کے لیے اچھا ہو گا اگر اُن اصولوں کو جو اِن وفادار روحوں میں کام کرتے تھے خدا کے دعویدار لوگوں کے دلوں میں دوبارہ زندہ ہو جائیں۔ ان عقائد کے بارے میں تشویشناک بے حسی ہے جو عیسائی عقیدے کے ستون ہیں۔ یہ رائے کہ، بہر حال، وہ بہت اہم نہیں ہیں، زمین حاصل کر رہی ہے۔ یہ انحطاط شیطان کے کارندوں کے ہاتھ مضبوط کر رہا ہے، تاکہ جھوٹے نظریات اور مہلک وہم، جنہیں ماضی کے وفاداروں نے بے نقاب کیا اور اپنی جانوں کے خطرے میں ان کا مقابلہ کیا، آج ہزاروں لوگ جو مسیح کے پیروکار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، ان کا احترام کرتے ہیں۔ .

قدیم عیسائی واقعی ایک عجیب لوگ تھے۔ اس کا بے قصور طریقہ اور غیر متزلزل ایمان ایک مسلسل ملامت تھی جس نے گنہگاروں کے سکون کو متاثر کیا۔ اگرچہ تعداد میں کم تھے، دولت، عہدے یا اعزازی القابات کے بغیر، وہ بدکرداروں کے لیے دہشت کا باعث تھے جہاں کہیں بھی ان کے کردار اور عقائد کی پہچان تھی۔ نتیجتاً، وہ شریروں سے نفرت کرتے تھے، بالکل اسی طرح جیسے ہابیل کو مقدس قابیل سے نفرت تھی۔ اسی وجہ سے جس وجہ سے قابیل نے ہابیل کو مارا، وہ لوگ جنہوں نے روح القدس کی روک تھام کو ختم کرنے کی کوشش کی تھی خدا کے لوگوں کو مار ڈالا۔ یہ اسی وجہ سے تھا کہ یہودیوں نے نجات دہندہ کو مسترد کیا اور مصلوب کیا -کیونکہ یسوع کے کردار کی پاکیزگی اور تقدس ان کی خود غرضی اور بدعنوانی کے لئے ایک مستقل سرزنش تھی۔ مسیح کے دنوں سے لے کر اب تک، وفادار شاگردوں نے ان لوگوں سے نفرت اور مخالفت کو جنم دیا ہے جو گناہ کے طریقوں سے محبت کرتے ہیں اور ان کی پیروی کرتے ہیں۔

پھر، خوشخبری کو امن کا پیغام کیسے کہا جا سکتا ہے؟ جب یسعیاہ نے مسیحا کی پیدائش کی پیشین گوئی کی تو اس نے اسے "امن کا شہزادہ" کا خطاب دیا۔ جب فرشتوں نے چرواہوں کے سامنے اعلان کیا کہ مسیح کی پیدائش ہوئی ہے، تو انہوں نے بیت اللحم کے میدانوں پر گایا: "سب سے زیادہ خدا کا جلال، زمین پر امن، انسانوں کے لیے نیک خواہش"۔ (لوقا 2:14)ان پیغمبرانہ بیانات میں واضح تضاد ہے۔

Machine Translated by Google

مسیح کے الفاظ: "میں امن بھیجنے نہیں بلکہ تلوار بھیجنے آیا ہوں۔" (میٹ ۔(10:34لیکن اگر صحیح طریقے سے سمجھا جائے تو دونوں کامل ہم آہنگی میں ہیں۔ خوشخبری امن کا پیغام ہے۔ عیسائیت ایک ایسا نظام ہے جسے اگر قبول کیا جائے اور اس کی اطاعت کی جائے تو وہ پوری زمین میں امن، ہم آہنگی اور خوشی پھیلا دے گا۔ مسیح کا مذہب ان تمام لوگوں کو جو اس کی تعلیمات کو قبول کرتے ہیں قریبی برادری میں متحد ہو جائے گا۔ یسوع کا مشن انسانوں کو خدا کے ساتھ اور اس طرح ایک دوسرے کے ساتھ ملاپ کرنا تھا۔ لیکن دنیا، عام طور پر، مسیح کے سب سے سخت مخالف، شیطان کے کنٹرول میں ہے۔ خوشخبری ان کے سامنے زندگی کے اصول پیش کرتی ہے جو ان کی عادات اور خواہشات سے بالکل متصادم ہیں، اور وہ اس کے خلاف بغاوت پر اٹھ کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ اُس پاکیزگی سے نفرت کرتے ہیں جو اُن کے گناہوں کو ظاہر کرتی ہے اور اُن کی مذمت کرتی ہے، اور وہ اُن لوگوں کو ستاتے اور تباہ کرتے ہیں جو اُن کے سامنے اپنے نیک اور مقدس دعوے پیش کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ اس معنی میں ہے -اس کی پیش کردہ اعلیٰ سچائیوں کی وجہ سے، جو نفرت اور جھگڑے کا موقع دیتے ہیں- کہ انجیل کو تلوار کہا جاتا ہے۔

پراسرار پرووِیڈینس جو راستبازوں کو شریروں کے ہاتھوں ظلم و ستم سہنے کی اجازت دیتا ہے بہت سے لوگوں کے لیے بڑی پریشانی کا باعث رہا ہے جو ایمان میں کمزور ہیں۔ کچھ تو خدا پر اپنے بھروسے کو ٹھکرانے کے لیے بھی تیار ہیں، کیونکہ وہ بد ترین آدمیوں کو ترقی کی اجازت دیتا ہے، جب کہ بہترین اور پاکیزہ لوگ اس کی ظالمانہ طاقت سے تکلیف اور اذیت میں مبتلا ہوتے ہیں۔ سوال کیا جاتا ہے کہ وہ جو عادل اور رحم کرنے والا ہے اور جس کی طاقت بھی لامحدود ہے وہ اس طرح کی ناانصافی اور ظلم کو کیسے برداشت کر سکتا ہے؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس سے ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔ خُدا نے ہمیں اپنی محبت کا کافی ثبوت دیا ہے، اور ہمیں اُس کی نیکی پر شک نہیں کرنا چاہیے کیونکہ ہم اُس کے پرووِیڈینس کی حرکت کو نہیں سمجھ سکتے۔ آزمائش اور تاریکی کے دنوں میں ان کی روحوں پر ظلم کرنے والے شکوک کو دیکھتے ہوئے، نجات دہندہ نے اپنے شاگردوں سے کہا: "وہ بات یاد رکھو جو میں نے تم سے کہی تھی: بندہ اپنے رب سے بڑا نہیں ہوتا، اگر انہوں نے مجھے ستایا تو انہوں نے بھی ستایا۔ تمہیں ستائے گا۔" (یوحنا ۔(15:20یسوع نے ہمارے لیے اس سے زیادہ دُکھ اُٹھایا جتنا اُس کے پیروکاروں میں سے کوئی بھی شریر آدمیوں کے ظلم کے تحت برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

جن کو اذیتیں اور شہادتیں برداشت کرنے کا کہا جاتا ہے وہ خدا کے پیارے بیٹے کے نقش قدم پر چلنے کے سوا کچھ نہیں۔

"رب اپنے وعدے میں تاخیر نہیں کرتا۔" .(II Pet. 3:9)وہ اپنے بچوں کو نہیں بھولتا اور نہ ہی ان کو حقیر سمجھتا ہے۔ لیکن وہ شریروں کو ان کے حقیقی کردار کو ظاہر کرنے کی اجازت دیتا ہے، تاکہ کوئی بھی جو اس کی مرضی کو پورا کرنے کی خواہش رکھتا ہو ان کے بارے میں دھوکہ نہ کھا جائے۔ نیک لوگوں کو پھر مصیبت کی بھٹی میں ڈالا جاتا ہے تاکہ وہ خود پاک ہو جائیں، تاکہ ان کی مثال دوسروں کو ایمان اور خدا پرستی کی حقیقت کا یقین دلائے، اور یہ بھی کہ ان کا مستقل طرز عمل بدکاروں اور کافروں کی مذمت کرے۔

خُدا بدکاروں کو ترقی کرنے دیتا ہے اور اپنے خلاف دشمنی ظاہر کرتا ہے، تاکہ جب وہ اپنی بدکرداری کا پیمانہ پُر کر لیں، تو سب اپنی مکمل تباہی میں الٰہی انصاف اور رحم دیکھ سکیں۔ بدلہ لینے کا دن تیزی سے آرہا ہے، جس میں ان تمام لوگوں کو جنہوں نے اس کے قانون کی خلاف ورزی کی ہے اور اس کے لوگوں پر ظلم کیا ہے، ان کے اعمال کا انصاف ملے گا۔ جب خدا کے وفاداروں کے ساتھ ظلم اور ناانصافی کے ہر عمل کی سزا اسی طرح دی جائے گی جیسے خود مسیح کے ساتھ کی گئی ہو۔

ایک اور اور زیادہ اہم مسئلہ ہے جس پر آج کے گرجا گھروں کی توجہ مبذول کرنی چاہیے۔ پولوس رسول اعلان کرتا ہے کہ "جو لوگ مسیح یسوع میں دینداری سے زندگی گزارنا چاہتے ہیں وہ ظلم و ستم کا شکار ہوں گے" ۔(II Tim. 3:12)پھر، ایذارسانی زیادہ تر غیر فعال کیوں نظر آتی ہے؟ اس کی واحد وجہ یہ ہے کہ کلیسیا نے دنیاوی معیارات کے مطابق کیا ہے اور اس لیے کوئی مخالفت پیدا نہیں ہوتی۔ ہمارے دور میں موجودہ مذہب اس پاکیزہ اور مقدس کردار کا نہیں ہے جس نے مسیح اور اس کے رسولوں کے زمانے میں مسیحی ایمان کو نشان زد کیا تھا۔ یہ صرف گناہ کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کے جذبے کی وجہ سے ہے، کیوں کہ خدا کے کلام کی عظیم سچائیوں پر اتنی بے توجہی سے غور کیا جاتا ہے۔ کیونکہ کلیسیا میں بہت کم تقویٰ ہے، کہ عیسائیت بظاہر دنیا میں اتنی مقبول ہے۔

Machine Translated by Google

ابتدائی کلیسیا کے ایمان اور طاقت کا احیاء ہونے دیں اور ایذا رسانی کی آگ کو دوبارہ زندہ کرتے ہوئے، ایذا رسانی کی روح کو زندہ کیا جائے گا۔

Machine Translated by Google

باب 3

ارتداد

پولوس رسول نے تھیسالونیکیوں کو لکھے اپنے دوسرے خط میں اس عظیم ارتداد کی پیشین گوئی کی تھی جس کے نتیجے میں پوپ کی طاقت قائم ہوگی۔ اُس نے اعلان کیا کہ مسیح کا دن نہیں آئے گا "جب تک کہ اِرتداد پہلے نہ آئے اور گناہ کا آدمی ظاہر نہ ہو، تباہی کا بیٹا، جو ہر اس چیز کی مخالفت کرتا ہے اور اپنے آپ کو بلند کرتا ہے جسے خدا کہا جاتا ہے یا جس کی عبادت کی جاتی ہے؛ تاکہ وہ خُدا کی ہیکل میں خُدا کی طرح بیٹھے اور خُدا کی طرح ظاہر ہونا چاہے۔" (2۔ تھسلنیکیوں 2:3اور ۔(4مزید برآں، رسول اپنے بھائیوں کو خبردار کرتا ہے کہ "بدکاری کا بھید کام کر رہا ہے" (II تھسلنیکیوں ۔(2:7اُن دنوں میں بھی اُس نے چرچ میں چھپتے ہوئے دیکھا، ایسی غلطیاں جو پاپائیت کی ترقی کا راستہ تیار کرتی تھیں۔

آہستہ آہستہ، پہلے ڈھکے چھپے اور خاموشی سے، اور پھر مزید کھلم کھلا جیسے جیسے اس نے طاقت حاصل کی اور مردوں کے ذہنوں پر قبضہ کر لیا، بدکاری کے اسرار نے اپنا گستاخانہ اور فریب کارانہ کام جاری رکھا۔ تقریباً غیر محسوس طور پر، بت پرستی کے رواج عیسائی چرچ میں داخل ہو گئے۔ سمجھوتہ اور موافقت کا جذبہ ایک وقت کے لیے بت پرستی کے تحت چرچ کو برداشت کیے جانے والے شدید ظلم و ستم سے محدود کر دیا گیا تھا۔ لیکن جیسے جیسے ظلم و ستم بند ہوا اور عیسائیت بادشاہوں کے درباروں اور محلوں میں داخل ہوئی، اس نے مسیح اور اس کے رسولوں کی عاجزانہ سادگی کو ایک طرف رکھ دیا اور اسے کافر پادریوں اور حکمرانوں کے شان و شوکت کے بدلے بدل دیا۔ الہی دعووں کی جگہ، چرچ نے انسانی نظریات اور روایات کو رکھا۔ قسطنطین کی برائے نام تبدیلی نے، چوتھی صدی کے اوائل میں، بڑی خوشی پیدا کی، اور دنیا، راستبازی کی شکل میں ملبوس، چرچ میں داخل ہوئی۔ اب کرپشن کا کام تیزی سے جاری تھا۔ بت پرستی، اگرچہ یہ شکست خوردہ دکھائی دیتی تھی، فتح یاب ہو گئی۔ اس کی روح نے چرچ کو کنٹرول کیا۔ ان کے عقائد، تقاریب اور توہمات کو مسیح کے ماننے والے پیروکاروں کے ایمان اور عبادت میں شامل کر لیا گیا تھا۔

بت پرستی اور عیسائیت کے درمیان اس سمجھوتہ کے نتیجے میں پیشن گوئی میں پیش گوئی کی گئی "گناہ کے آدمی" کی نشوونما ہوئی، جیسا کہ خدا کی مخالفت اور خود کو اس سے بلند کرنا تھا۔ جھوٹے مذہب کا یہ بہت بڑا نظام شیطان کی طاقت کا شاہکار ہے، جو تخت پر بیٹھنے اور زمین پر اپنی مرضی کے مطابق حکومت کرنے کی اس کی کوششوں کی یادگار ہے۔

شیطان نے ایک بار مسیح کے ساتھ عہد کرنے کے لیے جدوجہد کی۔ وہ آزمائش کے بیابان میں خدا کے بیٹے کے پاس آیا اور اسے دنیا کی تمام بادشاہتیں اور ان کا جلال دکھاتے ہوئے، ان سب کو اس کے ہاتھ میں دینے کی تجویز پیش کی اگر یسوع صرف اندھیرے کے شہزادے کی بالادستی کو تسلیم کرے۔ مسیح نے مغرور فتنہ پرور کو ڈانٹا اور اسے جانے پر مجبور کیا۔ لیکن شیطان انہی فتنوں کو انسان کے سامنے پیش کرنے میں زیادہ کامیاب ہے۔ دنیاوی اعزازات اور فوائد حاصل کرنے کے لیے، کلیسیا نے زمین کے عظیم آدمیوں کی حمایت اور حمایت کی کوشش کی، اور اس طرح مسیح کو مسترد کرنے کے بعد، وہ شیطان کے نمائندے یعنی روم کے بشپ کی اطاعت کرنے پر آمادہ ہوا۔

رومن ازم کے بنیادی اصولوں میں سے ایک یہ ہے کہ پوپ مسیح کے عالمگیر کلیسیا کا دکھائی دینے والا سربراہ ہے، جسے دنیا کے تمام حصوں میں بشپ اور پادریوں پر اعلیٰ اختیارات کے ساتھ سرمایہ کاری کی گئی ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر، پوپ نے الوہیت کے القابات کو مغرور کیا ہے۔ وہ اپنے آپ کو "لارڈ خدا پوپ" کہتا ہے، اور یہ دعویٰ کرتا ہے کہ تمام لوگ اسے خراج عقیدت پیش کریں۔ لہذا وہی دعویٰ جو شیطان نے فتنہ کے بیابان میں کیا تھا وہ اب بھی روم کے کلیسیا کے ذریعے دعویٰ کرتا ہے اور بہت سے لوگ اسے خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے تیار ہیں۔

Machine Translated by Google

لیکن جو لوگ خُدا سے ڈرتے ہیں اور اُن کی تعظیم کرتے ہیں اُن کو اِس دلیرانہ قیاس کا سامنا کرنا پڑتا ہے، جیسا کہ مسیح نے چالاک دشمن کی درخواستوں کا سامنا کیا تھا: "تم خداوند اپنے خدا کی عبادت کرو، اور صرف اسی کی عبادت کرو۔" (لوقا 4:8)۔خُدا نے اپنے کلام میں کبھی اشارہ نہیں کیا کہ اُس نے ایک آدمی کو کلیسیا کا سربراہ مقرر کیا ہے۔ پوپ کی بالادستی کا نظریہ صحیفائی تعلیمات کے براہ راست مخالف ہے۔ پوپ کا مسیح کے چرچ پر کوئی اختیار نہیں ہے سوائے غصب کے۔

رومنسٹوں نے پروٹسٹنٹوں پر بدعت اور حقیقی چرچ سے جان بوجھ کر علیحدگی کا الزام لگانے پر اصرار کیا ہے۔
لیکن یہ الزامات خود پر لاگو ہوتے ہیں۔
وہ وہی ہیں جنہوں نے مسیح کا جھنڈا لگایا اور "اُس ایمان سے منہ موڑ لیا جو ہمیشہ کے لیے مقدسوں کے حوالے کیا گیا تھا" (یہوداہ 3)۔
شیطان اچھی طرح جانتا تھا کہ پاک صحیفے انسانوں کو ان کے فریب کو سمجھنے اور ان کی طاقت کے خلاف مزاحمت کرنے کے قابل بنائیں گے۔ کلام کے ذریعے ہی دنیا کے نجات دہندہ نے خود اپنے حملوں کا سامنا کیا۔ ہر شیطانی حملے کے ساتھ مسیح نے ابدی سچائی کی ڈھال کو اٹھاتے ہوئے کہا: "یہ لکھا ہوا ہے۔" مخالف کی ہر تجویز پر اس نے کلام کی حکمت اور طاقت کی مخالفت کی۔ شیطان کو مردوں پر اپنا تسلط برقرار رکھنے اور پوپ کے غاصب کا اختیار قائم کرنے کے لیے، اسے انہیں صحیفوں سے لاعلمی میں رکھنے کی ضرورت تھی۔ بائبل خدا کو سربلند کرے گی اور محدود آدمی کو اس کے حقیقی مقام پر رکھے گی۔ اس لیے اس کی مقدس سچائیوں کو چھپانے اور دبانے کی ضرورت تھی۔ اس منطق کو رومن کلیسا نے اپنایا۔ سینکڑوں سالوں سے بائبل کی گردش ممنوع تھی۔ لوگوں کو اسے پڑھنے یا اپنے گھروں میں رکھنے سے منع کیا گیا تھا، اور بےایمان پادریوں اور پیشواؤں نے اپنے دعووں کے دفاع کے لیے اس کی تعلیمات کی تشریح کی تھی۔ اس طرح پوپ کو تقریباً عالمی سطح پر زمین پر خدا کے نمائندے کے طور پر تسلیم کیا گیا، چرچ اور ریاست پر اختیار کے ساتھ سرمایہ کاری کی گئی۔

غلطی کا پتہ لگانے والا ہٹا دیا گیا، شیطان نے اپنی مرضی کے مطابق کام کیا۔ پیشن گوئی نے اعلان کیا کہ پوپ کا عہدہ "وقت اور قانون کو بدلنے" پر غور کرے گا (دانیال 7:25)۔اس کو پورا کرنے میں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ بت پرستی سے تبدیل ہونے والوں کو بت پرستی کے متبادل کی اجازت دینے اور اس طرح عیسائیت کی ان کی برائے نام قبولیت کو فروغ دینے کے لیے، تصاویر اور آثار کی پوجا کو آہستہ آہستہ عیسائی عبادت میں متعارف کرایا گیا۔ جنرل کونسل 1کے حکم نامے نے بالآخر مشرکانہ نظام قائم کر دیا۔ مقدس کام کو مکمل کرنے کے لیے، روم نے سوچا کہ وہ خدا کے قانون سے دوسرے حکم کو ختم کر سکتا ہے، جو تصویروں کی پوجا پر پابندی لگاتا ہے، اور دس کی تعداد کو محفوظ رکھنے کے لیے دسویں حکم کو تقسیم کر دیا۔

بت پرستی کے لیے اجازت کے جذبے نے آسمانی اتھارٹی کی اور بھی بڑی بے عزتی کی راہ ہموار کی۔ شیطان نے بھی چوتھے حکم کے ساتھ گڑبڑ کرنے کا فیصلہ کیا اور کروڑوں ڈالر کے سبت کے دن کو ایک طرف رکھنے کی کوشش کی، جس دن خدا نے برکت اور تقدیس کی تھی۔
اور اس کی جگہ اس نے ایک تہوار کی تعریف کی جسے کافروں نے "سورج کے قابل احترام ، دن" کے طور پر منایا۔ اس تبدیلی کی پہلے کھل کر کوشش نہیں کی گئی۔
پہلی صدیوں میں، سچے سبت کا دن تمام عیسائیوں نے رکھا تھا۔ وہ الٰہی عزت سے جلتے تھے اور اس کے قانون کو ناقابل تغیر مانتے ہوئے اس کے احکام کی تقدیس کا جوش سے مشاہدہ کرتے تھے۔ تاہم، شیطان نے اپنے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے اپنے ایجنٹوں کے ذریعے بڑی چالاکی سے کام لیا۔ تاکہ لوگوں کی توجہ اتوار کی طرف مبذول ہوسکے، مسیح کے جی اٹھنے کے اعزاز میں ایک تہوار منایا گیا۔ اس دن مذہبی خدمات کا انعقاد کیا گیا تھا، تاہم، یہ اب بھی ایک تفریحی دن کے طور پر منایا گیا۔ ایک ہی وقت میں، سبت اب بھی جوش کے ساتھ رکھا گیا تھا.

اس کام کے لیے راستہ تیار کرنے کے لیے جس کی تکمیل کے لیے اس نے ارادہ کیا تھا، شیطان نے مسیح کی آمد سے پہلے یہودیوں کی رہنمائی کی تھی کہ وہ سبت کے دن کو سخت ترین مطالبات کا بوجھ ڈالیں، اور اس کی پابندی کو ایک بھاری بوجھ بنا دیا۔ اب، اس نے سبت کے دن جو جھوٹی روشنی ڈالی تھی اس کا فائدہ اٹھاتے ہوئے، اس نے یہودی ادارے کے طور پر اس کی توہین کی۔ جب تک عیسائی اس کا مشاہدہ کرتے رہے۔

Machine Translated by Google

اتوار کو فرصت کے دن کے طور پر، شیطان نے انہیں یہودیت سے نفرت ظاہر کرنے اور ہفتہ کو اداسی، روزہ اور اداسی کا دن بنانے کی ہدایت کی۔
چوتھی صدی کے پہلے نصف میں، شہنشاہ قسطنطین نے ایک حکم نامہ جاری کیا جس میں اتوار کو پوری رومن سلطنت میں ایک عوامی تہوار قرار دیا گیا۔ یہ شہنشاہ کی پالیسی تھی کہ وہ بت پرستی اور عیسائیت کے متضاد مفادات کو یکجا کر دیں۔ اسے چرچ کے بشپس کے ذریعہ ایسا کرنے پر آمادہ کیا گیا تھا، جنہوں نے خواہش اور اقتدار کی پیاس سے متاثر ہوکر یہ محسوس کیا تھا کہ اگر ایک ہی دن عیسائیوں اور کافروں دونوں کے ذریعہ منایا جائے تو یہ کافروں کے ذریعہ عیسائیت کی برائے نام قبولیت کو فروغ دے گا، اس طرح چرچ کی طاقت اور عظمت کو فروغ دیں۔ لیکن اگرچہ عیسائیوں کو بتدریج اتوار کو ایک خاص حد تک تقدس کے طور پر منانے کی طرف راغب کیا گیا، لیکن وہ پھر بھی سچے سبت کو خداوند کا مقدس دن سمجھتے تھے اور اسے چوتھے حکم کی تعمیل میں مناتے تھے۔

دھوکے باز نے ابھی تک اپنا کام مکمل نہیں کیا تھا۔ اس نے مسیحی دنیا کو اپنے جھنڈے تلے متحد کرنے اور اپنے نائب کے ذریعے اپنی طاقت کا استعمال کرنے کا تہیہ کر رکھا تھا، جس نے مسیح کا نمائندہ ہونے کا دعویٰ کیا تھا۔

آدھے تبدیل شدہ کافروں، مہتواکانکشی ،prelatesاور دنیا سے محبت کرنے والے کلیسائیوں کے ذریعے، اس نے اپنا مقصد پورا کیا۔ عظیم کونسلیں، جن میں پوری دنیا سے چرچ کے معززین جمع ہوتے تھے، وقتاً فوقتاً منعقد ہوتے تھے۔ تقریباً ہر مجلس میں، سبت کے دن جو خدا نے قائم کیا تھا، پر کچھ زیادہ زور دیا گیا تھا، جبکہ اتوار کو اسی طرح بلند کیا گیا تھا۔ اس طرح ایک کافر تہوار کو آخرکار ایک الٰہی ادارے کے طور پر اعزاز حاصل ہوا، جب کہ بائبل کے سبت کے دن کو یہودیت کا نشان قرار دیا گیا، اور اس کے منانے کو ایک لعنت قرار دیا گیا۔

عظیم مرتد اپنے آپ کو "ہر چیز کے مقابلے میں جو خدا کہلاتا ہے یا جس کی پرستش کی جاتی ہے" (2:4
II Thessalonians)میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اس نے خدائی قانون کے واحد اصول کو تبدیل کرنے کی جرات کی جو پوری انسانیت کے لئے زندہ اور حقیقی خدا کی طرف واضح طور پر اشارہ کرتا ہے۔
چوتھے حکم میں، خدا آسمانوں اور زمین کے خالق کے طور پر نازل ہوا ہے اور ہے،
اس لیے جھوٹے معبودوں سے ممتاز۔ ساتویں دن کو تخلیق کے کام کی یادگار کے طور پر مقدس کیا گیا تھا اور انسان کے لیے آرام کے دن کے طور پر دیا گیا تھا۔ یہ خدا کو انسانوں کے ذہنوں میں ہمیشہ زندہ رکھنے کے لیے قائم کیا گیا تھا، جیسا کہ تمام ہستیوں کی اصل اور تعظیم و تعظیم کا مقصد ہے۔ شیطان انسانوں کو خدا کی وفاداری اور اس کے قانون کی اطاعت سے باز رکھنے کی کوشش کرتا ہے۔ لہٰذا، وہ اپنی کوششوں کو خاص طور پر اس حکم کے خلاف مرکوز کرتا ہے جو خدا کی طرف خالق کے طور پر اشارہ کرتا ہے۔

پروٹسٹنٹ اب اصرار کرتے ہیں کہ اتوار کو مسیح کے جی اٹھنے نے اسے مسیحی سبت کا دن بنا دیا۔ لیکن
اس دعوے کی تائید کے لیے صحیفائی ثبوت کی کمی ہے۔ مسیح یا اس کے رسولوں نے اس دن کو کوئی اعزاز نہیں دیا تھا۔
ایک عیسائی ادارے کے طور پر اتوار کو منانے کی اصل "بدکاری کے اسرار" II)تھیسالونیکیوں (2:7میں ہے، جس نے، پولس کے زمانے میں، پہلے ہی اپنا کام شروع کر دیا تھا۔ رب نے پاپائیت کے اس بیٹے کو کہاں اور کب گود لیا؟ ایسی تبدیلی کی کیا معقول وجہ دی جا سکتی ہے جس کی صحیفہ منظوری نہیں دیتا؟

چھٹی صدی میں پاپائیت مضبوطی سے قائم ہو گئی۔ شاہی شہر میں ان کے اقتدار کی کرسی قائم ہوئی اور روم کے بشپ کو تمام گرجا گھروں کا سربراہ قرار دیا گیا۔ بت پرستی نے پاپائیت کو راستہ دیا۔ اژدہا نے حیوان کو "اپنی طاقت، اپنا تخت، اور عظیم طاقت" دی (مکاشفہ ۔ 1(13:2
اور اس طرح ڈینیل اور مکاشفہ کی پیشین گوئیوں
میں پیش گوئی کی گئی پوپ کے ظلم کے 1,260سالوں کا آغاز ہوا۔ 2عیسائیوں کو مجبور کیا گیا کہ وہ اپنی سالمیت کو برقرار رکھنے اور پوپ کی عبادت اور تقریبات کو قبول کرنے میں سے کسی ایک کا انتخاب کریں، یا اپنی بقیہ زندگی کوٹھڑیوں میں گزاریں یا موت کی اذیت میں مبتلا رہیں۔ ٹارچر ریک، داؤ پر یا جلاد کی کلہاڑی کے نیچے۔ اس طرح یسوع کے الفاظ پورے ہوئے: "اور آپ کو آپ کے والدین، بھائیوں، رشتہ داروں اور دوستوں کی طرف سے بھی دھوکہ دیا جائے گا؛ اور وہ آپ میں سے کچھ کو مار ڈالیں گے. میرے نام کی وجہ سے آپ کو ہر ایک سے نفرت ہوگی۔" (لوقا 21:16اور

Machine Translated by Google

۔(17ایمانداروں پر ظلم و ستم اس قدر شدید غضب کے ساتھ نازل ہوا، جیسا کہ پہلے کبھی نہیں ہوا، اور دنیا ایک وسیع میدان جنگ بن گئی۔ سیکڑوں سالوں سے مسیح کے چرچ نے تنہائی اور دھندلاپن میں پناہ پائی۔ نبی نے فرمایا: "تاہم وہ عورت بیابان میں بھاگ گئی، جہاں اللہ نے اس کے لیے جگہ تیار کر رکھی تھی تاکہ وہ اسے ایک ہزار دو سو ساٹھ دن تک برقرار رکھ سکیں۔" (مکاشفہ ۔(12:6

رومن چرچ کے اقتدار میں آنے سے تاریک دور کا آغاز ہوا۔
جتنا اس کی طاقت پھیلتی گئی، اندھیرا اتنا ہی گہرا ہوتا گیا۔ ایمان مسیح سے، حقیقی بنیاد، روم کے پوپ کو منتقل کیا گیا تھا۔ گناہوں کی معافی اور ابدی نجات کے لیے خدا کے بیٹے پر بھروسہ کرنے کے بجائے، لوگوں نے پوپ، پادریوں اور پیشواؤں کی طرف دیکھا جن کو اس نے اختیار سونپا تھا۔ انہیں سکھایا گیا کہ پوپ ان کا زمینی ثالث ہے اور کوئی بھی خدا کے پاس اس کے ذریعے نہیں آسکتا اور اس کے علاوہ، وہ خدا کی جگہ پر ہے اور اس کی مکمل اطاعت کی جانی چاہئے۔

ان تقاضوں سے انحراف مجرموں کے جسموں اور روحوں پر سخت ترین سزا کے لیے کافی تھا۔ اس طرح لوگوں کے ذہنوں کو خدا کی طرف سے غلط، گمراہ اور ظالم آدمیوں کی طرف ہٹا دیا گیا، اور اس سے بھی بدتر، خود اندھیرے کے شہزادے کی طرف، جس نے ان کے ذریعے اپنی طاقت کا استعمال کیا۔ گناہ کو تقدس کا روپ دیا گیا تھا۔

جب صحیفوں کو دبا دیا جاتا ہے اور انسان خود کو اعلیٰ محسوس کرنے لگتا ہے، تو ہم صرف دھوکہ دہی، فریب اور زبردست شرارت کی توقع کر سکتے ہیں۔ انسانی قوانین اور روایات کی بلندی کے ساتھ، وہ بدعنوانی جو ہمیشہ خدا کے قانون کو ایک طرف رکھنے سے پیدا ہوتی ہے، ظاہر ہو گئی۔

یہ مسیح کی کلیسیا کے لیے خطرے کے دن تھے۔ وفادار معیار کے علمبردار واقعی بہت کم تھے۔ اگرچہ
سچائی کو گواہوں کے بغیر نہیں چھوڑا جاتا تھا، لیکن بعض اوقات ایسا لگتا تھا کہ غلطی اور توہم پرستی پوری طرح غالب آ جائے گی، اور سچا مذہب زمین سے مٹ جائے گا۔ خوشخبری نظروں سے اوجھل ہوگئی، لیکن مذہب کی شکلیں بڑھ گئیں اور لوگ سخت مطالبات کے بوجھ تلے دب گئے۔

اسے نہ صرف پوپ کو اپنے ثالث کے طور پر دیکھنا بلکہ گناہ کے کفارے کے لیے موزوں کاموں پر بھروسہ
کرنا بھی سکھایا گیا تھا۔ طویل زیارتیں، تپسیا کے اعمال، اوشیشوں کی عبادت، گرجا گھروں کی تعمیر، مقدس مقامات اور قربان گاہوں کی تعمیر، چرچ کو بڑی رقم کی ادائیگی، یہ اور اسی طرح کے بہت سے کاموں کا حکم خدا کے غضب کو کم کرنے یا اس کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دیا گیا تھا، گویا خدا برابر ہے۔ مرد، کہ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر ناراض ہو یا اپنے آپ کو نذرانے یا توبہ کے کاموں سے پرسکون کر لے!

باطل کے پھیلاؤ کے باوجود، رومی کلیسیا کے رہنماؤں میں بھی، اس کا اثر بتدریج بڑھتا ہوا نظر آیا۔ آٹھویں
صدی کے آخر میں پاپسٹوں نے دعویٰ کیا کہ چرچ کے ابتدائی دنوں میں روم کے بشپ وہی روحانی طاقت رکھتے تھے جس کا وہ اب دعویٰ کرتے ہیں۔ اس دعوے کو قائم کرنے کے لیے اسے اختیار کے چہرے دینے کے لیے کچھ ذرائع استعمال کرنے کی ضرورت تھی اور یہ جھوٹ کے باپ نے آسانی سے تجویز کیے تھے۔ قدیم تحریریں راہبوں نے جعل کی تھیں۔ کونسلوں کے ایسے حکم نامے دریافت ہوئے جن کے بارے میں پہلے کبھی نہیں سنا گیا تھا، جو ابتدائی دور سے پوپ کی عالمگیر بالادستی کو قائم کرتے تھے۔

اور ایک کلیسیا جس نے سچائی کو رد کر دیا تھا، ان فریبوں کو بے تابی سے قبول کر لیا۔
سچی بنیاد پر چند اور وفادار معمار 1)کرنتھیوں 3:10اور (11اس وقت پریشان اور رکاوٹ بنے جب
جھوٹے عقائد کے ملبے نے کام میں رکاوٹ ڈالی۔ نحمیاہ کے زمانے میں یروشلم کی دیواریں بنانے والوں کی طرح، کچھ یہ کہنے کے لیے تیار تھے: "اُٹھانے والوں کی طاقت ناکام ہو گئی ہے، اور ملبہ اتنا زیادہ ہے کہ ہم دیوار نہیں بنا سکتے۔" (نحمیاہ ۔(4:10
ظلم و ستم، دھوکہ دہی، بدکاری، اور ہر اس رکاوٹ کے خلاف مسلسل جدوجہد سے تھک کر جو شیطان ان کی ترقی میں رکاوٹ ڈال سکتا ہے، کچھ جو وفادار تعمیر کرنے والے تھے حوصلہ شکنی ہو گئے۔ اور آپ کے امن اور سلامتی کے لیے

Machine Translated by Google

جائیداد اور جانیں، حقیقی بنیاد سے ہٹ گئیں۔ دوسرے، اپنے دشمنوں کی مخالفت سے بے خوف ہو کر، بے خوف ہو کر اعلان کرتے ہیں: "ان سے مت ڈرو، عظیم اور خوفناک رب کو یاد کرو" (نحمیاہ ؛(4:14اور وہ کام کرتے چلے گئے، ہر ایک اپنی تلوار اپنے پہلو میں باندھے ہوئے تھا (افسیوں ۔(6:17

اسی نفرت اور حق کی مخالفت کے جذبے نے ہر دور میں خدا کے دشمنوں کو متاثر کیا ہے اور اسی طرح کی چوکسی اور وفاداری اس کے بندوں سے مطلوب ہے۔ پہلے شاگردوں کے لیے مسیح کے الفاظ آخر وقت میں اس کے پیروکاروں پر لاگو ہوتے ہیں: "اور جو باتیں میں تم سے کہتا ہوں، میں سب سے کہتا ہوں: خبردار۔"

(مرقس ۔(13:37
اندھیرا گہرا ہوتا جا رہا تھا۔ تصویر کی عبادت زیادہ پھیل گئی۔ تصویروں سے پہلے موم بتیاں جلائی گئیں اور ان کے لیے دعائیں کی گئیں۔ انتہائی مضحکہ خیز رسم و رواج اور توہم پرستی غالب آگئی۔ مردوں کے ذہنوں کو توہم پرستی نے اس قدر مکمل طور پر قابو کیا ہوا تھا کہ اس کی وجہ خود اپنا اثر کھو چکی تھی۔ چونکہ پادری اور بشپ لذت پسند، حواس باختہ اور بدعنوان ہوتے تھے، اس لیے یہ امید ہی کی جا سکتی تھی کہ جو لوگ ان کی طرف رہنمائی کے لیے دیکھتے ہیں وہ جہالت اور برائی میں ڈوب جائیں گے۔

پوپ کے عروج میں ایک اور قدم اٹھایا گیا جب، 11ویں صدی میں، پوپ گریگوری VIIنے رومن چرچ کے کمال کا اعلان کیا۔ اُس نے جو تجاویز پیش کیں اُن میں سے ایک تھی جس نے اعلان کیا کہ کلیسیا نے کبھی غلطی نہیں کی ہے اور نہ ہی صحیفوں کے مطابق غلطی کرے گی۔ لیکن صحیفائی ثبوت ان دعووں کی حمایت نہیں کرتے۔ پونٹیفیکل فخر نے شہنشاہوں کو معزول کرنے کی طاقت کا دعوی کیا اور اعلان کیا کہ اس نے جو بھی جملہ سنایا ہے اسے کوئی بھی منسوخ نہیں کرسکتا ہے ، لیکن یہ کہ دوسروں کے فیصلوں کو منسوخ کرنا اس کا اختیار تھا۔

غلطی کے اس وکیل کے ظالمانہ کردار کی ایک غیر معمولی مثال جرمن شہنشاہ ہنری چہارم کے سلوک میں پیش کی گئی تھی۔ چونکہ اس کے بارے میں سوچا جاتا تھا کہ اس نے پوپ کے اختیار کی بے عزتی کی ہے، اس بادشاہ کو خارج کر دیا گیا اور اسے معزول کر دیا گیا۔ اپنے ہی شہزادوں، جنہیں پوپ کے حکم سے بغاوت کرنے کی ترغیب دی گئی تھی، کے انحطاط اور دھمکی سے خوفزدہ، ہنری نے روم کے ساتھ صلح کرنے کی ضرورت محسوس کی۔ اپنی بیوی اور ایک وفادار نوکر کی صحبت میں، اس نے سردیوں کے دوران الپس کو عبور کیا، تاکہ وہ پوپ کے سامنے عاجزی کر سکے۔ اس قلعے پر پہنچ کر جہاں سے گریگوری ریٹائر ہو گیا تھا، اسے اس کے محافظوں کی حفاظت کے بغیر ایک بیرونی صحن میں لے جایا گیا اور وہاں سردی کی شدید سردی میں سر ننگے اور ننگے پاؤں اور دکھی کپڑوں میں ملبوس، وہ اجازت کا انتظار کرنے لگا۔ اس کے سامنے جانے کے لئے پوپ کی.

یہ اس وقت تک نہیں تھا جب ہینری نے تین دن تک روزہ رکھا اور اعتراف کیا کہ پوپ نے اسے معافی دینے سے انکار کیا۔ اور پھر بھی یہ اس شرط پر دیا گیا کہ شہنشاہ اپنے وقار کو دوبارہ شروع کرنے یا اپنی شاہی طاقت کو استعمال کرنے سے پہلے پوپ کی منظوری کا انتظار کرے۔ اور گریگوری نے، اس فتح پر فخر کیا، کہ یہ اس کا فرض تھا کہ "بادشاہوں کے غرور کو ختم کرنا"۔

اس متکبر پوپ کے غالب گھمنڈ اور مسیح کی نرمی اور نرمی کے درمیان کتنا حیرت انگیز تضاد ہے، جو اپنے آپ کو دل کے دروازے پر اس کے داخل ہونے کے لیے التجا کرنے کے لیے پیش کرتا ہے، تاکہ اس کے ساتھ معافی اور امن قائم ہو، اور جس نے سکھایا۔ اس کے شاگرد: "اور جو تم میں سے پہلا بننا چاہتا ہے، اسے تمہارا خادم بننا چاہیے۔" (متی ۔(20:27

بعد کی صدیوں نے روم کی طرف سے سکھائے گئے عقائد میں غلطی میں مسلسل اضافہ دیکھا۔ پاپائیت کے قیام سے پہلے بھی، کافر فلاسفروں کی تعلیمات نے چرچ میں توجہ حاصل کی تھی اور اس کا اثر تھا۔ بہت سے لوگ جنہوں نے مذہب تبدیل ہونے کا دعویٰ کیا تھا وہ اب بھی اپنے کافر فلسفے کے اصولوں سے چمٹے ہوئے تھے، اور نہ صرف اپنی تعلیم جاری رکھی، بلکہ کافروں میں اپنا اثر و رسوخ بڑھانے کے لیے دوسروں کو بھی قائل کیا۔ اس طرح مسیحی عقیدے میں سنگین غلطیاں متعارف کرائی گئیں۔ انسان کے فطری لافانی ہونے پر یقین اور موت کے بارے میں اس کا شعور نمایاں تھا۔

Machine Translated by Google

وہ. اس نظریے نے وہ بنیاد رکھی جس پر روم نے سنتوں کی دعوت اور کنواری مریم کی عبادت کو قائم کیا۔ اس سے نافرمانوں کے لیے ابدی عذاب کی بدعت بھی ابھری، جو فوراً پوپ کے عقیدے میں شامل ہو گئی۔

پھر بت پرستی کی ایک اور ایجاد کو متعارف کرانے کے لیے راستہ تیار کیا گیا، جسے روم نے purgatoryکا نام دیا، اور جس کا استعمال معتبر اور توہم پرست لوگوں کو خوفزدہ کرنے کے لیے کیا گیا۔ اس بدعت کے ذریعے، اس نے عذاب کی جگہ کے وجود کی تصدیق کی، جس میں وہ روحیں جو ابدی سزا کے مستحق نہیں ہیں، اپنے گناہوں کی سزا بھگتیں گی اور نجاست سے آزاد ہونے کے بعد، جنت میں داخل کی جائیں گی۔

پھر بھی روم کو اپنے پیروکاروں کے خوف اور برائیوں سے فائدہ اٹھانے کے لیے ایک اور دھوکہ ضروری تھا۔ ماضی، حال اور مستقبل کے گناہوں کی مکمل معافی، اور تمام واقعاتی تکلیفوں اور سزاؤں سے آزادی کا وعدہ کیا گیا تھا کہ وہ ان تمام لوگوں سے جنہوں نے اپنی دنیاوی سلطنت کو وسعت دینے، اپنے دشمنوں کو سزا دینے یا ان کی روحانی بالادستی سے انکار کرنے کی جرأت کرنے والوں کو نیست و نابود کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ لوگوں کو یہ بھی سکھایا گیا تھا کہ چرچ کو پیسے دے کر وہ اپنے آپ کو گناہ سے آزاد کر سکتے ہیں اور اپنے فوت شدہ دوستوں کی روحوں کو بھی آزاد کر سکتے ہیں جو عذاب کے شعلوں میں قید تھے۔ ان طریقوں سے روم نے اپنی تجوریوں کو بھر لیا اور اس کے مبینہ نمائندوں کی شان و شوکت، عیش و عشرت اور برائی کو سہارا دیا جن کے پاس سر رکھنے کی جگہ نہیں تھی۔

عشائے ربانی کا صحیفہ آرڈیننس بڑے پیمانے پر بت پرستانہ قربانی کے ذریعہ تبدیل کیا گیا تھا۔ پوپ کے پادریوں کا ارادہ تھا کہ وہ اپنے بے حسی کے ذریعے سادہ روٹی اور شراب کو مسیح کے حقیقی جسم اور خون میں تبدیل کر دیں۔ گستاخانہ قیاس کے ساتھ انہوں نے کھلے عام "خدا کو تخلیق کرنے کی طاقت کا دعویٰ کیا، جو ہر چیز کا خالق ہے۔" تمام عیسائیوں کو سزائے موت کے تحت، اس خوفناک بدعت پر اپنے ایمان کا اعلان کرنے کی ضرورت تھی جس نے جنت کی مخالفت کی تھی۔

31ویں صدی میں، پاپائیت کی تمام تخلیقات میں سے سب سے زیادہ خوفناک Inquisition -قائم ہوئی۔ اندھیرے کا شہزادہ پوپ کے درجہ بندی کے رہنماؤں کے ساتھ کام کر رہا تھا۔ ان کی خفیہ کونسلوں میں شیطان اور اس کے فرشتے برے آدمیوں کے ذہنوں کو کنٹرول کرتے تھے، جبکہ ان کے درمیان غیب میں، خدا کا ایک فرشتہ تھا جو اپنے شریر احکام کا خوفناک ریکارڈ بناتا تھا، اور اعمال کی تاریخ لکھتا تھا جو کسی کو دیکھنے سے بھی ڈرتا تھا۔ انسانی آنکھیں۔ "بابل عظیم" "مقدسوں کے خون سے پیا ہوا تھا۔ لاکھوں شہیدوں کی مسخ شدہ شکلوں نے اس مرتد طاقت کے خلاف انتقام کے لیے خدا سے فریاد کی۔

پوپ کا عہدہ دنیا کا حاکم بن گیا۔ بادشاہوں اور شہنشاہوں نے رومن پوپ کے فرمان کے آگے سر جھکا دیا۔ انسانوں کی تقدیر، موجودہ اور ابدی دونوں، اس کے اختیار میں نظر آتی تھیں۔ صدیوں سے روم کے عقائد کو بڑے پیمانے پر اور واضح طور پر قبول کیا گیا تھا، اس کی رسومات کو احترام کے ساتھ ادا کیا جاتا تھا، اور اس کے تہوار عام طور پر منائے جاتے تھے۔ اس کے پادری معزز اور آزادانہ طور پر حمایت کرتے تھے۔

اس سے پہلے رومن کلیسیا نے اس سے زیادہ وقار، عظمت یا طاقت حاصل نہیں کی۔
پوپ کے عہد کی دوپہر دنیا کی اخلاقی آدھی رات تھی۔ مقدس صحیفے تقریباً نامعلوم تھے، نہ صرف لوگوں کے لیے، بلکہ پادریوں کے لیے بھی۔
پرانے زمانے کے فریسیوں کی طرح، پوپش رہنما اس روشنی سے نفرت کرتے تھے جو ان کے گناہوں کو ظاہر کرے گی۔ خدا کے قانون کے ساتھ —راستبازی کے معیار —کو ہٹا دیا گیا، انہوں نے لامحدود طاقت کا استعمال کیا اور بغیر کسی روک ٹوک کے برائی پر عمل کیا۔ دھوکہ دہی، لالچ اور بے حیائی غالب تھی۔ مرد کسی ایسے جرم سے پیچھے نہیں ہٹتے تھے جو انہیں دولت یا مقام حاصل کر سکے۔ پوپوں اور پیشواؤں کے محلات بدترین بے حیائی کا منظر تھے۔ حکمرانی کرنے والے پوپوں میں سے کچھ اس قدر بغاوت کرنے والے جرائم کے مجرم تھے کہ سیکولر گورنروں نے ان کلیسیائی معززین کو معزول کرنے کی کوشش کی،

Machine Translated by Google

راکشسوں کے طور پر برداشت نہیں کیا جا سکتا. صدیوں سے یورپ نے علم، فنون یا تہذیب میں کوئی ترقی نہیں کی۔ عیسائیت پر ایک اخلاقی اور فکری فالج گر چکا تھا۔

پوپ کی حکمرانی کے تحت دنیا کی حالت نے ہوشیا نبی کے الفاظ کی خوفناک اور چونکا دینے والی تکمیل کو پیش کیا:
"میری قوم تباہ ہو گئی کیونکہ ان کے پاس علم کی کمی ہے۔ کیونکہ آپ، پادری، علم کو رد کر چکے ہیں، میں بھی آپ کو رد کروں گا... چونکہ تم اپنے خدا کے قانون کو بھول گئے ہو، میں تمہارے بچوں کو بھی بھول جاؤں گا۔" (ہوسیع ؛(4:6"کیونکہ اس میں نہ سچائی ہے، نہ محبت، نہ خدا کا علم۔ صرف وہی چیز غالب ہے جو جھوٹ بولنا، قتل کرنا، چوری کرنا اور زنا کرنا ہے، اور قتل پر توڑ پھوڑ اور قتل ہیں۔" (ہوسیع 4:1اور ۔(2

خدا کے کلام کے اخراج کے نتائج ایسے ہی تھے۔

Machine Translated by Google

باب 4

والڈینس

پوپ کی بالادستی کے طویل عرصے میں زمین پر چھائی ہوئی تاریکی کے درمیان، سچائی کی روشنی پوری طرح نہیں بجھ سکی۔ ہر زمانے میں خدا کے گواہ رہے ہیں —وہ لوگ جنہوں نے مسیح میں اپنے ایمان کو خدا اور انسان کے درمیان واحد ثالث کے طور پر پسند کیا، جنہوں نے بائبل کو زندگی کا واحد اصول مانا، اور جنہوں نے سچے سبت کو مقدس رکھا۔ دنیا ان لوگوں کی کتنی مقروض ہے، آنے والے کبھی نہیں جان سکیں گے۔ انہیں بدعتی قرار دیا گیا، ان کے مقاصد کو چیلنج کیا گیا، ان کے کردار کو بدنام کیا گیا، ان کی تحریروں پر پابندی عائد، مسخ یا مسخ کیا گیا۔

تاہم، وہ ثابت قدم رہے اور نسل در نسل اس کی پاکیزگی پر ایمان کو آنے والی نسلوں کے لیے ایک مقدس وراثت کے طور پر برقرار رکھا۔
روم کی بالادستی قائم ہونے کے بعد صدیوں کی تاریکی کے دوران خدا کے لوگوں کی تاریخ آسمان پر لکھی گئی ہے۔ لیکن انسانی ریکارڈ میں اس کی جگہ بہت کم ہے۔ اس کے وجود کے بہت کم نشانات اس کے ستانے والوں کے الزامات کے علاوہ مل سکتے ہیں۔ یہ روم کی پالیسی تھی کہ اختلاف کے ہر نشان کو اپنے عقائد یا احکام سے ہٹا دیا جائے۔ ہر وہ چیز جسے وہ بدعتی سمجھتا تھا، خواہ لوگ ہوں یا تحریریں، تباہ ہو گئیں۔ شک کا ایک سادہ سا اظہار، پوپ کے عقیدوں کے اختیار کے بارے میں ایک سوال، امیر یا غریب، اعلیٰ یا ادنیٰ کی جان لینے کے لیے کافی تھا۔ روم نے بھی اختلاف کرنے والوں کے ساتھ ہونے والے ظلم کے ہر ریکارڈ کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔ پاپل کونسلوں نے حکم دیا کہ ایسی کتابوں اور تحریروں کو آگ میں پھینک دیا جائے جن میں ایسے ریکارڈ موجود ہوں۔ پرنٹنگ پریس کی ایجاد سے پہلے کتابیں تعداد میں کم تھیں اور ایسے مواد سے بنی تھیں جنہیں محفوظ کرنا مشکل تھا۔ اس لیے رومیوں کو اپنے مقصد کو پورا کرنے سے روکنے کے لیے بہت کم کیا جا سکتا تھا۔

رومش دائرہ اختیار کی حدود میں کوئی بھی کلیسیا ضمیر کی آزادی سے لطف اندوز ہونے میں دیر تک آرام سے نہیں تھا۔ جیسے ہی پوپ کی حکومت نے اقتدار حاصل کیا، اس نے ان تمام لوگوں کو کچلنے کے لیے اپنے بازو پھیلا دیے جنہوں نے اس کے اختیار کو تسلیم کرنے سے انکار کیا تھا۔ اور گرجا گھروں نے یکے بعد دیگرے اس کی حکمرانی کو تسلیم کیا۔

قدیم عیسائیت نے بہت جلد برطانیہ میں جڑ پکڑ لی۔ پہلی صدیوں میں برطانویوں کو موصول ہونے والی خوشخبری رومیش ارتداد کی بدعنوانی سے پاک تھی۔ کافر بادشاہوں کے ظلم و ستم، جو ان دور دراز ساحلوں تک پھیلے ہوئے تھے، وہ واحد تحفہ تھا جو برطانیہ کے پہلے گرجا گھروں کو روم سے ملا تھا۔

بہت سے عیسائیوں نے، انگلینڈ میں ظلم و ستم سے بھاگ کر سکاٹ لینڈ میں پناہ لی۔ وہاں سے سچائی کو آئرلینڈ لے جایا گیا، اور ان تمام ممالک میں اس کا استقبال خوشی سے ہوا۔

جب سیکسن نے برطانیہ پر حملہ کیا تو کافر پرستی نے کنٹرول حاصل کر لیا۔ فاتحین نے اپنے غلاموں کی طرف سے ہدایت کو حقیر سمجھا، اور عیسائیوں کو جنگلی پہاڑوں اور دلدل میں پیچھے ہٹنے پر مجبور کیا گیا۔ تاہم تھوڑی دیر کے لیے چھپی ہوئی روشنی چمکتی رہی۔ سکاٹ لینڈ میں، ایک صدی بعد، یہ ایک ایسی چمک کے ساتھ چمکا جو دور دراز علاقوں تک پھیل گیا۔ آئرلینڈ سے پرہیزگار کولمبا اور اس کے ساتھی آئے جنہوں نے تنہا جزیرے Ionaپر بکھرے ہوئے مومنوں کو اکٹھا کر کے اس جگہ کو اپنے مشنری مزدوروں کا مرکز بنایا۔ ان مبشروں میں بائبل کے سبت کے دن کا مشاہدہ کرنے والا بھی تھا، اور اس طرح یہ سچائی لوگوں میں متعارف ہوئی۔ Ionaمیں ایک اسکول قائم کیا گیا تھا، جہاں سے مشنری نہ صرف سکاٹ لینڈ اور انگلینڈ بلکہ جرمنی، سوئٹزرلینڈ اور یہاں تک کہ اٹلی بھی چلے گئے۔

Machine Translated by Google

لیکن روم نے اپنی نگاہیں برطانیہ پر جما لی تھیں، اور اسے اپنے تسلط کے تابع کرنے کا عزم کر لیا تھا۔ چھٹی صدی میں، اس کے مشنریوں نے کافر سیکسن کی تبدیلی کا بیڑا اٹھایا۔ متکبر وحشیوں کی طرف سے ان کا خیرمقدم کیا گیا، اور ہزاروں لوگوں کو رومی عقیدے کا دعویٰ کرنے کی ترغیب دی۔ جیسے جیسے کام آگے بڑھتا گیا، پاپش رہنماؤں اور ان کے مذہب تبدیل کرنے والوں کا سامنا ابتدائی عیسائیوں سے ہوا۔ ایک حیرت انگیز تضاد دکھایا گیا۔ مؤخر الذکر کردار، نظریے اور آداب میں سادہ، عاجز، اور بائبل کے مطابق تھے، جب کہ سابقہ نے پاپائیت کی توہم پرستی، شان و شوکت اور تکبر کو ظاہر کیا۔

رومی سفیر نے مطالبہ کیا کہ یہ عیسائی گرجا گھر خودمختار پوپ کی بالادستی کو تسلیم کریں۔ برطانویوں نے نرمی سے جواب دیا کہ وہ تمام مردوں سے محبت کرنا چاہتے ہیں، لیکن پوپ کو چرچ میں بالادستی کا کوئی حق نہیں ہے، اور وہ صرف مسیح کے ہر پیروکار کی وجہ سے اس کے سامنے سر تسلیم خم کر سکتے ہیں۔ روم کے سامنے ان کی تابعداری حاصل کرنے کی بارہا کوششیں کی گئیں، لیکن ان عاجز عیسائیوں نے، اپنے سفیروں کی طرف سے دکھائے جانے والے فخر پر حیران رہ کر، مضبوطی سے جواب دیا کہ وہ مسیح کے علاوہ کسی اور کو نہیں جانتے۔ پھر پاپائیت کی اصل روح آشکار ہوئی۔ رومنسٹ رہنما نے کہا: "اگر آپ ان بھائیوں کو قبول نہیں کرتے جو آپ کو امن دلاتے ہیں، تو آپ کو دشمن ملیں گے جو آپ کو جنگ میں لائیں گے۔ اگر وہ سیکسن کو زندگی کا راستہ دکھانے کے لیے ہمارے ساتھ متحد نہیں ہوتے ہیں تو انھیں ان کی طرف سے موت کا دھچکا لگے گا۔ یہ بیکار دھمکیاں نہیں تھیں۔ جنگ، سازش اور فریب ان گواہوں کے خلاف بائبل کے عقیدے کے خلاف استعمال کیا گیا، یہاں تک کہ برطانیہ کے گرجا گھروں کو تباہ کر دیا گیا یا انہیں پوپ کے اختیار کے تابع ہونے پر مجبور کر دیا گیا۔

روم کے دائرہ اختیار سے باہر کی زمینوں میں، عیسائیوں کے کئی صدیوں سے ایسے گروہ موجود تھے جو تقریباً مکمل طور پر پوپ کی بدعنوانی سے پاک رہے۔ وہ بت پرستی میں گھرے ہوئے تھے اور وقت گزرنے کے ساتھ اس کی غلطیوں سے متاثر ہوئے تھے۔ لیکن وہ بائبل کو اپنے عقیدے کے واحد اصول کے طور پر مانتے رہے اور اس کی بہت سی سچائیوں کو مانتے رہے۔ یہ مسیحی خدا کے قانون کے دائمی ہونے پر یقین رکھتے تھے اور چوتھے حکم کے سبت کو مانتے تھے۔ اس عقیدے اور عمل کو برقرار رکھنے والے چرچ وسطی افریقہ اور ایشیا میں آرمینیائی باشندوں میں موجود تھے۔

لیکن ان لوگوں میں جنہوں نے پوپ کی طاقت کے غلط استعمال کی مزاحمت کی، والڈنس پہلے نمبر پر رہے۔ اسی سرزمین میں جہاں پوپ نے اپنا تخت بٹھایا تھا، اس کے جھوٹ اور بدعنوانی کا سختی سے مقابلہ کیا گیا۔ صدیوں تک پیڈمونٹ کے گرجا گھروں نے اپنی آزادی برقرار رکھی۔ لیکن وہ وقت آیا جب روم نے اس کی تابعداری کا مطالبہ کیا۔ اس کے ظلم کے خلاف بے اثر جدوجہد کے بعد، ان گرجا گھروں کے رہنماؤں نے ہچکچاتے ہوئے اس طاقت کی بالادستی کو تسلیم کر لیا جس کو پوری زمین خراج عقیدت پیش کرتی نظر آتی تھی۔ تاہم، کچھ ایسے بھی تھے جنہوں نے پوپ یا پیشوا کے اختیار کے آگے جھکنے سے انکار کر دیا۔ وہ خدا کے لیے اپنی وفاداری کو برقرار رکھنے اور اپنے ایمان کی پاکیزگی اور سادگی کو برقرار رکھنے کے لیے پرعزم تھے۔ پھر علیحدگی ہوئی۔ پرانے عقیدے سے چمٹے رہنے والے گر گئے۔ کچھ نے آبائی الپس کو چھوڑ دیا اور غیر ممالک میں سچائی کا جھنڈا بلند کیا۔ دوسروں نے تنگ وادیوں اور چٹانی پہاڑوں کی طرف پیچھے ہٹ گئے، اور وہاں خدا کی عبادت کرنے کی اپنی آزادی کو محفوظ رکھا۔

وہ عقیدہ جسے کئی صدیوں سے والڈینشیائی مسیحیوں نے برقرار رکھا اور سکھایا تھا، روم کی طرف سے پھیلائے گئے جھوٹے عقائد کے بالکل برعکس تھا۔ اس کے مذہبی عقیدے کی بنیاد خدا کے کلام پر رکھی گئی تھی جو عیسائیت کے جائز نظام ہے۔
تاہم، وہ عاجز کسان اپنی غیر واضح پسپائی میں، دنیا سے الگ تھلگ اور اپنے ریوڑ اور انگور کے باغوں کے درمیان روزانہ کی محنت سے جڑے ہوئے، مرتد کلیسیا کے عقیدوں اور بدعتوں کی مخالفت میں خود سچائی تک نہیں پہنچے تھے۔ اس کا ایمان حال ہی میں موصول نہیں ہوا تھا۔ اس کا مذہبی عقیدہ اس کے والدین سے وراثت میں ملا تھا۔ اُنہوں نے رسولی کلیسیا کے ایمان کے لیے جھگڑا کیا — "وہ ایمان جو ایک بار مقدسوں کو دیا گیا تھا" (یہوداہ 3)۔"صحرا میں کلیسا" نہ کہ فخریہ درجہ بندی کے عظیم دارالحکومت میں تخت نشین

Machine Translated by Google

دنیا، مسیح کی سچی کلیسیا تھی، سچائی کے خزانوں کا محافظ جو خدا نے اپنے لوگوں کو دنیا کو دینے کے لیے دیا۔

ان اہم وجوہات میں سے جو حقیقی کلیسیا کو روم سے الگ کرنے کا باعث بنی، بائبل کے سبت کے دن سے اس کی نفرت تھی۔ جیسا کہ پیشن گوئی میں پیش گوئی کی گئی تھی، پوپ کی طاقت نے سچائی کو زمین پر پھینک دیا۔ خدا کے قانون کو خاک میں ملا دیا گیا، جب کہ انسانوں کی روایات اور رسم و رواج کو سربلند کیا گیا۔ وہ گرجا گھر جو پاپائیت کی ایڑی کے نیچے تھے جلد ہی اتوار کو ایک مقدس دن کے طور پر منانے پر مجبور ہو گئے۔ مروجہ غلطی اور توہم پرستی کے درمیان، بہت سے لوگ، یہاں تک کہ خدا کے سچے لوگوں میں سے، اس قدر پریشان تھے کہ، سبت کا دن مانتے ہوئے، وہ اتوار کو بھی کام سے پرہیز کرتے تھے۔ لیکن اس سے پوپ کے رہنما مطمئن نہیں ہوئے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ نہ صرف اتوار کو مقدس رکھا جائے بلکہ سبت کے دن کی بے حرمتی کی جائے۔ اور انہوں نے سخت زبان میں ان لوگوں کی مذمت کی جنہوں نے اس کی عزت کرنے کی جرات کی۔ صرف روم کی طاقت سے بھاگ کر کچھ لوگ امن کے ساتھ خدا کے قانون کی تعمیل کرنے کے قابل تھے۔

والڈنس یورپ کے تمام لوگوں میں سب سے پہلے تھے جنہوں نے مقدس صحیفوں کا ترجمہ حاصل کیا۔ اصلاح سے سینکڑوں سال پہلے، ان کے پاس اپنی مادری زبان میں ہاتھ سے لکھی ہوئی بائبل تھی۔ ان کی طاقت میں بے داغ سچائی تھی، اور اس نے انہیں نفرت اور ظلم و ستم کا خاص سامان بنا دیا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ روم کے چرچ بابل کو Apocalypse سے مرتد کر دیا گیا تھا اور، اپنی جانوں کے خطرے پر، وہ اس کی بدعنوانی کے خلاف مزاحمت کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ جب کہ طویل ظلم و ستم کے مسلسل دباؤ کے تحت بہت سے لوگوں نے اپنے ایمان سے سمجھوتہ کیا، آہستہ آہستہ اپنے مخصوص اصولوں کو ترک کرتے ہوئے، دوسرے سچائی پر ثابت قدم رہے۔ صدیوں کی تاریکی اور ارتداد کے دوران وہاں والڈنسیین تھے جنہوں نے روم کی بالادستی سے انکار کیا، جنہوں نے تصویری پوجا کو بت پرستی کے طور پر مسترد کر دیا، اور جنہوں نے حقیقی سبت کو برقرار رکھا۔ مخالفت کے شدید طوفانوں میں انہوں نے اپنا ایمان برقرار رکھا۔ اگرچہ Savoyardsکے نیزوں سے وار کیے گئے اور رومی آگ سے جھلس گئے، وہ خدا کے کلام اور اس کی عزت کے لیے غیر متزلزل رہے۔

پہاڑوں کی اونچی دیواروں کے پیچھے، تمام صدیوں میں ستم رسیدہ اور مظلوموں کی پناہ گاہ، والڈینس کو چھپنے کی جگہ ملی۔ وہاں قرون وسطی کے اندھیروں کے درمیان حق کی روشنی جلتی رہی۔ وہاں، ایک ہزار سال تک، سچائی کے گواہوں نے قدیم عقیدے کو برقرار رکھا۔

خُدا نے اپنے لوگوں کے لیے متاثر کن شان و شوکت کی ایک پناہ گاہ فراہم کی ہے، جو اُن کے سپرد کی گئی طاقتور سچائیوں کے لیے موزوں ہے۔ اُن وفادار جلاوطنوں کے لیے، پہاڑ یہوواہ کی غیر تبدیل ہونے والی راستبازی کی علامت تھے۔ اُنہوں نے اپنے بچوں کو اُن بلندیوں کی طرف اشارہ کیا جو اُن کے اوپر ناقابل تغیر عظمت کے ساتھ بلند ہیں، اور اُن کو اُس کے بارے میں بتایا جس میں نہ کوئی فرق ہے اور نہ ہی رخ بدلنے کا سایہ، جس کا کلام قائم رہتا ہے۔

ابدی پہاڑ. خدا نے پہاڑوں کو قائم کیا تھا اور ان کو طاقت سے باندھ دیا تھا۔ لامحدود طاقت کے سوا کوئی بازو انہیں ان کی جگہ سے ہٹا نہیں سکتا تھا۔ اسی طرح اس نے اپنا قانون قائم کیا تھا، آسمان اور زمین پر اس کی حکومت کی بنیاد۔ انسانی بازو اپنے ساتھی آدمیوں تک پہنچ سکتا ہے اور ان کی زندگی کا خاتمہ کر سکتا ہے، لیکن وہ بازو پہاڑوں کو ان کی بنیادوں سے اکھاڑ پھینکنے اور سمندر میں پھینکنے کے لیے اتنا بے بس ہو گا، جیسا کہ یہوواہ کے قانون کے کسی اصول کو بدلنا یا اس کے کسی قانون کو تباہ کرنا ہو گا۔ جو اس کی مرضی پر عمل کرتے ہیں ان سے کیے گئے وعدے اس کے قانون کی وفاداری میں، خدا کے بندوں کو ناقابل تغیر پہاڑوں کی طرح مضبوط ہونا چاہئے۔

پہاڑ جو نیچے اس کی وادیوں کو گھیرے ہوئے تھے خدا کی تخلیقی طاقت کے مستقل گواہ تھے، اور اس کی حفاظتی دیکھ بھال کی ایک ناقابل یقین یقین دہانی تھی۔ ان حاجیوں نے یہوواہ کی موجودگی کی خاموش علامتوں سے محبت کرنا سیکھا۔ انہوں نے اپنی قسمت کی سختیوں کی وجہ سے ماتم نہیں کیا۔ وہ پہاڑوں کی تنہائی میں کبھی تنہا محسوس نہیں کرتے تھے۔ وہ خدا کے شکر گزار تھے کہ انہوں نے انہیں مردوں کے غضب اور ظلم سے پناہ دی۔ وہ خُدا کی عبادت کرنے کی اپنی آزادی سے خوش تھے۔

اکثر، جب ان کے دشمنوں کی طرف سے تعاقب کرتے ہیں، بلند پہاڑوں کے قلعے

Machine Translated by Google

انہیں محفوظ دفاع فراہم کیا۔ طاقتور چٹانوں سے وہ خدا کی حمد گاتے تھے، اور روم کی فوجیں ان کے شکر گزار گیتوں کو خاموش نہیں کر سکتی تھیں۔
خالص، سادہ اور پرجوش ان مسیح کے پیروکاروں کا تقویٰ تھا۔ وہ سچائی کے اصولوں کو گھروں اور زمینوں، دوستوں، رشتہ داروں، حتیٰ کہ اپنی جان سے بھی زیادہ اہمیت دیتے تھے۔ انہوں نے احتیاط سے ان اصولوں کو نوجوانوں کے دلوں پر نقش کرنے کی کوشش کی۔ ان کے ابتدائی بچپن سے ہی نوجوانوں کو صحیفوں میں ہدایت دی جاتی تھی، اور خدا کے قانون کے تقاضوں کو مقدس طریقے سے ماننا سکھایا جاتا تھا۔ بائبل کی کاپیاں نایاب تھیں۔ اس وجہ سے اس کی قیمتی سچائیاں یادداشت کے سپرد کر دی گئیں۔ بہت سے لوگ پرانے اور نئے عہد نامہ کے بڑے حصوں کو دہرانے کے قابل تھے۔ خدا کے خیالات فطرت کے شاندار مناظر اور روزمرہ کی زندگی کی سادہ نعمتوں کے ساتھ اس طرح وابستہ تھے۔ چھوٹے بچوں نے خدا کو شکرگزاری کے ساتھ دیکھنا سیکھا، جیسا کہ ہر نعمت اور ہر راحت دینے والا ہے۔

دیکھ بھال کرنے والے اور پیار کرنے والے والدین جیسے ہی تھے، وہ اپنے بچوں سے بہت سمجھداری سے پیار کرتے تھے اور انہیں خود پسندی کے عادی نہیں ہونے دیتے تھے۔ ان کے سامنے مصائب و آلام کی زندگی اور شاید شہید کی موت۔ انہیں بچپن سے ہی مشقت برداشت کرنے، قابو پانے کے لیے، اور پھر بھی اپنے لیے سوچنے اور عمل کرنے کی تعلیم دی گئی تھی۔

بہت کم عمری سے ہی انہیں ذمہ داری لینا، اپنی تقریر میں ناپنا اور خاموشی کی حکمت کو سمجھنا سکھایا گیا۔ ان کے دشمنوں کے کانوں میں ایک نامعقول لفظ پڑنے سے نہ صرف اس کے کہنے والے کی زندگی بلکہ ان کے سینکڑوں بھائیوں کی جان بھی خطرے میں پڑ سکتی ہے کیونکہ بھیڑیوں کی طرح اپنے شکار کا شکار کرنے والے بھیڑیوں کی طرح حق کے دشمنوں نے اپنے لیے آزادی کا دعویٰ کرنے والوں کو ستایا۔ مذہبی عقیدے کی خاطر

والڈنسیوں نے سچائی کی خاطر اپنی پرانی خوشحالی قربان کر دی تھی، اور ثابت قدمی کے ساتھ اپنی روزی روٹی کے لیے لڑتے تھے۔ پہاڑوں کے درمیان قابل کاشت زمین کے ہر ٹکڑے کو احتیاط سے تیار کیا گیا تھا۔ وادیوں اور غیر زرخیز ڈھلوانوں پر کام کیا گیا تاکہ وہ پیداوار کرسکیں۔ معیشت اور شدید خود پسندی اس تعلیم کا حصہ تھے جو بچوں کو ان کی واحد میراث کے طور پر ملتی تھی۔

انہیں سکھایا گیا کہ خدا نے زندگی کو نظم و ضبط میں سے ایک بنانے کے لیے ڈیزائن کیا ہے، اور یہ کہ ان کی ضروریات صرف ذاتی کام، دور اندیشی، دیکھ بھال اور ایمان کے ذریعے پوری کی جائیں گی۔ یہ عمل محنت طلب اور تھکا دینے والا تھا، لیکن فائدہ مند، بس وہی چیز جس کی انسان کو اپنی گرتی ہوئی حالت میں ضرورت ہوتی ہے۔ وہ اسکول جو خدا نے آپ کی تربیت اور ترقی کے لیے فراہم کیا ہے۔

جب کہ نوجوان مشکلات کے درمیان محنت کرنے کا عادی تھا، عقل کی ثقافت کو نظرانداز نہیں کیا گیا۔ نوجوانوں کو سکھایا گیا کہ ان کی تمام صلاحیتیں خُدا کی ہیں، اور یہ کہ اُن سب کو اُس کی خدمت کے لیے بہتر اور ترقی دینا ہے۔

والڈنسی کے گرجا گھر، اپنی پاکیزگی اور سادگی میں، رسولی دور کے چرچ سے مشابہت رکھتے تھے۔ پوپ اور پیشواؤں کی بالادستی کو مسترد کرتے ہوئے، انہوں نے بائبل کو واحد، اعلیٰ اور بے مثال اتھارٹی کے طور پر برقرار رکھا۔ اُن کے پادری، روم کے متکبر پادریوں کے برعکس، اپنے آقا کی مثال کی پیروی کرتے تھے، جو "خدمت کے لیے نہیں بلکہ خدمت کرنے آیا تھا۔ (میٹ 20:28)۔انہوں نے خدا کے ریوڑ کو کھانا کھلایا، انہیں سبز چراگاہوں اور اس کے پاک کلام کے زندہ چشموں کی طرف لے گئے۔ انسانی شان و شوکت کے نشانات سے دور، لوگ شاندار گرجا گھروں اور عظیم گرجا گھروں میں نہیں بلکہ پہاڑوں کے سائے میں، الپائن کی وادیوں میں، یا خطرے کے وقت، کسی چٹانی قلعے میں، سننے کے لیے جمع ہوئے۔ مسیح کے بندے سچ کے الفاظ۔ پادریوں نے نہ صرف خوشخبری کی تبلیغ کی بلکہ بیماروں کی عیادت بھی کی، بچوں کو پکڑایا، گمراہیوں کو نصیحت کی، اور تنازعات کو حل کرنے اور ہم آہنگی اور بھائی چارے کی محبت کو فروغ دینے کے لیے کام کیا۔ امن کے وقت میں لوگوں کی طرف سے رضاکارانہ پیشکشوں سے ان کی مدد کی جاتی تھی۔ لیکن، پال کی طرح،

Machine Translated by Google

خیمہ بنانے والا، ہر ایک کسی نہ کسی تجارت میں مشغول ہو یا کوئی پیشہ سیکھا ہو جس سے اگر ضرورت ہو تو وہ اپنی مدد خود فراہم کر سکتا ہے۔
نوجوانوں نے اپنے پادریوں سے ہدایات حاصل کیں۔ جب کہ عمومی تعلیم کی شاخوں پر توجہ دی جاتی تھی، بائبل بنیادی مطالعہ تھی۔ میتھیو اور یوحنا کی اناجیل یادداشت کے پابند تھے اور بہت سے خطوط بھی۔ وہ بھی صحیفے نقل کرنے میں مصروف تھے۔ کچھ مخطوطات میں پوری بائبل موجود تھی، باقی صرف مختصر اقتباسات پر مشتمل تھیں، جن میں متن کی سادہ وضاحتیں ان لوگوں نے شامل کیں جو صحیفوں کی وضاحت کرنے کے اہل تھے۔ اس طرح سچائی کے خزانوں کو بے نقاب کیا گیا جو ان لوگوں کے ذریعہ چھپے ہوئے تھے جنہوں نے اپنے آپ کو خدا سے بلند کرنے کی کوشش کی۔

صبر اور انتھک محنت سے، کبھی کبھی زمین پر گہری اور تاریک غاروں میں، مشعلوں کی روشنی میں، مقدس صحیفوں کو آیت بہ آیت، باب بہ باب نقل کیا گیا۔ اس طرح کام جاری رہا اور خدا کی ظاہری مرضی خالص سونے کی طرح چمکی۔ اور ان کی محبت جن آزمائشوں سے گزری اس کی وجہ سے یہ کتنا روشن، واضح اور زیادہ طاقتور تھا، یہ وہی لوگ سمجھ سکتے ہیں جو اسی طرح کے کام میں مصروف تھے۔ آسمان کے فرشتوں نے ان وفادار کارکنوں کو گھیر لیا۔

شیطان نے پوپ کے پجاریوں کو اکسایا تھا اور کلامِ حق کو غلطی، بدعت اور توہم پرستی کے کوڑے کے نیچے دفن کرنے کے لیے تیار کیا تھا، لیکن یہ تمام تاریک دوروں میں انتہائی شاندار طریقے سے ناقابلِ فانی طور پر محفوظ رہا۔ اس پر انسان کی مہر نہیں بلکہ الٰہی تاثر تھا۔ لوگ صحیفوں کے سادہ اور خالص مفہوم کو دھندلا دینے اور ان کو اپنی گواہی کے خلاف کرنے کی اپنی کوششوں میں ناقابل تسخیر رہے ہیں، لیکن طوفانی سمندر پر کشتی کی طرح، خدا کا کلام ان طوفانوں پر قابو پاتا ہے جن سے اس کی تباہی کا خطرہ ہے۔ جیسا کہ کان میں سونے اور چاندی کی رگیں سطح کے نیچے چھپی ہوئی ہیں اور سب کو اس کی قیمتی رگوں کو تلاش کرنے کے لئے کھودنا چاہئے، اسی طرح کتاب مقدس میں سچائی کے خزانے ہیں جو صرف مخلص، عاجز اور متلاشی پر نازل ہوتے ہیں۔ خُدا نے بائبل کو تمام بنی نوع انسان کے لیے، بچپن، جوانی، اور پختگی میں، اور ہر عمر میں مطالعہ کرنے کے لیے بنایا ہے۔ اُس نے اپنا کلام انسانوں کو اپنے آپ کے وحی کے طور پر دیا۔ ہر ایک نئی سچائی جو اس کے مصنف کے کردار کا ایک نیا انکشاف ہے۔ صحیفوں کا مطالعہ انسانوں کو ان کے خالق کے ساتھ قریبی تعلق میں لانے اور انہیں اس کی مرضی کے بارے میں واضح علم فراہم کرنے کا الہامی ذریعہ ہے۔ وہ خدا اور انسان کے درمیان رابطے کا ذریعہ ہیں۔

اگرچہ والڈینس رب کے خوف کو حکمت کے اصول کے طور پر سمجھتے تھے، لیکن وہ دنیا کے ساتھ رابطے کی اہمیت سے اندھے نہیں تھے، انسانی علم اور فعال زندگی کے ساتھ، ذہن کو وسعت دینے اور ادراک کو بیدار کرنے میں۔ اپنے پہاڑی اسکولوں سے کچھ نوجوان فرانس یا اٹلی کے شہروں میں تعلیمی اداروں میں چلے گئے، جہاں ان کے آبائی الپس کے مقابلے میں مطالعہ، فکر اور مشاہدے کا ایک وسیع میدان تھا۔ اس طرح بھیجے گئے نوجوانوں کو فتنہ کا سامنا کرنا پڑا، برائی کا مشاہدہ کیا اور شیطان کے مکار ایجنٹوں کا سامنا کیا، جو ان پر انتہائی لطیف بدعتیں اور خطرناک ترین فریبیں لے کر آئے۔ لیکن بچپن سے ہی ان کی تعلیم ایسی تھی کہ انہیں اس سب کے لیے تیار کیا جائے۔

وہ جن اسکولوں میں جاتے تھے، انہیں کسی کو اپنا معتمد نہیں بنانا تھا۔ اُن کے لباس کو اُن کے سب سے بڑے خزانے، صحیفوں کے قیمتی نسخوں کو چھپانے کے لیے ڈیزائن کیا گیا تھا۔ وہ مہینوں اور سالوں کی محنت کا یہ پھل اپنے ساتھ لے گئے اور جب وہ بغیر کسی شک و شبہ کے ایسا کر سکے تو احتیاط سے کچھ حصہ ان لوگوں کے ہاتھ میں دے دیا جن کے دل سچائی کو قبول کرنے کے لیے کھلے ہوئے تھے۔

ان کی ماؤں کے گھٹنوں سے Vaudoisنوجوانوں کو اسی مقصد کے پیش نظر تربیت دی گئی تھی۔ وہ اپنے کام کو سمجھتے تھے اور ایمانداری سے اسے انجام دیتے تھے۔ ان تعلیمی اداروں میں حقیقی عقیدے میں تبدیلیاں حاصل کی گئیں اور اکثر ان کے

Machine Translated by Google

اصولوں کو پورے اسکول میں پھیلاتے دیکھا گیا۔ تاہم، پوپش رہنما، سخت ترین تحقیقات کے باوجود، بدعنوان بدعت کے ماخذ کو تلاش نہیں کر سکے۔

مسیح کی روح مشنری ہے۔ تجدید شدہ دل کی پہلی تحریک دوسروں کو نجات دہندہ کی طرف لے جانا ہے۔ والڈینشیائی مسیحیوں کی روح ایسی ہی تھی۔ انہوں نے محسوس کیا کہ خدا کو گرجا گھروں میں سچائی کو اس کی پاکیزگی میں محفوظ رکھنے کے بجائے ان میں سے زیادہ کی ضرورت تھی۔ کہ ان پر یہ فرض عائد ہوتا ہے کہ وہ اپنی روشنی ان لوگوں پر چمکائیں جو اندھیرے میں تھے۔ خُدا کے طاقتور کلام کے ذریعے، اُنہوں نے اُس قید کو توڑنے کی کوشش کی جو روم نے مسلط کی تھی۔ والڈینشیائی وزراء کو بطور مشنری تربیت دی گئی تھی۔ ہر وہ شخص جو وزارت میں داخل ہونے کی امید رکھتا تھا، سب سے پہلے، ایک مبشر کے طور پر تجربہ حاصل کرنے کی ضرورت تھی۔ انہیں اپنے آبائی شہر میں ایک چرچ کا چارج سنبھالنے سے پہلے کسی مشنری فیلڈ میں تین سال تک خدمت کرنی پڑی۔ یہ خدمت، جو پہلے خود سے انکار اور قربانی کا مطالبہ کرتی تھی، انسانوں کی روحوں کے لیے مشکل وقت میں دیہی زندگی کا ایک مناسب تعارف تھی۔ جن جوانوں کو مقدس دفتر کا عہدہ ملا تھا، انھوں نے اپنے سامنے زمینی دولت اور شان و شوکت کا امکان نہیں دیکھا، بلکہ سخت مشقت اور خطرے کی زندگی، اور ممکنہ طور پر ایک شہید کی قسمت دیکھی۔

مشنریوں نے دو دو کر کے چھوڑ دیا، جس طرح یسوع نے اپنے شاگردوں کو بھیجا تھا۔ عموماً ہر نوجوان کا تعلق اس سے زیادہ عمر اور تجربہ رکھنے والے آدمی سے ہوتا تھا اور وہ اپنے ساتھی کی رہنمائی میں ہوتا تھا جو اس کی تربیت کا ذمہ دار تھا اور جس کی ہدایات نوجوان کو سننی چاہیے۔ یہ ساتھی کارکن ہمیشہ ساتھ نہیں رہتے تھے، لیکن وہ اکثر دعا اور مشاورت کے لیے ملتے تھے، ایمان میں ایک دوسرے کو مضبوط کرتے تھے۔

اپنے مشن کے مقصد کو ظاہر کرنے سے انہیں شکست کا یقین ہوتا۔ اس طرح انہوں نے اپنے اصل کردار کو احتیاط سے چھپایا۔ ہر وزیر کے پاس تجارت یا پیشے کی کسی نہ کسی شاخ کا علم تھا، اور مشنریوں نے سیکولر پیشے کی آڑ میں اپنا کام جاری رکھا۔ وہ عام طور پر ایک مرچنٹ یا بیچنے والے کا انتخاب کرتے ہیں۔ وہ منتخب اور قیمتی اشیاء کی تجارت کرتے تھے، جیسے ریشم، فیتے اور زیورات، جو اس زمانے میں آسانی سے نہیں مل پاتے تھے، اس طرح وہ داخلے کی جگہ ڈھونڈتے تھے، بصورت دیگر، انہیں پیچھے ہٹا دیا جاتا۔ ایک ہی وقت میں، انہوں نے اپنے دلوں کو خدا کی طرف اٹھا کر حکمت کی درخواست کی کہ وہ سونے یا قیمتی پتھروں سے زیادہ قیمتی خزانہ پیش کرے۔ وہ اپنے ساتھ بائبل کی مکمل یا جزوی کاپیاں لے جاتے تھے اور جب بھی موقع ملتا تھا، وہ اپنے گاہکوں کی توجہ ان نسخوں کی طرف مبذول کراتے تھے۔ خدا کے کلام کو پڑھنے سے اکثر دلچسپی پیدا ہوتی تھی، اور کچھ حصہ خوشی سے اُن کے پاس رہ جاتا تھا جو اسے حاصل کرنا چاہتے تھے۔

ان مشنریوں کا کام ان کے اپنے پہاڑوں کے دامن میں میدانوں اور وادیوں میں شروع ہوا، لیکن ان حدود سے بہت آگے تک پھیل گیا۔ ننگے پاؤں اور دہاتی لباس میں سفر کے نشانات میں، بالکل اپنے آقا کی طرح، وہ بڑے شہروں سے گزرے اور دور دراز علاقوں میں داخل ہوئے۔ انہوں نے قیمتی بیج ہر جگہ پھیلا دیا۔ چرچ ان کے راستے پر نمودار ہوئے اور شہداء کے خون نے سچائی کی گواہی دی۔ خدا کا دن ان وفادار مردوں کی محنتوں سے پیدا ہونے والی روحوں کی بھرپور فصل کو ظاہر کرے گا۔ پردے میں اور خاموشی سے، خدا کا کلام مسیحی دنیا میں اپنا راستہ بنا رہا تھا، اور لوگوں کے گھروں اور دلوں میں خوشی کا استقبال کر رہا تھا۔

والڈینس کے لیے، صحیفے محض ماضی میں مردوں کے ساتھ خدا کے برتاؤ کا ریکارڈ نہیں تھے، اور حال کی ذمہ داریوں اور فرائض کا مکاشفہ تھا، بلکہ مستقبل کے خطرات اور شانوں سے پردہ اٹھاتا تھا۔ وہ یقین رکھتے تھے کہ تمام چیزوں کا خاتمہ زیادہ دور نہیں ہے، اور جیسے ہی انہوں نے دعا اور آنسوؤں کے ساتھ بائبل کا مطالعہ کیا، وہ اس کے قیمتی بیانات اور دوسروں کو اس کی نجات دینے والی سچائیوں سے آگاہ کرنے کے اپنے فرض سے زیادہ متاثر ہوئے۔ انہوں نے نجات کے منصوبے کو مقدس صفحات میں واضح طور پر ظاہر کیا اور ایمان میں سکون، امید اور سکون پایا۔

Machine Translated by Google

یسوع میں. جیسا کہ روشنی نے ان کی سمجھ کو روشن کیا اور ان کے دلوں کو خوش کیا، وہ ان لوگوں پر اپنی شعاعیں بہانے کے خواہش مند تھے جو پاپولر غلطی کے اندھیروں میں شامل تھے۔

انہوں نے دیکھا کہ پوپ اور پادریوں کی ہدایت کے تحت بھیڑ اپنی روحوں کے گناہوں کے ذریعے اپنے جسموں کی تکالیف کے لیے معافی حاصل کرنے کے لیے بے سود کوشش کر رہے تھے۔ ان کو بچانے کے لیے ان کے اچھے کاموں پر بھروسہ کرنا سکھایا گیا، وہ ہمیشہ اپنے آپ کو دیکھ رہے تھے اور اپنی گناہ کی حالت کے بارے میں سوچ رہے تھے، اپنے آپ کو خدا کے غضب سے بے نقاب، روح اور جسم کو تکلیف میں دیکھ رہے تھے، لیکن انہیں کوئی راحت نہیں ملتی تھی۔ اس طرح، باضمیر روحوں کو روم کے عقائد نے زنجیروں میں جکڑ دیا تھا۔ ہزاروں دوستوں اور رشتہ داروں کو چھوڑ دیا اور ایک کانونٹ کے سیلوں میں اپنی زندگی گزار دی۔ کثرت کے روزوں اور ظالمانہ جھنڈوں سے، آدھی رات کی جاگوں سے، اپنے اداس حجرے کے ٹھنڈے اور نم پتھروں پر لمبے وقت تک سجدہ ریز رہ کر، لمبے لمبے سفروں سے، ذلت آمیز تپسیا اور خوفناک اذیتیں دے کر، لاکھوں لوگوں نے ضمیر کا سکون تلاش کیا۔ گناہ کے احساس سے ستائے ہوئے اور خدا کے انتقامی غضب کے خوف سے ستائے ہوئے، بہت سے لوگ اس وقت تک دکھ سہتے رہے جب تک کہ ان کی تھکی ہوئی فطرت ختم نہ ہو گئی اور، روشنی یا امید کی کرن کے بغیر، وہ قبر میں ڈوب گئے۔

والڈنس ان روحوں کے ساتھ زندگی کی روٹی بانٹنا چاہتے تھے، ان پر خدا کے وعدوں میں امن کے پیغامات کو ظاہر کرتے تھے اور انہیں نجات کی واحد امید کے طور پر مسیح کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ انہوں نے کہا کہ یہ نظریہ کہ اچھے کام خدا کے قانون کی خلاف ورزی کا کفارہ دے سکتے ہیں۔ انسانی خوبیوں پر بھروسہ مسیح کی لامحدود محبت کے نظارے کو روکتا ہے۔ یسوع انسان کے لیے قربانی کے طور پر مر گیا کیونکہ گرنے والی نسل خدا کے سامنے اپنی سفارش کرنے کے لیے کچھ نہیں کر سکتی۔ مصلوب اور جی اٹھنے والے نجات دہندہ کی خوبیاں مسیحی ایمان کی بنیاد ہیں۔ روح کا مسیح پر انحصار اتنا ہی حقیقی ہے، اور اُس کے ساتھ اُس کا تعلق اتنا ہی گہرا ہونا چاہیے جتنا کہ جسم کے کسی عضو کا، یا انگور کی شاخ کا۔

پوپوں اور پادریوں کی تعلیمات نے انسانوں کو خدا کے کردار، اور یہاں تک کہ مسیح کے کردار کو، سخت، تاریک اور مخالف کے طور پر دیکھنے پر مجبور کیا۔ نجات دہندہ کو اس کی گرتی ہوئی حالت میں انسان کے ساتھ ہمدردی کے اس قدر بے سہارا کے طور پر پیش کیا گیا، کہ پادریوں اور سنتوں کی ثالثی کی درخواست کی جائے۔ وہ لوگ جن کے ذہن خُدا کے کلام سے روشن تھے وہ ان روحوں کو یسوع کی طرف اپنے ہمدرد اور محبت کرنے والے نجات دہندہ کے طور پر اشارہ کرنا چاہتے تھے، بازو پھیلا کر سب کو اپنے گناہ، دیکھ بھال اور تھکاوٹ کے بوجھ کے ساتھ اس کے پاس آنے کی دعوت دینے کے لیے۔ ان کا مقصد ان رکاوٹوں کو دور کرنا تھا جو شیطان نے کھڑی کی تھیں تاکہ لوگ وعدوں کو نہ دیکھیں اور براہ راست خدا کے پاس آئیں، اپنے گناہوں کا اعتراف کریں اور معافی اور سکون حاصل کریں۔

والڈینسی مشنری نے بے تابی سے پوچھنے والے ذہن پر خوشخبری کی قیمتی سچائیوں کا انکشاف کیا۔
اس نے بڑی احتیاط کے ساتھ کلام پاک کے تحریری حصے پیش کئے۔ یہ اس کی سب سے بڑی خوشی تھی کہ اس باضمیر، گناہ سے متاثرہ روح کے لیے امید لایا جائے جو صرف ایک ایسے خُدا کی جھلک دیکھ سکتی ہے جو انتقام لینے والا تھا اور فیصلے پر عمل درآمد کا انتظار کر رہا تھا۔ کانپتے ہونٹوں اور آنسو بھری آنکھوں کے ساتھ، اس نے، اکثر اپنے گھٹنوں کو جھکا کر، اپنے بھائیوں کے لیے وہ قیمتی وعدے دریافت کیے جو گنہگار کی واحد امید کو ظاہر کرتے تھے۔ اس طرح سچائی کی روشنی نے بہت سے تاریک ذہنوں میں گھس کر سیاہ بادل کو پسپا کر دیا، یہاں تک کہ انصاف کا سورج دل میں چمکا، اپنی شعاعوں میں شفاء لایا۔ اکثر ایسا ہوتا تھا کہ کلام پاک کا کچھ حصہ کئی بار پڑھا جاتا تھا، سننے والا اسے دہرانا چاہتا تھا گویا اس بات کو یقینی بنائے کہ اس نے صحیح سنا ہے۔ ان الفاظ کی تکرار کی بے تابی سے خواہش کی گئی تھی: "اس کے بیٹے یسوع مسیح کا خون ہمیں تمام گناہوں سے پاک کرتا ہے۔" 1)یوحنا 7:1)۔ "اور جس طرح موسیٰ نے سانپ کو بیابان میں اُٹھایا، اُسی طرح ابنِ آدم کو بھی اُٹھایا جانا چاہیے تاکہ جو کوئی اُس پر ایمان لائے ہمیشہ کی زندگی پائے۔" (یوحنا 3:14اور ۔(15

روم کے مطالبات کے بارے میں بہت سے لوگوں کو دھوکہ نہیں دیا جا سکتا تھا.
انہوں نے دیکھا تھا کہ گنہگار کی طرف سے مردوں یا فرشتوں کی ثالثی کتنی بیکار ہے۔

Machine Translated by Google

جب ان کے ذہنوں پر حقیقی روشنی پڑی تو وہ خوشی سے بولے: ''مسیح میرا پجاری ہے، اس کا خون میری قربانی ہے۔ تمہاری قربان گاہ میرا اعتراف ہے۔ اُنہوں نے یسوع کی خوبیوں پر مکمل انحصار کرتے ہوئے یہ الفاظ دہرائے: ”بے شک، ایمان کے بغیر خُدا کو خوش کرنا ناممکن ہے۔“ (عبرانیوں 11:6۔)اور کسی اور میں نجات نہیں ہے۔ کیونکہ آسمان کے نیچے انسانوں کے درمیان کوئی دوسرا نام نہیں دیا گیا ہے جس سے ہم نجات پاتے ہیں۔ (اعمال 4:12۔)

نجات دہندہ کی محبت کی یقین دہانی ان غریب طوفان سے دوچار روحوں میں سے کچھ کے لیے
سمجھنا مشکل تھا۔ اس سے ملنے والی راحت اتنی بڑی تھی، ان پر روشنی کا سیلاب ایسا بہایا گیا کہ وہ جنت میں لے گئے دکھائی دے رہے تھے۔
اس کا ہاتھ اعتماد کے ساتھ یسوع کے ہاتھ میں رکھا گیا تھا۔ اس کے پاؤں زمانوں کی چٹان پر لگائے۔ موت کا ہر خوف ختم ہو گیا۔ اب وہ جیل اور داؤ کی لالچ کر سکتے ہیں، اگر وہ اس طرح اپنے نجات دہندہ کے نام کا احترام کر سکیں۔

خدا کے کلام کو پوشیدہ جگہوں پر لے جایا گیا اور کبھی ایک ہی روح کو پڑھا گیا، کبھی کبھی ایک چھوٹے
سے گروہ کو جو روشنی اور سچائی کے شوقین تھے۔ اکثر ساری شام اسی طرح گزر جاتی تھی۔ سامعین کی حیرت اور تعریف اتنی زیادہ تھی کہ رحمت کے رسول اکثر پڑھنا چھوڑنے پر مجبور ہو جاتے تھے، یہاں تک کہ سمجھ نجات کی خبر کو سمجھ لیتی۔ اس طرح کے الفاظ بار بار بولے گئے: "کیا خدا واقعی میری پیشکش کو قبول کرے گا؟ کیا وہ مجھ پر مسکرائے گا؟ کیا آپ مجھے معاف کر دیں گے؟" پھر جواب پڑھا گیا: "میرے پاس آؤ، جو محنت کش اور بوجھ سے دبے ہوئے ہو، میں تمہیں آرام دوں گا۔"

(میٹ 11:28۔)
ایمان وعدے کے ساتھ چمٹا ہوا اور خوش کن جواب سننے کو ملا: ”مزید لمبی یاترا کرنے کی ضرورت
نہیں ہے۔ مقدس مقامات کے لیے مزید تکلیف دہ سفر نہیں۔ میں یسوع کے پاس اسی طرح آ سکتا ہوں جیسا کہ میں ہوں، گنہگار اور ناپاک، اور وہ توبہ کی دعا کو حقیر نہیں سمجھے گا۔ ”تمہارے گناہ معاف ہو گئے ہیں۔“ میرے، ہاں، میرے گناہ معاف ہو سکتے ہیں!"

مقدس خوشی کا ایک دھارا دل کو بھر گیا اور یسوع کے نام کی تعریف اور شکرگزاری سے اضافہ ہوا۔ یہ خوش روح روشنی پھیلانے کے لیے، اپنے نئے تجربے کو دوسروں تک بہترین طریقے سے دہرانے کے لیے اپنے گھروں کو لوٹ گئیں۔ تجربہ ہے کہ انہیں سچا اور زندہ راستہ مل گیا ہے۔ کلام پاک کے الفاظ میں ایک عجیب اور پختہ طاقت تھی جو سچائی کے شوقین لوگوں کے دلوں سے براہ راست بات کرتی تھی۔ وہ خُدا کی آواز تھی اور اُس کو سننے والوں کو یقین دلایا۔

حق کا پیامبر اپنے راستے پر چلا گیا، لیکن ان کی عاجزی، ان کا خلوص، خلوص اور گہرا جوش اکثر
مشاہدے کا موضوع رہا۔ کئی مواقع پر اس کے سامعین نے اس سے یہ نہیں پوچھا کہ وہ کہاں سے آیا ہے یا کہاں جارہا ہے۔ پہلے تو وہ اتنے حیران، اتنے حیران اور پھر اتنے شکر گزار اور خوش ہوئے کہ انہوں نے اس سے کوئی سوال کرنے کا سوچا بھی نہیں۔ جب انہوں نے ان کے ساتھ ان کے گھر جانے پر اصرار کیا تو اس نے جواب دیا کہ اسے ریوڑ کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کو دیکھنا ہے۔ "کیا وہ آسمان کا فرشتہ ہوگا؟" انہوں نے پوچھا۔

بہت سے معاملات میں، حق کا پیامبر اب نظر نہیں آتا تھا۔ اس نے دوسری سرزمینوں کا سفر کیا اور
اپنی باقی زندگی کسی نامعلوم تہھانے میں گزاری، یا شاید اس کی ہڈیاں کسی ایسی جگہ بلیچ کر رہی تھیں جہاں اس نے سچائی کا مشاہدہ کیا تھا۔ لیکن جو الفاظ اس نے اپنے پیچھے چھوڑے تھے وہ فنا نہ ہو سکے۔

وہ لوگوں کے دلوں میں اپنا کام کر رہے تھے۔ بابرکت نتائج صرف قیامت میں ہی معلوم ہوں گے۔

والڈینشیائی مشنری شیطان کی بادشاہی پر حملہ کر رہے تھے، اور تاریکی کی طاقتیں زیادہ چوکسی کے
لیے بیدار ہو گئیں۔ سچائی کو آگے بڑھانے کی ہر کوشش کو برائی کے شہزادے نے دیکھا، اور اس نے اپنے ایجنٹوں کے خوف کو پرجوش کیا۔
پوپش رہنماؤں نے ان عاجزوں کی محنت میں اپنے مقصد کے لیے بہت بڑا خطرہ دیکھا

Machine Translated by Google

سفر کرنے والا اگر سچائی کی روشنی کو بلا روک ٹوک چمکنے دیا جائے تو یہ گمراہی کے ان بھاری بادلوں کو دور کر دے گا جو لوگوں پر چھائے ہوئے تھے۔ یہ مردوں کے ذہنوں کو مکمل طور پر خدا کی طرف لے جائے گا اور بالآخر روم کی بالادستی کو ختم کر دے گا۔

اس لوگوں کا حقیقی وجود، قدیم کلیسیا کے عقیدے کو برقرار رکھنے والے، روم کے ارتداد کی مستقل گواہی تھی، اور اس لیے اس نے سخت ترین نفرت اور ظلم و ستم کو پرجوش کیا۔ صحیفوں کو تسلیم کرنے سے ان کا انکار ایک بار بار جرم تھا جسے روم برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ اس نے انہیں زمین کے چہرے سے مٹانے کا فیصلہ کیا تھا۔ اب ان کے پہاڑی گھر میں خدا کے لوگوں کے خلاف سب سے خوفناک صلیبی جنگیں شروع ہوئیں۔ پوچھنے والے اس کے پیچھے لگے ہوئے تھے اور قاتل قابیل کے سامنے معصوم ہابیل کے گرنے کا منظر اکثر دہرایا جاتا تھا۔

بار بار ان کی زرخیز زمینیں ویران ہوئیں، ان کے گھر اور گرجا گھر بہہ گئے، یہاں تک کہ جہاں کبھی پھلتے پھولتے کھیت اور محنتی لوگوں کے گھر تھے، اب وہاں صرف صحرا رہ گیا ہے۔ جوں جوں شکاری درندے خون کے ذائقے پر مزید غصے میں آ جاتے ہیں، اسی طرح پاپسٹوں کا غصہ اپنے شکاروں کے دکھوں پر اور زیادہ شدت اختیار کر گیا۔ ان میں سے بہت سے خالص ایمان کے گواہوں کو پورے پہاڑوں میں ستایا گیا اور ان وادیوں میں شکار کیا گیا جہاں وہ چھپے ہوئے تھے، گھنے جنگلوں اور چٹانی چوٹیوں میں بند تھے۔

اس ممنوعہ طبقے کے اخلاقی کردار پر کوئی الزام نہیں لگایا جا سکتا۔ حتیٰ کہ ان کے دشمنوں نے بھی انہیں ایک پرامن، پرسکون اور پرہیزگار قرار دیا۔ ان کا بڑا جرم پوپ کی مرضی کے مطابق خدا کی عبادت نہ کرنا تھا۔

اس سرکشی کے لیے، ہر وہ ذلت، توہین اور اذیت جو انسان یا شیاطین وضع کر سکتے تھے ان پر ڈھیر لگا دی گئی۔

جب روم نے ایک بار نفرت کرنے والے فرقے کو ختم کرنے کا عزم کیا تو پوپ (معصوم ہشتم، 1487 AD)
کی طرف سے ایک بیل جاری کیا گیا جس میں ان کو بدعتی قرار دیا گیا اور
انہیں ذبح کے حوالے کرنا۔ اُن پر آوارہ، بے ایمان، یا بدتمیز ہونے کا الزام نہیں لگایا گیا تھا، لیکن اُن پر تقویٰ اور پاکیزگی کی ظاہری شکل قرار دیا گیا تھا جس نے "حقیقی ریوڑ کی بھیڑوں" کو بہکا دیا تھا۔ لہٰذا، پوپ نے حکم دیا کہ "شریروں کے بددیانت اور مکروہ فرقے"، اگر وہ دستبردار ہونے سے انکار کرتے ہیں، تو "زہریلے سانپوں کی طرح کچل دیا جائے"۔ کیا وہ جانتا تھا کہ وہ آسمانی کتابوں میں درج کیے گئے تھے، تاکہ عدالت میں اس کا سامنا کریں؟ "جتنی بار تم نے یہ میرے ان چھوٹے بھائیوں میں سے کسی کے ساتھ کیا، تم نے میرے ساتھ کیا۔" (میٹ ۔(25:40

اس بیل نے کلیسیا کے تمام ارکان کو بدعتیوں کے خلاف صلیبی جنگ میں شامل ہونے کی دعوت دی۔
اس ظالمانہ کام میں شامل ہونے کی ترغیب کے طور پر، فرد کو "تمام کلیسیائی، عمومی اور انفرادی تکالیف اور سزاؤں سے بری کر دیا گیا تھا۔ بیل نے صلیبی جنگ میں شامل ہونے والے ہر شخص کو ان قسموں سے رہا کر دیا جو انہوں نے کھائی ہو گی۔ اس نے ان کے عنوانات کو کسی بھی جائیداد کو جائز قرار دیا جو انہوں نے غیر قانونی طور پر حاصل کیا ہو اور تمام گناہوں کی معافی کا وعدہ کیا جیسے کسی بھی بدعتی کو قتل کرنا۔

اس نے Vaudoisکے حق میں کیے گئے تمام معاہدوں کو منسوخ کر دیا، ان کے نوکروں کو حکم دیا کہ وہ انہیں چھوڑ دیں، تمام لوگوں کو ان کی کسی قسم کی مدد کرنے سے منع کر دیا، اور تمام لوگوں کو ان کی جائیداد پر قبضہ کرنے کا اختیار دیا۔" یہ دستاویز پردے کے پیچھے کنٹرول کرنے والی روح کو واضح طور پر ظاہر کرتی ہے۔ یہ ڈریگن کی دھاڑ ہے نہ کہ مسیح کی آواز جو یہاں سنائی دیتی ہے۔

پوپ کے رہنما اپنے کردار کو خدا کے قانون کے عظیم معیار کے مطابق نہیں بنانا چاہتے تھے، لیکن انہوں
نے پیروی کرنے کے لیے اپنا معیار بنایا اور فیصلہ کیا کہ ہر ایک کو اس کے مطابق کرنے پر مجبور کیا جائے، کیونکہ روم یہ چاہتا تھا۔ انتہائی خوفناک سانحات کو انجام دیا گیا۔ بدعنوان اور گستاخ پادری اور پوپ وہ کام کر رہے تھے جس کی طرف شیطان نے اشارہ کیا تھا۔ اس کی فطرت میں رحم کی کوئی جگہ نہیں تھی۔ وہی روح جس نے مسیح کو مصلوب کیا اور رسولوں کو قتل کیا۔ ایسا ہی

Machine Translated by Google

جس نے خونخوار نیرو کو اپنے دور کے وفاداروں کے خلاف حرکت میں لایا تھا، وہ زمین کو ان لوگوں سے نجات دلانے کے لیے کام کر رہا تھا جو خدا کے محبوب تھے۔
خدا سے ڈرنے والے لوگوں کے خلاف کئی صدیوں سے کیے گئے ظلم و ستم کو اس نے صبر اور استقامت
کے ساتھ برداشت کیا جس نے اس کے نجات دہندہ کو عزت بخشی۔ ان کے خلاف صلیبی جنگوں اور اس ظالمانہ قتل عام کے باوجود جس کا وہ نشانہ بنے، وہ قیمتی سچائی کو پھیلانے کے لیے اپنے مشنری بھیجتے رہے۔ انہیں موت کے گھاٹ اتار دیا گیا، تاہم، ان کے خون نے بوئے ہوئے بیج کو پانی دیا اور اس نے پھل دینا بند نہیں کیا۔ اس طرح والڈینس نے لوتھر کی پیدائش سے صدیوں پہلے خدا کی گواہی دی۔ انہوں نے بہت سی زمینوں پر بویا، انہوں نے اصلاح کے بیج بوئے جو وائکلف کے زمانے میں شروع ہوئے، لوتھر کے زمانے میں بہت وسیع اور گہرے بڑھے، اور اسے وقت کے آخر تک ان لوگوں کے ذریعے لے جانا چاہیے جو ہر چیز کو برداشت کرنے کے لیے تیار ہیں۔ خدا کے کلام اور یسوع کی گواہی کی وجہ سے" (مکاشفہ 1:9۔

Machine Translated by Google

باب 5

جان وائکلف

اصلاح سے پہلے بائبل کی صرف چند کاپیاں تھیں، لیکن خدا نے اپنے کلام کو مکمل طور پر ناپید نہیں ہونے دیا۔ اس کی سچائیاں ہمیشہ کے لیے پوشیدہ نہیں رہیں گی۔ وہ زندگی کے الفاظ کے طوق کو آسانی سے اتار سکتا تھا، جیسا کہ وہ اپنے بندوں کو آزاد کرنے کے لیے جیل کے دروازے کھول سکتا تھا اور لوہے کے دروازے کھول سکتا تھا۔ یورپ کے مختلف ممالک میں، خدا کی روح نے انسانوں کو چھپے ہوئے خزانوں کے طور پر سچائی کی تلاش کرنے کی تحریک دی۔ مقدس صحائف کی طرف سے رہنمائی حاصل کرتے ہوئے، انہوں نے مقدس صفحات کا گہری دلچسپی کے ساتھ مطالعہ کیا۔ وہ روشنی کو قبول کرنے کے لیے تیار تھے، خواہ وہ اپنے لیے کوئی بھی قیمت ادا کرے۔ اگرچہ وہ تمام چیزوں کو واضح طور پر نہیں دیکھ سکتے تھے، لیکن وہ ان سچائیوں کو سمجھنے کے قابل تھے جو طویل عرصے سے پوشیدہ تھیں۔ آسمان سے بھیجے گئے پیغمبروں کی طرح وہ گمراہی اور توہم پرستی کی زنجیروں کو توڑتے رہے اور جو لوگ اتنے عرصے سے غلام تھے ان کو اٹھنے اور اپنی آزادی کا اعلان کرنے کی دعوت دیتے رہے۔

والڈنسیوں کے علاوہ، خدا کا کلام صدیوں سے ان زبانوں میں بند تھا جو صرف اہل علم کو جانا جاتا تھا، لیکن وہ وقت آ گیا تھا جب صحیفے کا ترجمہ کر کے مختلف ممالک کے لوگوں کے ہاتھ میں دیا جانا چاہیے۔ مادری زبان. دنیا اپنی آدھی رات گزر چکی تھی۔ اندھیرے کے گھنٹہ چھٹ گئے اور کئی جگہوں پر آنے والی سحری کے آثار نمودار ہوئے۔

41ویں صدی میں، "اصلاح کا صبح کا ستارہ" انگلینڈ میں نمودار ہوا۔ جان وِکلِف نہ صرف انگلستان کے لیے بلکہ تمام مسیحی دنیا کے لیے اصلاحات کا علمبردار تھا۔ روم کے خلاف عظیم احتجاج، جس کا اسے تلفظ کرنے کی اجازت تھی، اسے کبھی خاموش نہیں ہونا چاہیے۔ اس احتجاج نے ایک ایسی جدوجہد کو جنم دیا جس کے نتیجے میں افراد، گرجا گھروں اور قوموں کی آزادی ہوئی۔

وائکلف نے ایک آزاد خیال تعلیم حاصل کی اور اس کے لیے رب کا خوف حکمت کا آغاز تھا۔ وہ یونیورسٹی میں اپنی زبردست تقویٰ کے ساتھ ساتھ اپنی قابل ذکر صلاحیتوں اور شاندار حکمت کے لیے جانا جاتا تھا۔ علم کی پیاس میں اس نے علم کی ہر شاخ سے آشنا ہونے کی کوشش کی۔ وائکلف نے علمی فلسفہ، چرچ کے اصولوں، اور شہری قانون، خاص طور پر اپنے ملک کے بارے میں تعلیم حاصل کی تھی۔ اس کے بعد کے کاموں میں اس کی تعلیم کی قدر بہت واضح ہوگئی۔ اپنے وقت کے قیاس آرائی کے فلسفے سے پوری طرح واقفیت نے اسے اس کی غلطیوں کو بے نقاب کرنے کے قابل بنایا، اور قومی اور کلیسیائی قوانین کے اپنے مطالعے سے وہ شہری اور مذہبی آزادی کے لیے زبردست جدوجہد کرنے کے لیے تیار ہو گئے۔ جب وہ خدا کے کلام سے تیار کردہ ہتھیار چلاتا تھا، تو اس نے اسکولوں میں جو فکری نظم و ضبط حاصل کیا تھا، اس نے اسے فلسفیانہ الہیات کے ہتھکنڈوں کو سمجھنے کے قابل بنایا۔ اس کی ذہانت کی طاقت، اس کے علم کی وسعت اور تاثیر نے دوستوں اور مخالفوں دونوں کا احترام کیا۔ وائکلف کے پیروکاروں نے اطمینان کے ساتھ دیکھا کہ ان کا چیمپیئن ملک کے سب سے زیادہ مراعات یافتہ ذہنوں میں پہلے نمبر پر ہے، اور اس کے دشمنوں کو اس کے حامیوں کی لاعلمی یا کمزوری کو بے نقاب کرکے، اصلاح کے مقصد پر توہین کرنے سے روک دیا گیا تھا۔

جب وائکلف ابھی کالج میں تھا، اس نے صحیفوں کا مطالعہ شروع کیا۔
اس زمانے میں، جب بائبل صرف قدیم زبانوں میں موجود تھی، علماء حق کے منبع تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے تھے، جو ناخواندہ طبقات کے لیے بند تھا۔ اس طرح ایک مصلح کے طور پر وائکلف کے مستقبل کے کام کے لیے راستہ پہلے ہی تیار تھا۔
اہل علم نے خدا کے کلام کا مطالعہ کیا تھا اور وہاں اس کے مفت فضل کی عظیم حقیقت کو دریافت کیا تھا۔ اپنی تعلیمات کے ذریعے

Machine Translated by Google

انہوں نے اس سچائی کا علم پھیلایا اور دوسروں کو زندہ اوریکلز کی طرف راغب کیا۔

جب وائکلف کی توجہ صحیفوں کی طرف مبذول کرائی گئی تو اس نے اپنے آپ کو اسی مہارت کے ساتھ اپنی تحقیق کے لیے وقف کر دیا جس کی وجہ سے وہ سکولوں کی تدریس میں مہارت حاصل کر سکے۔ اس وقت تک اس نے بہت زیادہ ضرورت محسوس کی تھی جسے نہ تو اس کا علمی مطالعہ اور نہ ہی چرچ کی تعلیمات پوری کر سکیں۔ خدا کے کلام میں، وائکلف کو وہ چیز مل گئی جس کی اس نے پہلے تلاش کی تھی۔ اس میں اس نے نجات کا منصوبہ ظاہر کیا اور مسیح کو انسان کے واحد وکیل کے طور پر دکھایا۔ اس نے اپنے آپ کو مسیح کی خدمت میں دے دیا اور ان سچائیوں کا اعلان کرنے کا عزم کیا جو اس نے دریافت کی تھیں۔

مستقبل کے اصلاح کاروں کی طرح، وائکلف اپنے کام کے آغاز میں یہ پیشین گوئی نہیں کر سکتا تھا کہ یہ کہاں لے جائے گا۔ اس نے جان بوجھ کر اپنے آپ کو روم کی مخالفت میں نہیں رکھا تھا۔ لیکن سچائی کی لگن اسے باطل سے ٹکرانے کے سوا نہ کر سکی۔
اس نے پاپائیت کی غلطیوں کو جتنا واضح طور پر سمجھا، اتنے ہی زیادہ عزم کے ساتھ اس نے بائبل کی تعلیم کو پیش کیا۔ اس نے دیکھا کہ روم نے خدا کے کلام کو انسانی روایت سے بدل دیا ہے۔ بے خوف ہو کر، وائکلف نے پادریوں پر صحیفوں پر پابندی لگانے کا الزام لگایا، اور مطالبہ کیا کہ بائبل کو لوگوں کے لیے بحال کیا جائے اور چرچ میں اس کا اختیار قائم کیا جائے۔ وہ ایک قابل، پرجوش استاد اور ایک فصیح مبلغ تھے۔ ان کی روزمرہ کی زندگی ان سچائیوں کا واضح مظاہرہ تھی جن کا وہ اعلان کرتے تھے۔ صحیفوں کے بارے میں اس کے علم، اس کے استدلال کی طاقت، اس کی زندگی کی پاکیزگی، اور ایک غیرمتزلزل ہمت نے اسے عام عزت اور اعتماد حاصل کیا۔ بہت سے لوگ اپنے سابقہ عقیدے سے مطمئن نہیں تھے کیونکہ انہوں نے رومن کلیسیا میں بدکاری کو دیکھا تھا، اور انہوں نے وائکلف کی طرف سے پیش کی گئی سچائیوں کو بے نقاب خوشی کے ساتھ سراہا تھا۔ تاہم پاپسٹ رہنما اس وقت ناراض ہو گئے جب انہیں معلوم ہوا کہ یہ مصلح ان سے زیادہ اثر و رسوخ حاصل کر رہا ہے۔

وائکلف غلطیوں کا گہری کھوج لگانے والا تھا اور اس نے بے خوفی سے روم کی اتھارٹی کی طرف سے منظور شدہ بہت سی زیادتیوں پر حملہ کیا۔ جب اس نے بادشاہ کے پادری کے طور پر خدمات انجام دیں، اس نے خراج کی ادائیگی کے خلاف ایک جرات مندانہ موقف اختیار کیا جس کا پوپ نے انگلستان کے حاکم سے مطالبہ کیا تھا، اور ظاہر کیا کہ پوپ کا سیکولر حکمرانوں پر اختیار کا دعویٰ عقل اور وحی دونوں کے خلاف تھا۔ پوپ کے مطالبات نے شدید غم و غصے کو جنم دیا تھا اور وائکلف کی تعلیمات قوم کے رہنماؤں پر اثر ڈال رہی تھیں۔ بادشاہ اور امرا متحد ہو کر پوپ کے عارضی اختیار کے دعووں کی تردید کرتے ہیں اور خراج ادا کرنے سے انکار کرتے ہیں۔

اس طرح انگلینڈ میں پوپ کی بالادستی کو ایک مؤثر دھچکا لگا۔
ایک اور برائی جس کے خلاف مصلح نے ایک طویل اور پُرعزم جنگ لڑی تھی وہ تھی منڈی پرستوں کی ترتیب کا ادارہ۔ ان جنگجوؤں نے انگلستان کو گھیر لیا، ملک کی عظمت اور خوشحالی میں رکاوٹ ڈالی۔ صنعت، تعلیم، اخلاقیات، ہر چیز نے نقصان دہ اثر محسوس کیا۔ راہبوں کی بیکار زندگی اور بھیک مانگنا نہ صرف لوگوں کے وسائل پر ایک بے ہنگم نالی تھی بلکہ پیداواری کاموں کو حقیر پہنچاتی تھی۔ نوجوانوں کا حوصلہ پست اور کرپٹ تھا۔ فریادیوں کے اثر و رسوخ کے ذریعے، بہت سے لوگوں کو مجمع میں داخل ہونے اور خانقاہی زندگی کے لیے خود کو وقف کرنے پر آمادہ کیا گیا، اور یہ نہ صرف ان کے والدین کی رضامندی کے بغیر، بلکہ ان کے علم کے بغیر اور ان کے حکم کے خلاف بھی تھا۔ رومن کلیسیا کے ابتدائی باپوں میں سے ایک نے، رہبانیت کے دعووں پر بھرپور محبت اور فرض کی ذمہ داریوں پر زور دیتے ہوئے اعلان کیا: "اگرچہ آپ کے والد آپ کے دروازے کے سامنے لیٹتے ہیں، روتے اور ماتم کرتے ہیں، اور آپ کی ماں آپ کو وہ جسم دکھاتی ہے جس نے آپ کو پناہ دی تھی۔ وہ چھاتیاں جنہوں نے آپ کی پرورش کی، انہیں اپنے پیروں کے نیچے رکھو اور سیدھے مسیح کے پاس جاؤ۔" "اس خوفناک غیر انسانی سلوک سے،" جیسا کہ بعد میں لوتھر نے اس کا عنوان دیا، "مسیحی اور انسان سے زیادہ بھیڑیے اور ظلم کی بو آ رہی ہے،" بچوں کے دل اپنے والدین کے خلاف سخت ہو گئے تھے۔ اس طرح پوپ کے رہنما، پرانے فریسیوں کی طرح، ان کی وجہ سے خدا کے حکم کو ایک طرف رکھتے ہیں۔

Machine Translated by Google

روایت اس طرح گھر ویران ہو گئے اور والدین اپنے بیٹوں اور بیٹیوں کی صحبت سے محروم ہو گئے۔

یہاں تک کہ یونیورسٹیوں میں طالب علموں کو راہبوں کی جھوٹی نمائندگیوں سے دھوکہ دیا گیا، اور ان کے حکم میں شامل ہونے کی ترغیب دی گئی۔ بہت سے لوگوں کو بعد میں اپنے اس قدم پر پچھتاوا ہوا، یہ دیکھ کر کہ انہوں نے اپنی زندگیاں برباد کر دی ہیں اور اپنے والدین پر غم لایا ہے۔ لیکن ایک بار جال میں پھنس جانے کے بعد ان کے لیے آزادی حاصل کرنا ناممکن تھا۔ بہت سے والدین نے، راہبوں کے اثر و رسوخ سے ڈرتے ہوئے، اپنے بچوں کو یونیورسٹیوں میں بھیجنے سے انکار کر دیا۔ بڑے تعلیمی مراکز میں طلباء کی تعداد میں کمی دیکھی گئی۔ سکول بند ہو گئے اور جہالت غالب آ گئی۔

پوپ نے ان راہبوں کو اعترافات سننے اور معافی دینے کا اختیار دیا تھا۔ یہ بڑی برائی کا ذریعہ بن گیا۔ اپنی کمائی میں اضافے کے خواہشمند، فرسودہ معافی دینے کے لیے اس قدر تیار تھے کہ ہر قسم کے مجرموں نے ان کا سہارا لیا، اس صورت حال کے نتیجے میں بدترین برائیوں میں تیزی سے اضافہ ہوا۔ بیماروں اور غریبوں کو تکلیف اٹھانے کے لیے چھوڑ دیا گیا، جب کہ عطیات جو ان کی ضروریات کو کم کرنے کے لیے تھے، راہبوں کے پاس چلے گئے، جنہوں نے دھمکیوں کے ساتھ لوگوں سے چندہ کا مطالبہ کیا، اور ان لوگوں کی بے حیائی کی مذمت کی جنہوں نے ان کے حکم سے بھیک کو روک دیا۔ غربت کے پیشے کے باوجود، ریاکاروں کی دولت میں مسلسل اضافہ ہو رہا تھا، اور ان کی شاندار عمارتوں اور شاندار میزوں نے ملک کی بڑھتی ہوئی غربت کو مزید واضح کر دیا تھا۔ اور جب انہوں نے اپنا وقت عیش و عشرت میں گزارا تو ان کی جگہ جاہل آدمی بھیجے جو صرف دلفریب کہانیاں، افسانے اور لطیفے سنا سکتے تھے تاکہ لوگوں کا دل بہلا سکیں اور انہیں راہبوں کا اور زیادہ بھروسہ دلائیں۔ تاہم، فریادیوں نے توہم پرست ہجوم کو قابو میں رکھنا جاری رکھا، جس کی وجہ سے وہ یہ ماننے لگے کہ تمام مذہبی فرائض میں شامل ہیں۔

پوپ کی بالادستی کا اعتراف، سنتوں کی عبادت میں اور راہبوں کو عطیات کی پیشکش میں، اور یہ انہیں جنت میں جگہ کی ضمانت دینے کے لیے کافی تھا۔
عقلمند اور پرہیز گار لوگوں نے ان خانقاہی احکامات میں اصلاح لانے کے لیے بے سود محنت کی تھی، لیکن وائکلف نے واضح نظر کے ساتھ یہ اعلان کر کے برائی کی جڑوں پر ضرب لگائی کہ یہ نظام خود باطل ہے اور اسے ختم کر دینا چاہیے۔ بحث اور تحقیقات کا آغاز ہوا۔ جیسے ہی راہبوں نے پوپ کی معافیاں بیچتے ہوئے ملک کا سفر کیا، بہت سے لوگوں کو پیسوں کے عوض معافی حاصل کرنے کے امکان پر شکوک پیدا کیا گیا، اور پوچھا کہ کیا انہیں خدا سے معافی مانگنی چاہیے یا رومن پوپ سے۔ چند لوگوں کو فریئرز کی صلاحیت سے گھبرایا نہیں گیا تھا، جن کے لالچ کی کوئی حد نہیں تھی۔ انہوں نے کہا، "روم کے راہب اور پیشوا ہمیں کینسر کی طرح کھا رہے ہیں۔ خدا ہمیں نجات دے ورنہ لوگ ہلاک ہو جائیں گے۔" اپنے لالچ کو چھپانے کے لیے، ان منحوس راہبوں نے نجات دہندہ کی مثال کی پیروی کرنے کا دعویٰ کیا، اور اعلان کیا کہ یسوع اور اس کے شاگردوں کو لوگوں کے خیرات سے مدد ملی تھی۔ اس ڈھونگ کے نتیجے میں ان کے مقصد کو نقصان پہنچا، کیونکہ اس نے بہت سے لوگوں کو اپنے لیے سچائی سیکھنے کے لیے بائبل کی طرف راغب کیا۔ انسانوں کے ذہنوں کو سچائی کے ماخذ کی طرف لے جایا گیا تھا، جسے چھپانا رومن کا مقصد تھا۔

وائکلف نے جنگجوؤں کے خلاف مقالے لکھنا اور شائع کرنا شروع کیا، تاہم، ان کے ساتھ جھگڑا کرنے کے لیے اتنا زیادہ نہیں تھا کہ لوگوں کے ذہنوں کو بائبل اور اس کے مصنف کی تعلیمات کی طرف راغب کیا جائے۔ اس نے زور دے کر کہا کہ معافی یا معافی کی طاقت پوپ کے پاس عام پادریوں سے زیادہ کسی حد تک نہیں تھی، اور یہ کہ کوئی بھی انسان اس وقت تک صحیح معنوں میں خارج نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ خود پر الٰہی سزا نہ لے آئے۔ اس سے زیادہ مؤثر طریقے سے وہ دنیاوی اور روحانی تسلط کے اس بہت بڑے ڈھانچے کی تباہی کا کام نہیں کر سکتا تھا جسے پوپ نے کھڑا کیا تھا، اور جس میں لاکھوں لوگوں کی روحیں اور جسم اسیر تھے۔

ایک بار پھر وائکلف کو روم کی مداخلت کے خلاف انگریزی تاج کے حقوق کا دفاع کرنے کے لیے طلب کیا گیا اور، شاہی سفیر کے طور پر مقرر کیا گیا، اس نے دو خرچ کیے

Machine Translated by Google

ہالینڈ میں سال، پوپ کے مندوبین کے ساتھ کانفرنس میں۔ وہاں اس نے فرانس، اٹلی اور اسپین کے پادریوں سے بات چیت کی اور اسے حالات کا جائزہ لینے اور انگلستان میں ان سے چھپی ہوئی بہت سی چیزوں کا علم حاصل کرنے کا موقع ملا۔ اس نے بہت کچھ سیکھا جس نے اسے اپنے بعد کے کام کی بنیاد دی۔

پوپ کی عدالت کے ان نمائندوں میں اس نے درجہ بندی کے اصل کردار اور مقاصد کو پڑھا۔
اس کے بعد وہ اپنی سابقہ تعلیمات کو زیادہ کھلے عام اور زیادہ جوش کے ساتھ دہرانے کے لیے انگلستان واپس آیا اور اعلان کیا کہ لالچ، غرور اور دھوکہ دہی روم کے دیوتا ہیں۔
اپنے ایک مقالے میں، پوپ اور اس کے جمع کرنے والوں کے بارے میں، اس نے کہا: "وہ
وہ ہماری سرزمین سے غریبوں کا سہارا لیتے ہیں اور سالانہ ہزاروں نشانات، اور بادشاہ کے پیسے بھی، مقدسات اور روحانی چیزوں کے لیے، جو کہ سیمونی کی ملعون بدعت ہے، اور تمام عیسائیت کی حمایت کرتے ہیں اور اپنی بدعت کو برقرار رکھتے ہیں۔ درحقیقت، یہاں تک کہ اگر ہماری مملکت میں سونے کا ایک بہت بڑا پہاڑ موجود ہو اور اس کو کسی دوسرے آدمی نے نہ پکڑا ہو، سوائے اس مغرور اور دنیا دار پادری کے جمع کرنے والے کے، وقت کے ساتھ ساتھ یہ بلندی ختم ہو جائے گی، کیونکہ وہ ہم سے سارا پیسہ لے لیتا ہے۔ زمین اور وہ بدلے میں کچھ نہیں دیتا ہے سوائے خدا کی لعنت کے اس کے لیے۔

انگلستان واپسی کے فوراً بعد، وائکلف کو بادشاہ کی طرف سے لٹر ورتھ کی ریکٹری میں ملاقات ہوئی۔ یہ ایک یقینی بات تھی کہ بادشاہ کم از کم اپنی واضح تقریروں سے پریشان نہیں ہوا تھا۔ عدالت کی کارروائی کے ساتھ ساتھ قوم کے عقیدے کی تشکیل میں وائکلف کا اثر محسوس کیا گیا۔

پوپ کی گرجاں اس پر فوراً پھینکی گئیں۔ تین بیل انگلستان روانہ کیے گئے -ایک یونیورسٹی میں، ایک بادشاہ کے لیے، اور ایک پیشی کے لیے -سبھی نے بدعت کے استاد کو خاموش کرنے کے لیے فوری اور فیصلہ کن اقدامات کا حکم دیا۔ تاہم، بیلوں کے پہنچنے سے پہلے، بشپس نے، اپنے جوش میں، وائکلف کو مقدمے کے لیے ان کے سامنے پیش ہونے کے لیے بلایا تھا۔ لیکن بادشاہی کے دو سب سے طاقتور شہزادے اس کے ساتھ عدالت میں گئے، اور لوگوں نے عمارت کو گھیرے میں لے لیا اور اس پر دھاوا بول دیا، ججوں کو اس قدر ڈرایا کہ کارروائی عارضی طور پر معطل کر دی گئی، اور وائکلف کو پرامن طریقے سے جانے دیا گیا۔ .

کچھ ہی دیر بعد، ایڈورڈ IIIکا انتقال ہو گیا، جسے پیش کرنے والوں نے، اپنی بڑھاپے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے، مصلح کے خلاف اثر انداز ہونے کی کوشش کی تھی، اور وائکلف کا ایک سابق محافظ قوم کا ریجنٹ بن گیا۔

لیکن پوپ کے بیلوں کی آمد نے انگلستان بھر میں بدعتیوں کو قید کرنے کا ایک مستقل حکم جاری کیا۔ یہ پیمائشیں براہ راست الاؤ کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ ایسا لگتا تھا کہ وائکلف جلد ہی روم کے انتقام کا شکار ہو جائے گا۔

لیکن وہ جس نے ماضی میں اعلان کیا تھا، "ڈرو نہیں... میں تمہاری ڈھال ہوں" (جنرل 15:1)نے پھر اپنے بندے کی حفاظت کے لیے اپنا ہاتھ بڑھایا۔ موت مصلح کو نہیں بلکہ اس پوپ کو آئی جس نے اپنی تباہی کا حکم دیا تھا۔ گریگوری XIکی موت ہو گئی اور کلیسائیسٹ جو وائکلف کے مقدمے کی سماعت کے لیے جمع ہوئے تھے منتشر ہو گئے۔

خدا کی پروویڈنس نے ایسے واقعات کو بھی فروغ دیا جنہوں نے اصلاح کی ترقی کا موقع فراہم کیا۔ گریگوری کی موت کے بعد دو حریف پوپ کا انتخاب ہوا۔ دو متضاد طاقتیں، جن میں سے ہر ایک کا دعویٰ غلط ہے، اب اطاعت کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ ہر ایک نے وفاداروں سے مطالبہ کیا کہ وہ دوسرے کے خلاف جنگ لڑنے میں اس کی مدد کرے، اپنے مخالفین کے خلاف خوفناک عناد کے ساتھ اپنے مطالبات کو تقویت دے اور اس کی حمایت کرنے والوں کے لیے جنت میں انعام کے وعدے کرے۔ ان واقعات نے پاپائیت کی طاقت کو بہت کمزور کر دیا۔ حریف دھڑوں نے ایک دوسرے پر حملہ کرنے کے لیے ہر ممکن کوشش کی، اور وائکلف کو ایک وقت کے لیے آرام دیا گیا۔ ایک پوپ سے دوسرے پوپ کی طرف اناتھیما اور ملامتیں اڑ گئیں، اور ان کے متضاد دعووں کی حمایت کے لیے خون کی ندیاں بہائی گئیں۔ جرائم اور اسکینڈلز نے چرچ کو سیلاب میں ڈال دیا۔

دریں اثنا، مصلح، Lutterworthمیں اپنے پارش کے خاموش اعتکاف میں، تھا

Machine Translated by Google

لوگوں کی توجہ متنازعہ پوپوں سے یسوع، امن کے شہزادے کی طرف ہٹانے کے لیے تندہی سے کام کرنا۔

فرقہ بندی، تمام دشمنیوں اور بدعنوانی کے ساتھ، اس نے اصلاح کے لیے راستہ تیار کیا، جس سے لوگوں کو یہ دیکھنے کے قابل بنایا گیا کہ واقعی پوپ کا عہدہ کون ہے۔ اس نے اپنے ایک مقالے میں شائع کیا، "پوپس کا فرق،" وائکلف نے لوگوں سے کہا کہ وہ اس بات پر غور کریں کہ کیا یہ دونوں پادری ایک دوسرے کو دجال قرار دینے میں سچ نہیں بول رہے تھے۔ "شیطان،" اُس نے کہا، "اب ایک میں نہیں بلکہ دو پادریوں میں حکومت کرتا ہے۔ مرد، مسیح کے نام پر، ان دونوں پر غالب آئیں۔"

وائکلف نے اپنے ماسٹر کی طرح غریبوں کو خوشخبری سنائی۔ لٹر ورتھ میں اپنے پارش کے عاجز گھروں میں روشنی پھیلانے سے مطمئن نہیں، وہ اسے انگلینڈ کے ہر حصے میں لے جانے کے لیے نکلا۔ اس ارادے کو پورا کرنے کے لیے، اس نے سادہ، دیندار مبلغین کا ایک گروہ منظم کیا جو سچائی سے محبت کرتے تھے اور اسے پھیلانے کے علاوہ کچھ نہیں چاہتے تھے۔ یہ لوگ بازاروں میں، بڑے شہروں کی سڑکوں اور گلی کوچوں میں تعلیم دیتے ہوئے ہر جگہ گئے۔ وہ بوڑھوں، بیماروں اور غریبوں کی تلاش میں نکلے اور انہیں خدا کے فضل کی خوشخبری سنائی۔

آکسفورڈ میں الہیات کے پروفیسر کے طور پر، وائکلف نے یونیورسٹی کے ہالوں میں خدا کے کلام کی تبلیغ کی۔ اس طرح اس نے اتنی دیانتداری سے اپنی زیر نگرانی طلبہ پر سچائی ظاہر کی کہ اسے "انجیل کا ڈاکٹر" کا خطاب ملا۔ لیکن ان کی زندگی کا عظیم کام صحیفوں کا انگریزی زبان میں ترجمہ تھا۔ کتاب کی سچائی اور معنی کے عنوان سے ایک تصنیف میں ، اس نے بائبل کا ترجمہ کرنے کے اپنے ارادے کا اظہار کیا، تاکہ انگلستان میں ہر آدمی اپنی مادری زبان میں شاندار کتاب پڑھ سکے۔

خدا کے کام

لیکن اچانک ان کے کام میں خلل پڑ گیا۔ اگرچہ وہ ابھی ساٹھ سال کے بھی نہیں ہوئے تھے لیکن مسلسل محنت، مطالعہ اور دشمنوں کے حملوں نے اس کی قوت کو ختم کر دیا تھا اور اسے وقت سے پہلے بوڑھا کر دیا تھا۔ وائکلف پر ایک خطرناک بیماری کا حملہ ہوا۔ اس خبر سے اہلیان علاقہ میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔

اب، اُنہوں نے سوچا، وہ اُس نقصان پر دل سے توبہ کرے گا جو اُس نے چرچ کو کیا تھا۔ وہ اس کا اعتراف سننے کے لیے جلدی سے اس کے کوارٹر میں گئے۔ چار مذہبی احکامات کے نمائندے، چھ سول اہلکاروں کے ساتھ، مرنے والے شخص کے ارد گرد جمع ہوئے۔ "تمہارے ہونٹوں پر موت ہے،" وہ بولے۔

"اپنی غلطیوں کو تسلیم کریں اور ہماری موجودگی میں ہر وہ چیز واپس لیں جو آپ نے ہمارے نقصان کے لئے کہی ہیں۔" مصلح خاموشی سے سنتا رہا اور پھر اپنے معاون کو حکم دیا کہ وہ اسے بستر سے اٹھا لے۔ جب وہ اس کے استعفیٰ کے منتظر تھے، ان کی طرف دھیان سے دیکھتے ہوئے، اس نے ایک مضبوط اور مضبوط آواز میں کہا جس نے انہیں اکثر کانپ دیا تھا: "میں نہیں مروں گا، لیکن میں زندہ رہوں گا اور فریادوں کے برے اعمال کا اعلان کروں گا۔" حیران اور شرمندہ ہو کر راہب تیزی سے کمرے سے نکل گئے۔

وائکلف کی بات سچ ثابت ہوئی۔ وہ اپنے ہم وطنوں کے ہاتھوں میں روم کے خلاف سب سے طاقتور ہتھیار رکھنے کے لیے زندہ رہا، انہیں بائبل دینے کے لیے، وہ آلہ جس کو آسمان نے لوگوں کو آزاد کرنے، روشن کرنے اور بشارت دینے کے لیے نامزد کیا تھا۔

اس کام کو انجام دینے میں بہت سی بڑی رکاوٹوں کو دور کرنا پڑا۔ وائکلف پر کمزوری کا بوجھ تھا اور وہ جانتا تھا کہ اس کے پاس کام کرنے کے لیے صرف چند سال باقی ہیں۔ اس نے اس مخالفت کو دیکھا جس کا اسے سامنا کرنا پڑا، لیکن، خدا کے کلام کے وعدوں سے حوصلہ پا کر، وہ بغیر کسی خوف کے آگے بڑھا۔ تجربے سے مالا مال اپنی فکری صلاحیتوں کی پوری قوت کے ساتھ، وہ اپنے عظیم ترین کاموں کے لیے خصوصی الٰہی پرووِڈنس کے ذریعے محفوظ اور تیار کیا گیا تھا۔ جب کہ تمام مسیحی دُنیا ہنگامہ آرائی میں ملوث تھی، مصلح نے، لٹر ورتھ میں اپنی ریکٹری میں، باہر کے طوفان پر کوئی توجہ نہیں دی، بلکہ خود کو اپنے مقرر کردہ کام پر لگایا۔

آخر کار کام مکمل ہو گیا —بائبل کا پہلا ترجمہ جو اب تک کیا گیا تھا۔ خدا کا کلام انگلینڈ کے لیے کھلا تھا۔ مصلح کو اب نہ جیل کا خوف تھا اور نہ داؤ سے۔

Machine Translated by Google

اس نے انگریزوں کے ہاتھ میں ایک ایسا نور رکھا تھا جو کبھی بجھنے والا نہیں تھا۔ اپنے ہم وطنوں کو بائبل دینے میں، وائکلف نے جہالت اور برائی کی زنجیروں کو توڑنے کے لیے، اپنے ملک کو آزاد کرنے اور بلند کرنے کے لیے اس سے زیادہ کام کیا تھا، جتنا کہ میدان جنگ میں سب سے زیادہ شاندار فتوحات سے حاصل کیا گیا تھا۔

چونکہ طباعت کا فن ابھی تک معلوم نہیں تھا، صرف سست اور تھکا دینے والے کام کے ذریعے ہی بائبل کی نقلیں بڑھائی جا سکتی تھیں۔ اس کتاب کو حاصل کرنے میں اتنی دلچسپی تھی کہ بہت سے لوگ رضاکارانہ طور پر اس کی نقل کرنے کے کام میں لگ گئے، لیکن یہ مشکل تھا کہ نقل کرنے والوں کی طلب پوری ہو گئی۔ کچھ امیر ترین خریدار پوری بائبل چاہتے تھے۔ دوسروں نے صرف ایک حصہ خریدا۔ بہت سے معاملات میں، کئی خاندان ایک کاپی خریدنے کے لیے اکٹھے ہوئے۔ چنانچہ وائکلف کی بائبل جلد ہی لوگوں کے گھروں میں پہنچ گئی۔

مردوں کی وجہ سے اپیل نے انہیں پوپ کے عقیدوں کے سامنے غیر فعال تسلیم کرنے سے بیدار کیا۔ وائکلف نے اب پروٹسٹنٹ ازم کے مخصوص عقائد سکھائے—مسیح میں ایمان کے ذریعے نجات اور صحیفے کی خصوصی غلطی۔ اس کے بھیجے ہوئے مبلغین نے مصلح کی تحریروں کے ساتھ ساتھ بائبل کو اس قدر کامیابی کے ساتھ پھیلایا کہ انگلستان کی تقریباً نصف آبادی نے نئے عقیدے کو قبول کر لیا۔

صحیفوں کے ظہور نے چرچ کے حکام کو خوف لایا۔ اب انہیں وائکلف سے کہیں زیادہ طاقتور آلہ کا سامنا کرنا پڑا، ایک ایسا ایجنٹ جس کے خلاف ان کے ہتھیاروں کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔ اُس وقت، انگلستان میں بائبل کی ممانعت کا کوئی قانون نہیں تھا، جیسا کہ انگریزی زبان میں پہلے کبھی شائع نہیں ہوا تھا۔

مقبول ایسے قوانین بعد میں بنائے گئے اور سختی سے نافذ کیے گئے۔ دریں اثنا، پادریوں کی کوششوں کے باوجود، ایک وقت کے لیے خدا کے کلام کو گردش کرنے کا موقع ملا۔

پاپش لیڈروں نے ایک بار پھر مصلح کی آواز کو خاموش کرنے کی سازش کی۔
انہیں یکے بعد دیگرے تین عدالتوں میں پیش ہونے کے لیے بلایا گیا لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ سب سے پہلے، بشپس کی ایک جماعت نے اس کی تحریروں کو بدعتی قرار دیا اور، نوجوان کنگ رچرڈ دوم کو ان کے حق میں جیت کر، ایک شاہی فرمان حاصل کیا جس میں ان تمام لوگوں کو جیل بھیجنے کی مذمت کی گئی جو مذمت شدہ عقائد کے حامل تھے۔

وائکلف نے سنوڈ سے پارلیمنٹ میں اپیل کی۔ بے خوف ہو کر، اس نے قومی کونسل کے سامنے درجہ بندی کی مذمت کی اور چرچ کی طرف سے منظور شدہ زبردست بدسلوکی کے خلاف اصلاح کا مطالبہ کیا۔ قائل کرنے والی طاقت کے ساتھ اس نے پوپ کے غاصبوں اور بدعنوانیوں کی تصویر کشی کی۔ اس کے دشمن پریشان تھے۔ وائکلف کے دوستوں اور حامیوں کو مجبور کیا گیا کہ وہ سر تسلیم خم کر دیں، اور خود مصلح سے، اپنی عمر رسیدہ عمر میں، تنہا اور دوستانہ، اعتماد کے ساتھ توقع کی جاتی تھی کہ وہ تاج اور میٹر کے مشترکہ اختیار کے سامنے جھک جائے گا۔ لیکن اس کے بجائے پاپسٹوں نے خود کو شکست خوردہ پایا۔ وائکلف کی ہلچل مچانے والی اپیلوں سے بیدار ہونے والی پارلیمنٹ نے ظلم و ستم کے حکم کو منسوخ کر دیا اور مصلح کو دوبارہ رہا کر دیا گیا۔

تیسری بار، اسے مقدمے کی سماعت کے لیے لایا گیا، اور اب مملکت کی اعلیٰ کلیسیائی عدالت کے سامنے۔ اس میں بدعت کی طرف کوئی احسان نہیں کیا جائے گا۔
اس میں آخر کار روم کی فتح ہو گی اور مصلح کا کام بند ہو جائے گا۔ تو پاپسٹوں نے سوچا۔ اگر وہ اپنے مقصد کو پورا کر سکتے ہیں تو، وائکلف اپنے عقائد کو ترک کرنے پر مجبور ہو جائیں گے، یا اس عدالت کو براہ راست شعلوں پر چھوڑ دیں گے۔

لیکن وائکلف پیچھے نہیں ہٹے۔ وہ dissimulationکا استعمال نہیں کر سکتا.
اس نے بے خوفی سے اپنی تعلیمات کو برقرار رکھا اور اپنے ستانے والوں کے الزامات کی تردید کی۔
اپنی ذات اور اپنی حیثیت سے محروم ہو کر اس نے اپنے سننے والوں کو الٰہی عدالت کے سامنے بلایا اور ان کے فسق و فجور اور فریب کو ابدی سچائی کے ترازو میں تولا۔ اس کونسل ہال میں روح القدس کی طاقت محسوس کی گئی۔ ایک آسمانی سحر اس کے سامعین پر حاوی تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ ان میں جگہ چھوڑنے کی طاقت نہیں ہے۔ خُداوند کے ترکش کے تیروں کی طرح مصلح کی باتیں اُن کے دلوں کو چھیدتی تھیں۔ بدعت کا جو الزام انہوں نے اس پر لگایا تھا وہ خود پر ڈال دیا گیا۔ فی

Machine Translated by Google

اس نے پوچھا، کس نے ان کی غلطیاں پھیلانے کی جرات کی؟ نفع کی خاطر، خدا کے فضل کا بازار گرم کرنا۔

آخر میں اس نے کہا: "آپ کے خیال میں آپ کس سے جھگڑ رہے ہیں؟ قبر کے کنارے پر ایک بوڑھے آدمی کے ساتھ؟
نہیں! سچائی کے ساتھ، سچائی جو تم سے زیادہ مضبوط ہے اور تم پر غالب آئے گی۔" یہ کہہ کر وہ مجلس سے الگ ہو گیا اور اس کے کسی مخالف نے اسے روکنے کی کوشش نہ کی۔

وائکلف کا کام تقریباً ختم ہو چکا تھا۔ حق کا جھنڈا جو اس نے اتنی دیر تک اٹھا رکھا تھا اس کے ہاتھوں
سے گرنے کو تھا۔ لیکن ایک بار پھر اسے خوشخبری کی گواہی دینی چاہیے۔ گمراہی کی بادشاہی کے گڑھ سے حق کا اعلان ہونا تھا۔ وائکلف کو روم میں پوپ کی عدالت میں پیش ہونے کے لیے بلایا گیا تھا، جس نے اکثر مقدسین کا خون بہایا تھا۔ وہ اس خطرے سے بے خبر نہیں تھا جس کی وجہ سے اسے خطرہ لاحق تھا، تاہم، وہ سمن کی تعمیل کرتا اگر فالج کا حملہ نہ ہوتا جس کی وجہ سے اس کے لیے سفر کرنا ناممکن ہو جاتا۔ لیکن اگرچہ اس کی آواز روم میں سنائی نہیں دیتی تھی، لیکن وہ خط کے ذریعے بول سکتا تھا۔ اور اسی طرح اس نے کیا۔

اپنی ریکٹری سے، مصلح نے پوپ کو ایک خط لکھا، جو کہ لہجے میں احترام اور مسیحی روح کے ساتھ،
پوپ کی شان اور غرور کے لیے سخت سرزنش تھی۔ اُس نے کہا: "واقعی، میں ہر ایک آدمی کے سامنے اپنے عقیدے کو کھولنے اور اعلان کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہوں، اور خاص طور پر روم کے بشپ کو، جو جیسا کہ میں سمجھتا ہوں کہ سیدھا اور سچا ہے، خوشی سے میرے نام نہاد عقیدے کی تصدیق کرے گا، یا اگر یہ غلطی ہوئی ہے تو اسے درست کریں گے. سب سے پہلے، میں مانتا ہوں کہ مسیح کی خوشخبری خدا کے قانون کا پورا جسم ہے... میں کہتا ہوں اور برقرار رکھتا ہوں کہ روم کا بشپ، چونکہ وہ یہاں زمین پر مسیح کا وکر ہے، اس لیے تمام مردوں سے زیادہ اس سے جڑا ہوا ہے۔ انجیل کا قانون کیونکہ مسیح کے شاگردوں میں عظمت عزت یا دنیوی اعزازات پر مشتمل نہیں تھی، بلکہ مسیح کی درستی اور اس کی زندگی اور رویوں میں بہت قریب سے پیروی کرنے میں شامل تھی... مسیح، یہاں اپنی زیارت کے وقت، سب سے غریب آدمی تھا، حقیر اور مسترد کرتا تھا۔ تمام دنیاوی عزت اور تسلط۔"

"کسی بھی وفادار آدمی کو خود پوپ یا کسی دوسرے مقدس آدمی کی پیروی نہیں کرنی چاہئے، سوائے
ان نکات کے جن میں اس نے خداوند یسوع مسیح کی پیروی کی ہے۔ پطرس اور زبیدی کے بیٹوں کے لیے، دنیاوی اعزازات کی خواہش کرتے ہوئے، مسیح کے نقش قدم پر چلنے کے برعکس، گناہ کیا، اس لیے ان غلطیوں کی پیروی نہیں کرنی چاہیے۔"

"پوپ کو تمام دنیاوی تسلط اور حکومت کو سیکولر طاقت پر چھوڑ دینا چاہیے، اور اس مقصد کے لیے
اسے اپنے تمام پادریوں کو مؤثر طریقے سے قائل اور نصیحت کرنا چاہیے، جیسا کہ مسیح نے کیا اور خاص طور پر اپنے رسولوں کے ذریعے۔"
"اگر میں ان میں سے کسی بھی نکتے پر غلطی کرتا ہوں تو، اگر ضروری ہو تو، میں انتہائی عاجزی کے
ساتھ اصلاح اور یہاں تک کہ موت کو بھی پیش کروں گا۔ اگر میں اپنی مرضی اور خواہش کے مطابق کام کر سکتا ہوں تو میں روم کے بشپ کے سامنے ضرور حاضر ہو جاؤں گا۔ لیکن خُداوند دوسری صورت میں چاہتا تھا اور مجھے مردوں کی بجائے خُدا کی اطاعت کرنا سکھایا۔

اختتامی طور پر، وائکلف نے کہا: "آئیے اپنے خُداوند اپنے خُدا سے دعا کریں، کہ وہ ہمارے پوپ اربن VIکو
منتقل کرے، جیسا کہ وہ پہلے ہی کر رہا ہے، تاکہ وہ اپنے پادریوں کے ساتھ مل کر زندگی اور رویوں میں خُداوند یسوع مسیح کی پیروی کر سکے۔ اور یہ کہ وہ لوگوں کو مؤثر طریقے سے سکھا سکتے ہیں، اور یہ کہ وہ بھی وفاداری سے ان کی پیروی کر سکتے ہیں۔"
اس طرح وائکلف نے پوپ اور اس کے کارڈینلز کے سامنے مسیح کی عاجزی اور عاجزی کو پیش کیا، جو نہ صرف
ان کو بلکہ تمام مسیحی دنیا کے لیے، اپنے اور اس آقا کے درمیان جس کے وہ نمائندے ہونے کا دعویٰ کرتے تھے، کو ظاہر کرتے تھے۔
وائکلف کو یقینی طور پر توقع تھی کہ اس کی زندگی وفاداری کی قیمت ہوگی۔
بادشاہ، پوپ اور بشپ اس کی بربادی کو فروغ دینے میں متحد تھے، اور ایسا لگتا تھا کہ اس کے اور داؤ کے درمیان زیادہ سے زیادہ چند مہینے کھڑے ہیں۔ لیکن اس کی ہمت غیر متزلزل تھی۔ انہوں نے کہا کہ آپ شہادت کا تاج حاصل کرنے کی بات کیوں کرتے ہیں؟ "مغرور پیشواوں کو مسیح کی خوشخبری سنائیں اور شہادت نہیں ہوگی۔

Machine Translated by Google

غائب ہو جائے گا. کیا! کیا میں زندہ رہوں اور خاموش رہوں... کبھی نہیں! ضرب لگنے دو۔
میں آپ کے آنے کا انتظار کر رہا ہوں۔"
لیکن خُدا کی پرووِیڈنس نے پھر بھی اپنے بندے کی حفاظت کی۔ وہ شخص جو اپنی زندگی کے روزمرہ
کے خطرات میں حق کے دفاع میں پوری دلیری سے کھڑا رہا، دشمنوں کی نفرت کا شکار نہیں ہوا۔ وائکلف نے کبھی بھی اپنی
حفاظت کی کوشش نہیں کی، لیکن رب اس کا محافظ تھا۔ اور اب جب دشمنوں کو اپنے شکار کا یقین ہو گیا تو خدا کے
ہاتھ نے اسے ان کی پہنچ سے دور کر دیا۔ لٹر ورتھ میں اپنے گرجا گھر میں، جب وہ کمیونین دینے ہی والے تھے، وہ فالج کا
شکار ہو گئے اور جلد ہی اپنی جان دے دی۔

خدا نے وائکلف کو اپنا کام سونپا تھا۔ اس نے اپنے منہ میں کلمہ حق اور چاروں طرف پہرہ لگا رکھا تھا
تاکہ یہ کلام لوگوں تک پہنچ سکے۔ ان کی جان کی حفاظت کی گئی اور ان کی محنتیں اس وقت تک جاری رہیں جب تک
کہ اصلاح کے عظیم کام کی بنیاد نہیں رکھی گئی۔

وائکلف تاریک دور کے دھندلاپن سے ابھرا۔ اس سے پہلے کوئی ایسا نہیں تھا جس کے کام سے وہ اپنے
نظام کی اصلاح کر سکے۔ جان دی بپتسمہ دینے والے کی طرح، ایک خاص مشن کو انجام دینے کے لیے آگے بڑھا، وہ ایک نئے
دور کا ہیرالڈ تھا۔ اس کے باوجود اس نے جو نظام حق پیش کیا اس میں ایک وحدت اور سالمیت تھی جس سے ان کے
پیروکار مصلحین تجاوز نہ کر سکے اور جو کچھ سو سال بعد بھی حاصل نہ کر سکے۔ اس کی بنیاد اتنی وسیع اور گہری تھی،
اس کا ڈھانچہ اتنا مضبوط اور سچا تھا کہ اسے اپنے بعد آنے والوں کو دوبارہ تعمیر کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔

وائکلف نے جس عظیم تحریک کا آغاز کیا، جو ضمیر اور عقل کو آزاد کرنے کے لیے تھی، اور روم کے فاتحانہ
رتھ کے ساتھ جوڑے ہوئے قوموں کو آزاد کرنے کے لیے تھی، اس کا ماخذ بائبل میں موجود تھا۔ یہاں اس نعمت کے دھارے کا
منبع تھا جو زندگی کے پانی کی طرح چودھویں صدی سے بہتا ہے۔ وائکلف نے مقدس صحیفوں کو مکمل ایمان کے ساتھ خدا
کی مرضی کے الہامی مکاشفہ، ایمان اور عمل کے کافی اصول کے طور پر قبول کیا۔ اس نے روم کے چرچ کو ایک الہی اور بے
مثال اتھارٹی کے طور پر تسلیم کرنے اور ایک ہزار سال پہلے قائم کی گئی تعلیمات اور رسم و رواج کو بلا شبہ احترام کے ساتھ
قبول کرنے کی تعلیم دی تھی۔ لیکن وہ خُدا کا پاک کلام سننے کے لیے اِس سب سے مُڑ گیا۔ یہ وہ اختیار تھا جسے اس نے
لوگوں سے پہچاننے کے لیے بلایا تھا۔

چرچ کے بجائے پوپ کے ذریعے بات کرنے کے، اس نے اعلان کیا کہ واحد حقیقی اتھارٹی خدا کی آواز ہونی چاہیے جو اس کے کلام
کے ذریعے بولے۔ اور اس نے نہ صرف یہ سکھایا کہ بائبل خدا کی مرضی کا کامل مکاشفہ ہے، بلکہ یہ کہ روح القدس اس کا
واحد ترجمان ہے، اور یہ کہ ہر آدمی کو، اس کی تعلیمات کے مطالعہ سے، اپنے لیے فرض سیکھنا چاہیے۔ اس طرح وائکلف نے
مردوں کے ذہنوں کو پوپ اور روم کے چرچ سے خدا کے کلام کی طرف موڑ دیا۔

وہ سب سے بڑے مصلحین میں سے تھے۔ فکری وسعت میں، فکر کی فصاحت میں، سچائی کو برقرار
رکھنے میں مضبوطی اور اس کے دفاع میں بہادری میں، ان کے برابر ان کی پیروی کرنے والے بہت کم تھے۔ زندگی کی پاکیزگی،
مطالعہ اور کام میں انتھک محنت، لافانی دیانتداری، اور اس کی وزارت میں مسیحی محبت اور وفاداری، سب سے پہلے
مصلحین کی خصوصیت تھی۔ اور یہ اس دور کی فکری مبہمیت اور اخلاقی خرابی کے باوجود جس میں وہ رہتا تھا۔

وائکلف کا کردار مقدس صحیفوں کی تعلیم اور تبدیلی کی طاقت کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ یہ بائبل تھی
جس نے اسے بنایا جو وہ تھا۔ وحی کی عظیم سچائیوں کو سمجھنے کی کوشش تمام فیکلٹیوں کو تازگی اور جوش بخشتی
ہے۔ یہ ذہن کو وسعت دیتا ہے، ادراک کو تیز کرتا ہے اور فیصلے کو پختہ کرتا ہے۔ بائبل کا مطالعہ ہر سوچ، احساس، اور
خواہشات کو تابناک بنائے گا جیسا کہ کوئی دوسرا مطالعہ نہیں کر سکتا۔ وہ مقصد، صبر، ہمت اور استقامت دیتا ہے۔ یہ
کردار کو نکھارتا ہے اور روح کو پاک کرتا ہے۔ صحیفوں کا بغور اور احترام سے مطالعہ-

دماغ کو لامحدود دماغ کے ساتھ براہ راست رابطے میں لانا —دنیا کے مردوں کو دے گا۔

Machine Translated by Google

انسانی فلسفہ کے وسائل کی طرف سے فراہم کی گئی سب سے زیادہ قابل تربیت کے نتیجے میں پہلے سے کہیں زیادہ مضبوط اور فعال عقل کے ساتھ ساتھ اعلیٰ اصول۔ زبور نویس کہتا ہے، "تیرے الفاظ کی وضاحت روشنی بخشتی ہے"، "یہ سادہ لوگوں کو سمجھ دیتا ہے"
(زبور ۔119:130)
وائکلف کے سکھائے گئے عقائد کچھ عرصے تک پھیلتے رہے۔ اس کے پیروکار، جنہیں "وائیکلیفائٹس یا لولارڈز" کے نام سے جانا جاتا ہے، نہ صرف انگلستان کو پار کر گئے، بلکہ انجیل کا علم لاتے ہوئے دیگر ممالک میں پھیل گئے۔ اب جب کہ اُن کا لیڈر چلا گیا، مبلغین نے پہلے سے بھی زیادہ جوش و خروش سے کام کیا، اور ہجوم اُن کی تعلیم سننے کے لیے اُمڈ آیا۔

کچھ شرافت سے تعلق رکھنے والے، اور یہاں تک کہ بادشاہ کی بیوی بھی، مذہب تبدیل کرنے والوں میں شامل تھے۔
بہت سی جگہوں پر لوگوں کے آداب میں قابل ذکر اصلاح آئی اور گرجا گھروں سے رومی ازم کی بت پرست علامتیں ہٹا دی گئیں۔ لیکن جلد ہی ان لوگوں پر ظلم و ستم کا ایک ظالمانہ طوفان برپا ہو گیا جنہوں نے بائبل کو اپنا رہنما ماننے کی جرات کی۔ روم کے احسانات کے ذریعے اپنے اقتدار کو مضبوط کرنے کے خواہشمند انگریز بادشاہوں نے مصلحین کی قربانی دینے سے بھی دریغ نہیں کیا۔ انگلستان کی تاریخ میں پہلی بار انجیل کے شاگردوں کے خلاف الاؤ جلانے کا حکم دیا گیا۔ شہادت کے بعد شہادت ہوئی۔

حق کے علمبردار، کالعدم اور اذیت کا شکار، صرف اپنی بات ہی نکال سکتے تھے۔
رب الافواج کے کانوں میں پکارتا ہے۔ چرچ کے دشمنوں اور بادشاہی کے غداروں کے طور پر شکار کیے گئے، وہ خفیہ جگہوں پر تبلیغ کرتے رہے، غریبوں کے عاجز گھروں میں جہاں تک ہو سکے پناہ ڈھونڈتے رہے، اور اکثر گڑھوں اور غاروں میں بھی چھپ جاتے تھے۔

ظلم و ستم کے قہر کے باوجود، مذہبی عقیدے کی مروجہ بدعنوانی کے خلاف ایک پرسکون، متقی،
پرجوش اور صبر کا مظاہرہ صدیوں تک جاری رہا۔ اُن ابتدائی زمانے کے عیسائیوں کو سچائی کا صرف ایک جزوی علم تھا، پھر بھی اُنہوں نے خُدا کے کلام سے محبت کرنا اور اُس کی فرمانبرداری کرنا سیکھ لیا تھا، اور اُس کی خاطر صبر سے دُکھ اُٹھائے تھے۔ رسولی ایام کے شاگردوں کی طرح، بہت سے لوگوں نے مسیح کی خاطر اپنے سیکولر مال کو قربان کر دیا۔ جن لوگوں کو اپنے گھروں میں رہنے کی اجازت دی گئی تھی، انہوں نے اپنے جلاوطن بھائیوں کو خوشی سے پناہ دی، اور جب وہ بھی نکالے گئے، تو بخوشی جلاوطن ہونے والوں کی قسمت کو قبول کیا۔

ہزاروں، یہ سچ ہے، اپنے ظلم و ستم کے قہر سے خوفزدہ ہو کر، ایمان کی قربانی کے ذریعے آزادی حاصل کی، اور توبہ کرنے والوں کے لباس میں جیلوں کو چھوڑ کر، اپنے ترک کو عام کیا۔ تاہم، وہاں کوئی کم تعداد نہیں تھی -جن میں عظیم پیدائشی مرد اور دیگر عاجز حالت کے لوگ شامل تھے -جنہوں نے بے خوفی سے تہھانے، "ٹاورز آف دی لولارڈز" میں اور اذیت اور شعلوں کے درمیان سچائی کی گواہی دی۔ "اُس کی مصیبتوں میں شرکت" جاننے کے لائق سمجھا جاتا ہے۔

پاپسٹ اس کی زندگی کے دوران وائکلف پر اپنی مرضی مسلط کرنے میں ناکام رہے تھے، اور ان کی نفرت
پوری نہیں ہو سکی تھی جب کہ اس کا جسم قبر میں سکون سے آرام کر رہا تھا۔ کونسل آف کانسٹینس کے حکم نامے سے، مصلح کی موت کے 40سال بعد، اس کی ہڈیاں نکال کر سرعام جلا دی گئیں اور اس کی راکھ قریبی ندی میں پھینک دی گئی۔ ایک قدیم مصنف کہتا ہے، "نال اپنی راکھ ایون، ایون کو سیورن، سیورن کو چھوٹے سمندروں اور سمندروں تک لے گئی۔ اور اس طرح وائکلف کی راکھ اس کے نظریے کی علامت ہے، جو اب پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔" دشمنوں نے ان کے بدنیتی پر مبنی عمل کا مطلب بہت کم سمجھا۔

وائکلف کی تحریروں کے ذریعے کہ بوہیمیا سے تعلق رکھنے والے جان ہس کو رومن ازم کی بہت سی
غلطیوں کو ترک کرنے اور اصلاح کے کام میں داخل ہونے پر مجبور کیا گیا۔ اس طرح ان دونوں ملکوں میں اب تک الگ الگ سچائی کا بیج بویا گیا۔ بوہیمیا سے یہ کام دوسری زمینوں تک پھیل گیا۔ مردوں کے ذہنوں کو ہدایت دی گئی۔

Machine Translated by Google

طویل عرصے سے خدا کا بھولا ہوا کلام۔ الہی ہاتھ عظیم اصلاح کی راہ تیار کر رہا تھا۔

Machine Translated by Google

باب 6

ہس اور جیروم

انجیل بوہیمیا میں نئی صدی کے اوائل میں قائم کی گئی تھی۔ بائبل کا ترجمہ کیا گیا تھا اور لوگوں کی زبان میں عوامی عبادت کی جاتی تھی۔ لیکن جیسے جیسے پوپ کی طاقت بڑھتی گئی، خُدا کا کلام مبہم ہو گیا۔ گریگوری VII، جس نے "بادشاہوں کے غرور کو ختم کرنے" کا گھمنڈ کیا تھا، لوگوں کو غلام بنانے کا کوئی کم ارادہ نہیں تھا اور اس کے نتیجے میں، بوہیمین زبان میں عوامی عبادت پر پابندی لگانے والے بیل کو گردش میں لایا تھا۔ پوپ نے اعلان کیا کہ "خدا خوش تھا کہ اس کی عبادت کسی نامعلوم زبان میں منائی گئی، اور اس اصول پر عمل نہ کرنے کے نتیجے میں بہت سی برائیاں اور بدعتیں پیدا ہوئیں۔" اس طرح روم نے حکم دیا کہ خدا کے کلام کی روشنی کو بجھا دیا جائے اور لوگوں کو محدود کر دیا جائے۔ اندھیرے میں لیکن آسمان نے چرچ کے تحفظ کے لیے دوسرے ذرائع فراہم کیے تھے۔

بہت سے والڈنسی اور البیجینسی، فرانس اور اٹلی میں ظلم و ستم کی وجہ سے اپنے گھر چھوڑنے پر مجبور ہو کر بوہیمیا چلے گئے۔ اگرچہ وہ کھلے عام سکھانے کی ہمت نہیں رکھتے تھے، لیکن وہ چھپ کر جوش سے کام کرتے تھے۔ یوں سچا ایمان صدیوں سے محفوظ رہا۔

ہس کے دنوں سے پہلے بوہیمیا میں ایسے مرد تھے جو چرچ میں بدعنوانی اور لوگوں کی بے حیائی کی کھل کر مذمت کرنے کے لیے اٹھے تھے۔ ان کے کاموں نے بڑے پیمانے پر دلچسپی پیدا کی۔ درجہ بندی کے اندیشے جاگ اٹھے اور

انجیل کے شاگردوں کے خلاف ظلم و ستم۔ جنگلوں اور پہاڑوں میں عبادت کرنے پر مجبور، فوجیوں نے ان کا شکار کیا اور ان میں سے بہت سے مارے گئے۔
کچھ عرصے کے بعد، ایک حکم نامہ جاری کیا گیا جس میں رومی فرقے سے بھٹکنے والے کو داؤ پر لگا دینے کی دھمکی دی گئی۔ لیکن جب عیسائیوں نے اپنی جانیں قربان کیں، وہ اپنے مقصد کی فتح کے منتظر تھے۔ ان لوگوں میں سے ایک جنہوں نے "یہ سکھایا کہ نجات صرف مصلوب نجات دہندہ پر ایمان کے ذریعے پائی جاتی ہے"، جب وہ مر گیا تو اعلان کیا: "حق کے دشمنوں کا غصہ اب ہم پر غالب ہے، لیکن یہ ہمیشہ کے لیے ایسا نہیں ہوگا؛ ایک اٹھے گا۔ عام لوگوں میں سے، بغیر تلوار اور اختیار کے، اور وہ اس کے خلاف غالب نہیں آسکیں گے۔" لوتھر کا وقت ابھی بہت دور تھا۔ لیکن کوئی پہلے سے ہی اٹھ رہا تھا، کوئی ایسا شخص جس کی روم کے خلاف گواہی قوموں کو ہلا کر رکھ دے گی۔

João Hussعاجزانہ نسل کا تھا اور اپنے والد کی موت سے کم عمری میں ہی یتیم ہو گیا تھا۔
اس کی متقی ماں، تعلیم اور خوف خدا کو سب سے قیمتی مال سمجھ کر اپنے بیٹے کے لیے ایسی وراثت حاصل کرنے کی کوشش کرتی تھی۔ ہس نے صوبائی اسکول میں تعلیم حاصل کی، پھر پراگ یونیورسٹی گیا، جہاں اسے ایک غریب طالب علم کے طور پر داخل کرایا گیا۔ اس کے ساتھ اس کی والدہ بھی سفر میں تھیں۔ بیوہ اور غریب، جن کے پاس اپنے بیٹے کو دینے کے لیے کوئی میراث یا دنیاوی دولت نہیں تھی۔ لیکن جیسے ہی وہ عظیم شہر کے قریب پہنچے، وہ یتیم نوجوان کے پاس گھٹنے ٹیک کر آسمانی باپ کی برکت سے اس پر التجا کی۔ اس نے بہت کم سوچا تھا کہ اس کی دعا کا جواب کیسے دیا جائے گا۔

یونیورسٹی میں، ہس نے جلد ہی اپنی ناقابل تسخیر درخواست اور تیز رفتار ترقی سے خود کو ممتاز کر لیا، جب کہ اس کی ناقابل تلافی زندگی اور نرم، پرجوش رویے نے اسے عام عزت دلائی۔ وہ رومن کلیسیا کا مخلص پیروکار تھا اور ان روحانی برکات کا پرجوش متلاشی تھا جو اس نے عطا کرنے کا دعویٰ کیا تھا۔ ایک جوبلی کے موقع پر، وہ اعتراف کے لیے گیا اور اپنی معمولی بچت کے آخری چند سکے لیے۔

اس نے عزاداری میں شرکت کے لیے جلوسوں میں حصہ لیا۔ ہائی اسکول کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد وہ کہانت میں داخل ہو گئے۔ تیزی سے اہمیت حاصل کرتے ہوئے، اسے جلد ہی شاہی دربار میں بلایا گیا۔ وہ پروفیسر اور بعد میں ریکٹر بھی بن گئے۔

Machine Translated by Google

یونیورسٹی جہاں اس نے اپنی تعلیم حاصل کی۔ چند سالوں میں وہ غریب طالب علم اپنے ملک کا فخر بن گیا اور اس کا نام پورے یورپ میں مشہور ہو گیا۔
تاہم، یہ ایک اور میدان میں تھا کہ ہس نے اصلاحات کا کام شروع کیا. پادری کے احکامات ملنے کے کئی سال بعد، وہ بیت اللحم چیپل کے مبلغ کے طور پر مقرر کیا گیا، اس چیپل کے بانی نے بہت اہمیت کے موضوع کے طور پر مقبول زبان میں کلام پاک کی تبلیغ کا دفاع کیا تھا۔ روم کی طرف سے اس عمل کی مخالفت کے باوجود، بوہیمیا میں اسے مکمل طور پر روکا نہیں گیا۔ تاہم، بائبل کے بارے میں بہت زیادہ جہالت تھی، اور تمام سماجی طبقات کے لوگوں میں بدترین برائیاں غالب تھیں۔ ہس نے کھلے عام ایسی برائیوں کی مذمت کی، سچائی اور پاکیزگی کے اصولوں کو تقویت دینے کے لیے خدا کے کلام سے اپیل کی جو اس نے لوگوں کے ذہنوں میں بسانے کا ارادہ کیا۔

جیروم، پراگ کا ایک شہری، جو بعد میں ہس کے ساتھ گہرا تعلق بن گیا، انگلینڈ سے واپسی پر اپنے ساتھ وائکلف کی تحریریں لایا تھا۔ انگلینڈ کی ملکہ، جو وائکلف کی تعلیمات سے تبدیل ہوئی تھی، ایک بوہیمیا شہزادی تھی اور اس کے اثر و رسوخ سے مصلح کے کام بھی اپنے آبائی ملک میں وسیع گردش میں تھے۔ ہس نے ان کاموں کو دلچسپی سے پڑھا اور یقین کیا کہ ان کے مصنف ایک مخلص عیسائی تھے۔ وہ ان اصلاحات پر غور کرنے کی طرف مائل تھے جن کا اس نے حق کے ساتھ دفاع کیا۔ اگرچہ وہ اس سے بے خبر تھا لیکن ہس نے ایک ایسا راستہ اختیار کیا تھا جو اسے روم سے بہت دور لے جائے گا۔

اس موقع پر دو غیر ملکی انگلستان سے پراگ پہنچے، وہ لوگ جو جانتے تھے کہ انہیں روشنی ملی ہے اور وہ اس دور دراز ملک میں پھیلانے آئے ہیں۔ پوپ کی بالادستی پر کھلے حملے سے آغاز کرتے ہوئے، جلد ہی حکام نے انہیں خاموش کر دیا تھا۔ لیکن اپنے مقصد سے دستبردار نہ ہونے پر انہوں نے دوسرے اقدامات کا سہارا لیا۔ فنکار ہونے کے ساتھ ساتھ مبلغین ہونے کے ناطے وہ اپنی ہنر مندی پر عمل کرتے رہے۔ عوام کے لیے کھلی جگہ پر انھوں نے دو پینٹنگز بنائیں۔ ایک نے یروشلم میں مسیح کے داخلے کی نمائندگی کی، "نرم اور گدھے پر بیٹھا" (میٹ ،(21:5اس کے بعد اس کے شاگرد، ننگے پاؤں اور سفری لباس میں۔ دوسرے نے ایک پوپ کا جلوس دکھایا، جس میں پوپ امیر لباس اور ٹرپل کراؤن میں مزین تھے، ایک شاندار مزین گھوڑے پر سوار تھے، اس سے پہلے ٹرمپیٹر اور اس کے بعد کارڈینلز اور شاندار زیورات میں ملبوس تھے۔

یہاں ایک خطبہ تھا جس نے تمام طبقوں کی توجہ اپنی طرف کھینچ لی۔ ہجوم پینٹنگز پر غور کرنے آیا۔ اخلاقیات کو سمجھنے میں کوئی بھی ناکام نہیں ہو سکتا تھا، اور بہت سے لوگ مسیح ماسٹر کی عاجزی اور عاجزی اور پوپ کے غرور اور تکبر کے درمیان فرق سے بہت متاثر ہوئے، جو کہ اس کا خادم تھا۔ پراگ میں بڑا ہنگامہ ہوا اور غیر ملکیوں نے کچھ دیر بعد اپنی حفاظت کے لیے وہاں سے نکلنا ضروری سمجھا۔ لیکن انہوں نے جو سبق سکھایا تھا وہ بھولا نہیں تھا۔ پینٹنگز نے ہس کے ذہن پر گہرا اثر چھوڑا، جس سے وہ صحیفوں اور وائکلف کی تحریروں کے زیادہ محتاط مطالعہ کی طرف لے گیا۔ اگرچہ وہ ابھی تک وائکلف کی طرف سے وکالت کی گئی تمام اصلاحات کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں تھا، لیکن اس نے پاپائیت کے حقیقی کردار کو زیادہ واضح طور پر دیکھا، اور زیادہ جوش کے ساتھ درجہ بندی کے فخر، عزائم اور بدعنوانی کی مذمت کرنا شروع کر دی۔

بوہیمیا سے، روشنی جرمنی تک پھیل گئی، کیونکہ پراگ یونیورسٹی میں گڑبڑ کی وجہ سے سیکڑوں جرمن طلباء کو نکالنا پڑا۔ ان میں سے بہت سے لوگوں نے مقدس کتاب کا پہلا علم حس سے حاصل کیا تھا، اور واپس آکر انہوں نے اپنے وطن میں خوشخبری پھیلائی۔

پراگ میں کام کی خبر روم تک پہنچائی گئی، اور ہس کو جلد ہی پوپ کے سامنے پیش ہونے کا سمن موصول ہوا۔ اطاعت کرنا اپنے آپ کو یقینی موت کے سامنے لانا ہوگا۔ بوہیمیا کے بادشاہ اور ملکہ، یونیورسٹی، شرافت کے ارکان اور سرکاری حکام نے متحد ہو کر پوپ سے اپیل کی کہ وہ ہس کو پراگ میں رہنے دیں اور روم کو نمائندگی کے ذریعے جواب دیں۔ اس درخواست کو منظور کرنے کے بجائے، پوپ نے پراگ شہر کو پابندی کے تحت قرار دیتے ہوئے، ہس کے خلاف مقدمہ چلانے اور اس کی مذمت کرنے کے لیے آگے بڑھا۔

Machine Translated by Google

اس طرح کا جملہ، اس وقت، جہاں کہیں بھی سنایا گیا، بڑے پیمانے پر خطرے کی گھنٹی پیدا کردی۔ اس کے ساتھ ہونے والی تقریبات کو اس طرح منایا جاتا تھا کہ ان لوگوں میں خوف پیدا کیا جائے جو پوپ کو خود خدا کا نمائندہ سمجھتے تھے، جن کے پاس جنت اور جہنم کی کنجیاں تھیں، اور دنیاوی اور روحانی دونوں طرح کے فیصلے کرنے کی طاقت رکھتے تھے۔ یہ خیال کیا جاتا تھا کہ آسمانی پورٹلز پابندی سے متاثرہ علاقے کے لیے بند کر دیے گئے تھے۔ اور، جب تک پوپ معافی کو ختم کرنے پر راضی نہیں ہوا، مرنے والوں کو برکت کے ٹھکانوں تک رسائی سے روک دیا گیا۔ اس خوفناک آفت کی علامت کے طور پر، تمام مذہبی خدمات معطل کر دی گئیں اور گرجا گھروں کو بند کر دیا گیا۔

چرچ کے صحن میں شادیوں کا انعقاد کیا گیا۔ مرنے والوں کو مقدس زمین میں دفن کرنے سے انکار کر دیا گیا، اور انہیں بغیر کسی جنازے کے گڑھے یا کھیتوں میں رکھ دیا گیا۔ اس طرح، تخیل کو اپیل کرنے والے اقدامات کے ذریعے، روم نے مردوں کے ضمیروں کو ہدایت دینے کی کوشش کی۔

پراگ شہر میں افراتفری مچ گئی۔ ایک بہت سے طبقے نے حس پر الزام لگایا کہ وہ ان کی تمام آفات کا سبب ہے، اور مطالبہ کیا کہ اسے روم کے انتقام کے لیے چھوڑ دیا جائے۔ طوفان کو پرسکون کرنے کے لیے، مصلح کچھ دیر کے لیے اپنے آبائی گاؤں چلا گیا۔ پراگ میں اپنے دوستوں کو لکھتے ہوئے، اس نے کہا: "اگر میں آپ کے درمیان سے ہٹ گیا تو یہ یسوع مسیح کے اصول اور مثال پر عمل کرنا تھا، تاکہ بد نیت لوگوں کو اپنے اوپر ابدی لعنت لانے کی جگہ نہ دی جائے۔ اور متقیوں کے لیے تکلیف اور اذیت کا باعث نہ بنو، میں نے بھی اس ڈر سے پیچھے ہٹ لیا کہ کہیں بدکار کاہن تمہارے درمیان کلامِ الٰہی کی تبلیغ سے منع کرتے رہیں، تاہم، میں نے اُن کو الٰہی کا انکار کرنے کے لیے نہیں چھوڑا۔ سچائی، جس کے ذریعے، خدا کی مدد سے، میں مرنے کو تیار ہوں۔" ہس نے اپنے کاموں میں خلل نہیں ڈالا، بلکہ آس پاس کے علاقوں میں سفر کیا، شوقین ہجوم کو تبلیغ کی۔ اس طرح، پوپ نے انجیل کو دبانے کے لیے جو اقدامات اٹھائے تھے وہ اسے زیادہ وسیع پیمانے پر پھیلانے کا سبب بن رہے تھے۔ "ہم سچائی کے سوا کچھ نہیں کر سکتے۔"

(II Cor. 13:8)۔
"ہس کا دماغ، اس کے کیریئر کے اس موڑ پر، تکلیف دہ کشمکش کا منظر پیش کرتا ہے۔ اگرچہ چرچ اسے اپنی گرج کے ساتھ ختم کرنے کی کوشش کر رہا تھا، ہس نے اپنے اختیار سے دستبردار نہیں کیا تھا۔ روم کا چرچ اب بھی اس کے لیے بیوی تھا۔ مسیح کا، اور پوپ خدا کا نمائندہ اور راہب۔ ہس جس سے لڑ رہا تھا وہ اختیار کا غلط استعمال تھا، اصول کا نہیں۔ معصوم، جیسا کہ اس نے اسے سمجھا، وہ اس کی نافرمانی پر مجبور کیسے ہو سکتا ہے؟

اس نے سوچا کہ اطاعت کرنا گناہ ہے۔ لیکن ایک معصوم کلیسیا کی فرمانبرداری ایسی صورت حال کیوں پیدا کرتی ہے؟ یہ وہ مسئلہ تھا جسے حُس حل نہیں کر سکتا تھا۔ یہی شک تھا جو اسے ہر گھنٹے اذیت دیتا تھا۔ حل جو اسے سب سے زیادہ مناسب معلوم ہوتا تھا وہ تھا جو پہلے ہی ہو چکا تھا، جیسا کہ نجات دہندہ کے دن میں، کہ کلیسیا کے پادری بے دین لوگ بن گئے تھے اور اپنے جائز اختیارات کو غیر قانونی مقاصد کے لیے استعمال کر رہے تھے۔ اس کی وجہ سے وہ اپنی رہنمائی کے لیے اور ان لوگوں کی رہنمائی کے لیے جن کو اس نے تبلیغ کی تھی، اس بات کو اختیار کرنے پر مجبور کیا کہ کتاب کے احکام، جو فہم کے ذریعے منتقل ہوتے ہیں، ضمیر پر حکومت کریں۔ دوسرے لفظوں میں، یہ کہ خدا، بائبل میں بول رہا ہے، نہ کہ چرچ کہانت کے ذریعے بول رہا ہے، واحد معصوم رہنما ہے۔"

جب، کچھ عرصے کے بعد، پراگ میں جوش و خروش کم ہوا، ہس بیت لحم میں اپنے چیپل میں واپس آیا، تاکہ خدا کے کلام کی تبلیغ کو زیادہ جوش اور جوش کے ساتھ جاری رکھا جا سکے۔ اس کے دشمن سرگرم اور طاقتور تھے، لیکن ملکہ اور بہت سے رئیس اس کے دوست تھے اور زیادہ تر لوگوں نے اس کا ساتھ دیا۔ ان کی پاکیزہ اور اعلیٰ تعلیمات اور اس کی مقدس زندگی کا موازنہ رومیوں نے جس ذلت آمیز عقیدے کی تبلیغ کی تھی، اور جس لالچ اور بے حیائی پر وہ عمل پیرا تھے، بہت سے لوگ اس کے ساتھ ہونا اعزاز سمجھتے تھے۔

Machine Translated by Google

اب تک ہس اپنی مشقت میں تنہا رہا تھا۔ اب، تاہم، جیروم، جس نے انگلینڈ میں رہتے ہوئے وائکلف کی تعلیمات کو قبول کیا تھا، اصلاح کے کام میں شامل ہو گیا۔ تب سے ان کی زندگیاں جڑی ہوئی تھیں اور موت میں بھی ان کو تقسیم نہیں ہونا چاہیے۔ شاندار ذہانت، فصاحت اور بلاغت -وہ تحائف جن کو مقبولیت حاصل ہوئی -جیروم کے پاس ایک شاندار ڈگری تھی؛ لیکن ان خوبیوں میں جو کردار کی حقیقی طاقت ہیں، ہس زیادہ تھا۔ اس کے پرسکون خیال نے جیرنیمو کے جذباتی جذبے پر بریک کا کام کیا، جس نے، سچی عاجزی کے ساتھ، اس کی قدر کو محسوس کیا اور اس کے مشورے کو تسلیم کیا۔ ان کی مشترکہ کوششوں کے تحت، اصلاح بہت تیزی سے پھیلی۔

خُدا نے اِن چنے ہوئے آدمیوں کے ذہنوں میں بڑی روشنی ڈالنے کی اجازت دی، اور اُن پر روم کی بہت سی غلطیاں آشکار کیں۔ لیکن انہیں وہ ساری روشنی نہیں ملی جو دنیا کو دی جانی چاہیے۔ اپنے ان بندوں کے ذریعے خدا لوگوں کو رومی ازم کے اندھیروں سے نکال رہا تھا۔ تاہم، بہت سی بڑی رکاوٹیں تھیں جن کا انہیں سامنا کرنا پڑا، اور اس نے ان کی رہنمائی کی، قدم بہ قدم، اس کے مطابق جو وہ برداشت کر سکتے تھے۔ وہ ایک ساتھ تمام روشنی حاصل کرنے کے لیے تیار نہیں تھے۔ دوپہر کے سورج کی پوری شان کی طرح ان لوگوں کے لیے جو طویل عرصے سے اندھیرے میں تھے، اگر یہ روشنی پیش کی جاتی تو یہ انہیں گمراہ کر دیتی۔ لہٰذا، اُس نے اُسے قائدین پر آہستہ آہستہ ظاہر کیا، جیسا کہ لوگ اُسے قبول کر سکتے تھے۔ صدیوں سے دوسرے وفادار کارکنوں کو لوگوں کو اصلاح کی راہ پر گامزن کرنے کے لیے آگے بڑھنا تھا۔

اور چرچ میں اختلاف جاری رہا۔ تین پوپ اب بالادستی کے لیے لڑ رہے تھے، اور اُن کی جدوجہد نے مسیحی دنیا کو جرائم اور انتشار سے بھر دیا۔ اینتھیما جاری کرنے سے مطمئن نہیں، انہوں نے دنیاوی ہتھیاروں کا سہارا لیا۔ ہر ایک نے ہتھیار حاصل کرنے اور فوجیوں کو بھرتی کرنے کی تجویز پیش کی۔ انہیں منطقی طور پر پیسے کی ضرورت تھی۔ اور اس کو حاصل کرنے کے لیے چرچ کے تمام تحائف، دفاتر اور برکتیں فروخت کے لیے رکھ دی گئیں۔ پجاری بھی نقل کرتے ہیں۔

ان کے اعلیٰ افسران نے اپنے حریفوں کو نیچا دکھانے اور اپنی طاقت کو مضبوط کرنے کے لیے ہم آہنگی [روحانی اشیاء کی غیر قانونی خرید و فروخت جیسے عیش و عشرت، یا روحانی چیزوں سے متعلق دنیاوی چیزیں، جیسے کلیسیائی فوائد] اور جنگ کا سہارا لیا۔ ہس نے ان مکروہات کے خلاف آواز اٹھائی جنہیں مذہب کے نام پر برداشت کیا جاتا تھا۔ اور لوگوں نے کھلم کھلا الزام لگایا کہ رومنسٹ لیڈران ان مصائب کی وجہ ہیں جنہوں نے عیسائیت پر ظلم کیا۔

پراگ کا شہر ایک بار پھر خونی تنازعہ کے دہانے پر کھڑا نظر آیا۔
ماضی کی طرح، خدا کے بندے پر "اسرائیل کا پریشان کن" ہونے کا الزام لگایا گیا تھا۔
1)کنگز ۔(18:17شہر کو دوبارہ پابندی کے تحت رکھا گیا، اور ہس اپنے آبائی گاؤں میں ریٹائر ہو گئے۔ بیلیم میں اس کے پیارے چیپل سے اتنی وفاداری سے دی گئی گواہی ختم ہوگئی۔ اسے سچائی کے گواہ کے طور پر اپنی جان دینے سے پہلے، ایک وسیع تر منظر نامے کے بارے میں، پوری عیسائیت کے لیے بات کرنی چاہیے۔

ان برائیوں کے تدارک کے لیے جو یورپ کو پریشان کر رہی تھیں، کانسٹینس میں ایک جنرل کونسل کا اجلاس بلایا گیا۔ یہ کونسل شہنشاہ سگسمنڈ کی درخواست پر تین حریف پوپوں میں سے ایک جان XXIIIکی طرف سے بلائی گئی تھی۔ کونسل کی درخواست کو پوپ جان کی طرف سے پذیرائی حاصل ہونے سے بہت دور تھا، جس کا کردار اور پالیسیاں بمشکل تحقیقات کا سامنا کر پائیں گی، یہاں تک کہ کلیسائی عہدیداروں کی طرف سے بھی اخلاقیات میں اتنی ہی ڈھیل تھی جتنا کہ اس وقت کے اصول تھے۔ تاہم پوپ نے سگسمنڈ کی خواہشات کے خلاف جانے کی ہمت نہیں کی۔

کونسل کی طرف سے حاصل کیا جانے والا بنیادی مقصد چرچ کے فرق کو حل کرنا اور بدعت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنا تھا۔ نتیجتاً، دو اینٹی پوپس کو اسمبلی میں شرکت کے لیے بلایا گیا، اور ساتھ ہی نئی آراء کے مرکزی پرچارک - جان ہِس۔ سابقہ نے، اپنی حفاظت کو مدنظر رکھتے ہوئے، اپنی موجودگی ذاتی طور پر نہیں دی، بلکہ ان کی نمائندگی ان کے مندوبین نے کی۔ پوپ جان، اگرچہ بظاہر کونسل کے کنوینر تھے، بہت سی پریشانیوں کے ساتھ حاضر ہوئے، شہنشاہ کے اس کو معزول کرنے کے خفیہ مقصد پر شک کرتے ہوئے، اس ڈر سے کہ اسے پولیس میں بلایا جائے گا۔

Machine Translated by Google

آپ ان برائیوں کے لئے بات کرتے ہیں جنہوں نے ٹائرا کو بدنام کیا تھا، اور ساتھ ہی ان جرائم کے لئے جنہوں نے اسے محفوظ کیا تھا۔ تاہم، وہ بڑی شان و شوکت کے ساتھ شہر کانسٹینس میں داخل ہوا، اس کے ساتھ اعلیٰ ترین عہدے پر فائز تھے اور درباریوں کے ایک دستے نے اس کا ساتھ دیا۔ شہر کے تمام پادری اور معززین شہریوں کے بے پناہ ہجوم کے ساتھ ان کے استقبال کے لیے باہر نکل آئے۔ اس کے سر کے اوپر ایک سنہری چھتری تھی جسے چار اعلیٰ ترین مجسٹریٹ لے جاتے تھے۔ میزبان کو اس کے سامنے لے جایا گیا، اور کارڈینلز اور رئیسوں کے بھرپور لباس نے ایک شاندار نمائش کی۔

اسی دوران ایک اور مسافر کانسٹینس کے پاس پہنچا۔ ہس ان خطرات سے واقف تھا جس سے اسے خطرہ تھا۔ اس نے اپنے دوستوں کو اس طرح چھوڑ دیا جیسے وہ ان سے دوبارہ کبھی نہیں ملے گا، اور اپنے سفر کو اس شک میں جاری رکھا کہ وہ اپنے قدم براہ راست آگ کی طرف بڑھا رہا ہے۔ سفر کے دوران بوہیمیا کے بادشاہ اور دوسرے شہنشاہ سگسمنڈ سے محفوظ طرز عمل حاصل کرنے کے باوجود، اس نے اپنی موت کے امکان کو ذہن میں رکھتے ہوئے اپنے تمام انتظامات کیے تھے۔

پراگ میں اپنے دوستوں کو لکھے گئے ایک خط میں، اس نے کہا: "میں اپنے بھائیوں، بادشاہ کی طرف سے محفوظ طرز عمل کے ساتھ، اپنے بے شمار اور فانی دشمنوں سے ملنے کے لیے نکلتا ہوں... مجھے اپنے نجات دہندہ پر، قادرِ مطلق خدا پر پورا بھروسہ ہے۔ یقین ہے کہ وہ آپ کی پرجوش دعاؤں کو سنے گا؛ کہ وہ اپنی دانشمندی اور حکمت میرے منہ میں ڈالے گا، تاکہ میں ان کا مقابلہ کر سکوں؛ اور یہ کہ وہ مجھے اپنی سچائی میں مضبوط کرنے کے لیے اپنی روح القدس دے گا، تاکہ میں ہمت سے سامنا کر سکوں۔ لالچ، قید اور اگر ضروری ہو تو ظالمانہ موت۔

یسوع مسیح نے اپنے پیاروں کے لیے دکھ جھیلے۔ کیا ہمیں شاید اس بات پر تعجب ہونا چاہیے کہ اس نے ہمیں اپنی مثال چھوڑی ہے، تاکہ ہم خود اپنی نجات کے لیے ہر چیز کو صبر سے برداشت کر سکیں؟ وہ خدا ہے اور ہم اس کی مخلوق ہیں۔ وہ رب ہے اور ہم اس کے بندے ہیں۔ وہ دنیا کا رب ہے اور ہم حقیر انسان ہیں۔ تاہم، وہ سہا! تو پھر، ہمیں بھی کیوں تکلیف نہیں اٹھانی چاہیے، خاص طور پر جب تکالیف ہمارے لیے پاکیزگی ہے؟ لہذا، پیارے، اگر میری موت اس کے جلال میں حصہ ڈالنے کے لئے ہے، تو دعا کرو کہ وہ جلد آئے، اور وہ مجھے اپنی تمام آفات کو ثابت قدمی کے ساتھ برداشت کرنے کے قابل بنائے۔

لیکن اگر یہ بہتر ہے کہ میں آپ کے پاس واپس آؤں تو آئیے ہم خدا سے دعا کریں کہ وہ ایسا کرے گا جو بے عیب ہے، یعنی میں خوشخبری کی سچائی کا ایک ذرہ بھی نہیں دباؤں گا، تاکہ اپنے بھائیوں کے لیے ایک بہترین نمونہ چھوڑوں۔ پیروی کرنا اس وجہ سے، آپ شاید پراگ میں میرا چہرہ دوبارہ کبھی نہیں دیکھیں گے۔ لیکن اگر قادرِ مطلق خُدا کی مرضی مجھے آپ کے پاس واپس لانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو آئیے ہم اُس کے قانون کے علم اور محبت میں مضبوط دلوں کے ساتھ آگے بڑھیں۔"

ایک اور خط میں جو انجیل کا شاگرد بن گیا تھا ایک پادری کو مخاطب کیا گیا، ہس نے اپنی غلطیوں کے بارے میں گہری عاجزی کے ساتھ بات کی، خود پر الزام لگایا کہ "امیر لباس پہننے اور بیکار پیشوں میں گھنٹوں گزارنے میں خوشی محسوس کی۔"
اس کے بعد اس نے مشورے کے یہ دل کو چھو لینے والے ٹکڑے شامل کیے: "خدا کا جلال اور جانوں کی نجات آپ کے دماغ پر قبضہ کرے، نہ کہ فوائد اور سامان کی ملکیت۔ اپنے گھر کو اپنی جان سے زیادہ سجانے سے بچو؛ اور سب سے بڑھ کر، اپنی دیکھ بھال کی ہدایت کرو۔ روحانی عمارت کی طرف۔
غریبوں کے لیے پرہیزگار اور عاجزی اختیار کرو۔ اور اپنے وسائل کو لذتوں میں نہ کھاؤ۔
اگر آپ نے اپنی زندگی میں اصلاح نہیں کی اور ضرورت سے زیادہ کاموں سے پرہیز نہیں کیا تو مجھے ڈر ہے کہ آپ کو سخت سزا دی جائے گی، جیسا کہ میں خود ہوں... آپ میرے نظریے کو جانتے ہیں، جیسا کہ آپ کو بچپن سے ہی میری ہدایات ملتی رہی ہیں۔ اس لیے مجھے مزید لکھنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن میں آپ کو اپنے رب کی رحمت سے وعدہ کرتا ہوں کہ آپ نے مجھے ان باطل چیزوں میں سے کسی میں بھی نقل نہ کرنا جن میں آپ نے مجھے گرتے دیکھا ہے۔" خط کے اگلے حصے میں، اس نے مزید کہا: "میرے دوست، میں آپ کو قسم دیتا ہوں کہ میں آپ کو ایسا نہیں کروں گا۔ اس خط کو کھولو اس سے پہلے کہ تمہارے پاس ہو مجھے یقین ہے کہ میں مر چکا ہوں۔"
اپنے سفر کے دوران، ہس ہر جگہ اپنے عقائد کے پھیلاؤ اور اس کی حمایت کے اشارے دیکھنے کے قابل تھا جس کے ساتھ اس کے مقصد کو دیکھا جاتا تھا۔ لوگ اُسے دیکھنے کے لیے جمع ہو گئے اور بعض شہروں میں مجسٹریٹ اُس کے ساتھ سڑکوں پر نکل آئے۔

Machine Translated by Google

Constanceپہنچنے پر، Hussکو مکمل آزادی دی گئی۔ شہنشاہ کے محفوظ طرز عمل میں پوپ سے تحفظ کی ذاتی ضمانت شامل کی گئی تھی۔ لیکن، ان پختہ اور بار بار اعلانات کی خلاف ورزی کرتے ہوئے، مصلح کو تھوڑے ہی عرصے میں پوپ اور کارڈینلز کے حکم سے گرفتار کر کے ایک مکروہ عقوبت خانے میں ڈال دیا گیا۔

تاہم، پوپ کو، اپنی بے وفائی سے بہت کم فائدہ ہوا، جلد ہی اسی جیل میں بند کر دیا گیا۔ وہ کونسل کے سامنے قتل، سمونی اور زنا کے علاوہ انتہائی گھناؤنے جرائم کا مجرم ثابت ہو چکا تھا -"ایسے گناہ جن کا ذکر نہیں کیا جانا چاہیے"۔ چنانچہ اسی کونسل نے کہا؛ اور آخر کار اس سے ٹائرا چھین کر جیل میں ڈال دیا گیا۔ اینٹی پوپس کو بھی معزول کر دیا گیا اور ایک نئے پوپ کا انتخاب کیا گیا۔

اس حقیقت کے باوجود کہ خود پوپ پر ان سے بھی بڑے جرائم کا الزام لگایا گیا تھا جن میں سے ہس نے پادریوں پر الزام لگایا تھا، اور جس کے خلاف اس نے اصلاح کا مطالبہ کیا تھا، وہی کونسل جس نے پوپ کو ہٹا دیا تھا، اس نے بھی مصلح کو کچلنے کی کوشش کی۔ ہس کی قید نے بوہیمیا میں شدید غصے کو جنم دیا۔ طاقتور اشرافیہ نے اس غم و غصے کے خلاف کونسل کے سامنے شدید احتجاج سے خطاب کیا۔ شہنشاہ، جو محفوظ طرز عمل کی خلاف ورزی کی اجازت دینے کے خلاف تھا، نے حُس کے خلاف مقدمہ چلانے کی مخالفت کی۔ لیکن مصلح کے دشمن بدنیت اور پرعزم تھے۔ انہوں نے شہنشاہ کے تعصبات، اس کے خوف اور چرچ کے لیے اس کے جوش کی اپیل کی۔

انہوں نے یہ ثابت کرنے کے لیے بڑے وزنی دلائل وضع کیے کہ شہنشاہ کو "کسی بدعتی کی بیعت نہ کرنے کی مکمل آزادی ہے"، اور یہ کہ کونسل، شہنشاہ سے بالاتر ہونے کی وجہ سے، "اپنے قول سے آزاد تھی۔" چنانچہ وہ غالب رہے۔

بیماری اور قید کی وجہ سے کمزور ہو کر، کیونکہ جیل کی آلودہ اور نم ہوا نے اسے بخار میں مبتلا کر دیا تھا جس سے اس کی زندگی تقریباً ختم ہو گئی تھی، ہس کو بالآخر کونسل کے سامنے لے جایا گیا۔ زنجیروں سے لدی ہوئی، وہ شہنشاہ کے سامنے کھڑا تھا، جس کی عزت اور نیک نیتی نے اس کی حفاظت کا عہد کیا تھا۔ اپنی طویل آزمائش کے دوران اس نے سچائی کو مضبوطی سے برقرار رکھا، اور چرچ اور ریاست کے جمع ہونے والے معززین کی موجودگی میں اس نے تنظیمی ڈھانچے کی بدعنوانی کے خلاف ایک پختہ اور وفادار احتجاج کیا۔

جب ان سے اپنے عقائد کو ترک کرنے یا موت میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنے کو کہا گیا تو اس نے ایک شہید کی قسمت کو قبول کیا۔
خدا کے فضل نے اسے برقرار رکھا۔ اپنی آخری سزا سے پہلے تکالیف کے ہفتوں کے دوران، جنت کے سکون نے اس کی روح کو بھر دیا۔ اس نے ایک دوست سے کہا: "میں یہ خط جیل میں لکھ رہا ہوں اور اپنے ہاتھوں میں کف باندھ کر، کل کے لیے اپنی موت کی سزا کا انتظار کر رہا ہوں... جب، یسوع مسیح کی حمایت سے، ہم پھر سے اپنے آپ کو مستقبل کی زندگی کے مزیدار سکون میں پاتے ہیں، آپ جان لیں گے کہ خدا نے خود کو مجھ پر کتنا مہربان دکھایا ہے، اور اس نے آزمائشوں اور آزمائشوں کے درمیان کس قدر مؤثر طریقے سے مجھے برقرار رکھا ہے۔"

تھہانے کے اندھیرے میں اس نے سچے ایمان کی فتح کی پیشین گوئی کی۔
اپنے خوابوں میں، پراگ کے چیپل میں واپس آتے ہوئے، جہاں اس نے انجیل کی تبلیغ کی تھی، اس نے پوپ اور اس کے بشپ کو مسیح کی وہ پینٹنگز مٹاتے ہوئے دیکھا جو اس نے اس کی دیواروں پر بنائی تھیں۔ ہس اس وژن سے بہت پریشان تھا۔ لیکن اگلے دن اس کا غم خوشی میں بدل گیا، جب اس نے دیکھا کہ بہت سے فنکاروں کو بہت زیادہ تعداد میں اور چمکدار رنگوں میں اعداد و شمار کی جگہ لینے آتے ہیں۔ جب ان کا کام ختم ہو گیا، تو مصوروں نے اپنے اردگرد موجود ہجوم سے چیخ کر کہا: "اب، پوپ اور بشپ کو آنے دیں، وہ انہیں دوبارہ کبھی نہیں مٹائیں گے!" مصلح نے خواب کی اطلاع دیتے وقت کہا: "میں اس بات کو یقین کے طور پر لیتا ہوں کہ مسیح کی تصویر کبھی نہیں مٹائی جائے گی۔ وہ اسے تباہ کرنا چاہتے تھے، لیکن مجھ سے بہت اچھے مبلغین کے ذریعہ اسے دوبارہ تمام دلوں میں رنگ دیا جائے گا۔"

آخری بار، ہس کو کونسل کے سامنے لایا گیا، جو ایک وسیع اور شاندار اسمبلی تھی -شہنشاہ، سلطنت کے شہزادے، شاہی مندوبین، کارڈینلز، بشپ اور پادری، اور ایک بہت بڑا ہجوم جو دیکھنے آیا تھا۔ دن کے واقعات.. اس طویل جنگ میں اس پہلی عظیم قربانی کے گواہ جس کے ذریعے ضمیر کی آزادی حاصل کی جانی تھی مسیحی دنیا کے تمام حصوں سے جمع کیے گئے تھے۔

Machine Translated by Google

اپنے حتمی فیصلے کا اظہار کرنے کے لیے بلایا گیا، ہس نے اعلان کیا کہ اس نے دستبردار ہونے سے انکار کر دیا اور بادشاہ پر اپنی گھستی ہوئی نظریں جماتے ہوئے، جس کے سمجھوتہ شدہ لفظ کی اس قدر شرمناک خلاف ورزی کی گئی تھی، اعلان کیا کہ وہ اپنی مرضی سے کونسل کے سامنے پیش ہوا تھا، وہاں موجود شہنشاہ کا عوامی عقیدہ اور تحفظ"

ایک شدید شرمندگی نے سگسمنڈ کے چہرے کو سرخ کر دیا، کیونکہ اسمبلی میں موجود ہر شخص کی نظریں اس پر جمی ہوئی تھیں۔
سزا سنائے جانے کے ساتھ ہی تنزلی کی تقریب شروع ہو گئی۔ بشپ نے قیدی کو کاہن کی عادت میں ملبوس کیا، اور جیسے ہی اس نے پادری کا لباس وصول کیا، اس نے کہا: "ہمارے خداوند یسوع مسیح نے توہین کے لیے سفید لباس پہنا ہوا تھا جب ہیرودیس نے اسے پیلاطس کے سامنے لایا تھا۔" دوبارہ انکار کرنے کی ترغیب دی گئی، اس نے لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر جواب دیا: "تو پھر میں آسمانوں کو کس منہ سے دیکھوں گا؟

میں ان لوگوں کی بھیڑ کو کیسے دیکھوں گا جن کو میں نے خالص انجیل کی تبلیغ کی؟ نہیں!
میں آپ کی نجات کو اس غریب جسم سے زیادہ اہمیت دیتا ہوں، جو اب موت کے قریب ہے۔" ایک ایک کر کے کپڑے اتارے گئے، اور ہر بشپ نے اس تقریب میں اپنا کردار ادا کرتے ہوئے لعنت کا اعلان کیا۔ آخر میں، ایک تاج یا میٹر، جس پر پینٹ کیا گیا تھا۔ اس کے سر پر بدروحوں کی گھناؤنی شکلیں تھیں اور اس کے سر پر لکھا ہوا تھا ۔"arch-heretic"اس کے بعد ہس نے کہا: "میں بہت خوشی کے ساتھ اپنے سر پر یہ بدنامی کا تاج پہنوں گا، اے عیسیٰ، جس نے میرے لیے ایک تاج اٹھایا۔ کانٹوں کی۔"

اس طرح لباس پہننے کے بعد، پیشوا نے اپنی جانوں کو شیطان کے لیے نذر کیا۔ ہس نے آسمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا: "اے خداوند یسوع، میں اپنی روح تیرے ہاتھوں میں سونپتا ہوں، کیونکہ تو نے مجھے فدیہ دیا ہے۔"

اس کے بعد اسے سیکولر حکام کے حوالے کر دیا گیا اور پھانسی کی جگہ لے جایا گیا۔ ایک بہت بڑا جلوس اس کے ساتھ تھا: سینکڑوں مسلح آدمی، اپنے مہنگے لباس میں پادری اور بشپ اور کانسٹینس کے باشندے۔ جب وہ پہلے ہی داؤ پر بندھا ہوا تھا، اور سب کچھ آگ لگانے کے لیے تیار تھا، تو شہید کو ایک بار پھر اپنی غلطیوں سے دستبردار ہو کر اپنے آپ کو بچانے کی تلقین کی گئی۔ "میں کن غلطیوں کو ترک کروں گا؟ میں اپنے آپ کو کسی کا قصوروار نہیں پہچانتا۔ میں خدا کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے جو کچھ لکھا اور تبلیغ کیا

یہ روحوں کو گناہ اور تباہی سے بچانے کے لیے تھا۔ اور اس لیے میں بہت خوشی سے اپنے خون سے اس سچائی کی تصدیق کروں گا جو میں نے لکھا اور تبلیغ کی ہے۔"
جب شعلے اُسے لپیٹنے لگے تو اُس نے گانا شروع کر دیا: "یسوع، ابنِ داؤد، مجھ پر رحم کرو،" اور اُس نے اُس وقت تک جاری رکھا جب تک کہ اُس کی آواز ہمیشہ کے لیے خاموش نہ ہو گئی۔

حتیٰ کہ اس کے دشمن بھی اس کے بہادرانہ طریقہ کار سے متاثر ہوئے۔
ایک پُرجوش پاپسٹ، جس کے فوراً بعد ہی مر گئے، ہس اور جیروم کی شہادتوں کو بیان کرتے ہوئے، کہا: "ان دونوں نے غیر متزلزل مضبوطی کے ساتھ برتاؤ کیا جیسے ہی ان کا آخری وقت قریب آیا۔ انہوں نے اپنے آپ کو آگ کے لیے اس طرح تیار کیا جیسے شادی کی دعوت ہو۔
انہوں نے درد کی ایک چیخ نہیں نکلنے دی۔ جیسے جیسے شعلے بلند ہوئے، انہوں نے بھجن گانا شروع کر دیا، اور آگ کی شدت ان کے گانے کو مشکل سے روک سکی۔"
ہس کی لاش کو مکمل طور پر جلانے کے بعد، اس کی راکھ، اس مٹی کے ساتھ جس پر وہ آرام کرتے تھے، کو اکٹھا کر کے رائن میں پھینک دیا گیا، اور اس طرح اسے سمندر میں لے جایا گیا۔ اُس کے ستانے والوں نے بیکار تصور کیا کہ اُنہوں نے اُن سچائیوں کو اکھاڑ پھینکا ہے جن کی اُس نے تبلیغ کی تھی۔ وہ بہت کم خواب دیکھ سکتے ہیں کہ اُس دن جو راکھ سمندر میں پھینکی گئی وہ زمین کی تمام قوموں میں بکھرے ہوئے بیج کی طرح ہو گی۔ کہ ابھی تک نامعلوم ممالک میں وہ سچائی کی گواہی میں بہت زیادہ پھل پیدا کریں گے۔ کانسٹینس کے کونسل ہال میں اٹھنے والی آواز نے ایسی بازگشت کو جگا دیا تھا جو آنے والے تمام زمانے میں سنائی دے گی۔ ہس اب زندہ نہیں تھا، لیکن وہ سچائیاں جن کے لیے وہ مر گئے وہ کبھی فنا نہیں ہوں گے۔ اُس کے ایمان اور ثابت قدمی کی مثال لوگوں کو اذیت اور موت کے سامنے سچائی کے لیے ثابت قدم رہنے کی ترغیب دے گی۔

اس کی پھانسی نے پوری دنیا کو روم کے مکروہ ظلم کو دکھایا۔ کے دشمن

Machine Translated by Google

درحقیقت، اگرچہ وہ اسے نہیں جانتے تھے، انہوں نے اس مقصد کو آگے بڑھایا تھا جسے وہ برباد کرنا چاہتے تھے۔

تاہم، کانسٹینس میں ایک اور آگ جلانی پڑی۔ دوسرے گواہ کا خون سچائی کی گواہی دے۔ جیروم نے کونسل کے لیے روانگی کے وقت ہس کو الوداع کرتے ہوئے اسے ثابت قدم رہنے کی تلقین کی اور یہ اعلان کیا کہ اگر وہ کسی خطرے میں پڑ گئے تو وہ خود اس کی مدد کو پہنچیں گے۔ مصلح کی گرفتاری کی خبر سن کر، وفادار شاگرد فوراً اپنا وعدہ پورا کرنے کے لیے تیار ہو گیا۔ بغیر کسی محفوظ طرز عمل کے اور صرف ایک ساتھی کے ساتھ وہ قسطنطنیہ روانہ ہوا۔ جب وہ وہاں پہنچا تو اسے یقین ہو گیا کہ وہ صرف اپنے آپ کو خطرے سے دوچار کر رہا ہے، اس کے بغیر ہس کو آزاد کرنے کے لیے کچھ کرنے کا امکان نہیں ہے۔ جیرونیمو شہر سے فرار ہو گیا، لیکن اسے گھر جاتے ہوئے گرفتار کر لیا گیا اور اسے بیڑیوں میں ڈال کر واپس فوجیوں کے ایک گروپ کی تحویل میں لے لیا گیا۔ کونسل کے سامنے ان کی پہلی پیشی کے موقع پر، ان کے خلاف لگائے گئے الزامات کا جواب دینے کی ان کی کوششوں سے یہ چیخیں نکلیں: "اس کے ساتھ شعلوں کی طرف! شعلوں کی طرف!" جیرونیمو کو ایک تہھانے میں پھینک دیا گیا، اسے روٹی اور پانی کھلایا گیا اور اس پوزیشن میں جکڑا گیا جس کی وجہ سے اسے بہت تکلیف ہوئی۔

چند مہینوں کے بعد اس کی قید کے ظلم نے اسے جان لیوا بیماری میں مبتلا کر دیا۔ اس کے دشمنوں نے اس خوف سے کہ وہ ان کے ہاتھوں سے بچ جائے گا، اس کے ساتھ کم سخت سلوک کیا، حالانکہ وہ ایک سال تک جیل میں رہا۔ ہس کی موت سے وہ نتائج برآمد نہیں ہوئے جن کی پاپسٹوں کو امید تھی۔ محفوظ طرز عمل کی خلاف ورزی نے غصے کا ایک طوفان برپا کر دیا تھا، اور ایک محفوظ طریقے کے طور پر کونسل نے فیصلہ کیا کہ جیروم کو جلانے کے بجائے، اگر ممکن ہو تو، اسے واپس لینے پر مجبور کیا جائے۔ اسے اسمبلی کے سامنے لے جایا گیا اور استعفیٰ دینے یا داؤ پر لگا کر مرنے کا متبادل پیش کیا گیا۔ موت، اس کی قید کے آغاز میں، اس کے خوفناک مصائب کے مقابلے میں، ہمدردی کا عمل ہوتا۔ لیکن اب، بیماری کی وجہ سے کمزور، تہھانے کی سختیوں، اور پریشانی اور سسپنس کی اذیت سے، اپنے دوستوں سے الگ ہو گیا، اور ہس کی موت سے مایوس ہو کر، جیروم کی بہادری ماند پڑ گئی، اور اس نے کونسل کے سامنے پیش ہونے پر رضامندی ظاہر کی۔ اس نے کیتھولک عقیدے پر قائم رہنے کا وعدہ کیا، اور وائکلف اور ہس کے عقائد کی مذمت میں کونسل کی کارروائی کو قبول کیا، ان "مقدس سچائیوں" کو چھوڑ کر جو انہوں نے سکھائے تھے۔

اس مشورے کے ذریعے، جیرونیمو نے اپنے ضمیر کی آواز کو خاموش کرنے اور موت سے بچنے کی کوشش کی۔ لیکن تہھانے کی تنہائی میں اس نے جو کچھ کیا تھا اسے زیادہ واضح طور پر دیکھا۔ اس نے ہس کی ہمت اور وفاداری کے بارے میں سوچا، اور اس کے برعکس اس نے سچائی کے اپنے انکار پر غور کیا۔ اس نے اس الہی مالک کے بارے میں سوچا جس کی خدمت کرنے کا اس نے عہد کیا تھا، اور جس نے اس کی خاطر صلیب پر موت کو برداشت کیا۔ اپنے پیچھے ہٹنے سے پہلے، اس نے اپنے تمام دکھوں کے درمیان، خدا کے فضل کے یقین میں سکون پایا تھا۔ لیکن اب پچھتاوا اور شک نے اس کی روح کو ستایا۔ وہ جانتا تھا کہ روم کے ساتھ امن قائم کرنے سے پہلے اسے مزید تکرار کرنا پڑے گی۔ جس راستے پر وہ چل رہا تھا وہ مکمل ارتداد میں ہی ختم ہو گا۔ اس کے بعد اس نے ایک قرارداد کی: تکلیف کے ایک مختصر عرصے سے بچنے کے لیے، وہ رب کا انکار نہیں کرے گا۔

پھر اسے ایک بار پھر کونسل کے سامنے لے جایا گیا۔ اس کی عرضی نے ججوں کو مطمئن نہیں کیا۔ اس کی خونخوار، ہس کی موت سے متاثر ہوئی، نئے متاثرین کے لیے پکار اٹھی۔ صرف سچائی کے غیر محفوظ ترک کرنے کے ذریعے ہی جیرونیمو اپنی زندگی کو محفوظ رکھ سکتا تھا۔ لیکن اس نے اپنے ایمان کا اعلان کرنے اور اپنے شہید بھائی کی شعلوں میں پیروی کرنے کا عزم کیا۔

اس نے اپنا سابقہ استعفیٰ واپس لے لیا اور ایک مرتے ہوئے آدمی کی طرح سنجیدگی سے اپنا دفاع کرنے کے موقع کا مطالبہ کیا۔ اس کے الفاظ کے اثر سے ڈرتے ہوئے، پیشوں نے اصرار کیا کہ وہ محض اپنے خلاف لگائے گئے الزامات کی سچائی کی تصدیق یا تردید کرے۔ جیروم نے اس طرح کے ظلم اور ناانصافی کے خلاف احتجاج کیا۔

Machine Translated by Google

اس نے کہا، "تم نے مجھے تین سو چالیس دن تک ایک خوفناک جیل میں بند رکھا ہے،" اس نے کہا، "گندگی، بدتمیزی، اور ہر چیز کی سب سے بڑی ضرورت کے درمیان۔ پھر تم مجھے اپنے سامنے لاؤ، اور، میرے فانی دشمنوں کی باتیں سن کر۔ اگر آپ میری بات مانتے ہیں تو اگر آپ واقعی عقلمند اور دنیا کے نور ہیں تو ہوشیار رہیں کہ انصاف کے خلاف گناہ نہ کریں، میں تو صرف ایک کمزور انسان ہوں، میری زندگی کی اہمیت نہیں ہے۔ اور جب میں تمہیں نصیحت کرتا ہوں کہ کوئی غیر منصفانہ سزا نہ سناؤ تو میں تمہارے لیے اپنے لیے کم بولتا ہوں۔"

آخرکار اس کی درخواست منظور کر لی گئی۔ ججوں کی موجودگی میں، جیروم نے گھٹنے ٹیک کر الٰہی روح کے لیے دعا کی کہ وہ اپنے خیالات اور الفاظ کو ہدایت دے، تاکہ وہ اپنے مالک کی سچائی کے خلاف یا نا لائق کوئی بات نہ کر سکے۔ اُس دن، خُدا کا پہلے شاگردوں سے کیا گیا وعدہ اُس کے لیے پورا ہوا: ”تم میری وجہ سے گورنروں اور بادشاہوں کے سامنے بھی پیش کیے جاؤ گے... لیکن جب وہ تمہیں سونپیں گے تو فکر نہ کرو کہ تم کیا بولو گے۔ کیونکہ اُسی گھڑی آپ کو یہ سکھایا جائے گا کہ آپ کیا کہیں گے۔ کیونکہ بولنے والے آپ نہیں ہیں بلکہ آپ کے باپ کی روح جو آپ میں بولتی ہے۔" (متی 10:18-20)۔ جیروم کے الفاظ نے حیرانی اور تعریف کو جنم دیا، یہاں تک کہ اس کے دشمنوں میں بھی۔ ایک سال تک وہ ایک عقوبت خانے میں قید رہا، پڑھنے یا دیکھنے سے بھی قاصر رہا، شدید جسمانی اذیت اور ذہنی پریشانی کے ساتھ۔ تاہم، اس کے دلائل کو اتنی وضاحت اور طاقت کے ساتھ پیش کیا گیا تھا جیسے اسے اپنے آپ کو مطالعہ کے لئے وقف کرنے کا ایک غیر منقولہ موقع ملا ہو۔ اس نے اپنے سامعین کو مقدس مردوں کی لمبی قطار کی طرف اشارہ کیا جن کی غیر منصفانہ ججوں نے مذمت کی تھی۔ تقریباً ہر نسل میں ایسے لوگ ہوتے رہے ہیں جو اپنے زمانے کے لوگوں کو بلند کرنے کے درپے تھے، ان پر الزامات لگائے گئے اور نکالے گئے، لیکن جنہوں نے بعد کے زمانے میں خود کو عزت کے لائق ثابت کیا۔ ایک غیر منصفانہ عدالت نے خود مسیح کو ایک بدکار کے طور پر سزا دی تھی۔

اپنی تکرار میں، جیروم نے اس سزا کے انصاف سے اتفاق کیا تھا جس میں ہس کی مذمت کی گئی تھی۔ تاہم اب اس نے توبہ کا اعلان کیا اور شہید کی معصومیت اور تقدس کی گواہی دی۔ انہوں نے کہا کہ میں جواؤ ہس کو اس وقت سے جانتا تھا جب وہ لڑکا تھا۔
"وہ ایک بہترین، انصاف پسند اور مقدس آدمی تھا؛ اس کی بے گناہی کے باوجود اس کی مذمت کی گئی۔
میں، میں بھی مرنے کے لیے تیار ہوں۔ میں اپنے دشمنوں اور جھوٹے گواہوں کی طرف سے میرے لیے تیار کیے گئے عذابوں سے پیچھے نہیں ہٹوں گا، جنہیں ایک دن خدائے بزرگ و برتر کے سامنے اپنی عیب جوئی کا حساب دینا پڑے گا، جسے کوئی بھی دھوکہ نہیں دے سکتا۔"

سچائی کے اپنے انکار پر اپنی خود کو ملامت کرتے ہوئے، جیروم نے جاری رکھا: "میں نے اپنی جوانی سے اب تک جتنے بھی گناہ کیے ہیں، ان میں سے کوئی بھی میری روح پر اتنا بھاری نہیں ہے، اور مجھے اس طرح کے پچھتاوے کا سبب بنتا ہے، جیسا کہ میں نے اس میں کیا تھا۔ مہلک مقام، جب میں نے وائکلف اور مقدس شہید جان ہس، میرے آقا کے خلاف دی گئی ناانصافی کی سزا کو منظور کیا، ہاں، میں اپنے دل سے اس کا اعتراف کرتا ہوں اور خوف کے ساتھ اعلان کرتا ہوں کہ میں نے بے عزتی سے راستہ دیا جب، موت کے خوف سے، میں نے مذمت کی۔ ان کے عقائد.

اس لیے میں اللہ تعالیٰ سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ میرے گناہوں کو معاف کر دے، اور یہ خاص طور پر سب سے زیادہ گھناؤنا ہے۔" ججوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، اس نے سختی سے کہا: "آپ نے وائکلف اور جان ہس کی مذمت کی، اس لیے نہیں کہ انھوں نے اس نظریے کو ہلا دیا۔ چرچ کے بارے میں، لیکن صرف اس وجہ سے کہ انہوں نے پادریوں کے اسکینڈلوں کو نامنظور کے ساتھ بدنام کیا؛ ان کی شان و شوکت، فخر، اور پیشوا اور پادریوں کی تمام برائیاں۔ جو باتیں انہوں نے بیان کی ہیں اور جو ناقابل تردید ہیں، میں بھی اسی طرح سوچتا ہوں اور اعلان کرتا ہوں جیسا کہ وہ کرتے ہیں۔"

اس کی باتوں میں خلل پڑا۔ پریلیٹ، غصے سے لرزتے ہوئے، چلایا:
"ہمیں مزید ثبوت کی کیا ضرورت ہے؟ سب سے زیادہ ضدی بدعتیوں سے دور!"
طوفان کے سامنے غیر متزلزل، جیروم نے چیخ کر کہا: "کیا! کیا تمہیں لگتا ہے کہ میں مرنے سے ڈرتا ہوں؟ تم نے مجھے پورا سال ایک خوفناک تہھانے میں رکھا، جو خود موت سے بھی زیادہ خوفناک ہے۔ تم نے میرے ساتھ اس سے بھی زیادہ ظلم کیا ترک یہودی یا کافر، اور میرا گوشت لفظی طور پر ہڈیوں پر سڑ گیا۔

Machine Translated by Google

مکمل زندگی؛ پھر بھی میں شکایت نہیں کرتا، کیونکہ نوحہ آدمی کو دل اور روح میں مشکل ہی سے مضبوط کرتا ہے۔ لیکن میں ایک عیسائی کے ساتھ اتنی بڑی بربریت پر اپنی حیرت کا اظہار نہیں کر سکتا۔

پھر غصے کا طوفان برپا ہوا اور جیروم کو جیل بھیج دیا گیا۔ تاہم، مجلس میں کچھ ایسے بھی تھے جن پر جیروم کی باتوں نے گہرا اثر ڈالا، اور جو اپنی جان بچانا چاہتے تھے۔ چرچ کے معززین نے ان سے ملاقات کی، جنہوں نے اصرار کیا کہ وہ کونسل کو جمع کرائیں۔ روم کے خلاف اپنی مخالفت ترک کرنے کے انعام کے طور پر اس کے سامنے روشن ترین امکانات پیش کیے گئے۔ لیکن، اپنے آقا کی طرح جب دنیا کی شان اسے پیش کی گئی، جیروم ثابت قدم رہا۔

انہوں نے کہا، "مقدس صحیفوں سے مجھے ثابت کرو کہ میں غلطی پر ہوں، اور میں اسے ترک کر دوں گا۔"

"مقدس صحیفے!" اس کے فتنہ انگیزوں میں سے ایک نے کہا۔ "سب کچھ ہونا چاہئے
ان کی طرف سے فیصلہ کیا؟ ان کو کون سمجھ سکتا ہے جب تک کہ چرچ ان کی تشریح نہ کر لے؟"
"کیا مردوں کی روایات ہمارے نجات دہندہ کی خوشخبری سے زیادہ ایمان کے لائق ہیں؟" جیروم نے جواب دیا۔
"پولس نے ان لوگوں کو نصیحت نہیں کی جن کو اس نے آدمیوں کی روایات کو سننے کے لئے لکھا تھا، لیکن اس نے کہا،
'صحیفوں کو تلاش کرو'۔"
"بدعتی!" جواب تھا۔ "مجھے افسوس ہے کہ میں آپ کے ساتھ اتنا بحث کر رہا ہوں۔
وقت میں دیکھ رہا ہوں کہ تم شیطان کے ذریعے چلائے گئے ہو۔"
جلد ہی اس کے خلاف سزائے موت کا فیصلہ سنایا گیا۔ اسے اسی جگہ لے جایا گیا جہاں حسین نے اپنی جان دی تھی۔ وہ گاتے ہوئے اپنے راستے پر چلا گیا اور اس کا چہرہ خوشی اور سکون سے چمک اٹھا۔ اس کی نگاہیں مسیح پر جمی ہوئی تھیں، اور موت اس کے لیے اپنی دہشت کھو چکی تھی۔ جب جلاد آگ جلانے والا تھا تو وہ شہید کے پیچھے سے گزرا، لیکن اس نے چیخ کر کہا: "دلیری سے آگے بڑھو، میرے سامنے آگ لگا دو، اگر میں ڈرتا تو میں یہاں نہ ہوتا۔"

اس کے چاروں طرف شعلے اٹھتے ہوئے بولے گئے اس کے آخری الفاظ دعا تھے۔ اس نے پکارا، "خداوند، قادر مطلق باپ، مجھ پر رحم کر اور میرے گناہوں کو معاف کر، کیونکہ آپ جانتے ہیں کہ میں نے ہمیشہ آپ کی سچائی سے محبت کی ہے۔" اس کی آواز خاموش ہو گئی لیکن ہونٹ دعا میں ہلتے رہے۔

جب آگ نے اپنا کام مکمل کر لیا تو شہید کی راکھ، اس زمین کے ساتھ جس پر انہوں نے آرام کیا تھا، اکٹھا کر کے حس کی طرح دریائے رائن میں پھینک دیا گیا۔ اس طرح خدا کے نور کے وفادار علمبردار ہلاک ہو گئے۔ لیکن ان کے اعلان کردہ سچائیوں کی روشنی -ان کی بہادری کی مثال کی روشنی -بجھ نہیں سکی۔ مرد سورج کو اس کے مدار سے ہٹانے کی کوشش کر سکتے تھے اور ساتھ ہی اس دن کے طلوع ہونے کو بھی روک سکتے تھے جو دنیا پر طلوع ہو رہا تھا۔

ہس کی پھانسی نے بوہیمیا میں غصے اور وحشت کی آگ بھڑکا دی تھی۔ پوری قوم نے محسوس کیا کہ وہ پادریوں کی بددیانتی اور شہنشاہ کی غداری کا شکار ہو گیا ہے۔ اسے سچائی کا ایک وفادار استاد قرار دیا گیا، اور اس کی موت کا فیصلہ کرنے والی کونسل پر قتل کا الزام لگایا گیا۔ اس کے عقائد اب پہلے سے زیادہ توجہ مبذول کر رہے ہیں۔ پوپ کے فرمودات کے ذریعہ، وائکلف کی تحریروں کو شعلوں کی مذمت کی گئی تھی۔ لیکن جو لوگ تباہی سے بچ گئے تھے انہیں اب چھپ کر باہر لایا گیا اور بائبل یا اس کے ایسے حصوں کے حوالے سے مطالعہ کیا گیا جو لوگ حاصل کر سکتے تھے۔ اور اس طرح بہت سے لوگوں کو اصلاح شدہ عقیدے کو قبول کرنے پر مجبور کیا گیا۔

ہس کے قاتل اپنے مقصد کی فتح کی گواہی دیتے ہوئے خاموش نہیں رہے۔ پوپ اور شہنشاہ اس تحریک کو کچلنے کے لیے متحد ہو گئے، اور سگسمنڈ کی فوجوں کو بوہیمیا کے خلاف پھینک دیا گیا۔

لیکن ایک آزاد کرنے والا اٹھ گیا ہے۔ زِسکا، جو جنگ کے آغاز کے فوراً بعد مکمل طور پر اندھا ہو گیا۔ تاہم، وہ اپنے وقت کے قابل ترین جرنیلوں میں سے ایک تھے اور بوہیمینوں کے رہنما تھے۔ الٰہی مدد اور اپنے مقصد کے انصاف پر بھروسہ کرتے ہوئے، ان لوگوں نے طاقتور ترین فوجوں کا مقابلہ کیا جو ان پر حملہ کر سکتی تھیں۔ کئی مواقع پر،

Machine Translated by Google

شہنشاہ، نئی فوجوں کو منظم کرتے ہوئے، صرف ذلت آمیز پسپا ہونے کے لیے بوہیمیا پر حملہ آور ہوا۔ حوثی موت کے خوف سے اوپر اٹھے، اور کوئی بھی چیز ان کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی۔ جنگ کے آغاز کے چند سال بعد، بہادر زِسکا مر گیا، لیکن اس کی جگہ پروکوپیئس نے بھر دی، جو اتنا ہی بہادر اور قابل جرنیل تھا اور کچھ طریقوں سے، زیادہ قابل رہنما۔

یہ جانتے ہوئے کہ نابینا جنگجو مر گیا ہے، بوہیمیا کے دشمنوں نے سوچا کہ وہ اپنی کھوئی ہوئی ہر چیز کو بازیافت کرنے کا موقع سازگار ہے۔ پھر پوپ نے حوثیوں کے خلاف صلیبی جنگ کا آغاز کیا، اور ایک بار پھر ایک بے پناہ قوت بوہیمیا میں دوڑ پڑی، لیکن صرف ایک خوفناک شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس کے بعد ایک اور صلیبی جنگ ہوئی۔ یورپ کے تمام پوپل ممالک میں آدمی، پیسہ اور جنگی جنگی سازوسامان جمع ہو گئے۔

ہجوم پوپ کے معیار کے تحت جمع ہوئے، اس بات کا یقین کہ، آخر کار، حوثیوں کو ختم کر دیا جائے گا۔ فتح کے یقین کے ساتھ، بڑی طاقت بوہیمیا میں داخل ہوئی۔ لوگ اسے بھگانے کے لیے جمع ہو گئے۔ دونوں فوجیں ایک دوسرے کے قریب پہنچ گئیں، یہاں تک کہ ان کے درمیان صرف ایک دریا رہ گیا۔ اتحادی افواج تعداد میں بہت برتر تھیں، تاہم، وہ جارحانہ انداز میں حوثیوں پر حملہ کرنے کے بجائے، خاموش رہے، ان پر غور و فکر کرتے رہے، گویا جادو کیا گیا ہو۔ پھر، اچانک، ایک پراسرار دہشت میزبانوں پر نازل ہوئی. بغیر کسی ضرب کے، وہ طاقتور قوت بکھر گئی اور بکھر گئی، گویا کسی غیر مرئی طاقت سے منتشر ہو گئی۔ اتحادی فوجیوں کی بڑی تعداد حوثی فوج کے ہاتھوں ماری گئی، جس نے فراریوں کا تعاقب کیا۔ ایک بے پناہ

مال غنیمت فاتحوں کے ہاتھ میں چلا گیا، تاکہ جنگ نے انہیں غریب کرنے کے بجائے، بوہیمیوں کو مالا مال کر دیا۔

چند سال بعد، ایک نئے پوپ کے تحت، ایک اور صلیبی جنگ شروع کی گئی۔ پہلے کی طرح مرد اور ذرائع یورپ کے تمام پوپل ممالک سے لائے گئے تھے۔ ان لوگوں کے لیے پیش کی گئی حوصلہ افزائی بہت اچھی تھی جنہیں اس خطرناک کاروبار میں مشغول ہونا چاہیے۔ سب سے گھناؤنے جرائم کی مکمل معافی ہر صلیبی کو دی گئی تھی۔ جنگ میں مرنے والوں کے لیے جنت میں بڑے انعام کا وعدہ کیا گیا تھا، اور جو بچ گئے وہ میدان جنگ میں عزت اور دولت حاصل کریں گے۔ ایک بار پھر ایک بہت بڑی فوج جمع ہوئی اور سرحد پار کر کے بوہیمیا پر حملہ کر دیا۔ حوثی فوجیں ان کے آگے پیچھے ہٹ گئیں، اس طرح حملہ آوروں کو مزید اور آگے کی طرف کھینچ لیا۔

ملک کا اندرونی حصہ، اور ان کی قیادت ان کے ہاتھوں میں فتح پر اعتماد کرنا۔ آخر کار، پروکوپیو کی فوج رک گئی اور دشمن کے خلاف ہو کر جنگ کی طرف بڑھی۔ صلیبیوں کو اپنی غلطی کا پتہ چل گیا، حملے کے انتظار میں کیمپ میں رہے۔ جب حوثیوں کے نظر آنے سے پہلے ہی قریب آنے والی فوج کا شور سنائی دیا تو صلیبیوں کو پھر سے گھبراہٹ نے اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ شہزادے، جرنیل اور عام سپاہی اپنے ہتھیار پھینک کر چاروں طرف بھاگ گئے۔

پوپ کے وارث نے، جو حملے کا رہنما تھا، اپنی خوفزدہ اور غیر منظم افواج کو اکٹھا کرنے کی کوشش کی۔ بے پناہ کوششوں کے باوجود وہ خود فراریوں کی لہر میں نگل گیا۔ شکست مکمل ہوئی اور ایک بار پھر بے پناہ مال غنیمت فاتحوں کے ہاتھ میں آگیا۔

اس طرح دوسری مرتبہ یورپ کی طاقتور ترین قوموں کی طرف سے بھیجی گئی ایک وسیع فوج، بہادر جنگجوؤں کی ایک بڑی تعداد، تربیت یافتہ اور جنگ کے لیے لیس، ایک چھوٹی اور کمزور قوم کے محافظوں کے سامنے بغیر کوئی ضرب لگائے بھاگ گئی۔ اس میں خدائی طاقت کا مظہر تھا۔ حملہ آور مافوق الفطرت دہشت کا شکار تھے۔ وہ جس نے بحیرہ احمر میں فرعون کی فوجوں کو شکست دی، جس نے مدیانی فوجوں کو جدعون اور اس کے تین سو کے سامنے اڑایا، جس نے ایک ہی رات میں مغرور اسور کی فوجوں کو زیر کر دیا، ظالم کی طاقت کو کمزور کرنے کے لیے دوبارہ اپنا ہاتھ بڑھایا۔ "دیکھو، وہ بڑے خوف میں تھے، جہاں کوئی خوف نہیں تھا، کیونکہ اللہ نے تمہارے اردگرد رہنے والوں کی ہڈیاں بکھیر دی تھیں، تم نے انہیں الجھایا، کیونکہ

خُدا نے اُن کو ردّ کر دیا۔" (زبور 53:5۔

Machine Translated by Google

پوپ کے رہنماؤں نے، طاقت کے ذریعے فتح کی امید کھو دی، سفارت کاری کا سہارا لینے کا فیصلہ کیا۔ ایک سمجھوتہ کیا گیا جس نے اگرچہ بوہیمیوں کو ضمیر کی آزادی فراہم کی تھی لیکن حقیقت میں اس نے انہیں دھوکہ دیا اور انہیں روم کے اقتدار کے حوالے کر دیا۔ بوہیمیوں نے روم کے ساتھ امن کی شرائط کے طور پر چار نکات بیان کیے تھے: بائبل کی مفت تبلیغ۔ روٹی اور شراب دونوں پر پورے چرچ کا حق، اور الہی عبادت میں مادری زبان کا استعمال؛ تمام سیکولر دفاتر اور حکام سے پادریوں کا اخراج؛ اور، جرائم کے معاملات میں، دیوانی عدالتوں کا دائرہ اختیار پادریوں اور عام لوگوں دونوں کو دیا جاتا ہے۔ پوپ کے حکام بالآخر چار مضامین کو قبول کرنے پر راضی ہوگئے، تاہم، یہ شرط رکھتے ہوئے کہ ان کی وضاحت کرنے، ان کے صحیح معنی کے بارے میں فیصلہ کرنے کا حق چرچ کا ہونا چاہیے۔ اس بنیاد پر ایک معاہدہ کیا گیا، اور روم نے تصادم اور دھوکہ دہی سے وہ حاصل کیا جو اس نے تنازعات سے حاصل نہیں کیا تھا۔ کیونکہ، ہسی مضامین کے ساتھ ساتھ مقدس کتاب کی اپنی تشریح دے کر، وہ اپنے مفادات کے مطابق ان کے معنی کو بگاڑ سکتی ہے۔

بوہیمیا کے ایک بڑے طبقے نے، یہ دیکھتے ہوئے کہ اس نے ان کی آزادیوں کو دھوکہ دیا، اس معاہدے پر رضامندی نہیں دی۔ آپس میں جھگڑے اور خونریزی کی وجہ سے اختلافات اور تفرقہ پیدا ہوا۔ عظیم پروکوپیئس اس لڑائی میں مارے گئے اور اسی طرح بوہیمیا کی آزادی بھی۔

ہس اور جیروم کا غدار سگسمنڈ اب بوہیمیا کا بادشاہ بن گیا، اور بوہیمیا کے حقوق کی حمایت کے اپنے حلف کو نظر انداز کرتے ہوئے، پوپ کی حکومت کے قیام کے ساتھ آگے بڑھا۔ لیکن روم کی تابعداری سے اسے بہت کم فائدہ ہوا۔ بیس سال تک اس کی زندگی کام اور خطرات سے بھری ہوئی تھی۔ اس کی فوجیں کمزور ہو چکی تھیں اور شاہی خزانے ایک طویل اور بے نتیجہ جدوجہد سے ختم ہو گئے تھے، اور اب، ایک سال حکومت کرنے کے بعد، وہ مر گیا، اپنی سلطنت کو خانہ جنگی کے دہانے پر چھوڑ کر، اور اپنی نسل کو بدنامی کے ساتھ بدنام کرنے والے نام کی وصیت کی۔

فسادات، لڑائیاں اور خونریزی شروع ہو گئی۔ ایک بار پھر غیر ملکی فوجوں نے بوہیمیا پر حملہ کیا، اور اندرونی اختلافات نے قوم کو پریشانی میں ڈال دیا۔ وہ لوگ جو خوشخبری کے وفادار رہے وہ خونی ظلم و ستم کا نشانہ بنے۔

ان کے قدیم بھائیوں کے روم کے ساتھ معاہدہ کرنے اور اس کی غلطیوں کو جذب کرنے کے ساتھ، پرانے عقیدے سے چمٹے رہنے والوں نے آخرکار ایک الگ چرچ بنایا اور "متحدہ برادران" کا نام اپنایا۔ اس عمل نے ان پر تمام طبقوں سے لعنت بھیجی۔ تاہم، اس کی مضبوطی غیر متزلزل تھی۔ جنگلوں اور غاروں میں پناہ لینے پر مجبور، وہ پھر بھی خدا کا کلام پڑھنے اور اس کی عبادت میں عبادت کرنے کے لیے جمع ہوئے۔

مختلف ممالک میں خفیہ طور پر بھیجے گئے قاصدوں کے ذریعے، انہیں معلوم ہوا کہ یہاں اور وہاں الگ تھلگ لوگ ہیں جنہوں نے سچائی کا اقرار کیا -تھوڑا سا اس شہر میں اور تھوڑا اس شہر میں، اپنے جیسے ظلم و ستم کی چیزیں، اور وہ الپس کے وسط میں۔ کتاب کی بنیاد پر ایک قدیم چرچ قائم کیا گیا تھا۔ یہ خبر بڑی خوشی کے ساتھ موصول ہوئی اور والڈینشیائی مسیحیوں کے ساتھ خط و کتابت کا آغاز ہوا۔

انجیل میں پختہ، بوہیمین اپنے ظلم و ستم کی رات تک انتظار کرتے رہے، تاریک ترین گھڑی میں افق کی طرف آنکھیں پھیرتے رہے، جیسے آدمی صبح کا انتظار کر رہے ہوں۔ "ان کا قرعہ برے دنوں میں ڈالا گیا تھا، لیکن انہیں جیروم کی طرف سے دہرائے گئے ہس کے الفاظ یاد تھے، کہ دن طلوع ہونے سے پہلے ایک صدی گزر جانی چاہیے۔ 'میں مر جاؤں گا، لیکن خدا یقیناً آپ کی زیارت کرے گا، اور آپ کو اس سرزمین سے نکالے گا۔'" 1470کے آس پاس، ظلم و ستم ختم ہو گیا اور نسبتاً خوشحالی کا دور شروع ہوا۔ "صدی کے آخر تک بوہیمیا اور موراویا میں 'متحدہ برادران' کے دو سو گرجا گھر تھے۔" "بقیہ کتنے خوشحال تھے، جو خُداوند سے فرار ہو رہے تھے۔

Machine Translated by Google

آگ اور تلوار کا تباہ کن قہر، اس دن کی صبح دیکھنے کا شرف حاصل ہوا جس کی پیشین گوئی ہس نے کی تھی۔

Machine Translated by Google

باب 7

لوتھر روم سے الگ ہو گیا۔

سب سے پہلے، اُن میں سے جنہیں کلیسیا کو پوپ کے اندھیرے سے خالص ترین ایمان کی روشنی کی طرف لے جانے کے لیے بلایا گیا تھا، مارٹن لوتھر ہے۔ پرجوش، پرجوش اور عقیدت مند، خدا کے سوا کوئی خوف نہیں جانتے تھے اور مقدس صحیفوں کے علاوہ مذہبی عقیدے کی کوئی اور بنیاد نہیں جانتے تھے، لوتھر اپنے وقت کا آدمی تھا۔ اس کے ذریعے، خدا نے کلیسیا کی اصلاح اور دنیا کی روشن خیالی کے لیے ایک عظیم کام انجام دیا۔

انجیل کے پہلے ہیرالڈز کی طرح، لوتھر غریب ترین طبقے سے آیا تھا۔
اس کے ابتدائی سال ایک جرمن کسان کے گھر میں گزرے۔ ایک کان کن کے طور پر اپنی روزمرہ کی محنت میں، اس کے والد نے اس کی تعلیم کے لیے ذرائع فراہم کیے تھے۔ وہ چاہتا تھا کہ اس کا بیٹا وکیل بنے، لیکن خدا کا منصوبہ اسے اس عظیم ہیکل کا معمار بنانا تھا جو آہستہ آہستہ صدیوں سے تعمیر ہو رہا تھا۔

ضروریات، محرومیاں اور سخت نظم و ضبط اس اسکول میں چلا گیا جس میں Infinite Wisdomنے لوتھر کو اپنی زندگی کے اہم مشن کے لیے تیار کیا۔
لوتھر کے والد ایک مضبوط اور فعال ارادے کا آدمی تھا، اور کردار کی زبردست طاقت، ایماندار، پرعزم اور منصفانہ تھا۔ وہ اپنے فرض کے یقین کے ساتھ وفادار تھا، چاہے نتائج کچھ بھی ہوں۔ اس کی جائز عقل نے اسے خانقاہی زندگی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھنے پر مجبور کیا۔ وہ بہت پریشان تھا جب لوتھر، اس کی رضامندی کے بغیر، ایک خانقاہ میں داخل ہوا۔ باپ کی اپنے بیٹے سے صلح ہوئے دو سال ہو چکے تھے اور تب بھی رائے وہی رہی۔

لوتھر کے والدین نے اپنے بچوں کی تعلیم اور تیاری میں بہت خیال رکھا۔ اُنہوں نے اُنہیں خُدا کے علم اور مسیحی فضیلتوں پر عمل کرنے کی ہدایت دینے کی کوشش کی۔ باپ کی دعائیں، بیٹے کی گواہی، اکثر آسمان تک پہنچ جاتی ہیں، تاکہ بیٹا رب کا نام یاد کر سکے اور ایک دن اس کی سچائی کو آگے بڑھانے میں مدد کرے۔ ہر وہ اخلاقی اور ثقافتی فائدہ جو ان کی محنت کی زندگی نے انہیں لطف اندوز ہونے دیا ان کے والدین نے بے تابی سے فراہم کیا۔ ان کی کوششیں اپنے بچوں کو تقویٰ اور افادیت کی زندگی کے لیے تیار کرنے کے لیے مخلصانہ اور ثابت قدم تھیں۔ اپنی مضبوطی اور کردار کی جوش کے ساتھ، وہ کبھی کبھی زبردست شدت کا استعمال کرتے تھے۔ لیکن مصلح کو، اگرچہ یہ معلوم ہے کہ کچھ معاملات میں انہوں نے غلطی کی ہے، لیکن ان کے نظم و ضبط میں مذمت کی بجائے منظوری زیادہ پائی گئی۔

سکول میں، جہاں اسے چھوٹی عمر میں بھیجا گیا تھا، لوتھر کے ساتھ سختی اور یہاں تک کہ تشدد سے پیش آیا۔
اس کے والدین کی غربت اس قدر زیادہ تھی کہ جب وہ اپنے گھر سے دوسرے شہر میں اسکول جاتے تھے تو وہ کچھ وقت کے لیے گھر گھر گاتے گاتے اپنا کھانا کھانے پر مجبور ہوتے تھے اور کئی بار ایسے بھی آئے جب وہ بھوکے سو گئے۔ اس وقت مذہب کے بارے میں تاریک اور توہم پرستانہ خیالات غالب تھے، جس نے اسے خوف سے بھر دیا۔ وہ رات کو بھاری دل کے ساتھ لیٹتا تھا، تاریک مستقبل کی طرف کانپتے ہوئے دیکھتا تھا، اور ایک مہربان آسمانی باپ کے طور پر خدا کے بارے میں سوچنے کے بجائے، ایک سادگی، ناقابل معافی جج، اور ظالم ظالم کے طور پر خدا کی سوچ پر مسلسل دہشت میں تھا۔ اتنی بڑی حوصلہ شکنی کے باوجود، لوتھر نے عزم کے ساتھ اخلاقیات اور فکری فضیلت کے اعلیٰ معیار کی طرف جاری رکھا جو اس کی روح کو متاثر کرتا تھا۔

وہ علم کا پیاسا تھا اور اس کے دماغ کے پرجوش اور عملی کردار نے اسے دکھاوے اور سطحی کی بجائے ٹھوس اور مفید کی خواہش کی۔ جب، اٹھارہ سال کی عمر میں، وہ ایرفرٹ یونیورسٹی میں داخل ہوا، تو اس کے حالات پہلے سے زیادہ سازگار تھے اور اس کے امکانات پہلے کے سالوں سے زیادہ روشن تھے۔ اس کے والدین، ان کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے کافی آمدنی حاصل کرنے کے لئے پارسائی اور لگن کے ذریعے منظم کیا

Machine Translated by Google

ضروریات، تمام ضروری مدد فراہم کرنے کے قابل تھے. ذہین دوستوں کے اثر و رسوخ نے، کسی حد تک، اس کی سابقہ تعلیم کے تاریک اثرات کو کم کر دیا تھا۔ اس نے اپنے آپ کو بہترین مصنفین کے مطالعہ پر لگایا، ان کے اہم ترین خیالات کو تندہی سے محفوظ کیا اور حکیموں کی حکمت کو اپنا بنایا۔ یہاں تک کہ اپنے پہلے اساتذہ کے سخت نظم و ضبط کے تحت، اس نے پہلے ہی امتیاز کے آثار دکھائے تھے۔ اور، سازگار اثرات کے ساتھ، اس کا دماغ تیزی سے تیار ہوا۔ یادداشت، وشد تخیل، مضبوط استدلال کی طاقت اور انتھک استعمال نے اسے جلد ہی اپنے ساتھیوں سے آگے کر دیا۔ فکری ضبط نے اس کے فہم کو پختہ کیا اور اس میں ایسی ذہنی سرگرمی اور ادراک کی نفاست کو بیدار کیا کہ وہ اسے زندگی کی کشمکش کے لیے تیار کر رہے تھے۔

لوتھر کے دل میں خُداوند کا خوف بسا ہوا تھا، جس نے اُسے اپنے مقصد کی ثابت قدمی کو برقرار رکھنے اور خُدا کے سامنے گہری عاجزی میں رہنمائی کرنے کے قابل بنایا۔ اس کے پاس الہی مدد پر انحصار کا مستقل احساس تھا، اور وہ ہر دن کا آغاز دعا کے ساتھ کرنے میں ناکام نہیں ہوتا تھا، جب کہ اس کا دل مسلسل رہنمائی اور مدد کے لیے دعا کرتا تھا۔ "اچھی طرح سے دعا کرنا،" وہ اکثر کہتے، "مطالعہ کا بہتر نصف ہے۔"

جب، ایک دن، وہ یونیورسٹی کی لائبریری میں کتابوں کا جائزہ لے رہا تھا، لوتھر نے ایک لاطینی بائبل دریافت کی۔ ایسی کتاب اس نے پہلے کبھی نہیں دیکھی تھی۔ اس نے اس کے وجود کو بھی نظر انداز کر دیا۔ اس نے انجیلوں اور خطوط کے کچھ حصے سنے تھے جو عوامی عبادت کے دوران لوگوں کو پڑھے جاتے تھے، اور یہ فرض کیا کہ وہ پوری بائبل ہیں۔ اب وہ پہلی بار خدا کے مکمل کلام کو دیکھ رہا تھا۔ خوف اور تجسس کی آمیزش کے ساتھ اس نے مقدس اوراق کو چھیڑا۔ تیز دھڑکن اور دھڑکتے دل کے ساتھ، اس نے اپنے لیے زندگی کے الفاظ پڑھے، رک گئے اور چیخ کر بولے، ”کاش خدا مجھے ایسی کتاب دے!“ آسمانی فرشتے اُس کے پہلو میں کھڑے تھے، اور خُدا کے تخت سے روشنی کی کرنیں اُس کی سمجھ پر سچائی کے خزانوں کو ظاہر کرتی تھیں۔ وہ ہمیشہ خُدا کو ناراض کرنے سے ڈرتا تھا، لیکن اب اُس کی گناہ کی حالت کے گہرے اعتقاد نے اُس کو پہلے کبھی نہیں پکڑا۔

گناہ سے آزاد ہونے اور خدا کے ساتھ امن حاصل کرنے کی مخلصانہ خواہش نے اسے ایک کانونٹ میں داخل ہونے اور خانقاہی زندگی کے لیے خود کو وقف کرنے پر مجبور کیا۔ وہاں اسے انتہائی مشکل کام کرنے اور گھر گھر بھیک مانگنے کی ضرورت پڑی۔ وہ اس عمر میں تھا جہاں احترام اور تعریف کی سب سے زیادہ خواہش کی جاتی ہے، اور وہ ذلت آمیز کام اس کے فطری جذبات کو گہرا کر رہے تھے۔ لیکن اس نے صبر کے ساتھ اس ذلت کو برداشت کیا، یہ سمجھتے ہوئے کہ یہ اپنے گناہوں کی وجہ سے ضروری تھا۔

ہر وہ لمحہ جس سے اپنی روزمرہ کی ڈیوٹی کے دوران فائدہ اٹھایا جا سکتا تھا، اس نے مطالعہ کرنے، آرام سے گریز کرنے اور اپنے معمولی کھانے پر خرچ ہونے والے وقت کی بچت میں صرف کیا۔ سب سے بڑھ کر، وہ خدا کے کلام کے مطالعہ میں خوش تھا۔ اس نے بائبل کو کانونٹ کی دیوار سے جکڑا ہوا دریافت کیا تھا اور اکثر اس کے پاس جاتا تھا۔ جیسے جیسے گناہ کے بارے میں اس کے اپنے اعتقادات گہرے ہوتے گئے، اس نے معافی اور امن حاصل کرنے کے لیے اپنے کاموں کے ذریعے کوشش کی۔ اس نے اپنی فطرت کی برائیوں کو دبانے کے لیے روزوں، چوکسیوں اور جھنڈیوں کے ذریعے جدوجہد کرتے ہوئے ایک انتہائی سخت زندگی گزاری، جس سے خانقاہی زندگی کو کوئی راحت نہیں ملی تھی۔ اس نے اپنے آپ کو کسی بھی قربانی سے نہیں بچایا جس کے ذریعے وہ دل کی وہ پاکیزگی حاصل کر سکے جو اسے خدا کے حضور مقبول ہونے کے قابل بنائے۔ اس نے بعد میں کہا، "میں واقعتا aایک متقی راہب تھا، اور میں نے اپنے حکم کے اصولوں کی اس سے زیادہ سختی سے پیروی کی جس کا میں اظہار کر سکتا ہوں۔ اگر کوئی راہب اپنے خانقاہی کاموں سے جنت حاصل کر سکتا ہے تو میں یقیناً اس کا حقدار ہوں گا۔ اگر میں جاری رہتا تو میں اپنی موت کو موت تک لے جاتا۔ اس تکلیف دہ نظم و ضبط کے نتیجے میں، اس نے طاقت کھو دی اور بیہوشی کے منتروں میں مبتلا ہونا شروع کر دیا جس سے وہ کبھی مکمل طور پر صحت یاب نہیں ہوا۔ لیکن اس کی تمام تر کوششوں کے باوجود اس کی بوجھل روح کو سکون نہ ملا۔ آخرکار وہ مایوسی کے دہانے پر پہنچ گیا۔

Machine Translated by Google

جب لوتھر کو ایسا لگتا تھا کہ سب کچھ کھو گیا ہے، تو خدا نے ایک دوست اور مددگار کھڑا کیا۔ خدا پرست Staupitzنے لوتھر کے ذہن میں خدا کے کلام کو کھولا اور اسے اپنے آپ سے دور دیکھنے، خدا کے قانون کی خلاف ورزی کرنے پر ابدی سزا کے بارے میں سوچنا چھوڑ دیا، اور اپنے گناہ بخشنے والے نجات دہندہ یسوع کی طرف دیکھو۔ "اپنے گناہوں کی وجہ سے خود کو اذیت دینے کے بجائے، اپنے آپ کو اپنے نجات دہندہ کی بانہوں میں ڈال دیں۔ اس پر بھروسہ کریں—اس کی زندگی کی راستبازی میں—اس کی موت کے کفارہ میں۔ خدا کے بیٹے کی بات سنو۔ وہ آپ کو خدائی فضل کا یقین دلانے کے لیے انسان بنا۔" "اُس سے پیار کرو، کیونکہ اُس نے پہلے تم سے محبت کی" اِس پیغامِ رحمت نے کہا۔ اس کے الفاظ نے لوتھر کے ذہن پر گہرا اثر چھوڑا۔ طویل المیعاد غلطیوں کے خلاف زبردست جدوجہد کے بعد، وہ سچائی سے چمٹے رہے اور اس کی پریشان روح کو سکون ملا۔

لوتھر کو ایک پادری مقرر کیا گیا تھا اور اسے وٹنبرگ یونیورسٹی میں پڑھانے کے لیے کانونٹ سے بلایا گیا تھا۔ وہاں اس نے اپنے آپ کو اصل زبانوں میں صحیفوں کے مطالعہ کے لیے لاگو کیا۔ اُس نے بائبل کے بارے میں تقریریں کرنا شروع کر دیں۔ زبور کی کتاب، انجیل اور خطوط کو خوش کرنے والے سامعین کی کثیر تعداد کی سمجھ کے لیے کھول دیا گیا تھا۔

Staupitz، اس کے دوست اور اعلیٰ نے، اسے منبر میں قدم رکھنے اور خدا کے کلام کی تبلیغ کرنے کی تلقین کی۔ لوتھر نے ہچکچاہٹ محسوس کی، مسیح کی جگہ پر لوگوں سے بات کرنے کے لیے نااہل محسوس کیا۔ اپنے دوستوں کی درخواستوں کو قبول کرنے سے پہلے یہ ایک طویل جدوجہد تھی۔ لوتھر صحیفوں میں پہلے سے ہی طاقتور تھا اور خدا کا فضل اس پر قائم تھا۔ اس کی فصاحت و بلاغت نے اس کے سامعین کو مسحور کر دیا اور جس وضاحت اور طاقت کے ساتھ اس نے سچائی کو پیش کیا وہ ان کے فہم و فراست پر قائل ہو گیا۔ راہب کا جوش ان کے دلوں کو چھو گیا۔

لوتھر اب بھی پوپل چرچ کا سچا بیٹا تھا اور اس نے یہ نہیں سوچا تھا کہ یہ کچھ اور ہوگا۔ خُدا کی پرووِیڈنس میں اُسے روم کا دورہ کرنے کی رہنمائی کی گئی۔ اس نے یہ سفر پیدل طے کیا، راستے میں خانقاہوں میں قیام کیا۔ ایک اطالوی کانونٹ میں وہ دولت، شان و شوکت اور عیش و عشرت پر حیران رہ گیا۔ شاندار آمدنی کے باعث، راہب شاندار اپارٹمنٹس میں رہتے تھے، اپنے آپ کو امیر ترین اور مہنگے کپڑوں سے آراستہ کرتے تھے، اور شاندار میزوں پر کھانا کھاتے تھے۔ دردناک خدشات کے ساتھ، لوتھر نے اس منظر کو اپنی زندگی کی بے لوثی اور سختی سے مماثل کیا۔ اس کا دماغ الجھا ہوا تھا۔

آخر کار اس نے فاصلے پر سات پہاڑیوں کے شہر کو دیکھا۔ گہرے جذبات کے ساتھ اس نے اپنے آپ کو زمین پر سجدہ کرتے ہوئے کہا: "مقدس روم، میں آپ کو سلام پیش کرتا ہوں!" وہ شہر میں داخل ہوا، گرجا گھروں کا دورہ کیا، پادریوں اور راہبوں کی طرف سے دہرائی جانے والی شاندار کہانیاں سنیں، اور تمام ضروری تقاریب انجام دیں۔ ہر جگہ اس نے ایسے مناظر دیکھے جس نے اسے حیرت اور وحشت سے بھر دیا۔ اس نے دیکھا کہ پادریوں کے تمام طبقوں میں بے انصافی موجود ہے۔ اس نے پرلیٹس کی طرف سے بنائے گئے بے ہودہ لطیفے سنے اور ان کی خوفناک بے حرمتی سے خوفزدہ ہو گیا، یہاں تک کہ اجتماع کے دوران بھی۔ جیسا کہ وہ راہبوں اور شہریوں کے ساتھ گھل مل گیا، لوتھر نے کھپت اور جنسیت کا مشاہدہ کیا۔ وہ جدھر بھی مڑا، تقدس کے بجائے بے حرمتی ہی نظر آئی۔ "یہ ناقابل یقین ہے،" انہوں نے لکھا، "روم میں کون سے گناہ اور مظالم کیے جاتے ہیں؛ یقین کرنے کے لیے انہیں دیکھنے اور سننے کی ضرورت ہے۔ اسی لیے اکثر کہا جاتا ہے: 'اگر کوئی جہنم ہے تو اس پر روم بنایا گیا ہے۔ وہ ایک پاتال ہے جس سے تمام گناہ نکلتے ہیں۔''

ایک حالیہ حکم نامے کے ذریعے، پوپ کی طرف سے ان تمام لوگوں سے جو اپنے گھٹنوں کے بل "پائلاطس کی سیڑھی" پر چڑھیں گے، ایک خوشی کا وعدہ کیا گیا تھا، جس کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ ہمارے نجات دہندہ نے رومی دربار سے نکلتے وقت اسے نیچے اتارا تھا، اور معجزانہ طور پر یروشلم سے یروشلم منتقل کیا گیا تھا۔ روم لوتھر، ایک دن، عقیدت کے ساتھ ان سیڑھیوں پر چڑھ رہا تھا، جب اس نے اچانک گرج جیسی آواز سنی جس نے اس سے کہا: "صاف ایمان سے زندہ رہے گا۔"
وہ اچھل پڑا اور شرمندہ اور خوف زدہ ہو کر جلدی سے وہاں سے نکل گیا۔ یہ بائبلی متن جرمن راہب کی روح پر کبھی بھی اپنی قوت سے محروم نہیں ہوا۔ تب سے وہ نجات کے لیے انسانی کاموں پر بھروسہ کرنے کی غلط فہمی، اور مسیح کی خوبیوں پر مستقل ایمان کی ضرورت کو پہلے سے زیادہ واضح طور پر دیکھنے لگا۔ اس کی آنکھیں پاپائیت کے فریبوں کے لیے کھل چکی تھیں اور پھر کبھی بند نہیں ہوں گی۔ جب اس نے منہ موڑ لیا۔

Machine Translated by Google

روم میں بھی اس نے اپنے دل میں ایسا ہی کیا اور اس وقت سے علیحدگی بہت بڑھ گئی یہاں تک کہ پوپ کے چرچ سے تمام تعلق منقطع ہو گیا۔
روم سے واپسی پر، لوتھر نے وِٹنبرگ یونیورسٹی سے ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ اب وہ اپنے آپ کو ایسے صحیفوں کے لیے وقف کرنے کے لیے آزاد تھا جس سے وہ اتنا پیار کرتا تھا۔ اس نے اپنی زندگی کے تمام ایام میں خدا کے کلام کا بغور مطالعہ اور تبلیغ کرنے کا پختہ عہد کیا تھا، نہ کہ پوپ کے اقوال اور عقائد کا۔ وہ اب کوئی سادہ راہب یا استاد نہیں رہا بلکہ بائبل کا ایک مجاز ہیرالڈ تھا۔ اسے ایک چرواہے کے طور پر خدا کے ریوڑ کو چرانے کے لیے بلایا گیا تھا، جو سچائی کے لیے بھوکا اور پیاسا تھا۔ اس نے پختہ طور پر اعلان کیا کہ عیسائیوں کو ان کے علاوہ کوئی دوسرا عقائد حاصل نہیں کرنا چاہئے جو مقدس صحیفوں کے اختیار پر قائم ہیں۔ ان الفاظ نے پوپ کی بالادستی کی بنیاد کو تباہ کر دیا۔ ان میں اصلاح کا اہم اصول موجود تھا۔

لوتھر نے انسانی نظریات کو خدا کے کلام سے بلند کرنے کا خطرہ دیکھا۔ اور اس نے بے خوف ہو کر علماء [قرون وسطیٰ کے یونیورسٹی کے پروفیسروں] کی قیاس آرائی پر مبنی کفر پر حملہ کیا، اور اس فلسفے اور الہیات کی مخالفت کی جس نے طویل عرصے سے لوگوں پر اپنا کنٹرول کیا ہوا تھا۔ اس نے ایسے علم کو نہ صرف فضول بلکہ نقصان دہ قرار دیا، اور اپنے سننے والوں کے ذہنوں کو فلسفیوں اور ماہرین الہیات کی نفاست سے ان ابدی سچائیوں کی طرف موڑنے کی کوشش کی جو انبیاء اور رسولوں نے پیش کیں۔

انمول پیغام تھا جو وہ بھوکے ہجوم کو اپنے الفاظ سے مسحور کر کے لائے تھے۔ انہوں نے ایسی تعلیمات پہلے کبھی نہیں سنی تھیں۔ نجات دہندہ کی محبت کی خوشخبری، اُس کے کفارہ دینے والے خون کے ذریعے بخشش اور امن کی یقین نے، اُن کے دلوں کو مسرور کیا اور اُنہیں ابدی اُمید سے متاثر کیا۔ وِٹن برگ میں ایک روشنی جلائی گئی جس کی کرنیں زمین کے دور دراز حصوں تک پھیلنے والی تھیں، اور جو وقت کے اختتام تک چمک میں بڑھتی رہیں گی۔

لیکن روشنی اور اندھیرے میں ہم آہنگی نہیں ہے۔ سچائی اور غلطی کے درمیان ایک ناگزیر کشمکش ہے۔ ایک کی حمایت اور دفاع کرنا دوسرے پر حملہ کرنا اور اسے تباہ کرنا ہے۔ ہمارے نجات دہندہ نے اعلان کیا: "میں امن بھیجنے نہیں بلکہ تلوار بھیجنے آیا ہوں۔" (متی 10:34)لوتھر نے اصلاح کے آغاز کے چند سال بعد اعلان کیا: ”خدا میری رہنمائی نہیں کرتا، وہ مجھے آگے بڑھاتا ہے۔ میں اپنے اعمال کا خود مالک نہیں ہوں۔ میں خوشی سے سکون سے رہوں گا، لیکن میں ہنگامہ اور انقلاب کے درمیان پھنس گیا ہوں۔" اب وہ جنگ میں جانے والا تھا۔

رومن کلیسیا نے خُدا کے فضل کو تجارتی بنا دیا تھا۔ پیسے بدلنے والوں کی میزیں (میٹ 21:12)ان کی قربان گاہوں کے پاس رکھی گئی تھیں، اور ہوا خریداروں اور بیچنے والوں کے چیخ و پکار سے گونج رہی تھی۔ روم میں سینٹ پیٹرز گرجا گھر کی تعمیر کے لیے چندہ اکٹھا کرنے کے بہانے، پاپ کے اختیار کے تحت، گناہ کے عوض عوامی طور پر فروخت کے لیے پیش کیے گئے۔ جرم کی قیمت کے لیے خدا کی عبادت کے لیے ایک ہیکل تعمیر کیا جانا تھا —جس کا سنگ بنیاد گناہ کی اجرت کے ساتھ رکھا گیا تھا۔ لیکن روم کو بڑا کرنے کے لیے جو طریقہ اختیار کیا گیا اس نے اس کی طاقت اور عظمت کو سب سے زیادہ نقصان پہنچایا۔ یہی وہ چیز تھی جس نے پاپائیت کے سب سے زیادہ پرعزم اور کامیاب دشمنوں کو جنم دیا، اس جنگ کو فروغ دیا جس نے پوپ کے تخت کو ہلا کر رکھ دیا اور پوپ کے سر پر تہرے تاج کو ہلا کر رکھ دیا۔

انگلینڈ میں عیش و عشرت کی فروخت کا انتظام کرنے کے لیے مقرر کردہ اہلکار، جس کا نام Tetzelہے، پر معاشرے کے خلاف اور خدا کے قانون کے خلاف انتہائی گھناؤنے جرائم کا الزام لگایا گیا تھا۔ لیکن، اپنے جرائم کی سزا سے بچ جانے کے بعد، وہ پوپ کے کرائے کے اور بےایمان ڈیزائنوں کو فروغ دینے کے لیے ملازم تھا۔ بڑے تکبر کے ساتھ اس نے بے وقوف، توہم پرست اور جاہل لوگوں کو دھوکہ دینے کے لیے انتہائی بدنام زمانہ جھوٹے اور من گھڑت قصے دہرائے۔ اگر آبادی کے ہاتھ میں خدا کا کلام ہوتا تو وہ دھوکے میں نہیں آتے۔ اسے پوپ کے قبضے میں رکھنے کے لیے اور اس کے مہتواکانکشی رہنماؤں کی طاقت اور دولت کو بڑھانے کے لیے، اس سے بائبل لی گئی۔

Machine Translated by Google

جب ٹیٹزل ایک شہر میں داخل ہوا تو اس سے پہلے ایک قاصد نے اعلان کیا: "خدا اور مقدس باپ کا فضل آپ کے دروازے پر ہے۔" اور لوگوں نے گستاخ گستاخ کا استقبال اس طرح کیا جیسے خدا خود ان پر آسمان سے اتر آیا ہو۔ بدنام زمانہ ٹریفک چرچ میں گھس گئی تھی اور ،Tetzelمنبر پر چڑھتے ہوئے، عیش و عشرت کو خدا کے سب سے قیمتی تحفے کے طور پر فروغ دیا۔ اس نے اعلان کیا کہ معافی کے ان سرٹیفکیٹس کی وجہ سے، وہ تمام گناہ جو خریدار بعد میں کرنا چاہتا تھا، معاف کر دیے جائیں گے، اور یہ کہ "توبہ لازم ہے۔" اس سے بھی بڑھ کر، اس نے اپنے سامعین کو یقین دلایا کہ لذتوں میں نہ صرف زندہ بلکہ مردوں کو بھی بچانے کی طاقت ہے۔ کہ عین وقت پر پیسہ اس کے سینے کے نیچے جھنجھوڑ رہا تھا، وہ روح جس کے حق میں اسے دیا گیا تھا اور جنت کی طرف روانہ ہوا۔

جب شمعون جادوگر نے معجزات کرنے کے لیے رسولوں سے طاقت حاصل کرنا چاہی تو پطرس نے اسے جواب دیا: "تمہارا پیسہ تباہی کے لیے تمہارے ساتھ ہے، کیونکہ تم سمجھتے تھے کہ خدا کا تحفہ پیسے سے حاصل کیا جاتا ہے" (اعمال 8:20)۔لیکن Tetzelکی پیشکش کو ہزاروں لوگوں نے بے تابی سے قبول کیا۔ سونا چاندی خزانے میں داخل ہو گیا۔ نجات جو پیسے سے خریدی جا سکتی تھی اس سے کہیں زیادہ آسانی سے حاصل کی جا سکتی تھی جس کے لیے توبہ، ایمان، اور گناہ پر قابو پانے کے لیے مستعد کوشش کی ضرورت تھی۔

عیاشی کے نظریے کا سامنا رومی کلیسیا میں سیکھنے اور تقویٰ کے حامل افراد نے کیا تھا، اور بہت سے ایسے بھی تھے جو دلیل اور وحی دونوں کے برعکس دعووں پر یقین نہیں رکھتے تھے۔ اس بے راہ روی کے خلاف آواز اٹھانے کی ہمت کسی پیشوائی نے نہیں کی، لیکن انسانوں کے ذہن پریشان اور شرمندہ ہوتے جا رہے تھے، اور بہت سے لوگوں نے بے چینی سے یہ سوال کیا کہ کیا خدا اپنے کلیسیا کی تطہیر کے لیے کسی آلہ کار کے ذریعے کام نہیں کرے گا۔

لوتھر، اگرچہ اب بھی سخت ترین پٹی کا پاپسٹ تھا، لیکن وہ لعن طعن کے سوداگروں کے گستاخانہ دکھاوے پر وحشت سے بھر گیا۔ ان کی اپنی جماعت میں سے بہت سے جنہوں نے معافی کے سرٹیفکیٹ حاصل کر لیے تھے، جلد ہی اپنے پادری سے اپنے مختلف گناہوں کا اعتراف کرتے ہوئے اور معافی کی امید رکھتے ہوئے اپیل کی، اس لیے نہیں کہ وہ توبہ کرنے والے تھے اور اصلاح کے خواہشمند تھے، بلکہ عیاشی کی بنیاد پر۔ لوتھر نے انہیں معافی دینے سے انکار کر دیا، اور انہیں خبردار کیا کہ جب تک وہ توبہ نہیں کریں گے اور اپنی زندگیوں کی اصلاح نہیں کریں گے، وہ اپنے گناہوں میں ہلاک ہو جائیں گے۔ بڑی پریشانی میں وہ یہ شکایت لے کر ٹیٹزل کے پاس گئے کہ ان کے اعتراف کرنے والے نے ان کے سرٹیفکیٹ سے انکار کر دیا ہے۔ اور بعض نے دلیری سے مطالبہ کیا کہ ان کی رقم انہیں واپس کی جائے۔ فریاد شدید غصے میں تھا۔ اس نے انتہائی خوفناک لعنتیں سنائیں اور عوامی چوکوں میں الاؤ لگانے کا حکم دیا اور اعلان کیا کہ اسے پوپ کی طرف سے حکم ملا ہے کہ "ان بدعتیوں کو جلا دو جنہوں نے اس کے مقدس ترین عیش و عشرت کی مخالفت کرنے کی جرات کی۔"

لوتھر اب سچائی کے چیمپئن کے طور پر اپنے کام میں دلیری سے داخل ہوتا ہے۔ اس کی آواز منبر سے آتشی اور پختہ تنبیہ کے ساتھ سنی گئی۔ اس نے لوگوں کے سامنے گناہ کے جارحانہ کردار کو بے نقاب کیا، انہیں سکھایا کہ انسان کے لیے اپنے کاموں سے، گناہ کے جرم کو کم کرنا یا اس کی سزا سے بچنا ناممکن ہے۔ گنہگار کو کوئی چیز نہیں بچا سکتی سوائے خُدا کی طرف توبہ اور مسیح میں ایمان کے۔ مسیح کا فضل حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ یہ ایک مفت تحفہ ہے. لوتھر نے لوگوں کو نصیحت کی کہ لذت حاصل نہ کریں، بلکہ ایک مصلوب نجات دہندہ کو ایمان کے ساتھ دیکھیں۔ اس نے نجات حاصل کرنے کے لیے ذلت اور خود سزا کے ذریعے تلاش کرنے میں اپنا دردناک تجربہ بیان کیا، اور اپنے سامعین کو یقین دلایا کہ یہ اپنے آپ کو باہر دیکھنے اور مسیح پر یقین کرنے سے ہی اسے سکون اور خوشی ملی۔

جبکہ ٹیٹزل نے اپنا کاروبار اور ناپاک ڈھونگیں جاری رکھی، لوتھر نے ان کھلی زیادتیوں کے خلاف زیادہ موثر احتجاج کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے لیے ایک مناسب موقع جلد ہی سامنے آیا۔ وِٹنبرگ کیسل چرچ میں بہت سے آثار تھے جو کہ مخصوص مقدس ایام پر عوام کے سامنے دکھائے جاتے تھے۔ ان تمام لوگوں کو گناہوں کی مکمل معافی دی گئی جنہوں نے چرچ کا دورہ کیا اور اعتراف کیا۔ کے مطابق

Machine Translated by Google

ان دنوں یہ رواج تھا کہ لوگ بڑی تعداد میں شرکت کرتے تھے۔ ان موقعوں میں سے ایک اہم ترین، "آل سینٹس" کی عید قریب آ رہی تھی۔ ایک دن پہلے، لوتھر، گرجہ گھر کی طرف جانے والے ہجوم میں شامل ہو کر، اس کے دروازوں پر ایک دستاویز چسپاں کرتا ہے جس میں عیاشی کے عقیدے کے خلاف پچانوے تجاویز ہیں۔ اس نے اگلے دن یونیورسٹی میں ان کا دفاع کرنے کے لیے اپنی رضامندی کا اعلان کیا جو ان پر حملہ کرنا چاہتا تھا۔

ان کی تجاویز نے بڑے پیمانے پر توجہ حاصل کی۔ انہیں پڑھا اور دوبارہ پڑھا گیا، اور ہر جگہ دہرایا گیا۔ یونیورسٹی اور شہر بھر میں زبردست جوش و خروش پیدا ہو گیا۔ کے ذریعے
ان مقالوں نے ظاہر کیا کہ گناہ کی معافی اور اس کی سزا کو معاف کرنے کا اختیار کبھی پوپ یا کسی دوسرے آدمی کو نہیں دیا گیا تھا۔ عیش و عشرت کی پوری اسکیم ایک فریب تھی، لوگوں کے توہمات سے فائدہ اٹھا کر پیسے بٹورنے کا ایک آلہ، شیطان کی ایک چال تھی کہ اس کے جھوٹے بہانوں پر بھروسہ کرنے والے تمام لوگوں کی روحوں کو تباہ کر دے۔ یہ بھی واضح طور پر دکھایا گیا تھا کہ مسیح کی خوشخبری کلیسیا کا سب سے قیمتی خزانہ ہے، اور یہ کہ اس میں نازل ہونے والا خُدا کا فضل آزادانہ طور پر ان تمام لوگوں کو دیا جاتا ہے جو توبہ اور ایمان کے ساتھ اس کی تلاش کرتے ہیں۔

لوتھر کے مقالے نے بحث کو ہوا دی۔ لیکن کسی نے چیلنج قبول کرنے کی ہمت نہیں کی۔ اس نے جو
سوالات تجویز کیے وہ چند دنوں میں پورے جرمنی میں پھیل گئے، اور چند ہفتوں کے بعد وہ پورے عیسائی دنیا میں گونجنے لگے۔ بہت سے عقیدت مند رومنسٹ جنہوں نے چرچ میں پھیلی ہوئی خوفناک بدکاری کو دیکھا اور اس پر افسوس کا اظہار کیا، لیکن جو یہ نہیں جانتے تھے کہ اس کی پیش قدمی کو کیسے روکا جائے، ان میں خدا کی آواز کو پہچانتے ہوئے، بہت خوشی کے ساتھ مقالے پڑھے۔ اُنہوں نے محسوس کیا کہ خُداوند نے بڑی مہربانی سے اپنا ہاتھ رومن سے آنے والی بدعنوانی کی تیزی سے بڑھتی ہوئی لہر کو روکنے کے لیے رکھا ہے۔ شہزادوں اور مجسٹریٹوں نے خفیہ طور پر خوشی منائی کہ مغرور طاقت جو اس کے فیصلوں پر اپیل کرنے کے حق سے انکار کرتی تھی، دبانے والی تھی۔

لیکن توہم پرست اور گناہ سے محبت کرنے والے بھیڑ اس وقت خوفزدہ ہو گئے جب ان کے خوف کو
پرسکون کرنے والی صوفیانہ سوچیں بہہ گئیں۔ چالاک کلیسائی، جو جرم کی توثیق کرنے کے اپنے کام میں گرفتار ہوئے اور اپنی آمدنی کو خطرے میں دیکھ کر غصے میں آگئے اور اپنے ڈھونگ کا دفاع کرنے کے لیے اکٹھے ہو گئے۔ مصلح کے پاس اب تلخ الزامات لگانے والوں کا سامنا تھا۔ کچھ نے اس پر عجلت اور جذبے سے کام کرنے کا الزام لگایا۔ دوسروں نے اس پر گمان کا الزام لگایا، اور اعلان کیا کہ وہ خدا کی طرف سے ہدایت نہیں کر رہا تھا، بلکہ فخر اور تکبر کے ساتھ کام کر رہا تھا۔ لوتھر نے جواب دیا: "کون نہیں جانتا کہ شاذ و نادر ہی کوئی کسی نئے خیال کو فروغ دیتا ہے بغیر کسی فخر کے اور جھگڑے کو ہوا دینے کا الزام لگائے بغیر؟... مسیح اور تمام شہداء کو کیوں مارا گیا؟ اس زمانے کی حکمت جس میں وہ رہتے تھے، اور اس لیے کہ انہوں نے پرانی آراء کے اوریکلز سے عاجزی سے مشورہ کیے بغیر نئے خیالات پیش کیے تھے۔"

ایک بار پھر مصلح نے اعلان کیا: "میں جو کچھ کر رہا ہوں وہ انسان کی سوچ سے نہیں بلکہ خدا کے مشورے سے کروں گا۔ اگر کام خدا کا ہے تو اسے کون روک سکتا ہے؟ اگر نہیں تو کون آگے بڑھا سکتا ہے؟ یہاں تک کہ نہیں۔ میری مرضی، نہ ان کی اور نہ ہماری؛ بلکہ تیری مرضی، اے پاک باپ، جو آسمان پر ہے۔"

اگرچہ لوتھر کو خدا کی روح نے اپنا کام شروع کرنے کے لیے تحریک دی تھی، لیکن وہ اسے بغیر کسی شدید تنازعے کے آگے نہیں بڑھانا تھا۔ اس کے دشمنوں کے الزامات، اس کے مقاصد کی تحریف اور اس کے کردار اور مقاصد کے بارے میں غیر منصفانہ اور بدنیتی پر مبنی حوالہ جات اس پر تباہ کن سیلاب کی طرح آئے اور اثر کیے بغیر نہ رہے۔ اس نے سوچا تھا کہ لوگوں کے رہنما، کلیسیا اور اسکول دونوں میں، اس کی اصلاح کی کوششوں میں خوشی سے اس کا ساتھ دیں گے۔ اعلیٰ عہدوں پر فائز لوگوں کے حوصلہ افزائی کے الفاظ نے اسے خوشی اور امید سے متاثر کیا تھا۔ اس نے پہلے ہی گرجہ گھر کے لیے ایک روشن دن کی پیشین گوئی کی تھی۔ لیکن یہ جوش و خروش مذمت اور مذمت میں بدل گیا تھا۔ بہت سے معززین، دونوں

Machine Translated by Google

چرچ اور ریاست کے، اپنے مقالوں کی سچائی کے قائل تھے۔ لیکن انہیں جلد ہی احساس ہو گیا کہ ان سچائیوں کو قبول کرنے میں بڑی تبدیلیاں آئیں گی۔ لوگوں کو روشن خیال کرنے اور ان کی اصلاح کرنے کا مقصد تقریباً روم کی اتھارٹی کو کمزور کرنا تھا، ہزاروں طوفانوں کو بند کرنا تھا جو اب اس کے خزانے میں بہہ رہے ہیں، اور اس طرح پوپ کے رہنماؤں کی اسراف اور عیش و عشرت کو ختم کرنا تھا۔ مزید برآں، لوگوں کو ذمہ دار انسانوں کے طور پر سوچنا اور عمل کرنا سکھانا، نجات حاصل کرنے کے لیے صرف مسیح کی طرف دیکھنا، پوپ کے تخت کو تباہ کر دے گا اور نتیجتاً ان کے اپنے اختیار کو تباہ کر دے گا۔ اس وجہ سے حکام نے خدا کی طرف سے پیش کردہ علم کو رد کر دیا، اور اپنے آپ کو مسیح اور سچائی کے خلاف کھڑا کر کے اس آدمی کی مخالفت کی جو انہیں روشن کرنے کے لیے بھیجا گیا تھا۔

لوتھر کانپ گیا جب اس نے خود کو دیکھا، ایک ایسا شخص جو زمین پر سب سے زیادہ طاقتور طاقتوں کی مخالفت کر رہا تھا۔ کبھی کبھی اس نے شک کیا کہ کیا واقعی اسے خدا نے کلیسیا کے اختیار کے خلاف کھڑے ہونے کی ہدایت دی تھی۔ اس نے لکھا: "میں کون تھا جو پوپ کی عظمت کی مخالفت کرتا، جس کے سامنے زمین اور ساری دنیا کے بادشاہ کانپتے تھے۔" مایوسی میں میں اکثر غوطہ کھاتا تھا۔ لیکن وہ مایوسی کے لیے نہیں چھوڑا گیا: جب انسانی مدد ناکام ہو گئی، تو اس نے صرف خُدا کی طرف دیکھا اور سیکھا کہ وہ اُس قادرِ مطلق بازو پر کامل تحفظ کے ساتھ جھک سکتا ہے۔

لوتھر نے اصلاح کے ایک دوست کو لکھا: "ہم نہ تو مطالعہ سے اور نہ ہی عقل کے زور سے صحیفوں کو سمجھ سکتے ہیں۔ اس لیے آپ کا اولین فرض نماز سے شروع کرنا چاہیے۔ خُداوند سے التجا کریں کہ وہ آپ کو اِس میں برکت عطا فرمائے گا۔ اُس کے کلام کی سمجھ پر اُس کی بھرپور رحمت۔ اُس کلام کے خود مصنف کے علاوہ کوئی دوسرا کلامِ الٰہی کا ترجمان نہیں ہے۔ اپنے مطالعہ اور اپنی عقل کی طاقت سے کسی چیز کی توقع نہ رکھیں، بلکہ صرف خدا اور اس کی روح کی رہنمائی پر بھروسہ رکھیں۔ اس معاملے میں تجربہ رکھنے والے پر یقین رکھیں۔" یہاں ان لوگوں کے لیے ایک انتہائی اہم سبق ہے جو محسوس کرتے ہیں کہ خدا نے انھیں اس وقت کے لیے دوسروں کے سامنے پختہ سچائیوں کو پیش کرنے کے لیے بلایا ہے۔ یہ سچائیاں شیطان اور اُن آدمیوں کی دشمنی کو بھڑکا دیں گی جو اُس کی ایجاد کردہ کہانیوں سے محبت کرتے ہیں۔ برائی کی طاقتوں سے ٹکراؤ میں عقل اور انسانی عقل کی طاقت سے بڑھ کر کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے۔

جب دشمنوں نے رسم و رواج، یا پوپ کے اعلانات اور اختیار سے اپیل کی، تو لوتھر نے ان سے صرف بائبل اور بائبل ہی ملاقات کی۔
یہاں ایسے دلائل تھے جن کا وہ جواب نہیں دے سکتے تھے۔ اس وجہ سے رسمیت اور توہم پرستی کے غلاموں نے اس کے خون کے لیے پکارا، جیسا کہ یہودیوں نے مسیح کے خون کے لیے کیا تھا۔ "وہ ایک بدعتی ہے،" رومن جنونی گرج کر بولا۔ "اسے ایک گھنٹہ جینے دینا گناہ ہے! اسے فوراً پھانسی کے تختے پر لے جاؤ!"

تاہم، لوتھر اس کے غضب کا شکار نہیں ہوا۔ خدا کے پاس اس کے لیے ایک کام تھا اور اس کی حفاظت کے لیے آسمان سے فرشتے بھیجے گئے تھے۔ تاہم، بہت سے، جنہوں نے لوتھر سے قیمتی روشنی حاصل کی تھی، شیطان کے قہر کا نشانہ بن گئے، اور سچائی کی خاطر ہمت سے اذیت اور موت کا سامنا کرنا پڑا۔

لوتھر کی تعلیمات نے پورے جرمنی میں سوچنے والے ذہنوں کی توجہ مبذول کرائی۔ ان کے خطبات اور تحریروں سے روشنی کی کرنیں نکلیں جنہوں نے ہزاروں لوگوں کو بیدار اور روشن کیا۔ ایک زندہ ایمان مردہ رسمیت کی جگہ لے رہا تھا جس میں چرچ طویل عرصے سے برقرار تھا۔ لوگ روز بروز رومانیت کی توہمات پر سے اعتماد کھو رہے تھے۔ تعصب کی رکاوٹیں ٹوٹ رہی تھیں۔ خدا کا کلام جس کے ذریعے لوتھر نے ہر نظریے اور بیان کو ثابت کیا وہ دو دھاری تلوار کی مانند تھا جو لوگوں کے دلوں میں جگہ بناتی ہے۔ ہر طرف روحانی ترقی کی تمنا جاگ چکی تھی۔ ہر طرف انصاف کی ایسی بھوک اور پیاس تھی جس کا تجربہ صدیوں سے نہیں ہوا تھا۔ اس لیے لوگوں کی آنکھیں

Machine Translated by Google

وقت انسانی رسومات اور زمینی ثالثوں کی طرف متوجہ ہوا، اب وہ مسیح اور اس کے مصلوب ہونے کی طرف توبہ اور ایمان کی طرف متوجہ ہوئے۔
اس وسیع دلچسپی نے پوپ کے حکام کے خدشات کو مزید جنم دیا۔ لوتھر کو بدعت کے الزام کا جواب دینے کے لیے روم میں حاضر ہونے کا سمن موصول ہوا۔ اس حکم نے اس کے دوستوں کو دہشت سے بھر دیا۔ وہ اس خطرے کو بخوبی جانتے تھے جو اسے اس بدعنوان شہر میں لاحق تھا، جو پہلے ہی یسوع کے شہیدوں کے خون سے شرابور تھا۔ انہوں نے اس کے روم جانے کے خلاف احتجاج کیا اور درخواست کی کہ جرمنی میں اس سے پوچھ گچھ کی جائے۔

یہ انتظام آخر کار نافذ ہو گیا، اور کیس کی سماعت کے لیے ایک پوپ کا وکیل مقرر کیا گیا۔ پوپ کی طرف سے اپنے اہلکار کو بتائی گئی ہدایات میں کہا گیا ہے کہ لوتھر کو پہلے ہی بدعتی قرار دیا جا چکا ہے۔ لہذا لیگیٹ پر "اس کے خلاف مقدمہ چلانے اور اسے بغیر کسی تاخیر کے پیش کرنے پر مجبور کرنے کا الزام لگایا گیا تھا۔" اگر وہ ناقابل تلافی رہا اور لیگیٹ اس کے شخص پر قبضہ کرنے میں ناکام رہا تو اسے اختیار دیا گیا تھا کہ "جرمنی کے تمام مقامات پر اس کی مذمت کریں، جلاوطنی، لعنت بھیجیں۔ اور ان تمام لوگوں کو خارج کر دے جو اس سے جڑے ہوئے تھے۔" پوپ نے نقصان دہ بدعت کو مکمل طور پر جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے مقصد سے اپنے نمائندے کو بھی حکم دیا کہ وہ شہنشاہ کے علاوہ ہر کسی کو، چرچ یا ریاست میں، اور ان تمام لوگوں کو خارج کر دیں جنہوں نے اس سے انکار کیا۔ لوتھر اور اس کے پیروکاروں کو گرفتار کر کے روم کے انتقام کے حوالے کر دیا۔

یہاں پاپائیت کی اصل روح کو دکھایا گیا ہے۔ پوری دستاویز میں عیسائی اصولوں یا عام انصاف کا کوئی اشارہ نہیں دیکھا جا سکتا۔
لوتھر روم سے بہت دور تھا، اور اسے اپنے موقف کی وضاحت یا دفاع کرنے کا کوئی موقع نہیں ملا تھا۔ تاہم، اس سے پہلے کہ اس کے کیس کی تفتیش کی جائے، اسے سرسری طور پر ایک بدعتی قرار دیا گیا، اور اسی دن انتباہ کیا گیا، ملزم بنایا گیا، مقدمہ چلایا گیا اور اس کی مذمت کی گئی۔ اور یہ سب اُس کی طرف سے جو اپنے آپ کو مقدس باپ کہتا ہے، کلیسیا یا ریاست میں واحد اعلیٰ اور بے مثال اتھارٹی!

اس وقت، جب لوتھر کو ایک سچے دوست کی ہمدردی اور مشورے کی بہت ضرورت تھی، خدا کے پرووِیڈنس نے فلپ میلانچتھن کو وِٹنبرگ بھیجا۔
جوان، شائستہ اور آداب میں شرمیلی، میلانچتھون کا درست فیصلہ، وسیع علم اور قائل کرنے والی فصاحت، پاکیزگی اور کردار کی درستگی کے ساتھ مل کر، عام تعریف اور عزت حاصل کی۔ اس کی قابلیت کی چمک اس کی فطرت کی نرمی سے زیادہ نمایاں نہیں تھی۔ وہ جلد ہی خوشخبری کا پرجوش شاگرد، لوتھر کا سب سے وفادار دوست، اور سب سے قیمتی معاون بن گیا۔ اس کی مہربانی، احتیاط اور درستگی نے جرمن مصلح کی ہمت اور توانائی کی تکمیل کی۔ کام کے ساتھ اس کی پابندی نے اصلاح کو تقویت بخشی اور یہ لوتھر کے لیے زبردست جوش و خروش کا باعث تھا۔

آؤگسبرگ کو مقدمے کی جگہ کے طور پر نامزد کیا گیا تھا، اور مصلح اس شہر کا سفر کرنے کے لیے پیدل روانہ ہوا۔ اس کے بارے میں شدید اندیشے تھے۔
کھلم کھلا دھمکیاں دی گئیں کہ اسے راستے میں اغوا کر کے قتل کر دیا جائے گا، اور اس کے دوستوں نے اس سے التجا کی کہ کوئی موقع نہ لیں۔ یہاں تک کہ انہوں نے اس سے التجا کی کہ وہ کچھ وقت کے لیے وٹنبرگ کو چھوڑ دے اور ان لوگوں کے ساتھ حفاظت تلاش کرے جو خوشی سے اس کی حفاظت کریں گے۔ لیکن وہ اس مقام کو چھوڑنا نہیں چاہتا تھا جس میں خدا نے اسے رکھا تھا۔ اُس پر آنے والے طوفانوں کے باوجود اُسے وفاداری سے سچائی کو برقرار رکھنا چاہیے۔ اس کی زبان تھی: "میں یرمیاہ کی طرح ہوں، لڑائی اور جھگڑے کا آدمی؛ لیکن جتنا زیادہ ان کی دھمکیاں بڑھتی جائیں گی، اتنی ہی زیادہ وہ میری خوشی کو بڑھاتے ہیں... انہوں نے میری عزت اور میری نیک نامی کو پہلے ہی تباہ کر دیا ہے۔ اب جو بچا ہے وہ میرا ہے۔ بدنصیب جسم؛ وہ اسے لے لیں اور اس طرح میری زندگی کو چند گھنٹے مختصر کر دیں۔ لیکن جہاں تک میری روح کا تعلق ہے، ان کے پاس یہ نہیں ہوگا۔ جو مسیح کی سچائی کو دنیا تک پہنچانے کا عزم کرتا ہے اسے ہر لمحہ موت کی توقع کرنی چاہیے۔"

آؤگسبرگ میں لوتھر کی آمد کی خبر نے پوپ کے مقتدر کو بہت اطمینان بخشا۔ وہ فتنہ پرست جو پوری دنیا کی توجہ حاصل کر رہا تھا۔

Machine Translated by Google

یہ اب روم کی طاقت میں لگ رہا تھا، اور لیگیٹ نے فیصلہ کیا کہ لوتھر کو فرار نہیں ہونا چاہیے۔ مصلح نے خود کو محفوظ طرز عمل فراہم نہیں کیا تھا۔ اس کے دوستوں نے اسے تاکید کی کہ وہ اس حفاظت کے بغیر وراثت کے سامنے پیش نہ ہوں، اور انہوں نے خود اسے شہنشاہ سے حاصل کرنے کی کوشش کی۔ روم کے کلیسیائی نمائندے کا ارادہ تھا کہ اگر ممکن ہو تو لوتھر کو مجبور کرے کہ وہ ہس اور جیروم کی قسمت میں حصہ لینے کے لیے اسے روم لے جائے۔ اس طرح، اپنے ایجنٹوں کے ذریعے، اس نے ہر ممکن کوشش کی کہ لوتھر کو محفوظ طرز عمل کے بغیر اور اپنی تقویٰ پر اعتماد کے بغیر ظاہر ہونے پر آمادہ کریں۔ اس مصلح نے ثابت قدمی سے ایسا کرنے سے انکار کر دیا۔ جب تک اسے شہنشاہ کے تحفظ کا وعدہ کرنے والی دستاویز موصول نہیں ہوئی تھی، لوتھر پوپ کے سفیر کی موجودگی میں حاضر نہیں ہوا۔

سیاسی وجوہات کی بنا پر، رومنسٹوں نے ایک شائستہ ظہور کے ذریعے لوتھر پر فتح حاصل کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ لیگیٹ نے، اس کے ساتھ اپنے انٹرویوز میں، اس سے عظیم دوستی کا اعلان کیا، لیکن مطالبہ کیا کہ لوتھر واضح طور پر چرچ کی اتھارٹی کے سامنے سرتسلیم خم کرے اور بغیر کسی بحث یا سوال کے تمام نکات پر عمل کرے۔ پوپ نونسیو نے اس شخص کے کردار کا صحیح اندازہ نہیں لگایا تھا جس کے ساتھ اسے معاملہ کرنا تھا۔ اس کے جواب میں، لوتھر نے چرچ کے لیے اپنا احترام، سچائی کے لیے اپنی خواہش، جو کچھ اس نے سکھایا تھا اس پر تمام اعتراضات کا جواب دینے کے لیے اپنی تیاری، اور اپنے عقائد کو کچھ مشہور ترین یونیورسٹیوں کے امتحان میں پیش کرنے کے لیے ظاہر کیا۔ لیکن اس کے ساتھ ہی اس نے کارڈینل کے طرز عمل کے خلاف احتجاج کیا، جس نے اپنی طرف سے کوئی غلطی ثابت کیے بغیر اس سے دستبرداری کا مطالبہ کیا۔

ایک ہی جواب تھا: "واپس لینا، واپس لینا!" مصلح نے ظاہر کیا کہ اس کے رویے کو صحیفوں سے تائید حاصل ہے، اور اس نے مضبوطی سے اعلان کیا کہ وہ سچائی کو ترک نہیں کر سکتا۔ میراث، لوتھر کی دلیل کا جواب دینے سے قاصر تھی، اس پر الزامات، طعنوں اور چاپلوسی کا ایک طوفان شروع کر دیا، روایت کے اقتباسات اور چرچ کے باپ دادا کے اعلانات کے ساتھ مل کر، مصلح کو بولنے کا موقع نہیں دیا۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ کانفرنس، اس طرح جاری رکھنا، مکمل طور پر بیکار ہو جائے گی، لوتھر نے آخر کار اپنا جواب تحریری طور پر پیش کرنے کی ہچکچاہٹ سے اجازت حاصل کی۔

اس نے اپنے ایک دوست کو لکھتے ہوئے کہا کہ "ایسا کرنے سے مظلوم کو دوہرا فائدہ ہوتا ہے: اول، جو لکھا جائے وہ دوسروں کے فیصلے کے تابع ہو سکتا ہے، دوسرا، خوف کے ساتھ کام کرنے کا بہتر موقع ہے، اگر نہیں تو۔ ایک متکبر اور غضبناک آمر کا ضمیر، جو دوسری صورت میں اپنی لازمی زبان پر غالب آجائے گا۔" مندرجہ ذیل انٹرویو میں، لوتھر نے اپنے خیالات کا ایک واضح، جامع اور مؤثر اظہار پیش کیا، جس کی مکمل تائید کلام پاک کے بہت سے اقتباسات سے ہوتی ہے۔ اس دستاویز کو، بلند آواز سے پڑھنے کے بعد، لوتھر نے کارڈینل کو پہنچایا جس نے، تاہم، اسے بیکار الفاظ اور غیر متعلقہ حوالوں کا ایک جھرمٹ قرار دیتے ہوئے، اسے حقارت کے ساتھ ایک طرف پھینک دیا۔ لوتھر، مکمل طور پر چیلنج محسوس کرتے ہوئے، اپنی ہی زمین پر متکبر پیشی کا سامنا کرتا ہے —چرچ کی روایات اور تعلیمات —اور اپنے مفروضوں کو مکمل طور پر چیلنج کرتا ہے۔

جب پریلیٹ نے دیکھا کہ لوتھر کا استدلال ناقابل جواب ہے، تو اس نے خود پر قابو کھو دیا اور غصے سے کہا: "اپنے آپ کو واپس لے لو ورنہ میں تمہیں روم بھیج دوں گا تاکہ وہ ججوں کے سامنے پیش ہو جو تمہارا مقدمہ سننے کے لیے مقرر ہو۔ جو کسی بھی موقع پر اس کی حمایت کرتے ہیں، انہیں چرچ سے باہر پھینک دیتے ہیں۔" اور آخر کار اس نے مغرور اور غصے سے بھرے لہجے میں اعلان کیا: "واپس لوٹو یا واپس نہ آؤ!"

مصلح اپنے دوستوں کے ساتھ فوری طور پر ریٹائر ہو گیا، اس طرح مکمل طور پر یہ اعلان کر دیا کہ اس کی طرف سے کسی رجوع کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ یہ وہ اختتام نہیں تھا جسے حاصل کرنے کے لیے کارڈینل نکلا تھا۔ اس نے لوتھر کو تشدد کے ذریعے مجبور کرنے پر فخر کیا تھا۔ اب، اپنے پیروکاروں کے ساتھ اکیلا رہ گیا، وہ اپنے طریقوں کی غیر متوقع ناکامی سے مکمل طور پر مایوس، ایک سے دوسرے کی طرف دیکھنے لگا۔

Machine Translated by Google

اس موقع پر لوتھر کی کوششیں اچھے نتائج کے بغیر نہیں تھیں۔ اس موقع پر موجود بڑی مجلس کو ان دونوں آدمیوں کا موازنہ کرنے کا موقع ملا، اور ان کے اظہار کے جذبے کے ساتھ ساتھ ان کے عہدوں کی مضبوطی اور سچائی کا بھی خود فیصلہ کیا۔ اس کے برعکس کتنا شاندار تھا! مصلح، سادہ، حلیم، ثابت قدم، خدا کی طاقت میں، سچائی کے ساتھ ساتھ رہا۔ پوپ کے نمائندے، متکبر، آمرانہ، متکبر اور غیر معقول، کے پاس صحیفوں سے ایک بھی دلیل نہیں لی گئی تھی اور پھر بھی اس نے زوردار آواز میں کہا: "واپس لو، ورنہ تمہیں سزا بھگتنے کے لیے روم بھیج دیا جائے گا!"

لوتھر نے اپنے آپ کو محفوظ طرز عمل فراہم کرنے کے باوجود، رومیوں نے اسے پکڑنے اور قید کرنے کی سازش کی۔
اس کے دوستوں نے اصرار کیا کہ اس کے لیے وہاں اپنے قیام کو طول دینا بیکار ہے، اور اسے بغیر کسی تاخیر کے وٹنبرگ واپس جانا چاہیے، اور اپنے ارادوں کو چھپانے کے لیے انتہائی احتیاط برتی جائے۔

اپنے دوستوں کے خیالات سے اتفاق کرتے ہوئے، وہ گھوڑے کی پیٹھ پر، صرف مجسٹریٹ کی طرف سے مقرر کردہ ایک گائیڈ کے ساتھ، طلوع فجر سے پہلے آؤگسبرگ سے روانہ ہوا۔ بہت سی پیشگوئیوں کے ساتھ اس نے شہر کی تاریک اور خاموش گلیوں میں اپنا راستہ بنایا۔ ہوشیار اور ظالم دشمن اس کی تباہی کی سازشیں کر رہے تھے۔ کیا وہ اُن پھندوں سے بچ جائے گا جو اُس کے لیے رکھے گئے تھے؟ یہ پریشانی اور پرجوش دعا کے اوقات تھے۔ لوتھر شہر کی فصیل میں ایک چھوٹے سے دروازے پر پہنچا۔

اس نے اسے کھولا اور گائیڈ کے ساتھ بغیر کسی پریشانی کے اس میں سے گزرا۔ ایک بار بحفاظت باہر نکلنے کے بعد، فراریوں نے اپنے فرار میں تیزی لائی، اور اس سے پہلے کہ مقتدر کو لوتھر کی روانگی کا علم ہوتا وہ اپنے تعاقب کرنے والوں کی پہنچ سے باہر تھا۔ شیطان اور اس کے حواریوں کو شکست ہوئی ہے۔ جس آدمی کو وہ اپنے اختیار میں سمجھتے تھے وہ شکاری کے جال سے پرندے کی طرح بچ نکلا تھا۔

لوتھر کے فرار کی خبر سن کر، لیگیٹ حیرت اور غصے سے بھر گیا۔
اُس نے کلیسیا کے مصیبت زدہ سے نمٹنے میں اپنی دانشمندی اور ثابت قدمی کے لیے بڑا اعزاز حاصل کرنے کی امید کی تھی، لیکن اُس کی اُمید مایوسی ہوئی۔ اس نے اپنے غصے کو ایک خط کے ذریعے نکالا جو فریڈرک، الیکٹر آف سیکسنی کو لکھا گیا تھا، جس میں لوتھر کی تلخ مذمت کی گئی تھی اور مطالبہ کیا گیا تھا کہ فریڈرک اصلاح کار کو روم بھیجیں یا اسے سیکسنی سے نکال دیں۔

اپنے دفاع میں، لوتھر نے اصرار کیا کہ پوپ کا مقتدر اسے صحیفوں میں سے اس کی غلطیاں دکھائیں،
اور پختہ طور پر عہد کیا کہ اگر وہ خدا کے کلام سے متصادم دکھائی دے سکتے ہیں تو وہ اپنے عقائد کو ترک کردیں گے۔ اور اس نے خدا کا شکر ادا کیا کہ اس کو اس طرح کے مقدس مقصد کے لیے تکلیف اٹھانے کے لائق سمجھا گیا۔

ووٹر کو ابھی بھی اصلاح شدہ عقائد کے بارے میں بہت کم علم تھا، لیکن وہ لوتھر کے الفاظ کی خلوص، طاقت
اور وضاحت سے بہت متاثر ہوا تھا۔ اور، جب تک کہ مصلح غلط ثابت نہ ہو جائے، فریڈرک نے اپنا محافظ رہنے کا فیصلہ کیا۔
لیگیٹ کی درخواست کے جواب میں، اس نے لکھا: "چونکہ ڈاکٹر مارٹنہو آپ کی موجودگی میں آگسبرگ میں پیش ہوئے،
آپ کو مطمئن ہونا چاہیے۔ ہمیں آپ سے یہ توقع نہیں تھی کہ آپ اسے ان کی غلطیوں پر قائل کیے بغیر ان سے انکار کرنے کی کوشش کریں گے۔ ہماری سلطنت کے علماء نے ہمیں بتایا ہے کہ مارٹن کا نظریہ ناپاک، عیسائی مخالف یا بدعت پر مبنی ہے۔
اس لیے ہمیں لوتھر کو روم بھیجنے یا اسے اپنی ریاستوں سے نکالنے سے انکار کرنا چاہیے۔"

ووٹر نے معاشرے میں اخلاقی رکاوٹوں کے عمومی خاتمے کو دیکھا تھا۔ ایک بڑے تزئین و آرائش کے
منصوبے کی ضرورت تھی۔ جرم کو محدود کرنے اور سزا دینے کے پیچیدہ اور مہنگے اقدامات اس صورت میں غیر ضروری ہوں گے جب مرد صرف خدا کے احکام اور روشن ضمیر کے احکام کو پہچانیں اور ان کی اطاعت کریں۔

اس نے محسوس کیا کہ لوتھر اس مقصد کی طرف کام کر رہا تھا، اور اس نے خفیہ طور پر خوشی منائی کہ چرچ میں ایک بہتر اثر محسوس کیا جا رہا ہے۔
اس نے یہ بھی دیکھا کہ، یونیورسٹی میں بطور پروفیسر، لوتھر نے نمایاں کامیابی حاصل کی تھی۔
مصلح کو اپنا مقالہ شائع ہوئے صرف ایک سال گزرا تھا۔

Machine Translated by Google

کیسل چرچ میں، اور "آل سینٹس" کے تہوار پر چرچ آنے والے زائرین کی تعداد میں پہلے ہی بڑی کمی تھی۔ روم کو عبادت گزاروں اور نذرانے سے محروم کر دیا گیا تھا، لیکن ان کی جگہ ایک اور طبقے نے پُر کر دی تھی جو اب وِٹن برگ آئے تھے، اپنے آثار کی پوجا کرنے کے لیے زائرین کی نہیں، بلکہ اپنے کلاس رومز کو بھرنے کے لیے طلباء سے۔ لوتھر کی تحریروں نے ہر جگہ مقدس صحیفوں میں ایک نئی دلچسپی کو جنم دیا تھا، اور نہ صرف جرمنی کے تمام حصوں سے بلکہ دیگر ممالک سے بھی طلباء جوق در جوق یونیورسٹی میں داخل ہوئے۔ نوجوان مرد، پہلی بار وِٹنبرگ پہنچے، "اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور خدا کی تعریف کی کہ اس نے وِٹنبرگ سے سچائی کی روشنی کو اسی طرح چمکایا جیسا کہ اس نے پرانے زمانے کے کوہ صیون سے کیا تھا، تاکہ وہاں سے یہ سب سے زیادہ گھس جائے۔ دور دراز کی سرزمین۔"

لوتھر اب بھی صرف جزوی طور پر رومن ازم کی غلطیوں سے تبدیل ہوا تھا۔ لیکن جب وہ مقدس
صحیفوں کا پوپ کے فرمانوں اور آئینوں سے موازنہ کر رہا تھا تو وہ چونک گیا۔ مصلح نے لکھا: "میں پوپ کے احکام پڑھ رہا ہوں اور... میں نہیں جانتا کہ پوپ خود دجال ہے یا اس کا رسول، جس طریقے سے مسیح کی اتنی جھوٹی نمائندگی کی گئی ہے اور یہاں تک کہ ان میں مصلوب بھی کیا گیا ہے۔" تاہم، لوتھر اس وقت بھی چرچ آف روم کا حامی تھا، اور اس نے یہ نہیں سوچا تھا کہ وہ اپنی کمیونین سے کبھی الگ ہو جائے گا۔

مصلح کی تحریریں اور عقائد عیسائی دنیا کی تمام اقوام میں پھیل رہے تھے۔ کام سوئٹزرلینڈ اور ہالینڈ تک بڑھا۔
ان کی تحریروں کی کاپیاں فرانس اور اسپین پہنچ گئیں۔ انگلستان میں ان کی تعلیمات کو کلامِ حیات کے طور پر پذیرائی ملی۔ سچائی بیلجیم اور اٹلی تک بھی پہنچ گئی۔ ہزاروں لوگ ایمان کی زندگی کی خوشی اور اُمید کی طرف اپنی فانی بے وقوفی سے بیدار ہو رہے تھے۔

لوتھر کے حملوں سے روم زیادہ سے زیادہ مشتعل ہو گیا، اور اس کے کچھ انتہائی جنونی مخالفین، یہاں تک کہ
کیتھولک یونیورسٹیوں کے ڈاکٹروں نے اعلان کیا کہ جو بھی باغی راہب کو مارے گا وہ گناہ کے بغیر ہوگا۔ ایک دن، ایک اجنبی جس نے اپنی چادر کے نیچے آتشیں اسلحہ چھپا رکھا تھا، مصلح کے پاس آیا اور پوچھا کہ آپ اکیلے کیوں چل رہے ہیں۔ "میں خدا کے ہاتھ میں ہوں،" لوتھر نے جواب دیا۔

"وہ میری مدد اور میری ڈھال ہے۔ انسان میرا کیا کر سکتا ہے؟" یہ الفاظ سن کر، اجنبی پیلا ہو گیا اور بھاگ گیا، جیسے آسمانی فرشتوں کی موجودگی سے۔
روم نے لوتھر کو تباہ کرنے کا فیصلہ کیا تھا، لیکن خدا اس کا دفاع تھا۔ اس کے عقائد ہر جگہ سنے جاتے تھے — کانونٹس میں، کسانوں کے گھروں میں، امرا کے محلوں میں، یونیورسٹیوں میں اور شاہی محلوں میں؛ اور شرفا اپنی کوششوں کو برقرار رکھنے کے لیے ہر طرف سے ابھر رہے تھے۔

یہ اس موقع پر تھا کہ لوتھر نے ہس کے کاموں کو پڑھتے ہوئے دیکھا کہ ایمان کے ذریعہ جواز کی عظیم
سچائی جس کو اس نے خود برقرار رکھنے اور سکھانے کی کوشش کی تھی، اس کی تبلیغ بوہیمیا کے مصلح نے کی تھی۔ لوتھر نے اعلان کیا: "ہم سب، پال، آگسٹین اور میں، بغیر جانے اسے حوثی رہے ہیں!" اور اس نے جاری رکھا: "خدا یقیناً دنیا سے اس کا حساب مانگے گا، کیونکہ سچائی ایک صدی پہلے اس کو سنائی گئی تھی اور جلا دی گئی تھی! "

عیسائیت کی اصلاح کے حق میں جرمنی کے شہنشاہ اور شرافت سے اپیل کرتے ہوئے، لوتھر نے پوپ کے بارے میں
لکھا: "یہ دیکھ کر بڑا دکھ ہوتا ہے کہ وہ، جسے مسیح کا وکر کہا جاتا ہے، ایسی عظمت پر فخر کرتا ہے جس کا کوئی شہنشاہ مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یہ غریب اور عاجز یسوع یا معمولی پیٹر کی نمائندگی کرتا ہے؟پوپ، وہ کہتے ہیں، دنیا کا مالک ہے! لیکن مسیح، جس کے پادری ہونے پر وہ فخر کرتا ہے، نے کہا: 'میری بادشاہی اس دنیا کی نہیں ہے'۔ ایک پادری آپ کے برتر لوگوں سے آگے بڑھتا ہے؟"

یونیورسٹیوں کے بارے میں، اس نے لکھا: "مجھے بہت ڈر ہے کہ یونیورسٹیاں جہنم کی طرف لے جانے والے
عظیم دروازے ثابت ہوں گی، جب تک کہ وہ مقدس صحیفوں کی وضاحت کرنے اور ان کو ہمارے نوجوانوں کے دلوں پر نقش کرنے کے لیے تندہی سے کام نہ کریں۔ بیٹا جہاں کتاب مقدس کو زندگی کے اصول کے طور پر نہیں مانا جاتا ہے۔ ہر وہ ادارہ جہاں خدا کے کلام کا تندہی سے مطالعہ نہیں کیا جاتا ہے وہ بدعنوان ہو جاتا ہے۔"

Machine Translated by Google

یہ اپیل پورے جرمنی میں تیزی سے پھیل گئی اور لوگوں پر زبردست اثر ڈالا۔ پوری قوم میں ہلچل مچ گئی اور بھیڑ اصلاح کے جھنڈے کے گرد جمع ہو گئی۔ لوتھر کے مخالفین، شدید انتقام کے خواہش مند، پوپ پر زور دیا کہ وہ اس کے خلاف فیصلہ کن کارروائی کرے۔ حکم ہوا کہ ان کے عقائد کی فوراً مذمت کی جائے۔

مصلح اور اس کے پیروکاروں کو ساٹھ دن کی مہلت دی گئی، اس کے بعد اگر وہ باز نہ آئے تو سب کو خارج کر دیا جائے گا۔

یہ اصلاح کے لیے ایک خوفناک بحران تھا۔ صدیوں سے روم کے اخراج کی سزا نے طاقتور بادشاہوں کو خوفزدہ کیا تھا اور طاقتور سلطنتوں کو ناخوشی اور ویرانی سے بھر دیا تھا۔ جن پر اس کا عذاب نازل ہوا وہ عالمی سطح پر خوف اور دہشت کے ساتھ دیکھے گئے۔ ان کے ساتھیوں سے تعلقات منقطع کر دیے گئے اور ان کے ساتھ غیر قانونی سلوک کیا گیا جنہیں موت کے گھاٹ اتار دیا جانا چاہیے۔ لوتھر اس طوفان سے اندھا نہیں تھا جو اس پر چڑھنے والا تھا، لیکن وہ اس یقین کے ساتھ مضبوط کھڑا تھا کہ مسیح اس کا سہارا اور ڈھال ہوگا۔ ایک شہید کے ایمان اور حوصلے کے ساتھ اس نے لکھا: "کیا ہونے والا ہے میں نہیں جانتا اور مجھے جاننے کی پرواہ نہیں ہے ... طوفان مجھ تک جہاں بھی پہنچے گا میں ڈروں گا نہیں، ایک پتی تک نہیں گرتا ہے بغیر اس کی مرضی کے۔ ہمارے والد.

وہ ہمارا کتنا خیال رکھے گا! کلام کے لیے مرنا آسان ہے، کیونکہ وہ کلام، جو ہمارے لیے گوشت بن گیا، مر گیا۔ اگر ہم اُس کے ساتھ مرتے ہیں تو اُس کے ساتھ جییں گے۔ اور جو کچھ وہ ہم سے پہلے گزرا ہے اس سے گزرتے ہوئے، ہم وہیں ہوں گے جہاں وہ ہے اور ہمیشہ اس کے ساتھ رہیں گے۔"

جب پوپ کا بیل لوتھر کے ہاتھ میں پہنچا، تو اس نے کہا: "میں اسے حقیر سمجھتا ہوں اور اسے ناپاک اور جھوٹا سمجھتا ہوں... یہ خود مسیح ہے جس کی اس میں مذمت کی گئی ہے... میں بہترین اسباب کے لیے مصائب کے امکان پر فخر کرتا ہوں۔ میں پہلے ہی زیادہ آزادی محسوس کرتا ہوں، کیونکہ میں جانتا ہوں کہ پوپ دجال ہے اور اس کا تخت خود شیطان کا ہے۔"
تاہم، روم کی قرارداد اثر کے بغیر نہیں تھی. اطاعت کو نافذ کرنے کے لیے جیل، اذیت اور تلوار طاقتور ہتھیار تھے۔ کمزور اور توہم پرست پوپ کے فرمان کے سامنے کانپ اٹھے۔ اور جب کہ لوتھر کے لیے عام ہمدردی تھی، بہت سے لوگوں نے محسوس کیا کہ اصلاح کی خاطر جان خطرے میں ڈالنا بہت مہنگا ہے۔ سب کچھ اس بات کی نشاندہی کر رہا تھا کہ مصلح کا کام ختم ہونے والا ہے۔

لیکن لوتھر نے پھر بھی اپنی ہمت برقرار رکھی۔ روم نے اس پر غصہ پھینکا تھا، اور دنیا نے اس کے حالات کو دیکھا اور اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ وہ مر جائے گا یا مجبور ہو جائے گا۔ لیکن خوفناک طاقت کے ساتھ اس نے مذمت کی سزا کو منسوخ کر دیا اور رومن چرچ کو ہمیشہ کے لیے چھوڑنے کے اپنے فیصلے کا کھلے عام اعلان کر دیا۔ طلباء، ڈاکٹروں اور تمام طبقوں کے شہریوں کے ہجوم کی موجودگی میں، لوتھر نے پوپ کے بیل کو کینونیکل قوانین، فرمانوں اور کچھ تحریروں کے ساتھ جلا دیا جو پوپ کی طاقت کا دفاع کرتی تھیں۔

"میرے دشمن، میری کتابوں کو جلا کر، کچھ لوگوں کے ذہنوں میں حق کی وجہ کو نقصان پہنچانے اور ان کی روحوں کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے، اس وجہ سے، میں نے انتقام کے طور پر، ان کی کتابوں کو ختم کر دیا، ابھی ایک سنجیدہ جدوجہد شروع ہوئی ہے۔ یہاں تک میں صرف پوپ کے ساتھ کھلواڑ کرتا رہا ہوں، میں نے یہ کام خدا کے نام سے شروع کیا ہے، یہ میرے بغیر اور اس کی قدرت سے مکمل ہو جائے گا۔"

لوتھر نے اپنے دشمنوں کے الزامات کا جواب دیا، جنھوں نے اس کے مقصد کی سمجھی جانے والی کمزوری کے لیے اس کا مذاق اڑایا، کہا: "کون جانتا ہے کہ خدا نے مجھے اس ضروری کام کو انجام دینے کے لیے منتخب نہیں کیا اور بلایا ہے، اور اگر ان بات کرنے والوں کو اس بات کا خوف نہیں ہونا چاہیے، وہ کہتے ہیں کہ میں اکیلا ہوں، یہ سچ نہیں ہے، کیونکہ یہوواہ میرے ساتھ ہے، ان کی سمجھ میں، موسیٰ مصر سے نکلتے وقت اکیلا تھا؛ ایلیاہ بادشاہ اخی اب کی سلطنت میں تنہا تھا؛ یسعیاہ اکیلا تھا۔ یروشلم میں؛ حزقیل صرف بابل میں... سنو، اے روم: خدا نے کبھی بھی سردار کاہن یا کسی اور عظیم شخصیت کو نبی کے طور پر منتخب نہیں کیا؛ بلکہ اس نے عاجز اور حقیر آدمیوں کو ترجیح دی، اور یہاں تک کہ ایک بار پادری آموس کو بھی۔ بزرگوں کو بادشاہوں، شہزادوں، غدار پادریوں اور حکیموں کو خطرے کے ساتھ ملامت کرنے پر مجبور کیا جاتا تھا۔

Machine Translated by Google

ان کی زندگیوں کا... میں یہ نہیں کہتا کہ میں نبی ہوں؛ لیکن یہ کہ انہیں قطعی طور پر ڈرنا چاہیے کیونکہ میں اکیلا ہوں، جب کہ ظالم کی طرف بہت سے اعلیٰ سماجی عہدے، امیر اور یہاں تک کہ طنزیہ خطوط بھی ہیں۔ ہاں، میں اکیلا ہوں، لیکن پرسکون ہوں کیونکہ میرے پہلو میں خدا کا کلام ہے۔ اور ان کے تمام متعدد حامیوں کے ساتھ، تمام طاقتوں سے بڑی طاقت ان کے ساتھ نہیں ہے۔"

تاہم، یہ خود کے ساتھ ایک خوفناک جدوجہد کے بغیر نہیں تھا کہ لوتھر نے کلیسیا سے قطعی طور پر الگ ہونے کا فیصلہ کیا۔ اس وقت کے ارد گرد اس نے لکھا: "میں ہر روز زیادہ سے زیادہ محسوس کرتا ہوں کہ ان شکوکوں کو ایک طرف رکھنا کتنا مشکل ہے جو ہم نے بچپن سے سموئے ہیں۔ اوہ!
اس نے مجھے کتنا تکلیف پہنچایا، حالانکہ میرے پاس صحیفے موجود تھے کہ میں اپنے آپ کو یہ ثابت کروں کہ مجھے پوپ کے خلاف اکیلے کھڑے ہونے اور اسے دجال سمجھنے کی ہمت کرنی چاہیے! میرے دل کے کیا فتنے تھے! میں نے کتنی بار اپنے آپ سے، تلخی کے ساتھ، یہ سوال پوچھا ہے جو پاپسٹوں کے ہونٹوں پر بار بار تھا: 'کیا آپ اکیلے ہی عقلمند ہیں؟ کیا باقی سب غلط ہو سکتے ہیں؟ یہ کیسا ہوگا اگر آخر میں آپ ہی غلط ہیں اور آپ کی غلطی میں اتنی جانیں شامل ہیں، جن کی ہمیشہ کے لیے مذمت کی جائے گی؟' چنانچہ میں اپنے آپ سے اور شیطان سے لڑتا رہا، یہاں تک کہ

مسیح نے اپنے معصوم کلام سے میرے دل کو ان شکوک و شبہات کے خلاف مضبوط کیا۔
پوپ نے لوتھر کو دھمکی دی تھی کہ اگر وہ پیچھے نہیں ہٹے تو اسے خارج کر دیا جائے گا، اور اب یہ دھمکی پوری ہو گئی تھی۔ کلیسائے روم سے مصلح کی آخری علیحدگی کا اعلان کرتے ہوئے ایک نیا بیل جاری کیا گیا، جس میں اسے جنت سے ملعون قرار دیا گیا اور اسی مذمت میں ان تمام لوگوں کو بھی شامل کیا گیا جنہوں نے اس کے عقائد کو قبول کیا۔
زبردست لڑائی شروع ہو چکی تھی۔

مخالفت ان تمام لوگوں کی بڑی تعداد ہے جنہیں خدا خاص طور پر اپنے وقت پر لاگو ہونے والی سچائیوں کو پیش کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے۔ لوتھر کے زمانے میں ایک سچائی موجود تھی—اس وقت کے لیے ایک خاص اہمیت کی سچائی۔ آج کلیسیا کے لیے ایک موجودہ سچائی موجود ہے۔ وہ جو ہر کام اس کی مرضی کے مشورے کے مطابق کرتا ہے، اس نے یہ مناسب سمجھا کہ آدمیوں کو مختلف حالات میں مقرر کیا جائے اور ان کو ان کی ذمہ داریوں کا حکم دیا جائے جس میں وہ رہتے ہیں اور جن حالات میں وہ رہتے ہیں۔ اگر وہ اپنی عطا کردہ روشنی کی قدر کریں تو ان کے سامنے حق کے وسیع ترین زاویے کھل جائیں گے۔ تاہم، یہ آج کی اکثریت کی خواہش نہیں ہے، اس سے زیادہ رومیسٹ جو لوتھر کی مخالفت کرتے تھے۔ کلام الٰہی کی جگہ مردوں کے نظریات اور روایات کو قبول کرنے کے لیے وہی آمادگی ہے جو پرانے زمانے میں تھی۔ جو لوگ اس وقت کے لیے سچائی پیش کرتے ہیں ان سے یہ توقع نہیں رکھنی چاہیے کہ وہ ابتدائی مصلحین سے زیادہ پذیرائی حاصل کریں گے۔ سچائی اور غلطی کے درمیان عظیم تصادم، مسیح اور شیطان کے درمیان، اس دنیا کی تاریخ کے اختتام تک شدت میں بڑھے گا۔

یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا: "اگر تم دنیا کے ہوتے تو دنیا اپنی جان سے پیار کرتی، لیکن اس لیے کہ
تم دنیا کے نہیں ہو، لیکن میں نے تمہیں دنیا میں سے چن لیا، اس لیے دنیا تم سے نفرت کرتی ہے۔" لفظ یاد رکھیں۔ کہ میں نے تم سے کہا تھا، "نوکر اپنے آقا سے بڑا نہیں ہوتا، اگر وہ مجھے ستائیں گے تو تمہیں بھی ستائیں گے، اگر انہوں نے میری بات مانی ہے، تو وہ تمہاری بات مانیں گے۔" (یوحنا 15:19اور -(20اور دوسری طرف، ہمارے رب نے واضح طور پر کہا: "تم پر افسوس جب تم میں سے تمام آدمی اچھا کہتے ہیں، کیونکہ ان کے باپ دادا نے جھوٹے نبیوں کے ساتھ ایسا ہی کیا تھا۔" (لوقا -(6:26دنیا کی روح آج مسیح کی روح کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہے جتنی پہلے زمانے میں تھی۔ اور جو لوگ خدا کے کلام کو اس کی پاکیزگی کے ساتھ تبلیغ کرتے ہیں اب ان کو اس سے زیادہ پذیرائی نہیں ملے گی جتنا کہ وہ پہلے تھے۔ حق کی مخالفت کی شکلیں بدل سکتی ہیں، دشمنی کم کھلی ہو سکتی ہے کیونکہ یہ زیادہ لطیف ہے۔ لیکن وہی دشمنی اب بھی موجود ہے، اور وقت کے اختتام تک خود کو ظاہر کرے گی۔

Machine Translated by Google

باب 8

کیڑے کی خوراک کا سامنا لوتھر

شہنشاہ چارلس پنجم جرمنی کے تخت پر بیٹھا، اور روم کے سفیروں نے اسے مبارکباد پیش کرنے اور بادشاہ کو اصلاح کے خلاف اپنی طاقت استعمال کرنے پر آمادہ کیا۔ دوسری طرف، فریڈرک، سیکسنی کے الیکٹر، جس کے لیے چارلس بڑے پیمانے پر اپنے تاج کا مقروض تھا، نے اس سے التجا کی کہ وہ سامعین کی اجازت دینے سے پہلے لوتھر کے خلاف کوئی قدم نہ اٹھائے۔ اس طرح شہنشاہ کو بڑی پریشانی اور شرمندگی کی کیفیت میں ڈال دیا گیا۔ پاپسٹ لوتھر کو موت کی سزا دینے والے شاہی حکم سے کم کسی چیز سے مطمئن نہیں ہوں گے۔ انتخاب کرنے والے نے مضبوطی سے اعلان کیا تھا کہ "نہ تو اس کی شاہی عظمت اور نہ ہی کسی اور نے ابھی تک یہ ظاہر کیا ہے کہ لوتھر کی تحریروں کی تردید کی گئی تھی۔" لہذا، انہوں نے درخواست کی کہ "ڈاکٹر۔

لوتھر کو محفوظ طرز عمل فراہم کیا گیا تھا تاکہ وہ عقلمند، متقی اور غیر جانبدار ججوں کی عدالت کے سامنے اپنے لیے جواب دے سکیں۔
تمام جماعتوں کی توجہ اب چارلس کے شاہی تخت پر فائز ہونے کے فوراً بعد ورمز میں جرمن ریاستوں کے اجلاس پر مرکوز تھی۔ اس قومی کونسل میں اہم سیاسی امور اور مفادات زیر غور تھے۔ پہلی بار، جرمن شہزادے ایک سوچی سمجھی اسمبلی میں اپنے نوجوان بادشاہ سے ملنا تھے۔ آبائی سرزمین کے تمام حصوں سے چرچ اور ریاست کے معززین آئے۔ عظیم پیدائش کے مالک، طاقتور اور اپنے موروثی حقوق سے حسد کرنے والے؛ شاہی کلیسائی، ان کی شعوری درجہ بندی کی برتری اور طاقت سے پھولے ہوئے؛ نوبل نائٹ اور ان کے مسلح نوکر، اور بیرون ملک اور دور دراز ممالک کے سفیر، سب کیڑے میں جمع تھے۔ تاہم، اس وسیع اسمبلی میں، جس موضوع نے سب سے زیادہ دلچسپی پیدا کی تھی، وہ سیکسن مصلح کی وجہ تھی۔

چارلس نے پہلے الیکٹر کو حکم دیا تھا کہ وہ لوتھر کو اپنے ساتھ ڈائیٹ میں لے کر آئے، اسے تحفظ کی یقین دہانی کرائی اور قابل لوگوں کے ساتھ تنازعات میں آزادانہ گفتگو کا وعدہ کیا۔ لوتھر شہنشاہ کے سامنے پیش ہونے کے لیے بے تاب تھا۔ اس وقت ان کی طبیعت بہت کمزور تھی۔ اس کے باوجود، اس نے انتخاب کرنے والے کو لکھا: "اگر میں کیڑے کا سفر اچھی صحت کے ساتھ نہیں کر سکتا، تو مجھے وہاں بیمار لے جایا جائے گا جیسا کہ میں ہوں، کیونکہ اگر شہنشاہ نے مجھے بلایا ہے، تو میں شک نہیں کر سکتا کہ یہ خدا کی پکار ہے۔ اگر وہ میرے خلاف تشدد کرنا چاہتے ہیں، جیسا کہ وہ شاید کریں گے، کیونکہ یہ یقینی طور پر مجھ سے معلومات حاصل کرنے کے لئے نہیں ہے کہ وہ مجھ سے ان کے سامنے پیش ہونے کا مطالبہ کرتے ہیں، میں معاملہ رب کے ہاتھ میں چھوڑتا ہوں۔ تین اسرائیلی اب بھی بھٹی میں زندہ ہیں اور جلتے ہوئے راج کر رہے ہیں۔

اگر مجھے بچانا اس کی مرضی نہیں ہے تو میری جان کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ آئیے ہم صرف اس بات کا خیال رکھیں کہ خوشخبری شریروں کے طعنوں سے بے نقاب نہ ہو۔ اور ہم ان کے دفاع میں اپنا خون بہا دیں بجائے اس کے کہ انہیں فتح نصیب ہو۔ کون کہہ سکتا ہے کہ میری زندگی یا میری موت میرے بھائیوں کی نجات میں زیادہ حصہ ڈالے گی؟ مجھ سے ہر چیز کی توقع کریں، سوائے فرار یا پیچھے ہٹنے کے۔ میں بچ نہیں سکتا، اور میں پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔"

جب ورمز میں یہ خبر پھیلی کہ لوتھر کو ڈائیٹ کے سامنے پیش ہونا ہے تو ایک عام ہیجان پیدا ہو گیا۔
الینڈرو، پوپ کے وارث جن کو یہ مقدمہ خصوصی طور پر سونپا گیا تھا، گھبرا گیا اور مشتعل ہوگیا۔ اس نے دیکھا کہ نتیجہ پوپ کے مقصد کے لیے تباہ کن ہوگا۔ ایسے کیس کی تحقیقات شروع کرنا جس میں پوپ نے پہلے ہی موت کی سزا سنائی تھی، خودمختار پوپ کے اختیار کی توہین ہوگی۔ مزید برآں، الینڈرو کو خدشہ تھا کہ

Machine Translated by Google

اس آدمی کے فصیح اور طاقتور دلائل بہت سے شہزادوں کو پوپ کی وجہ سے ہٹا سکتے تھے۔ اس نے انتہائی پرجوش انداز میں شہنشاہ کو لوتھر کے کیڑے میں آنے سے خبردار کیا۔ اس دوران، ایک بیل شائع ہوا جس میں لوتھر کے اخراج کا اعلان کیا گیا۔ اس حقیقت نے، قانون ساز کی نمائندگی میں شامل کیا، شہنشاہ کو پیچھے ہٹنے پر آمادہ کیا۔ چارلس پنجم نے انتخاب کنندہ کو لکھا کہ اگر لوتھر نے انکار نہیں کیا تو اسے وٹنبرگ میں ہی رہنا چاہیے۔

اس فتح سے مطمئن نہیں، ایلینڈرو نے لوتھر کی سزا کو حاصل کرنے کے لیے پوری طاقت اور بصیرت کے ساتھ کام کیا۔ بہترین مقصد کے لائق استقامت کے ساتھ، اس نے ہر ممکن کوشش کی کہ اس معاملے کو شہزادوں، پریلیٹس اور دیگر ممبران اسمبلی کی توجہ میں لایا جائے، اور مصلح پر بغاوت، بغاوت اور توہین مذہب کا الزام لگایا۔ لیکن میراث سے ظاہر ہونے والی جوش اور جذبے نے اس جذبے کو واضح طور پر ظاہر کیا جس نے اسے چلایا۔ "نفرت اور انتقام کی پیاس،" ایک پوپش مصنف نے کہا، "مذہب کے لیے حقیقی جوش کے بجائے اس کے مقاصد ہیں۔" ڈائیٹ کے زیادہ تر ممبران لوتھر کی وجہ کو پسند کرنے کی طرف مائل تھے۔

دوگنا جوش کے ساتھ، الینڈرو نے شہنشاہ سے پوپ کے احکام پر عمل درآمد کرنے کے لیے اصرار کیا۔ لیکن، جرمنی کے قوانین کے مطابق، شہزادوں کے تعاون کے بغیر ایسا نہیں کیا جا سکتا تھا، اور آخر کار لیگیٹ کی عدم دلچسپی پر قابو پا کر، چارلس نے اسے حکم دیا کہ وہ اپنا کیس ڈائٹ کے سامنے پیش کرے۔ "یہ نونسیو کے لیے ایک شاندار دن تھا۔ اسمبلی متاثر کن تھی؛ اس کی وجہ اس سے بھی بڑی تھی۔ الینڈر روم کا دفاع کرنا تھا، تمام گرجا گھروں کی ماں اور مالکن۔" اُسے مسیحی دُنیا کی جمع شدہ سلطنتوں کے سامنے پطرس کی برتری کو ثابت کرنا چاہیے۔ اس کے پاس فصاحت و بلاغت کا تحفہ تھا اور اس موقع کی شان و شوکت کی بلندی پر پہنچ گئی۔ "ڈیوائن پروویڈنس نے فیصلہ کیا تھا کہ روم کو مجرم قرار دینے سے پہلے، سب سے زیادہ ماہر ٹربیونلز کی موجودگی میں، اس کے سب سے ماہر خطیبوں کے ذریعہ ظاہر ہونا چاہئے اور اس کا دفاع کیا جانا چاہئے۔" کچھ اندیشوں کے ساتھ، جنہوں نے مصلح کی حمایت کی، انہوں نے الینڈرو کی تقریر کے اثر کی پیش گوئی کی۔ الیکٹر آف سیکسونی موجود نہیں تھا، لیکن، ان کی رہنمائی میں، ان کے کچھ مشیر نونسیو کی تقریر کا نوٹس لینے کے لیے وہاں موجود تھے۔

فصاحت اور بلاغت کی تمام طاقت کے ساتھ، الینڈرو سچائی کو ختم کرنے کے لیے نکلا۔ الزام لگانے پر اس نے لوتھر کے خلاف چرچ اور ریاست، زندہ اور مردہ، پادریوں اور عام لوگوں، کونسلوں اور خاص طور پر عیسائیوں کے دشمن کے طور پر شروع کیا۔ "لوتھر کی غلطیوں میں کافی مواد موجود ہے،" اس نے اعلان کیا، "ایک لاکھ بدعتیوں کو جلانے کی ضمانت دینے کے لیے۔"

آخر میں، اس نے اصلاح شدہ عقیدے کے حامیوں پر حقارت کا اظہار کرنے کی کوشش کی: "یہ لوتھرن کیا ہیں؟ گستاخ گرامر، بدعنوان پادریوں، منحرف راہبوں، جاہل وکیلوں، اور ذلیل رئیسوں کا ایک موٹا ہجوم، عام لوگوں کے ساتھ جن کو انہوں نے دھوکہ دیا۔ اور بگاڑ.

کیتھولک جماعت تعداد، ذہانت اور طاقت میں کتنی برتر ہے! اس شاندار اسمبلی کا متفقہ فرمان سادہ لوحوں کی آنکھیں کھول دے گا، بے خبروں کو ان کا خطرہ دکھائے گا، ڈگمگانے والوں کو قائم کرے گا اور کمزوروں کو طاقت دے گا۔"

ہر دور میں حق کے محافظوں پر ایسے ہتھیاروں سے حملہ کیا جاتا رہا ہے۔ وہی دلائل اب بھی ان تمام لوگوں کے خلاف شروع کیے جاتے ہیں جو پیش کرنے کی ہمت کرتے ہیں، قائم شدہ غلطیوں کے خلاف، خدا کے کلام کی سادہ اور براہ راست تعلیمات کے خلاف۔ "یہ نئے عقائد کے مبلغین کون ہیں؟" وہ لوگ جو ایک مقبول مذہب کی خواہش رکھتے ہیں۔ "وہ جاہل ہیں، تعداد میں کم ہیں اور غریب طبقے سے ہیں۔

تاہم، وہ سچائی اور خدا کے چنے ہوئے لوگ ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ وہ نااہل اور غلط ہیں۔ تعداد اور اثر و رسوخ میں ہمارا گرجہ گھر کتنا برتر ہے! ہمارے درمیان کتنے ہی عظیم اور نامور آدمی ہیں! ہماری طرف اور کتنی طاقت ہے!" یہ وہ دلائل ہیں جنہوں نے دنیا پر غیر معمولی اثر ڈالا ہے؛ لیکن یہ آج مصلح کے زمانے سے زیادہ حتمی نہیں ہیں۔

Machine Translated by Google

اصلاح لوتھر کے ساتھ ختم نہیں ہوئی، جیسا کہ بہت سے لوگ سمجھتے ہیں۔ یہ اس دنیا کی تاریخ کے اختتام تک جاری رہے گا۔ لوتھر کے پاس دوسروں کو اس روشنی کی عکاسی کرنے میں بہت اچھا کام تھا جو خدا نے اس پر چمکنے کی اجازت دی۔ تاہم، اسے وہ ساری روشنی نہیں ملی جو دنیا کو دی جانی چاہیے۔ اُس وقت سے لے کر آج تک، صحیفوں پر مسلسل نئی روشنی چمکتی رہی ہے اور نئی سچائیاں مسلسل ظاہر ہوتی رہی ہیں۔

لیگیٹ کے لیکچر نے ڈائیٹ پر گہرا اثر چھوڑا۔ وہاں کوئی لوتھر موجود نہیں تھا، جس میں خدا کے کلام کی واضح اور قائل سچائیاں ہوں، پوپ کے چیمپئن پر قابو پانے کے لیے۔ مصلح کے دفاع کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔ نہ صرف لوتھر اور اس کے سکھائے گئے عقائد کی مذمت کرنے کے لیے، بلکہ، اگر ممکن ہو تو، بدعت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کے لیے ایک عمومی رویہ ظاہر کیا گیا تھا۔ روم کے پاس اپنے مقصد کا دفاع کرنے کا سب سے سازگار موقع تھا۔ وہ اپنے دفاع میں جو کچھ کہہ سکتی تھی اس کا اظہار کر چکی تھی۔ لیکن ظاہری فتح شکست کی علامت تھی۔ اس لمحے سے سچائی اور غلطی کے درمیان تضاد زیادہ واضح طور پر دیکھا جائے گا، کیونکہ دعویدار ایک کھلی لڑائی میں داخل ہوئے تھے۔ پھر کبھی، اس دن سے، روم پہلے کی طرح محفوظ محسوس نہیں کرے گا۔

اگرچہ ڈائیٹ کے زیادہ تر ممبران نے لوتھر کو روم کے انتقام کے حوالے کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی تھی، لیکن ان میں سے بہت سے لوگوں نے چرچ میں موجود بدعنوانی کو دیکھا اور اس کی مذمت کی، اور جرمن عوام کے ساتھ ہونے والی زیادتیوں کے خاتمے کی خواہش کی۔ درجہ بندی کی بدعنوانی اور عزائم۔ لیگیٹ نے پوپل کے اصول کو انتہائی سازگار روشنی میں پیش کیا تھا۔ اس کے بعد رب نے پوپ کے ظلم کے اثرات کی صحیح وضاحت کرنے کے لیے خوراک کے ایک رکن کو متاثر کیا۔ بڑی مضبوطی کے ساتھ، سیکسنی کے ڈیوک جارج اس عظیم اسمبلی میں کھڑے ہوئے اور پاپائیت کے فریبوں اور مکروہات اور ان کے ہولناک نتائج کو بھیانک درستگی کے ساتھ بیان کیا۔

اس نے اپنے خطاب کے اختتام پر کہا: "یہ صرف چند گالیاں ہیں جو روم کے ازالے کے لیے پکارتی ہیں۔ تمام شرم و حیا کو ایک طرف رکھ دیا گیا ہے اور ان کا واحد مقصد ہے... پیسہ، ہمیشہ پیسہ! اس طرح، مرد جن کا فریضہ سچ سکھانا ہے وہ جھوٹ کے سوا کچھ نہیں بولتے اور انہیں نہ صرف برداشت کیا جاتا ہے بلکہ انعام بھی دیا جاتا ہے کیونکہ ان کا جھوٹ جتنا زیادہ ہوتا ہے ان کا منافع بھی اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے۔یہ وہ آلودہ ذریعہ ہے جہاں سے بہت سے گندے پانی بہتے ہیں۔بے حیائی اور لالچ وہ ہاتھ پکڑے ہوئے ہیں... افسوس! یہ پادریوں کا پیدا کردہ سکینڈل ہے، جس نے بہت سی غریب جانوں کو ابدی تباہی میں ڈال دیا ہے۔ ایک مکمل اصلاح ہونی چاہیے۔"

لوتھر خود پوپ کی بدسلوکی کی اس سے زیادہ موثر اور قائل مذمت پیش نہیں کر سکتا تھا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ ڈیوک جارج مصلح کا اعلانیہ دشمن تھا اس کے الفاظ پر زیادہ اثر ڈالا۔

اگر اس وقت تمام اراکین اسمبلی کی آنکھیں کھلی ہوتیں تو وہ اپنے درمیان خدا کے فرشتوں کو گمراہی کے اندھیروں میں روشنی کی کرنیں بہاتے اور دلوں اور دلوں کو حق کے استقبال کے لیے کھولتے ہوئے دیکھتے۔ یہ سچائی اور حکمت کے خدا کی طاقت تھی جس نے اصلاح کے مخالفوں کو ہدایت دی، اور اس طرح اس عظیم کام کے لیے راستہ تیار کیا۔ مارٹن لوتھر موجود نہیں تھا۔ لیکن اس مجلس میں لوتھر سے بھی بڑے کی آواز سنی گئی۔

ڈائٹ کی طرف سے جلد ہی ایک کمیشن مقرر کیا گیا جو پوپ کے ظلم کی فہرست پیش کرے جس کا جرمن عوام پر بہت زیادہ وزن تھا۔ ایک سو ایک تصریحات پر مشتمل یہ فہرست شہنشاہ کو اس درخواست کے ساتھ پیش کی گئی کہ وہ ان زیادتیوں کی اصلاح کے لیے فوری اقدامات کریں۔ درخواست گزاروں نے کہا، "عیسائی روحوں کا کتنا ضیاع ہے،" کیسی ناانصافی، کیا بھتہ خوری، ان ہتک آمیز رسومات کے روزمرہ کے ثمرات ہیں جن کو عیسائی دنیا کا روحانی سربراہ اپنی منظوری دیتا ہے! ہماری قوم کی بربادی اور بے عزتی سے بچنا چاہیے۔ اس لیے ہم انتہائی عاجزی کے ساتھ، لیکن انتہائی عجلت کے ساتھ، آپ سے التجا کرتے ہیں کہ ایک عمومی اصلاح کا حکم دیں اور اس کام کو آگے بڑھائیں۔"

Machine Translated by Google

اس کے بعد کونسل نے مصلح کو اس کے سامنے پیش ہونے کا مطالبہ کیا۔ الینڈر کی التجا، احتجاج اور دھمکیوں کے باوجود، شہنشاہ آخرکار راضی ہو گیا اور لوتھر کو ڈائیٹ میں شرکت کے لیے بلایا گیا۔ اس حوالہ کے ساتھ، ایک محفوظ طرز عمل جاری کیا گیا تھا، جو اس کی محفوظ جگہ پر واپسی کی ضمانت دیتا تھا۔ لوتھر کو ایک ہیرالڈ کے ذریعے وِٹنبرگ لے جایا گیا جو اسے کیڑے تک لے جانے کے لیے خصوصی طور پر مامور کیا گیا تھا۔

لوتھر کے دوست خوفزدہ اور پریشان تھے۔ اس کے خلاف تعصب اور دشمنی کو جانتے ہوئے، وہ یہاں تک خوفزدہ تھے کہ اس کے محفوظ طرز عمل کا احترام نہیں کیا جائے گا اور اس سے درخواست کی کہ وہ اپنے آپ کو خطرے میں نہ ڈالے۔ اس نے جواب دیا: "پاپسٹ مجھے ورمز میں دیکھنے کی بہت کم خواہش رکھتے ہیں، لیکن وہ میری مذمت اور موت کی آرزو رکھتے ہیں۔ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔
میرے لیے نہ دعا کرو، بلکہ خُدا کے کلام کے لیے... مسیح مجھے اپنی روح دے گا کہ میں شیطان کے اِن خادموں پر قابو پا سکوں۔ میں جب تک زندہ رہوں گا ان کو حقیر سمجھوں گا۔ میں اپنی موت سے ان پر غالب آؤں گا۔ وہ کیڑے میں مصروف ہیں یہ سوچ رہے ہیں کہ مجھے واپس جانے پر کیسے مجبور کیا جائے۔ اور میری مراجعت یہ ہوگی: پہلے میں نے کہا تھا کہ پوپ مسیح کا وکر ہے۔ آج میں کہتا ہوں کہ وہ ہمارے رب کا مخالف اور شیطان کا رسول ہے۔"

لوتھر نے اپنا خطرناک سفر تنہا نہیں کیا۔ شاہی قاصد کے علاوہ اس کے تین قریبی دوستوں نے بھی اس کے ساتھ جانے کا فیصلہ کیا۔ میلانچتھن پرجوش طور پر ان میں شامل ہونا چاہتا تھا۔ اس کا دل لوتھر سے جڑا ہوا تھا اور وہ اس کی پیروی کرنا چاہتا تھا، اگر ضروری ہو تو، جیل اور موت تک۔ تاہم ان کی اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔ اگر لوتھر کو فنا ہونا تھا، تو اصلاح کی امیدیں اس نوجوان ساتھی پر مرکوز ہونی چاہئیں۔ میلانچتھن کو الوداع کہتے وقت، لوتھر نے کہا: "اگر میں واپس نہ آیا اور میرے دشمن مجھے مار ڈالیں، تو سکھانا جاری رکھیں اور سچائی پر ثابت قدم رہیں۔ میری جگہ کام کریں... اگر آپ کی جان بچ گئی تو میری موت سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ "طالب علم اور شہری جو لوتھر کی رخصتی کا مشاہدہ کرنے کے لیے جمع ہوئے تھے، بہت متاثر ہوئے۔ ایک ہجوم جس کے دلوں کو خوشخبری نے چھو لیا تھا اس نے اسے روتے ہوئے الوداع کیا۔ چنانچہ مصلح اور اس کے ساتھی وٹنبرگ سے روانہ ہوئے۔

سفر کے دوران، انہوں نے محسوس کیا کہ لوگوں کے ذہن تاریک نصیحتوں سے متاثر ہیں۔ بعض شہروں میں جن سے وہ گزرے، انہیں کوئی عزت نہیں دی گئی۔ رات کو جب وہ آرام کرنے کے لیے رکے تو ایک پادری دوست نے لوتھر کے سامنے ایک اطالوی مصلح کی تصویر پکڑ کر اپنے خوف کا اظہار کیا جو شہادت کا شکار ہو گیا تھا۔ اگلے دن انہیں اطلاع ملی کہ لوتھر کی تحریروں کی ورمز میں مذمت کی گئی ہے۔ شاہی قاصد شہنشاہ کے فرمان کا اعلان کر رہے تھے، اور لوگوں سے مطالبہ کر رہے تھے کہ وہ ممنوعہ کاموں کو مجسٹریٹوں تک پہنچائیں۔ ہیرالڈ، کونسل میں لوتھر کی حفاظت کے خوف سے، اور یہ فیصلہ کرتے ہوئے کہ مصلح کا فیصلہ متزلزل ہو سکتا ہے، پوچھا کہ کیا وہ اب بھی آگے بڑھنا چاہتا ہے۔ اس نے جواب دیا: "میں آگے بڑھوں گا، اگرچہ تمام شہروں میں مجھ پر پابندی ہوگی۔"

ایرفرٹ میں، لوتھر کا اعزاز کے ساتھ استقبال کیا گیا۔ مداحوں کے ہجوم سے گھرا ہوا، وہ سڑکوں پر چلتا تھا جہاں وہ اکثر اپنے بھیک مانگنے کے تھیلے کے ساتھ گھومتا تھا۔
اس نے کانونٹ میں اپنے سیل کا دورہ کیا اور ان جدوجہد کے بارے میں سوچا جن کے ذریعے اب جرمنی میں سیلاب آنے والی روشنی اس کی روح میں بہائی گئی تھی۔ لوتھر کو اصرار کے ساتھ منادی کرنے کی دعوت دی گئی۔ اسے لیکچر دینے سے منع کیا گیا تھا، لیکن شاہی ہیرالڈ نے اسے اجازت دے دی، اور وہ فریاد جو کبھی کانونٹ میں خدمات انجام دیتا تھا، اب منبر پر چڑھ گیا۔
جمع ہجوم سے لوتھر نے مسیح کے الفاظ کے بارے میں کہا: "تمہاری سلامتی ہو۔" اُس نے کہا: "فلسفیوں، ڈاکٹروں اور مصنفین نے انسانوں کو ابدی زندگی حاصل کرنے کا طریقہ سکھانے کی کوشش کی ہے، اور وہ کامیاب نہیں ہو سکے ہیں۔ اب میں آپ کو بتاؤں گا: خُدا نے ایک آدمی کو مُردوں میں سے زندہ کیا، خُداوند یسوع مسیح، تاکہ وہ اُس کو زندہ کر سکے۔ موت کو ختم کریں، گناہوں کا کفارہ دیں، اور جہنم کے دروازے بند کر دیں۔ یہ نجات کا کام ہے، مسیح نے فتح حاصل کی ہے، یہ خوشخبری ہے! اور ہم اپنے کام سے نہیں بلکہ اپنے کام سے بچائے گئے ہیں... ہمارے خداوند یسوع مسیح فرمایا: تم پر سلامتی ہو۔

Machine Translated by Google

میرے ہاتھ دیکھو۔ اس کا مطلب ہے: دیکھ اے انسان! یہ میں ہی ہوں، میں ہی ہوں، جس نے آپ کے گناہوں کو دور کیا اور آپ کو بچایا۔ رب فرماتا ہے، اب آپ کو سکون ہے۔
لوتھر نے یہ ظاہر کیا کہ سچا ایمان ایک مقدس زندگی میں ظاہر ہوگا۔ "چونکہ خُدا نے ہمیں بچایا ہے، اس لیے ہمیں اپنے کاموں کو اُس کی خوشنودی کے لیے ترتیب دینا چاہیے۔
تم امیر ہو؟ آپ کی دولت غریبوں کی ضروریات پوری کرے۔ تم غریب ہو؟ آپ کی خدمت امیروں کی مدد کرے۔ اگر آپ جو کام کرتے ہیں وہ صرف آپ کے لیے ہے، تو آپ جو خدمت خدا کے لیے پیش کرتے ہیں وہ محض گمان ہے۔

لوگوں نے مسحور ہو کر سنا۔ زندگی کی روٹی ان بھوکی روحوں میں تقسیم ہو چکی تھی۔ مسیح کو اُن کے سامنے پوپوں، مرجعوں، شہنشاہوں اور بادشاہوں کے اوپر اٹھایا گیا۔ لوتھر نے اپنی خطرناک پوزیشن کا کوئی حوالہ نہیں دیا۔ اس نے اپنے آپ کو خیالات اور ہمدردی کا سامان بنانے کی کوشش نہیں کی۔ مسیح کے غوروفکر میں وہ خود کی نظر کھو چکا تھا۔ وہ مین آف کلوری کے پیچھے چھپ گیا، صرف یسوع کو گنہگار کے نجات دہندہ کے طور پر پیش کرنا چاہتا تھا۔

جب مصلح نے اپنا سفر جاری رکھا تو اسے ہر جگہ بڑی دلچسپی سے دیکھا گیا۔ ایک بے چین ہجوم اس کے گرد جمع ہو گیا، اور دوستانہ آوازوں نے اسے رومنسٹوں کے ارادوں سے خبردار کیا۔ "وہ اسے زندہ جلا دیں گے،" کچھ نے کہا، "اور اس کا جسم راکھ ہو جائے گا جیسا کہ انہوں نے جان ہس کو کیا تھا۔" لوتھر نے جواب دیا: "اگرچہ وہ کیڑے سے لے کر وِٹنبرگ تک تمام راستے میں آگ روشن کر سکتے ہیں، جن کے شعلے آسمان کی طرف اٹھیں گے، لیکن میں انہیں رب کے نام پر پار کر کے ان کے سامنے کھڑا ہو جاؤں گا۔ اس کے دانت، خداوند یسوع مسیح کا اقرار کرتے ہیں۔"

کیڑے میں ان کی آمد کی خبر نے کافی ہنگامہ کھڑا کر دیا۔ دوست اس کی حفاظت کے لیے خوفزدہ تھے۔ دشمن اپنے مقصد کی کامیابی سے خوفزدہ تھے۔ اسے شہر میں داخل ہونے سے روکنے کی بھرپور کوششیں کی گئیں۔ پاپسٹوں کے اکسانے پر اسے ایک دوستانہ شریف آدمی کے محل میں جانے پر اصرار کیا گیا، جہاں کہا گیا کہ تمام مشکلات خوش اسلوبی سے حل کی جا سکتی ہیں۔ اس کے دوستوں نے ان خطرات کو بیان کر کے اس کے خوف کو جگانے کی کوشش کی جن سے اسے خطرہ تھا۔

اس کی تمام کوششیں ناکام ہو گئیں۔ لوتھر نے، جو ابھی تک غیر متزلزل ہے، اعلان کیا: "اگرچہ اس کی چھتوں پر ٹائلوں کے طور پر کیڑے میں اتنے ہی شیطان ہوتے، میں وہاں داخل ہو جاؤں گا۔"
ورمز میں ان کی آمد پر، شہر کے دروازوں پر ایک بہت بڑا ہجوم اس کے استقبال کے لیے جمع ہو گیا۔ اتنا بڑا اجتماع کبھی نہیں ہوا تھا حتیٰ کہ خود شہنشاہ کو سلام کرنے کے لیے بھی نہیں تھا۔ جوش و خروش شدید تھا اور، ہجوم کے درمیان سے، ایک چھیدنے والی اور درد بھری آواز نے لوتھر کو اس قسمت کے بارے میں انتباہ کے طور پر ایک جنازہ گایا جو اس کا انتظار کر رہا تھا۔ "خدا میرا دفاع کرے گا،" اس نے گاڑی سے اترتے ہوئے کہا۔

پاپسٹ اس بات پر یقین نہیں رکھتے تھے کہ لوتھر نے دراصل ورمز میں ظاہر ہونے کی مہم جوئی کی تھی، اور اس کی آمد نے ان کو خوف سے بھر دیا۔ شہنشاہ نے فوراً اپنے مشیروں کو اس بات پر غور کرنے کے لیے بھیجا کہ کون سا راستہ اختیار کیا جائے۔ بشپ میں سے ایک، ایک کٹر رومانسٹ، نے اعلان کیا: "ہم نے اس مسئلے پر طویل عرصے سے بحث کی ہے۔ آپ کی عظمت اس شخص سے ایک بار اور ہمیشہ کے لیے چھٹکارا دے۔ کیا سگسمنڈ نے جان ہس کو داؤ پر لگانے کا سبب نہیں بنایا؟ یہاں تک کہ ایک بدعتی کے محفوظ طرز عمل کا مشاہدہ کرنے کے پابند نہیں ہیں۔" ”نہیں،“ شہنشاہ نے کہا۔ "ہمیں اپنا وعدہ پورا کرنا چاہیے۔" اس لیے فیصلہ ہوا کہ مصلح کی بات سنی جائے۔

سارا شہر اس شاندار آدمی کو دیکھنے کے لیے بے چین تھا اور جلد ہی اس کی سرائے کو دیکھنے والوں کا ہجوم بھر گیا۔ لوتھر ایک حالیہ بیماری سے بمشکل صحت یاب ہوا تھا اور پورے دو ہفتے تک جاری رہنے والے سفر سے تھک گیا تھا۔ اسے اگلے دن کے اہم واقعات کا سامنا کرنے کے لیے تیاری کرنی چاہیے، اور اسے خاموشی اور آرام کی ضرورت تھی۔ لیکن اسے دیکھنے کی اس کی خواہش اتنی زیادہ تھی کہ اس نے صرف چند گھنٹے آرام کا لطف اٹھایا تھا جب رئیس، شوروی، پادری اور شہری اس سے ملنے کے لیے جمع تھے۔ ان میں بہت سے امرا بھی تھے جنہوں نے بڑی ہمت سے شہنشاہ سے زیادتیوں کے خلاف اصلاح کی درخواست کی تھی۔

Machine Translated by Google

کلیسائی اور یہ کہ، خود لوتھر کہتے ہیں، "وہ سب میری خوشخبری سے آزاد ہو گئے تھے۔" نڈر راہب کو دیکھنے کے لیے دوست اور دشمن بھی آئے۔ اس نے ان کا استقبال غیر متزلزل سکون کے ساتھ کیا، وقار اور حکمت کے ساتھ ہر ایک کو جواب دیا۔ ان کا طرز عمل پختہ اور بہادر تھا۔ اس کا پیلا، کمزور چہرہ، جس پر سخت محنت اور بیماری کے آثار نمایاں تھے، ایک مہربان اور یہاں تک کہ خوشگوار تاثرات تھے۔ ان کے الفاظ کی سنجیدگی اور گہری سنجیدگی نے انہیں ایک ایسی طاقت بخشی تھی کہ ان کے دشمن بھی پوری طرح مخالفت نہیں کر سکتے تھے۔ دوست اور دشمن دونوں حیران رہ گئے۔ کچھ لوگوں کو یقین تھا کہ ایک الٰہی اثر اس کی مدد کر رہا ہے۔ دوسروں نے اعلان کیا، جیسا کہ مسیح کے بارے میں فریسیوں نے کیا: "اس کے پاس شیطان ہے۔"

اگلے دن، لوتھر کو ڈائیٹ کے سامنے پیش ہونے کے لیے بلایا گیا۔ سامعین کے ہال میں اس کی رہنمائی کے لیے ایک شاہی افسر مقرر کیا گیا تھا۔ تاہم وہ بڑی مشکل سے اس مقام تک پہنچا۔ ہر ایونیو تماشائیوں سے بھرا ہوا تھا، اس راہب کو دیکھنے کے لیے بے تاب تھا جس نے پوپ کے اختیار کے خلاف مزاحمت کرنے کی ہمت کی تھی۔

جب وہ اپنے ججوں کی موجودگی میں داخل ہونے ہی والا تھا کہ ایک بوڑھے جرنیل نے، جو بہت سی لڑائیوں کے ہیرو ہیں، اس سے نرمی سے کہا: "غریب راہب! غریب راہب! آپ کو ایسے مارچ اور جنگ کا سامنا کرنا پڑے گا جیسا نہ میں نے اور نہ ہی دوسرے بہت سے کپتانوں نے کیا۔ ہم اپنی سب سے خونریز لڑائیوں کو جانتے ہیں! لیکن اگر آپ کا مقصد منصفانہ ہے اور آپ اس پر قائل ہیں، تو خدا کے نام پر آگے بڑھیں اور کسی چیز سے نہ ڈریں، خدا آپ کو نہیں چھوڑے گا۔"

آخرکار، لوتھر کونسل کے سامنے پیش ہوتا ہے۔ شہنشاہ نے تخت پر قبضہ کیا اور سلطنت کے سب سے مشہور کرداروں سے گھرا ہوا تھا۔ مارٹن لوتھر کو اپنے ایمان کا جواب دینے کے لیے اس سے زیادہ مسلط کرنے والی اسمبلی کی موجودگی میں کبھی کوئی شخص حاضر نہیں ہوا۔ "یہ حاضری، اپنے آپ میں، پوپ کے عہد پر ایک شاندار فتح تھی۔ پوپ نے اس شخص کی مذمت کی تھی اور اب وہ ایک ٹربیونل کے سامنے کھڑا تھا جس نے اسی ایکٹ سے اپنے آپ کو پوپ سے اوپر رکھا۔

اُس نے اُسے ممانعت کے تحت رکھا تھا، اُسے تمام انسانی انجمنوں سے الگ کر دیا تھا، لیکن اُس کے باوجود اُسے ادب کے ساتھ بلایا گیا تھا، اور دنیا کی سب سے مہنگی مجلس کے سامنے اُس کا استقبال کیا گیا تھا۔ پوپ نے اسے دائمی خاموشی کی مذمت کی تھی، اور اب وہ عیسائی دنیا کے دور دراز کونوں سے ہزاروں توجہ طلب سامعین کے سامنے بولنے والا تھا۔ اس طرح لوتھر کے آلہ کار نے ایک بہت بڑا انقلاب برپا کیا تھا۔ روم پہلے ہی تخت سے نیچے اتر رہا تھا، اور یہ ایک راہب کی آواز تھی جو اس ذلت کا باعث بنی۔"

اس طاقتور اور زبردست اسمبلی کی موجودگی میں، عاجزانہ پیدائش کا مصلح خوفزدہ اور شرمندہ نظر آیا۔ بہت سے شہزادے، اس کے جذبات کو دیکھتے ہوئے، اس کے پاس آئے اور ایک نے اس سے سرگوشی کی: "ان سے مت ڈرو جو جسم کو مارتے ہیں لیکن روح کو نہیں مار سکتے۔" ایک اور نے کہا: "جب آپ کو میری خاطر گورنروں اور بادشاہوں کے سامنے لایا جائے گا، تو آپ کو آپ کے والد کی روح سے خدمت ملے گی کہ آپ کو کیا کہنا چاہیے۔" اس طرح مسیح کے الفاظ دنیا کے بڑے آدمیوں نے آزمائش کی گھڑی میں اپنے بندے کو مضبوط کرنے کے لیے استعمال کیے تھے۔

لوتھر کو شہنشاہ کے تخت کے بالکل ساتھ والی پوزیشن پر لے جایا گیا۔
مجلس پر گہری خاموشی چھا گئی۔ پھر ایک شاہی اہلکار کھڑا ہوا اور، لوتھر کی تحریروں کے ایک مجموعے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، مصلح سے دو سوالوں کے جواب دینے کو کہا: کیا وہ ان کو اپنا تسلیم کرتا ہے، اور کیا وہ ان میں ظاہر کی گئی رائے کو واپس لینے کے لیے تیار ہے۔ کتابوں کے عنوانات پڑھ کر، لوتھر نے جواب دیا کہ پہلے سوال کے حوالے سے، اس نے کتابوں کو اپنی حیثیت سے پہچانا۔

"جہاں تک دوسرے کا تعلق ہے"، اس نے کہا، "چونکہ یہ وہ سوال ہے جس کا تعلق ایمان، روحوں کی نجات اور خدا کے کلام سے ہے، جو سب سے بڑا اور قیمتی خزانہ ہے، چاہے آسمان میں ہو یا زمین پر، یہ بے وقوفی ہو گی اور بغیر سوچے سمجھے جواب دینا میرے لیے خطرناک ہے ۔ میں حالات کی ضرورت سے کم یا سچائی سے زیادہ دعویٰ کرسکتا ہوں؛ اور کسی بھی صورت میں

Machine Translated by Google

مسیح کی مذمت میں شامل کیے جانے والے مقدمات: 'جو کوئی آدمیوں کے سامنے میرا انکار کرے گا، میں بھی اپنے آسمانی باپ کے سامنے اس کا انکار کروں گا۔' (میٹ ۔(10:33اس وجہ سے، میں عاجزی کے ساتھ شاہی عظمت سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ مجھے وقت دیں۔
کہ میں خدا کے کلام کو ٹھیس پہنچائے بغیر جواب دے سکتا ہوں۔"
یہ درخواست دینے میں، لوتھر نے دانشمندی سے کام لیا۔ اس کے طریقہ کار نے اسمبلی کو قائل کیا کہ
اس نے جوش یا جذبے سے کام نہیں کیا۔ اس طرح کے سکون اور ضبط نفس نے جس نے اپنے آپ کو نڈر اور لچکدار ظاہر کیا تھا اس میں غیر متوقع تھا، اس نے اسے طاقت بخشی اور بعد میں اسے تدبر، فیصلہ، حکمت اور وقار کے ساتھ جواب دینے کے قابل بنایا، جس نے اس کے مخالفین کو حیران اور مایوس کیا، اور اس کی سرکشی اور غرور کی مذمت کی۔

اگلے دن وہ اپنا حتمی جواب دینے کے لیے حاضر ہوا۔ چند لمحوں کے لیے اس کا دل بے ہوش ہو گیا جب
اس نے حق کے خلاف مشترکہ قوتوں پر غور کیا۔ اس کا ایمان ڈگمگا گیا۔ اس پر خوف اور کپکپی طاری ہو گئی اور وہ دہشت کا شکار ہو گیا۔ اس کے سامنے خطرات کئی گنا بڑھ گئے۔ ان کے دشمن غالب آنے والے تھے، اندھیرے کی طاقتیں غالب آ رہی تھیں۔ لوتھر پر بادل جمع ہو گئے اور ایسا لگتا تھا کہ وہ اسے خدا سے الگ کر رہے ہیں۔ وہ اس یقین دہانی کا متمنی تھا کہ رب الافواج اس کے ساتھ ہو گا۔ روح کی تکلیف میں وہ زمین پر منہ کے بل گرا اور پھٹے اور پھٹے دل کے ساتھ پکارا کہ خدا کے سوا کوئی پوری طرح سے نہیں سمجھ سکتا: "اے خدا، قادر مطلق اور ابدی، یہ دنیا کتنی خوفناک ہے! وہ نگلنے کے لئے اپنا منہ کھولتا ہے۔ میں، اور میرا تجھ پر یقین کتنا کم ہے... اگر میں اس دنیا کی طاقت پر بھروسہ کروں تو سب کچھ ختم ہو جائے گا... موت کی گھنٹی سنائی دے رہی ہے... سزا پہلے ہی نکل چکی ہے... اوہ، اے خدا دنیا کی تمام حکمتوں کے مقابلہ میں میری مدد کر، میں تجھ سے مانگتا ہوں، تیری اپنی قدرت سے... کام میرا نہیں تیرا ہے، مجھے دنیا کے بڑے آدمیوں سے لڑنے کے لیے کچھ نہیں ہے... لیکن وجہ آپ کی ہے... اور یہ ایک منصفانہ اور ابدی وجہ ہے۔ اے وفادار اور ناقابل تغیر خدا! میں کسی آدمی پر بھروسہ نہیں کرتا... انسان کی طرف سے جو کچھ بھی آتا ہے وہ ناکام ہوتا ہے، جو کچھ اس کی طرف سے آتا ہے وہ ناکامی کی طرف جاتا ہے۔ .. تو نے مجھے اس کام کے لیے چنا... اس لیے اے خدا، تیری مرضی پوری ہو؛ مجھے اپنے پیارے بیٹے عیسیٰ مسیح، میرے محافظ، میری ڈھال اور قلعہ کی خاطر مت بھولنا۔"

ایک تمام دانشمندانہ پرووِیڈنس نے لوتھر کو خطرے کو سمجھنے اور اپنی طاقت پر بھروسہ نہ کرنے کے قابل بنایا تھا، بے دلی سے خود کو خطرے سے دوچار کیا تھا۔
تاہم، یہ اذیت یا موت کا خوف نہیں تھا جو قریب آ رہا تھا، جس نے اسے اپنی دہشت سے کچل دیا۔ وہ بحران کا سامنا کر رہا تھا اور اس کا سامنا کرنے میں اپنی نااہلی محسوس کرتا تھا۔ اس کی کمزوری کی وجہ سے سچائی کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ اپنی حفاظت کے لیے نہیں، بلکہ خوشخبری کی فتح کے لیے لوتھر نے خُدا کے ساتھ کشتی لڑی۔

جیکب کی طرح، تنہا نالے کی اس رات کی جدوجہد میں، اس کی روح کی تکلیف اور کشمکش تھی۔ جیکب کی طرح، لوتھر بھی خدا کے ساتھ غالب رہا۔ اس کی مکمل بے بسی میں، اس کا ایمان مسیح سے چمٹا ہوا، زبردست نجات دہندہ۔ اسے اس یقین سے تقویت ملی کہ وہ کونسل کے سامنے تنہا نہیں ہوں گے۔ اس کی روح میں سکون لوٹ آیا اور وہ خوش ہوا کہ اسے قوم کے طاقتوروں کے سامنے خدا کے کلام کی تسبیح کرنے کی اجازت دی گئی۔

اپنے ذہن کو خدا پر لگا کر، لوتھر نے اس کے سامنے لڑائی کے لیے تیاری کی۔
اس نے اپنے جوابات کی منصوبہ بندی کرنے کے بارے میں سوچا، اپنی تحریروں سے اقتباسات کی جانچ کی اور اپنے موقف کی تائید کے لیے مقدس صحیفوں سے تسلی بخش ثبوت لیے۔
پھر، اپنا بایاں ہاتھ مقدس جلد پر رکھتے ہوئے جو اس کے سامنے کھلا تھا، اس نے اپنا دایاں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھایا اور قسم کھائی کہ "خوشخبری کو مستقل طور پر تھامے رکھنا اور آزادانہ طور پر اپنے ایمان کا اقرار کرنا، اگرچہ اسے اپنی گواہی پر مہر لگانے کی قیمت لگ سکتی ہے۔ خون."

جب لوتھر کو ڈائیٹ کی موجودگی میں دوبارہ متعارف کرایا گیا تو اس کے چہرے پر خوف یا شرمندگی
کا کوئی نشان نہیں تھا۔ پرسکون اور پرامن، اور پھر بھی بہادر اور عظیم، وہ زمین کے عظیم لوگوں میں خدا کے لیے گواہ رہا۔
آفیشل

Machine Translated by Google

امپیریل نے پھر اپنے فیصلے کی درخواست کی کہ آیا وہ اپنے عقائد سے دستبردار ہونا چاہتا ہے۔
لوتھر نے بغیر کسی تشدد یا جذبے کے ایک فرمانبردار اور شائستہ لہجے میں جواب دیا۔ اس کا رویہ شرمیلا اور احترام والا تھا۔
تاہم، انہوں نے ایک اعتماد اور خوشی کا اظہار کیا جس نے اسمبلی کو حیران کر دیا۔

لوتھر نے کہا، "انتہائی پر سکون شہنشاہ، نامور شہزادے، سب سے زیادہ نرم مزاج،" لوتھر نے کہا، "میں
آج آپ کے حکم کے مطابق آپ کے سامنے حاضر ہوں، اور میں آپ کی عظمت اور اعلیٰ شان سے درخواست کرتا ہوں کہ خدا
کی مہربانیوں سے، آپ کو مہربانی سے سنیں۔ ایک ایسے مقصد کا دفاع جس کا مجھے پورا یقین ہے کہ درست اور درست
ہے، اگر میرے جواب میں میں عدالتی تقاریب میں شرکت نہیں کرتا ہوں تو مجھے معاف کر دینا، کیونکہ میں اس کے آداب
سے واقف نہیں ہوں، میں ایک غریب راہب ہوں، یہاں کا رہنے والا ہوں۔ کلسٹر، اور صرف خدا کے جلال کے لیے کام کیا ہے۔"

پھر، سوال کا جواب دیتے ہوئے، انہوں نے اعلان کیا کہ ان کی شائع شدہ تخلیقات ایک ہی کردار کے نہیں ہیں۔ بعض
میں اس نے ایمان اور اچھے کام کیے تھے، حتیٰ کہ اس کے دشمنوں نے بھی انہیں نہ صرف بے ضرر بلکہ نفع بخش قرار دیا۔
انہیں عوامی طور پر ترک کرنا ان سچائیوں کی مذمت کرنا ہوگا جن کا تمام جماعتوں نے اعتراف کیا ہے۔ دوسرا طبقہ ایسی
تحریروں پر مشتمل تھا جس میں پاپائیت کی بدعنوانی اور زیادتیوں کو بے نقاب کیا گیا تھا۔ ان کو منسوخ کرنے سے روم کے
ظلم کو تقویت ملے گی، جس سے بہت سے عظیم عیبوں کے لیے ایک وسیع دروازہ کھل جائے گا۔ ان کی کتابوں کی تیسری
کلاس نے ان افراد پر حملہ کیا جنہوں نے موجودہ برائیوں کا دفاع کیا تھا۔ ان کے بارے میں، لوتھر نے صاف صاف اعتراف کیا
کہ وہ ضرورت سے زیادہ متشدد تھا۔ اس نے عیبوں سے پاک ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ لیکن ان کتابوں کو بھی منسوخ نہیں
کیا جا سکتا تھا، کیونکہ اس طرح کا رویہ حق کے دشمنوں کو حوصلہ دے گا، جو اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے خدا کے
بندوں پر اس سے بھی زیادہ ظلم کرنے لگیں گے۔

"تاہم، میں صرف ایک آدمی کے سوا کچھ نہیں ہوں، اور خدا نہیں ہوں،" انہوں نے جاری رکھا۔ "میں اپنا دفاع کروں
گا جیسا کہ مسیح نے کیا، جس نے کہا، 'اگر میں نے بُرا کہا ہے تو برائی کی گواہی دینا۔' خدا کی رحمت سے، میں اس کی شاہی
عظمت سے یا جو بھی ہو اس سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ میرے لیے انبیاء اور رسولوں کی تحریروں سے ثابت کریں کہ
میں غلطی پر ہوں۔ جیسے ہی مجھے یقین ہو جائے گا، میں فوری طور پر اپنی تمام غلطیوں کا ازالہ کروں گا، اور میں اپنی
کتابوں کو آگ میں پھینکنے والا پہلا شخص ہوں گا۔"

"جو کچھ میں نے ابھی کہا ہے اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ میں نے ان خطرات پر غور کیا ہے اور ان کا وزن کیا ہے جن
سے میں نے خود کو بے نقاب کیا ہے؛ لیکن، اس سے حوصلہ شکنی سے دور، مجھے یہ دیکھ کر بہت خوشی ہوئی کہ ماضی
کی طرح اس دن بھی، خوشخبری ہے۔ انتشار اور انتشار کا سبب، یہ کردار ہے، خدا کے کلام کی تقدیر۔ مسیح نے کہا، 'میں
زمین پر امن بھیجنے نہیں آیا، بلکہ تلوار لے کر آیا ہوں۔' خدا اپنے مشوروں میں حیرت انگیز اور خوفناک ہے؛ ہمیں خبردار رہنا
چاہئے کہ اختلاف سے بچنے کی اپنی کوششوں میں کہیں ہم خدا کے پاک کلام کے خلاف لڑتے ہوئے اور اپنے سروں پر موجودہ
آفات اور ابدی ویرانی کے ناقابل تسخیر خطرات کا خوفناک سیلاب کھینچتے ہوئے پائے جائیں... Iمیں خدا کے کلام سے لی
گئی بہت سی مثالوں کا حوالہ دے سکتا ہوں، میں فرعونوں، بابل اور اسرائیل کے بادشاہوں کے بارے میں بات کر سکتا ہوں،
جنہوں نے اپنی بربادی میں اتنا حصہ نہیں ڈالا جب کہ بظاہر زیادہ ہوشیاری سے اپنا اقتدار قائم کرنے کا سوچا۔ خدا پہاڑوں کو
ہلاتا ہے اور وہ نہیں جانتے

لوتھر نے جرمن زبان میں بات کی۔ اسے لاطینی میں وہی الفاظ دہرانے کو کہا گیا۔ اگرچہ پچھلی کوشش سے تھک
چکے تھے، لیکن انہوں نے پھر سے اپنی تقریر کو پہلے کی طرح واضح اور توانائی کے ساتھ دہرایا۔ خدا کی پرووِیڈینس نے اسمبلی
کے کام کی رہنمائی کی۔ بہت سے شہزادوں کے دماغ غلطی اور توہم پرستی سے اس قدر اندھے ہو چکے تھے کہ، پہلے مقالے
میں، انہوں نے لوتھر کے استدلال کی قوت کو نہیں دیکھا؛ لیکن تکرار نے انہیں واضح طور پر بنائے گئے نکات کو سمجھنے کے
قابل بنایا۔

وہ لوگ جنہوں نے ضد کے ساتھ روشنی کی طرف آنکھیں بند کر لیں اور سچائی سے قائل نہ ہونے کا عزم
کیا وہ لوتھر کے الفاظ کی طاقت پر غصے میں تھے۔
جب اس نے بولنا بند کیا تو ڈائیٹ کے ترجمان نے بظاہر غصے سے کہا: "آپ ایسا نہیں کرتے

Machine Translated by Google

سوال کا جواب دیا... ایک واضح اور درست جواب درکار ہے... کیا آپ انکار کرنے جا رہے ہیں یا نہیں؟"

مصلح نے جواب دیا: "چونکہ اس کی انتہائی پر سکون عظمت اور شہزادوں کو ایک سادہ، واضح اور سیدھا جواب درکار ہے، اس لیے میں اسے دوں گا اور وہ یہ ہے کہ: میں اپنا عقیدہ نہ تو پوپ کے سامنے پیش کر سکتا ہوں اور نہ ہی کونسلوں کو، کیونکہ یہ واضح ہے۔ دوپہر کہ وہ اکثر غلطی کا شکار ہو چکے ہیں اور یہاں تک کہ خود سے تضاد میں بھی۔ اگر، تو، میں مقدس کتاب سے اخذ کردہ ثبوتوں یا زیادہ قابل استدلال استدلال سے قائل نہیں ہوا ہوں؛ اگر میں ان اقتباسات سے مطمئن نہیں ہوں جو میں نے نقل کیے ہیں، اور اگر میری سوچ اس طرح خدا کے کلام کے تابع نہیں کی گئی ہے تو میں اس سے پیچھے نہیں ہٹ سکتا اور نہ ہی پیچھے رہوں گا، کیونکہ ایک عیسائی کے لیے اپنے ضمیر کے خلاف بات کرنا مناسب نہیں ہے۔ میں یہاں اپنا موقف رکھتا ہوں، میں دوسری صورت میں نہیں کر سکتا۔ میری مدد کریں۔ آمین۔"

اس طرح راستباز آدمی خدا کے کلام کی یقینی بنیاد پر ثابت قدم رہا۔ جنت کی روشنی نے اس کے چہرے کو منور کر دیا۔ اس کی عظمت اور کردار کی پاکیزگی، اس کا سکون اور دل کی خوشی سب پر عیاں تھی جب اس نے غلطی کی طاقت کے خلاف گواہی دی اور دنیا کو فتح کرنے والے ایمان کی برتری کی گواہی دی۔

پوری مجلس حیرت کے عالم میں کچھ دیر خاموش رہی۔ اپنے پہلے جواب میں، لوتھر نے دھیمے لہجے میں، احترام کے ساتھ، تقریباً مطیع انداز میں بات کی۔ رومیوں نے اس بات کو ثبوت کے طور پر تعبیر کیا تھا کہ ان کی ہمت ناکام ہونے لگی ہے۔ وہ سمجھ گئے کہ مزید وقت کی درخواست ان کے پیچھے ہٹنے کا محض ایک تمہید ہے۔ کارلوس خود، راہب کے تھکے ہوئے اظہار کو حقارت سے دیکھتے ہوئے؛ اس کے معمولی لباس اور اس کی تقریر کی سادگی نے اعلان کیا: "یہ شخص مجھے کبھی بدعت نہیں بنائے گا۔" لوتھر نے اب جو ہمت اور مضبوطی کا مظاہرہ کیا، اس کے ساتھ ساتھ اس کے خیالات کی طاقت اور وضاحت نے سب کو حیرت سے بھر دیا۔ شہنشاہ نے تعریف کے ساتھ کہا: "یہ راہب نڈر دل اور غیر متزلزل ہمت کے ساتھ بولتا ہے۔" بہت سے جرمن شہزادے اپنی قوم کے نمائندے کو فخر اور خوشی سے دیکھتے تھے۔

روم کے ہم مذہبوں کو شکست ہوئی۔ ان کی وجہ اب زیادہ ناگوار روشنی میں نمودار ہوئی۔ اُنہوں نے اپنے تسلط کو برقرار رکھنے کی کوشش کی، صحیفوں سے اپیل کر کے نہیں، بلکہ دھمکیوں کا استعمال کر کے—روم کی ناقابلِ دلیل دلیل۔ ڈائیٹ کے ترجمان نے کہا: "اگر آپ باز نہیں آتے ہیں تو، شہنشاہ اور سلطنت کی ریاستیں اس بات پر غور کریں گی کہ ایک ضدی بدعت سے کیسے نمٹا جائے۔"

لوتھر کے دوست، جنہوں نے خوشی سے اس کے عظیم دفاع کو سنا، ان الفاظ پر کانپ گئے، لیکن ڈاکٹر نے خود ہی سکون سے کہا: "خدا میرا مددگار ہو، کیونکہ میں کچھ بھی پیچھے نہیں ہٹا سکتا۔"

اسے ڈائیٹ سے ہٹا دیا گیا جبکہ شہزادوں نے گڑبڑ کی۔ محسوس ہوا کہ ایک بہت بڑا بحران آ گیا ہے۔ لوتھر کا جمع کرنے سے مسلسل انکار صدیوں تک چرچ کی تاریخ کو متاثر کر سکتا ہے۔ یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ اسے دوبارہ انکار کرنے کا ایک اور موقع ملے گا۔ آخری بار انہیں اسمبلی میں لے جایا گیا۔ ایک بار پھر سوال کیا گیا کہ کیا وہ اپنے عقائد سے دستبردار ہو جائیں گے؟ "میرے پاس دینے کے لیے کوئی اور جواب نہیں ہے،" لوتھر نے کہا، "اس کے علاوہ جو میں پہلے ہی دے چکا ہوں۔" یہ واضح تھا کہ وہ وعدوں یا دھمکیوں سے، روم کے حکم کے آگے ہتھیار ڈالنے کے لیے آمادہ نہیں ہو سکتا۔

پاپسٹ سرداروں کو اس بات سے ناگوار گزرا کہ ان کی حکومت جس نے بادشاہوں اور امرا کو کانپ دیا تھا، اس طرح ایک عاجز راہب کو حقیر سمجھا گیا۔ وہ اسے جسمانی اذیت کے ذریعے اپنے غضب کا احساس دلانا چاہتے تھے۔ لیکن لوتھر، اس خطرے کو سمجھتے ہوئے جس میں وہ تھا، مسیحی سکون اور وقار کے ساتھ سب سے مخاطب ہوا۔ ان کی باتیں غرور، شوق اور فریب سے پاک تھیں۔ اس نے خود کو اور اپنے اردگرد موجود عظیم آدمیوں سے نظریں کھو دی تھیں، اور صرف یہ محسوس کیا تھا کہ وہ کسی ایسے شخص کی موجودگی میں ہے جو پوپوں، پیشواوں، بادشاہوں اور شہنشاہوں سے بے حد برتر ہے۔ مسیح نے لوتھر کی گواہی کے ذریعے ایک ایسی طاقت اور عظمت کے ساتھ بات کی جس نے اس لمحے میں دوستوں اور دشمنوں کو حیران اور خوفزدہ کر دیا۔ خدا کی روح تھی

Machine Translated by Google

اس کونسل میں موجود، سلطنت کے سربراہوں کے دلوں کو متاثر کرتا ہے۔ بہت سے شہزادوں نے لوتھر کے کاز کے انصاف کو دلیری سے تسلیم کیا۔ وہ سچائی کے قائل تھے۔ تاہم، دوسروں میں، موصول ہونے والے نقوش ضائع ہو گئے۔

ایک اور طبقہ تھا جو اُس وقت اپنے اعتقادات کا اظہار نہیں کرتا تھا، لیکن جنہوں نے اپنے لیے صحیفے کا مطالعہ کیا تھا، بعد میں اصلاح کے سخت حامی بن گئے۔

الیکٹر فریڈرک نے ڈائیٹ سے پہلے لوتھر کے پیش ہونے کا بے تابی سے انتظار کیا، اور گہرے جذبات کے ساتھ اس کی تقریر سنی۔ خوشی اور فخر کے ساتھ اس نے ڈاکٹر کی ہمت، مضبوطی اور ضبط نفس کا مشاہدہ کیا اور اپنے دفاع میں مزید مضبوطی سے قائم رہنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے متضاد جماعتوں کے درمیان موازنہ کیا، اور دیکھا کہ پوپوں، بادشاہوں اور پیشواؤں کی حکمتیں سچائی کی طاقت سے ختم ہو گئی تھیں۔ پاپائیت کو ایک ایسی شکست کا سامنا کرنا پڑا جو تمام اقوام اور ہر دور میں محسوس کیا جائے گا۔

جب مقتدر کو لوتھر کی تقریر سے پیدا ہونے والے اثر کا احساس ہوا، تو وہ رومی حکمرانی کی حفاظت کے لیے، جیسا کہ پہلے کبھی نہیں ہوا، ڈر گیا اور مصلح کو شکست دینے کے لیے اپنے اختیار میں تمام ذرائع استعمال کرنے کا فیصلہ کیا۔ تمام فصاحت اور سفارتی مہارت کا استعمال کرتے ہوئے جس نے اسے مشہور کیا، اس نے نوجوان شہنشاہ کو ایک معمولی راہب کی وجہ سے، طاقتور رومن کی دوستی اور حمایت کی وجہ سے قربانی دینے کی حماقت اور خطرہ پیش کیا۔

اس کی باتیں بے اثر نہیں تھیں۔ لوتھر کے جواب کے اگلے ہی دن، چارلس نے اپنے پیشروؤں کی پالیسی کو جاری رکھنے، کیتھولک مذہب کو برقرار رکھنے اور اس کی حفاظت کرنے کے عزم کا اعلان کرتے ہوئے ایک پیغام ڈائیٹ کو پیش کرنے کا حکم دیا۔ چونکہ لوتھر نے اپنی غلطیوں کو ترک کرنے سے انکار کر دیا تھا، اس لیے اس کے خلاف سخت ترین اقدامات کیے جانے چاہئیں اور اس نے جو بدعتیں سکھائی ہیں۔ "ایک سادہ راہب، اپنے پاگل پن سے گمراہ ہو کر، خود کو عیسائیت کے عقیدے کے خلاف کھڑا کر دیا۔

میں اپنی سلطنتیں، اپنی طاقت، اپنے دوست، اپنا خزانہ، اپنا جسم اور خون، اپنے خیالات اور اپنی جان اس بدکاری کی ترقی کو روکنے کے لیے قربان کر دوں گا۔ میں آگسٹین لوتھر کو برخاست کرنے والا ہوں، اسے لوگوں میں معمولی سی خرابی پیدا کرنے سے منع کرتا ہوں۔
اس کے بعد میں اس کے اور اس کے فرقہ پرستوں کے خلاف، بدعتی بدعتیوں کے طور پر، اخراج، پابندی اور ان کو تباہ کرنے کے تمام ضروری طریقوں سے اقدامات کروں گا۔ میں ریاستوں کے ممبران سے کہتا ہوں کہ وہ وفادار عیسائیوں کی طرح برتاؤ کریں۔" اس کے باوجود، شہنشاہ نے اعلان کیا کہ لوتھر کے محفوظ طرز عمل کا احترام کیا جانا چاہیے، اور یہ کہ، اس کے خلاف کوئی بھی کارروائی شروع کرنے سے پہلے، اسے بحفاظت گھر پہنچنے کی اجازت دی جائے۔ .

ڈائیٹ کے ارکان کی طرف سے اب دو متضاد آراء پیش کی گئیں۔
پوپ کے سفیروں اور نمائندوں نے دوبارہ مطالبہ کیا کہ مصلح کے محفوظ طرز عمل کو نظر انداز کیا جائے۔ انہوں نے استدلال کیا: "رائن کو اپنی راکھ ملنی چاہیے، بالکل اسی طرح جیسے اسے ایک صدی پہلے جان ہس کی راکھ ملی تھی۔" جرمن شہزادے، اگرچہ وہ پاپسٹ کے قائل تھے اور لوتھر کے دشمن قرار پاتے تھے، لیکن عوامی عقیدے کی اس طرح کی خلاف ورزی کے خلاف قوم کی عزت پر داغ کے طور پر احتجاج کیا۔ انہوں نے ان آفات کی طرف اشارہ کیا جو ہس کی موت کے بعد پیش آئیں، اور اعلان کیا کہ وہ جرمنی اور اس کے نوجوان شہنشاہ کے سر پر ان خوفناک برائیوں کو دہرانے کی ہمت نہیں رکھتے۔

خود چارلس نے اس معمولی تجویز کے جواب میں کہا کہ اگر یہ عقیدہ تمام دلوں سے نکال دیا جائے تو بھی اسے شہزادوں میں پناہ ملنی چاہیے۔ لوتھر کے کٹر پاپسٹ دشمنوں نے بعد میں اصرار کیا کہ مصلح کے ساتھ ایسا ہی سلوک کیا جائے جیسا کہ سگیسمنڈ نے ہس کے ساتھ کیا تھا، اسے چرچ کی دیکھ بھال پر چھوڑ دیا تھا۔ لیکن وہ منظر یاد ہے جس میں ہس نے ایک عوامی اسمبلی میں اپنی زنجیروں کی طرف اشارہ کیا تھا جس میں بادشاہ کو اس کے عہد کے لفظ کی یاد دلائی تھی۔ چارلس پنجم نے اعلان کیا: "میں سگسمنڈ کی طرح شرم سے شرمندہ ہونا پسند نہیں کروں گا۔"

Machine Translated by Google

اس کے باوجود چارلس نے جان بوجھ کر لوتھر کی پیش کردہ سچائیوں کو رد کر دیا تھا۔ بادشاہ نے لکھا ، "میں
اپنے پیشروؤں کے نقش قدم پر چلنے کا پختہ عزم کر رہا ہوں۔" اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ معمول کا راستہ نہیں چھوڑیں گے حتیٰ کہ
حق و انصاف کی راہوں پر چلیں گے۔ کیونکہ اس کے والدین نے ایسا کیا تھا، اس لیے وہ پاپائیت کو اس کے تمام ظلم اور بدعنوانی کے
ساتھ سپورٹ کرے گا۔ اس طرح اس نے اپنا موقف اختیار کیا، اس سے بڑھ کر کسی روشنی کو قبول کرنے سے انکار کیا جو اس کے
والدین نے حاصل کیا تھا، یا کوئی ایسا فرض ادا کرنے سے انکار کیا جس میں وہ حاضر نہیں تھے۔

آج کل بہت سے لوگ اپنے والدین کے رسم و رواج اور روایات کو برقرار رکھنے کا انتخاب کرتے ہیں۔ جب رب انہیں
اضافی روشنی بھیجتا ہے، تو وہ اسے قبول کرنے سے انکار کر دیتے ہیں کیونکہ چونکہ یہ ان کے والدین کو نہیں دیا گیا تھا، اس لیے انہیں
نہیں لینا چاہیے۔ ہمیں وہاں نہیں رکھا گیا جہاں ہمارے والدین تھے، نتیجتاً ہمارے فرائض اور ذمہ داریاں ان کی طرح نہیں ہیں۔ ہم اپنے
فرض کا تعین کرنے کے لیے اپنے والدین کی مثال کو دیکھ کر خدا کو منظور نہیں ہوں گے، بجائے اس کے کہ اپنے لیے کلمہ حق کو تلاش
کریں۔ ہماری ذمہ داری ہمارے اسلاف سے زیادہ ہے۔ ہم اس روشنی کے ذمہ دار ہیں جو انہیں ملا اور جو ہمیں وراثت کے طور پر دیا گیا
تھا۔ ہم اس اضافی روشنی کے بھی ذمہ دار ہیں جو اب خدا کے کلام سے ہم پر چمکتی ہے۔

یسوع نے کافر یہودیوں سے کہا، "اگر میں نہ آتا اور ان سے بات نہ کرتا تو وہ گناہ نہ کرتے، لیکن اب ان کے پاس
اپنے گناہ کے لیے کوئی عذر نہیں ہے۔" (یوحنا 15:22)۔اسی الٰہی طاقت نے لوتھر کے ذریعے جرمنی کے شہنشاہ اور شہزادوں سے بات
کی تھی۔ اور جیسے ہی خُدا کے کلام سے روشنی چمکی، اُس کی روح نے اُس مجلس میں بہت سے لوگوں کے ساتھ آخری بار التجا کی۔
جیسا کہ پیلاطس نے، صدیوں پہلے، فخر اور مقبولیت کو دنیا کے نجات دہندہ کے خلاف اپنے دل کو بند کرنے کی اجازت دی تھی۔
فیلکس نے کس طرح سچائی کے پیغامبر کو حکم دیا: "ابھی اپنے راستے پر جاؤ، اور جب مجھے موقع ملے گا میں تمہیں بلاؤں گا"؛
جیسا کہ مغرور اگریپا نے اعتراف کیا: "آپ تقریباً مجھے مسیحی بنانے کے لیے قائل کر رہے ہیں!" (اعمال 26:28؛ 24:25)۔تاہم، وہ
آسمان کی طرف سے بھیجے گئے پیغام سے ہٹ گیا، لہٰذا چارلس پنجم نے، دنیاوی فخر اور سیاست کی تجاویز کو قبول کرتے ہوئے،
سچائی کی روشنی کو مسترد کرنے کا فیصلہ کیا۔

لوتھر کے خلاف منصوبوں کے بارے میں افواہیں بڑے پیمانے پر پھیل گئیں، جس سے شہر بھر میں زبردست جوش و
خروش پیدا ہوا۔ مصلح نے بہت سے دوست بنائے تھے، جنہوں نے روم کے ان تمام لوگوں کے خلاف جو اس کی بدعنوانیوں کو بے نقاب
کرنے کی جرأت کی تھی، کو جانتے ہوئے یہ عزم کیا کہ اسے قربان نہیں کیا جائے گا۔ سینکڑوں رئیسوں نے اس کی حفاظت کے لیے خود
کو وقف کر دیا۔ کچھ لوگوں نے کھلے عام شاہی پیغام کی مذمت نہیں کی کیونکہ روم کی طاقت کے سامنے ناقص تسلیم کرنا تھا۔
گھروں کے دروازوں اور عوامی مقامات پر پوسٹر چسپاں کیے گئے تھے جن میں سے کچھ نے مذمت کی اور کچھ لوتھر کی حمایت کر
رہے تھے۔

ان میں سے ایک پر اس حکیم کے معنی خیز الفاظ لکھے ہوئے تھے: "افسوس ہے تجھ پر، اے زمین جس کا بادشاہ بچہ ہے!" (واعظ
10:16)۔پورے جرمنی میں لوتھر کے حق میں جوش و خروش نے شہنشاہ اور ڈائیٹ دونوں کو اس بات پر قائل کیا کہ لوتھر کے ساتھ
ہونے والی کسی بھی ناانصافی سے سلطنت کے امن اور یہاں تک کہ اس کے استحکام کو بھی خطرہ ہو گا۔

تخت

فریڈرک آف سیکسنی نے ایک مطالعہ شدہ ریزرو کو برقرار رکھا، احتیاط سے مصلح کے تئیں اپنے حقیقی جذبات
کو چھپایا، جب کہ، ناقابل تسخیر چوکسی کے ساتھ، وہ اس کی ہر حرکت اور اپنے تمام دشمنوں کو دیکھتا رہا۔ لیکن بہت سے ایسے
تھے جنہوں نے لوتھر کے لیے اپنی ہمدردی چھپانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ اس کے پاس شہزادے، شمار، بارنز اور دیگر امتیازی لوگ
تھے، دونوں عام اور کلیسیائی۔ اسپلاٹن نے لکھا: "ڈاکٹر کے چھوٹے کمرے میں وہ تمام مہمان شامل نہیں ہوسکتے تھے جنہوں نے خود
کو پیش کیا۔" لوگوں نے اسے ایسے دیکھا جیسے وہ انسان سے زیادہ ہو۔ اس کے ضمیر کو پامال کرنے کے بجائے اسے موت کا سامنا کرنا
پڑا۔

Machine Translated by Google

روم کے ساتھ سمجھوتہ کرنے کے لیے لوتھر کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے مستعد کوششیں کی گئیں۔ امرا اور شہزادوں نے اسے بتایا کہ اگر وہ چرچ اور کونسلوں کے خلاف اپنی رائے قائم کرنے پر اصرار کرتا ہے تو اسے جلد ہی سلطنت سے نکال دیا جائے گا اور اس کے پاس مزید دفاع نہیں ہوگا۔ اس اپیل پر لوتھر نے جواب دیا: "مسیح کی خوشخبری کو بغیر کسی جرم کے سنانا ناممکن ہے... تو پھر، خطرے کا خوف مجھے خُداوند سے، اور الہٰی کلام سے الگ کیوں کرے جو اکیلا سچ ہے؟ نہیں!

میں اپنا جسم، اپنا خون اور اپنی جان چھوڑ دوں گا۔"
ایک بار پھر اسے شہنشاہ کے فیصلے کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کی تاکید کی گئی، اور پھر اسے مزید ڈرنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ اس کے جواب میں، لوتھر نے کہا: "میں اپنے دل سے متفق ہوں کہ شہنشاہ، شہزادے اور یہاں تک کہ سب سے عاجز عیسائی بھی میری تحریروں کا جائزہ لیتے ہیں اور فیصلہ کرتے ہیں؛ لیکن صرف ایک شرط کے تحت: وہ خدا کے کلام کو اپنا رہنما سمجھیں۔ اس کی اطاعت کے سوا کچھ نہیں کرنا۔

میرا ضمیر اس کلام پر منحصر ہے اور میں اس کے اختیار کا پابند ہوں۔"
ایک اور اپیل پر، اس نے جواب دیا: "میں اپنا محفوظ طرز عمل ترک کرنے پر راضی ہوں، اور میں اپنا وجود اور زندگی شہنشاہ کے اختیار میں رکھتا ہوں۔ لیکن خدا کا کلام کبھی نہیں!" اس نے جنرل کونسل کے فیصلے کے سامنے سر تسلیم خم کرنے کے لیے اپنی رضامندی کا اعلان کیا لیکن صرف اس شرط پر کہ کونسل صحیفہ کے مطابق فیصلہ کرے۔ "جب خدا کے کلام اور ایمان کی بات آتی ہے تو، ہر عیسائی پوپ کی طرح اچھا جج ہے، چاہے دس لاکھ کونسلوں کی حمایت ہو۔" دوست اور مخالفین یکساں طور پر آخر کار اس بات پر قائل ہو گئے کہ مفاہمت کی حامی کوششیں بیکار ہوں گی۔

اگر مصلح ایک نقطے پر نتیجہ اخذ کر لیتا تو شیطان اور اس کے لشکر جیت جاتے۔ لیکن اس کی غیر متزلزل ثابت قدمی چرچ کو آزاد کرنے اور ایک نئے اور بہتر دور کی شروعات کا ذریعہ تھی۔ اس ایک آدمی کا اثر، جس نے مذہبی معاملات میں اپنے لیے سوچنے اور عمل کرنے کی جرأت کی، اس کا اثر نہ صرف اس کے اپنے زمانے میں، بلکہ تمام آنے والی نسلوں پر، کلیسیا اور دنیا کو متاثر کرنا تھا۔ اس کی مضبوطی اور وفاداری، وقت کے اختتام تک، ان تمام لوگوں کو مضبوط کرے گی جو اسی طرح کے تجربے سے گزرے تھے۔ خدا کی طاقت اور عظمت انسانوں کے مشورے کے اوپر، شیطان کی زبردست طاقت سے اوپر تھی۔

شہنشاہ کے حکم سے، لوتھر کو اپنے گھر واپس آنے کا حکم دیا گیا۔ وہ جانتا تھا کہ اس حکم کی تعمیل اس کی مذمت کے لیے کوئی اور کرے گا۔ ان کے راستے پر دھمکی آمیز بادل چھا گئے۔ لیکن کیڑے کو چھوڑ کر اس کا دل خوشی اور تعریف سے بھر گیا۔ "شیطان نے خود،" اس نے کہا، "پوپ کے قلعے کی حفاظت کی، لیکن مسیح نے اس میں ایک وسیع خلاف ورزی کی، اور شیطان یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہوا کہ عیسیٰ اس سے زیادہ طاقتور ہے۔"

اس کے چلے جانے کے بعد، اب بھی اس بات کے خواہشمند تھے کہ اس کی ثابت قدمی بغاوت سے نہ ہو جائے، لوتھر نے شہنشاہ کو لکھا: "خدا میرا گواہ ہے، جو میرے خیالات کو جانتا ہے، کہ میں اپنے پورے دل سے اس کی عظمت کی اطاعت کے لیے تیار ہوں۔ بُری خبر، زندگی میں یا موت میں، بغیر کسی استثناء کے مگر خدا کے کلام کے، جس سے انسان جیتا ہے۔ اس زندگی کے تمام معاملات میں میری وفاداری غیر متزلزل رہے گی، کیونکہ ان میں ہار یا جیت کا نجات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن یہ خدا کی مرضی کے خلاف ہے کہ انسان کو اس چیز میں جو ابدی زندگی سے متعلق ہے انسان کے تابع رہے۔ روحانی معاملات میں تابع ہونا ایک حقیقی فرقہ ہے اور اسے صرف خالق کے سپرد کیا جانا چاہیے۔

ورمز سے واپسی کے سفر پر، لوتھر کا استقبال اس کے راستے سے بھی زیادہ خوشگوار تھا۔ نوبل کلیسائیسٹس نے خارج کیے گئے راہب کو سلام کیا، اور سول حکمرانوں نے اس شخص کو عزت دی جس کی شہنشاہ نے مذمت کی تھی۔ اسے تبلیغ پر اصرار کیا گیا اور، سامراجی پابندی کے باوجود، لوتھر ایک بار پھر منبر پر گیا۔

انہوں نے کہا: "میں نے کبھی بھی خدا کے کلام کو ہتھکڑیاں لگانے کا عہد نہیں کیا اور نہ ہی کروں گا۔" اسے ورمز سے رخصت ہوئے زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا، جب پاپسٹوں نے شہنشاہ کو اس کے خلاف حکم امتناعی دینے پر آمادہ کیا۔ اس حکم نامے میں لوتھر کی مذمت کی گئی۔

Machine Translated by Google

جیسا کہ "شیطان خود ایک آدمی کی شکل میں اور راہب کے لباس کے نیچے ہے۔" حکم دیا گیا کہ جیسے ہی محفوظ طرز عمل کی میعاد ختم ہو، اس کے کام میں خلل ڈالنے کے لیے اقدامات کیے جائیں۔ تمام لوگوں کو اس کا خیرمقدم کرنے، اسے کھانے پینے یا اس کی مدد یا مدد فراہم کرنے سے، قول و فعل سے، عوامی یا نجی طور پر منع کیا گیا تھا۔ اسے حراست میں لے کر حکام کے حوالے کیا جائے جہاں سے بھی وہ ملے۔ اس کے پیروکاروں کو بھی گرفتار کیا جائے اور مال و جائیداد کی ضبطی کا سامنا کرنا پڑے۔ ان کی تحریروں کو تباہ کیا جانا تھا اور آخر کار وہ تمام لوگ جو اس فرمان کے خلاف کام کرنے کی جرأت کریں گے وہ اس کی مذمت میں شامل ہوں گے۔ الیکٹر آف سیکسنی اور لوتھر کے انتہائی دوستانہ شہزادے اس کے جانے کے فوراً بعد ورمز سے دستبردار ہو گئے تھے، اور شہنشاہ کے فرمان کو ڈائیٹ کی منظوری مل گئی۔ رومنسٹ خوش تھے۔ وہ اصلاح کی تقدیر کو مہر سمجھتے تھے۔

خدا نے اپنے بندے کے لیے اس خطرے کی گھڑی سے بچنے کا راستہ فراہم کیا تھا۔ ایک چوکس نظر نے لوتھر کی حرکتوں کی پیروی کی اور ایک سچے اور عظیم دل نے اس کے بچاؤ کا فیصلہ کیا۔ یہ واضح تھا کہ روم اس کی موت سے کم کسی چیز پر مطمئن نہیں ہوگا۔ صرف چھپانا ہی لوتھر کو شیر کے جبڑوں سے بچا سکتا تھا۔ خدا نے فریڈرک آف سیکسنی کو حکمت دی کہ وہ ایک منصوبہ تیار کرے جس کا مقصد مصلح کو محفوظ رکھا جائے۔ سچے دوستوں کے تعاون سے، انتخاب کرنے والے کا مقصد پورا ہوا اور لوتھر کو اپنے دوستوں اور دشمنوں سے بہت مؤثر طریقے سے چھپایا گیا۔ اپنے گھر کے سفر پر اسے گرفتار کر لیا گیا، اپنے ساتھیوں سے الگ کر دیا گیا اور جلدی سے جنگل کے راستے وارٹ برگ لے جایا گیا، جو ایک الگ تھلگ پہاڑی قلعہ تھا۔ اس کی گرفتاری اور گمشدگی اس قدر اسرار میں ڈوبی ہوئی تھی کہ خود فریڈرک کو بھی طویل عرصے تک معلوم نہیں تھا کہ لوتھر کو کہاں لے جایا گیا ہے۔ معلومات کی یہ کمی غیر معقول نہیں تھی۔ جب تک ووٹر لوتھر کے ٹھکانے سے بے خبر تھا، کچھ نہیں کہا جا سکتا تھا۔ فریڈریکو یہ جان کر مطمئن تھا کہ مصلح محفوظ ہے۔

بہار، گرمی اور خزاں گزر گئی اور سردی آ گئی۔ لوتھر پھر بھی قیدی رہا۔ ایلینڈرو اور اس کے حامیوں نے خوشی منائی جب انجیل کی روشنی بجھنے والی تھی۔ لیکن اس کے بجائے مصلح حق کے حوض سے اپنا چراغ بھر رہا تھا اور اس کی روشنی مزید چمکنے والی تھی۔

وارٹ برگ کی سازگار حفاظت میں، لوتھر نے جنگ کی گرمی اور ہنگامہ خیزی سے اپنی نجات پر کچھ وقت کے لیے خوشی منائی۔ لیکن وہ زیادہ دیر تک خاموشی اور آرام میں اطمینان نہ پا سکا۔ سرگرمی اور شدید تنازعات کی زندگی کے عادی، وہ مشکل سے غیر فعال رہنے کے لیے کھڑے ہو سکتے تھے۔ اُن تنہا دنوں میں کلیسیا کی حالت اُس کے سامنے ابھری، اور وہ مایوسی سے پکارا، "افسوس! خُدا کے غضب کے اِن آخری وقتوں میں کوئی نہیں ہے جو خُداوند کے سامنے دیوار بن کر کھڑا ہو اور اسرائیل کو بچائے!" ایک بار پھر اس کے خیالات اپنی طرف متوجہ ہوئے اور اسے خدشہ تھا کہ لڑائی سے دستبردار ہونے پر اس پر بزدلی کا الزام لگایا جائے گا۔ اس نے خود کو اپنی بے حسی اور خود پسندی پر ملامت کی۔ پھر بھی، ایک ہی وقت میں، اس نے ایک آدمی کے لیے ممکن نظر آنے سے زیادہ روزانہ پیدا کیا۔ ان کا قلم کبھی خالی نہیں رہا۔ جب اس کے دشمنوں نے فخر کیا کہ انہوں نے لوتھر کو خاموش کر دیا ہے، تو وہ اس ٹھوس ثبوت سے حیران اور الجھے ہوئے تھے کہ وہ اب بھی متحرک تھا۔ ان کے قلم سے کتابچے کی ایک بڑی تعداد پورے جرمنی میں گردش کرتی رہی۔ اس نے نئے عہد نامے کا جرمن زبان میں ترجمہ کر کے اپنے ہم وطنوں کی غیر معمولی خدمت بھی کی۔ اپنے پتھریلے پیٹموس سے، وہ تقریباً پورا سال خوشخبری سنانے اور اس وقت کے گناہوں اور غلطیوں کی سرزنش کرتا رہا۔

یہ صرف لوتھر کو اپنے دشمنوں کے غضب سے بچانے کے لیے نہیں تھا، اور نہ ہی اسے ان اہم کاموں کے لیے پرسکون موسم کی اجازت دینے کے لیے، کہ خدا نے اپنے بندے کو عوامی زندگی کے مرحلے سے ہٹا دیا۔ ان سے زیادہ قیمتی نتائج حاصل کیے جانے تھے۔ اپنی پہاڑی اعتکاف کی تنہائی اور دھندلاپن میں،

Machine Translated by Google

لوتھر کو تمام زمینی مدد کے دائرے سے ہٹا دیا گیا تھا اور انسانی تعریفوں سے ہٹا دیا گیا تھا۔
اس طرح وہ اس فخر اور خود اعتمادی سے بچ گیا جو کامیابی کے حصول کے وقت بہت عام ہے۔ اذیت اور ذلت برداشت کر کے وہ پھر سے ان چکراتی بلندیوں پر بحفاظت چلنے کے لیے تیار ہو گیا جہاں سے وہ اچانک اس قدر بلند ہو گیا تھا۔

جب لوگ اس آزادی پر خوش ہوتے ہیں جو سچائی انہیں لاتی ہے، تو وہ ان لوگوں کی تعریف کرنے پر
مائل ہوتے ہیں جنہیں خدا نے گمراہی اور توہم پرستی کی زنجیریں توڑنے کے لیے استعمال کیا ہے۔ شیطان انسانوں کے خیالات اور محبتوں کو خدا سے دور کرنے اور انہیں انسانی ایجنٹوں پر لگانا چاہتا ہے۔ وہ انہیں محض آلے کی عزت کرنے اور اس ہاتھ کو نظر انداز کرنے کی طرف لے جاتا ہے جو پرووِڈنس کے تمام واقعات کی ہدایت کرتا ہے۔ کتنی بار مذہبی رہنما جن کی اس طرح تعریف کی جاتی ہے وہ خدا پر انحصار کرنے سے محروم ہو جاتے ہیں، اور خود پر بھروسہ کرنے کی طرف لے جاتے ہیں۔
نتیجے کے طور پر، وہ لوگوں کے ذہنوں اور ضمیروں کو کنٹرول کرنے کی کوشش کرتے ہیں، جو خدا کے کلام کی بجائے رہنمائی کے لیے ان کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ اصلاح کا کام اکثر اس جذبے کی وجہ سے رک جاتا ہے جو اس کا دفاع کرتے ہیں۔ خدا چاہتا تھا کہ اصلاح کی وجہ کو اس خطرے میں پڑنے سے روکے۔ اس کی خواہش تھی کہ اس طرح کے کام کو انسانی نہیں بلکہ الٰہی تاثرات حاصل ہوں۔ لوگوں کی نظریں سچائی کے بیان کرنے والے کے طور پر لوتھر کی طرف موڑ دی گئی تھیں، لیکن اسے ہٹا دیا گیا تھا کہ تمام نظریں سچائی کے ابدی مصنف کی طرف موڑ دی جائیں۔

Machine Translated by Google

باب 9

سوئس ریفارمر

کلیسیا کی اصلاح کے لیے آلات کے انتخاب میں، وہی الٰہی منصوبہ نظر آتا ہے جیسا کہ کلیسیا کی تشکیل میں تھا۔ آسمانی ماسٹر زمین کے عظیم انسانوں کے پاس سے گزرا، عنوانات کے حامل اور مادی سامان سے مالا مال، لوگوں کے رہنما کے طور پر تعریف اور اعزاز حاصل کرنے کے عادی۔ وہ اپنی مغرور برتری میں اتنے مغرور اور خود اعتماد تھے کہ وہ اپنے ساتھی مردوں کے ساتھ ہمدردی کرنے اور ناصرت کے عاجز آدمی کے ساتھ ساتھی بننے کے لئے ڈھال نہیں سکتے تھے۔ گلیل کے ناخواندہ اور محنتی ماہی گیروں کو دعوت دی گئی: "میرے پیچھے آؤ، اور میں تمہیں انسانوں کے مچھیرے بناؤں گا" (متی 4:19)۔ یہ شاگرد حلیم اور قبول کرنے والے تھے۔ وہ اپنے زمانے کی جھوٹی تعلیمات سے جتنا کم متاثر ہوئے تھے، مسیح اتنی ہی کامیابی سے انہیں اپنی خدمت کے لیے ہدایت اور تربیت دے سکتا تھا۔

عظیم اصلاح کے دنوں میں بھی ایسا ہی تھا۔ عظیم مصلحین عاجزانہ زندگی کے آدمی تھے - اپنے زمانے کے کسی بھی دوسرے سے زیادہ مرد، مقام کے غرور سے آزاد، اور پادریوں کی عدم برداشت اور بدعنوانی کے اثر سے۔ یہ خدا کا منصوبہ ہے کہ عظیم نتائج حاصل کرنے کے لیے عاجزانہ آلات استعمال کیے جائیں۔ تب جلال آدمیوں کو نہیں بلکہ اُس کو دیا جائے گا جو اُن کے ذریعے اُس کی مرضی اور اُس کی خوشنودی کے لیے کام کرتا ہے۔

سیکسنی میں ایک کان کن کی جھونپڑی میں لوتھر کی پیدائش کے چند ہفتوں بعد، الریچ زونگلی الپس کے درمیان ایک چرواہے کی جھونپڑی میں پیدا ہوا۔ Zwingli کے بچپن اور اس کے ابتدائی اسباق کے ارد گرد کا ماحول اسے اپنے مستقبل کے مشن کے لیے تیار کرنے کے لیے موزوں تھا۔ قدرتی شان و شوکت، خوبصورتی اور قابل احترام عظمت کے مناظر میں لایا گیا، اس کا ذہن خدا کی عظمت، طاقت اور عظمت کے احساس سے بہت جلد متاثر ہوا تھا۔ اپنے آبائی پہاڑوں پر حاصل کی گئی بہادری کی داستان نے اس کی جوانی کی امنگوں کو جگا دیا۔ اور اپنی متقی دادی کے پہلو میں اس نے بائبل کی چند لیکن قیمتی کہانیاں سنیں جو اس نے چرچ کے افسانوں اور روایات میں سے اکٹھی کی تھیں۔ اس نے بڑی دلچسپی کے ساتھ بزرگوں اور انبیاء کے عظیم کارناموں کے بارے میں سنا، ان چرواہوں کے جنہوں نے فلسطین کے پہاڑوں میں اپنے ریوڑ کی حفاظت کی، جہاں فرشتوں نے انہیں بیت اللحم کے بچے اور کیلوری کے آدمی کا اعلان کیا۔

جان لوتھر کی طرح، زونگلی کے والد نے اپنے بیٹے کے لیے تعلیم کی خواہش کی، اور لڑکے کو ابتدائی عمر میں ہی اس کی آبائی وادی سے اسکول بھیج دیا گیا۔ اس کا دماغ تیزی سے تیار ہوا، اور جلد ہی اسے تعلیم دینے کے لیے قابل اساتذہ تلاش کرنا ایک اہم معاملہ بن گیا۔ تیرہ سال کی عمر میں وہ برن چلا گیا، جو اس وقت سوئٹزرلینڈ کا سب سے ممتاز اسکول تھا۔ تاہم، وہاں ایک خطرہ پیدا ہوا اور اس کی زندگی کے امید افزا مستقبل کو تباہ کرنے کی دھمکی دی۔ اسے ایک خانقاہ کی طرف متوجہ کرنے کے لیے فریادوں کی طرف سے پرعزم کوششیں کی گئیں۔ ڈومینیکن اور فرانسسکن راہبوں میں مقبولیت کے لیے دشمنی تھی۔ اپنے حریفوں پر برتری کو یقینی بنانے کے لیے، انہوں نے اپنے گرجا گھروں کی زینت، ان کی عبادات کی رونق، اور اپنے مشہور "معجزہ کام کرنے والے" آثار اور تصویروں کی کشش میں کوئی کمی نہیں کی۔ برن کے ڈومینیکنز نے دیکھا کہ اگر وہ اس باصلاحیت نوجوان طالب علم کو جیت سکتے ہیں، تو وہ فائدہ اور عزت حاصل کریں گے۔ ان کی کم عمری، ایک خطیب اور ادیب کے طور پر ان کی فطری صلاحیت اور موسیقی اور شاعری کے لیے ان کی ذہانت، لوگوں کو ان کی خدمات کی طرف راغب کرنے اور اس طرح ان کے مذہبی حکم کی آمدنی میں اضافہ کرنے میں ان کی تمام تر شوخی اور نمائش سے زیادہ کارگر ثابت ہو گی۔ دھوکہ دہی اور حد سے زیادہ چاپلوسی کے ذریعے انہوں نے زونگلی کو اپنے کانونٹ میں داخل ہونے پر آمادہ کرنے کی کوشش کی۔ لوتھر، جب ایک طالب علم تھا، خود کو ایک سیل میں بند کر لیا تھا۔

Machine Translated by Google

convent، اور وہ دنیا سے گم ہو جاتا اگر خدا نے اسے آزاد نہ کیا ہوتا۔ Zwingli کو اسی خطرے کا سامنا کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔
بظاہر اس کے والد کو جنگجوؤں کے منصوبوں سے خبردار کیا گیا تھا۔ اس کا اپنے بیٹے کو راہبوں کی سستی اور بیکار زندگی کی پیروی کرنے کی اجازت دینے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ اس نے دیکھا کہ اس کی مستقبل کی افادیت خطرے میں ہے، اور اسے بلا تاخیر گھر واپس آنے کی ہدایت کی۔
حکم کی تعمیل ہوئی۔ لیکن نوجوان اپنی آبائی وادی میں زیادہ مطمئن نہ ہو سکا، اور اس نے جلدی سے اپنی پڑھائی دوبارہ شروع کر دی، کچھ عرصے بعد باسل میں آباد ہو گیا۔ یہ وہیں تھا جہاں Zwingli نے سب سے پہلے خدا کے مفت فضل کی خوشخبری سنی۔ قدیم زبانوں کے استاد Wittembach کو یونانی اور عبرانی کا مطالعہ کرتے ہوئے صحیفہ مقدس کی طرف لے جایا گیا تھا اور اس طرح ان کی تعلیمات کے تحت الہی روشنی کی کرنیں طلبہ کے ذہنوں میں پھیلی تھیں۔ اس نے اعلان کیا کہ ایک پرانی سچائی ہے، اور اسکالرز اور فلسفیوں کے سکھائے گئے نظریات سے کہیں زیادہ قیمتی ہے۔ یہ قدیم سچائی یہ تھی کہ مسیح کی موت گنہگار کے فدیے کی واحد قیمت ہے۔ زونگلی کے لیے یہ الفاظ روشنی کی پہلی کرنوں کی مانند تھے جو طلوع فجر سے پہلے ہوتی ہے۔

زونگلی کو جلد ہی باسل سے اپنی وزارت میں داخل ہونے کے لیے بلایا گیا۔
اس کا پہلا فیلڈ ورک ایک الپائن کمیونٹی میں تھا، جو اس کی آبائی وادی سے زیادہ دور نہیں تھا۔ ایک پادری کے طور پر تقرری حاصل کرنے کے بعد، اُس نے "اپنے آپ کو اپنی پوری جان سے الہی سچائی کی تلاش کے لیے وقف کر دیا۔ کیونکہ وہ اچھی طرح سے واقف تھا،" ایک معاصر مصلح نے کہا، "اسے کتنا معلوم ہونا چاہیے کہ مسیح کا گلہ کس کے سپرد ہے۔"

جتنا زیادہ اس نے صحیفوں کو تلاش کیا، اتنا ہی واضح طور پر ان کی سچائیوں اور روم کی بدعتوں کے درمیان فرق ظاہر ہوا۔ اُس نے بائبل کو خُدا کے کلام کے طور پر پیش کیا، جو واحد کافی، ناقابلِ تسخیر معیار ہے۔ اس نے دیکھا کہ وہ اس کی اپنی ترجمان ہوگی۔ اس نے کسی پیشگی نظریہ یا نظریے کی حمایت کرنے کے لیے صحیفوں کی وضاحت کرنے کی کوشش نہیں کی، بلکہ اس بات کو برقرار رکھا کہ یہ جاننا اس کا فرض ہے کہ ان کی براہ راست اور واضح تعلیم کیا ہے۔ اس نے اس کے معنی کی مکمل اور درست سمجھ حاصل کرنے کے لیے ہر مدد طلب کی، اور اس نے روح القدس کی مدد طلب کی، جو اس نے اعلان کیا، اپنے آپ کو ان تمام لوگوں پر ظاہر کرے گا جو اسے خلوص اور دعا میں ڈھونڈتے ہیں۔

"صحیفے،" Zwingli نے کہا، "خدا کی طرف سے آتے ہیں، انسان کی طرف سے نہیں۔ اور وہی خدا جو روشن کرتا ہے آپ کو سمجھائے گا کہ کلام خدا کی طرف سے آیا ہے۔ خدا کا کلام... ناکام نہیں ہو سکتا۔ وہ روشنی ہے، وہ اپنے آپ کو بیان کرتی ہے، وہ اپنے آپ کو ظاہر کرتی ہے، وہ روح کو تمام نجات اور فضل سے روشن کرتی ہے، وہ اسے خدا میں تسلی دیتی ہے، وہ اسے عاجز کرتی ہے، اس لیے وہ خود کو کھو دیتی ہے اور خود سے انکار کرتی ہے اور خدا کو گلے لگا لیتی ہے۔
زونگلی کے ان الفاظ کی سچائی ثابت ہو چکی تھی۔ اس وقت اپنے تجربے کے بارے میں بات کرتے ہوئے، اس نے بعد میں لکھا: "جب میں نے اپنے آپ کو مکمل طور پر مقدس صحیفوں میں دینا شروع کیا، تو فلسفہ اور الہیات (علمیات) ہمیشہ میرے لیے ناراضگی کا باعث بنتے تھے۔ آخر میں، یہ وہی ہے جو میں کہتا ہوں، 'تمہیں ہر اس چیز کو چھوڑ دینا چاہیے جو دھوکہ دیتی ہے، اور خدا کے اپنے سادہ کلام میں خالصتاً بیان کیے گئے معنی کو سیکھو۔' پھر میں نے خُدا سے اُس کا نور مانگنا شروع کیا، اور صحیفے میرے لیے بہت آسان ہو گئے۔

Zwingli کی طرف سے تبلیغ کردہ نظریہ لوتھر سے موصول نہیں ہوا تھا۔ یہ مسیح کا عقیدہ تھا۔ "اگر لوتھر مسیح کی منادی کرتا ہے،" سوئس مصلح نے کہا، "وہ وہی کرتا ہے جو میں کرتا ہوں۔ اس نے مجھ سے زیادہ بہت سی روحوں کو مسیح کی طرف لے جایا ہے۔ تو یہ ہو جائے. پھر بھی میں مسیح کے سوا کوئی دوسرا نام نہیں رکھتا، جس کا میں ایک سپاہی ہوں، اور جو اکیلا میرا سر ہے۔ میری طرف سے لوتھر کو، یا لوتھر نے مجھے کبھی ایک سطر نہیں لکھی۔ اور کیوں؟... تاکہ یہ سب پر ظاہر ہو کہ روح خدا کی گواہی کتنی یکساں ہے کیونکہ ہم، جن کا ایک دوسرے سے کوئی رابطہ نہیں ہے، یسوع مسیح کے عقیدے کو اسی یکسانیت کے ساتھ سکھاتے ہیں۔"

1516 میں، Zwingli کو Einsiedeln کے کانونٹ میں مبلغ بننے کے لیے مدعو کیا گیا۔ وہاں اس نے روم کی بدعنوانی کو قریب سے دیکھا اور ایک مصلح کے طور پر ایک ایسا اثر ڈالنا شروع کیا جو اس کے گھر سے بہت دور محسوس کیا جائے گا۔

Machine Translated by Google

مقامی الپس۔ Einsiedelnکے عظیم پرکشش مقامات میں کنواری کی ایک تصویر تھی جس کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ وہ معجزے کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔ کانونٹ کے گیٹ کے اوپر یہ تحریر تھی: "یہاں گناہوں کی مکمل معافی مل سکتی ہے۔" تمام موسموں میں حجاج کنواری کے چیپل کا سہارا لیتے تھے۔ لیکن اس کی تقدیس کے عظیم سالانہ تہوار پر، سوئٹزرلینڈ کے تمام حصوں اور یہاں تک کہ فرانس اور جرمنی سے بھیڑ آئے۔ زیونگلی، اس منظر نامے سے بہت پریشان تھے، نے توہم پرستی کے ان غلاموں کو خوشخبری کے ذریعے آزادی کا اعلان کرنے کا موقع لیا۔

اس نے کہا، "تصور نہ کرو کہ خدا اس مندر میں مخلوق کے کسی بھی دوسرے حصے سے زیادہ ہے۔
جہاں بھی اس نے تمہارا ٹھکانہ بنایا ہے، وہ تمہارے آس پاس ہے، اور تمہاری بات سنتا ہے... کیا طاقت ہو سکتی ہے بے کار مشقتوں، تھکا دینے والے سفروں، قربانیوں، کنواریوں اور اولیاء کی دعاؤں میں، کیا تمہارے لیے خدا کا فضل محفوظ ہو سکتا ہے؟ دعا میں ضرب کے الفاظ کا کیا مطلب ہے؟ پالش شدہ ہڈ، منڈوائے ہوئے سر، لمبے لمبے لباس یا سونے سے مزین چپل میں کیا تاثیر ہے؟ خدا دل کو دیکھتا ہے -اور ہمارا دل خدا سے دور ہے۔" "مسیح،" اُس نے کہا، "جس نے اپنے آپ کو ہمیشہ کے لیے ایک ہی بار صلیب پر پیش کیا، وہ اطمینان بخش قربانی ہے اور تمام مومنوں کے گناہوں کے لیے ہمیشہ کے لیے شکار ہے۔"

بہت سے سامعین کے لیے یہ تعلیمات خوش آئند نہیں تھیں۔ ان کے لیے یہ ایک تلخ مایوسی تھی کہ یہ
دکھایا جانا کہ ان کا تھکا دینے والا سفر رائیگاں گیا۔ وہ مسیح کے ذریعے آزادانہ طور پر پیش کی گئی معافی کو نہیں سمجھ سکتے تھے۔
وہ جنت کے پرانے راستے سے مطمئن تھے جو روم نے ان کے لیے بیان کیا تھا۔ وہ کسی بہتر چیز کی تلاش کی الجھن سے پیچھے ہٹ گئے۔ اپنی نجات پادریوں اور پوپ کے سپرد کرنا دل کی پاکیزگی کی تلاش سے زیادہ آسان تھا۔

لیکن ایک اور طبقے نے خوشی کے ساتھ مسیح کے ذریعے مخلصی کی خبر حاصل کی۔ روم کی طرف سے
حکم دیا گیا تعمیل روح کو سکون پہنچانے میں ناکام رہی تھی، اور ایمان کے ذریعے انہوں نے نجات دہندہ کے خون کو کفارہ کے طور پر قبول کیا۔ یہ اپنے گھروں کو لوٹے تاکہ دوسروں کو وہ قیمتی روشنی دکھائیں جو انہیں ملی تھی۔ سچائی کو اس طرح ایک کمیونٹی سے کمیونٹی، شہر سے شہر تک لے جایا گیا، اور کنوارے کے کنوینٹس میں حاجیوں کی تعداد بہت کم ہوگئی.
پیشکشوں میں کمی تھی اور اس کے نتیجے میں، Zwingliکی تنخواہ میں، جو ان کی طرف سے نکال دیا گیا تھا. لیکن اس سے اسے صرف خوشی ہوئی، کیونکہ اس نے دیکھا کہ جنون اور توہم پرستی کی طاقت ٹوٹ چکی ہے۔

چرچ کے حکام اس کام سے اندھے نہیں تھے جو Zwingliکر رہا تھا۔ لیکن اس وقت تک انہوں نے مداخلت
سے گریز کیا۔
اسے اپنے مقصد تک پہنچانے کی امید رکھتے ہوئے، انہوں نے چاپلوسی کے ذریعے اسے جیتنے کی کوششیں کیں، اور اس دوران سچائی لوگوں کے دلوں میں جگہ حاصل کر رہی تھی۔
Eisiedelnمیں Zwingliکی کوششوں نے اسے ایک بڑے میدان کے لیے تیار کیا تھا، اور اس میں وہ
جلد ہی داخل ہونے والا تھا۔ وہاں تین سال گزارنے کے بعد، انہیں زیورخ کیتھیڈرل میں مبلغ کے دفتر میں بلایا گیا۔ یہ اس وقت سوئس کنفیڈریشن کا سب سے اہم شہر تھا اور وہاں اثر و رسوخ کو وسیع پیمانے پر محسوس کیا جائے گا۔ وہ کلیسیا جن کی دعوت پر وہ زیورخ آیا تھا، تاہم، کسی بھی اختراع سے گریز کے خواہشمند تھے، اور انہوں نے اسے اپنے فرائض کے بارے میں ہدایت دینے کا عزم کیا۔

انہوں نے کہا، "آپ اپنی پوری توانائی صرف کریں گے،" انہوں نے کہا، "اسمبلی سے ہدیہ جمع کرنے کے
لیے --چھوٹی کو نظر انداز کیے بغیر۔ آپ انہیں منبر اور اعترافی دونوں طرف سے وفادار رہنے کی تلقین کریں گے، تمام دسواں حصہ اور نذرانے ادا کریں، اور اپنی پیش کشوں سے کلیسیا کے لیے ان کی دیکھ بھال کی گواہی دیں۔ آپ بیماروں، عوام اور عام طور پر تمام کلیسائی آرڈیننسز کی طرف سے آنے والے تعاون کو بڑھانے کے لیے مستعد رہیں گے۔" اس کے انسٹرکٹرز نے مزید کہا، "ساکرامنٹس کا انتظام کرنا، تبلیغ کرنا، اور ذاتی طور پر ریوڑ کی دیکھ بھال کرنا،" یہ بھی پادری کے فرائض ہیں۔

لیکن ان پر عمل درآمد کے لیے، آپ اپنی جگہ کام کرنے کے لیے کسی متبادل کو ملازم رکھ سکتے ہیں۔

Machine Translated by Google

-خاص طور پر تبلیغ میں۔ جب خصوصی طور پر درخواست کی گئی ہو تو آپ کو صرف امتیازی سلوک کے لوگوں کے لیے مقدسات کا انتظام کرنا چاہیے۔ آپ کو ہر طبقے کے لوگوں کو اندھا دھند ان کا انتظام کرنے کی اجازت نہیں ہے۔"

زونگلی نے خاموشی سے ان الزامات کو سنا، اور جواب میں، اس اہم دفتر میں بلائے جانے کے اعزاز پر
اظہار تشکر کرنے کے بعد، اس نے اس کورس کی وضاحت کرنا شروع کی جسے اس نے اپنانے کی تجویز دی تھی۔ "یسوع کی کہانی،" انہوں نے کہا، "بہت عرصے سے عوام کی نظروں سے دور رکھا گیا ہے۔ یہ میرا مقصد ہے کہ سینٹ میتھیو کے مطابق پوری انجیل کے بارے میں تعلیم دوں، مکمل طور پر صحیفے کے ذرائع سے بولنا، اس کی تمام گہرائیوں سے بات کرنا، متن کا متن کے ساتھ موازنہ کرنا، اور پرجوش اور متواتر دعاؤں کا استعمال کرنا، تاکہ مجھے یہ دریافت کرنے کی اجازت مل جائے۔ روح القدس کا دماغ. یہ خُدا کے جلال کے لیے، اُس کے اکلوتے بیٹے کی ستائش کے لیے، روحوں کی نجات کے لیے، اور سچے ایمان میں اُن کی ہدایت کے لیے ہے، کہ میں اپنی وزارت کو مخصوص کرنا چاہتا ہوں۔" اگرچہ کچھ کلیسائیوں نے اس کے منصوبے کو مسترد کر دیا، اور اسے منقطع کرنے کی کوشش کی، Zwingliبے بس رہا۔ اس نے اعلان کیا کہ وہ کوئی نیا طریقہ متعارف کرانے والا نہیں ہے، بلکہ وہ پرانا طریقہ جو چرچ نے اپنے آغاز میں، اپنی پاکیزگی کے دنوں میں استعمال کیا تھا۔

اس نے جو سچائیاں سکھائی ہیں ان سے دلچسپی پہلے ہی جاگ چکی تھی۔ اور لوگ بڑی تعداد میں
اُس کی منادی سننے کے لیے جمع ہوئے۔ بہت سے لوگ جنہوں نے طویل عرصے سے اجلاسوں میں جانا چھوڑ دیا تھا وہ اس کے سامعین میں شامل تھے۔ اس نے اپنی وزارت کا آغاز انجیلوں کو کھول کر کیا، اور اپنے سامعین کو مسیح کی زندگی، تعلیمات اور موت کی الہامی داستان کو پڑھ کر سمجھانا شروع کیا۔ یہاں، جیسا کہ Einsiedelnمیں، اس نے خُدا کے کلام کو واحد ناقابلِ تسخیر اختیار کے طور پر پیش کیا، اور مسیح کی موت کو واحد مکمل قربانی کے طور پر پیش کیا۔ "یہ مسیح کی طرف ہے،" اُس نے کہا، "میں آپ کی رہنمائی کرنا چاہتا ہوں –مسیح کی طرف، جو نجات کا حقیقی ذریعہ ہے۔" تمام طبقوں کے لوگ مبلغ کے گرد جمع تھے، حکومتی رہنماؤں اور اساتذہ سے لے کر کاریگروں اور کسانوں تک۔ وہ گہری دلچسپی سے اس کی باتیں سن رہے تھے۔ اس نے نہ صرف مفت نجات کی پیشکش کا اعلان کیا بلکہ اس وقت کے فریبوں اور بدعنوانیوں کی بے خوفی سے مذمت کی۔ بہت سے لوگ کیتھیڈرل سے خدا کی حمد کرتے ہوئے واپس آئے۔ "یہ آدمی،" اُنہوں نے کہا، "حق کا مبلغ ہے۔ وہ ہمارا موسیٰ ہو گا، جو ہمیں اس مصر کی تاریکی سے نکالے گا۔"

لیکن اگرچہ اس کے کام کو پہلے تو بڑے جوش و خروش کے ساتھ پذیرائی ملی لیکن تھوڑی دیر بعد
مخالفت بڑھ گئی۔ راہب اس کے کام میں رکاوٹ ڈالنے اور اس کی تعلیمات کی مذمت کرنے نکلے۔ بہت سے لوگوں نے اس پر طنز اور تمسخر کے ساتھ حملہ کیا۔ دوسروں نے گستاخی اور دھمکیوں کا سہارا لیا۔ لیکن زونگلی نے سب کو صبر کے ساتھ برداشت کرتے ہوئے کہا: "اگر ہم یسوع کے لیے روحیں جیتنا چاہتے ہیں، تو ہمیں بہت سی چیزوں سے آنکھیں بند کرنا سیکھنا چاہیے جو ہمارے راستے میں حائل ہیں۔"

اس وقت اصلاح کے کام کو آگے بڑھانے کے لیے ایک نیا عنصر سامنے آیا۔ ایک لوسیان کو لوتھر کی کچھ
تحریروں کے ساتھ باسل میں اصلاح پسند عقیدے کے ایک دوست نے زیورخ بھیجا، جس نے مشورہ دیا کہ ان کتابوں کی فروخت روشنی پھیلانے کا ایک طاقتور ذریعہ ہو سکتی ہے۔ "چیک کریں،" اس نے زونگلی کو لکھا، "کیا یہ لوسیان کافی سمجھداری اور مہارت رکھتا ہے؛ اگر ایسا ہے تو، وہ اسے شہر سے شہر، گاؤں سے گاؤں، گاؤں گاؤں، اور یہاں تک کہ گھر گھر، پورے سوئٹزرلینڈ میں، لوتھر کی تحریریں، اور خاص طور پر رب کی دعا کی اس کی نمائش کو اپنے ساتھ لے جائے۔ عام لوگوں کے لیے لکھا ہے۔ وہ جتنا زیادہ جانا جاتا ہے، اتنے ہی زیادہ خریدار ملیں گے۔ اس طرح روشنی کو انٹری مل گئی۔

اس وقت جب خدا جہالت اور توہم پرستی کے طوق کو توڑنے کی تیاری کر رہا ہے، اس وقت شیطان
بڑی طاقت سے انسانوں کو اندھیروں میں لپیٹنے اور ان کی بیڑیوں کو مزید مضبوطی سے پکڑنے کی کوشش کرتا ہے۔ کس طرح مختلف جگہوں پر آدمی اٹھ کر لوگوں کو معافی کے ساتھ پیش کر رہے تھے۔

Machine Translated by Google

مسیح کے خون کے ذریعے جواز، روم نے نئی توانائی کے ساتھ پورے مسیحی دنیا میں اپنی مارکیٹ کھولنے کے لیے، پیسے کی معافی کی پیشکش کی۔
ہر گناہ کی اپنی قیمت تھی، اور اگر چرچ کے خزانے بھرے رکھے جائیں تو مردوں کو جرم کے لیے مفت لائسنس کی ضمانت دی گئی۔ اس طرح، دونوں تحریکیں آگے بڑھیں: ایک پیسے کے بدلے گناہوں کی معافی کی پیشکش؛ اور دوسرا، مسیح کے ذریعے بخشش۔ روم نے گناہ کی اجازت دی، اسے اپنی آمدنی کا ذریعہ بنایا۔ اصلاح پسندوں نے گناہ کی مذمت کی، اور مسیح کو کفارہ اور آزاد کرنے والے کے طور پر اشارہ کیا۔

جرمنی میں، عیش و عشرت کی فروخت ڈومینیکن فریئرز کو دی گئی تھی اور اس کا انعقاد بدنام زمانہ ٹیٹزل نے کیا تھا۔ سوئٹزرلینڈ میں، ایک اطالوی راہب Sançãoکے کنٹرول میں، اسمگلنگ کی ذمہ داری فرانسسکن کے ہاتھ میں تھی۔ منظوری نے پہلے ہی چرچ کے لیے اچھی خدمات انجام دی تھیں، اس نے پوپ کے خزانے کو بھرنے کے لیے جرمنی اور سوئٹزرلینڈ سے بے پناہ رقوم حاصل کی تھیں۔ اب اس نے بڑے ہجوم کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہوئے، غریب کسانوں کو ان کی معمولی کمائی سے بھاگتے ہوئے، اور امیر طبقے سے بھرپور عطیات کا مطالبہ کرتے ہوئے سوئٹزرلینڈ کو عبور کیا۔ لیکن اصلاح کا اثر اسمگلنگ کو روکنے کے لیے پہلے ہی محسوس کیا جا چکا تھا، حالانکہ یہ اسے روک نہیں سکتا تھا۔ Zwingli ابھی Einsiedelnمیں ہی تھا جب ،Sanctionسوئٹزرلینڈ میں داخل ہونے کے فوراً بعد، شہر کے آس پاس میں اپنی غیر قانونی تجارت کے ساتھ پہنچا۔ اس کے مشن کے بارے میں مطلع ہونے کے بعد، مصلح نے فوری طور پر اپنے آپ کو اس کی مخالفت میں کھڑا کر دیا. دونوں کی ملاقات نہیں ہوئی تھی، لیکن ژونگلی کی اس فریئر کے ارادوں کو بے نقاب کرنے میں ایسی کامیابی تھی کہ وہ دوسرے اضلاع کو جانے پر مجبور ہو گیا۔

زیورخ میں زونگلی نے معافی دینے والوں کے خلاف جوش سے تبلیغ کی۔ اور جب منظوری اس جگہ پر پہنچی تو اس سے کونسل کے ایک میسنجر نے ملاقات کی، جس میں اس کے جانے کی توقع تھی۔ آخر کار اس نے حکمت عملی کے ذریعے داخلہ حاصل کر لیا، لیکن ایک بھی معافی کے بغیر اسے مسترد کر دیا گیا، اور اس کے فوراً بعد سوئٹزرلینڈ چھوڑ دیا۔

1519میں سوئٹزرلینڈ میں پھیلنے والی طاعون یا "عظیم موت" کے ظہور سے اصلاح کی ایک مضبوط تحریک ملی۔ جیسے ہی مردوں کو تباہ کن کے سامنے لایا گیا، بہت سے لوگوں کو یہ احساس دلایا گیا کہ وہ کس قدر بیکار اور بے معنی ہیں۔ قیمت وہ معافی تھی جو انہوں نے حال ہی میں حاصل کی تھی۔ اور وہ اپنے عقیدے کے لیے زیادہ محفوظ بنیاد کی خواہش رکھتے تھے۔ زیورخ میں زونگلی بیمار پڑ گئے؛ وہ اتنا بیمار ہو گیا کہ اس کی صحت یابی کی تمام امیدیں ختم ہو گئیں، اور یہ خبریں بڑے پیمانے پر گردش کر رہی تھیں کہ وہ مر گیا ہے۔ آزمائش کی اس گھڑی میں اس کی امید اور ہمت غیر متزلزل تھی۔ اس نے ایمان کے ساتھ کلوری کی صلیب کی طرف دیکھا، گناہ کے لیے کافی کفارہ پر بھروسہ کیا۔ جب وہ موت کے دروازوں سے واپس آیا تو یہ پہلے سے کہیں زیادہ جوش و خروش کے ساتھ خوشخبری کی منادی کرنا تھا۔ اور اس کے الفاظ میں غیر معمولی طاقت تھی۔ لوگوں نے خوشی سے اپنے پیارے چرواہے کا استقبال کیا، جو قبر کے کنارے سے ان کے پاس واپس آیا۔ وہ خود بیماروں کی دیکھ بھال کرکے آئے تھے۔

مر رہے ہیں، اور انہوں نے محسوس کیا، جیسا کہ پہلے کبھی نہیں ہوا، انجیل کی قدر۔
Zwingliاس کی سچائیوں کو واضح طور پر سمجھ چکا تھا، اور اس نے خود میں اس کی تجدید کی طاقت کا زیادہ تجربہ کیا تھا۔ انسان کا زوال اور نجات کا منصوبہ وہ موضوعات تھے جن پر اس نے غور کیا۔ "آدم میں،" اس نے کہا، "ہم سب مر چکے ہیں، بدعنوانی اور مذمت میں بالکل برباد ہو گئے ہیں۔" "لیکن مسیح نے ہمارے لیے ابدی نجات خرید لی ہے۔" "اس کا جذبہ ایک ابدی قربانی ہے، اور اس کی دائمی افادیت ہے۔ وہ ان تمام لوگوں کے حق میں ہمیشہ کے لیے الہی انصاف کو مطمئن کرتا ہے جو اس پر مضبوط، غیر متزلزل ایمان کے ساتھ بھروسہ کرتے ہیں۔ پھر بھی اس نے واضح طور پر کہا کہ مرد آزاد نہیں ہیں، مسیح کے فضل کی وجہ سے، گناہ میں جاری رہنے کے لیے۔ "جہاں خدا پر ایمان ہے، وہاں خدا رہتا ہے؛ اور جہاں خدا ہے وہاں ایک بیدار جوش ہے جو انسانوں کو اچھے کاموں کی طرف روکتا اور لے جاتا ہے۔

Machine Translated by Google

زونگلی کی تبلیغ میں ایسی دلچسپی تھی کہ کیتھیڈرل اس حد تک بھر گیا تھا کہ اسے سننے کے لیے آنے
والے ہجوم کو جگہ نہ دے سکے۔ آہستہ آہستہ، جیسا کہ وہ برداشت کر سکتے تھے، اس نے اپنے سننے والوں کے لیے سچائی
کھول دی۔ وہ محتاط تھا کہ پہلے تو ایسے نکات متعارف نہ کروائے جو انہیں خطرے میں ڈالیں اور تعصب کو جنم دیں۔ اُس
کا پہلا کام مسیح کی تعلیمات کے لیے اُن کے دلوں کو جیتنا، اُن کو اُس کی محبت سے نرم کرنا، اور اُس کی مثال اُن کے
سامنے رکھنا تھا۔ اور جیسا کہ انہوں نے خوشخبری کے اصولوں کو حاصل کیا، ان کے توہم پرستانہ عقائد اور طریقوں کو لازمی
طور پر ترک کر دیا جائے گا۔

زیورخ میں قدم بہ قدم اصلاحات کو آگے بڑھایا گیا۔ خطرے کی گھنٹی میں، اس کے دشمن فعال
اپوزیشن کی طرف بڑھے۔ ایک سال پہلے، وٹنبرگ راہب نے ورمز میں پوپ اور شہنشاہ کے سامنے اپنی "نہیں" کا اعلان کیا
تھا، اور اب ایسا لگتا ہے کہ ہر چیز زیورخ میں پوپ کے دکھاوے کے خلاف اسی طرح کی مزاحمت کی نشاندہی کرتی ہے۔
Zwingliپر بار بار حملے کیے گئے۔ پوپ کی بیرکوں میں، وقتاً فوقتاً، انجیل کے شاگردوں کو داؤ پر لگا دیا جاتا تھا، لیکن یہ
کافی نہیں تھا۔ بدعتوں کے استاد کو خاموش کر دیا جائے۔ اس کے مطابق، کانسٹینسیا کے بشپ نے زیورخ کی کونسل میں
تین مندوبین کو روانہ کیا، اور الزام لگایا کہ Zwingliلوگوں کو چرچ کے قوانین کی خلاف ورزی کرنے کی تعلیم دے رہا ہے،
جس سے معاشرے کے امن اور اچھے نظام کو خطرہ ہے۔ اگر چرچ کے اختیار کو ایک طرف رکھا گیا تو، اس نے دلیل دی، عالمگیر
انارکی کا نتیجہ ہوگا۔ زونگلی نے جواب دیا کہ وہ چار سال سے زیورخ میں خوشخبری پڑھاتے رہے ہیں، "جو کنفیڈریشن کے
کسی بھی دوسرے شہر سے زیادہ پرسکون اور پرامن تھا۔" اس نے کہا، "تو کیا عیسائیت عمومی سلامتی کا بہترین محافظ
نہیں ہے؟"

مندوبین نے مشیروں کو چرچ میں رہنے کی تاکید کی تھی، جس کے باہر، انہوں نے اعلان کیا، کوئی نجات
نہیں ہے۔ Zwingliنے جواب دیا: "یہ الزام آپ کو منتقل نہ ہونے دیں۔ کلیسیا کی بنیاد وہی چٹان ہے، وہی مسیح، جس نے
پطرس کو اپنا نام دیا کیونکہ اس نے وفاداری سے اس کا اقرار کیا۔ ہر قوم میں، جو کوئی بھی اپنے پورے دل سے خُداوند یسوع
پر ایمان رکھتا ہے خُدا کی طرف سے قبول کیا جاتا ہے۔ یہاں واقعی چرچ ہے، جس کے باہر کوئی نہیں بچ سکتا۔" کانفرنس کے
نتیجے میں، بشپ کے مندوبین میں سے ایک نے اصلاح شدہ عقیدہ قبول کیا۔

کونسل نے زونگلی کے خلاف کارروائی کرنے سے انکار کر دیا، اور روم ایک نئے حملے کے لیے تیار ہو گیا۔
مصلح کو، جب اپنے دشمنوں کے منصوبوں سے خبردار کیا گیا، تو چیخ کر بولا: "انہیں آنے دو۔ میں ان سے اس طرح ڈرتا ہوں
جیسے جھکتی ہوئی چٹان اپنے پاؤں پر گرجنے والی لہروں سے ڈرتی ہے۔" علما کی کوششوں نے صرف اس مقصد کو آگے بڑھایا
جس کو انہوں نے تباہ کرنے کی کوشش کی۔ سچائی پھیلتی رہی۔ جرمنی میں، لوتھر کی گمشدگی سے افسردہ اس کے
پیروکاروں کو حوصلہ ملا جب انہوں نے سوئٹزرلینڈ میں انجیل کی ترقی کو دیکھا۔

جیسے ہی زیورخ میں اصلاح کا قیام عمل میں آیا، اس کے ثمرات برائیوں کو دبانے اور نظم و ضبط کے
فروغ میں پوری طرح سے نظر آنے لگے۔ "ہمارے شہر میں امن کا مسکن ہے،" Zwingliنے لکھا۔ "کوئی جھگڑا نہیں، کوئی
منافقت نہیں، لالچ نہیں، کوئی اختلاف نہیں۔ ایسا اتحاد کہاں سے آئے گا اگر رب کی طرف سے نہیں، اور ہمارے نظریے سے،
جو ہمیں امن اور تقویٰ کے ثمرات سے بھر دیتا ہے؟"

اصلاح کی طرف سے حاصل ہونے والی فتوحات نے رومیوں کو اپنی بغاوت کے لیے مزید پرعزم کوششوں
کو بروئے کار لانے کی ترغیب دی۔ یہ دیکھتے ہوئے کہ جرمنی میں لوتھر کے کام کو دبانے میں ظلم و ستم سے کتنا کم حاصل
ہوا ہے، انہوں نے اپنے ہتھیاروں سے اصلاح کو پورا کرنے کا فیصلہ کیا۔ وہ زونگلی کے ساتھ تنازعہ برقرار رکھیں گے، اور معاملہ
طے کرنے کے بعد، وہ اپنی جیت کو یقینی بنائیں گے، نہ صرف تصادم کی جگہ کا انتخاب کریں گے، بلکہ ان ججوں کو بھی
منتخب کریں گے جو دعویداروں کے درمیان فیصلہ کریں۔ اور اگر وہ ایک بار زونگلی کو اپنے اقتدار میں لے سکتے تو وہ اس
بات کا خیال رکھیں گے کہ وہ ان سے بچ نہ جائے۔ لیڈر کی خاموشی کے ساتھ،

Machine Translated by Google

تحریک کو تیزی سے کم کیا جا سکتا ہے. تاہم، اس مقصد کو احتیاط سے چھپایا گیا تھا۔

بات چیت بیڈن میں ہونے والی تھی۔ لیکن Zwingliموجود نہیں تھا۔ زیورخ کی کونسل نے، پاپسٹوں کے ڈیزائن پر شک کرتے ہوئے، اور ان لوگوں کے لیے پاپل بیرکوں میں جلائی جانے والی آگ سے خبردار کیا جنہوں نے خوشخبری کا اعتراف کیا، اپنے پادری کو اس خطرے سے خود کو بے نقاب کرنے سے روکا۔ زیورخ میں وہ ان تمام عسکریت پسندوں سے ملنے کے لیے تیار تھا جنہیں روم بھیج سکتا تھا۔ لیکن بیڈن جانا، جہاں حال ہی میں حق کے لیے شہیدوں کا خون بہایا گیا تھا، یقینی موت تک جانا تھا۔

Oecolampadiusاور Hallerکو اصلاح پسندوں کی نمائندگی کے لیے چنا گیا تھا، جبکہ مشہور ڈاکٹر ،Eckجس کی حمایت بہت سے ماہر ڈاکٹروں اور پرلیٹس نے کی تھی، روم کا چیمپئن تھا۔

اگرچہ Zwingliکانفرنس میں موجود نہیں تھے، لیکن ان کا اثر محسوس کیا گیا۔ سیکرٹریوں کا انتخاب پاپسٹوں نے کیا تھا، اور دوسروں کو سزائے موت کے تحت نوٹ لینے سے منع کیا گیا تھا۔ پھر بھی، زونگلی کو بیڈن میں کہی گئی باتوں کی روزانہ ایک وفادار رپورٹ موصول ہوتی تھی۔ تنازعہ میں موجود ایک طالب علم نے اس دن پیش کیے گئے دلائل کا ہر رات ریکارڈ بنایا۔ دو دیگر طالب علموں نے یہ ریکارڈز زیورخ میں زیونگلی کو Oecolampadiusکے روز مرہ کے خطوط کے ساتھ فراہم کیے تھے۔ مصلح نے جواب دیا، مشورہ اور تجاویز دیں۔ ان کے خطوط رات کو لکھے جاتے تھے اور صبح کے وقت طلباء ان کے ساتھ واپس بیڈن چلے جاتے تھے۔

شہر کے دروازوں پر تعینات گارڈ کی نگرانی سے بچنے کے لیے، یہ قاصد اپنے سروں پر مرغیوں کی ٹوکریاں اٹھائے ہوئے تھے، اور انہیں بغیر کسی رکاوٹ کے گزرنے دیا جاتا تھا۔

اس طرح زونگلی نے اپنے چالاک مخالفین کے ساتھ جنگ کو برقرار رکھا۔
اس نے "زیادہ کام کیا،" مائکونیئس نے کہا، "اپنے مراقبہ اور بحث میں مدد سے، اور بیڈن تک اپنی نصیحت پہنچا کر، اس سے کہیں زیادہ کام کیا جو وہ اپنے دشمنوں کے درمیان جھگڑا کر سکتا تھا۔"

رومنسٹ، متوقع فتح سے بھرے ہوئے، اپنے بھرپور لباس میں ملبوس اور جواہرات سے مزین بیڈن آئے تھے۔ وہ عیش و عشرت سے رہتے تھے، ان کی میزوں پر مہنگی ترین پکوان اور پسند کی شرابیں پیش کی جاتی تھیں۔ ان کے کلیسیائی فرائض کا وزن تفریح اور جشن سے فارغ ہو گیا۔ واضح طور پر اس کے برعکس مصلحین نمودار ہوئے، جنہیں لوگ بھکاریوں کے ایک گروہ سے تھوڑا بہتر سمجھتے تھے، اور جن کی معتدل خوراک نے انہیں تھوڑے وقت کے لیے دسترخوان پر رکھا۔ Oecolampadiusکے میزبان نے اسے اپنے کمرے میں دیکھنے کا موقع حاصل کرتے ہوئے اسے ہمیشہ مطالعہ یا نماز میں مشغول پایا، اور اس کی بہت تعریف کی، اس نے اطلاع دی کہ "مذہبی کم از کم بہت مذہبی تھا"۔

کانفرنس میں، "ایک نے تکبر کے ساتھ ایک شاندار سجایا ہوا منبر لگایا، جب کہ شائستہ، معمولی لباس میں ملبوس Oecolampadiusتقریباً تعمیر شدہ پلیٹ فارم پر اپنے مخالف کے سامنے بیٹھا تھا۔" ایک کی طاقتور آواز اور لامحدود اعتماد نے اسے کبھی ناکام نہیں کیا۔ اس کا جوش سونے کے ساتھ ساتھ شہرت کی امید سے بھی ابھرا تھا۔ کیونکہ ایمان کے محافظ کو ایک فراخ رقم سے نوازا جانے والا تھا۔ جب بہترین دلیلیں ناکام ہوئیں، تو اس نے توہین کا سہارا لیا، اور یہاں تک کہ لعنت بھیجی۔

،Oecolampadiusمعمولی اور خود پر اعتماد نہیں تھا، نے لڑائی سے گریز کیا تھا، اور اس میں پختہ اعلان کے ساتھ داخل ہوا تھا: "میں خدا کے کلام کے علاوہ انصاف کا کوئی دوسرا معیار نہیں پہچانتا۔" اگرچہ اپنے طریقہ کار میں نرم اور شائستہ تھا، لیکن وہ قابل اور پرعزم ثابت ہوا۔ جب کہ روم کے نمائندے، اپنے رواج کے مطابق، چرچ کے رسم و رواج کے اختیار سے اپیل کرتے تھے، مصلح نے مقدس صحیفوں کو مضبوطی سے تھام رکھا تھا۔ "ہمارے سوئٹزرلینڈ میں،" انہوں نے کہا، "رسموں کی کوئی طاقت نہیں ہے جب تک کہ وہ آئین کے مطابق نہ ہوں۔ اب، ایمان کے معاملے میں، بائبل ہمارا آئین ہے۔"

Machine Translated by Google

دونوں تنازعات کے درمیان فرق اثر کے بغیر نہیں تھا. مصلح کی پرسکون اور واضح استدلال، اس قدر
نرمی اور نرمی سے پیش کی گئی، ان ذہنوں کو اپیل کی جو ایک کے متشدد اور متکبرانہ بیانات سے بیزار ہو گئے۔

یہ بحث اٹھارہ دن تک جاری رہی۔ اس کے اختتام پر پاپیوں نے بڑے اعتماد کے ساتھ فتح کا اعلان کیا۔
مندوبین کی اکثریت نے روم کا ساتھ دیا، اور ڈائیٹ نے اعلان کیا کہ اصلاح کاروں کو شکست ہوئی، اور اعلان کیا کہ وہ، اپنے
رہنما، زونگلی کے ساتھ مل کر، چرچ سے منقطع ہو گئے ہیں۔ لیکن کانفرنس کے ثمرات نے انکشاف کیا کہ فائدہ کس طرف
ہے۔ اس بحث کے نتیجے میں پروٹسٹنٹ کاز کے لیے زبردست تحریک پیدا ہوئی، اور اسے زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ برن اور
باسل کے اہم شہروں نے خود کو اصلاح کے لیے اعلان کر دیا۔

Machine Translated by Google

باب 10

جرمنی میں اصلاحات کی پیشرفت

لوتھر کی پراسرار گمشدگی نے پورے جرمنی میں خوف و ہراس پھیلا دیا۔ ہر طرف لوتھر کے بارے میں سوالات سننے کو ملے۔ مصلح کے بارے میں سب سے متضاد افواہیں گردش کرتی تھیں، اور بہت سے لوگوں کا خیال تھا کہ اسے قتل کر دیا گیا ہے۔ نہ صرف اس کے پیشہ ور دوستوں کے لیے، بلکہ ان ہزاروں لوگوں کے لیے جنہوں نے اصلاح کے لیے کھلے عام اپنا موقف نہیں لیا تھا۔

بہت سے لوگوں نے اس کی موت کا بدلہ لینے کے لیے پختہ حلف لیا۔
رومش رہنماؤں نے دہشت کے ساتھ دیکھا کہ ان کے خلاف جذبات کس حد تک بھڑکائے گئے تھے۔ اگرچہ، شروع میں، وہ لوتھر کی موت پر خوش تھے، لیکن وہ جلد ہی لوگوں کے غضب سے چھپانا چاہتے تھے۔ اس کے دشمن لوتھر کے دلیرانہ اقدامات سے اتنے پریشان نہیں ہوئے تھے جب وہ ان کے درمیان تھا جیسا کہ وہ اس کی گمشدگی سے ہوئے تھے۔ جنہوں نے اپنے غصے میں دلیر مصلح کو تباہ کرنے کی کوشش کی تھی وہ اب خوف سے بھر گئے تھے کہ وہ ایک بے بس اسیر بن گیا تھا۔ ان میں سے ایک نے کہا: "ہم بچنے کا واحد راستہ یہ ہے کہ ہم اپنی مشعلیں روشن کریں اور لوتھر کی تلاش میں پورے ملک میں نکلیں، جب تک کہ ہم اسے اس قوم کے پاس نہ بھیج سکیں جو اس کی خواہش رکھتی ہے۔" شہنشاہ کا فرمان بے اختیار معلوم ہوتا تھا۔ پوپ کے نمائندے غصے سے بھر گئے، یہ دیکھ کر کہ اس فرمان نے لوتھر کی قسمت سے کم توجہ مبذول کروائی۔

اس خبر نے کہ وہ محفوظ ہے، اگرچہ ایک قیدی ہے، لوگوں کے خوف کو ٹھنڈا کر دیا، جبکہ اس کے ساتھ ساتھ، اس نے ان کے حق میں جوش و خروش پیدا کیا۔ ان کی تحریریں پہلے سے زیادہ شوق سے پڑھی جاتی تھیں۔ لوگوں کی ایک بڑھتی ہوئی تعداد اس بہادر آدمی کے مقصد میں شامل ہوئی جس نے اس خوفناک جنگ میں خدا کے کلام کا دفاع کیا تھا۔ اصلاح مسلسل زور پکڑ رہی تھی۔ لوتھر نے جو بیج بویا تھا وہ ہر جگہ اُگ آیا تھا۔ اس کی غیر موجودگی نے ایک ایسا کام انجام دیا جو اس کی موجودگی سے پورا نہیں ہو سکتا تھا۔ دوسرے کارکنوں کو اب ایک نئی ذمہ داری محسوس ہوئی کہ ان کا عظیم رہنما دور ہے۔ نئے ایمان اور جذبے کے ساتھ وہ اپنی طاقت کے مطابق ہر کام کرنے کے لیے آگے بڑھے، تاکہ جو کام اس عظیم الشان طریقے سے شروع کیا گیا تھا، اس میں کوئی رکاوٹ نہ آئے۔

لیکن شیطان بیکار نہیں تھا۔ اب اس نے وہ کوشش کی جو اس نے دوسری تمام اصلاحی تحریکوں کے ساتھ کی تھی -لوگوں کو حقیقی کام کے بجائے جعلی دکھا کر دھوکہ دینے اور تباہ کرنے کے لیے۔ جس طرح مسیحی کلیسیا کی پہلی صدی میں جھوٹے مسیح موجود تھے، اسی طرح سولہویں صدی میں بھی جھوٹے نبی نمودار ہوئے۔

کچھ لوگ، مذہبی دنیا میں ہونے والے جوش و خروش سے شدید متاثر ہوئے، انہوں نے آسمان سے خصوصی مکاشفات حاصل کرنے کا تصور کیا، اور دعویٰ کیا کہ انہیں اس اصلاح کو انجام تک پہنچانے کے لیے خدائی ذمہ داری سونپی گئی ہے، جو انہوں نے اعلان کیا، لوتھر نے صرف ڈرپوک انداز میں شروع کیا تھا۔ درحقیقت، وہ اس کام کو ختم کر رہے تھے جو اس نے کیا تھا۔ انہوں نے اس عظیم اصول کو رد کر دیا جو کہ اصلاح کی بنیاد تھی- کہ خدا کا کلام ایمان اور عمل کے لیے کافی اصول سے زیادہ ہے۔ اور انہوں نے اپنے احساسات اور تاثرات کے بدلے جانے والے اور غیر یقینی معمول کے لیے اس بے مثال رہنما کو بدل دیا۔ غلطی اور جھوٹ کے عظیم سراغ رساں کو ایک طرف رکھنے کے اس عمل سے شیطان کے لیے ایک راستہ کھل گیا کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق ذہنوں پر قابو پالے۔

ان میں سے ایک انبیاء نے دعویٰ کیا کہ اسے جبرائیل فرشتہ نے ہدایت دی تھی۔ ایک طالب علم جو اس کے ساتھ شامل ہوا تھا اس نے یہ اعلان کرتے ہوئے اپنی پڑھائی چھوڑ دی کہ وہ خدا کا تحفہ ہے۔

Machine Translated by Google

اس کے کلام کو بیان کرنے کے لیے حکمت کے ساتھ۔ دوسرے وہ لوگ جو فطری طور پر جنونیت کی طرف مائل تھے۔ ان پرجوشوں کے عمل نے کوئی چھوٹا جوش پیدا نہیں کیا۔ لوتھر کی تبلیغ نے ہر جگہ لوگوں میں اصلاح کی ضرورت کا احساس بیدار کر دیا تھا، اور اب کچھ سچے مخلص لوگ ان نئے نبیوں کے ڈھونگ سے گمراہ ہو گئے تھے۔

تحریک کے رہنما وِٹنبرگ گئے اور میلانتھون اور اس کے اتحادیوں کو اپنے مطالبات تسلیم کرنے پر آمادہ کرنے کی کوشش کی۔ اُنہوں نے کہا، "ہمیں خُدا کی طرف سے لوگوں کو تعلیم دینے کے لیے بھیجا گیا ہے؛ ہمیں خود رب کی طرف سے خاص وحی ملی ہے اور اس لیے ہم جانتے ہیں کہ کیا ہونے والا ہے۔ ہم رسول اور نبی ہیں اور ہم ڈاکٹر صاحب سے اپیل کرتے ہیں۔
لوتھر، نیز اس کی سچائی جس کی وہ تبلیغ کرتا ہے۔"
مصلحین حیران اور پریشان تھے۔ یہ ایک ایسا عنصر تھا جس کا انہیں ابھی تک سامنا نہیں ہوا تھا، اور وہ نہیں جانتے تھے کہ کون سا کورس کرنا ہے۔ میلانچتھون نے کہا: "واقعی ان آدمیوں میں غیر معمولی روحیں ہیں؛ لیکن کون سی روحیں؟... ایک طرف، آئیے ہم محتاط رہیں کہ خدا کی روح کو غم نہ دیں، اور دوسری طرف، اس کی روح کے بہکاوے میں نہ آئیں۔ شیطان۔"

نئی تعلیم کا پھل جلد ہی ظاہر ہو گیا۔ لوگوں کو بائبل کو نظر انداز کرنے یا اسے یکسر ایک طرف رکھنے کی طرف لے جایا گیا۔ سکولوں کو کنفیوژن میں ڈال دیا گیا۔ طلباء نے تمام پابندیوں کو مسترد کرتے ہوئے اپنی پڑھائی چھوڑ دی اور یونیورسٹی چھوڑ دی۔ جو لوگ اپنے آپ کو اصلاح کے کام کو زندہ کرنے اور چلانے کے قابل سمجھتے تھے وہ اسے تباہی کے دہانے پر لے آئے۔ رومیوں نے اپنا اعتماد بحال کیا اور خوشی سے کہا: "ایک اور کوشش اور سب کچھ ہمارا ہو گا۔"

لوتھر نے وارٹبرگ میں جو کچھ ہوا تھا اسے سنا اور گہرے افسوس کے ساتھ کہا: "مجھے ہمیشہ امید تھی کہ شیطان ہم پر یہ وبا بھیجے گا۔" اس نے ان جھوٹے نبیوں کے حقیقی کردار کو سمجھا، اور اس خطرے کو دیکھا جس سے سچائی کی وجہ کو خطرہ تھا۔ پوپ اور شہنشاہ کی مخالفت نے اسے اتنی پریشانی اور پریشانی میں مبتلا نہیں کیا تھا جتنا وہ اب محسوس کر رہا تھا۔ اصلاح پسندی کے دوستوں میں سے اس کے بدترین دشمن پیدا ہو گئے تھے۔ وہی سچائیاں جنہوں نے اسے اتنی خوشی اور سکون پہنچایا تھا، چرچ میں جھگڑے اور انتشار پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا جا رہا تھا۔

اصلاح کے کام میں، لوتھر کو خدا کی روح نے آگے بڑھایا، اور خود سے بہت آگے لے جایا گیا۔ انہوں نے اس طرح کے عہدوں کو سنبھالنے کی تجویز نہیں کی تھی جیسا کہ انہوں نے کیا تھا۔ یہ لامحدود طاقت کے ہاتھ میں ایک آلہ کار کے سوا کچھ نہیں تھا۔
تاہم، وہ اکثر اپنے کام کے نتائج سے لرزتا محسوس کرتا تھا۔
مصلح نے ایک بار کہا: "اگر میں جانتا ہوں کہ میرا نظریہ ایک انسان کو نقصان پہنچائے گا، ایک ہی آدمی، خواہ وہ عاجز اور غیر واضح ہو -جو ہو ہی نہیں سکتا، کیونکہ یہ خود خوشخبری ہے -میں دس بار موت کا سامنا کرنا چاہتا ہوں۔ رد کرنا۔"

اور یوں خود وِٹنبرگ، اصلاح کا حقیقی مرکز، تیزی سے جنونیت اور لاقانونیت کی زد میں آ رہا تھا۔ یہ خوفناک حالت لوتھر کی تعلیمات کا نتیجہ نہیں تھی؛ لیکن پورے جرمنی میں اس کے دشمن اس پر الزام لگا رہے تھے کہ وہ اس سب کی وجہ ہے۔ روح کی تلخی میں وہ کبھی کبھی پوچھتا، "کیا اصلاح کے اس عظیم کام کا خاتمہ ہو سکتا ہے؟" ایک بار پھر، دعا میں خدا سے کشتی کرتے ہوئے، اس کے دل میں سکون بہہ گیا۔ "کام میرا نہیں تمہارا ہے،" اس نے کہا۔ "آپ اسے توہم پرستی یا جنونیت سے خراب نہیں ہونے دیں گے۔" لیکن ایسے بحران میں مزید تنازعات سے دور رہنے کا خیال لوتھر کے لیے ناقابل برداشت ہو گیا۔ اس نے وٹنبرگ واپس آنے کا عزم کیا۔

بغیر کسی تاخیر کے اس نے پرخطر سفر شروع کیا۔ اس نے خود کو سلطنت کی پابندی کے تحت پایا۔
دشمن اس کی جان لینے کے لیے آزاد تھے۔ اس کے دوستوں کو اس کی مدد کرنے یا اسے پناہ دینے سے منع کیا گیا تھا۔
سامراجی حکومت اپنے ماننے والوں کے خلاف سخت ترین اقدامات کر رہی تھی۔ لیکن مصلح نے دیکھا کہ اس کا کام

Machine Translated by Google

خوشخبری خطرے میں تھی اور، خُداوند کے نام پر، وہ سچائی کی جنگ لڑنے کے لیے بہادری سے نکلا۔

وارٹبرگ چھوڑنے کے اپنے مقصد کا اعلان کرنے کے بعد سیکسنی کے الیکٹر کو لکھے گئے خط میں، لوتھر نے کہا: "یہ بات آپ کے علم میں ہے کہ میں وِٹنبرگ کی مرمت ایک الیکٹر سے کہیں زیادہ طاقتور تحفظ کے تحت کر رہا ہوں۔ آپ سے مدد مانگ رہا ہوں، اور میں آپ کی حفاظت کے خواہاں نہیں ہوں کہ آپ کی حفاظت کرنا میرا مقصد ہے۔ اس وجہ سے؛ خدا کو سب کچھ انسان کی مدد یا تعاون کے بغیر کرنا چاہیے۔ جس کے پاس سب سے زیادہ ایمان ہے اس کے پاس بہترین دفاع ہے۔"

وِٹنبرگ جاتے ہوئے لکھے گئے دوسرے خط میں لوتھر نے مزید کہا: "میں آپ کی عظمت اور پوری دنیا کا غصہ برداشت کرنے کے لیے تیار ہوں۔ کیا وِٹنبرگ کے باشندے میری اپنی بھیڑیں نہیں ہیں؟ اور کیا ضرورت پڑنے پر میں آپ کی خاطر اپنی جان نہ دے دوں؟ مزید برآں، مجھے ڈر ہے کہ ہم پورے جرمنی میں ایک ایسا انقلاب دیکھ سکتے ہیں جس کے لیے خدا ہماری قوم کو سزا دے گا۔"

بڑی احتیاط اور عاجزی کے ساتھ، پھر بھی فیصلہ اور مضبوطی کے ساتھ، اس نے اپنا کام طے کیا۔ انہوں نے کہا: "کلام کے ذریعہ، ہمیں تشدد کے ذریعے کنٹرول اور کنٹرول حاصل کرنے والی چیزوں کی تردید اور اسے ختم کرنا چاہیے۔ میں توہم پرستوں اور کافروں کے خلاف طاقت کا استعمال نہیں کروں گا... کسی کو مجبور نہیں ہونے دینا چاہیے۔ میں نے ضمیر کی آزادی کے لیے کام کیا ہے۔ آزادی۔ ایمان کا اصل جوہر ہے۔"

جلد ہی پورے وِٹنبرگ میں یہ افواہیں پھیل گئیں کہ لوتھر واپس آ گیا ہے اور وہ تبلیغ کرنے والا ہے۔ ہر طرف سے لوگ جمع ہو گئے، اور چرچ کھچا کھچ بھرا ہوا تھا۔ بڑی حکمت اور مہربانی کے ساتھ منبر پر چڑھ کر ہدایت، نصیحت اور سرزنش کی۔ کچھ لوگوں کے رویے کے بارے میں بات کرتے ہوئے جنہوں نے اجتماع کو ختم کرنے کے لیے پرتشدد اقدامات کا استعمال کیا تھا، انہوں نے کہا:

"مجمع ایک بری چیز ہے؛ خدا اس کا مخالف ہے۔ اسے ختم کر دینا چاہیے، اور میں چاہتا ہوں کہ پوری دنیا میں اس کی جگہ خوشخبری کا عشائیہ قائم ہو جائے۔ لیکن کسی کو اس سے زبردستی نہ چھینا جائے۔ ہمیں وہاں سے نکل جانا چاہیے۔ خدا کے ساتھ نتائج
ہمیں عمل نہیں کرنا چاہیے بلکہ اس کا کلام۔ 'اور ایسا کیوں ہونا ضروری ہے؟'، آپ پوچھیں گے۔ کیونکہ آدمیوں کے دل میرے ہاتھ میں ایسے نہیں جیسے کمہار کے ہاتھ میں مٹی۔ ہمیں بولنے کا حق ہے لیکن مجبور کرنے کا نہیں۔ آئیے تبلیغ کریں؛ باقی خدا کا ہے۔ اگر میں نے زبردستی کا سہارا لیا تو مجھے کیا حاصل ہوگا؟ چہرے کے انداز، منصفانہ ظاہری شکل، اسپاسموڈک یکسانیت اور منافقت۔ لیکن دل کا خلوص نہ ہوگا، ایمان نہیں ہوگا، محبت نہیں ہوگی۔ جہاں ان کی کمی ہے وہاں ہر چیز کی کمی ہے اور میں ایسی فتح کے لیے ایک تنکا بھی نہیں دوں گا۔ خدا اپنے کلام کی سادہ طاقت سے اس سے کہیں زیادہ کرتا ہے جتنا آپ، میں اور پوری دنیا ہماری تمام کوششوں کے ساتھ مل کر کر سکتے ہیں۔ خدا دل کا خیال رکھتا ہے اور ایسا کرنے سے سب کچھ جیت جاتا ہے۔

"میں تبلیغ کرنے، بحث کرنے اور لکھنے کے لیے تیار ہوں؛ لیکن میں کسی کو شرمندہ نہیں کروں گا، کیونکہ عقیدہ ایک رضاکارانہ عمل ہے۔ یاد رکھیں جو میں پہلے ہی کر چکا ہوں۔ میں پوپ، عیاشی اور پاپسٹ کے خلاف کھڑا ہوا، لیکن تشدد یا فسادات کے بغیر۔
میں نے خدا کا کلام پیش کیا۔ میں نے تبلیغ کی، میں نے لکھا، اور پھر میں رک گیا۔ اور جب میں لیٹ گیا اور سو رہا تھا... وہ کلام جس کی میں نے تبلیغ کی تھی اس نے پاپائیت کو اس طرح مارا کہ کسی شہزادے یا شہنشاہ نے کبھی اس کو ایسا دھچکا نہیں دیا تھا۔ اپنے حصے کے لیے میں نے تقریباً کچھ نہیں کیا۔ کلام کی طاقت نے سب کچھ پورا کیا۔ اگر میں طاقت کا سہارا لیتا تو شاید پورا جرمنی خون میں بہہ جاتا۔ لیکن اس کا نتیجہ کیا نکلتا؟ روحوں اور جسموں کی بربادی اور تباہی۔ نتیجتاً، میں خاموش رہا اور کلام کو زمین کے طول و عرض میں چلنے دیا۔"

Machine Translated by Google

دن بہ دن، پورے ایک ہفتے تک، لوتھر متوقع ہجوم کو منادی کرتا رہا۔ خدا کے کلام نے جنونی جوش کا جادو توڑ دیا۔ خوشخبری کی طاقت نے پیچھے ہٹے ہوئے لوگوں کو سچائی کی راہ پر واپس لایا۔

لوتھر کو ان جنونی لوگوں سے ملنے کی کوئی خواہش نہیں تھی جن کے راستے نے اتنا بڑا نقصان پہنچایا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ وہ دیوانے فیصلے اور غیر نظم و ضبط کے جذبات کے آدمی تھے، جو اگرچہ آسمان کی طرف سے خاص طور پر روشن خیال ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، لیکن معمولی سے تضاد، یا مہربان ترین ملامت یا مشورہ کو بھی برداشت نہیں کریں گے۔ خود کو اعلیٰ اختیارات کے استعمال کا حقدار مانتے ہوئے، انہوں نے ہر فرد سے، بغیر کسی سوال کے، اپنے دعووں کو تسلیم کرنے کا مطالبہ کیا۔

لیکن جب انہوں نے لوتھر کے ساتھ ایک انٹرویو کی درخواست کی، تو اس نے ان سے ملنے کے لیے رضامندی ظاہر کی، اور ان کے فرضی حقوق کو بے نقاب کرنے میں اس قدر کامیاب رہا کہ جعل سازوں نے جلد ہی وٹنبرگ کو چھوڑ دیا۔

جنونیت کو ایک وقت کے لیے جانچا گیا۔ تاہم، چند سال بعد، یہ زیادہ تشدد اور زیادہ خوفناک نتائج کے ساتھ پھوٹ پڑا۔ اس تحریک کے رہنماؤں میں سے، لوتھر نے کہا: "ان کے لیے مقدس صحیفے صرف ایک مردہ خط تھے، اور وہ سب پکارنے لگے، 'روح! روح!' لیکن میں یقیناً اُن کی پیروی نہیں کروں گا جہاں اُن کی روح اُن کی رہنمائی کرتی ہے۔ خدا اپنی رحمت سے مجھے ایسی کلیسیا سے محفوظ رکھے جس میں اِس قسم کے اولیاء ہوں۔ بیمار، جو اپنے گناہوں کو جانتے اور محسوس کرتے ہیں، اور یہ کہ وہ مسلسل آہیں بھرتے ہیں اور اپنے دلوں کے نیچے سے خدا سے فریاد کرتے ہیں، تاکہ اس سے تسلی اور مدد حاصل کریں۔"

تھوماز منزر، جنونیوں میں سب سے زیادہ سرگرم، کافی قابلیت کا آدمی تھا، جس کی صحیح رہنمائی، اسے اچھا کرنے کے قابل بنا دیتی۔ لیکن اس نے سچے مذہب کے ابتدائی اصول نہیں سیکھے تھے۔ اس نے اپنے آپ کو خدا کی طرف سے دنیا کی اصلاح کے لیے پہلے سے طے شدہ تصور کیا، بھول گئے، جیسا کہ بہت سے دوسرے پرجوش لوگوں کے ساتھ ہوتا ہے، اس اصلاح کا آغاز خود سے ہونا چاہیے۔ وہ مقام اور اثر و رسوخ حاصل کرنے کی خواہش رکھتا تھا، اور وہ لوتھر سے بھی دوسرے ہونے کے لیے تیار نہیں تھا۔ منزر نے اعلان کیا کہ صحیفہ کے لیے پوپ کے اختیار کو بدلتے ہوئے اصلاح پسند محض پوپ کی ایک مختلف شکل قائم کر رہے تھے۔ اس نے دعویٰ کیا کہ اسے حقیقی اصلاح کے لیے خدائی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ اس نے ایک بار کہا: "جس کے پاس یہ روح ہے وہ سچا ایمان رکھتا ہے، حالانکہ اس نے اپنی پوری زندگی میں کبھی مقدس صحیفے نہیں دیکھے تھے۔"

جنونی آقاؤں نے اپنے آپ کو نقوش کی حکومت کے حوالے کر دیا، ہر سوچ اور تحریک کو خدا کی آواز سمجھ کر۔ نتیجتاً، وہ انتہائی حد تک چلے گئے۔ بعض نے تو اپنی بائبل بھی جلا دی، یہ کہتے ہوئے، "خط مار دیتا ہے، لیکن روح زندگی بخشتی ہے۔" منزر کی تعلیم نے انسان کی حیرت انگیز خواہشات کو متاثر کیا، جبکہ عملی طور پر مردوں کے خیالات اور آراء کو خدا کے کلام سے اوپر رکھ کر اپنے فخر کو پورا کیا۔ ان کے نظریات کو ہزاروں لوگوں نے قبول کیا۔ جلد ہی اس نے عوامی عبادت میں تمام نظموں پر تنقید کی، اور اعلان کیا کہ شہزادوں کی اطاعت کرنا خدا اور بلیال دونوں کی خدمت کرنے کی کوشش کرنا ہے۔

لوگوں کے ذہن، جو پہلے ہی پاپائیت کے جوئے سے انکار کرنے لگے تھے، شہری طاقت کی پابندیوں میں بے صبرے ہوتے جا رہے تھے۔ منزر کی انقلابی تعلیمات، جو الہی منظوری کا دعوی کرتی ہیں، نے انہیں تمام کنٹرول سے الگ ہونے اور اپنے تعصبات اور جذبات کو آزادانہ لگام دینے پر مجبور کیا۔ اس کے بعد بغاوت اور تصادم کے خوفناک ترین مناظر رونما ہوئے اور جرمنی کے میدان خون سے لتھڑے ہوئے تھے۔

روح کی وہ اذیت جس کا تجربہ لوتھر نے کچھ عرصہ پہلے ایرفرٹ میں کیا تھا، اب اس پر دوگنا طاقت کے ساتھ ظلم ہوا، کیونکہ اس نے اصلاح سے منسوب جنونیت کے اثرات کو دیکھا۔ پاپش شہزادوں نے اعلان کیا —اور بہت سے لوگ اس اعلان پر یقین کرنے کے لیے تیار تھے —کہ بغاوت لوتھر کے عقائد کا جائز نتیجہ ہے۔ اگرچہ اس الزام کی معمولی سی بنیاد بھی نہیں تھی، لیکن ایسا نہیں ہو سکا

Machine Translated by Google

مصلح کو بڑی تکلیف پہنچانا۔ کہ سچائی کی وجہ کو اس طرح بے عزت کیا جائے، سب سے کم جنونیت کے ساتھ درجہ بندی کیا جانا، اس کی برداشت سے زیادہ لگتا تھا۔ دوسری طرف، بغاوت کے رہنما لوتھر سے نفرت کرتے تھے کیونکہ اس نے نہ صرف ان کے عقائد کی مخالفت کی تھی اور الہی الہام کے ان کے دعووں کی تردید کی تھی، بلکہ اس لیے بھی کہ اس نے انہیں سول اتھارٹی کے خلاف باغی سمجھا تھا۔ جوابی کارروائی میں، انہوں نے اسے ایک ناقص پیڈنٹ قرار دیا۔ ایسا لگتا تھا کہ اس نے شہزادوں اور عوام دونوں کی دشمنی اپنے اوپر کھینچ لی ہے۔

رومیوں نے خوشی منائی، اصلاح کے تیزی سے زوال کو دیکھنے کی امید میں؛ اور انہوں نے لوتھر پر ان غلطیوں کا بھی الزام لگایا جو اس نے درست کرنے کی بہت کوشش کی تھی۔ جنونی جماعت نے جھوٹا احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ اس کے ساتھ بہت زیادہ ناانصافی ہوئی ہے، آبادی کے ایک بڑے حصے کی ہمدردیاں حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئی، اور ہمیشہ کی طرح غلط کا ساتھ دینے والوں کے ساتھ ہوتا ہے، وہ شہید کے طور پر نظر آنے لگے۔ اس طرح وہ لوگ جو اصلاح کی مخالفت میں تمام توانائیاں صرف کر رہے تھے، ان پر رحم کیا گیا اور ظلم و جبر کا نشانہ بننے والوں کی تعریف کی گئی۔ یہ شیطان کا کام تھا، بغاوت کے اسی جذبے سے ابھارا گیا تھا جو اس نے ابتدا میں جنت میں ظاہر کیا تھا۔

شیطان مسلسل لوگوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کر رہا ہے کہ وہ گناہ کو راستبازی اور راستبازی کو گناہ کہے۔ اس کا کام کتنا کامیاب رہا ہے!
خُدا کے وفادار بندوں پر کتنی بار ملامت اور ملامت کا ڈھیر لگا دیا جاتا ہے، کیونکہ وہ سچائی کے دفاع میں ثابت قدم رہتے ہیں! وہ لوگ جو شیطان کے ایجنٹوں کے سوا کچھ نہیں ہیں، ان کی تعریف اور چاپلوسی کی جاتی ہے، اور یہاں تک کہ انہیں شہید کے طور پر دیکھا جاتا ہے، جب کہ جن لوگوں کی خدا سے وفاداری کی وجہ سے عزت اور حمایت کی جانی چاہیے، وہ شک اور بدگمانی کے تحت رہ جاتے ہیں۔

جھوٹی تقدس اب بھی فریب کا کام کر رہی ہے۔ بہت سی شکلوں میں یہ لوتھر کے زمانے کی ایک ہی روح کو ظاہر کرتا ہے، دماغ کو صحیفوں سے ہٹاتا ہے اور مردوں کو خدا کے قانون کی اطاعت کرنے کے بجائے اپنے جذبات اور تاثرات کی پیروی کرنے کی رہنمائی کرتا ہے۔ یہ پاکیزگی اور سچائی کو بدنام کرنے کے لیے شیطان کی سب سے کامیاب ایجادات میں سے ایک ہے۔

قریب سے، لوتھر نے ہر طرف سے آنے والے حملوں سے خوشخبری کا دفاع کیا۔ خدا کا کلام ہر تنازعہ میں ایک طاقتور ہتھیار ثابت ہوا۔
اس کلام کے ساتھ اس نے پوپ کے غاصبانہ اختیار اور علماء کے عقلی فلسفے کے خلاف جنگ لڑی، جبکہ اس جنون کے خلاف چٹان کی طرح مضبوطی سے کھڑا رہا جو خود کو اصلاح کے ساتھ اتحاد کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

ان مخالف عناصر میں سے ہر ایک اپنے اپنے طریقے سے مقدس صحیفوں کو ایک طرف رکھ رہا تھا اور انسانی عقل کو مذہبی سچائی اور علم کا سرچشمہ قرار دے رہا تھا۔ عقلیت پسندی عقل کو آئیڈیلائز کرتی ہے اور اسے مذہب کا معیار بناتی ہے۔ رومنزم، اپنے خودمختار پوپ کے لیے ایک الہام کا دعویٰ کرتا ہے جو رسولوں کی طرف سے ایک اٹوٹ لکیر میں نازل ہوتا ہے، اور جو ہر وقت ناقابل تغیر رہتا ہے، ہر طرح کے اسراف اور بدعنوانی کو رسولی کمیشن کے تقدس کے تحت چھپانے کا کافی موقع فراہم کرتا ہے۔ منزر اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے جس الہام کا ارادہ کیا گیا تھا وہ تخیل کے سنکی پن سے زیادہ کسی اعلیٰ ذریعہ سے نہیں آیا تھا، اور اس کا اثر تمام انسانی یا الہٰی اختیار کو ختم کر رہا تھا۔

سچی عیسائیت خدا کے کلام کو الہامی سچائی کے عظیم خزانے کے طور پر اور تمام الہام کے ثبوت کے طور پر حاصل کرتی ہے۔

وارٹبرگ واپسی پر، لوتھر نے نئے عہد نامے کا اپنا ترجمہ مکمل کیا، اور یوں انجیل جرمن لوگوں کے ہاتھ میں ان کی مادری زبان میں رکھ دی گئی۔ اس ترجمے کو سچائی سے محبت کرنے والے تمام لوگوں نے بڑی خوشی سے قبول کیا، لیکن مردوں کی روایات اور اصولوں کو ترجیح دینے والوں نے اس کی تردید کی۔

Machine Translated by Google

پادری یہ سوچ کر گھبرا گئے کہ اب عام لوگ ان سے کلام الٰہی کے احکام پر بحث کرنے کے قابل ہو گئے ہیں
اور اس طرح ان کی اپنی لاعلمی کھل کر سامنے آ گئی ہے۔ ان کے جسمانی استدلال کے ہتھیار روح کی تلوار کے سامنے بے بس
تھے۔ روم نے صحیفوں کی گردش کو روکنے کے لیے اپنے تمام اختیارات کو طلب کر لیا۔ لیکن حکم نامے، اذیتیں اور اذیتیں اتنی
ہی بیکار تھیں۔ اس نے بائبل کی جتنی زیادہ مذمت کی اور اس پر پابندی لگائی، لوگوں کی یہ جاننے میں بے چینی بڑھ گئی
کہ مقدس کتاب واقعی کیا سکھاتی ہے۔ ہر وہ شخص جو پڑھ سکتا تھا اپنے لیے خدا کے کلام کا مطالعہ کرنے کا شوقین تھا۔
وہ اسے اپنے ساتھ لے گئے، اسے پڑھیں اور دوبارہ پڑھیں، اور اس وقت تک مطمئن نہیں ہوئے جب تک کہ وہ کتاب کے بڑے
حصے کو یاد نہ کر لیں۔

نئے عہد نامہ کو جس احسان کے ساتھ موصول ہوا اسے دیکھ کر، لوتھر نے فوری طور پر پرانے کا ترجمہ کرنا شروع کر دیا،
جیسے ہی اس نے انہیں مکمل کیا، اسے حصوں میں شائع کیا۔
لوتھر کی تحریروں کو شہر اور چھوٹے قصبوں دونوں میں خوب پذیرائی ملی۔ "ہر وہ چیز جو لوتھر اور
اس کے دوستوں نے لکھی، دوسروں نے ہر جگہ پھیلائی۔ راہب جن کو خانقاہی ذمہ داریوں کی غیر قانونییت کو دیکھنے کی
طرف راغب کیا گیا تھا، وہ کسی ایک سرگرمی کے بدلے سستی کی زندگی کے تبادلے کے خواہشمند تھے، مصلح کی تحریروں
اور اس کے دوستوں کو بیچتے ہوئے صوبوں کو عبور کیا۔ جرمنی۔ تھوڑے ہی عرصے میں ان بہادر کولپورٹروں نے حملہ کر دیا۔

ان تحریروں کا مطالعہ امیر و غریب، پڑھے لکھے اور جاہل نے گہری دلچسپی سے کیا۔ رات کے وقت،
گاؤں کے اسکولوں کے اساتذہ چمنی کے پاس جمع ہونے والے چھوٹے گروہوں کو بلند آواز سے پڑھتے ہیں۔ ہر کوشش کے ساتھ،
کچھ روحیں سچائی پر قائل ہوئیں اور خوشی سے کلام کو قبول کرتے ہوئے، دوسروں کو، بدلے میں، خوشخبری سنائی۔

الہام کے الفاظ ثابت ہوئے ہیں: "تیرے الفاظ کی نمائش روشنی دیتی ہے؛ سادہ لوگوں کو سمجھ عطا
کرتی ہے۔" (پی ایس ۔(119:130کلام پاک کا مطالعہ لوگوں کے ذہنوں اور دلوں میں ایک زبردست تبدیلی کا کام کر رہا تھا۔
پوپ کی حکمرانی نے اپنی رعایا پر لوہے کا جوا ڈال دیا تھا جس نے انہیں جہالت اور انحطاط میں ڈال رکھا تھا۔ شکل کی ایک
توہم پرستانہ پابندی کو احتیاط سے برقرار رکھا گیا تھا۔

لیکن ان کی تمام خدمت میں دل اور عقل کا بہت کم حصہ تھا۔ لوتھر کی تبلیغ نے، خدا کے کلام کی واضح سچائیوں کو بیان
کیا، اور پھر خود کلام، جو عام لوگوں کے ہاتھ میں دیا گیا، نے ان کی غیر فعال صلاحیتوں کو بیدار کیا، نہ صرف روحانی
فطرت کو پاکیزہ اور پروان چڑھایا، بلکہ لوگوں کو نئی طاقت اور توانائی بخشی۔ عقل

تمام طبقوں کے لوگوں کو اپنے ہاتھوں میں بائبل کے ساتھ اصلاح کے عقائد کا دفاع کرتے ہوئے دیکھا گیا۔
پاپسٹ، جنہوں نے صحیفے کا مطالعہ پادریوں اور راہبوں پر چھوڑ دیا تھا، اب ان سے مطالبہ کیا کہ وہ آگے آئیں اور نئی
تعلیمات کا مقابلہ کریں۔ لیکن، صحیفوں اور خدا کی طاقت دونوں سے ناواقف، پادریوں اور ریاکاروں نے ان لوگوں سے
مکمل طور پر شکست کھائی جنہیں وہ پہلے ان پڑھ اور بدعتی قرار دیتے تھے۔ ایک کیتھولک مصنف نے ایک بار کہا:
"بدقسمتی سے، لوتھر نے اپنے پیروکاروں کو قائل کیا کہ وہ اپنے عقیدے کی بنیاد صرف مقدس تصانیف کے کلام پر رکھیں۔"
نچلے درجے کے آدمیوں کی طرف سے سچائی کو سننے کے لیے بھیڑ جمع ہو جاتی تھی، اور یہاں تک کہ ان کے ذریعے فصیح و
بلاغت کے ماہرین سے گفتگو کی جاتی تھی۔ان عظیم انسانوں کی شرمناک جہالت اس وقت کھل کر سامنے آتی تھی جب
کلام الٰہی کی سادہ تعلیمات سے ان کے دلائل کی تردید کی جاتی تھی۔

مزدور، سپاہی، عورتیں اور یہاں تک کہ بچے بھی بائبل کی تعلیمات سے پادریوں اور سیکھے ہوئے ڈاکٹروں سے زیادہ واقف
تھے۔
انجیل کے شاگردوں اور رومنسٹ توہم پرستی کے محافظوں کے درمیان فرق عام لوگوں کے مقابلے پڑھے
لکھے طبقے میں کم واضح نہیں تھا۔ "تنظیم کے پرانے محافظوں کی مخالفت کرنے والے، جنہوں نے زبانوں کے مطالعہ اور ادب
کی آبیاری کو نظر انداز کر دیا تھا، کھلے ذہن کے نوجوان تھے، جن میں سے اکثر صحیفوں کے مطالعہ اور تحقیق کے لیے وقف
تھے اور ان سے واقف تھے۔

Machine Translated by Google

ادب کے قدیم خزانوں کے ساتھ۔ جلدی سیکھنے کی صلاحیتوں، بلند روح اور دل کی نڈریت سے مالا مال، ان نوجوانوں نے جلد ہی ایسی مہارت حاصل کر لی کہ کوئی بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔" "چنانچہ، عوامی جلسوں میں، اصلاح کے ان نوجوان محافظوں نے رومنسٹ ڈاکٹروں کا سامنا کیا اور ان پر اتنی آسانی اور اعتماد کے ساتھ حملہ کیا کہ انہوں نے اپنے مخالفوں کی ہٹ دھرمی کو شرمندہ کر دیا اور انہیں سب کے سامنے بے نقاب کر دیا کہ وہ حقارت کے مستحق ہیں۔"

جب رومی پادریوں نے اپنی کلیسیاؤں کو کم ہوتے دیکھا، تو انہوں نے مجسٹریٹوں سے مدد مانگی، اور ہر طرح سے اپنے سابقہ سامعین کو دوبارہ حاصل کرنے کی کوشش کی۔ لیکن لوگوں نے نئی تعلیمات میں وہ چیزیں دریافت کیں جو روح کی ضروریات کو پورا کرتی ہیں، اور ان لوگوں سے منہ موڑ لیا جنہوں نے انہیں توہم پرستانہ رسومات اور انسانی روایات کے بیکار تنکے کھلائے رکھے تھے۔

جب سچائی کے اساتذہ کے خلاف ظلم و ستم دوبارہ ہوا، تو انہوں نے مسیح کے الفاظ کو سنا: "جب وہ اس شہر میں تمہیں ستائیں گے تو دوسرے کو بھاگ جاؤ۔" (میٹ ۔(10:23اس طرح روشنی ہر طرف پھیل گئی۔ بھاگنے والوں کو کچھ جگہوں پر ان کے لیے مہمان نوازی کا دروازہ کھلا پایا گیا، اور، وہاں رہتے ہوئے، انہوں نے مسیح کی منادی کی، کبھی کبھی چرچ میں یا، اگر اس استحقاق سے انکار کیا گیا تو، نجی گھروں میں یا کھلی فضا میں۔ کوئی بھی جگہ جہاں وہ سامعین حاصل کر سکتے تھے ان کے لیے ایک مقدس ہیکل تھی۔ سچائی، جس کا اعلان اتنی توانائی اور سلامتی کے ساتھ کیا گیا، ناقابلِ مزاحمت طاقت کے ساتھ پھیل گیا۔

بیکار میں، کلیسائی اور سول حکام دونوں سے، بدعت کو کچلنے کے لیے کہا گیا۔ بیکار انہوں نے جیل، اذیت، آگ اور تلوار کا سہارا لیا۔ ہزاروں مومنین نے اپنے خون سے اپنے ایمان کی مہر ثبت کی اور اس کے باوجود کام آگے بڑھا۔ ظلم و ستم صرف سچ کو پھیلانے کے لیے کام کرتا ہے۔ اور جس جنون کو شیطان نے اس کے ساتھ جوڑنے کی کوشش کی اس کا نتیجہ یہ تھا کہ شیطان کے کام اور خدا کے درمیان فرق واضح ہو گیا۔

Machine Translated by Google

باب 11

شہزادوں کا احتجاج

اصلاح کی طرف سے دی گئی سب سے عظیم شہادتوں میں سے ایک جرمنی کے عیسائی شہزادوں کی طرف سے 1529 میں ڈائٹ آف سپیرا پر کیا گیا احتجاج تھا۔ خدا کے ان لوگوں کی ہمت، ایمان اور مضبوطی نے آنے والے وقتوں کے لیے فکر اور ضمیر کی آزادی حاصل کی۔ . اس کے احتجاج نے ریفارمڈ چرچ کو پروٹسٹنٹ کا نام دیا۔ اس کے اصول "پروٹسٹنٹ ازم کا اصل جوہر ہیں۔"

اصلاح کے لیے تاریک اور دھمکی آمیز وقت آ گیا تھا۔ کیڑے کے حکم کے باوجود لوتھر کو غیر قانونی قرار دینے اور تعلیم دینے یا اس کے عقائد پر یقین کرنے سے منع کرنے کے باوجود، سلطنت میں مذہبی رواداری برقرار تھی۔ الٰہی تقویٰ نے حق کی مخالفت کرنے والی قوتوں کو قابو میں رکھا تھا۔ چارلس پنجم نے اصلاح کو کچلنے کا تہیہ کر رکھا تھا، لیکن اکثر، جب اس نے مہلک ضرب لگانے کے لیے اپنا ہاتھ اٹھایا، تو وہ اسے ایک طرف کرنے پر مجبور ہو گیا۔ اکثر، روم کی مخالفت کرنے کی جرأت کرنے والی ہر چیز کی فوری تباہی ناگزیر معلوم ہوتی تھی۔ لیکن نازک لمحے میں، ترک فوجیں مشرقی سرحد پر نمودار ہوئیں، یا فرانس کا بادشاہ، یا خود پوپ نے بھی، شہنشاہ کی بڑھتی ہوئی عظمت سے جلتے ہوئے، اس کے خلاف جنگ شروع کر دی۔ اس طرح، قوموں کے جھگڑوں اور ہنگاموں کے درمیان، اصلاح کو مضبوط اور پھیلانے کے لیے چھوڑ دیا گیا۔

بہر حال، رومی حاکموں نے اپنی جاگیروں کو اصلاح پسندوں کے خلاف لڑنے کے لیے اکٹھا ہونے پر مجبور کیا۔ ایسپیرا کی خوراک نے 1526میں ہر ریاست کو مذہبی معاملات میں ایک جنرل کونسل کے اجلاس تک وسیع آزادی دی تھی۔ تاہم، جیسے ہی اس رعایت کو جنم دینے والے خطرات دور ہو گئے، شہنشاہ نے 1529میں اسپیرا میں دوسری ڈائٹ کو بلایا، جس کا مقصد بدعت کو ختم کرنا تھا۔ اگر ممکن ہو تو پرامن طریقوں سے شہزادوں کو اصلاح کی مخالفت کرنے کے لیے دبایا جائے۔ لیکن اگر یہ ناکام ہو گئے تو چارلس تلوار اٹھانے کے لیے تیار تھے۔

پاپسٹ خوش تھے۔ وہ بڑی تعداد میں ایسپیرا میں نمودار ہوئے اور اصلاح پسندوں اور ان کی حمایت کرنے والوں کے خلاف کھل کر اپنی دشمنی کا اظہار کیا۔ میلانچتھون نے کہا: "ہم دنیا کے قتل و غارت اور نفرت اور کھونٹے ہیں؛ لیکن مسیح اپنے غریب لوگوں کو دیکھے گا اور ان کی حفاظت کرے گا۔" انجیلی بشارت کے شہزادے جنہوں نے ڈائیٹ میں شرکت کی انہیں ان کی رہائش گاہ میں بھی انجیل کی تبلیغ سے منع کیا گیا تھا۔ لیکن ایسپیرا کے لوگ خدا کے کلام کے پیاسے تھے اور ممانعت کے باوجود، الیکٹر آف سیکسنی کے چیپل میں منعقدہ خدمات کے لیے ہزاروں لوگ جمع ہوئے۔

اس نے بحران کو جنم دیا۔ ایک شاہی پیغام نے ڈائیٹ کو اعلان کیا کہ چونکہ ضمیر کی آزادی دینے والی قرارداد نے بڑے انتشار کو جنم دیا تھا، شہنشاہ نے مطالبہ کیا کہ اسے منسوخ کر دیا جائے۔ اس صوابدیدی عمل نے غم و غصے کو جنم دیا اور انجیلی بشارت کے عیسائیوں کو گھبرایا۔ ان میں سے ایک نے کہا: "مسیح دوبارہ کائفا اور پیلاطس کے ہاتھوں میں گرا ہے۔" رومنسٹ زیادہ متشدد ہو گئے۔ ایک متعصب پاپسٹ نے اعلان کیا: "ترک لوتھرن سے بہتر ہیں؛ کیونکہ وہ روزہ رکھتے ہیں، اور لوتھرن ان کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اگر ہمیں خدا کے مقدس صحیفوں اور چرچ کی پرانی غلطیوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا ہے، تو ہمیں پہلے کو رد کر دینا چاہیے۔" میلانچتھون نے کہا: "ہر روز، مکمل اجتماع میں، فیبر انجیلی بشارت کے خلاف کچھ نیا پتھر پھینکتا ہے۔"

مذہبی رواداری قانونی طور پر قائم ہو چکی تھی اور انجیلی بشارت ریاستوں نے اپنے حقوق کی خلاف ورزی کی مخالفت کرنے کا فیصلہ کیا۔ لوتھر، ابھی تک کیڑے کے حکم کے ذریعہ عائد پابندی کے تحت، ایسپیرا میں موجود ہونے کی اجازت نہیں تھی؛ لیکن اس کی جگہ اس کے ساتھی کارکنوں اور شہزادوں نے فراہم کی تھی جنہیں خدا نے اس ہنگامی صورتحال میں اپنے مقصد کے دفاع کے لیے کھڑا کیا تھا۔ سیکسنی کا عظیم فریڈرک، سابق محافظ

Machine Translated by Google

لوتھر کا انتقال ہو چکا تھا، لیکن ڈیوک جان، اس کے بھائی اور جانشین، نے خوشی کے ساتھ اصلاح حاصل کی تھی اور، اگرچہ امن کا دوست تھا، اس نے ایمان کے مفادات سے متعلق تمام سوالات میں بڑی توانائی اور ہمت کا مظاہرہ کیا۔

پادریوں نے مطالبہ کیا کہ جن ریاستوں نے اصلاح کو قبول کیا ہے وہ واضح طور پر رومنسٹ دائرہ اختیار کے تابع ہوں۔ دوسری طرف اصلاح پسندوں نے اس آزادی کا مطالبہ کیا جو پہلے انہیں دی گئی تھی۔ وہ روم کو ایک بار پھر ان ریاستوں کے زیر تسلط نہیں ہونے دے سکتے تھے جنہوں نے اتنی خوشی کے ساتھ خدا کا کلام حاصل کیا تھا۔

معاہدے کی رو سے، آخر میں یہ تجویز پیش کی گئی کہ جہاں اصلاح نے زور نہ پکڑا ہو، وہاں کیڑے کے حکم پر سختی سے عمل کیا جائے۔ اور یہ کہ انجیلی بشارت کی ریاستوں میں "جہاں بغاوت کا خطرہ تھا، کوئی نئی اصلاحات متعارف نہیں کی جانی چاہئیں، متنازعہ نکات پر کوئی تبلیغ نہیں کی جانی چاہئے؛ ماس کے جشن میں رکاوٹ نہیں ہونی چاہیے اور کسی رومن کیتھولک کو لوتھران ازم کو قبول کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ اس اقدام کو پادریوں اور پوپ کے پیشواوں کے بڑے اطمینان کے لیے ڈائٹ میں منظور کیا گیا تھا۔

اگر اس حکم پر عمل ہو جاتا تو اصلاح وہاں پھیل نہیں سکتی تھی جہاں اس کا ابھی تک پتہ نہیں تھا اور نہ ہی اسے مضبوط بنیادوں پر قائم کیا جا سکتا تھا جہاں یہ پہلے سے موجود تھا۔ آزادی اظہار پر پابندی ہوگی۔ تبادلوں کی اجازت نہیں ہوگی۔ اور ان پابندیوں اور ممنوعات کے سامنے اصلاح احوال کے دوستوں کو فوراً سر تسلیم خم کرنے کی ضرورت تھی۔ دنیا کی امیدیں دم توڑتی نظر آئیں۔ پوپل فرقے کا دوبارہ قیام ناگزیر طور پر قدیم گالیوں کی بحالی کا باعث بنے گا۔ اور فوری طور پر ایک ایسے کام کی تباہی کو مکمل کرنے کا موقع ملے گا جو پہلے ہی اس قدر متشدد طور پر جنونیت اور اختلاف کی وجہ سے ہلا ہوا ہے۔

جب انجیلی بشارت کی جماعت مشاورت کے لیے ملی تو ایسا لگتا تھا کہ سب کی حوصلہ شکنی کی گئی ہے۔ ایک سے دوسرے سوال گزرے: "کیا کیا جا سکتا ہے؟" دنیا کے بڑے مفادات داؤ پر لگ گئے۔ "کیا اصلاح کے رہنماؤں کو فرمانبرداری کرنا چاہئے اور اسے قبول کرنا چاہئے؟ اس زبردست بحران میں، مصلحین کتنی آسانی سے اپنے آپ سے غلط طریقے سے بحث کر سکتے تھے! وہ تسلیم کرنے کے جواز کے لئے کتنے حیلے اور قابل فہم وجوہات پیش کر سکتے تھے! لوتھرن شہزادے اپنے مذہب کے استعمال کی آزادی کی ضمانت دی گئی۔یہی فائدہ ان کی تمام رعایا کو دیا گیا جنہوں نے اس اقدام سے پہلے ہی اصلاح کے تصورات کو قبول کر لیا تھا۔کیا اس سے انہیں خوشی نہیں ہونی چاہیے؟ذاتِ تسلیم کتنے خطرات سے بچ جائے گی! نامعلوم خطرات اور تنازعات کیا اپوزیشن انہیں شروع کرے گی؟

مستقبل میں ہونے والے مواقع کون جانتا ہے؟ آئیے امن کو گلے لگا لیں۔ آئیے ہم زیتون کی اس شاخ سے چمٹے رہیں جو روم پھیلتی ہے اور جرمنی کے زخموں پر مرہم رکھتی ہے۔ اس طرح کے دلائل کے ساتھ، مصلحین ایسے طرز عمل کو اپنانے کا جواز پیش کر سکتے تھے جو یقینی طور پر ان کے مقصد کی مکمل بربادی پر ختم ہو جاتی۔

"خوش قسمتی سے، انہوں نے اس اصول پر غور کیا جس پر یہ معاہدہ کیا گیا تھا اور اس پر ایمان کے ساتھ عمل کیا گیا تھا۔ وہ اصول کیا تھا؟ یہ روم کا حق تھا کہ وہ ضمیر پر جبر کرے اور آزادانہ تفتیش سے منع کرے۔ لیکن کیا انہیں خود اور ان کے پروٹسٹنٹ رعایا کو مذہبی آزادی حاصل نہیں کرنی چاہئے ہاں، اس معاہدے میں ایک حق کے طور پر خاص طور پر متعین کیا گیا ہے، لیکن حق کے طور پر نہیں۔ ہر اس معاہدے میں جس کا اظہار کیا گیا ہے، اختیار کے عظیم اصول کو غالب ہونا چاہیے؛ ضمیر دائرہ اختیار سے باہر تھا۔ روم ایک بے مثال جج تھا اور اس کی اطاعت کی جانی چاہیے۔ مجوزہ معاہدہ ایک مجازی اعتراف ہوتا کہ مذہبی آزادی کو اصلاح شدہ سیکسنی تک محدود رکھا جانا چاہیے۔

باقی عیسائیت کے لیے، مفت تفتیش اور اصلاح شدہ عقیدے کا پیشہ جرم ہوں گے اور اس کی سزا تہھانے اور داغ سے ملنی چاہیے۔ کیا شہزادے مذہبی آزادی کو محدود کرنے پر راضی ہو سکتے ہیں؟ کیا وہ اس اعلان کو قبول کریں گے کہ اصلاح نے اپنا آخری مذہب تبدیل کیا تھا اور زمین کے آخری ٹکڑے کو فتح کیا تھا؟ اور یہ کہ روم نے اس وقت جہاں بھی اپنا اثر و رسوخ استعمال کیا، اسے اپنے آپ کو قائم رکھنا چاہیے۔

Machine Translated by Google

آپ کا ڈومین؟ کیا مصلحین یہ اعلان کر سکتے ہیں کہ وہ ان سیکڑوں اور ہزاروں کے خون سے بے قصور تھے جو اس معاہدے کی تکمیل میں پوپ کی سرزمین میں اپنی جانیں قربان کرنے والے تھے؟ ایسا کرنا اس نازک گھڑی میں خوشخبری کے مقصد اور مسیحیت کی آزادیوں کو دھوکہ دینا ہوگا۔ دوسری صورت میں، وہ اپنے ڈومین، اپنے عظیم القاب اور یہاں تک کہ اپنی جانیں قربان کردیں گے۔

شہزادوں نے فیصلہ کیا: "آئیے اس فرمان کو رد کر دیں۔ ضمیر کے معاملات میں اکثریت کے پاس کوئی طاقت نہیں ہے۔" مندوبین نے اعلان کیا کہ جرمنی اس امن کے لیے رواداری کے فرمان کا مقروض ہے جس سے وہ لطف اندوز ہوا، اور اس کے خاتمے سے پوری سلطنت بدامنی اور تقسیم سے بھر جائے گی۔ انہوں نے کہا: "کاؤنسل کے اجلاس تک مذہبی آزادی کے تحفظ کے علاوہ ڈائیٹ کو کوئی اختیار نہیں ہے۔" ضمیر کی آزادی کا تحفظ ریاست کا فرض ہے اور مذہب کے معاملات میں یہ اس کے اختیار کی حد ہے۔ کوئی بھی سیکولر حکومت جو مذہبی رسومات کو سول اتھارٹی کے ذریعے ریگولیٹ کرنے یا نافذ کرنے کی کوشش کرتی ہے وہ اس اصول کو قربان کر رہی ہے جس کے لیے انجیلی بشارت کے مسیحیوں نے بڑی شان سے جدوجہد کی۔

پاپسٹوں نے اسے ختم کرنے کا فیصلہ کیا جسے وہ "بے لگام ضد" کے طور پر درجہ بندی کرتے ہیں۔ انہوں نے اصلاح کے حامیوں میں تفرقہ پیدا کرنے کی کوشش کی، اور ان تمام لوگوں کو ڈرانا شروع کیا جنہوں نے اس کے حق میں کھل کر اعلان نہیں کیا تھا۔ آزاد شہروں کے نمائندوں کو آخر میں ڈائیٹ سے پہلے طلب کیا گیا، اور ان سے یہ اعلان کرنے کی ضرورت تھی کہ آیا وہ تجویز کی شرائط سے اتفاق کریں گے۔

انہوں نے التوا کی درخواست کی، لیکن بے سود۔ جب امتحان میں ڈالا گیا تو، تقریباً نصف نے اصلاح کی حمایت کی۔ وہ لوگ جنہوں نے اس طرح ضمیر کی آزادی اور انفرادی فیصلے کے حق کو قربان کرنے سے انکار کر دیا وہ اچھی طرح جانتے تھے کہ ان کا مقام تنقید، ایذا رسانی اور مذمت کے لیے ان کا مقدر ہے۔ ایک وفد نے کہا: "ہمیں یا تو خدا کے کلام کا انکار کرنا چاہیے یا جلا دیا جانا چاہیے۔"

ڈائٹ میں شہنشاہ کے نمائندے کنگ فرڈینینڈ نے دیکھا کہ یہ فرمان سنگین تقسیم پیدا کرے گا جب تک کہ شہزادوں کو اسے قبول کرنے اور اس کی حمایت کرنے پر آمادہ نہ کیا جائے۔ اس مقصد کے لیے اس نے قائل کرنے کا فن آزمایا، یہ اچھی طرح جانتے ہوئے کہ ان مردوں کے ساتھ طاقت کا استعمال انہیں مزید پرعزم بنا دے گا۔ اس نے شہزادوں سے کہا کہ وہ فرمان کو قبول کریں، انہیں یقین دلایا کہ اس طرح کا عمل شہنشاہ کو بہت خوش کرے گا۔

لیکن ان وفادار آدمیوں نے زمینی حکمرانوں سے بڑھ کر ایک اتھارٹی کو تسلیم کیا، اور اطمینان سے جواب دیا: "ہم ہر اس چیز میں شہنشاہ کی اطاعت کریں گے جو خدا کے امن اور عزت کو برقرار رکھنے میں معاون ہو سکتی ہے۔"

ڈائیٹ کی موجودگی میں، بادشاہ نے آخر کار اعلان کیا کہ یہ فرمان شاہی فرمان کے طور پر شائع ہونے والا ہے، اور یہ صرف انتخاب کرنے والوں اور اس کے دوستوں کے لیے رہ گیا ہے کہ وہ اکثریت کو تسلیم کریں۔ اس طرح بات کرنے کے بعد، وہ اسمبلی سے الگ ہو گئے، اور مصلحین کو بحث یا جواب کا کوئی موقع نہیں دیا۔ "بے فائدہ انہوں نے فرڈینینڈ کو واپس جانے کی منت کرنے والے قاصد بھیجے۔" اس عرضی کا اس نے سادگی سے جواب دیا: "یہ تو طے شدہ معاملہ ہے، عرض کرنا باقی ہے۔"

سامراجی پارٹی کو یقین تھا کہ عیسائی شہزادے صحیفہ مقدس کو انسانی عقائد اور احکام سے برتر مانیں گے اور وہ یہ بھی جانتے تھے کہ جہاں کہیں بھی اس اصول کو قبول کیا جائے گا وہاں بالآخر پوپ کی حکومت کو شکست ہوگی۔ لیکن، جیسا کہ اس وقت سے اب تک ہزاروں لوگوں نے کیا ہے، وہ صرف "دیکھنے والی چیزوں" کی طرف دیکھتے تھے، اپنی چاپلوسی کرتے تھے کہ شہنشاہ اور پوپ کی وجہ مضبوط تھی، اور مصلحین کی وجہ کمزور تھی۔ اگر مصلحین کا انحصار صرف انسانی امداد پر ہوتا تو وہ اتنے ہی بے اختیار ہوتے جتنے پاپسٹ سمجھتے تھے۔ تعداد میں کم ہونے اور روم سے اختلاف کے باوجود ان کی طاقت تھی۔ اُنہوں نے "دیہات کے فیصلے سے لے کر سچائی کے صحیفوں تک، اور جرمنی کے شہنشاہ سے آسمان و زمین کے بادشاہ تک" اپیل کی۔

جیسا کہ فرڈیننڈو نے ضمیر کے اپنے اعتقادات پر غور کرنے سے انکار کر دیا، شہزادوں نے فیصلہ کیا کہ وہ اس کی غیر موجودگی پر کوئی توجہ نہیں دیں گے، بلکہ فوری طور پر اس کو لے جائیں گے۔

Machine Translated by Google

قومی اسمبلی کے سامنے احتجاج۔ ایک پختہ اعلامیہ تیار کیا گیا اور ڈائیٹ کو پیش کیا گیا:

"ہم اس کے ذریعہ خدا کے سامنے احتجاج کرتے ہیں، ہمارے واحد خالق، پالنے والے، نجات دہندہ اور نجات دہندہ، اور جو ایک دن ہمارا منصف ہوگا، ساتھ ہی تمام انسانوں اور تمام مخلوقات کے سامنے، کہ ہم، اپنے اور اپنے لوگوں کے لیے، رضامندی نہیں دیتے اور نہ ہی کیا ہم مجوزہ فرمان پر عمل کرتے ہیں، کسی بھی چیز میں جو خدا کے خلاف ہو، اس کے کلام کے خلاف ہو، ہمارے ضمیر کے حق کے لیے، ہماری روح کی نجات کے لیے... ہم اس بات کی تصدیق نہیں کر سکتے کہ جب قادرِ مطلق خدا کسی انسان کو اپنے علم کی طرف بلاتا ہے، وہ اس الہی علم کو قبول کرنے کی ہمت نہیں کرتا... اس کے علاوہ کوئی سچا عقیدہ نہیں ہے جو خدائی کلام کے مطابق ہو، رب کسی دوسرے عقیدے کی تعلیم سے منع کرتا ہے۔ مقدس صحیفے، جس کی وضاحت دیگر واضح نصوص کے ساتھ کی گئی ہے، مسیحی کے لیے تمام ضروری ہیں، سمجھنے کے لیے آسان اور روشن خیالی کے لیے موزوں ہیں۔ لہٰذا، ہم اس کے پاک کلام کی خالص تبلیغ کو برقرار رکھنے کے لیے، جیسا کہ پرانے اور نئے عہد نامے کے صحیفوں میں موجود ہیں، بغیر کسی اضافہ کیے ان کے لیے کچھ بھی. یہ کلام واحد سچائی ہے۔ یہ تمام نظریے اور زندگی کے لیے یقینی اصول ہے، اور ہمیں کبھی ناکام یا دھوکہ نہیں دے سکتا۔ جو اس بنیاد پر تعمیر کرے گا وہ جہنم کی تمام طاقتوں کی مخالفت کرے گا، باوجود اس کے کہ اس کے خلاف تمام انسانی باطل صفیں سجی ہوئی ہیں، جو خدا کے سامنے گر پڑیں گی۔ اس وجہ سے ہم اپنے اوپر مسلط جوئے کو مسترد کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ، ہم اس امید میں ہیں کہ ان کی شاہی عظمت ہمارے ساتھ ایک عیسائی شہزادے کے طور پر پیش آئے گی جو ہر چیز سے بڑھ کر خدا سے محبت کرتا ہے۔ ہم اپنے آپ کو، آپ کے ساتھ ساتھ آپ کو، مہربان بزرگوں، تمام پیار اور اطاعت کو دینے کے لیے تیار ہیں جو کہ ہمارا جائز اور جائز فرض ہے۔"

ڈائیٹ پر گہرا اثر پڑا۔ پروٹسٹنٹ کی ہمت پر ڈائیٹ کے زیادہ تر ارکان حیران اور گھبرا گئے۔ مستقبل انہیں طوفانی اور غیر یقینی لگ رہا تھا۔ اختلاف، تصادم اور خونریزی ناگزیر لگ رہی تھی۔ تاہم، مصلحین نے اپنے مقصد کے انصاف کی یقین دہانی کرائی، اور قادر مطلق کے بازو پر بھروسہ کرتے ہوئے، ہمت اور مضبوطی سے بھرپور تھے۔

احتجاج نے روح اور خدا سے متعلق معاملات پر قانون سازی کرنے کے سول گورنرز کے حق کی مخالفت کی، اور نبیوں اور رسولوں کے ساتھ مل کر اعلان کیا: "ہمیں مردوں کی بجائے خدا کی اطاعت کرنی چاہیے۔" اس دستاویز نے کلیسیا کی صوابدیدی طاقت کو بھی رد کر دیا اور یہ ناقابل فہم اصول قائم کیا کہ تمام انسانی تعلیمات کو الہٰی کلام کے تابع ہونا چاہیے۔ پروٹسٹنٹ نے انسانی بالادستی کے جوئے کو اتار پھینکا اور مسیح کو کلیسیا میں سب سے اعلیٰ، اور منبر میں اس کے کلام کو اعلیٰ ترین اختیار کے طور پر سربلند کیا۔ ضمیر کی طاقت کو ریاست کی طاقت سے اوپر رکھا گیا تھا، اور مقدس صحیفوں کی اتھارٹی کو نظر آنے والے چرچ سے اوپر رکھا گیا تھا۔ مسیح کا تاج پوپ کے ٹائرا اور شہنشاہ کے ڈائڈیم کے اوپر اٹھایا گیا تھا۔ مزید برآں، پروٹسٹنٹ نے اپنے حق کے حق پر اپنے عقائد کے اظہار کے حق پر زور دیا۔

انہوں نے نہ صرف یقین کیا اور اطاعت کی، بلکہ خدا کے کلام نے جو کچھ پیش کیا اسے سکھایا، اور مجسٹریٹ یا پادری کے مداخلت کے حق سے انکار کیا۔ ایسپیرا پروٹسٹ مذہبی عدم برداشت کے خلاف ایک پختہ گواہی اور تمام انسانوں کے اپنے ضمیر کے حکم کے مطابق خدا کی عبادت کرنے کے حق کی تصدیق تھی۔

اعلان ہو چکا تھا۔ یہ ہزاروں کی یاد میں لکھا گیا اور آسمانی کتابوں میں درج ہے، جہاں کوئی انسانی کوشش اسے مٹا نہیں سکتی۔ تمام انجیلی بشارت جرمنی نے اس احتجاج کو اپنے ایمان کے اظہار کے طور پر اپنایا۔ ہر جگہ مردوں نے اس اعلان میں ایک نئے اور بہتر دور کے وعدے پر غور کیا۔ شہزادوں میں سے ایک نے ایسپیرا کے پروٹسٹنٹوں سے کہا: "اللہ تعالی، جس نے آپ کو توانائی کے ساتھ، آزادانہ طور پر اور بے خوفی سے اس کا اعتراف کرنے کا فضل دیا ہے، آپ کو اس مسیحی ثابت قدمی میں ابدیت کے دن تک محفوظ رکھے۔"

Machine Translated by Google

اگر اصلاح، کامیابی حاصل کرنے کے بعد، دنیا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے سمجھوتہ کرنے پر رضامند ہو جاتی، تو وہ خدا اور اپنے آپ سے بے وفائی کرتی، اور اس طرح اپنی تباہی کو یقینی بناتی۔ ان عظیم مصلحین کے تجربے میں آنے والی تمام عمروں کے لیے ایک سبق موجود ہے۔ شیطان کا خدا اور اس کے کلام کے خلاف کام کرنے کا طریقہ تبدیل نہیں ہوا ہے۔ وہ اب بھی صحیفوں کو زندگی کے لیے رہنما کے طور پر اپنائے جانے کی مخالفت کرتا ہے، جیسا کہ اس نے 61ویں صدی میں کیا تھا۔ ہمارے زمانے میں، بائبل کے عقائد اور احکام کو کھلا چھوڑ دیا گیا ہے، اور عظیم پروٹسٹنٹ اصول کی طرف واپسی کی ضرورت ہے —بائبل، اور صرف بائبل، عقیدے اور عمل کے اصول کے طور پر۔ شیطان اب بھی مذہبی آزادی کو تباہ کرنے کے لیے ہر طرح سے کام کر رہا ہے۔ عیسائی مخالف طاقت جسے ایسپیرا کے پروٹسٹنٹ نے مسترد کر دیا تھا وہ اب نئے سرے سے اپنی کھوئی ہوئی بالادستی کو بحال کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ کلام الٰہی سے وہی غیر متزلزل وابستگی جو اصلاح کے بحران میں ظاہر ہوئی تھی آج اصلاح کی واحد امید ہے۔

پھر، پروٹسٹنٹ کے لیے خطرے کے آثار نمودار ہوئے۔ ایسے نشانات بھی تھے کہ وفاداروں کی حفاظت کے لیے الٰہی ہاتھ بڑھایا گیا تھا۔ یہ وہ وقت تھا جب میلانچتھون جلدی سے اپنے دوست گرائنیئس کو سپیرا کی گلیوں میں سے دریائے رائن پر لے گیا اور اسے بلا تاخیر دریا پار کرنے کی تاکید کی۔ گرائنیئس نے حیران ہو کر ایسے اچانک بھاگنے کی وجہ جاننا چاہی۔ میلانچتھون نے کہا: '"ایک بزرگ آدمی جس کی ظاہری شکل و صورت تھی، لیکن مجھے معلوم نہیں تھا، میرے سامنے حاضر ہوا اور کہا: 'ایک منٹ میں فرڈیننڈو کی طرف سے گرائنیئس کو گرفتار کرنے کے لیے بیلف بھیجے جائیں گے۔'" رائن کے کنارے، میلانچتھون۔ اس نے انتظار کیا جب تک کہ دریا کا پانی اس کے عزیز دوست اور اس کی جان لینے کی کوشش کرنے والوں کے درمیان نہ آجائے، جب اس نے اسے دوسری طرف دیکھا تو اس نے کہا: "وہ ان لوگوں کے ظالم جبڑوں سے آزاد ہے جو بے گناہوں کے خون کے پیاسے ہیں۔ "

گرائنیئس کا تعلق ایک نامور پاپش ڈاکٹر سے رہا، لیکن اس کے ایک خطبے سے چونک کر اس کے پاس گیا اور اس سے التجا کی کہ وہ سچائی کے خلاف مزید جنگ نہ کرے۔ پاپسٹ نے اپنا غصہ چھپا لیا، لیکن فوراً بادشاہ کے پاس گیا اور اس سے پروٹسٹنٹ کی گرفتاری کا وارنٹ حاصل کیا۔ جب میلانچتھون اپنے گھر واپس آیا تو اسے اطلاع ملی کہ اس کے جانے کے بعد افسران گرائنیئس کو ڈھونڈتے ہوئے آئے اور اوپر سے نیچے تک گھر میں توڑ پھوڑ کی۔ میلانچتھون نے پھر دیکھا کہ خداوند نے اس کے دوست کو بچایا ہے، اور اسے خبردار کرنے کے لیے ایک مقدس فرشتہ بھیجا۔

اصلاحات کو زمین کے طاقتوروں کے سامنے زیادہ اہمیت پر لایا جانا تھا۔
انجیلی بشارت کے شہزادوں کو بادشاہ فرڈیننڈ نے نہیں سنا تھا، لیکن انہیں شہنشاہ اور چرچ اور ریاست کے معززین اسمبلی میں جمع ہونے کی موجودگی میں اپنا مقصد پیش کرنے کا موقع دیا جانا چاہئے۔ سلطنت کو پریشان کرنے والے اختلافات کو پرسکون کرنے کے لیے، چارلس پنجم نے، ایسپیرا کے احتجاج کے بعد کے سال، آگسبرگ میں ایک ڈائیٹ بلائی، جس میں ذاتی طور پر اس کی صدارت کرنے کے اپنے ارادے کا اعلان کیا۔ پروٹسٹنٹ شہزادوں کو پیش ہونے کے لیے بلایا گیا۔

بڑے خطرات نے اصلاح کو خطرہ میں ڈال دیا۔ لیکن ان کے وکلاء نے پھر بھی اپنا مقدمہ خدا کے سپرد کیا اور خوشخبری کے ساتھ کھڑے رہنے کا عہد کیا۔ الیکٹر آف سیکسنی کو ان کے مشیروں نے ڈائٹ میں شرکت نہ کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ شہنشاہ نے شہزادوں کو پھنسانے کے لیے ان کی موجودگی کا مطالبہ کیا۔ "کیا یہ سب کچھ خطرے میں ڈالنا اور اپنے آپ کو ایک طاقتور دشمن کے ساتھ شہر کی دیواروں کے اندر بند کرنا نہیں ہوگا؟" تاہم، دوسروں نے بڑی شان سے اعلان کیا: "شہزادوں کو صرف ہمت کے ساتھ برتاؤ کرنے دو، اور خدا کی وجہ سے بچایا جاتا ہے۔" "ہمارا خدا وفادار ہے اور ہمیں نہیں چھوڑے گا،" لوتھر نے کہا۔ الیکٹر اور اس کا ساتھی آگسبرگ کے لیے روانہ ہو گئے۔ ہر کوئی ان خطرات سے واقف تھا جن سے خطرہ تھا، اور بہت سے لوگ غمگین چہروں اور پریشان دلوں کے ساتھ سفر کر رہے تھے۔ لیکن لوتھر، جو اُن کے ساتھ کوبرگ گئے تھے، اُس وقت کے دوران ایک گیت گا کر اُن کے چمکتے ایمان کی حوصلہ افزائی کی۔

Machine Translated by Google

سفر: "ایک مضبوط قلعہ ہمارا خدا ہے۔" بہت سے تکلیف دہ شگون ختم ہو گئے، اور بہت سے بوجھل دل کو متاثر کن تناؤ کی آواز سے ہلکا کر دیا گیا۔
اصلاح شدہ شہزادوں نے اپنے خیالات کا منظم طریقے سے بیان دینے کا عزم کیا جس کی تائید صحیفوں سے اخذ کیے گئے شواہد کے ذریعے کی گئی تاکہ ڈائیٹ کو پیش کیا جا سکے۔ اور اس کی تفصیل لوتھر، میلانتھون اور ان کے ساتھیوں کو سونپی گئی۔
اس اعتراف کو پروٹسٹنٹ نے اپنے عقیدے کی نمائش کے طور پر قبول کیا، اور وہ اپنے نام اہم دستاویز پر چسپاں کرنے کے لیے جمع ہوئے۔ یہ ایک سنجیدہ اور آزمائش کا وقت تھا۔ مصلحین فکر مند تھے کہ ان کا مقصد سیاسی مسائل میں نہ الجھ جائے۔ انہوں نے محسوس کیا کہ اصلاح کو خدا کے کلام سے آنے کے علاوہ کوئی اثر نہیں ڈالنا چاہئے۔

جب عیسائی شہزادے اقرار نامے پر دستخط کرنے کے لیے جمع ہوئے تو میلانتھون نے مداخلت کرتے ہوئے کہا: "یہ چیزیں تجویز کرنے کے لیے ماہرینِ الٰہیات اور وزیروں کا صوبہ ہے، جب کہ زمین کے طاقتوروں کا اختیار دوسرے معاملات کے لیے مخصوص ہونا چاہیے۔" "خدا نہ کرے،" جان آف سیکسنی نے جواب دیا، "کہ تم مجھے خارج کر دو۔

میں اپنے تاج کی فکر کیے بغیر اپنا فرض ادا کرنے کا عزم رکھتا ہوں۔ میں رب سے اقرار کرنا چاہتا ہوں۔ میری انتخابی ٹوپی اور لباس میرے لیے یسوع مسیح کی صلیب کی طرح قیمتی نہیں ہیں۔" یہ کہہ کر اس نے اپنے نام پر دستخط کر دیے۔ ایک اور شہزادے نے قلم اٹھاتے ہوئے کہا: "اگر میرے خداوند یسوع مسیح کی عزت کا تقاضا ہے۔ میں اپنے مال اور جان کو پیچھے چھوڑنے کے لیے تیار ہوں۔ میں اس کے بجائے اپنے باپ دادا کے ملک کو اپنے ہاتھ میں لاٹھی لے کر چھوڑوں گا،" اس نے جاری رکھا، "اس اقرار کے علاوہ کوئی دوسرا نظریہ حاصل کرنے کے بجائے۔

مقررہ وقت پر بادشاہ کے سامنے حاضر ہوا۔ ووٹروں اور شہزادوں سے گھرے تخت پر بیٹھے چارلس پنجم نے پروٹسٹنٹ اصلاح پسندوں کو منزل عطا کی۔ اس کے ایمان کا اقرار پڑھا گیا۔ اس اگست کی اسمبلی میں خوشخبری کی سچائیوں کو واضح طور پر پیش کیا گیا تھا، اور اسی طرح پوپ کے چرچ کی غلطیاں بھی تھیں۔ اس دن کو بجا طور پر "اصلاح کا سب سے بڑا دن، اور عیسائیت اور دنیا کی تاریخ کا سب سے شاندار دن" قرار دیا گیا تھا۔

تاہم، چند سال گزر چکے تھے جب وِٹنبرگ کا راہب قومی کونسل کے سامنے، ورمز میں اکیلا کھڑا تھا۔ اب ان کی جگہ سلطنت کے سب سے زیادہ شریف اور طاقتور شہزادے تھے۔ لوتھر کو آگسبرگ میں ظاہر ہونے سے منع کیا گیا تھا، لیکن وہ اپنے الفاظ اور دعاؤں کے لیے موجود تھا۔ اس نے لکھا: "میں اس گھڑی تک زندہ رہنے کے لیے خوشی سے کانپتا ہوں جس میں مسیح کو اس طرح کی شاندار مجلس میں ایسے نامور اعتراف کرنے والوں کے ذریعے سرِ عام سرفراز کیا جاتا ہے۔" جو کچھ صحیفوں میں کہا گیا ہے وہ پورا ہو گیا ہے: "میں بادشاہوں کے سامنے تیری گواہیوں کا ذکر کروں گا۔" (پی ایس ۔(119:46

پولس کے زمانے میں وہ خوشخبری جس کے لیے اسے قید کیا گیا تھا شاہی شہر کے شہزادوں اور رئیسوں کے سامنے لایا جا رہا تھا۔ اس موقع پر شہنشاہ نے منبر سے جس چیز کی تبلیغ کرنے سے منع کیا تھا اس کا اعلان محل میں کیا گیا۔ بہت سے لوگوں نے جسے سننا نوکروں کے لیے نامناسب سمجھا تھا اسے سلطنت کے حکمرانوں اور آقاوں نے حیرانی کے ساتھ سنا۔ بادشاہ اور بڑے آدمی اجتماع گاہ میں تھے۔ ولی عہد شہزادے مبلغ تھے اور واعظ شاہی الٰہی سچائی تھی۔

ایک مصنف کا کہنا ہے کہ "رسولیت کے زمانے سے لے کر اب تک یسوع مسیح کا کوئی بڑا کام یا اس سے زیادہ شاندار اعتراف کبھی نہیں ہوا ہے۔"
"لوتھرین نے جو کچھ کہا ہے وہ سچ ہے؛ ہم اس سے انکار نہیں کر سکتے،" ایک پوپش بشپ نے اعلان کیا۔ "کیا آپ ٹھوس وجوہات کی بنا پر، انتخاب کنندہ اور اس کے اتحادیوں کے اعتراف کی تردید کر سکتے ہیں؟"، ایک اور کلیسائی نے ڈاکٹر ایک سے پوچھا۔ "رسولوں اور نبیوں کی تحریروں کے ساتھ نہیں،" جواب تھا؛ "لیکن چرچ اور کونسلوں کے باپ دادا کے ساتھ، ہاں!" سوال کرنے والے نے جواب دیا: "میں سمجھتا ہوں کہ لوتھرین، جیسا کہ آپ کہتے ہیں، صحیفوں کے ساتھ ہیں اور ہم ان سے باہر ہیں۔" جرمن شہزادوں میں سے کچھ اصلاح شدہ عقیدے کے لیے جیت گئے تھے۔ شہنشاہ نے خود اعلان کیا کہ قدیم

Machine Translated by Google

احتجاج کرنے والے سچ کے سوا کچھ نہیں تھے۔ اعتراف کا کئی زبانوں میں ترجمہ کیا گیا، جسے پورے یورپ میں پھیلایا گیا اور اسے لاکھوں لوگوں نے اپنے ایمان کے اظہار کے طور پر یکے بعد دیگرے قبول کیا۔

خدا کے وفادار بندے اکیلے کام نہیں کر رہے تھے۔ اگرچہ "حکومتیں اور طاقتیں اور روحانی شرارتیں اونچی جگہوں پر" اُن کے خلاف اکٹھی ہوئیں، خُداوند اپنے لوگوں کو نہیں بھولا۔ اگر آپ کا کھول دیا گیا تھا۔

آنکھوں اور انہوں نے قدیم دور کے پیغمبروں کو دی گئی الہی موجودگی اور مدد کا وہی مضبوط ثبوت دیکھا ہوگا۔ جب الیشع کے نوکر نے اپنے آقا کو دشمن کی فوج کو دکھایا جس نے انہیں گھیرے میں لے رکھا تھا، فرار ہونے کے تمام امکانات کو چھوڑ کر، نبی نے دعا کی: "خداوند، میری دعا ہے، اس کی آنکھیں کھول دے تاکہ وہ دیکھ سکے۔" ۔(II Kings 6:17)اور دیکھو پہاڑ رتھوں اور آگ کے گھوڑوں سے بھرا ہوا تھا، آسمان کی فوج مردِ خدا کی حفاظت کے لیے وہاں کھڑی تھی۔ اس طرح فرشتوں نے اصلاح کے کام میں کارکنوں کی حفاظت کی۔

لوتھر کے سب سے مضبوط اصولوں میں سے ایک یہ تھا کہ اصلاح کی حمایت میں کسی سیکولر طاقت سے مطالبہ نہیں کیا جانا چاہئے، اور اس کے دفاع میں ہتھیاروں کا مطالبہ نہیں کیا جانا چاہئے۔ لوتھر نے خوشی کا اظہار کیا کہ انجیل کا دعوی سلطنت کے شہزادوں نے کیا تھا۔ لیکن جب انہوں نے ایک دفاعی لیگ میں خود کو کنفیڈریٹ کرنے کی تجویز پیش کی تو اس نے اعلان کیا کہ "انجیل کے نظریے کا دفاع صرف خدا کرے گا... اس کام میں جتنے کم آدمی مداخلت کریں گے، اس کی طرف سے خدا کی مداخلت اتنی ہی حیران کن ہوگی۔ سیاسی احتیاطیں، ان کی نظر میں، نامعقول خوف اور گناہ بھرے عدم اعتماد سے منسوب تھیں۔"

جب طاقتور مخالف اصلاح شدہ عقیدے کے خاتمے کے لیے متحد ہو رہے تھے، اور ہزاروں تلواریں اس کے خلاف کھینچنے کے لیے تیار دکھائی دے رہی تھیں، لوتھر نے لکھا: "شیطان غصے میں ہے؛ بدکار پادری آپس میں مشورے کر رہے ہیں، اور ہمیں جنگ کا خطرہ ہے۔ لوگوں کو زور دیں کہ وہ ایمان اور دعا کے ذریعے خُداوند کے تخت کے سامنے بہادری کے ساتھ مقابلہ کریں، تاکہ ہمارے مخالف، خُدا کی روح سے غالب آ کر امن کے لیے مجبور ہو جائیں۔ دعا کرنا ہے۔ لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ وہ اس وقت تلوار کی دھار اور شیطان کے غضب کے سامنے ہیں۔ وہ دعا کریں۔"

ایک بار پھر، بعد کی تاریخ میں، اصلاح شدہ شہزادوں کے تجویز کردہ اتحاد کا حوالہ دیتے ہوئے، اس نے اعلان کیا کہ اس جنگ میں استعمال ہونے والا واحد ہتھیار "روح کی تلوار" ہونا چاہیے۔ اس نے سیکسنی کے انتخابی امیدوار کو لکھا: "ہم اپنے ضمیر کے سامنے اس مجوزہ اتحاد کو منظور نہیں کر سکتے۔ ہمارا خداوند یسوع مسیح کافی طاقتور ہے اور وہ ہمیں خطرے سے بچانے اور شریر شہزادوں کے خیالات کو دور کرنے کے طریقے اور ذرائع تلاش کر سکتا ہے... مسیح ہمیں۔ وہ جانچ رہا ہے کہ آیا ہم اُس کے کلام کو ماننے کے لیے تیار ہیں یا نہیں، اور کیا ہم اُسے ناقابلِ سچائی مانتے ہیں یا نہیں۔ بلکہ ہم صبر سے برداشت کریں اور جیسا کہ زبور نویس کہتا ہے، ذبح ہونے والی بھیڑوں کے طور پر شمار کیا جائے اور بدلہ لینے یا اپنا دفاع کرنے کے بجائے، ہمیں خدائی غضب کے آپریشن کے لیے جگہ چھوڑ دیں۔ مسیح کی صلیب ضرور ہونی چاہیے۔ کھڑا کیا گیا، عالیہ خوف نہ کرے، ہم اپنی دعاؤں سے اس سے بڑھ کر کریں گے جو ہمارے دشمنوں کی تکبر سے ہو گا، صرف تمہارے ہاتھ اپنے بھائیوں کے خون سے رنگین نہ ہوں، اگر شہنشاہ ہمیں اس کے درباروں کے حوالے کرنے کا مطالبہ کرے، ہم ظاہر کرنے کے لئے تیار ہیں. آپ ایمان کا دفاع نہیں کر سکتے۔ ہر ایک کو اپنے خطرے پر یقین کرنا چاہئے۔"

نماز کے خفیہ مقام سے وہ طاقت آئی جس نے عظیم اصلاح میں دنیا کو ہلا کر رکھ دیا۔ وہاں، مقدس سکون کے ساتھ، رب کے بندوں نے اپنے قدم اپنے وعدوں کی چٹان پر جمائے۔ آگسبرگ میں لڑائی کے دوران، لوتھر نے ایک دن بھی نہیں چھوڑا جس میں کم از کم تین گھنٹے نماز کے لیے مختص کیے جائیں۔ یہ وقت مطالعہ کے لیے موزوں ترین اوقات سے الگ تھا۔ اپنے چیمبر کی رازداری میں اسے اپنی روح پھونکتے ہوئے سنا گیا۔

Machine Translated by Google

خدا کے حضور سجدہ، خوف اور امید سے بھرے الفاظ میں، جیسے کسی دوست سے بات کر رہے ہوں۔ "میں جانتا ہوں کہ آپ ہمارے باپ اور ہمارے خدا ہیں،" انہوں نے کہا، "اور یہ کہ آپ اپنے بچوں پر ظلم کرنے والوں کو تتر بتر کر دیں گے، کیونکہ آپ خود بھی ہمارے ساتھ خطرے میں ہیں، یہ سارا کاروبار آپ کا ہے، اور صرف آپ کی طرف سے ہے کہ ہم اُس پر ہاتھ ڈالیں، تو ہمارا دفاع فرما، اے باپ!" میلانچتھون کو، جو پریشانی اور خوف کے بوجھ سے دب گیا تھا، اس نے لکھا: "مسیح میں فضل اور امن! میں مسیح میں کہتا ہوں، دنیا میں نہیں۔ آمین! میں اپنی پوری طاقت سے ان انتہائی فکروں سے نفرت کرتا ہوں جو کھا جاتے ہیں۔ اگر وجہ ناانصافی ہے تو اسے ترک کر دو، اگر وجہ منصفانہ ہے تو ہم اس کے وعدوں کی مخالفت کیوں کریں جس نے ہمیں بلا خوف نیند بھیجا ہے؟ مسیح انصاف اور سچائی کے کام میں ناکام نہیں ہوگا۔ تو پھر ہمیں کس بات کا خوف ہو سکتا ہے؟

خدا نے اپنے بندوں کی فریاد سنی۔ اس نے شہزادوں اور وزیروں کو اس دنیا کے اندھیروں کے حکمرانوں کے خلاف سچائی کو برقرار رکھنے کے لئے فضل اور ہمت دی۔
خُداوند نے کہا دیکھ مَیں صیون میں کونے کا سب سے بڑا پتھر رکھتا ہوں جو چُنا ہوا اور قیمتی ہے اور جو اُس پر ایمان لائے گا شرمندہ نہ ہو گا۔ 1)پیٹر ۔(2:6پروٹسٹنٹ مصلحین نے مسیح پر تعمیر کی تھی، اور جہنم کے دروازے ان پر غالب نہیں آئیں گے۔

Machine Translated by Google

باب 12

فرانسیسی اصلاح

ایسپیرا احتجاج اور آگسبرگ اعتراف، جس نے جرمنی میں اصلاح کی فتح کا نشان لگایا، اس کے بعد برسوں کے تنازعات اور تاریکی کا سامنا کرنا پڑا۔ اپنے پیروکاروں کے درمیان تقسیم کی وجہ سے کمزور، طاقتور دشمنوں کے حملے میں، پروٹسٹنٹ ازم کا مکمل طور پر تباہ ہونا مقصود تھا۔ ہزاروں لوگوں نے اپنی شہادت پر اپنے خون سے مہر ثبت کی۔ خانہ جنگی شروع ہوئی اور پروٹسٹنٹ کاز کو اس کے ایک اہم حامی نے دھوکہ دیا۔ سب سے اچھے اصلاح یافتہ شہزادے شہنشاہ کے ہاتھ لگ گئے اور انہیں قیدیوں کے طور پر شہر سے دوسرے شہر گھسیٹا گیا۔ لیکن اس کی ظاہری فتح کے لمحے، شہنشاہ کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس نے اپنے ہاتھوں سے شکار کو چھینتے دیکھا، اور آخر کار وہ ان عقائد کو برداشت کرنے پر مجبور ہو گیا جن کو حاصل کرنا اس کی زندگی کا مقصد تھا۔ اس نے بدعت کو کچلنے کے لیے اپنی سلطنت، خزانے اور اپنی جان کو خطرے میں ڈال دیا تھا۔ اب اس نے دیکھا کہ اس کی فوجیں لڑائی کے باعث ختم ہو چکی ہیں، اس کے خزانے ختم ہو چکے ہیں، اس کی بہت سی سلطنتیں بغاوت کے خطرے سے دوچار ہیں، جب کہ ہر طرف وہ عقیدہ پھیل رہا ہے جس کو دبانے کی اس نے ناکام کوشش کی تھی۔ چارلس پنجم اللہ تعالیٰ کی طاقت کے خلاف جنگ لڑ رہا تھا۔ خدا نے کہا تھا، "روشنی ہونے دو،" لیکن شہنشاہ نے اندھیرے کو چھوا نہیں رکھنے کی کوشش کی تھی۔ اس کے مقاصد ناکام ہو چکے تھے اور وقت سے پہلے بوڑھے ہو گئے اور طویل جدوجہد کی وجہ سے اس نے تخت سے دستبردار ہو کر اپنے آپ کو ایک کوٹھی میں دفن کر دیا۔

سوئٹزرلینڈ میں، جیسا کہ جرمنی میں، اصلاح کے لیے سیاہ دن آئے۔
جب کہ بہت سے چھاؤنیوں نے اصلاح شدہ عقیدے کو قبول کیا، دوسروں نے روم کے عقیدے سے اندھی سختی کے ساتھ چمٹے رہے۔ سچائی کو حاصل کرنے کی خواہش رکھنے والوں پر اس کا ظلم بالآخر خانہ جنگی کا باعث بنا۔ Ulrich Zwingli اور بہت سے لوگ جو اصلاح میں اس کے ساتھ شامل ہوئے تھے، Cappelکے خونی میدان میں گر پڑے۔ ،Oecolampadius ان خوفناک معکوسوں پر قابو پانے کے بعد، جلد ہی مر گیا. روم فاتح تھا، اور بہت سے مقامات پر وہ سب کچھ دوبارہ حاصل کرنے کے لیے تیار نظر آتا تھا جو اس نے کھو دیا تھا۔ لیکن جس کے مشورے ازل سے ہیں، اس نے اپنے مقصد یا اپنے لوگوں کو نہیں چھوڑا۔ اس کا ہاتھ ان کو نجات دلائے گا۔ دیگر ممالک میں، اس نے کارکنوں کو اصلاح کے لیے بیدار کیا۔

فرانس میں، اس سے پہلے کہ لوتھر کا نام ایک مصلح کے طور پر سنا جاتا تھا، دن طلوع ہونا شروع ہو چکا تھا۔ روشنی سے چمٹے رہنے والے پہلے لوگوں میں سے ایک بوڑھا لیفیور تھا، جو ایک وسیع علم والا آدمی تھا، پیرس یونیورسٹی کا پروفیسر تھا، اور ایک مخلص اور پرجوش پاپسٹ تھا۔ قدیم ادب میں اپنی تحقیق میں، اس کی توجہ بائبل کی طرف مبذول کرائی گئی، اور اس نے اپنے طلباء میں اس کا مطالعہ متعارف کرایا۔ Lefèvreسنتوں کا ایک پرجوش عبادت گزار تھا، اور اس نے سنتوں اور شہداء کی تاریخ کی تیاری کا کام شروع کیا تھا، جیسا کہ چرچ کے افسانوں میں پیش کیا گیا ہے۔ یہ ایک کام تھا جس میں بہت زیادہ محنت شامل تھی، لیکن اس نے پہلے ہی اس میں کافی ترقی کر لی تھی، جب، یہ سوچ کر کہ وہ بائبل میں بہت مفید مدد حاصل کر سکتا ہے، اس مقصد کے لیے اس نے اپنا مطالعہ شروع کیا۔ وہاں اس نے واقعی سنتوں کے حوالہ جات پائے، لیکن رومن کیلنڈر میں اس کی نمائندگی نہیں کی۔ الٰہی روشنی کا سیلاب اس کے دماغ میں پھوٹ پڑا۔

حیران اور ناگوار ہو کر، اس نے مجوزہ کام کو ترک کر دیا اور اپنے آپ کو خدا کے کلام کے لیے وقف کر دیا۔
جلد ہی اس نے ان قیمتی سچائیوں کو سکھانا شروع کر دیا جو اس نے دریافت کی تھیں۔ 1512میں، اس سے پہلے کہ لوتھر یا زونگلی نے اصلاح کا کام شروع کیا تھا، لیفیور نے لکھا: "یہ خدا ہی ہے جو ہمیں ایمان سے، راستبازی دیتا ہے جو فضل سے ابدی زندگی کے لیے راستباز ثابت ہوتا ہے۔" چھٹکارے کے اسرار سے نمٹتے ہوئے، اس نے کہا: "اوہ! یہ کیسی ناقابل فہم عظمت ہے -بے گناہ کو سزا دی جاتی ہے اور مجرم آزاد ہو جاتے ہیں؛ مبارک لعنت کا شکار ہوتا ہے اور ملعون کو نعمت ملتی ہے؛ زندگی مر جاتی ہے، اور مردے زندہ رہتے ہیں۔ ;پاک اندھیروں میں ڈوبا ہوا ہے اور وہ جو

Machine Translated by Google

وہ چہرے کی الجھن کے سوا کچھ نہیں جانتا تھا اور اندرونی جلال سے ملبوس تھا، وہ جلال جسے جسمانی آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔
اور یہ تعلیم دیتے ہوئے کہ نجات کی شان صرف خدا کے لیے ہے، اس نے یہ بھی اعلان کیا کہ اطاعت کا فرض انسان کا ہے۔ اُس نے کہا: "اگر آپ مسیح کی کلیسیا کے رکن ہیں، آپ اُس کے جسم کے رکن ہیں؛ اگر آپ اُس کے جسم کے رکن ہیں، تو آپ الٰہی فطرت سے معمور ہیں... اوہ! کاش صرف مرد ہی کر سکتے۔ اس استحقاق کو سمجھیں کہ وہ کتنی پاکیزہ، پاکیزہ اور مقدس زندگی گزاریں گے، اور وہ اس دنیا کی تمام شان و شوکت کو کس قدر مکروہ سمجھیں گے، جب اس کے اندر موجود جلال کے مقابلے میں، وہ شان جسے جسمانی آنکھ نہیں دیکھ سکتی۔

Lefèvreکے طلباء میں سے کچھ ایسے بھی تھے جنہوں نے اس کی باتوں کو بے تابی سے سنا، اور جو استاد کی آواز کے خاموش ہونے کے کافی عرصے بعد، سچائی کا اعلان کرتے رہے۔ ان میں سے ایک Guilherme Farelتھا۔ متقی والدین کا بیٹا اور کلیسیا کی تعلیمات کو مکمل ایمان کے ساتھ قبول کرنا سکھایا، وہ پولوس رسول کی طرح اپنے بارے میں یہ اعلان کر سکتا تھا: "ہمارے مذہب کے سب سے سخت فرقے کے مطابق، میں ایک فریسی کی زندگی گزار رہا تھا۔" (اعمال 26:5)۔ایک وفادار رومنسٹ کے طور پر، وہ چرچ کی مخالفت کرنے والے تمام لوگوں کو تباہ کرنے کے لیے جوش سے بھڑک اٹھے تھے۔ "میں نے غضبناک بھیڑیے کی طرح اپنے دانت پیسے۔" اس نے بعد میں اپنی زندگی کے اس وقت کا ذکر کرتے ہوئے اعلان کیا، "جب میں نے کسی کو پوپ کے خلاف بات کرتے سنا۔" وہ Levèfreکے ساتھ سنتوں کا ایک ناقابل تسخیر عبادت گزار رہا تھا، جیسا کہ اس نے پیرس کے گرجا گھروں کے چکر لگائے، قربان گاہوں پر عبادت کی اور مقدس اشیاء کو نذرانے سے آراستہ کیا۔ لیکن ان مشاہدات سے روح کو سکون نہیں ملا۔ تپسیا کے تمام اعمال جو اس نے انجام دیے وہ گناہ کی سزا کو ختم کرنے میں ناکام رہے جو اس کی روح پر بوجھ تھا۔ گویا یہ آسمان سے آنے والی آواز تھی، لیوفرے نے مصلح کے الفاظ سنے: "نجات آزاد ہے، بے گناہ کو سزا دی جاتی ہے، اور مجرم کو بری کر دیا جاتا ہے۔ یہ صرف مسیح کی صلیب ہے جو جنت کے دروازے کھولتی ہے اور جہنم کے دروازے بند کرتی ہے۔ "

فریل نے بڑی خوشی سے سچائی کو قبول کیا۔ پولس کی تبدیلی کی مثال کے بعد، وہ روایت کی قید سے خدا کے بچوں کی آزادی کی طرف متوجہ ہوا۔ اس نے کہا: "ایک بھڑکتے بھیڑیے کا قاتل دل رکھنے کے بجائے، میں ایک نرم اور بے ضرر بھیڑ کے بچے کی طرح سکون سے لوٹ آیا، اپنے دل کو پوپ سے بالکل ہٹا کر اور یسوع مسیح کو دے دیا۔"

جبکہ لیفیور نے اپنے طلباء میں روشنی پھیلانا جاری رکھا، فارل، مسیح کے مقصد میں اتنا ہی پرجوش تھا جتنا کہ وہ پوپ میں رہا تھا، عوام میں سچائی کا اعلان کرنے نکلا۔ چرچ کے ایک معزز، بشپ آف میوکس، جلد ہی اس کے ساتھ شامل ہوئے۔
اپنی مہارتوں اور فصاحت کے باعث اعلیٰ امتیاز کے حامل دیگر اساتذہ خوشخبری کے اعلان میں شامل ہوئے، کاریگروں اور کسانوں کے گھروں سے لے کر شاہی محل تک تمام طبقات میں پیروکار جیتے۔ فرانسس اول کی بہن، اس وقت کے حکمران بادشاہ، نے اصلاح شدہ عقیدہ قبول کیا۔ بادشاہ اور ملکہ ماں خود کچھ وقت کے لیے اسے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھتی تھیں، اور مصلحین بڑی امیدوں کے ساتھ اس وقت کا انتظار کر رہے تھے جب فرانس خوشخبری کے لیے جیت جائے گا۔

لیکن، ان کی امیدیں پوری نہیں ہوئیں۔ مصیبتیں اور ایذارسانی مسیح کے شاگردوں کے منتظر تھے۔
تاہم، یہ رحمدلی سے ان کی آنکھوں سے اوجھل تھا۔ امن کا وقت آیا تاکہ وہ طوفان کا مقابلہ کرنے کی طاقت حاصل کر سکیں۔ اور اصلاح تیزی سے آگے بڑھی۔ Meauxکے بشپ نے پادریوں اور لوگوں دونوں کو ہدایت دینے کے لیے اپنے ڈائیسیز میں جوش سے کام کیا۔

جاہل اور فاسق پادریوں کو ہٹا دیا گیا اور جہاں تک ممکن ہو سکا ان کی جگہ اہل علم اور پرہیزگاری نے لے لی۔ بشپ کی بہت خواہش تھی کہ اس کے لوگ اپنے لیے خدا کے کلام تک رسائی حاصل کر سکیں، اور یہ جلد ہی پوری ہو گئی۔ Lefèvreنے نئے عہد نامے کا ترجمہ شروع کیا، اور اسی وقت جب لوتھر کی جرمن بائبل Wittenbergمیں چھپ رہی تھی، فرانسیسی زبان کا نیا عہد نامہ Meauxمیں شائع ہوا۔ بشپ نے اسے گردش کرنے میں کوئی کسر یا خرچ نہیں چھوڑا۔

Machine Translated by Google

اپنے پارشوں میں، اور جلد ہی Meauxکے کسانوں کے پاس مقدس صحیفے تھے۔

پیاس سے مرنے والے مسافروں کے طور پر خوشی سے زندہ پانی کے چشمے کی بارش ہوتی ہے، تو ان
روحوں کو آسمان سے پیغام ملا۔ کھیتوں میں کام کرنے والے اور ورکشاپوں میں کام کرنے والوں نے بائبل کی قیمتی سچائیوں کے بارے میں بات کر کے اپنی روزمرہ کی محنت میں حوصلہ افزائی کی۔ رات کو، ہوٹلوں میں جانے کے بجائے، وہ خدا کا کلام پڑھنے اور دعا اور حمد میں متحد ہونے کے لیے ایک دوسرے کے گھروں میں جمع ہوتے تھے۔ ان کمیونٹیز میں جلد ہی ایک عظیم تبدیلی نے خود کو ظاہر کیا۔ اگرچہ وہ عاجز طبقے سے تعلق رکھتے تھے اور محنتی اور ناخواندہ کسان تھے، لیکن ان کی زندگیوں میں خدائی فضل کی تبدیلی اور ترقی کی طاقت نظر آتی تھی۔ عاجز، محبت کرنے والے اور مقدس، وہ اس بات کے گواہ رہے کہ خوشخبری ان لوگوں کے لیے کیا کرے گی جو اسے خلوص دل سے قبول کرتے ہیں۔

Meauxمیں روشن ہونے والی روشنی نے اپنی کرنیں بہت دور تک پھیلائیں۔ ہر روز تبدیل ہونے والوں
کی تعداد میں اضافہ ہوتا گیا۔ درجہ بندی کا غصہ کچھ عرصے کے لیے بادشاہ کے زیر کنٹرول تھا، جو راہبوں کی تنگ نظری کو حقیر سمجھتا تھا۔ لیکن پوپ کے سردار آخر کار غالب آ گئے۔ آگ کے لئے داغ گلاب. Meauxکے بشپ نے، داؤ اور واپسی کے درمیان انتخاب کرنے پر مجبور کیا، اس نے آسان راستہ قبول کیا۔ لیکن لیڈر کے گرنے کے باوجود ریوڑ ڈٹا رہا۔ بہت سے لوگوں نے شعلوں کے درمیان سچائی کی گواہی دی۔ شہادت میں ان کی ہمت اور وفاداری سے، ان عاجز عیسائیوں نے ہزاروں لوگوں سے بات کی جنہوں نے امن کے دنوں میں کبھی ان کی گواہی نہیں سنی تھی۔

یہ صرف عاجز اور غریب ہی نہیں تھے جنہوں نے مصائب اور طنز کے درمیان مسیح کی گواہی دینے کی
ہمت کی۔ محل اور محل کے عالی شان ہالوں میں وہ شاہی روحیں رہتی تھیں جن کے لیے سچائی کو دولت، سماجی مقام یا جان سے بھی زیادہ اہمیت دی جاتی تھی۔ امرا کے زرہ بکتر میں بشپ کے لباس اور میٹر سے زیادہ شاندار اور پرعزم جذبہ چھپا ہوا تھا۔ Luís de Berquinپیدائشی طور پر عظیم تھا، ایک بہادر اور شائستہ نائٹ مطالعہ کے لیے وقف تھا، آداب اور ناقابل تسخیر اخلاق کے ساتھ۔ ایک مصنف کا کہنا ہے: "وہ پوپ کے قوانین کے وفادار پیروکار تھے اور عوام اور واعظوں میں ایک عظیم خدمت گزار تھے۔ اور اس نے لوتھرانزم سے خاص نفرت رکھتے ہوئے ان تمام خوبیوں کا تاج پہنایا۔" لیکن، بہت سے دوسرے لوگوں کی طرح، صحیفہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے، وہ وہاں پوپ کے عہد کی تعلیمات نہیں بلکہ لوتھر کے عقائد کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔ تب سے اس نے اپنے آپ کو پوری عقیدت کے ساتھ خوشخبری کی وجہ سے دے دیا۔

"فرانسیسی رئیسوں میں سب سے زیادہ مہذب"، اس کی ذہانت اور فصاحت، اس کی بے مثال
جرات، بہادری اور دربار میں اثر و رسوخ، جیسا کہ وہ بادشاہ کا پسندیدہ تھا، اس نے اسے بہت سے لوگوں کی طرف سے اپنے ملک کا مصلح قرار دیا تھا۔ بیزا نے کہا۔ : 'برکوئن دوسرا لوتھر ہوتا، اگر اسے فرانسس اول میں دوسرا انتخابی مل جاتا۔'" "وہ لوتھر سے بھی بدتر ہے،" پاپسٹوں نے کہا۔ وہ فرانس میں رومنسٹوں کی طرف سے سب سے زیادہ خوفزدہ تھا۔ انہوں نے اسے ایک بدعتی کے طور پر جیل میں ڈال دیا، لیکن اسے بادشاہ نے رہا کر دیا۔ برسوں اس نے مسلسل جدوجہد جاری رکھی۔

فرانسس، روم اور اصلاح کے درمیان ڈگمگاتا رہا، باری باری راہبوں کے شدید جوش کو برداشت کرتا اور اسے روکتا رہا۔ برقین کو پوپ کے حکام نے تین بار قید کیا تھا، صرف بادشاہ کے ذریعہ رہا کیا گیا تھا جس نے اپنی ذہانت اور شرافت کی تعریف میں، اسے درجہ بندی کی برائی پر قربان کرنے سے انکار کر دیا تھا۔

برقین کو فرانس میں اس خطرے کے بارے میں بار بار خبردار کیا گیا تھا، اور اسے ان لوگوں کے نقش
قدم پر چلنے کی تاکید کی گئی تھی جنہوں نے
رضاکارانہ جلاوطنی میں تحفظ پایا۔ شرمیلی اور عارضی ایراسمس، جس نے اپنی علمیت کی تمام شان و شوکت کے لیے، اس اخلاقی عظمت کی کمی تھی جو زندگی اور عزت کو سچائی کی خدمت میں رکھتی ہے، نے برقین کو لکھا: "کسی غیر ملک میں سفیر کے طور پر بھیجے جانے کے لیے کہو؛ سفر کرو۔ جرمنی، آپ بیڈے اور اس جیسے دوسروں کو جانتے ہیں؛ وہ ایک ہزار سروں والا عفریت ہے جو زہر اگل رہا ہے۔

Machine Translated by Google

ہر جگہ تمہارے دشمن لشکر ہیں۔ اگر آپ کا مقصد یسوع مسیح سے بہتر ہوتا تو وہ آپ کو اس وقت تک جانے نہیں دیتے جب تک کہ وہ آپ کو بری طرح تباہ نہ کر دیں۔ بادشاہ کی حفاظت پر زیادہ بھروسہ نہ کریں۔ کسی بھی صورت میں، مجھے تھیالوجی فیکلٹی میں شامل نہ کریں۔"

لیکن جیسے جیسے خطرات بڑھتے گئے، برقین کا جوش مزید مضبوط ہوتا گیا۔ اس طرح، ایراسمس کی پالیسی اور ماتحت مشورے کو اپنانے سے دور، اس نے اور بھی دلیرانہ اقدامات کرنے کا فیصلہ کیا۔ وہ نہ صرف حق کے دفاع میں رہے گا بلکہ گمراہی پر حملہ کرے گا۔ بدعت کا جو الزام رومی اس کے خلاف لانا چاہتے تھے اس کا مقابلہ خود اپنے خلاف کیا جائے گا۔ اس کے مخالفین میں سب سے زیادہ سرگرم اور تلخ پیرس کی عظیم یونیورسٹی کے مذہبی شعبے کے ماہر ڈاکٹر اور راہب تھے، جو شہر اور قوم دونوں میں اعلیٰ کلیسیائی حکام میں سے ایک ہے۔ ان ڈاکٹروں کی تحریروں سے برقین نے بارہ تجاویز لیے جن کو اس نے عوامی طور پر "بائبل کے خلاف اور اس لیے بدعتی" قرار دیا، اور بادشاہ سے اپیل کی کہ وہ اس تنازعہ میں جج کے طور پر کام کرے۔

بادشاہ، مخالف چیمپئنوں کی طاقت اور نفاست سے متصادم ہونے کے موقع سے انکار کرنے کو تیار نہیں، اور ان مغرور راہبوں کے غرور کو پست کرنے کے موقع سے خوش ہو کر، رومیوں کو بائبل کے ذریعے اپنے مقصد کا دفاع کرنے کی دعوت دی۔ یہ ہتھیار، وہ اچھی طرح جانتے تھے، ان کا بہت کم فائدہ ہوگا۔ جیل، اذیتیں اور جلانا وہ ہتھیار تھے جو وہ سب سے بہتر جانتے تھے۔ اب کھیل بدل چکا تھا اور انہوں نے خود کو اس گڑھے میں گرنے کے بارے میں پایا جس میں انہیں برکوئن پھینکنے کی توقع تھی۔ حیرت زدہ ہو کر اردگرد نظر دوڑاتے ہوئے فرار کا راستہ تلاش کرنے لگے۔

عین اس موقع پر، ایک گلی کے ایک کونے پر، کنواری مریم کی ایک مسخ شدہ تصویر نمودار ہوئی۔ شہر میں بڑا ہیجان تھا۔ لوگوں کا ہجوم نوحہ اور برہمی کے اظہار کے ساتھ مقام پر جمع ہوگیا۔ بادشاہ بھی سخت پریشان تھا۔ یہاں ایک ایسی صورتحال تھی جس سے راہب فائدہ اٹھا سکتے تھے، اور وہ ایسا کرنے میں جلدی کرتے تھے۔ "یہ برقین کے عقائد کے ثمرات ہیں،" انہوں نے پکارا۔ "سب کچھ برباد ہونے والا ہے -مذہب، قوانین، تخت خود -اس لوتھرن سازش سے۔"

برقین کو دوبارہ قید کر دیا گیا۔ بادشاہ پیرس سے چلا گیا اور راہبوں کو آزاد چھوڑ دیا گیا کہ وہ اپنی مرضی کے مطابق کریں۔ مصلح پر مقدمہ چلایا گیا اور اسے موت کی سزا سنائی گئی۔ اور اس خوف سے کہ فرانسسکو اسے بچانے کے لیے اب بھی مداخلت کرے گا، اس کے اعلان کے دن ہی سزا سنائی گئی۔ دوپہر کے وقت، برقین کو پھانسی کی جگہ پر لے جایا گیا۔ اس واقعے کو دیکھنے کے لیے ایک بہت بڑا ہجوم جمع ہوا، اور بہت سے لوگ ایسے تھے جنہوں نے حیرت اور تشویش کے ساتھ دیکھا کہ متاثرہ شخص کو فرانس کے بہترین، سب سے قیمتی اور شریف خاندانوں میں سے چنا گیا ہے۔ اس پے چین ہجوم کے چہروں پر حیرت، غصہ، حقارت اور تلخ نفرت لکھی ہوئی تھی۔ لیکن ایک چہرے پر کوئی سایہ نہیں منڈلاتا۔ شہید کے خیالات ہنگامہ کے اس منظر سے بہت دور تھے۔ اسے صرف اپنے رب کی موجودگی کا ہوش تھا۔

جس دکھی گاڑی میں وہ سوار تھا، اس کے تعاقب کرنے والوں کی اداس نگاہیں، وہ خوفناک موت جس کی طرف وہ جا رہا تھا، برکوئن نے ان کی بات نہیں سنی۔ وہ جو زندہ ہے اور مارا گیا اور ہمیشہ زندہ ہے، جس کے پاس موت اور جہنم کی کنجیاں ہیں، اس کے ساتھ تھا۔ برقین کا اظہار جنت کی روشنی اور سکون سے چمک رہا تھا۔ اس نے خود کو خوشگوار لباس پہنا ہوا تھا، "مخمل کی چادر، ساٹن اور دماسک کا دوپٹہ، اور سنہری جرابیں" پہن رکھی تھیں۔ وہ بادشاہوں کے بادشاہ اور متوقع کائنات کے سامنے اپنے ایمان کی گواہی دینے والا تھا؛ اور نوحہ کی کوئی علامت اس کی خوشی کو مدھم کرنے والی نہیں تھی۔

جیسے ہی جلوس ہجوم والی گلیوں سے آہستہ آہستہ آگے بڑھا، لوگوں نے پُرسکون امن، اس کی نظروں اور ظاہری شکل میں آنے والی خوشی کی فتح کو تعریف کے ساتھ نوٹ کیا۔ "وہ ہے،" اُنہوں نے کہا، "اس شخص کی طرح جو مندر میں بیٹھ کر مقدس چیزوں پر غور کرتا ہے۔"

Machine Translated by Google

آگ کے شعلوں کے درمیان، برقین نے لوگوں سے کچھ الفاظ کہنے کے لیے جدوجہد کی۔ لیکن راہب، نتیجہ
کے خوف سے، چیخنے لگے اور سپاہیوں نے اپنے ہتھیاروں کو مارنا شروع کر دیا، اور شور نے شہید کی آواز کو غرق کر دیا۔ اس
طرح، 1529میں، مہذب پیرس کی اعلیٰ ترین ادبی اور کلیسیائی اتھارٹی نے، 1793"کی آبادی کو اس بات کی قابلِ تقلید
مثال دی کہ کس طرح مرد ایک مرتے ہوئے آدمی کے مقدس الفاظ کو پھانسی دے کر دبا دیتے ہیں۔"

برقین کا گلا گھونٹ دیا گیا تھا اور اس کا جسم شعلوں میں بھسم ہو گیا تھا۔ ان کی موت کی خبر نے پورے
فرانس میں اصلاح پسندوں کے دوستوں میں غم کا اظہار کیا۔ لیکن اس کی مثال رائیگاں نہیں گئی۔ "ہم بھی تیار ہیں،"
سچائی کے گواہوں نے کہا، "موت کا خوش دلی سے سامنا کرنے کے لیے، آنے والی زندگی پر نظریں جمائے ہوئے ہیں۔"

Meauxمیں ظلم و ستم کے دوران، اصلاح شدہ عقیدے کے اساتذہ کا تبلیغ کا لائسنس منسوخ کر دیا گیا، اور وہ
دوسرے شعبوں کو چلے گئے۔ ،Lefèvreکچھ عرصے بعد، جرمنی چلا گیا۔ فارل اپنے بچپن کے ماحول میں روشنی پھیلانے کے
مقصد سے مشرقی فرانس میں اپنے آبائی شہر واپس آیا۔ میوکس میں جو کچھ ہو رہا تھا اس کی خبر پہلے ہی موصول ہو
چکی تھی، اور وہ سچائی جو اس نے بے خوفی کے ساتھ سکھائی وہ سننے والوں کو مل گئی۔ جلد ہی حکام نے اسے خاموش کر
دیا، اور اسے شہر سے نکال دیا گیا۔ اگرچہ وہ اب عوامی طور پر کام نہیں کر سکتا تھا، لیکن اس نے میدانی علاقوں اور
دیہاتوں کو عبور کیا، نجی گھروں میں، الگ تھلگ گھاس کے میدانوں میں پڑھایا، جنگلوں میں اور پتھریلی غاروں میں پناہ
تلاش کی جو اس کی جوانی میں چھپنے کی جگہ تھیں۔ خُدا اُسے بڑی آزمائشوں کے لیے تیار کر رہا تھا۔ فاریل نے کہا، "شیطان
کی صلیبیں، ایذارسانی، اور گھات لگانا، جن سے میں واقف ہوں، اور وہ واقعی اس سے کہیں زیادہ ہیں جو میں اپنی طاقت
میں برداشت کر سکتا ہوں، لیکن خدا میرا باپ ہے؛ اس نے میری مدد کی ہے اور میری مدد کرے گا۔ ضروری طاقت کے ساتھ۔"

جیسا کہ رسولی دنوں میں، ایذارسانی نے "انجیل کے زیادہ فائدے میں حصہ ڈالا" (فل ۔(1:12پیرس اور میؤکس
سے ممنوعہ، "وہ لوگ جو بیرون ملک بکھرے ہوئے تھے، ہر جگہ گئے، کلام کا اعلان کرتے ہوئے" (اعمال ۔(8:4اور اس طرح
روشنی فرانس کے بہت سے دور دراز صوبوں میں بھیجی گئی۔

خدا ابھی بھی کارکنوں کو اپنے مقصد کو آگے بڑھانے کے لیے تیار کر رہا تھا۔ پیرس کے اسکولوں میں سے ایک میں
ایک مراقبہ کرنے والا، پرسکون نوجوان تھا، جو ایک طاقتور اور تیز دماغ کے آثار دکھاتا تھا، جو زندگی کی قابل ذکر درستگی،
فکری جوش اور مذہبی عقیدت سے کم نہیں تھا۔ اس کی ذہانت اور درخواست نے جلد ہی اسے کالج کا فخر بنا دیا، اور یہ
پہلے سے ہی متوقع تھا کہ جان کیلون چرچ کے سب سے قابل اور معزز محافظوں میں سے ایک ہوگا۔ لیکن الہی روشنی کی
ایک کرن علمیت اور توہم پرستی کی دیواروں میں گھس گئی جس میں کیلون نے خود کو پھنسا ہوا پایا۔ اس نے کانپتے ہوئے
نئے عقائد کے بارے میں سنا، اس میں شک نہیں کیا کہ بدعت اس آگ کے مستحق ہیں جس کی انہیں مذمت کی گئی
تھی۔ تاہم، لاشعوری طور پر، اسے بدعت کا سامنا کرنا پڑا اور پروٹسٹنٹ تعلیم کا مقابلہ کرنے میں رومن الہیات کی طاقت
کو جانچنے پر مجبور کیا گیا۔

کیلون کا ایک کزن جو اصلاح پسندوں میں شامل ہوا تھا پیرس میں تھا۔ دونوں رشتہ دار اکثر اُن مسائل سے ملتے
اور بات چیت کرتے تھے جو مسیحی دنیا کو پریشان کر رہے تھے۔ "دنیا میں صرف دو مذاہب ہیں"، پروٹسٹنٹ اولیوٹن نے کہا۔
"پہلی قسم کا مذہب وہ ہے جسے انسانوں نے بنایا ہے، اور اس میں انسان کو تقریبات اور اچھے کاموں سے نجات ملتی ہے؛
دوسرا وہ مذہب ہے جو بائبل میں نازل ہوا ہے اور انسان کو صرف اور صرف اللہ کے فضل سے نجات حاصل کرنے کی تعلیم
دیتا ہے۔ خدا." "میں آپ کے نئے عقائد میں سے کوئی نہیں چاہتا،" کیلون نے کہا۔ "کیا آپ کو لگتا ہے کہ میں نے اپنے تمام دن
غلطی میں گزارے ہیں؟"

لیکن اس کے ذہن میں ایسے خیالات جاگزیں تھے جنہیں مرضی سے نکالا نہیں جا سکتا تھا۔ اپنے چیمبر میں اکیلے
اس نے اپنے کزن کی باتوں پر غور کیا۔
گناہ کی سزا اس کے ساتھ چمٹی ہوئی تھی۔ کیلون نے اپنے آپ کو ایک منصف اور مقدس جج کی موجودگی میں بغیر کسی
سفارشی کے پایا۔ مقدسین کی ثالثی، اچھے کام، چرچ کی تقریبات، سب گناہ کا کفارہ دینے کے لیے بے اختیار تھے۔ وہ اپنے
سامنے ابدی مایوسی کے اندھیرے کے سوا کچھ نہیں دیکھ سکتا تھا۔ کلیسیا کے ڈاکٹروں نے اسے فارغ کرنے کی بے سود
کوشش کی۔

Machine Translated by Google

اس کی ناخوشی. اعتراف اور توبہ بیکار تھے کیونکہ وہ روح کو خدا کے ساتھ ملا نہیں سکتے تھے۔

ان جراثیم کش جدوجہد میں مصروف ہوتے ہوئے، کیلون نے اتفاق سے ایک عوامی چوک کا دورہ کیا، وہاں ایک بدعتی کو جلاتے ہوئے دیکھا۔ وہ شہید کے چہرے پر سکون کے تاثرات دیکھ کر حیران رہ گئے۔ اس خوفناک موت کی اذیتوں کے درمیان اور چرچ کی انتہائی خوفناک مذمت کے تحت، اس نے ایسے ایمان اور ہمت کا مظاہرہ کیا کہ نوجوان طالب علم نے اپنی ہی مایوسی اور تاریکی کے ساتھ دردناک طور پر مقابلہ کیا، حالانکہ وہ چرچ کی سخت ترین اطاعت میں زندگی گزار رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ بدعتی بائبل میں ان کے ایمان کی حمایت کرتے ہیں۔ اس نے اس کا مطالعہ کرنے اور اگر ہو سکے تو اس کی خوشی کا راز دریافت کرنے کا عزم کیا۔

بائبل میں، اس نے مسیح کو دریافت کیا۔ اور اس نے کہا، "اے باپ، تیری قربانی نے تیرے غضب کو ٹھنڈا کر دیا ہے، تیرے خون نے میری نجاست کو دھو دیا ہے، تیری صلیب نے میری لعنت کو جنم دیا ہے، تیری موت نے میرے لیے کفارہ دیا ہے، ہم نے اپنے لیے بہت سی فضول بکواسیں پیدا کیں، لیکن تیرے پاس اپنے کلام کو مشعل کے طور پر میرے سامنے رکھا، اور آپ نے میرے دل کو چھو لیا، تاکہ میں یسوع کے علاوہ دیگر تمام خوبیوں سے نفرت کروں۔"

کیلون کو کہانت کے لیے تعلیم دی گئی تھی۔ جب وہ صرف بارہ سال کا تھا، تو اسے ایک چھوٹے سے چرچ کے پادری کے عہدے پر مقرر کیا گیا تھا، اور چرچ کے اصول کے مطابق، مقامی بشپ نے اس کے سر کو ٹانسر کیا تھا۔ اس نے تقدس حاصل نہیں کیا، اور نہ ہی اس نے کسی پادری کے فرائض پورے کیے، لیکن وہ پادریوں کا رکن بن گیا، اپنے عہدے کے عنوان کو برقرار رکھا اور اس کے تحت الاؤنس حاصل کیا۔

اب، یہ محسوس کرتے ہوئے کہ وہ کبھی پادری نہیں بن سکتا، اس نے کچھ عرصے کے لیے قوانین کے مطالعہ کی طرف رجوع کیا، لیکن آخر کار اس مقصد کو ترک کر دیا اور اپنی زندگی انجیل کے لیے وقف کرنے کا فیصلہ کیا۔ تاہم، وہ عوامی مبلغ بننے کے بارے میں تذبذب کا شکار تھے۔ وہ فطرتاً شرمیلا تھا اور اس عہدے کی سنگین ذمہ داریوں کے احساس سے مغلوب ہو کر اپنے آپ کو مطالعہ کے لیے وقف کرنا چاہتا تھا۔ تاہم، اس کے دوستوں کی پرجوش اپیلیں بالآخر اس کی رضامندی حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئیں۔ انہوں نے کہا: "یہ حیرت انگیز ہے کہ اس طرح کے عاجزانہ اصل والے شخص کو اتنے بڑے وقار سے سرفراز کیا جائے۔"

سکون سے، کیلون نے اپنا کام شروع کیا اور اس کے الفاظ زمین پر گرنے والی شبنم کی طرح تھے۔ اس نے پیرس چھوڑ دیا تھا اور اب ایک صوبائی شہر میں تھا، شہزادی مارگریٹ کی حفاظت میں، جو خوشخبری سے محبت کرتی تھی،

اس کی حفاظت اپنے شاگردوں کے لیے۔ کیلوینو ابھی جوان تھا، نرم اور بے مثال اثر کے ساتھ۔ لوگوں کے گھروں میں اس کا کام شروع ہو گیا۔ خاندان کے افراد سے گھرے ہوئے، اس نے بائبل پڑھی اور اپنے سامعین کی سمجھ کے لیے نجات کی سچائیوں کو کھولا۔ جنہوں نے پیغام سنا وہ دوسروں تک خوشخبری لے گئے اور جلد ہی استاد شہر سے دور دراز کے قصبوں اور دیہاتوں میں چلے گئے۔ اسے قلعہ اور جھونپڑی دونوں تک رسائی حاصل تھی اور اس نے گرجا گھروں کی بنیادیں ڈالیں جو سچائی کی دلیرانہ گواہی دیں۔

چند ماہ بعد وہ دوبارہ پیرس چلا گیا۔ پڑھے لکھے اور اہل علم کے حلقوں میں ایک غیر معمولی جوش و خروش تھا۔ قدیم زبانوں کے مطالعہ نے انسانوں کو بائبل کی طرف راغب کیا تھا، اور بہت سے لوگ جن کے دلوں کو اس کی سچائیوں نے چھوا نہیں تھا اب ان پر بے تابی سے گفتگو کرتے ہیں اور یہاں تک کہ رومن ازم کے چیمپئنوں کا مقابلہ کرتے ہیں۔

کیلون، مذہبی تنازعات کے شعبوں میں ایک ماہر جنگجو ہونے کے باوجود، ان شور مچانے والے الہیات کے مقابلے میں اس کے پاس پورا کرنے کا مشن بہت زیادہ تھا۔
مردوں کے ذہنوں میں کھلبلی مچی ہوئی تھی اور وقت آ گیا تھا کہ ان پر حقیقت آشکار کی جائے۔
جب یونیورسٹی کے ہال مذہبی مباحثوں کے شور سے بھرے ہوئے تھے، کیلون گھر گھر گیا، لوگوں کے سامنے صحیفے کھولے، انہیں مسیح کے بارے میں بتا رہے تھے، اور اسے مصلوب کیا گیا۔

خدا کے پرووِیڈینس میں، پیرس کو خوشخبری کو قبول کرنے کے لیے ایک اور دعوت ملنی چاہیے۔ Lefèvreاور Farelکی اپیلیں مسترد کر دی گئیں، لیکن پھر سے یہ پیغام اس عظیم دارالحکومت میں تمام طبقات کو سنا جانا تھا۔ بادشاہ، سے متاثر

Machine Translated by Google

سیاسی مفادات نے ابھی تک اصلاح کے خلاف روم کی حمایت نہیں کی تھی۔ تاہم، مارگریٹ اس امید پر قائم رہی کہ فرانس میں پروٹسٹنٹ ازم کی فتح ہوگی۔ اس نے فیصلہ کیا کہ پیرس میں اصلاح شدہ عقیدے کی تبلیغ کی جائے۔ بادشاہ کی غیر موجودگی کے دوران، اس نے ایک پروٹسٹنٹ وزیر کو شہر کے گرجا گھروں میں تبلیغ کرنے کا حکم دیا۔ پوپ کے معززین کی طرف سے منع کرنے پر شہزادی نے محل کے دروازے کھول دیئے۔ ان میں سے ایک ہال کو چیپل کے طور پر تیار کیا گیا تھا اور اعلان کیا گیا تھا کہ روزانہ ایک مخصوص وقت پر ایک خطبہ دیا جائے گا، اور تمام طبقات اور حالات کے شہریوں کو مدعو کیا جائے گا۔ دینی خدمت میں حصہ لینے کے لیے بھیڑ جمع تھی۔ نہ صرف چیپل بلکہ اینٹیکمبرز اور ہال بھی لوگوں سے کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے۔ ہر روز ہزاروں جمع ہوتے ہیں-

رئیس، سیاستدان، وکیل، تاجر اور کاریگر۔ بادشاہ نے ان مجلسوں کو منع کرنے کے بجائے پیرس کے دو گرجا گھروں کو کھولنے کا حکم دیا۔ اس سے پہلے کبھی بھی خدا کے کلام سے شہر کو اتنا متاثر نہیں کیا گیا تھا۔ آسمان سے زندگی کی روح لوگوں پر اپنی نعمتیں پھونکتی نظر آتی تھی۔ شرابی، بے حیائی، جھگڑے اور سستی کی جگہ میانہ روی، پاکیزگی، نظم اور کام نے لے لی۔

لیکن درجہ بندی غیر فعال نہیں تھی۔ بادشاہ نے تب بھی تبلیغ کو روکنے کے لیے مداخلت کرنے سے انکار کر دیا، اور پاپسٹوں نے آبادی کا رخ کیا۔ جاہل اور توہم پرست ہجوم کے خوف، تعصبات اور جنون کو جگانے کا کوئی ذریعہ نہیں چھوڑا گیا۔ اپنے جھوٹے اساتذہ کے سامنے آنکھیں بند کرکے پیرس کو، قدیم یروشلم کی طرح، نہ تو اس کے دورے کا وقت معلوم تھا، نہ ہی ان چیزوں کا جو اس کے امن سے تعلق رکھتی تھیں۔ دو سال تک دارالحکومت میں خدا کے کلام کی تبلیغ ہوتی رہی۔ لیکن اگرچہ بہت سے تھے جنہوں نے خوشخبری کو قبول کیا، زیادہ تر لوگوں نے اسے مسترد کر دیا۔

فرانسس نے محض اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے رواداری کا مظاہرہ کیا تھا، اور پاپسٹ بادشاہ پر اپنی بالادستی دوبارہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ گرجا گھروں کو دوبارہ بند کر دیا گیا اور الاؤ لگا دیا گیا۔

کیلون ابھی بھی پیرس میں ہی تھا، مطالعہ، مراقبہ اور دعا کے ذریعے اپنے مستقبل کے کاموں کے لیے اور روشنی پھیلانا جاری رکھنے کے لیے خود کو تیار کر رہا تھا۔ تاہم، آخر کار اس کے خلاف شکوک پیدا ہو گئے۔ حکام نے اسے شعلوں کی سزا دینے کا فیصلہ کیا۔
پسپائی میں خود کو محفوظ سمجھ کر اسے خطرے کا اندازہ نہیں تھا، جب اس کے دوست اس خبر کے ساتھ عجلت میں اس کے کمرے میں پہنچے کہ افسران اسے گرفتار کرنے کے لیے جا رہے ہیں۔ اسی لمحے بیرونی دروازے پر ایک زوردار دستک سنائی دی۔
ایک لمحہ بھی ضائع نہیں ہوا۔ کچھ دوستوں نے افسروں کو دروازے پر روکا، جب کہ دوسروں نے ایک کھڑکی سے مصلح کی مدد کی، اور وہ تیزی سے شہر کے مضافات میں بھاگ گیا۔ اصلاح کے ایک کارکن دوست کی جھونپڑی میں پناہ ڈھونڈتے ہوئے، کیلون نے اپنے میزبان کے لباس میں بھیس بدلا اور کندھوں پر کدال اٹھائے اپنے سفر پر روانہ ہوا۔ جنوب کی طرف سفر کرتے ہوئے اسے دوبارہ مارگریٹ کے ڈومین میں پناہ مل گئی۔

چند مہینوں تک، مصلح طاقتور دوستوں کی حفاظت میں وہاں رہا اور پہلے کی طرح اپنے مطالعہ کے لیے وقف رہا۔ لیکن اس کا دل فرانس میں انجیلی بشارت دینے کے لیے پرعزم تھا، اور وہ زیادہ دیر تک غیر فعال نہیں رہ سکتا تھا۔ جیسے ہی طوفان تھم گیا، کیلون نے Poitiersمیں کام کے ایک نئے شعبے کی تلاش کی، جہاں ایک یونیورسٹی تھی، اور جہاں نئی آراء کو پہلے ہی پذیرائی ملی تھی۔ تمام طبقوں کے لوگوں نے خوشخبری سنی۔ وہاں کوئی عوامی تبلیغ نہیں تھی، لیکن چیف مجسٹریٹ کے گھر میں، اس کے اپنے چیمبروں میں، اور کبھی کبھی عوامی باغ میں، کیلون نے ان لوگوں کے لیے ابدی زندگی کے الفاظ بیان کیے جو سننا چاہتے تھے۔ تھوڑی دیر کے بعد جیسے جیسے سامعین کی تعداد بڑھتی گئی، یہ خیال ہوا کہ شہر سے باہر جمع ہونا زیادہ محفوظ رہے گا۔ ایک گہری اور تنگ گھاٹی کے ساتھ ایک غار کو ملاقات کی جگہ کے طور پر منتخب کیا گیا تھا، جہاں نمایاں درختوں اور چٹانوں نے تنہائی کو مزید مکمل کر دیا تھا۔ چھوٹے چھوٹے گروہ جو شہر سے نکل کر مختلف سڑکوں کے ساتھ اس جگہ کی طرف بڑھے۔ اس الگ تھلگ جگہ پر، کلام پاک پڑھا اور سمجھا جاتا تھا۔ وہاں پہلی بار عشائیہ منایا گیا۔

Machine Translated by Google

فرانس کے پروٹسٹنٹ کے ذریعہ رب کا۔ اس چھوٹے سے چرچ سے بہت سے وفادار مبشروں کو کام کرنے کے لیے بھیجا گیا تھا۔

ایک بار پھر کیلون پیرس واپس آیا۔ تب بھی وہ اس امید کو ترک نہیں کر سکتا تھا کہ فرانس بحیثیت قوم اصلاح کو قبول کر لے گا۔ تاہم کام کے تقریباً تمام دروازے بند تھے۔ انجیل کی تعلیم آگ کی طرف سیدھا راستہ لے رہی تھی۔ آخر کار اس نے جرمنی جانے کا فیصلہ کیا۔ اس نے بمشکل فرانس چھوڑا تھا جب طوفان پروٹسٹنٹ پر ٹوٹ پڑا تھا، جو کہ اگر وہ ملک میں رہتا تو یقیناً اسے عام بربادی میں مبتلا کر دیتا۔

فرانسیسی مصلحین، اپنے ملک کو جرمنی اور سوئٹزرلینڈ کے ساتھ ملتے ہوئے دیکھنے کے لیے بے چین تھے، انہوں نے روم کی توہمات کے خلاف ایک زبردست ضرب لگانے کا فیصلہ کیا، جس سے پوری قوم کو بیدار ہونا چاہیے۔ اس طرح، بڑے پیمانے پر مقابلہ کرنے والے پوسٹر پورے فرانس میں تقسیم کیے گئے۔ بجائے اس کے کہ اصلاح کی ترقی کو فروغ دیا جائے، اس پرجوش لیکن وقتی تحریک نے نہ صرف اپنے پرچار کرنے والوں کے لیے بلکہ پورے فرانس میں اصلاح پسند عقیدے کے دوستوں کے لیے بھی تباہی مچادی۔ اس نے رومیوں کو وہ کچھ دیا جو وہ طویل عرصے سے چاہتے تھے -ایک بہانہ جس سے بدعتیوں کی مکمل تباہی کا مطالبہ کیا گیا جو تخت کے استحکام اور قوم کے امن کے لیے خطرناک ہیں۔

کسی چھپے ہاتھ سے -خواہ وہ ایک لاپرواہ دوست کا تھا یا کسی چالاک مخالف کا، یہ کبھی معلوم نہیں ہوسکا تھا -ایک پوسٹر بادشاہ کے پرائیویٹ چیمبر کے دروازے پر چسپاں کیا گیا تھا۔ بادشاہ وحشت سے بھر گیا۔ اس کردار میں توہم پرستیوں پر سخت حملہ کیا گیا جو صدیوں سے پوجا پاتے تھے۔ اور شاہی موجودگی میں ان براہ راست اور خوفناک بیانات کو متعارف کرانے کی بے مثال جرات نے بادشاہ کے غصے کو بھڑکا دیا۔ اس کی حیرت میں بادشاہ کچھ دیر تک کانپتا اور بولتا رہا۔

پھر اس کے غضب کا اظہار ان خوفناک الفاظ میں ہوا: "ان سب کو گرفتار کر لیا جائے اور لوتھرانزم کو مکمل طور پر ختم کر دیا جائے۔" ڈائی کاسٹ کیا گیا تھا۔ بادشاہ نے مکمل طور پر روم کی طرف فیصلہ کر لیا تھا۔

پیرس میں ہر لوتھران کو گرفتار کرنے کے لیے فوری طور پر اقدامات کیے گئے۔
ایک غریب کاریگر، جو اصلاح شدہ عقیدے کا پیروکار تھا، جو مومنوں کو خفیہ ملاقاتوں میں بلانے کا عادی ہو چکا تھا، پکڑا گیا اور اسے فوری موت کی دھمکی کے تحت، اسے ہر پروٹسٹنٹ کے گھر پوپ کے سفیر کی رہنمائی کرنے پر مجبور کیا گیا۔ شہر. وہ اس مذموم تجویز سے گھبرا گیا، لیکن شعلوں کا خوف غالب آگیا اور وہ اپنے بھائیوں کو دھوکہ دینے پر راضی ہوگیا۔ میزبان سے پہلے اور پجاریوں، سنسروں، راہبوں اور سپاہیوں کے جلوس سے گھرا ہوا، مورین، شاہی جاسوس، غدار کے ساتھ، آہستہ آہستہ اور خاموشی سے شہر کی سڑکوں سے گزرا۔ یہ مظاہرہ ظاہری طور پر "مقدس رسم" کے اعزاز میں تھا، جو پروٹسٹنٹ کی طرف سے بڑے پیمانے پر کی جانے والی توہین کا کفارہ تھا۔ لیکن اس پریڈ کے نیچے ایک مہلک مقصد پوشیدہ تھا۔ جب وہ ایک لوتھرن کے گھر کے سامنے پہنچے تو غدار نے اشارہ کیا، لیکن کوئی لفظ نہیں بولا۔ جلوس رک گیا، گھر پر حملہ کیا گیا، خاندان کو گرفتار کیا گیا اور ہتھکڑیاں لگائی گئیں، اور خوفناک جلوس نئے متاثرین کی تلاش میں جاری رہا۔ "کوئی گھر نہیں بخشا گیا، چاہے وہ بڑا ہو یا چھوٹا، اور یہاں تک کہ پیرس یونیورسٹی کے کالج بھی نہیں... مورین نے پورے شہر کو ہلا کر رکھ دیا... دہشت کا راج شروع ہو چکا تھا۔"

متاثرین کو ظالمانہ تشدد کے ساتھ قتل کیا گیا، خصوصی احکامات دیے گئے کہ ان کی اذیت کو طول دینے کے لیے آگ کو کم کیا جائے۔ لیکن یہ مومنین فاتح کے طور پر مر گئے۔ اس کی وفاداری غیر متزلزل تھی اور اس کا سکون غیر متزلزل تھا۔ ان کے تعاقب کرنے والے، جو انہیں ان کی غیر متزلزل ثابت قدمی سے ہٹانے کے لیے بے بس تھے، شکست خوردہ محسوس کر رہے تھے۔ "پھانسی کے پھندے پیرس کے تمام محلوں میں تقسیم کیے گئے، اور پے در پے دنوں تک الاؤ جلتے رہے، جس کا مقصد بدعت کی دہشت کو فروغ دینے کے لیے پھانسیوں کو پھیلانا تھا۔ تاہم، فائدہ خوشخبری کے ساتھ رہا۔ پورا پیرس دیکھنے کے قابل تھا۔ اس قسم کے آدمیوں نے نئی رائے پیدا کی۔شہید کی داغ جیسا کوئی منبر نہیں تھا۔وہ پر سکون خوشی جس نے پھانسی کی جگہ پر چلتے ہوئے ان لوگوں کے چہروں کو منور کر دیا، ظالم شعلوں کے درمیان ان کی بہادری،

Machine Translated by Google

زخموں کی معافی، انہوں نے بہت سے لوگوں میں غصے کو رحم میں اور نفرت کو محبت میں بدل دیا، خوشخبری کے حق میں ناقابل تلافی فصاحت کے ساتھ التجا کی۔"
پادریوں نے، عوامی غصے کو بھڑکائے رکھنا چاہتے تھے، پروٹسٹنٹ کے خلاف انتہائی خوفناک الزامات کی گردش کو فروغ دیا۔ ان پر کیتھولک کے قتل عام کی سازش، حکومت کے خاتمے اور بادشاہ کو قتل کرنے کا الزام تھا۔ الزامات کی تصدیق کے لیے ثبوت کا ایک ٹکڑا بھی شامل نہیں کیا گیا۔ برائی کی یہ پیشین گوئیاں، تاہم، بالکل مختلف حالات میں اور ایک متضاد کردار کی وجہ سے پوری ہونے والی تھیں۔ کیتھولک کی طرف سے معصوم پروٹسٹنٹوں پر جو ظلم ڈھائے گئے، اس نے انتقام کا ایک وزن جمع کیا، اور، صدیوں بعد، وہی تباہی پیدا ہوئی جس کی انہوں نے پیشین گوئی کی تھی کہ بادشاہ، اس کی حکومت اور اس کی رعایا پر آنے والا ہے۔

لیکن یہ خود کافروں اور پاپسٹوں نے تیار کیا تھا۔ یہ پروٹسٹنٹ ازم کا قیام نہیں تھا، بلکہ اس کا خاتمہ، تین صدیوں بعد، فرانس پر ان خوفناک آفات کو لانا تھا۔

شکوک و شبہات، بداعتمادی اور دہشت اب معاشرے کے تمام طبقوں پر چھائی ہوئی ہے۔ عام الارم کے درمیان، یہ دیکھا گیا کہ لوتھرن کی تعلیم نے ان مردوں کے ذہنوں کو کتنی گہرائی سے پکڑ لیا ہے جو تعلیم، اثر و رسوخ اور کردار کی فضیلت کے لیے سب سے ممتاز تھے۔ امانت اور عزت کے عہدے اچانک خالی ہو گئے۔ کاریگر، پرنٹرز، طالب علم، یونیورسٹی کے پروفیسر، مصنف اور یہاں تک کہ درباری غائب ہو گئے۔ سینکڑوں پیرس سے فرار ہو گئے، رضاکارانہ طور پر خود کو اپنے وطن سے جلاوطن کر دیا، اس طرح بہت سے معاملات میں، پہلا نوٹس دیا کہ انہوں نے اصلاح شدہ عقیدے کو قبول کیا۔ پاپسٹوں نے حیرت سے ادھر ادھر دیکھا، یہ سوچ کر کہ ان کے درمیان غیر مشتبہ بدعتیوں کو برداشت کیا گیا ہے۔ اس کا غضب ان عاجز متاثرین کی بھیڑ کی طرف موڑ دیا گیا جو اس کی پہنچ میں تھے۔ جیلیں بھیڑ بھر گئی تھیں، اور ہوا میں بھڑکتی ہوئی آگ کے دھوئیں سے بادل چھا گئے تھے، جو خوشخبری کا اقرار کرنے والوں کے لیے روشن تھی۔

فرانسس اول نے علم کی نشاۃ ثانیہ کے لیے اس عظیم تحریک کے رہنما ہونے پر فخر کیا تھا جس نے 61ویں صدی کے آغاز کو نشان زد کیا۔ وہ اپنے دربار میں تمام ممالک سے خطوط کے آدمیوں کو اکٹھا کرنے میں خوش تھا۔ علم سے اس کی محبت اور راہبوں کی جہالت اور توہم پرستی کے لیے اس کی حقارت، کم از کم جزوی طور پر، اس رواداری کی سطح تک تھی جو اصلاح کو دی گئی تھی۔ لیکن، بدعت کو دبانے کے جوش سے متاثر ہو کر، علم کے اس سرپرست نے ایک فرمان جاری کیا جس میں اعلان کیا گیا کہ پورے فرانس میں پریس کو ختم کر دیا گیا ہے۔ فرانسس اول نے بہت سی ریکارڈ شدہ مثالوں میں سے ایک پیش کی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ فکری ثقافت مذہبی عدم برداشت اور ظلم و ستم کے خلاف کوئی تحفظ نہیں ہے۔

ایک پُرجوش عوامی تقریب کے ذریعے، فرانس کو مکمل طور پر پروٹسٹنٹ ازم کی تباہی کا عہد کرنا تھا۔ پادریوں نے مطالبہ کیا کہ بڑے پیمانے پر مذمت کے ساتھ بلند آسمانوں کے ساتھ کی گئی توبین کا خون میں کفارہ ادا کیا جائے، اور بادشاہ، اپنے لوگوں کے حق میں، اس خوفناک کام کو عوامی طور پر اپنی منظوری دیں۔

21جنوری، 1535، خوفناک تقریب کے لئے مقرر کیا گیا تھا. پوری قوم میں توہم پرستانہ خوف اور جنونی نفرت کو ہوا دی گئی۔ پیرس ہجوم سے بھرا ہوا تھا، جو ارد گرد کے تمام علاقوں سے آتے ہوئے، سڑکوں پر جمع تھے۔ دن کا آغاز ایک وسیع و عریض جلوس سے ہونا تھا۔ "راستے میں گھروں نے سوگوار پردے دکھائے۔ وقفے وقفے سے قربان گاہیں کھڑی کی گئیں اور ہر دروازے کے آگے "مقدس رسم" کے اعزاز میں مشعل روشن کی گئی۔

پارشوں کی صلیبوں اور جھنڈوں کے بعد شہری دو دو کر کے چلتے ہوئے اور مشعلیں لے کر آئے۔ اپنے عجیب و غریب ملبوسات میں فریئرز کے چار آرڈرز کی پیروی کی۔ اس کے بعد مشہور آثار کے وسیع ذخیرے کی پیروی کی۔ پھر عظیم کلیسائیوں کو ان کے جامنی اور سرخ رنگ کے لباس میں سوار کیا اور جواہرات سے آراستہ کیا، ایک شاندار اور شاندار نمائش۔

Machine Translated by Google

میزبان کو پیرس کے بشپ کے ذریعہ ایک شاندار پورٹیبل آسمان کے نیچے لے جایا گیا، جس کو چار اعلیٰ عہدوں کے شہزادے لے گئے۔ ان کے بعد بادشاہ آیا، اپنے تاج اور شاہی چادر کے بغیر، اس کا سر جھکا ہوا اور اس کا سر بے نقاب تھا، اور اس کے ہاتھ میں ایک پتلی موم بتی تھی۔ اس طرح فرانس کا بادشاہ عوامی طور پر ذلت میں نمودار ہوا، نہ کہ اس کی روح کو آلودہ کرنے والے برائیوں کی وجہ سے یا اس کے ہاتھوں کو داغدار ہونے والے بے گناہوں کے خون کی وجہ سے، بلکہ اس کی رعایا کے فانی گناہ کی وجہ سے جنہوں نے بڑے پیمانے پر مذمت کرنے کی جسارت کی تھی۔ اس کے فوراً بعد ملکہ اور ریاستی معززین بھی دو دو چلتے ہوئے آگئے، ہر ایک روشن مشعل کے ساتھ۔

دن کے ایجنڈے کے حصے کے طور پر، بادشاہ نے خود بشپ کے محل کے مرکزی ہال میں مملکت کے اعلیٰ حکام سے خطاب کیا۔ اپنے چہرے پر غمگین تاثرات کے ساتھ وہ ان کے سامنے نمودار ہوا، اور چھونے والے فصاحت کے ساتھ اس نے "جرم، توہین رسالت، دکھ اور رسوائی کے دن" پر افسوس کا اظہار کیا جو قوم پر پیش آیا تھا۔ اور اس نے ہر وفادار رعایا کو اس مہلک بدعت کے خاتمے میں مدد کرنے کے لیے کہا جس نے فرانس کو تباہی سے دوچار کیا تھا۔ "جناب، جیسا کہ میں آپ کا بادشاہ ہوں،" اس نے کہا، "اگر مجھے معلوم ہوتا کہ میرا اپنا ایک عضو اس مکروہ بدعنوانی سے داغدار یا آلودہ ہے تو میں اسے کاٹنے کے لیے آپ کو دے دوں گا... مزید برآں، اگر میں نے دیکھا میرا ایک بچہ اس سے متاثر ہوا، میں اسے نہیں چھوڑوں گا... میں خود اسے خدا کے حوالے کر دوں گا۔" آنسوؤں نے اس کی آواز کو دبا دیا اور پوری مجلس رو پڑی، اور ایک ہی آواز سے انہوں نے کہا: "ہم کیتھولک مذہب کے لیے جییں گے اور مریں گے!"

جس قوم نے حق کی روشنی کو ٹھکرا دیا تھا ان پر اندھیرے خوفناک ہو گئے۔ "نجات لانے والا فضل" ظاہر ہو چکا تھا، لیکن فرانس نے اپنی طاقت اور تقدس کو دیکھنے کے بعد، ہزاروں لوگوں کو اس کے الوہی حسن کی طرف متوجہ کرنے کے بعد ، شہروں اور چھوٹے دیہاتوں کو اس کی روشنی سے منور کرنے کے بعد، اسے مسترد کر دیا، تاریکی کی بجائے اندھیرے کو ترجیح دی۔ روشنی انہوں نے آسمانی تحفہ کو مسترد کر دیا تھا جب یہ انہیں پیش کیا گیا تھا۔ انہوں نے اچھے کو برائی اور برائی کو اچھا کہا تھا، یہاں تک کہ وہ اپنے ہی دھوکے کا شکار ہو گئے۔ اب، اگرچہ وہ صحیح معنوں میں یقین رکھتے تھے کہ وہ خدا کے لوگوں کو ستانے کے ذریعے اس کی خدمت کر رہے ہیں، لیکن ان کے خلوص نے انہیں بے قصور نہیں بنایا۔ وہ روشنی جو ان کی روحوں کو خون کے جرائم سے آلودہ کرنے کے فریب سے بچاتی تھی، انہوں نے اپنی مرضی سے رد کر دیا تھا۔

بدعت کو بجھانے کا پختہ حلف عظیم کیتھیڈرل میں لیا گیا تھا، جہاں تقریباً تین صدیوں بعد، "دل کی دیوی" کو ایک ایسی قوم نے تخت نشین کیا تھا جو زندہ خدا کو بھول چکی تھی۔ ایک بار پھر جلوس بن گیا اور فرانس کے نمائندے اس کام کو شروع کرنے کے لیے روانہ ہو گئے جس کی انہوں نے قسم کھائی تھی۔ جلوس کی واپسی کے راستے میں وقفے وقفے سے بدمعاشوں کو پھانسی دینے کے لیے غیبتیں لگائی گئی تھیں اور یہ منصوبہ بنایا گیا تھا کہ بادشاہ کے قریب آتے ہی الاؤ روشن کیا جائے تاکہ وہ خوفناک تماشا دیکھ سکے۔

مسیح کے ان گواہوں کی طرف سے جو اذیتیں برداشت کی گئیں ان کی تفصیلات بیان کرنے کے لیے بہت حیران کن ہیں۔ متاثرین کی جانب سے کوئی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کی گئی۔ جب انکار کرنے کو کہا گیا تو، ایک نے جواب دیا: "میں صرف ان باتوں پر یقین رکھتا ہوں جو انبیاء اور رسولوں نے اس سے پہلے تبلیغ کی، اور جس پر تمام اولیاء ایمان لائے۔ میرے ایمان کا خدا پر بھروسہ ہے جو جہنم کی تمام طاقتوں کا مقابلہ کرے گا۔"

کئی بار جلوس تشدد کی جگہوں پر رکا۔ اپنے نقطہ آغاز پر واپس آنے کے بعد، شاہی محل، ہجوم منتشر ہو گیا اور بادشاہ اور پیشوا اس دن کے واقعات سے مطمئن ہو کر اپنے گھروں کو لوٹ گئے اور خود کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ ابھی شروع کیا ہوا کام بدعت کے مکمل خاتمے تک جاری رہے گا۔

امن کی خوشخبری جسے فرانس نے مسترد کر دیا تھا اسے مؤثر طریقے سے مٹانا تھا، اور اس کے خوفناک نتائج نکلیں گے۔ 21جنوری 1793کو جس دن فرانس نے عہد کیا اس دن سے دو سو اٹھاون سال بعد

Machine Translated by Google

اصلاح پسندوں کے ظلم و ستم کے مکمل طور پر ختم ہونے کے بعد، ایک اور جلوس، بالکل مختلف مقصد کے ساتھ، پیرس کی سڑکوں سے گزرا۔ "ایک بار پھر، بادشاہ ہی مرکزی کردار تھا؛ ایک بار پھر، وہاں فسادات اور ہنگامہ آرائی ہوئی۔ ایک بار پھر، مزید متاثرین کے لیے رونا تھا۔
ایک بار پھر سیاہ پھانسی چڑھائی گئی، اور ایک بار پھر روزمرہ کے مناظر بھیانک پھانسیوں کے ساتھ ختم ہوئے۔ لوئس XVI، اپنے جیلروں اور جلادوں کے ساتھ لڑتے ہوئے، اسے گھسیٹتے ہوئے سہاروں تک لے جایا گیا اور اسے کلہاڑی کی ضرب اور اس کا کٹا ہوا سر ڈائس پر گرنے تک زبردستی رکھا گیا۔" بادشاہ واحد شکار نہیں تھا۔ اس کی پھانسی کے بعد، دہشت گردی کے دور کے خونی دنوں میں دو ہزار آٹھ سو انسانوں کو گیلوٹین نے موت کے گھاٹ اتار دیا۔

اصلاح نے کھلی بائبل کو دنیا کے سامنے پیش کیا، جس میں خدا کے قانون کے احکام کو ظاہر کیا گیا اور لوگوں کے ضمیر کے حوالے سے اپنے دعووں پر اصرار کیا۔ لامحدود محبت نے آسمان کے قوانین اور اصولوں کو انسانوں کے سامنے آشکار کیا تھا، خدا نے کہا تھا: "اس لیے ان کو برقرار رکھو اور ان پر عمل کرو، کیونکہ یہ تمہاری حکمت اور سمجھ لوگوں کی آنکھوں کے سامنے ہو گی، جو ان تمام قوانین کو سنیں گے اور وہ ان پر عمل کریں گے۔ کہو: یہ عظیم لوگ صرف عقلمند اور سمجھدار لوگ ہیں۔ (استثنیٰ 4:6)۔جب فرانس نے جنت کے تحفے کو ٹھکرا دیا، تو اس نے انتشار اور بربادی کے بیج بوئے، اور اسباب و اثر کے قانون کی بے مثال کارروائی کے نتیجے میں انقلاب اور دہشت گردی کا دور شروع ہوا۔

اشتہارات کے ذریعے ہونے والے ظلم و ستم سے بہت پہلے، نڈر اور پرجوش فریل اپنے وطن سے بھاگنے پر مجبور ہو چکا تھا۔ وہ سوئٹزرلینڈ گئے اور اپنی محنت کے ذریعے، Zwingliکے کام کی حمایت کرتے ہوئے، اصلاح کے حق میں توازن قائم کرنے میں مدد کی۔ اس کے آخری سال اسی ملک میں گزارنے تھے، پھر بھی اس نے فرانس میں اصلاحات پر اپنا فیصلہ کن اثر ڈالنا جاری رکھا۔ اپنی جلاوطنی کے پہلے سالوں کے دوران، اس کی کوششیں خاص طور پر اپنے آبائی ملک میں خوشخبری پھیلانے پر مرکوز تھیں۔ اس نے سرحد کے قریب علاقے میں رہنے والے اپنے ہم وطنوں کے درمیان تبلیغ میں کافی وقت گزارا، جہاں اس نے انتھک چوکسی کے ساتھ تنازعہ کو دیکھا اور حوصلہ افزائی اور مشورے کے الفاظ سے مدد فراہم کی۔ دوسرے جلاوطنوں کی مدد سے جرمن مصلحین کی تحریروں کا فرانسیسی زبان میں ترجمہ کیا گیا اور گیلک بائبل کے ساتھ بڑی مقدار میں چھپائی گئی۔

colporteursکی کارروائی کے ذریعے، ان کاموں کو فرانس میں بڑے پیمانے پر فروخت کیا گیا تھا. انہیں کم قیمت پر کولپورٹروں کو فراہم کیا گیا، اور اس طرح فروخت سے حاصل ہونے والے منافع نے انہیں کام جاری رکھنے کے قابل بنایا۔

فارل نے ایک پرائمری اسکول ٹیچر کی عاجزانہ آڑ میں سوئٹزرلینڈ میں اپنی ملازمت میں داخلہ لیا۔ ایک الگ تھلگ پارش میں جا کر، اس نے اپنے آپ کو بچوں کی تعلیم کے لیے وقف کر دیا۔
عام تدریسی مضامین کے علاوہ، اس نے بچوں کے ذریعے والدین تک پہنچنے کی امید کرتے ہوئے، کلام پاک کی سچائیوں کو احتیاط سے متعارف کرایا۔ کچھ ایسے بھی تھے جو ایمان لائے، لیکن پادریوں نے مداخلت کرکے کام کو روک دیا، اور توہم پرست ملک کے لوگ ان کی مخالفت کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ "یہ مسیح کی خوشخبری نہیں ہو سکتی،" پادریوں نے اصرار کیا، "کیونکہ اس کی تبلیغ امن نہیں بلکہ جنگ لاتی ہے۔" پہلے شاگردوں کی طرح، جب ایک شہر میں ستایا گیا تو وہ دوسرے شہر بھاگ گیا۔ گاؤں سے گاؤں، شہر سے شہر، فریل پیدل چل پڑا، بھوک، سردی اور تھکاوٹ اور ہر جگہ اپنی جان کے خطرے میں۔ وہ بازاروں، گرجا گھروں اور بعض اوقات گرجا گھروں کے منبروں سے تبلیغ کرتا تھا۔ کچھ مواقع پر، میں نے گرجہ گھر کو سامعین سے خالی پایا۔ دوسری بار اس کی تبلیغ میں چیخ و پکار اور طنز کے ساتھ خلل پڑتا تھا۔ اور پھر اسے منبر سے پرتشدد طریقے سے چھین لیا گیا۔ ایک سے زیادہ بار اسے بھیڑ نے پکڑ لیا اور تقریباً مارا پیٹا۔ اگرچہ اکثر پسپا ہوا، وہ انتھک ثابت قدمی کے ساتھ حملے میں واپس آیا۔ اور، یکے بعد دیگرے، اس نے مشاہدہ کیا کہ وہ قصبات اور شہر جو پاپائیت کے مضبوط گڑھ تھے، خوشخبری کے لیے اپنے دروازے کھول دیے۔ چھوٹی پارش جس میں اس نے پہلے کام کیا تھا جلد ہی اصلاح شدہ عقیدے کو قبول کر لیا۔ مورات اور نیوکاٹیل کے شہروں نے بھی رومن رسومات کو ترک کر دیا اور اپنے گرجا گھروں سے بت پرست تصاویر کو ہٹا دیا۔

Machine Translated by Google

فیرل طویل عرصے سے جنیوا میں پروٹسٹنٹ معیار زندگی کو نافذ کرنا چاہتا تھا۔
اگر اس شہر کو فتح کر لیا جائے تو یہ فرانس، سوئٹزرلینڈ اور اٹلی میں اصلاح کا مرکز ہو گا۔ اس مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے اس نے اپنا کام جاری رکھا، یہاں تک کہ آس پاس کے بہت سے شہر اور دیہات فتح ہو گئے۔ پھر، صرف ایک دوست کے ساتھ، وہ جنیوا میں داخل ہوا۔ اسے صرف دو خطبے دینے کی اجازت تھی۔ پادریوں نے، سول حکام سے اس کی مذمت حاصل کرنے کی بے سود کوشش کرتے ہوئے، اسے ایک کلیسائی کونسل کے سامنے پیش ہونے کے لیے بلایا۔ وہ اپنے کپڑوں کے نیچے چھپائے ہوئے ہتھیاروں کے ساتھ وہاں گئے اور اسے قتل کرنے کا عزم کیا۔ ہال کے باہر، ایک مشتعل ہجوم لاٹھیوں اور تلواروں کے ساتھ جمع ہو گیا تھا، تاکہ یہ یقینی بنایا جا سکے کہ اگر فارل کونسل سے فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا تو اسے مار دیا جائے گا۔ تاہم مجسٹریٹ اور مسلح فورس کی موجودگی نے اسے بچا لیا۔ اگلی صبح سویرے اسے اور اس کے ساتھی کو جھیل کے پار حفاظت کی طرف لے جایا گیا۔ یوں جنیوا میں انجیلی بشارت دینے کی اپنی پہلی کوشش ختم ہوئی۔

اگلے تجربے کے لیے اس سے بھی زیادہ شائستہ آلے کا انتخاب کیا گیا، ایک نوجوان اس قدر اعتدال پسند شکل کا تھا کہ اصلاح پسندی کے پیشہ ور دوستوں نے بھی اس کے ساتھ سرد مہری کا برتاؤ کیا۔ لیکن وہ کیا کر سکتا تھا جہاں فارل کو رد کر دیا گیا تھا۔ کوئی کم ہمت اور تجربہ کار اس طوفان کا کیسے مقابلہ کر سکتا ہے جس کے سامنے سب سے مضبوط اور بہادر بھاگنے پر مجبور ہو گیا تھا۔ "نہ طاقت سے نہ طاقت سے بلکہ میری روح سے، خداوند فرماتا ہے۔" (زیک ۔4:6"خدا نے اس دنیا کی کمزور چیزوں کا انتخاب کیا تاکہ طاقتوروں کو گمراہ کیا جا سکے۔" "کیونکہ خُدا کی حماقت آدمیوں سے زیادہ عقلمند ہے اور خُدا کی کمزوری آدمیوں سے زیادہ طاقتور ہے۔" (1 کور 1:27اور ۔25

فرونٹ نے پرائمری اسکول ٹیچر کے طور پر اپنا کام شروع کیا۔ وہ سچائیاں جو اس نے سکول میں بچوں کو سکھائی تھیں وہ گھر میں دہرائی تھیں۔ جلد ہی والدین بائبل کی وضاحت سننے گئے، یہاں تک کہ کلاس روم توجہ سے سننے والوں سے بھر گیا۔
نئے عہد نامے اور ٹریکٹس کی کاپیاں بڑے پیمانے پر تقسیم کی گئیں، اور بہت سے لوگوں تک پہنچ گئیں جو نئے عقائد کو کھلے عام سننے کی ہمت نہیں رکھتے تھے۔ کچھ عرصے کے بعد یہ مشنری بھی بھاگنے پر مجبور ہو گیا لیکن اس نے جو سچائیاں سکھائی تھیں اس نے لوگوں کے ذہنوں پر قبضہ کر لیا تھا۔ اصلاحات کو نافذ کیا گیا تھا اور اسے مضبوط اور بڑھانا جاری رکھا گیا تھا۔ مبلغین واپس آئے، اور ان کی محنتوں کے ذریعے بالآخر جنیوا میں پروٹسٹنٹ عبادت کا قیام عمل میں آیا۔

اس شہر نے اپنے آپ کو اصلاح کے لیے پہلے ہی اعلان کر دیا تھا جب کیلون، مختلف آوارہ گردیوں اور مصیبتوں کے بعد، اس کے پورٹلز سے گزرا۔ اپنے آبائی شہر کے آخری دورے سے واپسی پر، وہ باسل کی طرف جا رہا تھا، جب چارلس پنجم کی فوجوں کے زیر قبضہ ایک سیدھی سڑک مل گئی، تو وہ جنیوا کے راستے ایک چکر دار راستہ اختیار کرنے پر مجبور ہوا۔

فریل نے اس دورے میں خدا کا ہاتھ پہچانا۔ اگرچہ جنیوا نے اصلاح شدہ عقیدے کو قبول کر لیا تھا، لیکن وہاں ایک عظیم کام ہونا باقی تھا۔ یہ برادریوں کے طور پر نہیں بلکہ افراد کے طور پر ہے کہ مرد خدا کو تبدیل کرتے ہیں۔ تخلیق نو کا کام روح القدس کی طاقت سے دل اور ضمیر میں ہونا چاہیے، نہ کہ کونسلوں کے حکموں سے۔ اگرچہ جنیوا کے لوگوں نے روم کی اتھارٹی کو مسترد کر دیا تھا، لیکن وہ ان برائیوں کو ترک کرنے کے لیے تیار نہیں تھے جو اس کے دور حکومت میں پروان چڑھے تھے۔ وہاں انجیل کے خالص اصولوں کو قائم کرنا، اور ان لوگوں کو اس مقام پر بھرنے کے لیے تیار کرنا جس پر پرووِیڈنس نے انہیں بلایا تھا، کوئی ہلکا کام نہیں تھا۔

فیرل کو یقین تھا کہ اسے کیلوینو میں کوئی ایسا شخص ملا ہے جس کے ساتھ وہ اس کام میں متحد ہو سکتا ہے۔
خدا کے نام پر، اس نے سنجیدگی سے اور فوری طور پر نوجوان مبشر سے وہاں رہنے اور کام کرنے کی التجا کی۔ کیلوینو ڈرتے ڈرتے پیچھے ہٹ گیا۔ شرمیلی اور امن پسند، وہ اس جنیون کے جرات مندانہ، آزاد اور یہاں تک کہ متشدد جذبے کے ساتھ رابطے سے ڈرتا تھا۔ آپ کی صحت کی نزاکت، آپ کی مطالعہ کی عادات کے ساتھ،

Machine Translated by Google

اسے پیچھے ہٹنے کی طرف راغب کیا۔ اس یقین کے ساتھ کہ وہ اپنے قلم کے ذریعے اصلاح کے مقصد کو بہتر طریقے سے انجام دے سکتا ہے، وہ خاموش اعتکاف تلاش کرنا چاہتا تھا اور وہاں پریس کے ذریعے چرچوں کو ہدایت دیتا اور ان کی اصلاح کرتا تھا۔ لیکن فریل کی پختہ نصیحت اس کے پاس آئی، تاہم، آسمان سے براہ راست بلاوا کے طور پر، اور اس نے انکار کرنے کی ہمت نہیں کی۔ اُس نے کہا: "مجھے ایسا لگتا تھا جیسے خدا کا ہاتھ آسمان سے بڑھا اور اُسے پکڑ لیا ہے، اُسے اٹل جگہ پر کھڑا کر دیا ہے جہاں سے وہ جانے کے لیے بے چین تھا۔"

اس وقت پروٹسٹنٹ کاز کو بڑے خطرات گھیرے ہوئے تھے۔ پوپ کے انتھما جنیوا کے خلاف گرجتے رہے، اور طاقتور قوموں نے اسے تباہی کی دھمکی دی۔
یہ چھوٹا شہر کس طرح طاقتور تنظیمی ڈھانچے کا مقابلہ کرسکتا ہے جس نے اکثر بادشاہوں اور شہنشاہوں کو تسلیم کرنے پر مجبور کیا تھا؟ وہ دنیا کے عظیم فاتحوں کی فوجوں کا سامنا کیسے کر سکتی تھی؟

پوری عیسائیت میں پروٹسٹنٹ ازم کو زبردست مخالفوں سے خطرہ تھا۔ اصلاح کی پہلی کامیابیوں کے بعد، روم نے اپنی تباہی کے لیے نئی قوتوں کو طلب کیا۔ اس وقت، Jesuitsکی ترتیب پیدا کی گئی تھی، جو پاپائیت کے تمام چیمپئنز میں سب سے زیادہ ظالمانہ، بے ایمان اور طاقتور تھا۔ تمام زمینی رشتوں اور انسانی مفادات سے الگ ہو کر، فطری محبتوں کی پکار کے سامنے بے بس، اپنی پوری وجہ اور ضمیر کو جھنجھوڑ کر، وہ خود حکم کے علاوہ کوئی اصول یا ربط نہیں جانتے تھے۔ اور اس کی طاقت کو بڑھانے کے سوا کوئی فرض نہیں۔ مسیح کی خوشخبری نے اپنے پیروکاروں کو خطرے کا سامنا کرنے اور سردی، بھوک، محنت اور غربت کے ذریعے مصائب کو برداشت کرنے کے قابل بنایا تھا، تاکہ اذیت، تھپانے اور داغ کے سامنے سچائی کا جھنڈا بلند کیا جا سکے۔ ان قوتوں کا مقابلہ کرنے کے لیے، یسوعیت نے اپنے پیروکاروں کو ایک جنون سے متاثر کیا جس نے انہیں اسی طرح کے خطرات کو برداشت کرنے، اور سچائی کی طاقت اور دھوکہ دہی کے تمام ہتھیاروں کا مقابلہ کرنے کے قابل بنایا۔ ان کے لیے کوئی ایسا بڑا جرم نہیں تھا جس کا وہ ارتکاب کر سکتے تھے، کوئی دھوکہ ایسا نہیں تھا جس پر عمل کرنا اتنا گھٹیا تھا، کوئی بھیس ایسا نہیں تھا جس کا فرض کرنا مشکل ہو۔ غربت اور عاجزی کی دائمی قسمیں کھاتے ہوئے، یہ ان کا مطالعہ شدہ مقصد تھا کہ وہ دولت اور طاقت حاصل کریں تاکہ پروٹسٹنٹ ازم کی تباہی اور پوپ کی بالادستی کی بحالی کے لیے خود کو وقف کر سکیں۔

جب وہ اپنے حکم کے ارکان کے طور پر نمودار ہوئے، تو انہوں نے اپنے آپ کو تقدس کا لباس زیب تن کیا، جیلوں اور ہسپتالوں کا دورہ کیا، بیماروں اور غریبوں کی دیکھ بھال کی، دنیا کو ترک کرنے کا دعویٰ کیا، اور یسوع کے مقدس نام کو اٹھائے ہوئے، جو نیک کاموں میں مصروف تھے۔ لیکن اس معصوم ظاہری کے نیچے انتہائی مجرمانہ اور مہلک مقاصد پوشیدہ تھے۔ یہ حکم کا ایک بنیادی اصول تھا کہ سرے اسباب کو جائز قرار دیتے ہیں۔ اس ضابطہ کے مطابق، جھوٹ، چوری، جھوٹ، قتل نہ صرف قابل معافی تھے، بلکہ قابل ستائش تھے، جب وہ چرچ کے مفادات کی خدمت کرتے تھے۔ مختلف بھیسوں میں چھپے، انہوں نے ریاستی کاموں کے لیے اپنا راستہ تیار کیا، بادشاہوں کے مشیر بننے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے اور قوموں کی سیاست کی تشکیل کی۔ وہ اپنے آقاؤں کے جاسوس کے طور پر کام کرنے کے لیے نوکر بن گئے۔ انہوں نے شہزادوں اور امرا کے بچوں کے لیے اسکول اور عام لوگوں کے لیے اسکول بنائے۔ اور پروٹسٹنٹ والدین کے بچوں کو پوپ کی رسمیں ماننے پر مجبور کیا گیا۔ رومی عبادات کی تمام ظاہری شان و شوکت کو ذہن کو بھٹکانے اور اندھا کرنے اور تخیل کو مسحور کرنے کے لیے پیش کیا گیا تھا۔

اس طرح جس آزادی کے لیے والدین نے جدوجہد کی تھی اور اپنا خون بہایا تھا اس سے بچوں نے غداری کی تھی۔ Jesuits تیزی سے پورے یورپ میں پھیل گئے، اور وہ جہاں بھی گئے وہاں پوپ کے عہد کا احیاء ہوا۔

ان کو زیادہ طاقت دینے کے لیے، ایک پوپ بیل جاری کیا گیا تھا جس میں انکوزیشن کو دوبارہ قائم کیا گیا تھا۔
کیتھولک ممالک میں بھی اس عمومی نفرت کے باوجود، اس قابل سزا عدالت کو پوپ کے رہنماؤں نے دوبارہ قائم کیا، اور اس کے خفیہ عقوبت خانوں میں ظلم و بربریت، جو کہ دن کی روشنی کو برداشت کرنے کے قابل بھی نہیں تھی، دہرائی گئی۔
بہت سے ممالک میں، قوم کے ہزاروں اور ہزاروں پھول، سب سے زیادہ پاکیزہ اور اعلیٰ ترین، انتہائی ذہین اور اعلیٰ تعلیم یافتہ، متقی اور پرہیزگار۔

Machine Translated by Google

عقیدت مند پادری، محنتی اور محب وطن شہری، شاندار اسکالر، باصلاحیت فنکار، اور ہنر مند کاریگر مارے گئے یا دوسرے ملکوں کو بھاگنے پر مجبور ہوئے۔
یہ وہ ذرائع تھے جن کو روم نے اصلاح کی روشنی کو بجھانے، بائبل کو انسانوں سے چھیننے اور تاریک دور کی جہالت اور توہم پرستی کو بحال کرنے کے لیے استعمال کیا تھا۔ لیکن خُدا کی برکت اور اُن بزرگوں کی محنتوں کے تحت جنہیں اُس نے لوتھر کی جانشینی کے لیے کھڑا کیا تھا، پروٹسٹنٹ ازم کا خاتمہ نہیں ہوا۔ یہ شہزادوں کے احسان یا بازوؤں سے نہیں تھا کہ اسے طاقت ملی۔ سب سے چھوٹے ملک، سب سے عاجز اور کم طاقتور قومیں اس کا گڑھ بن گئیں۔ یہ ایک چھوٹا سا جنیوا تھا، جو سب سے زیادہ طاقتور دشمنوں کے درمیان تھا جو اس کی تباہی کی سازش کر رہے تھے۔ یہ شمالی سمندر کے ساتھ اپنے ریتیلے ساحلوں کے ساتھ ہالینڈ تھا، جو اسپین کے ظلم کے خلاف لڑ رہا تھا، جو اس وقت اقوام کا سب سے بڑا اور سب سے زیادہ امیر تھا۔ یہ سرد اور جراثیم سے پاک سویڈن تھا، جس نے اصلاح کے لیے فتوحات حاصل کیں۔

تقریباً تیس سال تک، کیلون نے جنیوا میں کام کیا، پہلے وہاں ایک چرچ قائم کیا جس نے بائبل کی اخلاقیات کو اپنایا، اور پھر پورے یورپ میں اصلاح کو آگے بڑھایا۔ عوامی لیڈر کی حیثیت سے ان کا طرز عمل بے قصور نہیں تھا اور نہ ہی ان کے عقائد غلطی سے مبرا تھے۔

لیکن اس نے سچائیوں کو عام کرنے میں اہم کردار ادا کیا جو اپنے زمانے میں خاص اہمیت کی حامل تھیں، پاپائیت کے تیز رفتار دھارے کے خلاف پروٹسٹنٹ ازم کے اصولوں کو برقرار رکھنے اور اصلاح شدہ گرجا گھروں میں تکبر اور بدعنوانی کی جگہ سادگی اور زندگی کی پاکیزگی کو فروغ دینے میں۔ رومانوی تعلیم کے ذریعہ۔

جنیوا سے، اشاعتیں اور اساتذہ اصلاح شدہ عقائد کو پھیلانے کے لیے نکلے۔ اس مقام تک تمام ممالک کے ستائے ہوئے افراد ہدایت، مشورے اور حوصلہ افزائی کی تلاش میں نکلے۔ کیلون کا شہر پورے مغربی یورپ کے ستائے ہوئے اصلاح پسندوں کی پناہ گاہ بن گیا۔ صدیوں تک جاری رہنے والے خوفناک طوفانوں سے بھاگتے ہوئے فراری جنیوا کے دروازوں پر پہنچے۔

بھوکے، زخمی، گھر اور رشتہ داروں سے محروم، ان کا خوش دلی اور خوش اسلوبی سے استقبال کیا گیا اور نرمی سے پیش آیا۔ اور وہاں ایک گھر پا کر انہوں نے اپنے گود کے شہر کو اپنی مہارت، حکمت اور تقویٰ سے نوازا۔ وہاں پناہ لینے والے بہت سے لوگ روم کے ظلم کا مقابلہ کرنے کے لیے اپنے ہی ملک واپس چلے گئے۔ جان ناکس، بہادر سکاٹش مصلح، نہ کہ انگلش پیوریٹن، ہالینڈ اور اسپین کے پروٹسٹنٹ اور فرانس کے ہیوگیننٹس، جنیوا سے اپنی آبائی سرزمین کے اندھیروں کو روشن کرنے کے لیے سچائی کی مشعل لے کر گئے۔

Machine Translated by Google

باب 13

نیدرلینڈز اور اسکینڈینیویا میں اصلاحات

نیدرلینڈز میں، پوپ کے ظلم نے بہت جلد ایک فیصلہ کن احتجاج کو جنم دیا۔
لوتھر کے زمانے سے سات سو سال پہلے، رومن پوپ کو دو بشپوں نے بے خوفی سے تنقید کا نشانہ بنایا تھا، جنہیں روم میں سفارت خانے پر بھیجا گیا تھا، "ہولی سی" کے حقیقی کردار کو جانتے تھے۔ "خُدا نے کلیسیا کو اپنی ملکہ اور بیوی بنایا، اپنے خاندان کے لیے ایک عظیم اور ابدی رزق، اسے جہیز دیا جو خراب یا خراب نہ ہو، اور اسے ایک ابدی تاج اور عصا دیا۔ ہر وہ چیز جو فائدہ مند ہو، تم چور کی طرح روک لیتے ہو۔ تم مندر میں بھگوان کی طرح بیٹھو۔ چرواہے کے بجائے تم بھیڑ بکریوں کے بھیڑیے بن گئے ہو۔ آپ چاہتے ہیں کہ ہم مانیں کہ آپ سپریم بشپ ہیں، جب آپ ایک ظالم سے زیادہ کچھ نہیں ہیں... حالانکہ آپ کو خادموں کا خادم ہونا چاہیے، جیسا کہ آپ خود کو کہتے ہیں، آپ ربوں کا مالک بننے کی سازش کرتے ہیں... آپ توہین کرتے ہیں خدا کے حکموں پر... روح القدس تمام گرجا گھروں کا بنانے والا ہے جہاں تک زمین پھیلی ہوئی ہے... ہمارے خدا کا شہر، جس کے ہم شہری ہیں، تمام آسمانی خطوں تک پہنچتا ہے اور شہر کہلانے والے شہر سے بڑا ہے۔ بابل مقدس نبیوں کے ذریعہ، جو خدائی اور آسمان کے برابر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، اور فخر کرتا ہے کہ اس کی حکمت لافانی ہے۔ اور آخر میں، اگرچہ بغیر کسی وجہ کے، وہ کہتا ہے کہ اس نے کبھی غلطی نہیں کی اور غلطی بھی نہیں کر سکتا۔"

دوسرے لوگ اس احتجاج کی بازگشت کے لیے صدی سے صدی تک اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور وہ ابتدائی اساتذہ، جنہیں مختلف ناموں سے جانا جاتا ہے اور جو مختلف ممالک سے گزرے ہیں، والڈنسی مشنریوں کی خصوصیات کو لے کر، ہر جگہ انجیل کے علم کو پھیلاتے ہیں، اور نیدرلینڈز میں گھس گئے۔ اس کے عقائد تیزی سے پھیل گئے۔ انہوں نے والڈنسی بائبل کا ڈچ میں ترجمہ کیا۔ کہنے لگے: اس میں بڑا فائدہ ہے۔ یہ لطیفوں، افسانوں، چھوٹی چھوٹی باتوں، غلطیوں سے پاک ہے لیکن سچائی کے الفاظ پر مشتمل ہے۔ درحقیقت، یہاں اور وہاں ایک سخت پرت ہے، لیکن وہاں بھی اچھی اور مقدس چیزوں کا جوہر اور مٹھاس آسانی سے دریافت کیا جا سکتا ہے۔" چنانچہ بارہویں صدی میں قدیم عقیدے کے دوستوں نے لکھا۔

اس دوران رومیوں کے ظلم و ستم شروع ہو گئے۔ لیکن آگ کے شعلوں اور اذیتوں کے درمیان، مومنین کی تعداد میں اضافہ ہوتا چلا گیا، اور مضبوطی سے یہ اعلان کرتے رہے کہ بائبل ہی مذہب کے معاملے میں واحد ناقابل یقین اتھارٹی ہے، اور یہ کہ "کسی کو بھی ایمان لانے پر مجبور نہیں کیا جانا چاہیے، بلکہ تبلیغ کے ذریعے جیتنا چاہیے۔"

لوتھر کی تعلیمات کو کم ممالک میں مناسب جگہ ملی، اور پرجوش اور وفادار آدمی خوشخبری کی تبلیغ کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔ ہالینڈ کے ایک صوبے سے مینو سائمنز آئے۔ ایک رومن کیتھولک کے طور پر پرورش پانے والے اور کہانت کے لیے مقرر کیے گئے، وہ بائبل سے مکمل طور پر ناواقف تھے، اور اسے بدعت کے بہکاوے میں آنے کے خوف سے پڑھنا نہیں چاہتے تھے۔ جب اس کے ذہن میں تجدید کے عقیدہ کے بارے میں شک پیدا ہوا تو اس نے اسے شیطان کا فتنہ سمجھا اور دعا اور اقرار کے ذریعے اس سے چھٹکارا پانے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ منتشر ہونے کے مناظر میں مشغول، اس نے ضمیر کی الزام لگانے والی آواز کو خاموش کرنے کی کوشش کی۔ تاہم، کامیابی حاصل کرنے کے بغیر.

کچھ وقت کے بعد، وہ نئے عہد نامہ کا مطالعہ کرنے کے لئے لے گیا. اس امتحان نے، لوتھر کی تحریروں کے ساتھ، اسے اصلاح شدہ عقیدے کو قبول کرنے پر مجبور کیا۔ اس کے فوراً بعد، اس نے ایک پڑوسی گاؤں میں، دوبارہ بپتسمہ لینے کے الزام میں ایک آدمی کا سر قلم کرتے دیکھا۔ اس کی وجہ سے وہ بچوں کے بپتسمہ کے معاملے پر بائبل کا مطالعہ کرنے لگا۔ اسے صحیفہ میں اس کا جواز پیش کرنے کے لیے کوئی ثبوت نہیں ملا، لیکن اس نے دیکھا کہ بپتسمہ لینے کے لیے توبہ اور ایمان ہی ضروری تھا۔

Machine Translated by Google

مینو نے رومن چرچ چھوڑ دیا اور اپنی زندگی ان سچائیوں کو سکھانے کے لیے وقف کر دی جو اسے ملی تھیں۔
جرمنی اور ہالینڈ میں بھی جنونیوں کا ایک طبقہ مضحکہ خیز اور فتنہ انگیز عقائد، اشتعال انگیز نظم اور شائستگی کا دفاع کرنے اور تشدد اور بغاوت کو جنم دینے کے لیے کھڑا ہو گیا تھا۔ مینو نے ان تباہ کن نتائج کو دیکھا جن کی طرف یہ تحریک لامحالہ لے جائے گی، اور اس نے اپنی پوری طاقت کے ساتھ جنونیوں کی غلط تعلیمات اور وحشیانہ منصوبوں کی مخالفت کی۔ تاہم، بہت سے ایسے تھے جنہیں ان جنونی لوگوں نے گمراہ کیا تھا، لیکن جنہوں نے اپنے نقصان دہ عقائد کو چھوڑ دیا تھا۔

ابھی بھی قدیم عیسائیوں کی بہت سی اولادیں باقی ہیں، والڈینشیائی تعلیمات کا پھل۔ مینو نے ان کلاسوں میں بڑے جوش اور کامیابی کے ساتھ کام کیا۔
پچیس سال تک اس نے اپنی بیوی اور بچوں کے ساتھ سفر کیا، بڑی مشکلات اور تنگدستی کا سامنا کرنا پڑا، اور اکثر اپنی جان کے خطرے میں۔ اس نے نیدرلینڈز اور شمالی جرمنی کو عبور کیا، بنیادی طور پر عاجز طبقوں کے درمیان کام کیا، لیکن وسیع اثر و رسوخ کا مظاہرہ کیا۔ فطری طور پر فصیح، اگرچہ اس کی تعلیم محدود تھی، لیکن وہ ایک غیر متزلزل دیانت، عاجزانہ روح اور نرم مزاج اور مخلص اور پرجوش تقویٰ کے مالک تھے، اپنی زندگی میں اپنے سکھائے گئے احکام کی مثال دیتے تھے، اس طرح لوگوں کا اعتماد حاصل کرتے تھے۔ اس کے پیروکار منتشر اور مظلوم تھے۔ انہیں منسٹر کے جنونی پیروکاروں کے ساتھ الجھنے کی وجہ سے بہت نقصان اٹھانا پڑا۔ سب کچھ ہونے کے باوجود، ایک بڑی تعداد ان کے کاموں سے تبدیل ہوئی۔

ادنیٰ ممالک کے مقابلے میں کہیں بھی اصلاح شدہ نظریات کو زیادہ بے رحمی سے مسترد نہیں کیا گیا۔ چند ممالک میں ان کے حامیوں نے اس طرح کے خوفناک ظلم و ستم کا سامنا کیا ہے۔ جرمنی میں، چارلس پنجم نے اصلاح کو غیر قانونی قرار دے دیا تھا اور وہ خوشی سے اس کے تمام حامیوں کو جلا دیتا تھا۔ لیکن شہزادے اس کے ظلم کے خلاف رکاوٹ بن کر کھڑے ہو گئے۔ ادنیٰ ممالک میں اس کی طاقت زیادہ تھی اور ایذا رسانی کے احکام یکے بعد دیگرے ایک دوسرے کی پیروی کرتے رہے۔ بائبل کو پڑھنا، اسے سننا یا اس کی تبلیغ کرنا، یا اس کے بارے میں بات کرنا، شعلوں سے موت کے لائق جرم کرنا تھا۔ چھپ کر خدا سے دعا کرنا، تصویروں کے سامنے جھکنا یا زبور گانا بھی سزائے موت تھے۔ یہاں تک کہ ان لوگوں کی بھی مذمت کی گئی جنہوں نے اپنی قیاس کی غلطیوں کو ترک کیا۔ اگر وہ مرد ہوتے تو تلوار سے مر جاتے۔ اگر عورتیں ہوتیں تو انہیں زندہ دفن کر دیا جاتا۔ جو وفادار رہے وہی سزا بھگتتے رہے۔ چارلس اور فلپ دوم کے دور میں ہزاروں لوگ مارے گئے۔

ایک بار، ایک پورے خاندان کو استفسار کرنے والوں کے سامنے لے جایا گیا، جس پر بڑے پیمانے پر غائب ہونے اور گھر میں عبادت کرنے کا الزام تھا۔ اس کے خفیہ طریقوں کی چھان بین کے دوران، سب سے چھوٹے بیٹے نے جواب دیا: "ہم گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خدا ہمارے ذہنوں کو روشن کرے اور ہمارے گناہوں کو معاف کرے۔ ہمارے مجسٹریٹس سے دعا کریں تاکہ خدا ان کی حفاظت کرے۔" ججوں میں سے کچھ دل کی گہرائیوں سے متاثر ہوئے؛ تاہم، باپ اور ایک بیٹے کو داؤ پر لگا کر جلانے کی سزا سنائی گئی۔

مظلوموں کا قہر شہیدوں کے ایمان سے ملا۔ نہ صرف مرد بلکہ نازک مزاج خواتین اور جوان خواتین نے بھی عزم و ہمت کا مظاہرہ کیا۔ "بیویاں آگ میں اپنے شوہروں کے ساتھ کھڑی تھیں، اور جب وہ شعلوں سے جل رہے تھے، انہوں نے تسلی کے الفاظ سرگوشی کی یا ان کی حوصلہ افزائی کے لیے زبور گائے۔ جوان لڑکیاں اپنی زندہ قبر میں لیٹ گئیں، جیسے وہ رات کی نیند کے لیے اپنے حجروں میں داخل ہو رہی ہوں۔ ؛ یا وہ اپنے بہترین لباس میں ملبوس پھانسی گھاٹ اور آگ کی طرف گئے، جیسے وہ اپنی شادی پر جا رہے ہوں۔"

جیسا کہ اُن دنوں میں جب بُت پرستی نے انجیل کو تباہ کرنے کی کوشش کی تھی، ”عیسائیوں کا خون بیج تھا۔
ظلم و ستم نے سچائی کے گواہوں کی تعداد میں اضافہ کیا۔ سال بہ سال، بادشاہ، عوام کے ناقابل تسخیر عزم کی وجہ سے پاگل پن میں مبتلا، اپنے ظالمانہ کام پر اصرار کرتا رہا، لیکن بے سود۔ نوبل کے نیچے

Machine Translated by Google

ولیم آف اورنج، انقلاب نے آخر کار نیدرلینڈز کو خدا کی عبادت کرنے کی آزادی دی۔

پیڈمونٹ کے پہاڑوں میں، فرانس کے میدانوں میں، اور ہالینڈ کے ساحلوں پر، انجیل کی ترقی اس کے شاگردوں کے خون سے نشان زد تھی۔ لیکن شمالی ممالک میں اسے پرامن داخلہ ملا۔ وِٹنبرگ کے طلباء، اپنے گھروں کو لوٹتے ہوئے، اصلاح شدہ عقیدے کو اسکینڈینیویا لے گئے۔ لوتھر کی تحریروں کی اشاعت نے بھی روشنی پھیلائی۔ شمال کے سادہ، پرجوش لوگ بائبل کی پاکیزگی، سادگی، اور زندگی بخش سچائیوں کا خیرمقدم کرنے کے لیے روم کی بدعنوانی، عیاشی، اور توہمات سے باز آئے۔

Tausen، "ڈنمارک کا مصلح"، ایک کسان کا بیٹا تھا۔ ابتدائی عمر سے، لڑکے نے زوردار عقل کے آثار دکھائے۔ میں علم کا پیاسا تھا۔ لیکن اس کی ان حالات سے انکار کر دیا گیا جن میں اس کے والدین نے خود کو پایا، اور وہ ایک خانقاہ میں داخل ہوا۔ وہاں اس کی پاکیزگی زندگی، اس کی تندہی اور وفاداری کے ساتھ مل کر اس کے اعلیٰ کی رضا حاصل ہوئی۔ ایک تجزیہ سے پتہ چلتا ہے کہ اس کے پاس ایک ہنر تھا جس نے مستقبل میں چرچ کے لیے اچھی خدمت کا وعدہ کیا تھا۔ فیصلہ ہوا کہ انہیں جرمنی یا ہالینڈ کی کسی یونیورسٹی میں تعلیم دینی چاہیے۔ نوجوان طالب علم کو اپنے لیے اسکول کا انتخاب کرنے کی اجازت اس شرط پر دی گئی تھی کہ یہ وٹنبرگ نہیں ہے۔ علمی کو بدعت کے زہر سے بے نقاب کرنا مناسب نہیں تھا۔ یہی بات فقیروں نے کہی۔

Tausen کولون شہر گیا، جو اس وقت، آج کی طرح، رومانیت کے گڑھوں میں سے ایک تھا۔ وہاں وہ جلد ہی اساتذہ کے تصوف سے بیزار ہو گیا۔
اس وقت کے قریب اس نے لوتھر کی تحریروں کی کاپیاں حاصل کیں۔
اس نے ان کو حیرت اور خوشی کے ساتھ پڑھا، اور مصلح سے ذاتی ہدایات حاصل کرنے کی بہت خواہش کی۔ لیکن اس کو حاصل کرنے کے لیے اسے اپنے خانقاہی اعلیٰ کو ناراض کرنے اور اپنی حمایت کھونے کا خطرہ مول لینا پڑے گا۔ اس نے جلد ہی اپنا فیصلہ کر لیا اور کچھ ہی عرصے بعد وٹن برگ میں بطور طالب علم داخلہ لے لیا۔

ڈنمارک واپس آکر اپنی خانقاہ میں واپس آگئے۔ کسی کو بھی، فی الحال، یہ شبہ نہیں تھا کہ وہ لوتھرن کا ہمدرد تھا۔ توسین نے اپنا راز ظاہر نہیں کیا، لیکن اس نے اپنے ساتھیوں کے تعصبات کو ہوا دیے بغیر، انہیں ایک خالص ایمان اور مقدس زندگی کی طرف لے جانے کی کوشش کی۔ اُس نے اُن کے لیے بائبل کھولی اور اُس کے حقیقی معنی کی وضاحت کی، آخر کار اُن کو مسیح کی بطور گناہگار کی راستبازی اور اُن کی نجات کی واحد اُمید کے طور پر منادی کی۔ اس سے پہلے کا غضب بہت بڑا تھا، جس نے روم کے ایک نڈر وکیل کی حیثیت سے توسین سے غیر معمولی امیدیں وابستہ کی تھیں۔ فوری طور پر، اسے اس کی خانقاہ سے دوسری جگہ منتقل کر دیا گیا، اور سخت نگرانی میں اس کے سیل میں قید کر دیا گیا۔

اپنے نئے سرپرستوں کے خوف سے، بہت سے راہبوں نے جلد ہی خود کو پروٹسٹنٹ ازم میں تبدیل ہونے کا اعلان کر دیا۔ اپنے سیل کی سلاخوں کے ذریعے، توسین نے اپنے ساتھیوں کو سچائی کے علم سے آگاہ کیا تھا۔ اگر وہ ڈنمارک کے پادریوں کو پاننڈ سے نمٹنے کے لئے چرچ کے منصوبے میں مہارت حاصل ہوتی تو، توسین کی آواز دوبارہ کبھی نہ سنی جاتی۔ لیکن اسے کسی زیر زمین تہھانے میں دفن کرنے کے بجائے، انہوں نے اسے خانقاہ سے نکال دیا۔ اب وہ بے اختیار تھے۔

حال ہی میں جاری کردہ ایک شاہی حکم نامے میں نئے نظریے کے اساتذہ کو تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔
توسین نے تبلیغ شروع کی۔ اس کے لیے گرجا گھر کھولے گئے اور لوگ اسے سننے کے لیے جمع ہو گئے۔
دوسرے بھی خدا کے کلام کی تبلیغ کر رہے تھے۔ نیا عہد نامہ، جس کا ڈینش میں ترجمہ کیا گیا، وسیع گردش میں تھا۔
پاپسٹوں کی طرف سے کام کو تباہ کرنے کی کوششوں کے نتیجے میں اس کی سب سے بڑی توسیع ہوئی اور، کچھ ہی عرصے بعد، ڈنمارک نے ریفارمڈ کو قبول کرنے کا اعتراف کیا۔

سویڈن میں بھی وِٹنبرگ کے چشمے سے پینے والے نوجوان اپنے ہم وطنوں کے لیے زندگی کا پانی لے کر آئے۔ سویڈش ریفارمیشن کے دو رہنما، اولاف اور لارینٹیئس پیٹری، جو اوربرو کے ایک لوہار کے بیٹے تھے، نے لوتھر اور میلانچتھن کے ساتھ تعلیم حاصل کی،

Machine Translated by Google

اور سچائیوں کو جو انہوں نے سیکھا وہ سکھانے میں مستعد تھے۔ عظیم مصلح کے طور پر، اولاف نے اپنے جوش اور فصاحت سے لوگوں کو بیدار کیا، جب کہ Laurentius، Melanchthonکی طرح، ایک پرسکون اور عکاس مزاج کے ساتھ ایک دانشور تھا۔ دونوں پرجوش تقویٰ کے حامل، گہرے مذہبی تحفے اور سچائی کو پھیلانے میں غیر متزلزل جرأت کے حامل تھے۔ پاپسٹ اپوزیشن غیر حاضر نہ رہ سکے۔ کیتھولک پادریوں نے جاہل اور توہم پرست لوگوں کو اکسایا۔ اولاف پیٹری کو اکثر ہجوم نے لوٹ لیا اور کئی مواقع پر بمشکل زندہ بچ نکلا۔ تاہم، ان مصلحین کو بادشاہ کی طرف سے حمایت اور تحفظ حاصل تھا۔ چرچ آف روم کی حکمرانی میں لوگ غربت میں ڈوب گئے اور ظلم و ستم سے کچل گئے۔ صحیفوں سے محروم، محض شکلوں اور تقاریب کا مذہب رکھنے والے جن کے ذہن پر کوئی روشنی نہیں پڑتی تھی، وہ اپنے کافر بزرگوں کے توہم پرست کافر عقائد اور طریقوں کی طرف لوٹ رہے تھے۔ قوم متضاد دھڑوں میں بٹی ہوئی تھی، جن کی مسلسل جدوجہد نے سب کے مصائب میں اضافہ کیا۔ بادشاہ نے ریاست اور چرچ کی اصلاح کا عزم کیا، اور روم کے خلاف جنگ میں ان قابل معاونین کو خوش دلی سے حاصل کیا۔

بادشاہ اور سویڈن کے سرکردہ افراد کی موجودگی میں، اولاف پیٹری نے بڑی قابلیت کے ساتھ، رومن چیمپئنز کے خلاف اصلاحی عقیدے کے نظریے کا دفاع کیا۔
اُس نے اعلان کیا کہ کلیسیا کے باپ دادا کی تعلیمات صرف اُس وقت حاصل کی جانی تھیں جب وہ کلام کے مطابق ہوں؛ کہ ایمان کے ضروری عقائد کو بائبل میں واضح اور سادہ طور پر پیش کیا گیا ہے، تاکہ تمام لوگ ان کو سمجھ سکیں۔ مسیح نے کہا: "میرا نظریہ میرا نہیں ہے، بلکہ اس کا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے" (جان ؛(7:16اور پولس نے اعلان کیا کہ اگر وہ اس خوشخبری کے علاوہ کسی اور خوشخبری کی تبلیغ کرتا ہے جو اسے ملی تھی، تو وہ ہے حس ہو جائے گا (گلتیوں ۔(1:8"پھر،" مصلح نے کہا، "دوسرے، اپنی مرضی کے مطابق، اپنی مرضی کے مطابق، انہیں نجات کے لیے ضروری چیزوں کے طور پر مسلط کرنے کی جرات کیسے کریں گے؟" اس نے ظاہر کیا کہ چرچ کے احکام کو خدا کے احکام کے خلاف کوئی اختیار نہیں ہے، اور اس نے پروٹسٹنٹ کے اس عظیم اصول کو برقرار رکھا کہ "بائبل اور بائبل ہی" ایمان اور عمل کی حکمرانی ہے۔

یہ بحث، اگرچہ نسبتاً غیر واضح مرحلے پر کی گئی ہے، لیکن "ہمیں ان مردوں کا معیار دکھاتی ہے جنہوں نے اصلاح پسندوں کی فوج کے طبقے اور صفوں کو تشکیل دیا۔ جب ہم وٹنبرگ اور زیورخ کے شاندار مراکز اور لوتھر اور میلانچتھون، زونگلی اور اوکولمپیڈس جیسے نامور ناموں پر توجہ دیتے ہیں، تو ہم یہ سننے کے قابل ہوتے ہیں کہ یہ تحریک کے رہنما تھے، لیکن ماتحت ان جیسے نہیں تھے۔ ٹھیک ہے، آئیے ہم سویڈن کے غیر واضح تھیٹر اور اولاف اور لارینٹیئس پیٹری کے شائستہ ناموں کی طرف آتے ہیں - ماسٹرز سے لے کر شاگردوں تک -ہمیں کیا ملتا ہے؟ جاہل، فرقہ پرست اور شور مچانے والے نہیں؛ اس سے دور! ہم ایسے مردوں کو دیکھتے ہیں جنہوں نے خدا کے کلام کا مطالعہ کیا تھا اور جو بخوبی جانتے تھے کہ ان ہتھیاروں کو کس طرح سنبھالنا ہے جو بائبل کے ہتھیاروں نے انہیں فراہم کیے تھے۔ اسکالرز اور ماہرین الہیات جنہوں نے مکاتب کے صوفیاء اور روم کے معززین پر آسان فتح حاصل کی۔"

اس تنازعہ کے نتیجے میں، سویڈن کے بادشاہ نے پروٹسٹنٹ مذہب کو قبول کر لیا، اور کچھ ہی عرصے بعد قومی اسمبلی نے خود کو اس کے حق میں اعلان کر دیا۔ نئے عہد نامے کا ترجمہ اولاف پیٹری نے سویڈش میں کیا تھا اور بادشاہ کی خواہش کے جواب میں، دونوں بھائیوں نے پوری بائبل کا ترجمہ کیا۔ اس طرح پہلی بار سویڈن کے لوگوں نے اپنی مادری زبان میں خدا کا کلام حاصل کیا۔ ڈائٹ کی طرف سے حکم دیا گیا تھا کہ ریاست بھر میں وزراء کو صحائف کی وضاحت کرنی چاہیے، اور اسکولوں میں بچوں کو بائبل پڑھنا سکھایا جانا چاہیے۔

بلاتعطل اور یقیناً جہالت اور توہم پرستی کے اندھیروں کو انجیل کی بابرکت روشنی سے نکال دیا گیا۔ رومی جبر سے آزاد ہو کر قوم نے وہ طاقت اور عظمت حاصل کی جو اس نے پہلے کبھی حاصل نہیں کی تھی۔ سویڈن پروٹسٹنٹ ازم کے گڑھوں میں سے ایک بن گیا۔ ایک صدی بعد، شدید خطرے کے زمانے میں، یہ چھوٹی اور اب تک کی کمزور قوم یورپ کی واحد قوم تھی جس نے اس کو آزاد کرنے کے لیے مدد کا ہاتھ بڑھایا۔

Machine Translated by Google

جرمنی تیس سالہ جنگ کی خوفناک جدوجہد میں۔ ایسا لگتا تھا کہ پورا شمالی یورپ دوبارہ روم کے ظلم کی زد میں آ جائے گا۔ یہ سویڈن کی فوجیں تھیں جنہوں نے جرمنی کو پاپسٹ کامیابی کی لہر کا مقابلہ کرنے، پروٹسٹنٹ -کیلونسٹ اور لوتھرن کے لیے رواداری جیتنے اور ان ممالک میں ضمیر کی آزادی کو بحال کرنے کے قابل بنایا جنہوں نے اصلاح کو قبول کیا تھا۔

Machine Translated by Google

باب 14

دوسرے انگریز ریفارمرز
(ٹنڈیل، لیٹیمر، وشارٹ، ناکس، کرینمر اور رڈلی)

جب لوتھر جرمن لوگوں کے لیے بائبل کھول رہا تھا، جو اس وقت تک بند تھی، ٹنڈیل کو روح خدا نے انگلستان کے لیے بھی ایسا کرنے پر مجبور کیا۔ وائکلف کی بائبل کا ترجمہ لاطینی متن سے کیا گیا تھا، جس میں بہت سی غلطیاں تھیں۔

یہ کبھی چھپا ہی نہیں تھا اور مخطوطہ کی کاپیوں کی قیمت اتنی زیادہ تھی کہ صرف چند دولت مند آدمی یا رئیس انہیں حاصل کر سکتے تھے۔ مزید برآں، چرچ کی طرف سے سختی سے ممنوع ہونے کی وجہ سے، مقدس جلد کی نسبتاً کم نشریات تھی۔ 1516میں، لوتھر کے مقالے کے شائع ہونے سے ایک سال پہلے، ایراسمس نے نئے عہد نامے کا اپنا گریکو-لاطینی ورژن شائع کیا۔ اب، پہلی بار، خدا کا کلام اصل زبان میں چھپا۔ اس کام میں پہلے کے نسخوں میں بہت سی غلطیوں کو درست کیا گیا اور مفہوم کو واضح کیا گیا۔ اس نے بہت سے پڑھے لکھے طبقے کو سچائی کے بارے میں بہتر علم حاصل کیا، اور اصلاح کے کام کو نئی تحریک دی۔ لیکن عام لوگ پھر بھی، زیادہ تر حصے کے لیے، خدا کے کلام کو حاصل کرنے سے روکے ہوئے تھے۔ ٹنڈیل نے اپنے ہم وطنوں کو بائبل دینے میں وائکلف کا کام مکمل کرنا تھا۔

ایک محنتی طالب علم اور سچائی کے پرجوش متلاشی کے طور پر، اس نے یونانی عہد نامہ اراسمس کی خوشخبری حاصل کی۔ اُس نے بے خوف ہو کر اپنے اعتقادات کی تبلیغ کی، اس بات کا اعادہ کیا کہ تمام عقیدہ صحیفوں سے ثابت ہے۔ پوپش کے اس دعوے پر کہ چرچ نے بائبل دی تھی اور صرف وہی اس کی وضاحت کر سکتی تھی، ٹنڈیل نے جواب دیا: "کیا آپ جانتے ہیں کہ عقابوں کو اپنا شکار تلاش کرنا کس نے سکھایا؟ وہی خدا اپنے بھوکے بچوں کو اپنے کلام میں باپ کو تلاش کرنا سکھاتا ہے۔ جس نے ہمیں صحیفے دیئے ہیں، آپ ہی ہیں جنہوں نے انہیں ہم سے چھپا رکھا ہے، آپ ہی ہیں جو ان کو سکھانے والوں کو جلاتے ہیں، اور اگر آپ کر سکتے تو آپ خود صحیفوں کو جلا دیتے۔"

ٹنڈیل کی منادی نے بہت دلچسپی پیدا کی۔ بہت سے لوگوں نے سچائی کو قبول کیا۔
لیکن پادری چوکس رہے اور جیسے ہی وہ میدان سے نکلا، انہوں نے دھمکیوں اور بہتان تراشی کے ذریعے اس کے کام کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔ بار بار اپنے کام میں کامیاب ہوتے رہے۔ "آہ!" ٹنڈیل نے پکارا، "کیا کیا جا سکتا ہے؟ جب میں ایک جگہ بوتا ہوں، دشمن اس کھیت کو تباہ کر دیتا ہے جسے میں نے ابھی چھوڑا ہے۔ میں ہر جگہ نہیں ہو سکتا۔ اوہ! اگر عیسائیوں کے پاس اپنی زبان میں مقدس صحیفے ہوتے، خود ان صوفیاء کی مخالفت کرتے ہیں۔ بائبل کے بغیر عام آدمی کو سچائی پر قائم کرنا ناممکن ہے۔"

ایک نیا مقصد پھر آپ کے دماغ پر قبضہ کر لیتا ہے۔ اُس نے کہا: ”یہ اسرائیل کی زبان میں یہوواہ کی ہیکل میں زبور گائے جاتے تھے۔ اور کیا انگلستان کی زبان ہمارے درمیان خوشخبری نہیں بولے گی؟... کیا چرچ میں فجر کے وقت دوپہر کے وقت کم روشنی ہونی چاہیے؟... عیسائیوں کو اپنی مادری زبان میں نیا عہد نامہ پڑھنا چاہیے۔" چرچ کے ڈاکٹر اور اساتذہ آپس میں اختلاف کیا۔ صرف بائبل کے ذریعے ہی لوگ سچائی تک پہنچ سکتے ہیں۔" ایک اس ڈاکٹر پر یقین رکھتا ہے، دوسرا اس میں... اب، ان مصنفین میں سے ہر ایک دوسرے سے متصادم ہے۔ پھر، ہم کیسے جان سکتے ہیں کہ یہ یا وہ صحیح بول رہا ہے یا غلط؟... کیسے؟... یقیناً خدا کے کلام سے۔"

کچھ ہی دیر بعد، ایک مشہور کیتھولک ڈاکٹر نے، جو اس کے ساتھ جھگڑے میں مصروف تھا، چیخ کر کہا: "ہمارے لیے یہ بہتر ہوگا کہ ہم پوپ کے قوانین کے بغیر خدا کے قوانین کے بغیر رہیں۔" ٹنڈیل نے جواب دیا: "میں پوپ اور اس کے تمام قوانین کی خلاف ورزی کرتا ہوں؛ اور اگر خدا نے میری جان بخشی تو میں جلد ہی ایک ایسے لڑکے کو بناؤں گا جو ہل چلاتا ہے، آپ سے زیادہ صحیفوں سے واقف ہوں۔"

Machine Translated by Google

ٹنڈیل نے جس مقصد کی کاشت شروع کی تھی، لوگوں کو ان کی اپنی زبان میں نئے عہد نامے کے صحیفے دینے کے لیے، اب اس کی تصدیق ہو گئی تھی، اور اس نے فوراً اس کام کے لیے خود کو وقف کر دیا۔ ظلم و ستم کا شکار ہو کر گھر سے نکال کر لندن چلے گئے اور وہاں کچھ عرصہ پریشان ہوئے بغیر اپنا کام جاری رکھا۔ لیکن پھر پاپسٹوں کے تشدد نے اسے بھاگنے پر مجبور کردیا۔ ایسا لگتا تھا کہ تمام انگلستان اس کے قریب آ گیا ہے۔ اس لیے اس نے جرمنی میں پناہ لینے کا فیصلہ کیا۔ وہاں اس نے نئے عہد نامے کو انگریزی میں چھاپنا شروع کیا۔ دو بار کام میں خلل پڑا۔ لیکن جب ایک شہر میں چھپنے سے منع کیا گیا تو وہ دوسرے شہر چلا گیا۔ آخر کار، وہ ورمز کی طرف روانہ ہوا، جہاں چند سال پہلے، لوتھر نے ڈائٹ سے پہلے انجیل کا دفاع کیا تھا۔ اس پرانے شہر میں اصلاح کے بہت سے دوست تھے، اور ٹنڈیل نے بغیر کسی رکاوٹ کے اپنا کام جاری رکھا۔ نئے عہد نامے کی تین ہزار کاپیاں جلد ہی ختم ہو گئیں اور اسی سال ایک اور ایڈیشن تیار ہوا۔

بڑے عزم اور استقامت کے ساتھ اس نے اپنا کام جاری رکھا۔ اگرچہ انگریزی حکام نے اپنی بندرگاہوں کو سخت ترین نگرانی میں رکھا، لیکن خدا کا کلام خفیہ طور پر مختلف طریقوں سے لندن پہنچایا گیا اور وہاں سے پورے ملک میں پھیلایا گیا۔ پاپسٹوں نے سچ کو دبانے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ ڈرہم کے بشپ نے ایک بار ایک کتاب فروش سے خریدا جو ٹنڈیل کا دوست تھا، اس کی بائبلوں کا پورا ذخیرہ، ان کو تباہ کرنے کے مقصد سے، اس طرح اس کام میں بہت زیادہ رکاوٹ پیدا کرنا تھا۔ لیکن، اس کے برعکس، اس طرح فراہم کردہ رقم سے، ایک نئے اور بہتر ایڈیشن کے لیے مواد حاصل کیا گیا، جو بصورت دیگر شائع نہیں ہو سکتا تھا۔ جب ٹنڈیل کو بعد میں گرفتار کیا گیا تو اسے اس شرط پر آزادی کی پیشکش کی گئی کہ وہ ان لوگوں کے نام ظاہر کرے جنہوں نے اس کی بائبلوں کی طباعت کے اخراجات پورے کرنے میں اس کی مدد کی تھی۔ اس نے جواب دیا کہ ڈرہم کے بشپ نے کسی اور سے زیادہ کام کیا ہے، کیونکہ اس کے پاس جو کتابیں رہ گئی ہیں ان کی بہت زیادہ قیمت ادا کر کے اس نے انہیں اچھے جذبے کے ساتھ آگے بڑھنے کے قابل بنایا ہے۔

ٹنڈیل کو دھوکہ دیا گیا اور اس کے دشمنوں کے حوالے کر دیا گیا، وہ کئی مہینوں تک جیل میں رہا۔ آخرکار، اس نے اپنے ایمان کی گواہی دی، ایک شہید کی موت کا سامنا کرنا پڑا۔ لیکن اس کے تیار کردہ ہتھیاروں نے دوسرے فوجیوں کو صدیوں تک لڑنے کے قابل بنایا، یہاں تک کہ ہمارے زمانے میں بھی۔

لاٹیمر نے منبر سے دلیل دی کہ بائبل کو لوگوں کی زبان میں پڑھنا چاہیے۔
اس نے کہا: "مقدس کتاب کا مصنف خود خدا ہے اور یہ صحیفہ اپنے مصنف کی طاقت اور ابدیت میں شریک ہے۔ کوئی بادشاہ، شہنشاہ، مجسٹریٹ یا گورنر ایسا نہیں جو اس کی اطاعت سے مستثنیٰ ہو۔ آئیے ہم انسانی روایت کے ان شارٹ کٹس سے ہوشیار رہیں جو پتھروں، جھاڑیوں اور اکھڑے ہوئے درختوں سے بھرے ہوئے ہیں۔ آئیے ہم کلام کی سیدھی راہ پر چلیں۔ ہمیں اس بات کی فکر نہیں کرنی چاہیے کہ والدین نے کیا کیا، بلکہ انہیں کیا کرنا چاہیے تھا۔

بارنس اور فریتھ، ٹنڈیل کے وفادار دوست، سچائی کے دفاع کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے۔
ان کے پیچھے رڈلیز اور کرینمر آئے۔ انگریزی اصلاح کے یہ رہنما پڑھے لکھے آدمی تھے، اور ان میں سے زیادہ تر رومی رفاقت میں ان کے جوش اور تقویٰ کی وجہ سے بہت سراہا گیا تھا۔ پاپائیت کے خلاف ان کی مخالفت کا نتیجہ ان کے "ہولی سی" کی غلطیوں کے علم کے نتیجے میں ہوا۔ بابل کے اسرار سے اس کی واقفیت نے اس کے خلاف اس کی گواہیوں کو زیادہ طاقت بخشی۔

"کیا آپ جانتے ہیں،" لاٹیمر نے کہا، "سارے انگلینڈ میں سب سے زیادہ محنتی بشپ کون ہے؟ میں آپ کو یہ سنتا اور سنتا ہوا دیکھ رہا ہوں کہ مجھے اس کا نام دینا چاہیے۔ میں آپ کو بتاؤں گا: یہ شیطان ہے۔ وہ کبھی بھی اپنے ڈائوسیس کو نہیں چھوڑتا۔ اسے کبھی نہ چھوڑنا۔" بیکار پائے گا۔
جب چاہو اسے تلاش کرو اور وہ ہمیشہ اپنے ہل کے ساتھ گھر میں رہے گا۔
آپ اسے کبھی غافل نہیں پائیں گے، میں آپ کو یقین دلاتا ہوں۔ جہاں شیطان رہتا ہے وہ اس طرح ہے: کتابوں کے ساتھ اور موم بتیوں کے ساتھ۔ بائبل کے ساتھ اور مالا کے ساتھ باہر؛ انجیل کی روشنی کے ساتھ باہر نکلیں اور موم بتی کی روشنی میں آئیں، ہاں، دوپہر کے وقت! مسیح کی صلیب کے نیچے، purgatory purgatoryطویل زندہ؛ ننگے، غریبوں اور لوگوں کو لباس پہنانے سے دور

Machine Translated by Google

غلط اور تصویروں کی آرائش اور پتھروں اور لکڑی کی خوش کن آرائش کے ساتھ جیو۔ خُدا اور اُس کے سب سے مقدس کلام کے ساتھ، روایات، انسانی کونسلوں اور ایک بے حس پوپ کے ساتھ آئیں۔ اوہ! خدا کرے کہ ہمارے پیشوا اچھے عقیدے کی مکئی بونے میں اتنے ہی مستعد ہوں، جیسے شیطان گھاس بونے میں!

ان مصلحین کے ذریعہ برقرار رکھا گیا عظیم اصول، وہی اصول جس کا والڈینس، وائکلف، جان ہس، لوتھر، زونگلی اور ان کے پیروکاروں نے دفاع کیا تھا، عقیدہ اور عمل کے اصول کے طور پر مقدس صحیفوں کا ناقابل یقین اختیار تھا۔

انہوں نے مذہب کے معاملات میں ضمیر کو کنٹرول کرنے کے لئے پوپ، کونسلوں، چرچ کے فادروں اور بادشاہوں کے حق کا مقابلہ کیا۔ بائبل ان کا اختیار تھا اور اس کی تعلیمات سے انہوں نے تمام عقائد اور دکھاوے کی جانچ کی۔

خُدا اور اُس کے کلام پر ایمان نے اُن مقدس مردوں کو برقرار رکھا جب انہوں نے اپنی جانیں داؤ پر لگا دیں۔ لاٹیمر نے شہادت میں اپنے ساتھی سے کہا جب شعلے ان کی آوازوں کو خاموش کرنے والے تھے: "تسلی سے رہو، ہم آج انگلستان میں ایک ایسی روشنی روشن کریں گے، جو خدا کے فضل سے، مجھے امید ہے کہ، کبھی بجھ نہیں سکے گی۔"

سکاٹ لینڈ میں، کولمبا اور اس کے ساتھیوں کے ذریعے بوئے گئے سچائی کے بیج کبھی مکمل طور پر تباہ نہیں ہوئے۔ سینکڑوں سالوں تک، انگلستان کے گرجا گھروں کے روم کے تابع ہونے کے بعد، سکاٹ لینڈ کے لوگوں نے اپنی آزادی کو برقرار رکھا۔
تاہم، 21ویں صدی میں، پاپائیت نے وہاں خود کو قائم کیا، اور کسی دوسرے ملک میں اس نے زیادہ مطلق تسلط کا استعمال نہیں کیا۔ کہیں گہرا اندھیرا نہیں تھا۔ تاہم، اندھیرے کو چھیدنے اور آنے والے دن کا وعدہ لانے کے لیے روشنی کی کرنیں وہاں نمودار ہوئیں۔ لولارڈز، بائبل اور وائکلف کی تعلیمات کے ساتھ انگلستان سے آئے، انجیل کے علم کو محفوظ رکھنے کے لیے بہت کچھ کیا، اور ہر صدی میں اس کے گواہ اور شہداء ہوتے تھے۔

عظیم اصلاح کے آغاز کے ساتھ ہی لوتھر کی تحریریں آئیں، اور پھر ٹنڈیل کا انگریزی نیا عہد نامہ۔ درجہ بندی کے لیے ناقابلِ فہم، یہ قاصد خاموشی سے پہاڑوں اور وادیوں کو عبور کر کے سکاٹ لینڈ میں حق کی تقریباً بُجھی ہوئی مشعل کو روشن کرتے رہے، اور اس کام کو بجھاتے رہے جو روم نے چار صدیوں کے جبر میں کیا تھا۔

پھر شہیدوں کے خون نے تحریک کو نئی تحریک دی۔ پوپش رہنما، اچانک اس خطرے سے بیدار ہوئے جس سے ان کے مقصد کے لیے خطرہ تھا، اسکاٹ لینڈ کے چند معزز اور معزز بیٹوں کو جلا دیا۔ وہ ایک منبر کو کھڑا کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کر رہے تھے، جہاں سے ان مرنے والے گواہوں کی باتیں پورے ملک میں سنائی دے رہی تھیں، جو روم کی بیڑیاں ہلانے کے پختہ ارادے سے لوگوں کی روحوں کو جھنجھوڑ رہی تھیں۔

ہیملٹن اور وشارٹ، کردار کے ساتھ ساتھ پیدائش کے لحاظ سے بھی عظیم، عاجز شاگردوں کی ایک بڑی تعداد کے ساتھ، اپنی جانیں داؤ پر لگا دیں۔ لیکن وشارٹ کی بھڑکتی ہوئی چتا سے وہ شخص آیا جسے شعلوں کو خاموش نہیں کرنا چاہئے، وہ جو خدا کے نیچے، اسکاٹ لینڈ میں پوپ کی حکمرانی کو موت کے دھچکے سے نمٹائے گا۔

جان ناکس نے چرچ کی روایات اور تصوف سے منہ موڑ لیا تھا، تاکہ خدا کے کلام کی سچائیوں پر عمل کیا جا سکے۔
اور وشارٹ کی تعلیمات نے روم کی کمیونین کو ترک کرنے اور ستائے ہوئے اصلاح پسندوں میں شامل ہونے کے اس کے عزم کی تصدیق کر دی تھی۔

اپنے ساتھیوں کی طرف سے مبلغ کا عہدہ سنبھالنے پر آمادہ ہو کر وہ اپنی ذمہ داری سے پیچھے ہٹ گئے اور کئی دنوں کی تنہائی اور تکلیف دہ کشمکش کے بعد ہی وہ راضی ہو گئے۔ لیکن، اس عہدے کو قبول کرنے کے بعد، جب تک ان کی زندگی باقی رہی، وہ غیرمتزلزل عزم اور غیر متزلزل حوصلے کے ساتھ آگے بڑھے۔

یہ وفادار اور سچا مصلح انسان کے چہرے سے خوفزدہ نہیں تھا۔ شہادت کی آگ، جو اس کے ارد گرد بھڑک رہی تھی، اس کے جوش کو زیادہ شدت کے ساتھ ابھارنے کا کام کرتی تھی۔ جلاد کی کلہاڑی اس کے سر پر خطرناک طریقے سے لٹک رہی تھی،

Machine Translated by Google

اس نے اپنی پوزیشن برقرار رکھی، بت پرستی کو منہدم کرنے کے لیے دائیں اور بائیں زور دار ضربیں لگائیں۔

جب اسکاٹس کی ملکہ سے آمنے سامنے لایا گیا، جس کی موجودگی میں بہت سے پروٹسٹنٹ رہنماؤں کا جوش کمزور ہو گیا تھا، جان ناکس نے سچائی کی اٹل گواہی دی۔ یہ لاڈ پیار سے نہیں جیتا جائے گا۔ دھمکیوں کے آگے نہیں جھکیں گے۔
ملکہ نے اس پر بدعت کا الزام لگایا۔ اس نے لوگوں کو ریاست کی طرف سے ممنوع مذہب حاصل کرنے کی تعلیم دی تھی، اس نے اعلان کیا، اور اس طرح خدا کے حکم کی خلاف ورزی کی تھی جو رعایا کو اپنے شہزادوں کی اطاعت کرنے کا حکم دیتا ہے۔ ناکس نے سختی سے جواب دیا: "چونکہ سچا مذہب شہزادوں سے نہیں نکلتا اور نہ ہی اس کا اختیار ان سے حاصل ہوتا ہے، بلکہ صرف ازلی خدا کی طرف سے، رعایا اپنے مذہب کو شہزادوں کے ذائقے کے مطابق ڈھالنے کی پابند نہیں ہوتی، کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ شہزادے، باقی سب، خدا کے سچے مذہب سے سب سے زیادہ جاہل ہیں... اگر ابراہیم کی ساری نسل فرعون کے مذہب کی ہوتی، جس کی وہ ایک مدت تک تابع رہے، میں آپ سے پوچھتا ہوں، میڈم: آپ کون سا مذہب اختیار کرتیں؟ زمین پر کون سا مذہب ہوتا؟... اور اس طرح آپ دیکھ سکتے ہیں کہ رعایا اپنے شہزادوں کے مذہب کو اختیار کرنے کی پابند نہیں ہے، حالانکہ ان کو عزت دینے کی سفارش کی گئی ہے۔"

ملکہ مریم نے کہا: "آپ صحیفے کی ایک طرح سے تشریح کرتے ہیں اور وہ
دوسری طرف رومن ماسٹرز۔ میں کس پر یقین کروں اور کون جج ہوگا؟"
"تمہیں خدا پر یقین رکھنا چاہیے، جو اپنے کلام میں واضح طور پر کہتا ہے،" مصلح نے جواب دیا۔ "اور جو کچھ کلام سکھاتا ہے اس سے آگے، آپ کو ایک یا دوسرے پر یقین نہیں کرنا چاہیے۔ خدا کا کلام اپنے آپ میں واضح ہے؛ اور اگر کسی جگہ اندھیرا ہے، تو روح القدس، جو کبھی بھی اپنے آپ سے متصادم نہیں ہوتا ہے، یہ اس معاملے کی مزید وضاحت کرتا ہے۔ واضح طور پر دوسری جگہوں پر۔ پس اس میں کوئی شک باقی نہیں رہ سکتا سوائے ان لوگوں کے جو ضدی طور پر جاہل ہیں۔" یہ وہ سچائیاں تھیں جو نڈر مصلح نے اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر شاہی خاندان کے کانوں کو سنائی تھیں۔ اسی ناقابل تسخیر ہمت کے ساتھ اس نے اپنے مقصد کو برقرار رکھا، دعا کرتے ہوئے اور لارڈز کی لڑائیاں لڑتے رہے، یہاں تک کہ اسکاٹ لینڈ خود کو پوپ کے عہد سے آزاد کرنے میں کامیاب ہوگیا۔

انگلینڈ میں، قومی مذہب کے طور پر پروٹسٹنٹ ازم کا قیام سست پڑ گیا لیکن ظلم و ستم کو مکمل طور پر روک نہیں پایا۔ اگرچہ روم کے بہت سے عقائد کو ترک کر دیا گیا تھا، لیکن ان کی کچھ شکلیں ابھی تک برقرار نہیں تھیں۔ پوپ کی بالادستی کو مسترد کر دیا گیا، لیکن اس کی جگہ بادشاہ کو چرچ کے سربراہ کے طور پر تخت نشین کر دیا گیا۔ چرچ کی عبادت کی خدمت میں ابھی بھی خوشخبری کی پاکیزگی اور سادگی سے بہت بڑی رخصتی تھی۔ مذہبی رواداری کا عظیم اصول ابھی تک سمجھ میں نہیں آیا تھا۔ اگرچہ روم نے بدعت کے خلاف جو خوفناک ظلم کیے تھے وہ پروٹسٹنٹ حکمرانوں نے شاذ و نادر ہی استعمال کیے تھے، لیکن ہر آدمی کے اپنے ضمیر کے حکم کے مطابق خدا کی عبادت کرنے کے حق کو ابھی تک تسلیم نہیں کیا گیا تھا۔ ہر ایک کو عقائد کو قبول کرنے اور قائم کلیسیا کی طرف سے تجویز کردہ عبادت کی شکلوں کا مشاہدہ کرنے کی ضرورت تھی۔ اختلاف کرنے والوں کو سیکڑوں سالوں تک، زیادہ یا کم حد تک ظلم و ستم کا سامنا کرنا پڑا۔

71ویں صدی میں ہزاروں پادریوں کو ان کے فرائض سے برطرف کر دیا گیا۔ لوگوں کو بھاری جرمانے، قید اور ملک بدری کی سزا کے تحت، چرچ کی طرف سے اجازت کے علاوہ کسی بھی مذہبی اجتماع میں شرکت سے منع کیا گیا تھا۔ وہ وفادار روحیں جو خدا کی عبادت کے لیے اکٹھے ہونے سے گریز نہیں کر سکتی تھیں، اندھیری گلیوں میں، اداس چھتوں میں، اور، مخصوص موسموں میں، جنگل میں آدھی رات کو جمع ہونے پر مجبور تھیں۔ جنگل کی خوش آئند گہرائیوں میں، ایک مندر جو خود خدا نے تعمیر کیا تھا، رب کے وہ بکھرے ہوئے اور ستائے ہوئے بچے دعا اور حمد میں اپنی روحیں نچھاور کرنے کے لیے جمع ہوئے۔

لیکن تمام احتیاطی تدابیر کے باوجود، بہت سے لوگوں نے اپنے ایمان کے لیے دکھ اٹھائے۔ جیلیں بھری ہوئی تھیں۔ خاندان الگ ہو گئے۔ بہت سے لوگوں کو بیرون ملک بھیج دیا گیا۔

Machine Translated by Google

تاہم، خدا اپنے لوگوں کے ساتھ تھا، اور ظلم و ستم ان کی گواہی کو خاموش نہیں کر سکتا تھا۔ بہت سے لوگ سمندر کے اس پار امریکہ ہجرت کرنے پر مجبور ہوئے اور وہاں انہوں نے شہری اور مذہبی آزادی کی بنیاد ڈالی، جو اس ملک کی شان و شوکت رہی ہے۔

ایک بار پھر، جیسا کہ رسولی دنوں میں ہوا، ایذا رسانی خوشخبری کے حق میں تھی۔ ایک متلی کرنے والی تہھانے میں، آزادی پسندوں اور مجرموں سے بھری ہوئی، جان بنیان نے جنت کی حقیقی فضا میں سانس لی۔ اور وہاں اس نے تباہی کی سرزمین سے آسمانی شہر تک حاجی کے سفر کی اپنی شاندار تمثیل لکھی۔ تقریباً دو سو سالوں سے بیڈفورڈ جیل کی وہ آواز متحرک طاقت کے ساتھ مردوں کے دلوں تک پہنچی ہے۔ بنیان کی تصنیف ، گنہگاروں کے چیف کے لیے حجاج کی ترقی اور بہت زیادہ فضل نے زندگی کے راستے پر بہت سے قدموں کی رہنمائی کی ہے۔

بیکسٹر، فلیول، ایلین، اور ہنر، تعلیم، اور گہرے مسیحی تجربے کے حامل دوسرے لوگ، ایک بار سنتوں سے وابستہ ایمان کے دلیرانہ دفاع میں کھڑے ہوئے۔ ان لوگوں کے ذریعہ کئے گئے کام، جن کی مذمت اور اس دنیا کے حکمرانوں نے رد کیا، وہ کبھی فنا نہیں ہو سکتا۔ دی فاؤنٹین آف لائف اینڈ دی میتھڈ آف گریس، جو فلیول نے لکھا ہے، نے ہزاروں لوگوں کو سکھایا ہے کہ وہ مسیح پر اپنی روحوں کی دیکھ بھال پر بھروسہ کریں۔ بیکسٹر کے ریفارمڈ پادری نے بہت سے لوگوں کے لیے ایک نعمت ثابت کیا جو خدا کے کام کی بحالی کی خواہش رکھتے تھے، اور دی ایٹرنل ریسٹ آف دی سینٹس نے اپنا کام روحوں کو "خُدا کے لوگوں کے لیے باقی رہنے والے باقیات" میں لے جانے میں کیا۔

ایک سو سال بعد، عظیم روحانی تاریکی کے زمانے میں، وائٹ فیلڈ اور ویزلی برادران خدا کے لیے روشنی بردار بن کر نمودار ہوئے۔ قائم چرچ کی حکمرانی کے تحت، انگلستان کے لوگ ایک ایسے مذہبی زوال میں ڈوب گئے جس کی شاید ہی بت پرستی سے تمیز ہو۔ فطری مذہب پادریوں کا پسندیدہ مطالعہ تھا اور اس میں ان کی زیادہ تر الہیات شامل تھیں۔ اعلیٰ طبقے تقویٰ کو حقیر سمجھتے تھے اور خود کو جنونیت سے بالاتر ہونے پر فخر کرتے تھے۔ نچلے طبقے زیادہ تر جاہل تھے اور برائیوں کو چھوڑ دیا گیا تھا، جب کہ چرچ میں اب اتنی ہمت یا ایمان نہیں تھا کہ وہ سچائی کے بکھرے ہوئے مقصد کی حمایت کر سکے۔

ایمان کے ذریعہ جواز کا عظیم نظریہ، جو لوتھر کے ذریعہ واضح طور پر سکھایا گیا تھا، تقریباً مکمل طور پر نظروں سے اوجھل ہوچکا تھا۔ اور نجات کے لیے اچھے کاموں پر بھروسہ کرنے کا رومی اصول اپنی جگہ لے چکا تھا۔ وائٹ فیلڈ اور ویزلی برادران، قائم چرچ کے ارکان، الٰہی احسان کے مخلص درخواست گزار تھے، اور یہ انہوں نے سکھایا کہ ایک نیک زندگی اور مذہبی احکام کی پابندی سے حاصل کیا جائے۔

جب چارلس ویزلی ایک بار بیمار ہوئے اور محسوس کیا کہ موت قریب آ رہی ہے۔
قریب آتے ہوئے، اُس سے پوچھا گیا کہ اُس کی ابدی زندگی کی اُمید کو کس چیز نے سہارا دیا۔
اس کا جواب تھا، "میں نے خدا کی خدمت کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔" جیسا کہ جس دوست نے سوال پوچھا تھا وہ اپنے جواب سے پوری طرح مطمئن نہیں تھا، ویزلی نے سوچا، "کیا! کیا میری کوششیں امید کے لیے کافی بنیاد نہیں ہیں؟

کیا وہ مجھے میری کوششوں سے محروم کر دے گا؟ میرے پاس بھروسہ کرنے کے لیے کچھ بھی باقی نہیں بچا۔" یہ وہ گھنا اندھیرا تھا جو چرچ پر نازل ہوا تھا، کفارہ کو چھپا رہا تھا، مسیح کو اس کے جلال کو چھین رہا تھا، اور لوگوں کے ذہنوں کو ان کی نجات کی واحد امید سے ہٹا رہا تھا —مصلوب نجات دہندہ کا خون۔

ویزلی اور اس کے ساتھیوں کو یہ دیکھنے کی طرف راغب کیا گیا کہ سچا مذہب دل میں قائم ہے، اور یہ کہ خدا کا قانون خیالات کے ساتھ ساتھ الفاظ اور اعمال تک پھیلا ہوا ہے۔ دل کی پاکیزگی کی ضرورت کے ساتھ ساتھ ظاہری رویے کی درستگی کے قائل ہو کر انہوں نے جوش و خروش سے ایک نئی زندگی گزارنے کا عزم کیا۔

انتہائی مستعد اور پرہیزگارانہ کوششوں کے ذریعے انہوں نے اپنے آپ کو فطری دل کی برائیوں پر قابو پانے کے لیے وقف کر دیا۔ انہوں نے خود انکاری، خیرات اور ذلت کی زندگی گزاری، بڑی سختی اور درستگی کے ساتھ ہر اس اقدام کا مشاہدہ کیا جس کے بارے میں ان کے خیال میں وہ سب سے زیادہ مطلوبہ چیز حاصل کر سکتے ہیں -وہ تقدس جو خدا کے فضل کی ضمانت دیتا ہے۔ لیکن وہ اس تک نہیں پہنچے

Machine Translated by Google

جس مقصد کو وہ حاصل کرنے کے لیے نکلے تھے۔ گناہ کی مذمت سے خود کو آزاد کرنے، یا اس کی طاقت کو توڑنے کی ان کی کوششیں بے سود تھیں۔ یہ وہی جدوجہد تھی جس کا تجربہ لوتھر نے ایرفرٹ میں اپنے سیل میں کیا تھا۔ وہی سوال جس نے اس کی روح کو اذیت میں مبتلا کر رکھا تھا -"انسان اپنے آپ کو خدا کے لیے کیسے جائز قرار دے سکتا ہے؟" (ایوب ۔(9:2

الٰہی سچائی کے شعلے، جو پروٹسٹنٹ ازم کی قربان گاہوں پر تقریباً بجھ چکے تھے، کو بوہیمیا عیسائیوں کی طرف سے زمانوں سے گزری ہوئی قدیم مشعل میں دوبارہ جلایا جانا تھا۔
اصلاح کے بعد، بوہیمیا میں پروٹسٹنٹ ازم کو روم کے لشکروں نے روند دیا تھا۔
جن لوگوں نے سچائی کو ترک کرنے سے انکار کیا وہ سب بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔ ان میں سے کچھ نے، سیکسنی میں پناہ ڈھونڈ کر، وہاں کے قدیم عقیدے کو برقرار رکھا۔ ان عیسائیوں کی اولاد سے ہی ویزلی اور اس کے ساتھیوں کے لیے روشنی چمکی۔
جان اور چارلس ویزلی، وزارت کے لیے مقرر ہونے کے بعد، امریکہ کے مشن پر بھیجے گئے تھے۔ جہاز پر موراویوں کا ایک گروپ سوار تھا۔
کراسنگ کے دوران پرتشدد طوفان اُن پر ٹوٹ پڑے، اور جان ویزلی، جب موت کا سامنا کرنا پڑا، محسوس ہوا کہ اُسے خدا کے ساتھ امن کی کوئی یقین دہانی نہیں ہے۔ دوسری طرف جرمنوں نے ایک پرسکون اور اعتماد کا مظاہرہ کیا جو ان کے لیے نامعلوم تھا۔
انہوں نے کہا، "بہت عرصہ پہلے، میں نے ان کے رویے کی بڑی سنجیدگی دیکھی تھی۔ انہوں نے اپنی عاجزی کا مسلسل ثبوت دیا، دوسرے مسافروں کے لیے ایسے معمولی کام انجام دیے جو انگریزوں میں سے کوئی نہیں کرے گا۔ ادائیگی، یہ کہتے ہوئے کہ یہ ان کے مغرور دلوں کے لیے اچھا تھا، اور یہ کہ ان کے عاشق نجات دہندہ نے ان کے لیے اور بھی بہت کچھ کیا ہے، اور ہر روز انھیں نرمی دکھانے کا موقع فراہم کیا جس پر کوئی توہین متاثر نہ ہو سکے۔

اگر انہیں دھکیل دیا جاتا، مارا جاتا یا گرایا جاتا تو وہ دوبارہ اٹھ کر چلے جاتے۔
اس کے منہ سے کوئی شکایت نہ نکلی۔ اس کے بعد یہ ثابت کرنے کا موقع تھا کہ آیا وہ روح کے ساتھ ساتھ خوف، غرور، غصہ اور انتقام سے بھی آزاد تھے۔ زبور کے وسط میں جس کے ساتھ انہوں نے اپنی عبادت شروع کی تھی، سمندر نے غصہ نکالا، مین سیل کو کم کر دیا، جہاز کو ڈھانپ دیا اور ڈیک پر پھیل گیا، گویا عظیم پاتال ہمیں نگل چکا ہے۔ انگریزوں میں ایک خوفناک شور مچ گیا۔ جرمنوں نے سکون سے گانا جاری رکھا۔ میں نے بعد میں ان میں سے ایک سے پوچھا: 'کیا تم ڈر نہیں رہے تھے؟' اس نے جواب دیا: 'خدا کا شکر ہے، نہیں!' میں نے پوچھا: 'لیکن کیا تمہاری عورتیں اور بچے نہیں ڈرتے تھے؟' اس نے نرمی سے جواب دیا: 'نہیں، ہماری عورتیں اور بچے مرنے سے نہیں ڈرتے۔'

سوانا پہنچ کر، ویزلی کچھ دیر موراویوں کے ساتھ رہے، ان کے عیسائی رویے سے بہت متاثر ہوئے۔ ان کی مذہبی خدمات میں سے ایک، جس نے چرچ آف انگلینڈ کی رسمی عبادت کی خدمت کے ساتھ ایک زبردست تضاد پیش کیا، اس نے لکھا: "عظیم سادگی اور اس کے ساتھ ساتھ ان سب کی سنجیدگی نے مجھے تقریباً سترہ صدیوں کو بھولنے پر مجبور کر دیا۔ ، اور اپنے آپ کو ان اسمبلیوں میں سے ایک میں تصور کریں جہاں روح اور طاقت کے مظاہرے کے ساتھ کوئی شکل یا سامان نہیں تھا۔"

انگلستان واپس آنے پر، ویزلی، ایک موراویائی مبلغ کی ہدایت کے تحت، بائبل کے عقیدے کی واضح تفہیم پر آ گیا۔
وہ اس بات پر قائل ہو گیا کہ اسے نجات کے لیے اپنے کاموں پر تمام اعتماد کو ترک کرنے کی ضرورت ہے، اور "خُدا کے برّہ جو دنیا کے گناہ کو اُٹھا لے جاتا ہے" پر مکمل یقین رکھتا ہے۔ موراوین سوسائٹی آف لندن کے اجلاس میں لوتھر کا ایک بیان پڑھا گیا جس میں اس تبدیلی کو بیان کیا گیا کہ خدا کی روح مومن کے دل میں کام کرتی ہے۔ جب ویزلی نے اسے سنا تو اس کی روح میں ایمان کی آگ بھڑک اٹھی۔

"میں نے اپنے دل کو عجیب طرح سے گرم محسوس کیا،" انہوں نے کہا۔ "میں نے محسوس کیا کہ نجات کے لیے میں نے مسیح پر، اور اکیلے اُسی پر بھروسہ کیا؛ اور مجھے یقین دلایا گیا کہ اس نے میرے گناہوں کو مٹا دیا ہے، یہاں تک کہ میرے، اور مجھے گناہ اور موت کے قانون سے بچایا ہے۔"
تھکا دینے والے اور ویران برسوں کی کوششوں، سالوں کی سختی سے دستبردار ہونے، ملامتوں اور ذلتوں کے طویل عرصے کے دوران، ویزلی نے اپنے واحد مقصد خدا کی تلاش پر توجہ مرکوز رکھی تھی۔ اب اس نے اسے ڈھونڈ لیا تھا اور

Machine Translated by Google

اس نے دریافت کیا تھا کہ وہ فضل جو اس نے نماز اور روزے، صدقہ دینے اور خود انکاری کے ذریعے حاصل کرنے کی کوشش کی تھی، وہ ایک تحفہ تھا "بغیر پیسے اور قیمت کے"۔
ایک بار جب مسیح میں ایمان قائم ہو گیا، تو اس کی پوری روح خُدا کے مفت فضل کی شاندار انجیل کے علم کو ہر جگہ پھیلانے کی خواہش سے جل گئی۔ اس نے کہا: "میں پوری دنیا کو اپنے پارس کے طور پر دیکھتا ہوں، میں اس کے کسی بھی حصے میں ہوں، میں اسے انصاف اور اپنا مقدس فرض سمجھتا ہوں کہ ان تمام لوگوں کو جو سننا چاہتے ہیں، نجات کی خوشخبری سنا دوں۔"

اس نے اپنی سخت اور بے لوث زندگی جاری رکھی، اب بنیاد کے طور پر نہیں، بلکہ ایمان کی پیداوار کے طور پر۔ جڑ کے طور پر نہیں، بلکہ پاکیزگی کے پھل کے طور پر۔ مسیح میں خُدا کا فضل مسیحی کی اُمید کی بنیاد ہے اور یہ فضل فرمانبرداری میں ظاہر ہوگا۔ ویزلی کی زندگی ان عظیم سچائیوں کی تبلیغ کے لیے وقف تھی جو اسے موصول ہوئی تھیں: مسیح کے کفارہ دینے والے خون میں ایمان کے ذریعے جواز اور دل میں روح القدس کی تجدید کی طاقت، مسیح کی مثال کے مطابق زندگی میں پھل پیدا کرنا۔

وائٹ فیلڈ اور ویزلی برادران اپنی کھوئی ہوئی حالت کے بارے میں طویل اور گہری ذاتی یقین کے ذریعے اپنے کام کے لیے تیار تھے۔ اور تاکہ وہ مشکلات کو برداشت کر سکیں، مسیح کے اچھے سپاہیوں کے طور پر، انہیں یونیورسٹی میں اور جب وہ اپنی وزارت کا آغاز کر رہے تھے، تضحیک، تضحیک اور ایذا رسانی کے شدید آزمائشوں کا نشانہ بنے۔ وہ اور ان کے ساتھ ہمدردی رکھنے والے کچھ دوسرے لوگوں کو ان کے بے ایمان ساتھیوں نے مذاق کے طور پر میتھوڈسٹ کہا تھا، یہ نام اب انگلینڈ اور امریکہ کے سب سے بڑے فرقوں میں سے ایک کے لیے قابل احترام سمجھا جاتا ہے۔

چرچ آف انگلینڈ کے ارکان کے طور پر، وہ اپنی عبادت کے طریقوں سے سختی سے بندھے ہوئے تھے، لیکن خُداوند نے اپنے کلام میں اُنہیں ایک اعلیٰ معیار مقرر کیا تھا۔ روح القدس نے ان پر زور دیا کہ وہ مسیح اور اُس کے مصلوب ہونے کی تبلیغ کریں۔ اللہ تعالیٰ کی طاقت ان کے کام کے ساتھ تھی۔ ہزاروں لوگ قائل ہوئے اور صحیح معنوں میں تبدیل ہوئے۔ ضروری تھا کہ ان بھیڑوں کو ہڑپ کرنے والے بھیڑیوں سے محفوظ رکھا جائے۔

ویزلی نے ایک نیا مذہبی فرقہ قائم کرنے کے بارے میں نہیں سوچا، لیکن اس نے انہیں ایک ایسی ہستی میں منظم کیا جسے وہ میتھوڈسٹ یونین کہتے تھے۔
ان مبلغین کو قائم کلیسیا کی طرف سے جس مخالفت کا سامنا کرنا پڑا وہ پراسرار اور تکلیف دہ تھا۔ تاہم، خدا نے اپنی حکمت میں واقعات کو اس طرح سے ہدایت کی کہ اصلاح کلیسیا کے اندر ہی شروع ہو سکے۔ اگر یہ مکمل طور پر باہر سے آگے بڑھتا تو یہ وہاں تک نہیں پہنچتا جہاں اس کی سب سے زیادہ ضرورت تھی۔ لیکن جیسا کہ حیات نو کے مبلغین کلیسیا کے رکن تھے، اور اس کے فریم ورک کے اندر رہتے ہوئے جہاں بھی انہیں موقع ملتا تھا، کام کرتے تھے، سچائی وہیں گھس گئی جہاں سے دروازے بند رہتے۔

کچھ پادری اپنی اخلاقی کمزوری سے بیدار ہوئے اور اپنے ہی پیرشوں میں پرجوش مبلغین بن گئے۔ وہ گرجا گھر جو رسمیت کی وجہ سے خوفزدہ ہو گئے تھے دوبارہ زندہ کر دیے گئے۔

ویزلی کے زمانے میں، جیسا کہ چرچ کی تاریخ کے ہر دور میں، مختلف تحائف کے حامل مرد وہ کام انجام دیتے تھے جس کے لیے انہیں مقرر کیا گیا تھا۔ وہ نظریے کے تمام نکات پر متفق نہیں تھے، لیکن وہ سب خُدا کی روح سے متحرک تھے، اور مسیح کے لیے روحوں کو جیتنے کے تمام استعمال کرنے والے مقصد میں متحد تھے۔ وائٹ فیلڈ اور ویزلی برادران کے درمیان اختلافات نے ایک بار علیحدگی پیدا کرنے کی دھمکی دی تھی۔ لیکن جیسا کہ وہ مسیح کے اسکول میں طالب علم تھے، وہ صبر اور محبت سے صلح کر گئے تھے۔ ان کے پاس جھگڑا کرنے کا وقت نہیں تھا، جب کہ ہر طرف غلطی اور بدکاری پھیلی ہوئی تھی، اور گنہگار تباہی کی طرف بھاگ رہے تھے۔

خدا کے بندے کچے راستے پر چلے۔ اثر و رسوخ کے حامل افراد نے ان کے خلاف اپنی طاقتیں استعمال کیں۔ کچھ عرصے کے بعد بہت سے پادریوں نے ان سے جان بوجھ کر دشمنی کا مظاہرہ کرنا شروع کر دیا اور گرجا گھروں کے دروازے بند کر دیے گئے۔

Machine Translated by Google

خالص ایمان کے لیے اور ان لوگوں کے لیے جنہوں نے اس کا اعلان کیا۔ منبر سے ان کی مذمت میں پادریوں کے طرز عمل نے تاریکی، جہالت اور بددیانتی کے عناصر کو بھڑکا دیا۔ بار بار، جان ویزلی خدا کی رحمت کے معجزے سے موت سے بچ گیا۔ جب ہجوم کا غیض و غضب اس کے خلاف بھڑک اٹھا اور فرار کا کوئی راستہ نظر نہ آیا تو انسانی شکل میں ایک فرشتہ اس کے پاس آیا اور ہجوم پیچھے ہٹ گیا۔ اس طرح مسیح کا خادم خطرے کی جگہ کو بغیر کسی نقصان کے چھوڑ گیا۔

ایسے ہی ایک موقع پر مشتعل لوگوں سے اپنی نجات کے بارے میں، ویزلی نے کہا: "بہت سے لوگوں نے مجھے دھکیلنے کی کوشش کی جب ہم شہر کے ایک پھسلتے راستے پر پہاڑی سے اتر رہے تھے۔ مجھے یقین ہے کہ اگر میں گر گیا تو مشکل سے دوبارہ اٹھوں گا۔ لیکن میں ٹھوکر نہیں کھائی"، آخر کار، اور مجھے ذرا سی پھسل بھی نہیں آئی جب تک کہ میں مکمل طور پر ان کی پہنچ سے باہر نہ ہو گیا... اگرچہ بہت سے لوگوں نے مجھے کالر اور کپڑوں سے پکڑ کر زمین پر پھینکنے کی کوشش کی، لیکن وہ نہیں کر سکے۔ مجھے کسی بھی طرح سے نہ پکڑو، حملہ آوروں میں سے ایک نے مجھے میرے واسکٹ کے فلیپ پر مضبوطی سے پکڑ لیا، جو جلد ہی اس کے ہاتھ میں تھا، دوسرا فلیپ، جس کی جیب میں بینک نوٹ تھا، صرف آدھا پھٹا تھا۔ ایک زور دار آدمی جو میرے بالکل پیچھے تھا، اس نے بلوط کی بنی ہوئی ایک بڑی ٹرنچ سے مجھے کئی بار مارنے کی کوشش کی، اگر وہ میرے سر کے پچھلے حصے پر صرف ایک بار مارتا تو وہ مزید تکلیف سے بچ جاتا لیکن ہر بار دھڑکنیں ہٹ گئیں، میں نہیں جانتا کہ کیسے؛ میں دائیں یا بائیں طرف نہیں بڑھ سکتا تھا... ایک اور ہجوم میں سے بھاگتا ہوا آیا اور اس نے مجھ پر حملہ کرنے کے لیے اپنا بازو اٹھایا، اچانک اسے نیچے کیا اور مجھے ہلکے سے چھوا سر، کہہ رہا تھا: 'کیا؟ اس کے بال نرم ہیں!'... اپنے دلوں کو تبدیل کرنے والے پہلے آدمی شہر کے ہیرو تھے، ہر وقت عوام کے رہنما، جن میں سے ایک انعام یافتہ تھا۔

"خدا ہمیں کن نرم قدموں سے اپنی مرضی کے لیے تیار کرتا ہے! دو سال پہلے، اینٹ کا ایک ٹکڑا میرے کندھے سے ٹکرایا۔ ایک سال ہو گیا ہے کہ ایک پتھر میری آنکھوں کے درمیان ٹکرایا۔ پچھلے مہینے مجھے ایک دھچکا لگا، اور آج رات دو، ایک اس سے پہلے کہ ہم شہر پہنچے اور دوسرا ہمارے جانے کے بعد؛ لیکن دونوں بے کار ہو گئے، اس کے باوجود کہ ایک شخص نے پوری طاقت سے میرے سینے پر اور دوسرے کے منہ پر اتنی طاقت سے مارا کہ فوراً خون بہنے لگا۔ ان ضربوں سے اس سے بڑا درد محسوس نہیں ہوتا کہ اگر مجھے ایک تنکے سے مارا گیا ہو۔"

اُن ابتدائی دنوں کے میتھوڈسٹ، لوگ اور مبلغین، دونوں ہی، چرچ میں رہنے والوں اور واضح طور پر غیر مذہبی لوگوں کی طرف سے، جو ان کی فراہم کردہ معلومات سے ناراض تھے۔ انہیں انصاف کی عدالتوں، عدالتی عدالتوں میں صرف نام کی عدالتوں کے سامنے پیش کیا جاتا تھا، کیونکہ اس وقت کی قانونی عدالتوں میں انصاف نایاب تھا۔ وہ اکثر اپنے ستانے والوں کے تشدد کا شکار ہوئے۔ ہجوم گھر گھر جا کر فرنیچر اور املاک کو تباہ کر رہے تھے، جو چاہتے تھے لوٹ لیتے تھے، اور مردوں، عورتوں اور بچوں کے ساتھ وحشیانہ زیادتی کرتے تھے۔ کچھ معاملات میں، پبلک نوٹس شائع کیے گئے تھے جن میں ان لوگوں کو بلایا گیا تھا جو کھڑکیوں کو توڑنے اور میتھوڈسٹوں کے گھروں کو لوٹنے میں مدد کرنا چاہتے تھے۔

ایک خاص دن، وقت اور جگہ پر ملیں۔ انسانی اور الٰہی قانون دونوں کی یہ صریح خلاف ورزیاں بغیر سزا کے چھوڑ دی گئیں۔ ایسے لوگوں کے خلاف منظم ظلم و ستم برپا کیا گیا جن کا جرم صرف یہ تھا کہ گنہگاروں کے قدموں کو تباہی کی راہوں سے ہٹا کر تقدس کی راہ پر گامزن کیا جائے۔

جان ویزلی نے اپنے اور اس کے اتحادیوں کے خلاف لگائے گئے الزامات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا: "کچھ لوگ الزام لگاتے ہیں کہ ان لوگوں کے عقائد جھوٹے، غلط اور پرجوش ہیں؛ کہ وہ نئے ہیں اور ابھی تک نہیں سنے گئے ہیں۔ .

یہ سارا خیالی تصور اب اپنی جڑوں تک کاٹ چکا ہے، اس تعلیم کی ہر شاخ کو صحیفہ کا واضح نظریہ ہونے کے طور پر ظاہر کیا گیا ہے جس کی تشریح ہمارے اپنے چرچ نے کی ہے۔ لہذا، یہ نہ تو جھوٹا ہو سکتا ہے اور نہ ہی غلط، کیونکہ صحیفے سچے ہیں۔ دوسرے دعویٰ کرتے ہیں: 'آپ کے عقائد بہت سخت ہیں۔ وہ

Machine Translated by Google

وہ جنت کا راستہ بہت تنگ کر دیتے ہیں۔' اور یہ، حقیقت میں، اصل اعتراض ہے، جیسا کہ کچھ عرصے سے تقریباً صرف ایک ہی تھا، اور یہ خفیہ طور پر ایک ہزار دیگر کے نچلے حصے میں ہے جو مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن کیا وہ جنت کے راستے کو ہمارے رب اور اس کے رسولوں سے زیادہ تنگ کرتے ہیں؟ کیا آپ کا نظریہ بائبل سے زیادہ سخت ہے؟ صرف چند واضح نصوص پر غور کریں: 'آپ اپنے رب اپنے خدا سے اپنے سارے دل، اپنی پوری جان، اور اپنی پوری طاقت اور اپنی پوری عقل سے پیار کریں!' 'ہر بیکار بات کا جو لوگ بولتے ہیں قیامت کے دن حساب دیں گے۔' 'چاہے تم کھاؤ پیو یا جو کچھ بھی کرو، سب کچھ خدا کی شان کے لیے کرو۔'

"اگر ان کا نظریہ اس سے زیادہ سخت ہے تو وہ مجرم ہیں؛ لیکن آپ اپنے ضمیر سے جانتے ہیں کہ ایسا نہیں ہے۔
اور اللہ کے کلام کو خراب کیے بغیر ایک ذرہ بھی کم سخت کون ہو سکتا ہے؟ کیا خدا کے اسرار کا کوئی محافظ مل سکتا ہے؟
مومن مقدس امانت کا کوئی حصہ بدلتا ہے؟نہیں، وہ کسی چیز کو کم نہیں کر سکتا، وہ کسی چیز کو کم نہیں کر سکتا، وہ تمام انسانوں کو یہ اعلان کرنے پر مجبور ہے کہ میں تمہاری پسند کے مطابق صحیفوں کو کم نہیں کر سکتا، تمہیں ان پر چڑھ جانا چاہیے ورنہ ہمیشہ کے لیے فنا ہو جانا چاہیے۔ مقبول فریاد ہے: ان آدمیوں کا صدقہ نہ ہونا! بغیر صدقہ کے، وہ؟! کس معنی میں؟ کیا یہ بھوکوں کو کھانا نہیں کھلاتے، نہ ننگے کو کپڑے پہناتے ہیں؟ نہیں، ایسا نہیں ہے، اس میں ان کا کوئی قصور نہیں ہے۔ لیکن وہ فیصلہ کرنے میں بے رحم ہیں! وہ سمجھتے ہیں کہ اپنے آپ کو کوئی نہیں بچا سکتا مگر وہ جو اپنے راستے پر چلتے ہیں۔"

روحانی زوال جو وقت سے عین پہلے انگلستان میں ہوا تھا۔
ویزلی کی، بڑی حد تک antinomicتدریس کا نتیجہ تھا. بہت سے لوگوں نے دعویٰ کیا کہ مسیح نے اخلاقی قانون کو ختم کر دیا اور اس لیے عیسائی اس پر عمل کرنے کے پابند نہیں ہیں۔ کہ مومن "نیک کاموں کی غلامی" سے آزاد ہے۔ دوسروں نے، اگرچہ قانون کے دائمی ہونے کو تسلیم کرتے ہوئے، اعلان کیا کہ وزراء کے لیے ضروری نہیں ہے کہ وہ لوگوں کو اس کے احکام پر عمل کرنے کی تلقین کریں، کیونکہ جن لوگوں کو خُدا نے نجات کے لیے چُنا ہے، وہ ہوں گے، "الٰہی فضل کے ناقابلِ تلافی اثر سے، عمل کرنے کا باعث بنے۔ پرہیزگاری اور نیکی کی"، جب کہ وہ لوگ جو ابدی سزا کے لیے مقرر کیے گئے تھے "ان کے اندر خدائی قانون کی تعمیل کرنے کی طاقت نہیں تھی"۔

پھر بھی دوسرے، اس مقالے کا دفاع کرتے ہوئے کہ "منتخب لوگ فضل سے گر نہیں سکتے اور نہ ہی الٰہی فضل سے محروم ہو سکتے ہیں"، اس سے بھی زیادہ گھناؤنے نتیجے پر پہنچے کہ "وہ جو ناپاک حرکتیں کرتے ہیں وہ درحقیقت گناہ نہیں ہیں، اور نہ ہی انہیں خدائی قانون کی خلاف ورزی تصور کیا جانا چاہیے۔ نتیجتاً، انہیں اپنے گناہوں کا اعتراف کرنے یا توبہ کے ذریعے ان سے منہ موڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔" لہٰذا، انہوں نے اعلان کیا کہ بدترین گناہوں میں سے ایک بھی، "عالمگیر طور پر الٰہی قانون کی زبردست خلاف ورزی سمجھا جاتا ہے، خدا کی نظر میں کوئی گناہ نہیں ہے"، اگر وہ منتخب لوگوں میں سے کسی ایک کے ذریعہ سرزد ہو، "کیونکہ یہ ایک ضروری گناہ ہے۔ اور منتخب لوگوں کی امتیازی خصوصیات، کہ وہ کوئی ایسا کام نہیں کر سکتے جو خدا کو ناراض کرتا ہو اور اس کے قانون کی طرف سے منع کیا گیا ہو۔"

یا ،

یہ شیطانی نظریہ بنیادی طور پر وہی ہے جو رومنسٹ سکھاتے ہیں، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ "پوپ قانون کی پابندی سے رہائی لے سکتا ہے، اور قوانین کو درست اور تبدیل کر کے غلط کو درست کر سکتا ہے"؛ کہ "وہ جملے اور فیصلوں کو خدا اور انسانوں کے قانون سے متصادم قرار دے سکتا ہے۔" یہ سب کچھ اسی ماسٹر روح کے الہام کو ظاہر کرتا ہے، جی ہاں، اسی کی جس نے، جنت کے بے گناہ باشندوں میں سے، خدا کے قانون کی منصفانہ پابندیوں کو ختم کرنے کے لیے اپنا کام شروع کیا۔

الٰہی احکام کا نظریہ، جو کہ غیر متزلزل طور پر انسانوں کے کرداروں کو درست کرتا ہے، بہت سے لوگوں کو خدا کے قانون کے مجازی رد کی طرف لے گیا تھا۔ ویزلی نے ثابت قدمی کے ساتھ اینٹینومین تھیالوجیوں کی غلطیوں کی مخالفت کی، یہ ظاہر کرتے ہوئے کہ وہ نظریہ جس کی وجہ سے اینٹینومین مؤقف ہوا وہ صحیفہ کے خلاف ہے۔ "خدا کا فضل

Machine Translated by Google

ظاہر ہوا ہے، جو تمام انسانوں کے لیے نجات لاتا ہے۔" "یہ ہمارے نجات دہندہ، خُدا کی نظر میں اچھا اور خوشنما ہے، جو چاہتا ہے کہ تمام آدمی نجات پائیں اور سچائی کے علم میں آئیں۔ کیونکہ خدا ایک ہے اور خدا اور انسانوں کے درمیان ایک ہی ثالث ہے، وہ آدمی یسوع مسیح ہے جس نے اپنے آپ کو سب کے لئے فدیہ دیا ہے۔" (ططس 2:3-6؛ 2:11خدا کی روح آزاد ہے۔ تمام انسانوں کو نجات کے ذرائع کو پکڑنے کے قابل بنانے کے لیے عطا کیا گیا ہے۔ اس طرح مسیح، "حقیقی روشنی،" "ہر انسان کو جو دنیا میں آتا ہے روشن کرتا ہے" (یوحنا 1:9)زندگی کے تحفے سے سختی سے انکار۔

اس دعوے کے جواب میں کہ مسیح کی موت سے رسمی قانون کے ساتھ Decalogueکے اصولوں کو ختم کر دیا گیا تھا، ویزلی نے کہا: "اخلاقی قانون، جو دس احکام میں شامل ہے اور انبیاء کے ذریعہ نافذ کیا گیا ہے، مسیح نے اسے منسوخ نہیں کیا تھا۔
اس کے آنے کا مقصد اس کے کسی حصے کو منسوخ کرنا نہیں تھا۔ یہ ایک ایسا قانون ہے جسے کبھی منسوخ نہیں کیا جا سکتا، جو 'آسمان میں وفادار گواہ کے طور پر غیر تبدیل شدہ رہتا ہے'... یہ دنیا کے آغاز سے موجود ہے، 'پتھر کی تختیوں پر نہیں لکھا گیا، بلکہ تمام لوگوں کے دلوں میں لکھا گیا ہے۔ انسانوں کے بچے، جب انہوں نے خالق کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ اور اگرچہ وہ حروف جو کبھی خدا کی انگلی سے لکھے گئے تھے، اب ایک بڑے حصے میں، گناہ کی وجہ سے بگڑ چکے ہیں، پھر بھی وہ مکمل طور پر مٹ نہیں سکتے، جب کہ ہمارے اندر نیکی اور بدی کا کچھ شعور ہے۔ اس قانون کا ہر حصہ پوری انسانیت کے لیے اور ہر وقت نافذ رہنا چاہیے۔ اس کا انحصار وقت یا جگہ یا کسی دوسرے حالات پر نہیں ہے جو کہ تبدیلی کے تابع ہے، بلکہ خدا کی فطرت اور انسان کی فطرت، اور ایک اور دوسرے کے درمیان غیر متغیر تعلق پر منحصر ہے۔"

''میں تباہ کرنے نہیں آیا بلکہ پورا کرنے آیا ہوں''... بلا شبہ، یسوع کا اس سے کیا مطلب ہے (مسلسل ہر اس چیز کے ساتھ جو پہلے آیا اور جو بعد میں آیا): 'میں اسے آپ کی پوری طرح قائم کرنے آیا ہوں۔ انسانوں کی تمام جھوٹی تشریحات کے باوجود؛ میں اس میں جو کچھ بھی مبہم یا مضحکہ خیز تھا اسے مکمل اور واضح تناظر میں پیش کرنے آیا ہوں۔ میں اس کے ہر حصے کا مکمل اور حقیقی مقصد بیان کرنے آیا ہوں؛ لمبائی، پوری چوڑائی اور ظاہر کرنے کے لیے۔ اس میں موجود ہر حکم کی لمبائی، اور اس کی بلندی اور گہرائی، اس کے تمام حصوں میں اس کی ناقابل فہم پاکیزگی اور روحانیت۔"

ویزلی نے قانون اور انجیل کے درمیان کامل ہم آہنگی کی تصدیق کی۔ "اس طرح، قانون اور انجیل کے درمیان قریب ترین تعلق ہے جس کا تصور کیا جا سکتا ہے۔ ایک طرف، قانون مسلسل ہمارے لیے خوشخبری کا راستہ کھولتا ہے اور ہمیں اس کی طرف اشارہ کرتا ہے؛ دوسری طرف، انجیل مسلسل مثال کے طور پر، قانون ہم سے خدا اور اپنے پڑوسیوں سے محبت کرنے، حلیم، فروتنی اور مقدس ہونے کا تقاضا کرتا ہے۔ ہم محسوس کرتے ہیں کہ ہم ان چیزوں کو پورا کرنے کے اہل نہیں ہیں۔

ہاں، 'انسان کے ساتھ یہ ناممکن ہے'۔ لیکن ہم یہ وعدہ دیکھتے ہیں کہ خُدا ہمیں یہ محبت عطا کرتا ہے، اور ہمیں فروتن، حلیم اور مقدس بناتا ہے۔ ہم اس خوشخبری، ان مبارک خبروں کا استعمال کرتے ہیں۔ اور یہ ہمارے ساتھ ہمارے ایمان کے مطابق ہوتا ہے۔ اور 'شریعت کی راستبازی ہم میں مسیح یسوع پر ایمان لانے سے پوری ہوتی ہے۔'

"مسیح کی خوشخبری کے دشمنوں کی اعلیٰ ترین صفوں میں،" ویزلی نے کہا، "وہ لوگ ہیں جو کھلے عام اور واضح طور پر 'قانون کا فیصلہ کرتے ہیں،' 'قانون کی برائی بولتے ہیں،' جو مردوں کو توڑنا سکھاتے ہیں ذمہ داری سے)) نہ صرف چھوٹے بلکہ بڑے سے بڑے احکام، بلکہ وہ سب ایک ہی وقت میں... اس عظیم فریب کے ساتھ پیش آنے والے تمام حالات میں سب سے زیادہ حیرت انگیز بات یہ ہے کہ جو لوگ اسے قبول کرتے ہیں وہ واقعی یہ سمجھتے ہیں کہ وہ مسیح کی تعظیم کر رہے ہیں۔ اُس کا قانون، اور جو اُس کی وزارت کی بڑائی کر رہے ہیں جب، حقیقت میں، وہ اُس کے نظریے کو تباہ کر رہے ہیں! جی ہاں، وہ اُس کی تعظیم کرتے ہیں جیسا کہ یہودا نے کیا جب اُس نے کہا، 'میں آپ کو سلام پیش کرتا ہوں، آقا، اور آپ کو بوسہ دیا۔' اور وہ یکساں طور پر ان میں سے ہر ایک سے کہہ سکتا ہے: 'کیا تم بوسہ لے کر ابن آدم کو دھوکہ دیتے ہو؟' یہ اس کے ساتھ دھوکہ دینے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

Machine Translated by Google

چومو، اس کے خون کی بات کرو اور اس کا تاج اتار دو۔ انجیل کی ترقی کو فروغ دینے کے بہانے اس کے قانون کے کسی بھی حصے کو نظرانداز کرنا۔ کوئی بھی جو، سچ میں، اس قسم کے عقیدے کی تبلیغ نہیں کرتا، جو براہ راست یا بالواسطہ طور پر اطاعت کے کسی شے کو پس پشت ڈالتا ہے، یا جو کسی طرح سے، خدا کے کم سے کم احکام کو منسوخ یا کمزور کرنے کے مقصد سے مسیح کی تبلیغ کرتا ہے۔ وہ اس الزام سے بچ نہیں سکے گا۔"

ان لوگوں کو جنہوں نے یہ استدلال کیا کہ "انجیل کی تبلیغ قانون کے تمام سروں کو پورا کرتی ہے"، ویزلی نے جواب دیا: "ہم اس سے قطعی طور پر انکار کرتے ہیں۔ یہ خود قانون کے پہلے مقصد سے مطابقت نہیں رکھتا، یعنی مردوں کو گناہ پر قائل کرنا، ان لوگوں کو جگانا جو اب بھی جہنم کے کنارے پر سوئے ہوئے ہیں۔" پولوس رسول اعلان کرتا ہے کہ "شریعت کے ذریعے گناہ کا علم ہوتا ہے"؛ "اور اس سے پہلے کہ انسان کو گناہ کی سزا سنائی جائے، وہ واقعی مسیح کے کفارہ دینے والے خون کی ضرورت محسوس نہیں کرے گا... 'وہ لوگ جو تندرست ہیں انہیں ڈاکٹر کی ضرورت نہیں ہے'، جیسا کہ ہمارے رب نے خود مشاہدہ کیا ہے، 'لیکن وہ جو بیمار ہیں۔ لہٰذا ان لوگوں کو جو صحت مند ہیں یا جو کم از کم یہ سمجھتے ہیں کہ ڈاکٹر کی پیشکش کرنا ایک مضحکہ خیز ہے۔ مسیح کو ان لوگوں کے سامنے پیش کرنا بھی اتنا ہی مضحکہ خیز ہے جن کے دل صحت مند ہیں اور ابھی تک عاجز نہیں ہوئے ہیں۔"

اس طرح، خُدا کے فضل کی خوشخبری کی منادی کرتے ہوئے، ویزلی نے، اپنے آقا کی طرح، قانون کی بڑائی اور اسے شاندار بنانے کی کوشش کی۔ اس نے وفاداری سے وہ کام انجام دیا جو خدا نے اسے سونپا تھا، اور شاندار نتائج تھے جن پر اسے غور کرنے کی اجازت دی گئی۔ اسّی سال سے زیادہ کی طویل زندگی کے اختتام پر، نصف صدی سے زیادہ سفری وزارت میں گزارنے کے بعد، ان کے اعلان کردہ پیروکاروں کی تعداد نصف ملین سے زیادہ تھی۔ لیکن وہ ہجوم جو اپنی محنتوں کے ذریعے گناہ کی بربادی اور انحطاط سے پاکیزہ اور اعلیٰ زندگی کی طرف اٹھایا گیا، اور وہ تعداد جس نے اس کی تعلیم سے گہرا اور بھرپور تجربہ حاصل کیا، اس وقت تک کبھی نہیں جانا جائے گا جب تک کہ نجات پانے والے کا پورا خاندان نہ ہو جائے۔ خدا کی بادشاہی میں دوبارہ ملا۔ اس کی زندگی ہر مسیحی کو ایک انمول سبق سکھاتی ہے۔ مسیح کے اِس خادم کا ایمان اور عاجزی، اٹل جوش، بے لوثی اور لگن آج کے گرجہ گھروں میں ظاہر ہو!

Machine Translated by Google

باب 15

بائبل اور فرانسیسی انقلاب

سولہویں صدی میں، اصلاح، لوگوں کو ایک کھلی بائبل دکھا کر، تمام یورپی ممالک میں متعارف کرانے کی کوشش کی گئی۔ کچھ قوموں نے خوشی کے ساتھ اس کا استقبال کیا، آسمان سے ایک پیغامبر کے طور پر، دوسرے ممالک میں، بہت حد تک، پاپسی اس کے داخلے کو روکنے میں کامیاب رہی؛ اور بائبل کے علم کی روشنی، اس کے متاثر کن اثرات کے ساتھ، تقریباً مکمل طور پر ختم ہو چکی تھی۔ ایک خاص ملک میں، اگرچہ روشنی نے داخلہ حاصل کیا، لیکن گھنے اندھیرے کی وجہ سے اسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔ صدیوں تک حق و باطل غلبہ کے لیے لڑتے رہے۔ آخر کار، برائی جیت گئی اور آسمانی سچائی کو رد کر دیا گیا۔

"یہ مذمت ہے، کہ روشنی دنیا میں آئی ہے، اور لوگوں نے روشنی کی بجائے تاریکی کو پسند کیا۔" (یوحنا 3:19)۔قوم کو چھوڑ دیا گیا تھا کہ اس نے جو انتخاب کیا تھا اس کے نتائج بھگتیں۔
خُدا کی روح کی پابندی اُن لوگوں سے ہٹا دی گئی جنہوں نے اُس کے فضل کے تحفے کو حقیر جانا تھا۔ برائی کو اپنی پختگی کے مقام تک پہنچنے دیا گیا۔ اور پوری دنیا نے روشنی کے رضاکارانہ رد کا پھل دیکھا۔

مقدس کتاب کے خلاف لڑائی، جو فرانس میں کئی صدیوں تک جاری رہی، انقلاب کے مناظر میں اپنے عروج کو پہنچ گئی۔ یہ خوفناک آتش فشاں صحیفوں کے خاتمے کا ناقابل تلافی نتیجہ تھا۔ اس نے دنیا کو پوپل پالیسی کے عمل کی سب سے قابل ذکر مثال دکھائی —ان نتائج کا ایک مظاہرہ جس کے لیے، ایک ہزار سال سے زیادہ عرصے سے، روم کی تعلیمات پیدا کرنے کا رجحان رکھتی تھیں۔

پوپ کی بالادستی کے دور میں صحیفہ کے نسخے کی پیشین گوئی نبیوں نے کی تھی۔ اور Revelatorان خوفناک نتائج کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے جو خاص طور پر فرانس میں "مردِ گناہ" کے تسلط کی وجہ سے رونما ہوں گے۔

خداوند کے فرشتے نے کہا: "وہ مقدس شہر کو بیالیس مہینوں تک روندیں گے۔ اور میں اپنے دو گواہوں کو اقتدار دوں گا، اور وہ ٹاٹ اوڑھے ہوئے ایک ہزار دو سو ساٹھ دن تک نبوت کریں گے۔ اور جب وہ اپنی گواہی سے فارغ ہو جائیں گے تو وہ حیوان جو اتھاہ گڑھے سے نکلے گا اُن سے جنگ کرے گا اور اُن پر غالب آئے گا اور اُن کو مار ڈالے گا اور اُن کی لاشیں اُس عظیم شہر کی گلی میں پڑی ہوں گی جو روحانی طور پر سدوم کہلاتا ہے۔ مصر، جہاں ان کے رب کو بھی مصلوب کیا گیا تھا ... اور زمین پر رہنے والے ان پر خوش ہوں گے، اور خوش ہوں گے، اور ایک دوسرے کو تحفے بھیجیں گے؛ کیونکہ ان دونوں نبیوں نے زمین پر رہنے والوں کو عذاب دیا تھا۔ اُن ساڑھے تین دن میں خُدا کی طرف سے زندگی کی روح اُن میں داخل ہوئی اور وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے اور اُن کو دیکھنے والوں پر بڑا خوف طاری ہو گیا۔ (مکاشفہ 11:2-11)۔

یہاں جن ادوار کا ذکر کیا گیا ہے -"بیالیس مہینے" اور "ایک ہزار، دو سو ساٹھ دن" -وقت کے ایک ہی گزرنے کا حوالہ دیتے ہیں، یکساں طور پر اس دور کی نمائندگی کرتے ہیں جس میں مسیح کی کلیسیا کو روم کی طرف سے جبر کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ پوپ کی بالادستی کے 1,260سال کا آغاز 538عیسوی میں پوپ کی حکومت کے قیام کے ساتھ ہوا، اور اس لیے یہ 1798میں ختم ہو جائے گا۔ اس دوران فرانسیسی فوج نے روم پر حملہ کیا اور پوپ کو قیدی بنا لیا، جو جلاوطنی میں مر گیا۔ اگرچہ اس کے فوراً بعد ایک نئے پوپ کا انتخاب کیا گیا تھا، لیکن پوپ کا درجہ بندی اس کے بعد کبھی بھی اس طاقت کو استعمال کرنے کے قابل نہیں رہی جو اس کے پاس تھی۔

چرچ کے ظلم و ستم پورے 1,260سال کی مدت میں جاری نہیں رہا۔
خُدا نے اپنے لوگوں پر رحم کرتے ہوئے، اُن کی آگ کی آزمائش کا وقت مختصر کر دیا۔
کلیسیا پر آنے والی "بڑی مصیبت" کے بارے میں پیشین گوئی کرتے ہوئے، نجات دہندہ نے کہا: "اگر وہ دن کم نہ کیے گئے تو کوئی بھی گوشت نہ بچائے گا؛ لیکن چنے ہوئے لوگوں کی خاطر ان دنوں کو مختصر کر دیا جائے گا۔" (میٹ 24:22)۔اصلاح کے اثر سے 1798سے پہلے ظلم و ستم کا خاتمہ ہوا۔

Machine Translated by Google

دو گواہوں کے حوالے سے، نبی نے مزید کہا: "یہ زیتون کے دو درخت اور دو شمعدان ہیں، جو ساری زمین کے خدا کے سامنے ہیں۔" "تیرا کلام،" زبور نویس کہتا ہے، "میرے قدموں کے لیے چراغ اور میرے راستے کے لیے روشنی ہے۔" (مکاشفہ ؛11:4زبور۔

۔(119:105دو گواہ پرانے اور نئے عہد نامے کے صحیفوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ دونوں خدا کے قانون کی ابتدا اور دوام کے اہم گواہ ہیں۔ دونوں نجات کے منصوبے کے بھی گواہ ہیں۔ پرانے عہد نامے کی اقسام، قربانیاں، اور پیشین گوئیاں آنے والے نجات دہندہ کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ نئے عہد نامے کی انجیلیں اور خطوط ایک نجات دہندہ کے بارے میں بات کرتے ہیں جو بالکل درست انداز میں آیا جس کی پیشین گوئی قسم اور پیشن گوئی سے کی گئی تھی۔

"وہ ٹاٹ اوڑھ کر ایک ہزار دو سو ساٹھ دن تک نبوت کریں گے۔" اس مدت کے زیادہ تر دوران، خدا کے گواہ غیر واضح حالت میں رہے۔ پوپ کی طاقت نے سچائی کے کلام کو لوگوں سے چھپانے کی کوشش کی، اور ان کے سامنے جھوٹے گواہوں کو ان کی گواہی سے متصادم کرنے کی کوشش کی۔ جب مذہبی اور سیکولر اتھارٹی کی طرف سے بائبل پر پابندی لگائی گئی تھی۔ جب ان کی گواہی کو توڑ مروڑ کر پیش کیا گیا، اور انسانوں اور شیاطین کی طرف سے کتاب سے لوگوں کے ذہنوں کو ہٹانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی گئی۔ جب اپنی مقدس سچائیوں کا اعلان کرنے کی جرأت کرنے والوں کا شکار کیا گیا، دھوکہ دیا گیا، اذیتیں دی گئیں، کوٹھڑیوں میں دفن کر دیا گیا، ان کے عقیدے کی وجہ سے شہید کیا گیا، یا پہاڑی راستوں اور زمین کے گڑھوں اور غاروں کی طرف بھاگنے پر مجبور کیا گیا، تو وہ وفادار گواہی دیتے ہیں۔ ٹاٹ کے ساتھ نبوت کی.

تاہم، وہ پورے 1,260سال کی مدت میں اپنی گواہی دیتے رہے۔
تاریک ترین وقتوں میں، ایسے وفادار مرد تھے جو خدا کے کلام سے محبت کرتے تھے اور الٰہی عزت سے حسد کرتے تھے۔ ان وفادار بندوں کو حکمت، طاقت اور اختیار دیا گیا ہے کہ وہ ہمیشہ اس کی سچائی کا اعلان کریں۔

"اگر کوئی اُنہیں نقصان پہنچانا چاہے تو اُن کے منہ سے آگ نکل کر اُن کے دشمنوں کو کھا جائے گی، اور اگر کوئی اُنہیں نقصان پہنچانا چاہے تو اُسے قتل کر دیا جائے۔" (copA.
۔(11:5مرد معافی کے ساتھ خدا کے کلام کو پامال نہیں کر سکیں گے۔ اس خوفناک مذمت کا مفہوم مکاشفہ کے اختتامی باب میں پیش کیا گیا ہے: "میں ہر اس شخص کو گواہی دیتا ہوں جو اس کتاب کی پیشینگوئی کے الفاظ سنتا ہے، کہ اگر کوئی ان میں کچھ اضافہ کرے گا تو خدا اس پر وہ آفتیں نازل کرے گا جو کتاب میں لکھی گئی ہیں۔ یہ کتاب؛ اور اگر کوئی اس پیشین گوئی کی کتاب میں سے کوئی لفظ نکال لے تو خدا اس کا حصہ زندگی کے درخت سے اور مقدس شہر سے جو اس کتاب میں لکھے گئے ہیں چھین لے گا۔ Apoc. 22:18)اور ۔(19

یہ وہ تنبیہات ہیں جو خدا نے انسانوں کو کسی بھی طرح سے تبدیل کرنے سے روکنے کے لئے دی ہیں جو اس نے نازل کیا ہے یا حکم دیا ہے۔ یہ پختہ مذمت ان تمام لوگوں پر لاگو ہوتی ہے جو اپنے اثر و رسوخ سے لوگوں کو خدا کے قانون کو ہلکا سمجھنے پر مجبور کرتے ہیں۔ انہیں ان لوگوں میں کپکپاہٹ پیدا کرنی چاہیے جو بے دلی سے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ خدا کے قانون کو ماننا یا نہ ماننا کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ وہ تمام لوگ جو اپنی اپنی رائے کو آسمانی وحی سے بلند کرتے ہیں، وہ تمام لوگ جو اپنی سہولت کے مطابق یا دنیا کے مطابق ہونے کے لیے صحیفوں کے سادہ معنی کو بدلتے ہیں، اپنے اوپر ایک زبردست ذمہ داری اٹھا رہے ہیں۔ تحریری کلام، خُدا کا قانون، ہر آدمی کے کردار کی پیمائش کرے گا اور اُن لوگوں کی مذمت کرے گا جو اِس ناقابلِ امتحان امتحان میں کوتاہی کا دعویٰ کرتے ہیں۔

"جب وہ اپنی گواہی کے ساتھ کر رہے ہیں۔" وہ مدت جس میں دونوں گواہوں کو ٹاٹ پہن کر پیشن گوئی کرنی تھی 1798 میں ختم ہو گئی۔ جیسے ہی ان کے کام کی تکمیل قریب آ رہی تھی، ان کے خلاف اس طاقت کے لیے جنگ چھیڑنی پڑی جس کی نمائندگی "اتھاہ گڑھے سے اٹھنے والے جانور" کے طور پر کی گئی تھی۔ بہت سی یورپی اقوام میں، وہ طاقتیں جو کلیسیا اور ریاست پر غلبہ رکھتی تھیں، صدیوں سے، پوپ کے ذریعے شیطان کے زیر کنٹرول تھیں۔ لیکن یہاں بہرحال شیطانی طاقت کا ایک نیا مظہر سامنے آتا ہے۔

Machine Translated by Google

یہ روم کی پالیسی تھی، جو بائبل کی تعظیم کے پیشے کے تحت تھی، جس نے اسے ایک نامعلوم زبان میں بند کر کے لوگوں سے پوشیدہ رکھا۔ اس کی حکمرانی کے تحت گواہوں نے "ٹاٹ پہن کر" نبوت کی۔ لیکن ایک اور طاقت، اتھاہ گڑھے سے آنے والے حیوان کو، خدا کے کلام کے خلاف کھلی اور اعلان جنگ کرنے کے لیے اٹھنا چاہیے۔

"عظیم شہر" جس کی گلیوں میں گواہوں کو قتل کیا گیا تھا، اور جہاں ان کی لاشیں پڑی تھیں، "روحانی طور پر سدوم اور مصر کہلاتا ہے۔" بائبل کی تاریخ میں پیش کی گئی تمام اقوام میں سے، مصر نے زندہ خدا کے وجود سے انکار کیا اور اس کے احکام کی مزاحمت کی۔ انتہائی جرات مندانہ انداز میں، کسی بادشاہ نے کبھی بھی آسمان کے اقتدار کے خلاف مصر کے بادشاہ سے زیادہ مغرور بغاوت نہیں کی۔ میں کس کی آواز سنوں گا، اسرائیل کو جانے دوں؟ میں رب کو نہیں جانتا اور نہ ہی میں اسرائیل کو جانے دوں گا۔" (خروج 5:2)یہ الحاد ہے؛ اور مصر کی نمائندگی کرنے والی قوم زندہ خدا کے دعووں کے اسی طرح کی تردید اور اسی طرح کی روح کو ظاہر کرے گی۔ کفر اور نافرمانی کا۔ "عظیم شہر" کا موازنہ "روحانی طور پر" سدوم سے بھی کیا گیا ہے۔ خدا کے قانون کی خلاف ورزی میں سدوم کی بدعنوانی خاص طور پر بے حیائی میں ظاہر ہوئی۔ اور یہ گناہ بھی قوم کی ایک نمایاں خصوصیت ہونی چاہئے مقدس متن کی وضاحتیں پوری کریں۔

نبی کے الفاظ کے مطابق، 1798سے کچھ دیر پہلے، شیطانی اصل اور کردار کی کچھ طاقت بائبل کے خلاف جنگ کرنے کے لیے اٹھے گی۔ اور جس سرزمین میں خدا کے دو گواہوں کی گواہی کو اس طرح خاموش کر دیا جائے وہاں فرعون کی الحاد اور سدوم کی بے شرمی ظاہر ہو گی۔

یہ پیشینگوئی فرانس کی تاریخ میں سب سے زیادہ درست اور متاثر کن تکمیل تھی۔ 1793میں انقلاب کے دوران، "دنیا نے پہلی بار مردوں کے ایک اجتماع کو سنا، جو تہذیب میں پیدا ہوئے اور تعلیم یافتہ تھے، اور یورپ کی عظیم ترین قوموں میں سے ایک پر حکومت کرنے کا حق سنبھالتے ہوئے، اس سب سے پختہ سچائی کو جھٹلانے کے لیے متحد ہو کر آواز بلند کرتے تھے۔ انسانی روح حاصل کرتی ہے، اور متفقہ طور پر دیوتا کے عقیدے اور عبادت کو ترک کرتی ہے۔" "دنیا میں فرانس واحد ملک ہے جس کے بارے میں ایک مستند ریکارڈ رکھا گیا ہے کہ بحیثیت قوم اس نے خالق کائنات کے خلاف کھلے عام ہاتھ اٹھائے ہیں، گستاخوں کی بہتات، کفار کی بے شمار تعداد، موجود ہے اور اب بھی جاری ہے۔ انگلستان، جرمنی، اسپین اور دیگر سرزمین پر ہونا؛ لیکن فرانس دنیا کی تاریخ میں واحد ریاست کے طور پر کھڑا ہے جس نے قانون ساز اسمبلی کے حکم نامے کے ذریعے یہ اعلان کیا کہ کوئی خدا نہیں ہے، اور جس میں اس کے دارالحکومت کی پوری آبادی اور اس بدنام زمانہ اعلان کو سن کر بہت ساری دوسری جگہوں پر خواتین اور مردوں دونوں نے خوشی سے رقص کیا اور گایا۔

فرانس نے ایسی خصوصیات بھی ظاہر کیں جو خاص طور پر سدوم کو ممتاز کرتی تھیں۔ انقلاب کے دوران اخلاقی انحطاط اور بدعنوانی کی ایسی ہی واضح حالت تھی جس نے میدانی شہروں میں تباہی مچا دی تھی۔ اور مؤرخ فرانس کے الحاد اور بے حیائی کو ایک ساتھ پیش کرتا ہے، پیشین گوئی کے نزول کے مطابق: "ان قوانین کے ساتھ قریبی تعلق جو مذہب سے متعلق ہے، وہ تھا جس نے شادی کے اتحاد کو کم کیا -سب سے مقدس شمولیت جو انسان تشکیل دے سکتا ہے، اور جس کے استحکام کا نتیجہ معاشرے کے استحکام میں زیادہ مضبوطی سے نکلتا ہے -ایک عارضی نوعیت کے محض شہری معاہدے کی حالت میں، جس میں دونوں میں سے کوئی ایک شخص اپنی خوشی سے مشغول اور کالعدم ہو سکتا ہے... اگر شیطان اپنے آپ کو دریافت کرنے کا عہد کرتے گھریلو زندگی میں جو کچھ بھی قابل احترام، مکرم، یا مستقل ہے، اسے تباہ کرنے کا ایک زیادہ موثر طریقہ، اور ساتھ ہی یہ یقین حاصل کرنا کہ جس فساد کو ان کا مقصد بنانا تھا وہ ایک نسل سے دوسری نسل تک جاری رہے گا، وہ نہیں کر سکتے تھے۔ ایک زیادہ موثر منصوبہ تیار کیا، شادی کے انحطاط سے زیادہ کارآمد... سوفی آرنولٹ، ایک اداکارہ، جو اپنے مزاحیہ اقوال کے لیے مشہور ہیں، نے ریپبلکن شادی کو 'زنا کی رسم' قرار دیا۔"

Machine Translated by Google

"جہاں تمہارا رب بھی مصلوب ہوا تھا۔" اس پیشن گوئی کی تصریح فرانس نے بھی پوری کی۔ کسی دوسرے ملک میں مسیح کے خلاف دشمنی کا جذبہ اس سے زیادہ واضح طور پر ظاہر نہیں ہوا ہے۔ کسی بھی ملک میں سچ کو اس سے زیادہ تلخ اور شدید مخالفت کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ فرانس کے ان لوگوں کے ظلم و ستم میں جنہوں نے خوشخبری کا دعویٰ کیا، اس نے مسیح کو اپنے شاگردوں میں مصلوب کیا۔

صدیوں بعد اولیاء کا خون بہایا گیا۔ جب کہ والڈنسیوں نے پیڈمونٹ کے پہاڑوں میں، "خدا کے کلام اور یسوع مسیح کی گواہی کے لیے" اپنی جانیں قربان کیں، سچائی کی اسی طرح کی گواہی ان کے بھائیوں، فرانس کے البیجینسیوں نے دی تھی۔ اصلاح کے دنوں میں ان کے شاگردوں کو ہولناک اذیتیں دے کر قتل کر دیا گیا۔ بادشاہ اور امرا، اعلیٰ ولادت کی خواتین اور نازک کنواریاں، قوم کا فخر اور شرافت، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شہداء کے دکھوں پر اپنی آنکھیں نوچ چکے تھے۔ بہادر ،Huguenotsان حقوق کے لیے لڑتے ہوئے جو انسانی دل کو سب سے زیادہ مقدس سمجھتے ہیں، نے جنگ کے کئی کچے میدانوں میں اپنا خون بہایا تھا۔ احتجاج کرنے والوں کو غیر قانونی سمجھا جاتا تھا، اور ان کے سروں کی قیمت تھی۔ وہ جنگلی درندوں کی طرح شکار کیے گئے۔

"چرچ ان دی صحرا"، قدیم عیسائیوں کی چند اولادیں جو 81ویں صدی کے فرانس میں زندہ بچ گئیں، جنوبی پہاڑوں میں چھپے ہوئے، اب بھی اپنے باپ دادا کے عقیدے کی قدر کرتے ہیں۔ پہاڑی ڈھلوانوں یا تنہا دلدل پر رات کے وقت جمع ہونے کا خطرہ مول لے کر، گھڑسوار دستوں کے ذریعہ ان کا شکار کیا جاتا تھا اور گلیوں میں ہمیشہ کی غلامی میں گھسیٹا جاتا تھا۔ "فرانسیسیوں میں سب سے زیادہ پاکیزہ، مہذب اور ذہین کو چوروں اور قاتلوں کے درمیان خوفناک اذیتوں کے ساتھ زنجیروں میں جکڑ دیا گیا تھا۔" دوسروں کو، زیادہ رحم کے ساتھ علاج کیا گیا، سرد خون میں گولی مار دی گئی، گھٹنوں کے بل گرے اور نماز پڑھ رہے، بے دفاع اور لاوارث ہو گئے۔ سیکڑوں بوڑھے مرد، بے دفاع عورتیں اور معصوم بچے مارے گئے اور بالکل اسی جگہ زمین پر دفن چھوڑے گئے، جہاں وہ جمع تھے۔ پہاڑوں یا جنگل کے اطراف کو عبور کرتے ہوئے، جہاں وہ جمع ہوتے تھے، "ہر قدم پر گھاس پر بکھری لاشیں، یا درختوں سے لٹکی ہوئی" ملنا کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ اس کے کھیت، "تلوار، کلہاڑی اور آگ سے برباد ہو گئے، وسیع اور اداس ہو گئے"۔

"یہ مظالم تاریک دور میں نہیں ہوئے تھے، بلکہ مکمل اور شاندار دور میں، جب سائنس کی آبیاری ہوئی تھی اور خطوط کو فروغ دیا گیا تھا؛ جب دربار اور دارالخلافہ کے علماء پڑھے لکھے اور فصیح آدمی تھے، جنہوں نے عاجزی کا مظاہرہ کیا تھا۔ اور صدقہ۔"

لیکن جرائم کے سیاہ کیٹلاگ میں سب سے گھناؤنا، تمام خوفناک صدیوں کے شیطانی اعمال میں سب سے زیادہ خوفناک، سینٹ بارتھولومیو کا قتل عام تھا۔
اس انتہائی بزدلانہ اور ظالمانہ حملے کے مناظر دنیا آج بھی یاد کرتی ہے، وحشت سے کانپتی ہے۔ فرانس کے بادشاہ نے، رومی پادریوں اور پیشواوں کی طرف سے راضی ہو کر اس خوفناک کام کی منظوری دے دی۔ عظیم محل کی گھنٹی، رات کے مردہ اوقات میں بجتی ہے، قتل عام کا اشارہ تھی۔ ہزاروں پروٹسٹنٹ جو اپنے بادشاہ کی سمجھوتہ شدہ عزت پر بھروسہ کرتے ہوئے اپنے گھروں میں سکون سے سوئے تھے، انہیں بغیر کسی وارننگ کے باہر گھسیٹ لیا گیا اور سرد خون میں قتل کر دیا گیا۔

شیطان، رومی جنونیوں کی شخصیت میں، انچارج تھا۔ جیسا کہ مسیح مصری غلامی سے نجات میں اپنے لوگوں کا پوشیدہ رہنما تھا، اسی طرح شیطان شہداء کی تعداد بڑھانے کے اس مذموم کام میں اپنی رعایا کا پوشیدہ سربراہ تھا۔

سات دن تک پیرس میں قتل عام جاری رہا۔ ناقابل فہم درندگی کے پہلے تین۔ اور یہ قتل عام صرف شہر تک محدود نہیں تھا بلکہ بادشاہ کے خصوصی حکم سے یہ تمام صوبوں اور شہروں تک پھیل گیا جہاں پروٹسٹنٹ تھے۔ نہ عمر اور نہ جنس کا احترام کیا گیا۔ نہ معصوم چھوٹا بچہ اور نہ ہی سفید بالوں والا آدمی۔ امیروں اور کسانوں، بوڑھوں اور جوانوں، ماؤں اور بچوں کو ایک ساتھ ہلاک کر دیا گیا۔ یہ قتل عام پورے فرانس میں دو ماہ تک جاری رہا۔ ملک کے ستر ہزار باریک پھول مر گئے۔

Machine Translated by Google

"پوپ گریگوری XIIIکو بے لگام خوشی کے ساتھ ہیوگیننٹس کی قسمت کی خبر ملی۔ اس کے دل کی خواہش پوری ہو گئی، اور چارلس IXاب اس کا پسندیدہ بیٹا تھا۔

روم خوشی سے جھوم اٹھا۔ سینٹو اینجیلو کے قلعے کی توپوں نے تہوار کی سلامی دی۔ ہر ٹاور میں گھنٹیاں بج رہی تھیں۔ ساری رات الاؤ جلتے رہے۔ اور گریگوری، اس کے کارڈینلز اور پادریوں کی مدد سے، شاندار جلوس کے ساتھ ساؤ لوئس کے چرچ تک گیا، جہاں لورین کے کارڈینل نے ٹی گایا ۔

ڈیم... اذیت ناک ہجوم کا رونا روم کے دربار کے لیے ایک نرم آہنگ تھا۔ شاندار قتل عام کی یاد میں ایک تمغہ دیا گیا۔ ایک پینٹنگ پینٹ کی گئی تھی، جو اب بھی ویٹیکن میں موجود ہے، جو سینٹ بارتھولومیو کے اہم واقعات کی نمائندگی کرتی ہے۔ پوپ نے، چارلس کے فرمانبردار طرز عمل کے لیے ان کا شکریہ ادا کرنے کے لیے ہے چین، اسے گولڈن روز بھیجا۔ اور روم کے منبروں سے، فصیح مبلغین نے چارلس، کیتھرین، اور فوجی لیڈروں کو پوپل چرچ کے نئے بانی کے طور پر سراہا"۔

اسی شیطانی جذبے نے جس نے سینٹ بارتھولومیو کے قتل عام پر اکسایا تھا اس نے انقلاب کے مناظر کو بھی ہدایت دی۔ یسوع مسیح کو دھوکے باز قرار دیا گیا اور فرانسیسی کافروں کا طعنہ زنی یہ تھا: "کرش دی ریچ!" یعنی مسیح۔ آسمانی توہین آمیز توہین اور مکروہ بے راہ روی ایک دوسرے کے ساتھ چلی گئی، اور انسانوں میں سب سے پست، ظلم اور برائی کے سب سے زیادہ حقیر عفریت، سب سے زیادہ اعلیٰ تھے۔ اس سب میں سب سے اعلیٰ خراج عقیدت شیطان کو ادا کیا گیا، جب کہ مسیح، سچائی، پاکیزگی اور خود قربانی محبت کی اپنی خصوصیات میں، مصلوب ہوئے۔

"وہ حیوان جو پاتال سے نکلے گا وہ ان سے جنگ کرے گا، اور ان پر غالب آئے گا، اور انہیں مار ڈالے گا۔"
انقلاب اور دہشت گردی کے دور میں فرانس میں حکومت کرنے والی ملحدانہ طاقت نے خدا اور اس کے مقدس کلام کے خلاف ایسی جنگ چھیڑ دی جو پوری دنیا میں کبھی نہیں دیکھی گئی۔ قومی اسمبلی نے خدا کے کلام پر پابندی لگا دی تھی۔ طنز کے تمام ممکنہ اور تصوراتی مظاہر کے درمیان بائبل کو جمع کیا گیا اور عوامی طور پر جلا دیا گیا۔ خدا کے قانون کو پاؤں تلے روندا گیا۔ بائبل کے اداروں کو ختم کر دیا گیا۔ ہفتہ وار آرام کا دن الگ کر دیا گیا، اور اس کی جگہ ہر دسویں دن خوشی اور توہین کے لیے وقف کر دیا گیا۔ بپتسمہ اور اجتماع ممنوع تھا۔ قبرستانوں میں نوٹسز نمایاں طور پر چسپاں کیے گئے تھے کہ موت ایک خواب ہے۔

ابدی۔
کہا جاتا تھا کہ خدا کا خوف حکمت کی ابتداء سے بہت دور تھا، لیکن یہ حماقت کا آغاز تھا۔ آزادی اور ملک کے علاوہ تمام مذہبی فرقوں پر پابندی لگا دی گئی۔ "پیرس کے آئینی بشپ کو قومی نمائندگی کے سامنے اب تک کے سب سے زیادہ گھٹیا اور گھٹیا مذاق میں اہم کردار ادا کرنے پر مجبور کیا گیا... اسے پورے جلوس میں پیش کیا گیا اور کنونشن کے سامنے یہ اعلان کرنے پر مجبور کیا گیا کہ اس نے اتنے سالوں سے سکھایا تھا۔ ،، ہر لحاظ سے، تاریخ یا مقدس سچائی میں بنیاد سے خالی ایک پادریانہ چال تھی۔ اس نے پختہ اور واضح الفاظ میں اس الوہیت کے وجود سے انکار کیا جس کی عبادت کے لیے وہ وقف تھی، اور پھر آزادی، مساوات، نیکی اور اخلاقیات کو خراج عقیدت پیش کرنے کے لیے خود کو وقف کر دیا۔ اس کے بعد اس نے اپنی ایپسکوپل زیورات میز پر رکھی اور کنونشن کے صدر سے برادرانہ گلے ملے۔ کئی مرتد پادریوں نے اس پیش کردہ مثال کی پیروی کی۔"

"اور زمین پر رہنے والے ان پر خوش ہوں گے، اور خوش ہوں گے، اور ایک دوسرے کو تحفے بھیجیں گے: کیونکہ ان دونوں نبیوں نے زمین پر رہنے والوں کو عذاب دیا تھا۔" کافر فرانس نے خدا کے دو گواہوں کی ملامت آمیز آواز کو خاموش کر دیا تھا۔ کلمہ حق اپنی گلیوں میں مردہ پڑا تھا، اور خدا کے قانون کی پابندیوں اور دعووں سے نفرت کرنے والے خوش تھے۔ مرد

Machine Translated by Google

عوامی طور پر آسمان کے بادشاہ کی توہین کی۔ پرانے وقت کے گنہگاروں کی طرح، وہ پکار اٹھے: "خدا کیسے جانتا ہے؟ یا: کیا اللہ تعالیٰ میں علم ہے؟" (زبور ۔(73:11
گستاخانہ جرات کے ساتھ، تقریباً یقین سے بالاتر، نئے حکم کے پادریوں میں سے ایک نے کہا: "خدا، اگر رب موجود ہے، تو اس کے ناراض نام کا بدلہ لیں۔ میں اسے چیلنج کرتا ہوں! رب خاموش رہتا ہے۔ اس کی گرج چمکانے کی ہمت نہ کرو۔ اس کے بعد کون اس کے وجود پر یقین کرے گا۔ "فرعون کے سوال کی یہ کیسی درست بازگشت ہے: "خداوند کون ہے کہ میں اس کی بات مانوں؟" "میں رب کو نہیں جانتا!"

"احمق نے اپنے دل میں کہا، کوئی خدا نہیں ہے۔" (زبور ۔(14:1اور خداوند ان لوگوں کے بارے میں اعلان کرتا ہے جو سچائی کو بگاڑتے ہیں: "ان کی حماقت سب پر ظاہر ہو جائے گی۔" .(II Tim. 3: 9)فرانس کے زندہ خدا کی پرستش ترک کرنے کے بعد، "اعلیٰ اور عظیم جو ابدیت میں رہتا ہے"، اسے زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ وہ ایک آزاد عورت کی شخصیت میں عقل کی دیوی کی عبادت کے ذریعے ذلت آمیز بت پرستی میں ڈوب گئی۔ اور یہ ملک کی نمائندہ اسمبلی میں، اور اس کے اعلیٰ ترین سول اور قانون ساز حکام کی موجودگی میں! مؤرخ کہتا ہے: "اس جنگلی زمانے کی تقریبات میں سے ایک اپنی بے ہودگی کے ساتھ ساتھ بے حیائی کے لیے بے مثال ہے۔ کنونشن کے دروازے ایک پیتل کی پٹی کے لیے کھولے گئے، اس کے بعد میونسپل باڈی کے اراکین، جو ایک پروقار جلوس میں گاتے ہوئے داخل ہوئے۔ آزادی کی تعریف میں حمد و ثنا اور اسکورٹنگ، ان کی مستقبل کی عبادت کے مقصد کے طور پر، ایک عورت جو نقاب میں ملبوس تھی اور جسے وہ عقل کی دیوی کہتے تھے۔ صدر کی، جس موقع پر اسے ایک اوپرا ڈانسر کے طور پر پہچانا گیا... اس شخص کو، جس وجہ سے وہ پسند کرتے تھے، سب سے زیادہ جائز نمائندے کے طور پر، فرانسیسی قومی کنونشن نے اسے عوامی خراج عقیدت پیش کیا۔ اور عقل کی دیوی کی سرمایہ کاری کو ملک بھر میں دہرایا گیا اور اس کی نقل کی گئی، ان جگہوں پر جہاں کے باشندے انقلاب کے مطابق رہنا چاہتے تھے۔"

دلیل کے فرق کو متعارف کرانے والے مقرر نے کہا: "قانون سازی کی جنونیت اپنا اثر کھو چکی ہے اور اس کی جگہ عقل نے لے لی ہے۔ ہم نے اس کے مندروں کو چھوڑ دیا ہے۔
ان کی تزئین و آرائش کی گئی ہے۔ آج، بے پناہ ہجوم اس کی گوتھک چھت کے نیچے جمع ہے، جو پہلی بار حق کی آواز گونجے گا۔ وہاں، فرانسیسی آزادی اور استدلال کے حقیقی فرقے کا جشن منائیں گے۔ وہاں ہم جمہوریہ کی افواج کے سامنے اپنی خوشحالی کی خواہشات پیش کریں گے۔ وہاں ہم عقل کی پیروی کرنے کے لیے بے جان بتوں کی پوجا ترک کر دیں گے -یہ متحرک تصویر، تخلیق کا شاہکار۔" جب دیوی کو کنونشن میں پیش کیا گیا، تو اسپیکر نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسمبلی کی طرف متوجہ ہو کر کہا: "انسان۔ ، خدا کی بے ضرر گرج سے کانپنا بند کرو جو آپ کے اپنے خوف سے پیدا ہوا ہے۔ اب سے عقل کے علاوہ کسی الوہیت کو مت پہچانو۔ میں آپ کو آپ کی بہترین اور پاکیزہ تصویر پیش کرتا ہوں۔ اگر آپ کو بتوں کی ضرورت ہے تو، صرف ان جیسے لوگوں کو قربان کریں ... آزادی کے اگست سینیٹ کے سامنے، عقل کے پردہ سے پہلے.

"صدر کی طرف سے گلے ملنے کے بعد دیوی کو ایک شاندار کار میں بٹھایا گیا اور ایک بے پناہ ہجوم کے درمیان نوٹر ڈیم کیتھیڈرل لے جایا گیا تاکہ وہ دیوتا کی جگہ لے سکیں۔ وہاں اسے مرکزی قربان گاہ پر اٹھایا گیا اور ہر ایک کی طرف سے اس کی تعریف کی گئی۔ موجودہ."

اس کے بعد، کچھ ہی دیر بعد، بائبل کو سرعام جلانے کے ذریعے کیا گیا۔ اور "میوزیم کی پاپولر سوسائٹی یہ کہتے ہوئے میونسپل ہال میں داخل ہوئی: Vive la"
رائے!" اور ایک چھڑی کے اوپر کئی کتابوں کی آدھی جلی ہوئی باقیات کو لے جایا گیا، جس میں پرانے اور نئے عہد نامے کے کنڈینسڈ ایڈیشن بھی شامل ہیں، جو کہ "عظیم آگ میں کفارہ" ہیں، جیسا کہ صدر نے کہا، "وہ تمام حماقتیں جنہوں نے نسل انسانی کو کیا تھا۔ عہد کریں۔"

پاپائیت ہی نے وہ کام شروع کیا تھا جو الحاد اب مکمل کر رہا تھا۔ روم کی پالیسی نے وہ سماجی، سیاسی اور مذہبی حالات پیدا کر دیے تھے۔

Machine Translated by Google

وہ تیزی سے فرانس کو تباہی کی طرف لے جا رہے تھے۔ ایک مصنف نے انقلاب کی ہولناکیوں کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا: ”یہ زیادتیاں یقیناً تخت اور کلیسا سے منسوب ہونی چاہئیں۔“ سخت انصاف کے ساتھ ان کا چرچ پر الزام لگایا جانا چاہیے۔ پاپائیت نے بادشاہوں کے ذہنوں کو اصلاح کے خلاف زہر آلود کر دیا تھا، تاج کا دشمن، اور اختلاف کا عنصر جو قوم کے امن اور ہم آہنگی کے لیے مہلک ہو گا۔ یہ روم کی ذہانت تھی جس نے اس سے سب سے زیادہ ہولناک ظلم اور سب سے زیادہ اذیت ناک جبر کو متاثر کیا۔

تخت

آزادی کی روح بائبل کے ساتھ تھی۔ جہاں بھی خوشخبری موصول ہوئی وہاں لوگوں کے ذہن بیدار ہوئے۔ انہوں نے ان طوق کو توڑنا شروع کر دیا جنہوں نے انہیں جہالت، برائی اور توہم پرستی کے غلام بنا رکھا تھا۔

وہ مردوں کی طرح سوچنے اور کام کرنے لگے۔ یہ دیکھ کر بادشاہ اپنی استبداد کی وجہ سے ڈر گئے۔

روم بادشاہوں کے پرجوش خوف کو بھڑکانے میں سست نہیں تھا۔ پوپ نے 1525میں فرانس کے ریجنٹ سے کہا: "یہ انماد [پروٹسٹنٹ ازم] نہ صرف مذہب بلکہ تمام رعایا، شرافت، قوانین، احکامات اور طبقات کو بھی تباہ کر دے گا۔" چند سال بعد، ایک پاپش معزز نے بادشاہ کو متنبہ کیا: "اگر آپ اپنے خود مختار حقوق کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں؛ اگر آپ اقوام کو اپنی عظمت کے تابع رکھنا چاہتے ہیں، سکون کے ساتھ، کیتھولک عقیدے کا بہادری سے دفاع کریں اور اپنے تمام دشمنوں کو زیر کر لیں۔ طاقت." اور ماہرینِ الٰہیات نے لوگوں کے تعصبات پر زور دیا، اور اعلان کیا کہ پروٹسٹنٹ نظریہ "مردوں کو بدعتوں اور حماقتوں کی طرف مائل کرتا ہے۔ یہ بادشاہ سے اس کی رعایا کے عقیدت مند پیار کو چھین لیتا ہے اور چرچ اور ریاست دونوں کو تباہ کر دیتا ہے۔ اس طرح روم فرانس کو اصلاح کا مخالف بنانے میں کامیاب ہو گیا۔ ظلم و ستم کی تلوار سب سے پہلے فرانس میں کھینچی گئی۔

ملک کے حکمرانوں نے بمشکل اس تباہ کن پالیسی کے نتائج کا اندازہ لگایا۔ پاک کلام کی تعلیم لوگوں کے ذہنوں اور دلوں میں عدل، تحمل، سچائی، عدل اور احسان کے اصولوں کو پیوست کر دیتی، جو کہ ملک کی خوشحالی کی بنیاد ہیں۔ "صداقت قوموں کو سربلند کرتی ہے۔" اس طرح، "انصاف کے ساتھ تخت قائم ہوتا ہے" ۔(Prov. 14:34؛ 16:12)"صداقت کا اثر امن ہو گا، اور راستبازی کا عمل ہمیشہ کے لیے آرام اور سلامتی ہو گا۔" (عیسیٰ ۔(32:17جو بھی خدائی قانون کی پابندی کرے گا وہ اپنے ملک کے قوانین کا صحیح معنوں میں احترام کرے گا۔ جو خدا سے ڈرتا ہے وہ تمام منصفانہ اور جائز اختیار کے استعمال میں بادشاہ کی عزت کرے گا۔ لیکن بدقسمتی سے فرانس نے بائبل پر پابندی لگا دی اور اس کے شاگردوں کو ملک بدر کر دیا۔ صدیوں کے بعد، اصول و دیانت کے حامل، علمی تگ ودو اور اخلاقی قوت کے حامل مرد، جو اپنے یقین اور ایمان کا اظہار کرنے کی جرأت رکھتے تھے، یہ لوگ صدیوں تک گلیوں میں غلام بن کر کام کرتے، داؤ پر لگ گئے۔ ، یا تہھانے کے خلیوں میں سڑے ہوئے ہیں۔ ہزاروں پر ہزاروں کو پرواز میں حفاظت ملی۔ اور یہ اصلاح کے آغاز کے بعد ڈھائی سو سال تک جاری رہا۔

"اس طویل عرصے کے دوران فرانسیسیوں کی شاید ہی کوئی ایسی نسل تھی جس نے انجیل کے شاگردوں کی اڑان کو نہ دیکھا ہو تاکہ وہ ظلم کرنے والے کے پاگل غصے سے بچ سکیں، اپنے ساتھ ذہانت، فنون لطیفہ، صنعت، ترتیب، جس میں عام طور پر، انہوں نے بہت ترقی کی، اس سرزمین کی افزودگی کے لیے جس میں انہوں نے پناہ پائی۔ اور جس تناسب سے انہوں نے دوسرے ممالک کو ان خاص تحفوں سے بھرا، انہوں نے اپنے ملک کو ان سے محروم کیا۔ اگر ان تین سو سالوں کے دوران، جلاوطنوں کی صنعتی صلاحیت نے ان کی مٹی کی آبیاری کی ہو؛ اگر، ان تین سو سالوں کے دوران، ان کے فنی تحائف کو ان کی پیداوار کو مکمل کرنے میں استعمال کیا گیا ہو؛ اگر، ان تین صدیوں کے دوران، ان کی تخلیقی ذہانت اور تجزیاتی قوت ان کے ادب کو فروغ دے رہی تھی اور اس کی سائنس کو فروغ دے رہی تھی؛ اگر اس کی حکمت اس کی کونسلوں کی رہنمائی کر رہی تھی، اس کی بہادری اس کی لڑائیاں لڑ رہی تھی، اور اس کی مساوات اپنے قوانین بنا رہی تھی، اور اگر بائبل کا مذہب تھا۔

Machine Translated by Google

عقل کو مضبوط کرنے اور اپنے عوام کے ضمیر پر حکومت کرنے کے لیے، آج فرانس کی شان میں کیا ہوگا! کتنی عظیم، خوشحال اور خوش حال قوم ہوتی، دوسرے ملکوں کے لیے نمونہ ہوتی!

"لیکن اندھی اور بے ہنگم جنونیت نے اپنی سرزمین سے ہر فضیلت کے استاد، ہر نظم کے چیمپیئن، تخت کے ہر ایماندار محافظ کو بے دخل کر دیا، ان مردوں سے کہا جنہوں نے زمین پر ملک کو 'شہرت اور شان' دی تھی: 'تم جو چاہتے ہو اسے منتخب کرو۔ : الاؤ یا جلاوطنی.' آخر میں، ریاست کی بربادی مکمل ہو گئی، اب کوئی ضمیر باقی نہیں بچا تھا جس پر پابندی لگائی جائے، مزید کوئی مذہب داؤ پر نہ لگایا جائے، کوئی اور حب الوطنی ختم نہ کی جائے۔" اور انقلاب، اپنی تمام ہولناکیوں کے ساتھ، تباہ کن نتیجہ تھا۔

Huguenots"کی پرواز کے ساتھ، فرانس میں عام کمی واقع ہوئی۔
خوشحال مینوفیکچرنگ شہر زوال میں ڈوب گئے۔ زرخیز اضلاع اپنی فطری غیر کاشت کی طرف لوٹ آئے۔ فکری سستی اور اخلاقی زوال غیر معمولی ترقی کے دور کے بعد ہوا۔ پیرس ایک وسیع غریب گھر بن گیا، اور ایک اندازے کے مطابق، انقلاب کے آغاز پر، دو لاکھ غریبوں نے بادشاہ کے ہاتھوں خیرات کی بھیک مانگی۔

زوال پذیر قوم کے درمیان صرف Jesuitsخوشحال ہوئے، اور گرجا گھروں اور اسکولوں، جیلوں اور گلیوں پر خوفناک ظلم کے ساتھ حکومت کی۔"
خوشخبری فرانس کو ان سیاسی اور سماجی مسائل کا حل تلاش کرنے کی اجازت دیتی جو اس کے پادریوں، اس کے بادشاہ اور اس کے قانون سازوں کی اہلیت کو حیران کر دیتے تھے، اور جس نے آخر کار قوم کو انتشار اور بربادی میں ڈال دیا۔ تاہم، روم کی حکمرانی کے تحت، لوگ خود سے انکار اور بے لوث محبت کے بارے میں نجات دہندہ کے بابرکت اسباق کو کھو چکے تھے۔ انہیں دوسروں کی بھلائی کے لیے خود انکاری کی عادت سے ہٹا دیا گیا تھا۔

امیروں کو غریبوں پر ظلم کرنے پر ملامت نہیں کی گئی۔ غریبوں کو ان کی غلامی اور انحطاط کے لیے کوئی مدد نہیں ملی۔ دولت مندوں اور طاقتوروں کی خودغرضی واضح اور جابرانہ ہو گئی ہے۔ صدیوں سے اشرافیہ کی لالچ اور بے حیائی کے نتیجے میں کسانوں سے جبراً بھتہ وصول کیا جاتا تھا۔ امیر غریبوں کا استحصال کرتے تھے اور غریب امیروں سے نفرت کرتے تھے۔

بہت سے صوبوں میں جائیدادیں رئیسوں کے ہاتھ میں تھیں اور مزدور طبقے صرف کرایہ دار تھے۔ انہوں نے خود کو مالکان کے رحم و کرم پر پایا اور اپنے حد سے زیادہ مطالبات تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے۔ چرچ اور ریاست دونوں کی حمایت کا بوجھ متوسط اور نچلے طبقوں کے کندھوں پر پڑا، جن پر سول حکام اور پادریوں نے بہت زیادہ ٹیکس لگایا تھا۔ "امراء کی خوشنودی کو سپریم قانون سمجھا جاتا تھا؛ کسان اور کسان اپنے ظالموں کو اس کی فکر کیے بغیر بھوکے مر سکتے تھے... لوگ ہر وقت مالک کے خصوصی مفاد سے مشورہ کرنے پر مجبور تھے۔ زرعی مزدوروں کی زندگی مسلسل کاموں سے عبارت تھی لاوارث مصائب، اگر وہ شکایت کرنے کی ہمت کرتے تو ان کی شکایات کا ازالہ کیا جاتا، انصاف کی عدالتوں نے ہمیشہ کسانوں کو ترجیح دیتے ہوئے کیس کا فیصلہ امیر کو دیا، ججوں کی طرف سے رشوت کھلے عام قبول کی جاتی تھی، اور اشرافیہ کی معمولی سی خواہش۔ بدعنوانی کے اس عالمگیر نظام کی وجہ سے قانون کی طاقت تھی، ایک طرف سیکولر حکمرانوں اور دوسری طرف پادریوں کے ذریعے عام شہری سے لوٹے گئے ٹیکسوں میں سے آدھا بھی شاہی خزانے کو مختص نہیں کیا گیا۔ باقی سب بے حیائی کی اخلاقیات میں برباد ہو گیا۔اور جن لوگوں نے اپنے ہم وطنوں کو اس طرح غریب کیا وہ ٹیکسوں سے مستثنیٰ تھے، اور ریاست کے تمام دفاتر میں قانون یا رواج کے مطابق مقرر کیے گئے تھے۔ لاکھوں افراد کو انحطاط اور ناامیدی کی زندگی گزارنے کی مذمت کی گئی۔"

عدالت کو ہوس اور بے حیائی کے حوالے کر دیا گیا۔ عوام اور حکمرانوں کے درمیان بہت کم اعتماد موجود تھا۔ تمام حکومتی اقدامات کے بارے میں شکوک و شبہات کا اظہار کیا گیا، جیسا کہ غیر جانبدارانہ اور خود غرضی ہے۔ انقلاب کے وقت سے نصف صدی سے زیادہ پہلے، تخت پر لوئس XVکا قبضہ تھا، جو ان برے وقتوں میں بھی،

Machine Translated by Google

وہ ایک بے وقوف، غیر سنجیدہ اور شہوت انگیز بادشاہ کے طور پر قابل ذکر تھا۔ ایک فرسودہ اور ظالمانہ اشرافیہ، ایک غریب اور جاہل نچلا طبقہ، مالی طور پر متزلزل ریاست اور مشتعل لوگوں کے ساتھ، یہ ضروری نہیں تھا کہ کسی خوفناک اور آسنن بغاوت کی پیشین گوئی کے لیے کسی نبی کی آنکھ لگ جائے۔ اپنے مشیروں کی تنبیہات پر بادشاہ جواب دیا کرتا تھا: "کوشش کرو کہ جب تک میں زندہ رہ سکتا ہوں، میرے مرنے کے بعد جو کچھ بھی ہو۔" یہ بے سود تھا کہ بادشاہ کو اصلاح کی ضرورت پر اصرار کیا گیا۔ اس نے برائیاں دیکھی، لیکن ان کا سامنا کرنے کی نہ ہمت تھی اور نہ توانائی۔ تاہم، فرانس پر آنے والی تباہی اس کے بے بس اور خود غرض ردعمل میں ترتیب دی گئی تھی: "میرے بعد، سیلاب!"

بادشاہوں اور حکمران طبقوں کی حسد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے روم نے لوگوں کو غلامی میں رکھنے کے لیے ان پر اثر انداز کیا، یہ جانتے ہوئے کہ ریاست کمزور ہو جائے گی، اور ان طریقوں سے شہزادوں اور لوگوں کو قید میں رکھنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ انتہائی چالاک سیاست سے اس نے محسوس کیا کہ مردوں کو مؤثر طریقے سے غلام بنانے کے لیے، ان کی روحوں پر بیڑیاں ڈالنی ہوں گی، اور یہ کہ انہیں اپنی غلامی سے فرار ہونے سے روکنے کا سب سے یقینی طریقہ یہ ہے کہ وہ خود کو آزاد کرنے کے قابل نہ ہوں۔ اخلاقی انحطاط اس کی پالیسی کے نتیجے میں ہونے والی جسمانی تکلیف سے ہزار گنا زیادہ خوفناک تھا۔ کتاب مقدس سے چھین کر جنون اور خود غرضی کی تعلیمات کو چھوڑ کر لوگ جہالت اور توہم پرستی میں غرق اور برائیوں میں ایسے ڈوب گئے کہ وہ اپنے آپ پر حکومت کرنے سے بالکل عاجز ہو گئے۔

لیکن اس سب کا نتیجہ روم کی منصوبہ بندی سے بالکل مختلف تھا۔
بجائے اس کے کہ عوام کو ان کے عقیدوں کے سامنے اندھا تسلیم کیا جائے، اس کے کام نے انہیں کافر اور انقلابی بنا دیا۔ وہ رومن ازم کو مذہبی سیاست کے طور پر حقیر سمجھتے تھے۔ وہ پادریوں کو ایک جابر جماعت کے طور پر دیکھتے تھے۔ وہ صرف ایک خدا کو جانتے تھے جو روم کا دیوتا تھا۔ اس کی تعلیم صرف دین تھی۔ انہوں نے اپنی عزائم اور ظلم کو بائبل کے جائز پھل کے طور پر تصور کیا، اور وہ اس سے کوئی لینا دینا نہیں چاہتے تھے۔

روم نے خدا کے کردار کو غلط انداز میں پیش کیا تھا اور اس کے دعووں کو بگاڑ دیا تھا، اور اب لوگوں نے مقدس بائبل اور اس کے مصنف دونوں کو رد کر دیا ہے۔ اس نے صحیفہ کی قیاس کردہ منظوری کے تحت اپنے عقیدے پر اندھا اعتماد کا مطالبہ کیا تھا۔ رد عمل میں، والٹیئر اور اس کے ہم مذہبوں نے خدا کے کلام کو مکمل طور پر ایک طرف رکھ دیا، ہر طرف کفر کا زہر پھیلا دیا۔ روم نے اپنے آہنی ظلم سے لوگوں کو پاؤں تلے روند ڈالا تھا۔ اب ذلیل اور سفاک عوام نے ظلم سے لاتعلقی میں تمام پابندیاں ہٹا دی ہیں۔ اس صریح دھوکہ دہی پر ناراض ہو کر جس کو وہ اتنے عرصے تک عزت دیتے رہے، انہوں نے حق و باطل کو ایک ساتھ مسترد کر دیا۔ اور، آزادی کے ساتھ بے حیائی کو الجھاتے ہوئے، باطل کے غلام اپنی خیالی آزادی میں مگن تھے۔

انقلاب کے آغاز میں، بادشاہ کی طرف سے ایک رعایت کے ذریعے، لوگوں کو امرا اور پادریوں کی مشترکہ نمائندگی سے زیادہ نمائندگی کی اجازت دی گئی۔ چنانچہ طاقت کا توازن اس کے ہاتھ میں تھا۔ لیکن وہ اسے دانشمندی اور کفایت شعاری سے استعمال کرنے کے لیے تیار نہیں تھے۔ ان برائیوں کی اصلاح کے خواہشمند تھے جن کا وہ شکار تھے، انہوں نے معاشرے کی تعمیر نو کا عزم کیا۔ ایک بدسلوکی کا شکار ہجوم جس کے ذہن تلخ یادوں سے بھرے ہوئے تھے جو ایک طویل عرصے سے پرورش پا رہے تھے، انہوں نے ان لوگوں سے بدلہ لینے کا فیصلہ کیا جنہیں وہ اپنے مصائب کا مصنف سمجھتے تھے۔ مظلوموں نے اس سبق کو عملی جامہ پہنایا جو انہوں نے ظلم سے سیکھا تھا، اور ان لوگوں کے ظالم بن گئے جنہوں نے انہیں پامال کیا تھا۔

بدقسمت فرانس نے خون میں وہ فصل کاٹی جو اس نے بوئی تھی۔ روم کی محکومی کرنے والی طاقت کے سامنے ان کے سر تسلیم خم کرنے کے خوفناک نتائج تھے۔ جہاں فرانس، کے تحت

Machine Translated by Google

رومن ازم کے اثر نے، اصلاح کے آغاز میں پہلا الاؤ کھڑا کیا، انقلاب نے اپنا پہلا گیلوٹین نصب کیا۔ بالکل اسی مقام پر جہاں پروٹسٹنٹ عقیدے کے پہلے شہداء کو 61ویں صدی میں جلایا گیا تھا، پہلے متاثرین کو 81ویں صدی میں گلوٹین کیا گیا تھا۔ اُس خوشخبری کو رد کر کے جو اُس کی شفایابی کا باعث بنتی تھی، فرانس نے بے اعتقادی اور بربادی کا دروازہ کھول دیا تھا۔ جب خدا کے قانون کی پابندیوں کو ایک طرف رکھا گیا تو معلوم ہوا کہ انسانوں کے قوانین انسانی جذبے کی زبردست لہروں کو روکنے کے لیے ناکافی تھے اور اس لیے قوم بغاوت اور انارکی میں ڈوب گئی۔ بائبل کے خلاف جنگ نے ایک ایسے دور کا آغاز کیا جو عالمی تاریخ میں "دہشت کے دور" کے طور پر باقی ہے۔ لوگوں کے گھروں اور دلوں سے سکون اور خوشی ختم ہو گئی۔ کسی نے خود کو محفوظ محسوس نہیں کیا۔ آج جو کامیاب ہوا، کل شکوک و شبہات کا نشانہ تھا۔ تشدد اور لالچ نے ناقابل تردید کنٹرول کا استعمال کیا۔

بادشاہ، پادری اور امرا کو ایک پرجوش اور دیوانے لوگوں کے مظالم کے سامنے سر تسلیم خم کرنے پر مجبور کیا گیا۔
بدلہ لینے کی اس کی پیاس بادشاہ کے پھانسی سے ہی بجھ گئی تھی۔ اور جنہوں نے اس کی موت کا فیصلہ کیا تھا وہ جلد ہی سہاروں پر اس کا پیچھا کرنے لگے۔ انقلاب کے خلاف دشمنی کے شبہ میں ان تمام لوگوں کو سر عام پھانسی دینے کا حکم دیا گیا۔
جیلوں میں بھیڑ بھری ہوئی تھی، جیل کی آبادی دو لاکھ سے زیادہ قیدیوں کی تھی۔ مملکت کے شہر وحشت کے مناظر سے بھرے ہوئے تھے۔ انقلابیوں کی ایک پارٹی دوسری کے خلاف تھی، اور فرانس مخالف عوام کے لیے تنازعات کا ایک وسیع میدان بن گیا جو ان کے جذبات کے غصے سے قابو میں تھا۔ "پیرس میں، ایک فساد دوسرے کے پیچھے چلا گیا، اور شہری دھڑوں میں بٹ گئے، جن کے ذہن میں باہمی خاتمے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔" اور عام مصائب کو مزید خراب کرنے کے لیے قوم یورپ کی بڑی طاقتوں کے ساتھ ایک طویل اور تباہ کن جنگ میں شامل ہو گئی۔ "ملک تقریباً دیوالیہ ہو چکا تھا، فوج اجرتوں کی تاخیر سے ادائیگی کے خلاف احتجاج کر رہی تھی، پیرس کے لوگ بھوک سے مر رہے تھے، صوبے بدمعاشوں سے دوچار تھے، اور تہذیب انتشار اور بے حیائی سے تقریباً ختم ہو چکی تھی۔"

لوگوں نے ظلم اور اذیت کے وہ سبق اچھی طرح سیکھ لیے تھے جو روم نے بہت محنت سے سکھائے تھے۔ آخرکار عذاب کا دن آ ہی گیا۔ اب یہ یسوع کے شاگرد نہیں رہے جو تہھانے پر قابض تھے اور اذیتیں برداشت کر رہے تھے۔

اہل ایمان بہت پہلے ہلاک ہو چکے تھے یا جلاوطن کر دیے گئے تھے۔ روم نے اب ان لوگوں کی بے رحم طاقت کو محسوس کیا جنہیں اس نے خونخوار کاموں میں خوش کرنے کے لیے تربیت دی تھی۔ "فرانسیسی پادریوں نے کئی صدیوں تک جس ظلم و ستم کی مثالیں دکھائی تھیں، وہ اب اپنے خلاف زبردست جوش و خروش کے ساتھ ہو گئی ہیں۔ پادریوں کے خون سے پاتالیں سرخ ہو گئی ہیں۔ گیلیاں اور جیلیں جو کبھی ہیوگینٹس سے بھری ہوئی تھیں، اب ان کا ہجوم تھا۔ اپنے ظلم و ستم کرنے والوں کے ساتھ۔ بنچ کے ساتھ جکڑے ہوئے یا اوئرز پر کام کرتے ہوئے، رومن کیتھولک پادریوں نے ان تمام بدقسمتیوں کا تجربہ کیا جو ان کے چرچ نے پرامن بدعتیوں پر آزادانہ طور پر ڈھائے تھے۔"

"پھر وہ دن آئے جب تمام ضابطوں میں سب سے زیادہ وحشی ترین عدالتوں کے ذریعہ نافذ کیا گیا تھا، جس میں کوئی بھی شخص اپنے پڑوسیوں کو سلام یا نماز نہیں پڑھ سکتا تھا ... بغیر کسی بڑے جرم کے ارتکاب کے خطرے کے، جس میں جاسوس ہر کونے میں چھپے ہوئے تھے۔ جہاں ہر صبح گیلوٹین تیزی سے اور بلا روک ٹوک کام کرتی تھی؛ جہاں جیلیں کسی غلام کی کشتی کی مانند بھری ہوئی تھیں؛ جہاں نالیوں سے خون کا جھاگ دریائے سین میں بہتا تھا۔

جب کہ متاثرین کے کارٹلوں کو پیرس کی سڑکوں سے ان کی مہلک منزل کی طرف لے جایا گیا، پروکنسلز، جنہیں خودمختار کمیشن نے صوبوں میں بھیجا تھا، دارالحکومت میں بھی نامعلوم ظلم کے اسراف میں خوشی منائی۔ مہلک مشین کا بلیڈ اس کے قتل کے کام کے لیے بہت آہستہ آہستہ بڑھتا اور گرتا تھا۔ مشین گن کی فائرنگ سے قیدیوں کی لمبی لائنیں کاٹ دی گئیں۔ لوگوں سے بھری کشتیوں کے نچلے حصے میں سوراخ تھے۔ لیون صحرا بن گیا ہے۔ اراس میں قیدیوں کو فوری موت کی ظالمانہ رحمت سے بھی انکار کر دیا گیا۔ کرنے کے لئے

Machine Translated by Google

Loireکے ساتھ ساتھ، Saumurسے سمندر تک، کوّوں اور پتنگوں کے بڑے بڑے جھنڈ نے ننگی لاشوں پر کھانا کھایا، جو گھناؤنے گلے میں جکڑے ہوئے تھے۔ جنس یا عمر پر کوئی رحم نہیں کیا گیا۔ اس ظالم حکومت کے ہاتھوں قتل ہونے والے سترہ سالہ لڑکوں اور لڑکیوں کی تعداد سینکڑوں میں شمار کی جانی چاہیے۔ اپنی ماؤں سے پرتشدد طریقے سے جدا ہونے والے چھوٹے بچوں کو جیکوبیئن صفوں کے ساتھ نیزے سے نیزے پر پھینک دیا گیا۔" دس سال کے مختصر عرصے میں لاکھوں انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا۔

یہ سب کچھ ویسا ہی ہوا جیسا شیطان چاہتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ صدیوں تک اس نے کام کیا۔ اس کی پالیسی شروع سے آخر تک دھوکہ ہے، اور اس کا پختہ مقصد انسانوں پر مصیبت اور مصیبت لانا، خدا کے کام کو بگاڑنا اور آلودہ کرنا، احسان اور محبت کے خدائی مقاصد کو بگاڑنا اور اس طرح دنیا میں غم پیدا کرنا ہے۔ پھر، وہ اپنے فریب کاری کے فنوں سے انسانوں کے ذہنوں کو اندھا کر دیتا ہے اور انہیں اپنے کام کی برائیوں کے لیے خدا پر الزام لگانے کی طرف لے جاتا ہے، گویا یہ ساری مصیبتیں خالق کے منصوبے کا نتیجہ ہیں۔ اسی طرح جب اس کی ظالمانہ طاقت سے ذلیل اور بربریت کا شکار ہوئے لوگ آزادی حاصل کرتے ہیں تو وہ انہیں زیادتیوں اور مظالم پر اکساتا ہے۔ لہذا، بے لگام بے حیائی کی یہ تصویر ظالموں اور جابروں نے آزادی کے نتائج کی مثال کے طور پر ظاہر کی ہے۔

جب بھیس میں غلطی کا پتہ چلتا ہے، تو شیطان اسے صرف ایک مختلف شکل میں ڈھانپ لیتا ہے، اور ہجوم اسے پہلے کی طرح بے تابی سے قبول کرتا ہے۔ جب لوگوں کو معلوم ہوا کہ رومی ازم ایک دھوکہ ہے، اور شیطان اب ان کو اس ایجنٹ کے ذریعے خدا کے قانون کی خلاف ورزی کرنے پر آمادہ نہیں کر سکتا، تو اس نے انہیں اکسایا کہ وہ تمام مذاہب کو ایک چال اور مقدس کتابوں کو ایک افسانہ سمجھیں۔ اور، الٰہی قوانین کو پسماندہ کرتے ہوئے، انہوں نے اپنے آپ کو بڑے پیمانے پر بدکاری کے حوالے کر دیا۔

فرانس کے باشندوں کے لیے اس طرح کی بدبختی لانے والی مہلک غلطی اس واحد اور عظیم سچائی سے ناواقفیت تھی: یہ کہ جائز آزادی خدا کے قانون کے نسخوں کے اندر ہے۔ "آہ! اگر تم نے میرے احکام کو سن لیا ہوتا!

تب تیری سلامتی دریا کی طرح اور تیری راستبازی سمندر کی موجوں کی مانند ہوتی۔" "رب نے کہا، شریروں کو سکون نہیں ہے۔" "لیکن جو کوئی میری سنے گا وہ سلامتی سے رہے گا اور خوف سے آرام سے رہے گا۔ برائی کا۔" (یسعیٰ 48:18اور ؛22 امثال ۔(1:33
ملحد، کافر اور مرتد خدا کے قانون کی مخالفت کرتے ہیں اور اس پر الزام لگاتے ہیں۔ لیکن ان کے اثر و رسوخ کے نتائج یہ ثابت کرتے ہیں کہ انسان کی فلاح و بہبود کا تعلق احکام الٰہی کی اطاعت سے ہے۔ جن لوگوں نے خدا کی کتاب میں یہ سبق نہیں پڑھا ہے انہیں قوموں کی تاریخ میں اسے پڑھنے کی دعوت دی جاتی ہے۔

جب شیطان نے روم کی کلیسیا کے ذریعے انسانوں کو اطاعت سے ہٹانے کے لیے کام کیا تو اس نے اس کی سرگرمی کو پوشیدہ رکھا اور اس کا کام اس قدر بھیس بدل گیا کہ اس کے نتیجے میں آنے والی انحطاط اور مصائب کو سرکشی کے پھل کے طور پر نہیں دیکھا گیا۔ اور اس کی طاقت روح خدا کے عمل سے اس قدر بے اثر ہو گئی تھی کہ اس کے مقاصد کو مکمل تکمیل تک پہنچنے سے روک دیا گیا تھا۔ لوگوں نے اسباب کے تعلق سے اثر کے بارے میں نہیں سوچا اور نہ ہی اپنے مصائب کا ذریعہ دریافت کیا۔ لیکن انقلاب میں، خدا کے قانون کو قومی کونسل نے واضح طور پر نظرانداز کیا تھا۔ اور اس کے بعد ہونے والی دہشت گردی کے دور میں، ہر کوئی وجہ اور اثر کی کارروائی دیکھ سکتا تھا۔

جب فرانس نے عوامی طور پر بائبل پر پابندی لگا دی، بدکار انسانوں اور تاریک روحوں نے اپنے دیرینہ مقصد کے حصول میں خوشی کا اظہار کیا: ایک مملکت خدا کے قانون کی پابندیوں سے آزاد۔ کیونکہ برے کام کے خلاف سزا فوری طور پر لاگو نہیں کی گئی تھی، مردوں کے بچوں کے دل "برائی کرنے کے لئے مکمل طور پر تیار" تھے (واعظ ۔(8:11لیکن ایک عادلانہ اور درست قانون کی خلاف ورزی کا نتیجہ لازمی طور پر مصیبت اور بربادی کا باعث بنتا ہے۔ اگرچہ فوری طور پر فیصلوں کے ساتھ نہیں دیکھا گیا تھا، تاہم، مردوں کی بے عزتی یقینی طور پر اس کی مذمت کو بڑھا رہی تھی۔ ارتداد اور جرم کی صدیوں سے عذاب کے دن کے لیے غضب کا ذخیرہ تھا۔ اور جب اُن کی بدکرداری کا پیالہ بھر گیا تو اُن سے نفرت کرنے والے

Machine Translated by Google

خدا نے بہت دیر سے سیکھا کہ الٰہی صبر کا تھک جانا کتنی بھیانک چیز ہے۔ خدا کی اعتدال پسند روح، جو شیطان کی ظالمانہ طاقت کی حدیں طے کرتی ہے، بڑی حد تک ہٹا دی گئی تھی، اور وہ جس کی خوشی صرف انسانی بدقسمتی ہے، اپنی مرضی کو پورا کرنے کے لیے آزاد چھوڑ دیا گیا تھا۔ جن لوگوں نے بغاوت کی خدمت کا انتخاب کیا تھا انہیں اس کا ثمر حاصل کرنے کے لیے چھوڑ دیا گیا، یہاں تک کہ زمین ایسے جرائم سے بھر گئی جو قلم کے لیے بیان کرنے کے قابل نہیں تھے۔ تباہ شدہ صوبوں اور تباہ شدہ شہروں سے ایک ہولناک چیخ سنائی دی، ایک تلخ اذیت کی چیخ۔ فرانس زلزلے سے ایسے لرز اٹھا۔ مذہب، قانون، سماجی نظم، خاندان، ریاست اور چرچ، سب کچھ اس شریر ہاتھ نے تباہ کر دیا تھا جو خدا کے قانون کے خلاف اٹھے تھے۔ دانا آدمی نے سچ کہا: "شریر اپنی ہی بدکاری سے گرے گا۔" "اگر کوئی گنہگار سو بار برائی کرتا ہے، اور اس کے دن لمبے ہوتے ہیں، میں یقین سے جانتا ہوں کہ جو لوگ خدا سے ڈرتے ہیں، ان کے ساتھ جو اس سے پہلے ڈرتے ہیں، ان کا بھلا ہو گا۔ لیکن بدکاروں کا بھلا نہیں ہو گا۔" (واعظ 8:12اور ۔13

"انہوں نے علم سے نفرت کی، اور رب کے خوف کو ترجیح نہ دی۔" "اس لیے وہ اپنی راہ کا پھل کھائیں گے، اور اپنے مشورے سے مطمئن ہوں گے۔" (Prov. 1:29)اور ۔31

خدا کے وفادار گواہ، گستاخانہ طاقت کے ذریعے مارے گئے جو "اتھاہ گڑھے سے نکلے"، اب مزید خاموش نہیں رہنا چاہیے۔ "ان ساڑھے تین دن کے بعد، خدا کی طرف سے زندگی کی روح ان میں داخل ہوئی؛ اور وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو گئے، اور ان کو دیکھنے والوں پر بڑا خوف طاری ہو گیا۔" .(Rev. 11:11)یہ 1793میں تھا جب بائبل کو ختم کرنے کا فرمان فرانسیسی اسمبلی سے منظور ہوا۔ ساڑھے تین سال بعد، اسی قانون ساز ایوان نے حکم نامے کو منسوخ کرنے اور صحیفوں کو رواداری دینے کی قرارداد منظور کی تھی۔ دنیا مقدس اوریکلز کو مسترد کرنے کے نتیجے میں جرم کی شدت پر حیران تھی، اور مردوں نے خدا اور اس کے کلام پر ایمان کی ضرورت کو نیکی اور اخلاقیات کی بنیاد کے طور پر تسلیم کیا۔ خُداوند فرماتا ہے کہ تُو نے کِس کی توہین کی ہے اور کُفر بکا ہے؟ اور کِس کے خلاف آواز اُٹھائی ہے اور اپنی آنکھیں اُونچے پر اُٹھائی ہیں؟ اسرائیل کے قدوس کے خلاف۔ (عیسیٰ 37:23۔

"لہٰذا، دیکھو، مَیں اُن پر ظاہر کروں گا، اِس بار مَیں اُن پر اپنا ہاتھ اور اپنی طاقت ظاہر کروں گا، اور وہ جانیں گے کہ میرا نام رب ہے۔" (یرمیاہ 16:21۔
دو گواہوں کے بارے میں، نبی نے یہ بھی اعلان کیا: "اور انہوں نے آسمان سے ایک بڑی آواز سنی، ان سے کہتے ہوئے، یہاں اوپر آؤ۔ اور وہ بادل میں آسمان پر چڑھ گئے؛ اور ان کے دشمنوں نے انہیں دیکھا۔" .(Rev. 11:12)جب سے فرانس نے خدا کے دو گواہوں کے خلاف جنگ کی ہے، اُن کی عزت پہلے کبھی نہیں ہوئی ہے۔ 1804میں، برطانوی اور غیر ملکی بائبل سوسائٹی کو منظم کیا گیا تھا. اس کے بعد یورپی براعظم پر متعدد شاخوں کے ساتھ اسی طرح کی تنظیمیں آئیں۔ 1816 میں امریکن بائبل سوسائٹی کی بنیاد رکھی گئی۔ جب برٹش سوسائٹی قائم ہوئی تو بائبل پچاس زبانوں میں چھپی اور تقسیم ہو چکی تھی۔ تب سے اب تک اس کا دو سو سے زیادہ زبانوں اور بولیوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔ بائبل سوسائٹیز کی کوششوں سے، 1804سے، بائبل کی 187,000,000سے زیادہ کاپیاں تقسیم کی جا چکی ہیں۔

1792سے پہلے کے پچاس سالوں کے دوران غیر ملکی مشنوں کے کام پر بہت کم توجہ دی گئی تھی۔ کوئی نیا معاشرہ قائم نہیں کیا گیا تھا اور صرف چند گرجا گھر تھے جنہوں نے کافر سرزمینوں میں عیسائیت کو پھیلانے کی کوئی کوشش کی۔ لیکن، 81ویں صدی کے آخر میں، ایک بہت بڑی تبدیلی رونما ہوئی۔ مرد عقلیت پسندی کے نتائج سے مطمئن نہیں تھے اور الہامی وحی اور تجرباتی مذہب کی ضرورت کو سمجھتے تھے۔ عقیدت مند کیری، جو 1793میں ہندوستان کے پہلے انگریز مشنری بنے، انگلینڈ میں مشنری کوششوں کے شعلے کو پھر سے روشن کیا۔ امریکہ میں، بیس سال بعد، طلباء کی ایک سوسائٹی کے جوش و جذبے کے نتیجے میں، جن میں ایڈونیرام جڈسن بھی تھے، امریکن بورڈ آف فارن مشنز کی تشکیل کی صورت میں نکلا، جس کی سرپرستی میں جوڈسن نے ایک مشنری کے طور پر امریکہ سے برما تک کا سفر کیا۔ اس وقت سے غیر ملکی مشنوں کے کام میں بے مثال ترقی ہوئی ہے۔

Machine Translated by Google

طباعت میں بہتری نے مقدس بائبل کی گردش کے کام کو تقویت دی ہے۔ مختلف ممالک کے درمیان رابطے کی بڑھتی ہوئی آسانی، تعصب اور قومی استثنیٰ کی پرانی رکاوٹوں کے ٹوٹنے اور روم کے پوپ کے ہاتھوں سیکولر طاقت کے کھو جانے نے خدا کے کلام کے داخلے کا راستہ کھول دیا ہے۔ کچھ سالوں سے بائبل روم کی گلیوں میں بغیر کسی رکاوٹ کے بیچی جاتی تھی، اور اب اسے رہنے کے قابل دنیا کے ہر حصے میں لے جایا جا رہا ہے۔

کافر والٹیئر نے ایک بار تکبر سے کہا، "میں لوگوں کو یہ کہتے سن کر تھک گیا ہوں کہ عیسائی مذہب کو بارہ آدمیوں نے قائم کیا، میں ثابت کروں گا کہ صرف ایک آدمی ہی اسے ختم کرنے کے لیے کافی ہے۔" ان کو فوت ہوئے دو سو سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ لاکھوں لوگوں نے بائبل کے خلاف جنگ میں حصہ لیا ہے۔

لیکن یہ تباہ ہونے سے بہت دور ہے کہ جہاں والٹیئر کے زمانے میں سو تھے، وہاں آج کتاب خدا کی دس ہزار، بلکہ ایک لاکھ کاپیاں موجود ہیں۔ عیسائی چرچ کے حوالے سے ایک قدیم مصلح کے الفاظ میں: "بائبل ایک اینول ہے جس نے بہت سے ہتھوڑے ختم کر دیے ہیں۔" خُداوند نے کہا، "ہر ایک آلہ جو تیرے خلاف تیار ہو گا کامیاب نہ ہو گا اور ہر وہ زبان جو عدالت میں تیرے خلاف اٹھے گی، تُو مجرم ٹھہرائے گا۔" (عیسیٰ ۔(54:17

"ہمارے خدا کا کلام ابد تک قائم رہے گا۔" "اُس کے تمام احکام وفادار ہیں۔ وہ ابد تک قائم رہتے ہیں، وہ سچائی اور راستبازی سے انجام پاتے ہیں۔" (زبور 111:7اور ۔(8جو کچھ بھی انسان کے اختیار پر بنایا گیا ہے ڈھا دیا جائے گا۔ لیکن جو خدا کے غیر متبدل کلام کی چٹان پر قائم ہے وہ ابد تک قائم رہے گا۔

Machine Translated by Google

باب 16

Pilgrim Fathers دی

انگریز مصلحین نے رومی ازم کے عقائد کو ترک کرنے کے باوجود اس کی بہت سی شکلیں محفوظ کر رکھی تھیں۔
اس طرح، روم کے اختیار اور عقیدے کو رد کرتے ہوئے، اس کے چند رسوم و رواج کو اینگلیکن چرچ کی عبادت میں شامل نہیں کیا گیا۔ دلیل دی گئی کہ ان چیزوں میں ضمیر کے سوالات شامل نہیں تھے۔ اگرچہ صحیفوں میں حکم نہیں دیا گیا ہے اور اس لیے ضروری نہیں ہے، تاہم، ان کی ممانعت نہیں ہونی چاہیے، کیونکہ ان میں کوئی اندرونی طور پر برائی نہیں ہے۔ ان کا مشاہدہ اس خلیج کو تنگ کرتا تھا جس نے روم کے اصلاح شدہ گرجا گھروں کو الگ کر دیا تھا۔ یہ نتیجہ اخذ کیا گیا تھا کہ وہ رومنسٹوں کے ذریعہ پروٹسٹنٹ عقیدے کی قبولیت کو فروغ دیں گے۔

یہ دلائل قدامت پسندوں اور سمجھوتہ کرنے والوں کے لیے حتمی معلوم ہوتے تھے۔
البتہ ایک اور طبقہ تھا جو اس طرح نہیں سوچتا تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ رسم و رواج روم اور اصلاح کے درمیان پاتال کو پاٹنے کا رجحان رکھتے تھے، ان کے خیال میں، ان کے تحفظ کے خلاف ایک ناقابل تردید دلیل تھی۔ وہ ان شکلوں کو اس غلامی کی مخصوص مانتے تھے جس سے وہ آزاد ہوئے تھے، اور جس کی طرف لوٹنے کا ان کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ انہوں نے استدلال کیا کہ خدا نے اپنے کلام میں اپنی عبادت کی سمت کے لیے رہنما اصول قائم کیے ہیں، اور یہ کہ مردوں کو ان میں اضافہ یا حذف کرنے کی آزادی نہیں ہے۔ عظیم ارتداد کا آغاز کلیسیا کے اختیار کو خدا کے اختیار کا ضمیمہ بنانے پر مشتمل تھا۔ روم نے ان چیزوں کو مسلط کرنا شروع کیا جس سے خدا نے منع نہیں کیا تھا، اور جس چیز کا اس نے واضح طور پر حکم دیا تھا اس کو ممنوع قرار دے دیا۔

بہت سے لوگ اس پاکیزگی اور سادگی کی طرف لوٹنے کی پرجوش خواہش رکھتے تھے جو ابتدائی کلیسیا کی خصوصیت تھی۔ وہ اینگلیکن چرچ کی طرف سے قائم کردہ بہت سے رسوم و رواج کو بت پرستی کی یادگار سمجھتے تھے، اور اچھے ضمیر کے ساتھ اس کے فرقے میں شامل نہیں ہو سکے۔ لیکن چرچ نے سول اتھارٹی کے تعاون سے اپنی شکلوں کے بارے میں کسی اختلاف کی اجازت نہیں دی۔ خدمات پر حاضری قانون کے مطابق ضروری تھی، اور قید، جلاوطنی اور موت کی سزا کے تحت غیر مجاز مجلسوں پر پابندی تھی۔

17ویں صدی کے اوائل میں، انگلستان کے نئے چڑھنے والے بادشاہ نے پیوریٹن کو "ملک سے باہر یا بدتر" بنانے کے اپنے فیصلے کا اعلان کیا۔ ستائے ہوئے اور قید کیے گئے، وہ مستقبل میں بہتر دنوں کا کوئی اشارہ نہیں دیکھ سکتے تھے، اور انھوں نے اس یقین کے سامنے ہتھیار ڈال دیے کہ، ان لوگوں کے لیے جو اپنے ضمیر کے حکم کے مطابق خدا کی خدمت کرنا چاہتے ہیں، "انگلستان ہمیشہ کے لیے رہنے کے قابل جگہ نہیں رہا تھا۔ "کچھ لوگوں نے آخر کار ہالینڈ میں پناہ لینے کا فیصلہ کیا۔ وہاں انہیں مشکلات، نقصانات اور قید و بند کا سامنا کرنا پڑا۔ ان کے مقاصد کو ناکام بنا دیا گیا، اور انہیں دھوکہ دیا گیا اور ان کے دشمنوں کے حوالے کر دیا گیا۔ لیکن غیر لچکدار ثابت قدمی نے آخر کار فتح حاصل کی، اور انہیں ڈچ جمہوریہ کے دوستانہ ساحلوں پر پناہ مل گئی۔

فرار ہونے میں، انہوں نے اپنا گھر، مال اور ذریعہ معاش چھوڑ دیا۔ وہ ایک اجنبی سرزمین میں، مختلف زبانوں اور رسم و رواج کے حامل لوگوں کے درمیان اجنبی تھے۔ وہ اپنی روٹی کمانے کے لیے نئے اور مختلف پیشوں کا سہارا لینے پر مجبور تھے جن کے وہ عادی نہیں تھے۔ ادھیڑ عمر کے مرد جنہوں نے اپنی زندگی مٹی کاشت کرنے میں گزار دی تھی اب انہیں مکینیکل تجارت سیکھنی پڑی۔ لیکن اُنہوں نے بخوشی اِس صورت حال کو قبول کر لیا، اور اُنہوں نے سستی اور رونے میں کوئی وقت ضائع نہیں کیا۔ اگرچہ وہ اکثر غربت کی وجہ سے ستائے گئے تھے، لیکن انہوں نے ان نعمتوں کے لیے جو اب بھی انہیں عطا کی گئی ہیں خدا کا شکر ادا کیا، اور بلا روک ٹوک روحانی میل جول میں خوشی پائی۔ "انہیں علم تھا

Machine Translated by Google

جو حاجی تھے اور ان چیزوں کو زیادہ نہیں دیکھتے تھے، لیکن انہوں نے اپنے پیارے ملک جنت کی طرف نگاہیں اٹھائیں اور ان کی روحوں کو پرسکون کیا۔"
جلاوطنی اور مشکلات کے درمیان، اس کی محبت اور ایمان مضبوط ہوا. اُنہوں نے خُداوند کے وعدوں پر بھروسہ کیا اور اُس نے ضرورت کے وقت اُن کو کبھی ناکام نہیں کیا۔ ان کے فرشتے ان کی حوصلہ افزائی اور مدد کے لیے ان کے ساتھ تھے۔ اور جب خدا کا ہاتھ انہیں سمندر کے پار ایک ایسی سرزمین کی طرف اشارہ کرتا نظر آیا جس میں وہ اپنے لیے ایک ریاست تلاش کر سکتے تھے اور اپنے بچوں کو مذہبی آزادی کی قیمتی وراثت چھوڑ سکتے تھے، تو وہ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اس راستے پر آگے بڑھے جو پرووِیڈنس نے انہیں دکھایا تھا۔ .

خُدا نے اپنے لوگوں پر آزمائشیں آنے کی اجازت دی تھی تاکہ اُنہیں اُس کے مکرم مقصد کی تکمیل کے لیے تیار کیا جا سکے۔ کلیسیا کو پست کیا گیا تھا تاکہ اسے بلند کیا جا سکے۔ خُداوند اُس کی طرف سے اپنی قدرت کو ظاہر کرنے والا تھا، دنیا کو ایک اور مظاہر دینے کے لیے کہ وہ اُن لوگوں کو نہیں چھوڑے گا جو اُس پر بھروسہ کرتے ہیں ۔ اس نے واقعات پر قابو پالیا تھا تاکہ شیطان کے غضب اور شریروں کے مکروفریب کو اس کی شان میں دھکیل دیا جائے۔

اپنے لوگوں کو محفوظ جگہ پر لے آئیں۔ ظلم و ستم اور جلاوطنی آزادی کی راہ ہموار کر رہی تھی۔

جب ابتدائی طور پر اینگلیکن چرچ سے الگ ہونے پر مجبور کیا گیا تو، پیوریٹن خدا کے آزاد لوگوں کے طور پر پختہ عہد میں متحد ہو گئے، "اس کے تمام راستوں پر چلنا جو معلوم یا جانا جاتا ہے۔" یہاں اصلاح کی اصل روح تھی، پروٹسٹنٹ ازم کا اہم اصول۔ اسی مقصد کے لیے حجاج نئی دنیا میں گھر کی تلاش میں ہالینڈ سے روانہ ہوئے۔ جان رابنسن، ان کے پادری، جنہیں ان کے ساتھ جانے سے روکا گیا تھا، نے جلاوطنوں سے اپنے الوداعی خطاب میں کہا:

"بھائیو، ہم الگ ہونے والے ہیں، اور خُداوند جانتا ہے کہ کیا میں آپ کے چہرے دوبارہ دیکھنے کے لیے زندہ رہوں گا۔
لیکن خواہ خُداوند اِس کی اجازت دے یا نہ دے، مَیں خُدا اور اُس کے مُقدّس فرشتوں کے سامنے آپ کو نصیحت کرتا ہوں کہ مَیں نے مسیح کی پیروی کرنے کے بعد میری پیروی نہ کریں۔ اگر خدا آپ کو اپنے کسی دوسرے آلے کے ذریعے کچھ بھی ظاہر کرتا ہے، تو اسے قبول کرنے کے لیے تیار رہیں جیسا کہ آپ نے ہمیشہ میری وزارت کے ذریعے کوئی سچائی حاصل کی ہے۔ کیونکہ مجھے یقین ہے کہ خداوند کے پاس اپنے کلام سے نکلنے کے لیے زیادہ سچائی اور روشنی ہے۔

"میری طرف سے، میں اصلاح شدہ گرجا گھروں کی حالت پر کافی افسوس نہیں کر سکتا، جو اپنے مذہب میں ایک مقام پر پہنچ چکے ہیں، اور اپنی اصلاح کے آلات سے آگے نہیں گئے ہیں۔ لوتھرن کو اس سے آگے جانے کے لیے آمادہ نہیں کیا جا سکتا جو لوتھر نے دیکھا تھا، اور کیلونسٹ، آپ سمجھتے ہیں، وہیں رک گئے جہاں انہیں خدا کے اس عظیم آدمی نے چھوڑا تھا، تاہم، جس نے سب کچھ نہیں دیکھا تھا۔ یہ ایک ایسی مصیبت ہے جس کا ہمیں بہت افسوس ہے۔ کیونکہ اگرچہ وہ اپنے زمانے میں روشنیاں چمکا رہے تھے، پھر بھی وہ خدا کی پوری مشورے میں داخل نہیں ہوئے۔ لیکن اگر وہ آج زندہ ہوتے تو وہ اضافی روشنی کو قبول کرنے کے لیے اتنے ہی تیار ہوتے جیسے انھوں نے پہلی بار حاصل کی تھی۔

"اپنی کلیسیا کے عہد کو یاد رکھیں، جس میں آپ نے خُداوند کے تمام راستوں پر چلنے پر اتفاق کیا، چاہے وہ معلوم ہوں یا ابھی تک معلوم ہوں۔ خدا کے ساتھ اور ایک دوسرے کے ساتھ جو وعدہ اور عہد آپ نے کیا تھا، اُس کو یاد رکھیں، کسی بھی روشنی کا استقبال کرنے کے لیے۔ سچائی آپ کو اس کے لکھے ہوئے کلام سے آشکار ہوئی، لیکن اس کے بعد، میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ جو کچھ آپ کو سچائی کے طور پر ملتا ہے، اس سے ہوشیار رہو، اس کا جائزہ لیں، اس پر غور کریں، اس کے موصول ہونے سے پہلے سچائی کی دوسری آیات سے موازنہ کریں؛ کیونکہ یہ ممکن نہیں ہے۔ عیسائی دنیا کو حال ہی میں بھاری روحانی تاریکی سے ابھرنا چاہیے، اور علم کا کمال ایک ہی وقت میں حاصل ہو جانا چاہیے۔

یہ ضمیر کی آزادی کی خواہش تھی جس نے عازمین کو سمندر پار طویل سفر کے خطرات کا مقابلہ کرنے، سختیوں اور تکالیف کو برداشت کرنے کی ترغیب دی۔

Machine Translated by Google

جنگلوں کے خطرات اور بچھانے، خدا کی مہربانی سے، امریکہ کے ساحلوں پر، ایک طاقتور قوم کی بنیاد۔ وہ جتنے مخلص اور پرہیزگار تھے، حجاج ابھی تک مذہبی رواداری کے عظیم اصول کو نہیں سمجھ پائے تھے۔ وہ آزادی جس کے لیے انہوں نے اتنی قربانیاں دیں وہ دوسروں کو دینے کے لیے برابر تیار نہیں تھے۔ "بہت کم، یہاں تک کہ سترہویں صدی کے سب سے نامور مفکرین اور اخلاقیات میں سے، نئے عہد نامہ کی تعلیمات کے نتیجے میں اس عظیم اصول کا صحیح تصور رکھتے تھے، جو خدا کو انسانی ایمان کا واحد جج تسلیم کرتا ہے۔" وہ نظریہ جو خُدا نے کلیسیا کو ضمیر پر حکومت کرنے اور بدعت کی تعریف اور سزا دینے کا حق سونپا ہے وہ پوپ کی سب سے گہرائی میں جڑی ہوئی غلطیوں میں سے ایک ہے۔

اگرچہ اصلاح پسندوں نے روم کے عقیدے کو مسترد کر دیا، لیکن وہ اس کے عدم برداشت کے جذبے سے مکمل طور پر آزاد نہیں تھے۔ وہ گھنا اندھیرا جس میں، اپنی طویل صدیوں کی برتری کے دوران، پاپائیت نے پوری عیسائیت کو اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا، ابھی پوری طرح سے دور نہیں ہوا تھا۔ میساچوسٹس بے کالونی کے سرکردہ وزراء میں سے ایک نے کہا: "یہ رواداری تھی جس نے دنیا کو عیسائی مخالف بنا دیا؛ اور چرچ کو بدعتیوں کی سزا سے کبھی نقصان نہیں پہنچا۔" نوآبادیات نے ایک ضابطہ اپنایا جس میں کہا گیا تھا کہ صرف چرچ کے ارکان ہی سول حکومت میں حصہ لے سکتے ہیں۔

ایک قسم کا ریاستی چرچ بنایا گیا تھا، اور تمام لوگوں کو پادریوں کی دیکھ بھال میں حصہ ڈالنے کا پابند کیا گیا تھا۔
مجسٹریٹس کو بدعت کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا اختیار دیا گیا۔
اس طرح سیکولر اقتدار چرچ کے ہاتھ میں رہا۔ ان اقدامات کو ایک ناگزیر نتیجہ کی طرف لے جانے میں زیادہ وقت نہیں لگا: ظلم و ستم۔
پہلی کالونی کے قیام کے گیارہ سال بعد، راجر ولیمز نے نئی دنیا کا سفر کیا۔ پہلے حاجیوں کی طرح وہ مذہبی آزادی سے لطف اندوز ہونے کے لیے آیا تھا۔ لیکن، ان کے برعکس، اس نے وہ کچھ دیکھا جو ان کے زمانے میں بہت کم لوگوں نے کبھی دیکھا تھا، کہ یہ آزادی ان کا کوئی بھی مذہب ہو، سب کا ناقابل تنسیخ حق ہے۔ وہ سچائی کا پرجوش متلاشی تھا، اور رابنسن کا خیال تھا کہ یہ ناممکن ہے کہ خدا کے کلام کی ساری روشنی کبھی حاصل کی گئی ہو۔

ولیمز "جدید مسیحی دنیا میں پہلا شخص تھا جس نے اپنی مکمل طور پر، ضمیر کی آزادی کے نظریے، قانون کے سامنے رائے کی مساوات کی تصدیق کی۔" اس نے اعلان کیا کہ یہ مجسٹریٹ کا فرض ہے کہ وہ جرائم کو محدود کرے، لیکن ضمیر پر قابو نہ رکھے۔ انہوں نے کہا، "عوام یا مجسٹریٹ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ انسان سے انسان پر کیا واجب ہے؛ لیکن جب وہ انسان کے فرائض کو خدا کے لیے مقرر کرنے کی کوشش کرتے ہیں، تو وہ اپنی جگہ سے باہر ہو جاتے ہیں، اور کوئی حفاظت نہیں ہو سکتی؛ کیونکہ یہ ہے۔ واضح رہے کہ اگر مجسٹریٹ کو یہ اختیار حاصل ہے تو وہ آج اور کل دوسرے عقیدے یا عقیدے کا حکم دے سکتا ہے، جیسا کہ انگلستان میں مختلف بادشاہوں اور ملکہوں اور رومن کلیسیا کے مختلف پوپوں اور کونسلوں نے کیا تھا، تاکہ یہ عقیدہ بن جائے۔ یہ ایک مبہم ڈھیر ہوگا۔"

جرمانے یا قید کی سزا کے تحت سرکاری چرچ کی خدمات میں حاضری ضروری تھی۔
"ولیمز نے قانون کی مذمت کی؛ انگریزی ضابطہ کا سب سے برا قانون وہ تھا جس نے پیرش چرچ میں حاضری کو لازمی قرار دیا۔ اس کا خیال تھا کہ مردوں کو مختلف عقیدہ کے لوگوں میں شامل ہونے پر مجبور کرنا ان کے فطری حقوق کی کھلی خلاف ورزی ہے؛ مردوں کو عبادت میں گھسیٹنا۔ غیر مذہبی اور جو لوگ ایسا کرنے پر آمادہ نہیں تھے، وہ منافقت کا مطالبہ کرتے نظر آتے تھے، انہوں نے یہ بھی کہا کہ "کسی کو ان کی مرضی کے خلاف اس کی فراہمی یا قیمت ادا کرنے پر مجبور نہیں کیا جانا چاہیے۔ 'کیا؟'، اس کے مخالفین نے گھبرا کر کہا۔ عقائد، 'کیا مزدور اپنی اجرت کے لائق نہیں ہے؟' 'ہاں،' اس نے جواب دیا، 'ان لوگوں سے جو اسے نوکری پر رکھیں گے۔'

راجر ولیمز کو ایک وفادار وزیر اور نایاب تحائف، بے لوث دیانت اور سچی خیر خواہی کے آدمی کے طور پر احترام اور پیار کیا جاتا تھا۔ پھر بھی چرچ پر سول مجسٹریٹس کے اختیار کے حق سے اس کا غیر متزلزل انکار، اور مذہبی آزادی کے لیے اس کی درخواست کو برداشت نہیں کیا جا سکتا تھا۔ یہ اصرار کیا گیا تھا کہ اس نئے نظریے کا اطلاق "ملک کی بنیادی ریاست اور حکومت کو تباہ کر دے گا۔" ولیمز کو کالونیوں سے جلاوطنی کی سزا سنائی گئی اور آخر کار، قید سے بچنے کے لیے، وہ

Machine Translated by Google

سردی اور موسم سرما کے طوفانوں کے درمیان ایک غیر دریافت شدہ جنگل میں بھاگنے پر مجبور۔

اس نے کہا: "چودہ ہفتوں تک میں خراب موسم کی وجہ سے دردناک طور پر مارا پیٹتا رہا، مجھے یہ معلوم نہیں تھا کہ روٹی یا بستر کیا ہے۔ لیکن کوّوں نے مجھے صحرا میں کھانا کھلایا۔" اور ایک کھوکھلا درخت اکثر اس کی پناہ گاہ کے طور پر کام کرتا تھا۔ اس طرح راجر ولیمز نے برف اور غیر دریافت شدہ جنگلوں کے ذریعے اپنی تکلیف دہ پرواز جاری رکھی، یہاں تک کہ اسے ایک ہندوستانی قبیلے کے ساتھ پناہ مل گئی، جس کا اعتماد اور پیار اس نے حاصل کیا تھا جب اس نے انہیں خوشخبری کی سچائیاں سکھانے کی کوشش کی۔

آخر کار اپنا راستہ بناتے ہوئے، مہینوں کی تبدیلیوں اور گھومنے پھرنے کے بعد، Naraganset Bayکے ساحلوں کی طرف، ولیمز نے وہاں جدید دور کی پہلی ریاست کی بنیاد ڈالی، جس نے، وسیع تر معنوں میں، مذہبی آزادی کے حق کو تسلیم کیا۔ راجر ولیمز کی کالونی کا بنیادی اصول یہ تھا کہ "ہر آدمی کو اپنے ضمیر کے مشورے کے مطابق خدا کی عبادت کرنے کی آزادی ہونی چاہیے۔" اس کی چھوٹی ریاست، رہوڈ آئی لینڈ، مظلوموں کی پناہ گاہ بن گئی، اور اس کے بنیادی اصولوں یعنی شہری اور مذہبی آزادی تک بڑھی اور خوشحال ہوئی۔

وہ امریکی جمہوریہ کی بنیاد بن گئے۔
اس عظیم اور قدیم دستاویز میں جسے ہمارے آباؤ اجداد نے اپنے حقوق کے چارٹر کے طور پر قائم کیا -آزادی کا اعلان -انہوں نے اعلان کیا: "ہم ان سچائیوں کو خود واضح سمجھتے ہیں کہ تمام انسان برابر پیدا کیے گئے ہیں؛ یہ کہ ان کو ان کے خالق کی طرف سے عطا کیا گیا ہے۔ ناقابل تنسیخ حقوق، کہ ان میں زندگی کا حق، آزادی اور خوشی کا حصول شامل ہیں۔" اور آئین انتہائی واضح الفاظ میں ضمیر کی ناقابل تسخیریت کی ضمانت دیتا ہے: "امریکہ میں عوامی اعتماد کے کسی بھی دفتر کے لیے اہلیت کے طور پر کسی مذہبی شرط کی کبھی ضرورت نہیں ہوگی۔" "کانگریس مذہب کے قیام، یا اس کے آزادانہ استعمال پر پابندی کا کوئی قانون نہیں بنائے گی۔"

"آئین کے مصنفین نے اس ابدی اصول کو تسلیم کیا کہ انسان کا اپنے خدا سے تعلق انسانی قانون سازی سے بالاتر ہے، اور یہ کہ اس کے ضمیر کا حق ناقابل تلافی ہے۔ اس سچائی کو قائم کرنے کے لیے کسی وسیع استدلال کی ضرورت نہیں تھی۔ ہم اپنی گہرائی میں اس سے واقف ہیں۔ یہی ضمیر ہے جس نے انسانی قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اتنے شہیدوں کو اذیتوں اور شعلوں میں پالا ہے۔

اُنہوں نے محسوس کیا کہ خُدا کے لیے اُن کا فرض انسانی احکام سے بالاتر ہے، اور کوئی بھی انسان اپنے ضمیر پر اختیار نہیں رکھ سکتا۔ یہ ایک فطری اصول ہے جسے کوئی چیز مٹا نہیں سکتی۔"

جب یہ خبر پورے یوروپی ممالک میں پھیل گئی، ایک ایسی سرزمین کے بارے میں بتایا جہاں ہر آدمی اپنی محنت کے ثمرات سے لطف اندوز ہو سکے، اپنے ضمیر کے اعتقادات پر عمل کرتے ہوئے، ہزاروں لوگ نئی دنیا کے ساحل پر پہنچ گئے۔
کالونیاں تیزی سے بڑھ گئیں۔ "میساچوسٹس نے، خصوصی قانون کے ذریعے، ریاست کے خرچ پر، کسی بھی قومیت کے عیسائیوں کا خیرمقدم کیا اور مدد فراہم کی جو بحر اوقیانوس کے اس پار 'جنگ یا قحط، یا اپنے ستانے والوں کے ظلم سے بچنے کے لیے' بھاگ گئے تھے۔ قانون، کمیونٹی کے مہمان۔" Plymouthمیں پہلی بار لینڈنگ کے بیس سال بعد، ہزاروں دوسرے Pilgrimsنیو انگلینڈ میں آباد ہو گئے تھے۔

اس مقصد کو حاصل کرنے کے لیے جس کی انہوں نے تلاش کی تھی، "وہ پارسائی اور محنت کی زندگی کے بدلے محدود آمدنی حاصل کرنے پر راضی تھے۔ انہوں نے اپنی محنت کی معقول واپسی کے علاوہ مٹی سے کچھ نہیں مانگا۔ اپنے راستے پر روشنی... وہ اپنی سماجی پالیسی کی سست لیکن یقینی پیشرفت پر مطمئن تھے، انہوں نے بے کھیتی کے علاقوں کی محرومیوں کو صبر کے ساتھ برداشت کیا، آزادی کے درخت کو اپنے آنسوؤں اور اپنی پیشانی کے پسینے سے پانی پلایا، یہاں تک کہ وہ گہرا ہو گیا۔ زمین میں جڑیں۔"

Machine Translated by Google

بائبل کو ایمان کی بنیاد، حکمت کا ذریعہ اور آزادی کا چارٹر سمجھا جاتا تھا۔ اس کے اصول گھر، اسکول اور چرچ میں تندہی سے سکھائے جاتے تھے، اور اس کے پھل کفایت شعاری، ذہانت، پاکیزگی اور مزاج میں ظاہر ہوتے تھے۔

کوئی پیوریٹن بستیوں میں برسوں تک رہ سکتا ہے، "اور شرابی کو نہیں دیکھ سکتا، نہ لعنت سن سکتا ہے اور نہ ہی کسی بھکاری سے مل سکتا ہے۔" یہ ثابت کیا گیا ہے کہ بائبل کے اصول قومی عظمت کے یقینی تحفظات ہیں۔ کمزور اور الگ تھلگ کالونیاں طاقتور ریاستوں کا کنفیڈریشن بن گئیں، اور دنیا نے "پوپ کے بغیر چرچ اور بادشاہ کے بغیر ریاست" کے امن اور خوشحالی کو سراہا ہے۔

لیکن ہجوم مسلسل امریکہ کے ساحلوں کی طرف کھنچے چلے جاتے تھے، جو پہلے حجاج کو منتقل کرنے والوں کے مخالف محرکات سے چلتے تھے۔ اگرچہ ایمان اور قدیم پاکیزگی ایک وسیع اور تشکیل دینے والی طاقت کا استعمال کرتی ہے، لیکن ان کا اثر کم ہوتا چلا گیا کیونکہ ان لوگوں کی تعداد بڑھتی گئی جو صرف دنیاوی فائدے کے خواہاں تھے۔

پہلے نوآبادیات کے ذریعہ اختیار کردہ قانون سازی، جس میں صرف چرچ کے ارکان کو ووٹ دینے اور عوامی عہدہ رکھنے کا حق دیا گیا، اس کے انتہائی تباہ کن نتائج برآمد ہوئے۔ اس اقدام کو ریاست کی پاکیزگی کو برقرار رکھنے کے ایک ذریعہ کے طور پر قبول کیا گیا تھا، لیکن اس کا نتیجہ چرچ کی بدعنوانی کی صورت میں نکلا۔ چونکہ مذہبی پیشہ ووٹ ڈالنے اور عوامی عہدہ رکھنے کے حق کی شرط ہے، بہت سے لوگ، جو صرف اور صرف دنیاوی مفادات کی وجہ سے چلتے ہیں، تاہم، دل کی تبدیلی کا تجربہ کیے بغیر، چرچ میں شامل ہو گئے۔ اس طرح گرجا گھروں کو، کافی حد تک، غیر تبدیل شدہ لوگوں سے ملا۔ یہاں تک کہ وزارت میں بھی ایسے لوگ تھے جو نہ صرف نظریاتی غلطیاں رکھتے تھے، بلکہ وہ روح القدس کی تجدید کی طاقت سے ناواقف تھے۔ اس طرح ایک بار پھر برے نتائج کا مظاہرہ کیا گیا، کلیسا کی تاریخ میں قسطنطنیہ کے دنوں سے لے کر آج تک، ریاست کی مدد سے کلیسا کی تعمیر کی کوششوں کا اکثر مشاہدہ کیا گیا ہے، جس میں سیکولر طاقت سے اپیل کی گئی تھی۔ اس کی خوشخبری جس نے اعلان کیا، "میری بادشاہی اس دنیا کی نہیں ہے۔" (یوحنا 18:36)۔چرچ اور ریاست کا اتحاد، خواہ وہ تھوڑا ہی کیوں نہ ہو، اور اگرچہ یہ دنیا کو چرچ کے قریب لاتا نظر آتا ہے، حقیقت میں یہ صرف اسے دنیا کے قریب لاتا ہے۔

رابنسن اور راجر ولیمز کی طرف سے اس عظیم اصول کی جس کی بڑی خوبی سے وکالت کی گئی ہے —کہ سچائی ترقی پسند ہے، کہ مسیحیوں کو ہر اس روشنی کو قبول کرنے کے لیے تیار ہونا چاہیے جو خدا کے مقدس کلام سے چمک سکتی ہے —ان کی اولاد کی نظروں سے اوجھل ہو گئی ہے۔ امریکہ کے پروٹسٹنٹ گرجا گھروں کے ساتھ ساتھ یورپ کے گرجا گھر، جو کہ اصلاح کی برکتیں حاصل کر کے بہت زیادہ پسند کیے گئے، اس راستے پر آگے بڑھنے میں ناکام رہے جس کا خاکہ پیش کیا گیا تھا۔ اگرچہ وقتاً فوقتاً نئے سچ کا اعلان کرنے اور اس غلطی کو بے نقاب کرنے کے لیے وفادار آدمیوں کی لڑائی شروع ہوتی ہے جو بہت عرصے سے پسند کی جاتی تھی، لیکن اکثریت، مسیح کے زمانے کے یہودیوں یا لوتھر کے زمانے کے پاپسٹوں کی طرح، جیسا کہ وہ مانتے تھے، اسی طرح یقین کرنے پر راضی تھے۔ اور جیو جیسا کہ وہ رہتے تھے۔

نتیجتاً، مذہب پھر سے رسمیت کی طرف انحطاط پذیر ہو گیا، اور وہ غلطیاں اور توہمات جو اگر کلیسیا خدا کے کلام کی روشنی میں چلتی رہتی تو ایک طرف رکھ دی جاتیں، دل میں محفوظ رہتیں۔ اس طرح اصلاح سے متاثر ہونے والا جذبہ دھیرے دھیرے غائب ہو گیا، یہاں تک کہ پروٹسٹنٹ گرجا گھروں میں بھی اتنی ہی بڑی اصلاح کی ضرورت تھی جتنی لوتھر کے زمانے کے رومن چرچ میں تھی۔ وہی دنیا پرستی اور روحانی بیوقوفی تھی، وہی انسانوں کی آراء کی تعظیم تھی، اور خدا کے کلام کی تعلیمات کے لیے انسانی نظریات کا متبادل۔

انیسویں صدی کے اوائل میں صحیفہ مقدس کی وسیع گردش، اور اس طرح دنیا پر جو عظیم روشنی ڈالی گئی، اس کے بعد نازل شدہ سچائی کے علم میں اور تجرباتی مذہب میں یکساں پیش رفت نہیں ہوئی۔ شیطان پچھلی صدیوں کی طرح لوگوں کو خدا کے کلام سے محروم نہیں کر سکتا تھا۔ یہ رکھا گیا تھا۔

Machine Translated by Google

ہر کسی کی پہنچ میں۔ تاہم، اب بھی اپنے مقصد کو پورا کرنے کے ارادے سے، اس نے بہت سے لوگوں کو اس کی اہمیت نہ سمجھا۔ مردوں نے صحیفوں کی تحقیق کو نظرانداز کیا اور اس طرح غلط تشریحات کو قبول کرتے رہے اور ان عقائد کو پسند کرتے رہے جن کی بائبل میں کوئی بنیاد نہیں تھی۔

ظلم و ستم کے ذریعے سچائی کو کچلنے کی اپنی کوششوں کی ناکامی کا مشاہدہ کرتے ہوئے، شیطان نے ایک بار پھر سمجھوتہ کے منصوبے کو استعمال کیا، جس کے نتیجے میں عظیم ارتداد اور چرچ آف روم کی تشکیل ہوئی۔ اس نے عیسائیوں کو اپنے آپ کو اتحادی بنانے کی ترغیب دی، غیر قوموں کے ساتھ نہیں، بلکہ ان لوگوں کے ساتھ جنہوں نے، اس دنیا کی چیزوں کے لیے اپنی عقیدت سے، خود کو صحیح معنوں میں بت پرست ثابت کیا تھا جیسا کہ کندہ مجسموں کے پرستار تھے۔ اور اس اتحاد کے نتائج پچھلی صدیوں کے مقابلے کم نقصان دہ نہیں تھے: مذہب کی آڑ میں غرور اور اسراف کی حوصلہ افزائی کی گئی، اور چرچ بدعنوان ہو گئے۔ شیطان مقدس کتاب کے عقائد کو بگاڑتا رہا، اور لاکھوں کی بربادی والی روایات گہری جڑیں پکڑ رہی تھیں۔ چرچ نے ان روایات کو برقرار رکھا اور ان کا دفاع کیا، بجائے اس کے کہ "اس عقیدے کو جو کبھی سنتوں کو دیا گیا تھا۔" اس طرح وہ اصول تھے جن کے لیے مصلحین نے بہت کچھ کیا اور بہت زیادہ تنزلی کا سامنا کیا۔

Machine Translated by Google

باب 17

مارننگ ہیرالڈس

بائبل میں نازل ہونے والی سب سے پُرجوش اور شاندار سچائیوں میں سے ایک یہ ہے کہ نجات کے عظیم کام کو مکمل کرنے کے لیے مسیح کی دوسری آمد کے بارے میں۔ خُدا کے لوگ، "موت کے علاقے اور سائے" میں اتنے عرصے سے بھٹک رہے ہیں، اُس کے ظہور کے وعدے کے تحت ایک قیمتی اور خوشی بخش امید دی گئی ہے، جو "قیامت اور زندگی" ہے، تاکہ "ان کے" جلاوطن بچوں کو دوبارہ گھر۔ دوسری آمد کا نظریہ صحیح معنوں میں مقدس صحیفوں کا کلیدی نکتہ ہے۔

جس دن سے پہلی جوڑی نے عدن سے منہ موڑ لیا، اس دن سے ایمان کے بچے اس موعودہ کے آنے کا انتظار کر رہے ہیں کہ وہ تباہ کرنے والے کی طاقت کو توڑ دے اور انہیں دوبارہ کھوئی ہوئی جنت میں لوٹا دے۔ پرانے زمانے کے مقدس لوگ اپنی امید کی تکمیل کے طور پر، جلال میں مسیحا کی آمد کے منتظر تھے۔ حنوک، ان لوگوں کی صرف ساتویں اولاد جو عدن میں رہتے تھے، اور جو تین صدیوں تک زمین پر خُدا کے ساتھ چلتے رہے، اُسے دور سے آزادی دہندہ کے آنے پر غور کرنے کی اجازت تھی۔ "دیکھو، خُداوند آ رہا ہے،" اُس نے اعلان کیا، "اپنے ہزاروں مقدسین کے ساتھ، سب پر فیصلہ کرنے کے لیے۔" (یہوداہ 14اور 15)بزرگ ایوب نے، اپنی مصیبت کی رات میں، غیر متزلزل اعتماد کے ساتھ کہا: "میں جانتا ہوں کہ میرا نجات دہندہ زندہ ہے، اور وہ آخر کار زمین پر اٹھے گا... پھر بھی میں اپنے جسم میں خدا کو دیکھوں گا، میں اسے دیکھوں گا۔ اپنے ذریعے، اور میری آنکھوں سے، اور کوئی اور اسے نہیں دیکھے گا۔" (ایوب 19:25-27)۔

راستبازی کی بادشاہی کے آغاز کے لیے مسیح کی آمد نے مقدس مصنفین کے انتہائی شاندار اور متحرک بیانات کو متاثر کیا ہے۔ بائبل کے شاعروں اور نبیوں نے آسمانی آگ سے بھڑکائے ہوئے الفاظ کے ساتھ اس پر اصرار کیا۔ زبور نویس نے اسرائیل کے بادشاہ کی طاقت اور عظمت کا گایا: "صیون سے، خوبصورتی کا کمال، خدا چمکا۔

ہمارا خدا آئے گا، اور خاموش نہیں رہے گا... وہ اپنے لوگوں کا انصاف کرنے کے لیے آسمانوں اور زمین کو بلائے گا۔" (زبور 50:2-4)۔خوش ہو، اگر زمین... خداوند کے چہرے کے سامنے، کیونکہ وہ آتا ہے، کیونکہ وہ زمین کا انصاف کرنے آتا ہے: وہ دنیا کا انصاف راستبازی سے اور لوگوں کا اپنی سچائی سے فیصلہ کرے گا۔" (زبور 96:11-13)۔

یسعیاہ نبی نے کہا: "اے خاک میں رہنے والو، جاگ اور خوش ہو، کیونکہ تمہاری اوس جڑی بوٹیوں کی شبنم کی مانند ہو گی، اور زمین مردوں کو نکال دے گی۔" "تمہارے مردے زندہ ہوں گے، تمہارے مردے جی اٹھیں گے۔" "وہ موت کو ہمیشہ کے لیے مٹا دے گا، اور خداوند یہوواہ سب کے چہروں سے آنسو پونچھ دے گا، اور تمام زمین سے اپنے لوگوں کی ملامت کو دور کر دے گا؛ کیونکہ خداوند نے یہ کہا ہے۔ اور اس دن کہا جائے گا۔ ”دیکھو، یہ ہمارا خدا ہے جس کا ہم انتظار کر رہے ہیں، اور وہ ہمیں بچائے گا، یہی رب ہے جس کا ہم انتظار کر رہے ہیں، اُس کی نجات سے ہم لطف اندوز ہوں گے اور خوش ہوں گے۔“ (عیسیٰ 25:8 ؛ 26:19اور 9)۔

اور حبقوق نے، ایک مقدس رویا میں پکڑا، اس کی شکل کو دیکھا۔ "خدا تیمان سے آیا، اور قدوس کوہ فاران سے۔ اس کے جلال نے آسمانوں کو ڈھانپ لیا، اور زمین اس کی حمد سے بھر گئی۔ اور اس کی چمک روشنی کی طرح تھی۔" "وہ خاموش کھڑا رہا، اور زمین کو ناپا؛ اس نے دیکھا، اور قوموں کو الگ کر دیا؛ اور ابدی پہاڑوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا گیا، ابدی پہاڑیوں کو جھکا دیا گیا؛ ابدی چلنا اسی کا ہے۔" "تو اپنے گھوڑوں اور اپنے نجات کے رتھوں پر چل پڑا ہے۔" "پہاڑوں نے آپ کو دیکھا، اور کانپ گئے: ... گہرائی نے اپنی آواز دی، اپنے ہاتھ بلند کیے، سورج اور چاند اپنے گھروں میں کھڑے تھے، وہ تیرے تیروں کی روشنی میں، بجلی کی چمک میں چلتے تھے. تمہارا نیزہ۔" "آپ اپنے لوگوں کو بچانے کے لیے، اپنے ممسوح کو بچانے کے لیے نکلے ہیں۔" (حب 3:3-13)۔

جب نجات دہندہ اپنے شاگردوں کو چھوڑنے والا تھا، تو اس نے ان کے غم میں اس یقین دہانی کے ساتھ تسلی دی کہ وہ دوبارہ آئے گا: "تمہارے دل پریشان نہ ہوں... میرے باپ کے گھر میں بہت سی کوٹھیاں ہیں... میں تمہاری جگہ تیار کروں گا۔ اور اگر میں جاؤں اور تم

Machine Translated by Google

ایک جگہ تیار کرو، میں پھر آؤں گا، اور تمہیں اپنے پاس لے جاؤں گا۔" (یوحنا 14:1-3)"اور جب ابنِ آدم اپنے جلال کے ساتھ آئے گا، اور تمام مقدس فرشتے اس کے ساتھ ہوں گے، تب وہ بیٹھ جائے گا۔ اس کے جلال کے تخت پر۔ اور تمام قومیں اُس کے سامنے جمع کی جائیں گی۔" (متی 25:31اور 32)۔

وہ فرشتے جو مسیح کے چڑھنے کے بعد زیتون کے پہاڑ پر کھڑے تھے شاگردوں سے اس کی واپسی کا وعدہ دہرایا:
"یہ عیسیٰ جو تم سے آسمان پر اٹھا لیا گیا ہے، اسی طرح آئے گا جس طرح تم نے اسے آسمان پر جاتے دیکھا تھا۔ "(اعمال 1:11)۔
اور پولوس رسول نے روحِ الہام سے بات کرتے ہوئے گواہی دی: "خداوند خود آسمان سے ایک چیخ کے ساتھ، مہاراج کی آواز کے ساتھ اور خُدا کے نرسنگے کے ساتھ نازل ہوگا۔" (میں تھیس۔
4:16)۔پتموس کا نبی کہتا ہے: "دیکھو، وہ بادلوں کے ساتھ آتا ہے، اور ہر آنکھ اسے دیکھے گی۔"
(مکاشفہ 1:7)۔
اُس کے آنے کے ارد گرد اُس "ہر چیز کی بحالی، جو خُدا نے شروع سے اپنے تمام مقدس نبیوں کے منہ سے کہی ہے" کے جلال کو جمع کیا ہے۔
(اعمال 3:2)۔پھر برائی کا طویل غلبہ، "دنیا کی بادشاہتیں ہمارے رب اور اس کے مسیح کی بادشاہتیں بن جائیں گی، اور وہ ابد تک حکومت کرے گا" (Rev. 11:15)۔خُداوند کا جلال ظاہر ہو گا، اور تمام انسان اسے ایک ساتھ دیکھیں گے (...)خداوند یہوواہ تمام قوموں کے درمیان راستبازی اور حمد کو سامنے لائے گا (...)وہ ایک شاندار تاج اور ایک خوبصورت مالا ہو گا، باقی اُس کے لوگ" (عیسیٰ 28:5؛ 61:11؛ 40:5)۔

تب ہی مسیحا کی پرامن اور طویل انتظار کی بادشاہی تمام آسمان کے نیچے قائم ہو گی۔ "خداوند صیون کو تسلی دے گا، وہ اس کی تمام ویران جگہوں کو تسلی دے گا، اور اس کے بیابانوں کو عدن کی طرح اور اس کے بیابانوں کو خداوند کے باغ کی مانند کر دے گا۔" "لبنان کی شان اس کو دی گئی، کارمل اور شیرون کی فضیلت۔" "وہ آپ کو پھر کبھی نہیں کہیں گے: چھوڑ دیا گیا، اور نہ ہی آپ کی زمین کو: ویران کہا جائے گا؛ لیکن وہ آپ کو: میری خوشی؛ اور آپ کی زمین: بیولہ کہیں گے۔" "جیسے دولہا دلہن پر خوش ہوتا ہے، اسی طرح تمہارا خدا بھی تم پر خوش ہو گا۔" (یسعیٰ 62:4؛ 35:2؛ 51:3اور 5)۔

خُداوند کی آمد ہر زمانے میں اُس کے سچے پیروکاروں کی امید رہی ہے۔ زیتون کے پہاڑ پر نجات دہندہ کا علیحدگی کا وعدہ، کہ وہ دوبارہ آئے گا، اپنے شاگردوں کے لیے مستقبل کو روشن کرے گا، ان کے دلوں کو خوشی اور امید سے بھر دے گا، جسے اداسی نہیں بجھ سکتی ہے اور نہ ہی آزمائشیں مبہم ہیں۔ مصائب اور ظلم و ستم کے درمیان، "عظیم خدا اور ہمارے نجات دہندہ یسوع مسیح کا ظہور" "مبارک امید" تھی۔ جب تھیسالونیکی مسیحی غم سے بھر گئے تھے جب انہوں نے اپنے پیارے مردہ کو دفن کیا، جو خداوند کی آمد کا مشاہدہ کرنے کے لیے زندہ رہنے کی امید رکھتے تھے، ان کے استاد، پال نے ان کی طرف نجات دہندہ کی آمد کے وقت ہونے والی قیامت کی نشاندہی کی۔ پھر مسیح میں مردے دوبارہ جی اٹھیں گے، اور زندہ لوگوں کے ساتھ مل کر ہوا میں خُداوند سے ملنے کے لیے اُٹھائے جائیں گے۔ "اور اسی طرح،" انہوں نے کہا، "ہم ہمیشہ رب کے ساتھ رہیں گے۔ اس لیے ان الفاظ سے ایک دوسرے کو تسلی دیں۔" 1)تھیس. 4:16-18)۔

پتموس کے چٹانی جزیرے پر، پیارے شاگرد نے یہ وعدہ سنا، "یقیناً میں جلد آؤں گا،" اور اس کا شدید ردعمل کلیسیا کی اس دعا کا خلاصہ کرتا ہے کہ پورے سفر میں: "آمین۔ اب آؤ، خداوند یسوع۔" .(Rev. 22:20)

تھانے، داغ، پھانسی کے تختے سے، جہاں اولیاء اور شہداء نے سچائی کی گواہی دی، صدیوں سے ان کے ایمان اور امید کا اظہار ہوتا ہے۔ ان عیسائیوں میں سے ایک کا کہنا ہے کہ "مسیح کے ذاتی جی اُٹھنے کے بارے میں یقین رکھتے ہوئے، اور اس لیے ان کے اپنے بارے میں، یسوع کے آنے پر،" انہوں نے موت کو حقیر سمجھا اور سوچا کہ وہ اس سے اوپر ہیں۔ ہو سکتا ہے "دوبارہ آزاد ہو کر اٹھیں۔" وہ "خداوند کے آسمان سے، بادلوں میں، اپنے باپ کے جلال کے ساتھ آنے کا" انتظار کر رہے تھے، "صادقوں کے لیے بادشاہی کے اوقات لائے۔" والڈنسی اسی عقیدے کو پسند کرتے تھے۔ نجات دہندہ کا ظہور چرچ کی امید کے طور پر۔

لوتھر نے اعلان کیا: "مجھے واقعی یقین ہے کہ فیصلے کا دن تین سو سال سے زیادہ دور نہیں ہوگا۔ خدا نہیں چاہتا اور اس دنیا کو برداشت نہیں کرسکتا۔

Machine Translated by Google

بہت لمبے عرصے تک بدکار۔" "وہ عظیم دن قریب ہے جب مکروہات کی بادشاہی کا تختہ الٹ دیا جائے گا۔"

میلانچتھون نے کہا، "یہ پرانی دنیا اپنے انجام سے زیادہ دور نہیں ہے۔ کیلون مسیحیوں کو دعوت دیتا ہے کہ "ہچکچاہٹ نہ کریں، جوش سے مسیح کی آمد کے دن کو تمام واقعات میں سب سے زیادہ مبارک قرار دیتے ہوئے،" اور اعلان کرتا ہے کہ "وفاداروں کا پورا خاندان اس دن کو مدنظر رکھے گا۔" "ہمیں مسیح کے لیے بھوکا رہنا چاہیے، ہمیں اس کی تلاش کرنی چاہیے، اسے دیکھو،" وہ کہتے ہیں، "اس عظیم دن کے طلوع ہونے تک، جب ہمارا خُداوند اپنی بادشاہی کا جلال ظاہر کرے گا۔"

"کیا ہمارے خداوند یسوع ہمارے گوشت کو آسمان پر نہیں لے گئے؟" ناکس، سکاٹش مصلح نے کہا، "اور کیا وہ واپس نہیں آئے گا؟ ہم جانتے ہیں کہ وہ واپس آئے گا، اور یہ کہ فوری طور پر۔"
رڈلے اور لاٹیمر، جنہوں نے سچائی کے لیے اپنی جانیں قربان کر دیں، رب کے آنے کا ایمان کے ساتھ انتظار کیا۔ رڈلے نے لکھا: "دنیا، بلاشبہ مجھے یقین ہے، ختم ہو جائے گی۔
جان، خُدا کے بندے، کے ساتھ مل کر، آئیے اپنے دلوں میں اپنے نجات دہندہ، مسیح کو پکاریں: آؤ، خُداوند یسوع، آؤ۔"

بیکسٹر نے کہا، "خداوند کے آنے کے خیالات میرے لیے بہت پیارے اور خوش کن ہیں۔" "یہ اس کے اولیاء کے ایمان اور کردار کا کام ہے کہ وہ اس کے ظہور سے محبت کریں اور بابرکت امید کی تلاش کریں۔ اگر موت قیامت میں تباہ ہونے والا آخری دشمن ہے، تو ہم جان سکتے ہیں کہ مومنوں کو کس قدر جوش کے ساتھ دوسرے آنے کے لیے آرزو کرنی چاہیے۔ مسیح اور اس کی تکمیل کے لیے دعا کریں، جب مکمل اور آخری فتح پوری ہو جائے گی۔یہ وہ دن ہے جس کے لیے تمام مومنین کو انتظار کرنا چاہیے، جیسا کہ ان کے چھٹکارے کے پورے کام کی تکمیل، اور ان کی تمام خواہشات اور کوششوں کی تکمیل۔ روحیں" "جلدی کرو، اے رب، یہ مبارک دن!" رسولی کلیسیا، "بیگانہ میں کلیسیا،" اور اصلاح کاروں کی یہی امید تھی۔

پیشن گوئی نہ صرف مسیح کے آنے کے طریقے اور مقصد کی پیشین گوئی کرتی ہے بلکہ ایسی نشانیاں بھی پیش کرتی ہے جن سے لوگ اس کی قربت کو جان سکتے ہیں۔ یسوع نے کہا: "سورج، چاند اور ستاروں میں نشانیاں ہوں گی۔" (لوقا 21:25)۔"سورج تاریک ہو جائے گا، اور چاند اپنی روشنی نہیں دے گا، اور ستارے آسمان سے گریں گے، اور آسمان کی طاقتیں ہل جائیں گی، اور پھر وہ ابن آدم کو بادلوں میں آتے ہوئے دیکھیں گے۔ بڑی طاقت اور جلال کے ساتھ۔"

(مرقس 13:24-26)۔یوحنا، مکاشفہ، اس طرح پہلی نشانیوں کو بیان کرتا ہے جو دوسری آمد سے پہلے ہیں: "ایک بڑا زلزلہ آیا؛ اور سورج ٹاٹ کی طرح سیاہ ہو گیا، اور چاند خون کی طرح ہو گیا۔" (Rev. 6:12).

یہ نشانیاں 91ویں صدی کے آغاز سے پہلے دیکھی گئی تھیں۔ اس پیشین گوئی کی تکمیل میں، 1755 میں، تاریخ میں اس سے زیادہ خوفناک زلزلہ آیا جس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ اگرچہ عام طور پر لزبن کے زلزلے کے نام سے جانا جاتا ہے، لیکن یہ یورپ، افریقہ اور شمالی امریکہ کے بیشتر حصوں میں پھیل گیا۔ یہ گرین لینڈ، ویسٹ انڈیز، مادیرا جزیرہ، ناروے اور سویڈن، برطانیہ اور آئرلینڈ میں محسوس کیا گیا۔ یہ دس ملین مربع کلومیٹر سے زیادہ کی توسیع تک پہنچ گیا۔ افریقہ میں یہ جھٹکا تقریباً اتنا ہی شدید تھا جتنا یورپ میں۔ الجزائر کا بیشتر حصہ تباہ ہو گیا۔ اور، مراکش سے تھوڑے فاصلے پر، آٹھ سے دس ہزار باشندوں پر مشتمل ایک گاؤں نگل گیا۔ ایک بڑی لہر نے اسپین اور افریقہ کے ساحلوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیا، شہر ڈوب گئے اور بڑی تباہی مچائی۔

یہ اسپین اور پرتگال میں تھا کہ جھٹکا اپنی سب سے بڑی حوصلہ افزائی تک پہنچ گیا۔
کہا جاتا ہے کہ کیڈیز میں سمندر کا بیک فلو 20 میٹر بلند ہو گیا۔ پہاڑ، "پرتگال کے سب سے بڑے میں سے کچھ، تیزی سے ہل گئے، گویا ان کی بنیادوں سے؛ اور ان میں سے کچھ کی چوٹیوں میں شگاف پڑ گئے اور حیران کن انداز میں پھٹ گئے، اور ان میں سے بے تحاشہ لوگ نیچے کی وادیوں میں پھینک دیے گئے۔

یہاں تک کہ ان پہاڑوں سے شعلے نکلتے دیکھے گئے۔
لزبن میں، "زمین کے نیچے گرج جیسی آواز سنائی دی اور اس کے فوراً بعد ایک پرتشدد جھٹکا آیا جس نے شہر کا بیشتر حصہ تباہ کر دیا۔ تقریباً چھ منٹ کے دوران ساٹھ ہزار افراد ہلاک ہو گئے۔ سمندر پہلے پیچھے ہٹ گیا۔

Machine Translated by Google

بار کو خشک چھوڑنا؛ پھر یہ اپنی معمول کی سطح سے تقریباً پندرہ میٹر اوپر اٹھ کر واپس آیا۔" "سب سے غیر معمولی صورت حال جو لزبن میں تباہی کے دوران پیش آئی، وہ نئے گھاٹ کا ڈوبنا تھا، جو مکمل طور پر سنگ مرمر سے بنایا گیا تھا، بہت زیادہ لاگت سے۔ لوگوں کی بڑی تعداد وہاں حفاظت کے لیے جمع تھی، کیونکہ یہ ایک ایسی جگہ تھی جہاں انہیں گرنے والے ملبے سے محفوظ رکھا جا سکتا تھا۔ تاہم، اچانک گھاٹ اس پر موجود تمام لوگوں کے ساتھ ڈوب گیا، اور کوئی بھی لاش کبھی سطح پر نہیں آئی۔"

زلزلے کے جھٹکے "فوری طور پر تمام گرجا گھروں اور کانونٹس، تقریباً تمام بڑی عوامی عمارتوں اور ایک چوتھائی مکانات کے منہدم ہونے کے بعد آیا۔ تقریباً دو گھنٹے میں مختلف حلقوں میں آگ بھڑک اٹھی، اور اس طرح کے تقریباً تین دن کے وقفے میں غصہ، کہ شہر مکمل طور پر ویران ہو گیا تھا۔ زلزلہ ایک مقدس دن پر آیا، جب گرجا گھر اور کانونٹس لوگوں سے بھرے ہوئے تھے، اور بہت کم بچ گئے۔" "لوگوں کی دہشت اس سے باہر تھی جس کو بیان نہیں کیا جا سکتا تھا۔ کوئی نہیں رویا؛ سانحہ آنسوؤں سے پرے تھا۔ وہ خوف اور حیرت کے ساتھ ایک طرف بھاگے، اپنے چہرے اور سینے پیٹتے ہوئے پکار رہے تھے: 'رحم! دنیا کا اختتام!' مائیں اپنے بچوں کو بھول گئیں اور مصلوبیاں اٹھائے دہشت میں بھاگ گئیں۔ بدقسمتی سے، بہت سے لوگ تحفظ کے لیے گرجا گھروں کی طرف بھاگے؛ لیکن بے سود تقدیس کا پردہ فاش ہوا؛ بیکار میں غریب مخلوق نے قربان گاہوں کو گلے لگا لیا؛ تصویریں، پادری اور لوگ عام بربادی میں دفن ہو گئے۔"

ایک اندازے کے مطابق اس دن نوے ہزار لوگ مارے گئے۔
پچیس سال بعد، پیشینگوئی میں مذکور اگلی نشانی ظاہر ہوئی یعنی سورج اور چاند کا تاریک ہونا، جس چیز نے اس حقیقت کو مزید متاثر کن بنا دیا وہ یہ تھا کہ اس کی تکمیل کا وقت بالکل مقرر تھا۔ زیتون کے پہاڑ پر اپنے شاگردوں کے ساتھ نجات دہندہ کی گفتگو میں، کلیسیا کی آزمائش کی طویل مدت کو بیان کرنے کے بعد -پوپ کے ظلم و ستم کے 1,260 سال، جسے اس نے مختصر کرنے کا وعدہ کیا تھا- اس نے بعض واقعات کا ذکر کیا جو اس کے آنے سے پہلے ہوں گے، اور طے شدہ وقت جس میں ان میں سے پہلی گواہی دی جانی تھی: "ان دنوں میں، اس مصیبت کے بعد، سورج تاریک ہو جائے گا، اور چاند اپنی روشنی نہیں دے گا۔" (مرقس 1,260 ۔(13:24دن یا سال 1798میں ختم ہوئے۔ ایک چوتھائی صدی پہلے، ظلم و ستم تقریباً مکمل طور پر ختم ہو چکا تھا۔ ان دو تاریخوں کے درمیان، مسیح کے الفاظ کے مطابق، سورج کو سیاہ ہونا چاہئے. 19مئی 1780کو یہ پیشین گوئی پوری ہوئی۔

"ایک انتہائی پراسرار اور ابھی تک ناقابل وضاحت مظاہر کے طور پر اپنی نوعیت کا تقریباً واحد... 19مئی 1780 کا سیاہ دن پیش آیا -سب سے زیادہ ناقابل فہم تاریکی جس نے نیو انگلینڈ میں نظر آنے والے پورے آسمان اور ماحول کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔" یہ اندھیرا گرہن کی وجہ سے نہیں تھا اس حقیقت سے ظاہر ہوتا ہے کہ چاند مکمل تھا۔ یہ بادلوں یا ماحول کی کثافت سے پیدا نہیں ہوا تھا، جیسا کہ اندھیرے سے متاثر کچھ مقامات پر آسمان اتنا صاف تھا کہ ستارے دیکھے جا سکتے تھے۔ اس ظہور کی تسلی بخش وجہ بتانے میں سائنس کی نااہلی کے بارے میں، ماہر فلکیات ہرشل نے اعلان کیا: "شمالی امریکہ کا سیاہ دن فطرت کے ان حیرت انگیز مظاہر میں سے ایک تھا، جس کی وضاحت کرنے کی کوشش میں فلسفہ الجھا ہوا ہے۔"

"اندھیرے کی وسعت بھی قابل ذکر تھی۔ اس کا سب سے زیادہ مشاہدہ کیا گیا۔
نیو انگلینڈ کے مشرقی علاقے؛ مغرب کی طرف کنیکٹی کٹ اور البانی، نیو یارک کے سب سے دور دراز حصوں میں؛ جنوب میں، یہ رجحان پورے ساحل پر دیکھا گیا۔ شمال میں، جہاں تک امریکی بستیوں میں توسیع ہوئی۔ نیگرو نے شاید ان حدود سے تجاوز کیا، لیکن صحیح شرائط کبھی بھی مثبت طور پر معلوم نہیں ہوئیں۔ جہاں تک اس کی مدت کا تعلق ہے، یہ بوسٹن کے پڑوس میں کم از کم چودہ یا پندرہ گھنٹے تک جاری رہا۔

"صبح صاف اور خوشگوار تھی، لیکن تقریبا آٹھ بجے سورج پر کچھ غیر معمولی دیکھا گیا تھا، بادل نہیں تھے،
لیکن ہوا بھاری تھی اور ایک غیر معمولی شکل تھی.

Machine Translated by Google

دھواں دار، اور سورج کی ہلکی پیلی رنگت تھی، اور جلد ہی یہ گہرا اور گہرا ہوتا گیا یہاں تک کہ یہ مکمل طور پر نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ "دوپہر میں آدھی رات کا اندھیرا" تھا۔

"جو کچھ ہوا اس نے ہجوم کے لیے شدید خطرے کی گھنٹی اور پریشانی کے ساتھ ساتھ تمام مخلوقات کے لیے ہولناکی پیدا کی۔ گھریلو پرندے گھبرا کر اپنی جگہوں پر اور پرندے اپنے گھونسلوں میں۔ مویشی اپنے اصطبل کو لوٹ گئے۔ مینڈک کراہنے لگے اور رات کے باج کاؤ۔ مرغوں نے فجر کی طرح بانگ دی۔ کسان کھیتوں میں کام چھوڑنے پر مجبور ہو گئے۔ تمام کاروبار معطل ہو گئے اور گھروں میں شمعیں روشن کر دی گئیں۔ "کنیکٹیکٹ لیجسلیچر ہارٹ فورڈ شہر میں اجلاس میں تھا، لیکن اپنا کام جاری رکھنے سے قاصر تھا۔ ہر چیز کی شکل اور رات کی تاریکی تھی۔

دن کی گہری تاریکی کے بعد، رات ڈھلنے سے ایک یا دو گھنٹے پہلے، جزوی طور پر صاف آسمان اور سورج نمودار ہوا، حالانکہ ابھی بھی گھنی کالی دھند چھائی ہوئی تھی۔ لیکن اس وقفے کے بعد بہت قریب اندھیرے کی واپسی ہوئی، جس نے رات کے پہلے نصف کو خوفناک حد تک تاریک بنا دیا، اس سے پہلے کے تجربے سے باہر جو شاید لاکھوں لوگوں کو ہوا تھا۔ غروب آفتاب سے لے کر آدھی رات تک، چاند یا ستاروں کی روشنی کی کوئی کرنیں فضا میں داخل نہیں ہوئیں۔ اسے "تمام تاریکی کا اندھیرا" کہا جاتا تھا۔ اس منظر کے ایک عینی شاہد نے کہا: "میں اس وقت صرف یہ تصور کر سکتا تھا کہ اگر کائنات کے تمام نورانی اجسام ناقابل تسخیر سیاہی میں لپٹے ہوتے یا وجود سے ہٹا دیے جاتے تو اندھیرا زیادہ مکمل نہ ہوتا۔" حالانکہ چاند، وہ رات، پوری دکھائی دی، "اس نے قبر کے سائے کو منتشر کرنے کا ذرہ برابر اثر نہیں کیا۔" آدھی رات کے بعد، اندھیرا چھٹ گیا اور چاند، جب نظر آیا، خون کی شکل اختیار کر گیا۔

شاعر وائٹیئر نے اس یادگار دن کو یوں بیان کیا:

"یہ دور سال کے مئی میں ایک دن تھا۔
ایک ہزار سات سو اسی میں سے جو گرے،
بہار کی کھلتی میٹھی زندگی کے بارے میں،
ٹھنڈی زمین اور رات کے آسمان پر،
عظیم اندھیرے کی ہولناکی۔
مردوں نے دعا کی اور عورتیں رو رہی تھیں۔
سب کان دھیان میں تھے۔
تباہی کے صور کی آواز سننے کے لیے
تاریک آسمان کو ہلا دو۔"

19مئی 1780کو تاریخ میں "تاریک دن" کے طور پر درج کیا گیا ہے۔ موسیٰ کے زمانے سے لے کر اب تک مساوی کثافت، وسعت اور دورانیے کی تاریکی کا کوئی دور ریکارڈ نہیں کیا گیا۔ اس واقعہ کی تفصیل، جیسا کہ شاعر اور مؤرخ نے دیا ہے، صرف رب کے ان الفاظ کی بازگشت ہے جو اس کی تکمیل سے دو ہزار پانچ سو سال پہلے نبی جوئیل نے درج کی تھی: "سورج تاریکی میں بدل جائے گا، اور چاند میں

خُداوند کے عظیم اور ہولناک دن کے آنے سے پہلے خون۔" (جوئیل ۔(2:31
مسیح نے اپنے لوگوں کو حکم دیا تھا کہ وہ اس کی آمد کی نشانیوں کا مشاہدہ کریں اور اپنے آنے والے بادشاہ کی نشانیوں کو دیکھ کر خوشی منائیں۔ بند ہے۔" اس نے اپنے پیروکاروں کو موسم بہار میں کھلنے والے درختوں کی طرف اشارہ کیا، اور کہا: "جب وہ پھول جاتے ہیں، تو آپ خود ان کو دیکھ کر جان لیتے ہیں کہ موسم گرما قریب ہے۔ قریب ہے۔" (لوقا 30 21:28، اور ۔(31

لیکن جیسے ہی چرچ میں عاجزی اور عقیدت کے جذبے نے فخر اور رسمیت کو راستہ دیا، مسیح کے لیے محبت اور اس کے آنے پر ایمان ٹھنڈا ہو گیا۔ مادیت پرستی اور لذت کی جستجو میں مشغول، خدا کے دعویدار لوگ اس کے ظہور کی نشانیوں کے بارے میں نجات دہندہ کی ہدایات سے اندھے ہو گئے۔ کا نظریہ

Machine Translated by Google

دوسری آمد کو نظر انداز کر دیا گیا تھا۔ اس کا تذکرہ کرنے والی عبارتیں غلط تشریحات کے ذریعہ دھندلی تھیں، بننے کے مقام تک، بڑی حد تک، نظر انداز اور بھول گئیں۔ یہ خاص طور پر امریکہ کے گرجا گھروں میں تھا۔ معاشرے کے تمام طبقوں کو حاصل ہونے والی آزادی اور راحت؛ دولت اور عیش و عشرت کی مہتواکانکشی خواہش، پیسہ کمانے کے لیے ایک جاذب نظر لگن پیدا کرنا؛ مقبولیت اور طاقت کی بے تاب جستجو، جو ہر کسی کی دسترس میں نظر آتی تھی، نے انسانوں کو اپنی دلچسپیوں اور امیدوں کو اس زندگی کی چیزوں میں مرکوز کرنے اور مستقبل کے بہت دور تک جانے پر مجبور کیا جب حالات کی موجودہ ترتیب ختم ہو جائے گی۔

جب نجات دہندہ نے اپنے پیروکاروں کی توجہ اپنی واپسی کے آثار کی طرف مبذول کروائی، تو اس نے روحانی بگاڑ کی اس حالت کی پیشین گوئی کی جو اس کی دوسری آمد سے عین قبل موجود ہوگی۔ نوح کے زمانے کی طرح، دنیاوی کاروبار اور لذتوں کے حصول کی سرگرمیاں اور ہلچل —خریدنا، بیچنا، پودا لگانا، تعمیر کرنا، شادی کرنا، شادی کرنا —خدا اور آنے والی زندگی کو بھول جانا۔ ان لوگوں کے لیے جو اس زمانے میں رہتے ہیں، مسیح کی نصیحت ہے: "اپنے آپ کو ہوشیار رہو، ایسا نہ ہو کہ تمہارے دل پیٹو، شرابی اور زندگی کی فکروں سے بھر جائیں اور وہ دن تم پر غیر متوقع طور پر آجائے۔" "پس تم ہر وقت جاگتے رہو، دعا کرتے رہو، تاکہ تم ان تمام باتوں سے بچنے اور ابن آدم کے سامنے کھڑے ہونے کے لائق سمجھے جاؤ۔" (لوقا 21:34اور ۔(36

اس وقت کلیسیا کی حالت مکاشفہ میں درج نجات دہندہ کے الفاظ سے ظاہر ہوتی ہے: "آپ کا ایک نام ہے جو آپ زندہ ہیں، اور آپ مر چکے ہیں۔" اور جو لوگ تحفظ کے اپنے لاپرواہ احساس سے بیدار ہونے سے انکار کرتے ہیں ان کے لیے یہ سخت تنبیہ ہے: "اگر تم چوکنا نہ رہو گے تو میں چور کی طرح تم پر آؤں گا، اور تم نہیں جان پاؤ گے کہ کس گھڑی میں تم پر آؤں گا۔" Apoc. 3:1)اور ۔(3

مردوں کے لیے ضروری تھا کہ وہ اس خطرے کے لیے بیدار ہوں جو وہ بھاگیں گے۔ آزمائش کے وقت کے اختتام کے ساتھ منسلک پختہ واقعات کی تیاری کے ارادے سے اٹھنا۔ خدا کے نبی نے اعلان کیا: "خداوند کا دن عظیم اور بہت ہولناک ہے، اور کون اسے برداشت کر سکتا ہے؟" کون کھڑا ہو گا جب "وہ جس کی نظر اتنی پاک ہے کہ وہ برائی کو نہیں دیکھ سکتا اور نہ ہی غصے کو دیکھ سکتا ہے؟" (یوایل ؛2:11حب ۔(1:13ان لوگوں کے لیے جو پکارتے ہیں: "میرے خدا! ہم...

ہم تجھے جانتے ہیں"، اور پھر بھی اُنہوں نے اُس کے عہد کو توڑا ہے، اور دوسرے معبود کے پیچھے دوڑ پڑے ہیں Hos. 8:2)اور ،(Ps. 16:4 ؛1اپنے دلوں میں بدکاری کو چھپا کر اور ناراستی کی راہوں سے محبت رکھتے ہیں، ان کے لیے خُداوند کا دن تاریکی ہے نہ کہ روشنی، "مکمل تاریکی بغیر کسی چمک کے۔" (عاموس 5:20)"اور اُس وقت ایسا ہو گا،" رب فرماتا ہے، "میں لالٹینوں سے یروشلم کو تلاش کروں گا اور سزا دوں گا۔ وہ لوگ جو وہ اپنے گوبر پر بیٹھتے ہیں اور اپنے دل میں کہتے ہیں کہ خداوند نہ اچھا کرتا ہے نہ برائی۔" (زیف۔ ۔(1:12"میں دنیا کی شرارتوں اور شریروں پر ان کی بدکرداری کی سزا دوں گا۔ اور میں دلیروں کے غرور کو ختم کروں گا، اور ظالموں کے غرور کو خاک میں ملا دوں گا۔"

(عیسیٰ ۔(13:11"نہ ان کی چاندی اور نہ ان کا سونا انہیں بچا سکے گا"؛ "ان کے کھیتوں کو لوٹ لیا جائے گا، اور ان کے گھر ویران ہو جائیں گے۔" (صوفی 1:18اور ۔(13
یرمیاہ نبی نے اس خوفناک وقت کو دیکھتے ہوئے کہا: "میں اپنے دل میں زخمی ہوں!" "میں خاموش نہیں رہ سکتا؛ کیوں کہ اے میری جان، تُو نے صور اور جنگ کی آواز سنی ہے۔ ٹوٹنے پر ٹوٹنے کا اعلان کیا جاتا ہے۔" (یرمیر 4:19اور ۔(20

"وہ دن غضب کا دن ہے، پریشانی اور آرزو کا دن ہے، ہنگامے اور ویرانی کا دن ہے، اداسی اور اداسی کا دن ہے، بادلوں اور گھنے اندھیروں کا دن ہے، صور اور شور کا دن ہے۔" (صوفی 1:15اور ۔(16"دیکھو، خداوند کا دن آتا ہے... زمین کو ویران کرنے کے لیے، اور اس کے گنہگاروں کو تباہ کرنے کے لیے۔" (عیسیٰ ۔(13:9

عظیم دن کے پیش نظر، خدا کا کلام، انتہائی پختہ اور متاثر کن زبان میں، اپنے لوگوں کو روحانی سستی سے بیدار ہونے اور توبہ اور ذلت کے ساتھ اس کے چہرے کو تلاش کرنے کی دعوت دیتا ہے: "صیون میں نرسنگا پھونکا، اور زور سے پکارو۔ میری پاکیزگی کے پہاڑ پر آواز، زمین کے تمام باشندے پریشان ہوں، رب کے دن کے لیے

Machine Translated by Google

آؤ، وہ قریب ہے۔" "روزے کی تقدیس کرو، ممانعت کے دن کا اعلان کرو۔ لوگوں کو جمع کرو، جماعت کی تقدیس کرو، بزرگوں کو جمع کرو، چھوٹے بچوں کو جمع کرو... دولہے کو اپنے کمرے سے اور دلہن کو اپنے کمرے سے باہر آنے دو۔ کاہنوں، خداوند کے خادموں کو برآمدے اور قربان گاہ کے درمیان رونے دو۔"

"میرے پاس اپنے پورے دل کے ساتھ لوٹ آؤ اور یہ کہ روزے کے ساتھ اور رونے اور ماتم کے ساتھ۔ اور اپنے دل کو پھاڑ دو، نہ کہ اپنے کپڑے، اور خداوند اپنے خدا کی طرف رجوع کرو، کیونکہ وہ مہربان، رحم کرنے والا، غصہ کرنے میں سست ہے۔ ، اور احسان میں فراوانی۔" (یوایل 12 ،17-15 ،2:1اور ۔(13

لوگوں کو خدا کے دن میں کھڑے ہونے کے لیے تیار کرنے کے لیے اصلاح کا ایک بڑا کام ہونا چاہیے۔ خُدا نے دیکھا کہ اُس کے بہت سے لوگ ابدیت کے لیے تعمیر نہیں کر رہے تھے، اور وہ اپنی رحمت میں ایک انتباہی پیغام بھیجنے والا تھا جو اُن کو اُن کی بے وقوفی سے بیدار کرنے اور اُن کی رہنمائی کے لیے تیار کیا گیا تھا۔

اپنے رب کی آمد کی تیاری کے لیے۔
یہ انتباہ مکاشفہ 14میں درج ہے۔ وہاں تین گنا پیغام کی نمائندگی کی گئی ہے جیسا کہ آسمانی مخلوق نے اعلان کیا ہے، اور اس کے فوراً بعد ابنِ آدم کی آمد "زمین کی فصل میں لانے کے لیے" ہے۔ ان انتباہات میں سے پہلا آنے والے فیصلے کا اعلان کرتا ہے۔ نبی ایک فرشتہ کے بارے میں سوچتا ہے جو آسمان کے درمیان اُڑتا ہے، جس کے پاس ابدی خوشخبری ہے، تاکہ زمین پر رہنے والوں اور ہر ایک قوم، قرابت دار، زبان اور لوگوں کو اُس کا اعلان کرے اور بلند آواز سے کہے، ڈرو۔ خُدا، اور اُسے جلال دے۔ کیونکہ اس کے فیصلے کا وقت آ گیا ہے۔ اور اس کی عبادت کرو جس نے آسمان اور زمین اور سمندر اور پانی کے چشموں کو بنایا۔" (مکاشفہ 14:6اور ۔(7

اس پیغام کو "ابدی خوشخبری" کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔ خوشخبری کی تبلیغ کا کام فرشتوں کو نہیں بلکہ انسانوں کے سپرد کیا گیا تھا۔ اس کام کی سمت میں مقدس فرشتوں کو لگایا گیا ہے۔ انہوں نے انسانوں کی نجات کے لیے عظیم تحریکوں کا ذمہ لیا ہے۔ لیکن خوشخبری کا حقیقی اعلان زمین پر مسیح کے خادموں کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

وفادار مرد، جو خُدا کے رُوح کے اشارے اور اُس کے کلام کی تعلیمات کے تابع تھے، اِس تنبیہ کا اعلان دنیا کو کرنا تھا۔ یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے یقینی طور پر "انبیاء کے کلام" کو سنا تھا، "اندھیرے میں چمکنے والی روشنی، جب تک کہ دن طلوع نہ ہو اور صبح کا ستارہ ظاہر ہو" ۔(II Pet. 1:19)وہ تمام چھپے ہوئے خزانوں سے بڑھ کر خُدا کے علم کی تلاش کر رہے تھے، اُسے "چاندی کی تجارت سے بہتر اور اُس کی آمدنی سونے سے بہتر" سمجھتے تھے (امثال ۔(3:14اور خُداوند نے اُن پر بادشاہی کی بڑی باتیں ظاہر کیں۔ "خُداوند کا راز اُن کے لیے ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں؛ اور وہ اُن پر اپنا عہد ظاہر کرے گا۔" (زبور 25:14)۔

یہ چرچ کے رہنما نہیں تھے جنہوں نے اس سچائی کو سمجھا اور خود کو اس کا اعلان کرنے کا عہد کیا۔ اگر وہ وفادار چوکیدار ہوتے، مستعدی اور دعا کے ساتھ صحیفوں کی تلاش کرتے تو رات کا وقت جان لیتے۔ پیشین گوئیاں ان پر ہونے والے واقعات کو ظاہر کر دیتیں۔ تاہم وہ اپنے عہدے پر فائز نہیں ہوئے اور یہ پیغام کسی اور طبقے نے دیا۔ یسوع نے کہا، "جب تک روشنی ہو چلو، ایسا نہ ہو کہ اندھیرا تم پر چھا جائے۔" (یوحنا ۔(12:35وہ لوگ جو خدا کی دی ہوئی روشنی سے منہ موڑ لیتے ہیں، یا جب وہ ان کی پہنچ میں ہو تو اس کی تلاش میں کوتاہی کرتے ہیں، اندھیرے میں رہ جاتے ہیں۔ لیکن نجات دہندہ اعلان کرتا ہے: "جو میری پیروی کرتا ہے وہ اندھیرے میں نہیں چلے گا، بلکہ زندگی کی روشنی حاصل کرے گا۔" (یوحنا ۔(8:12 جو کوئی ہے، مقصد کی سادگی کے ساتھ، خلوص دل سے پہلے سے موصول ہونے والی روشنی میں شرکت کرتا ہے، وہ زیادہ روشنی حاصل کرے گا۔ آسمانی چمک کا کوئی ستارہ اس روح کے پاس بھیجا جائے گا تاکہ اس کی تمام سچائی میں رہنمائی کرے۔

مسیح کی پہلی آمد کے وقت، مقدس شہر کے کاہن اور فقیہ، جن کو خدا کے کلام سونپے گئے تھے، وہ زمانے کی نشانیوں کو پہچان سکتے تھے اور موعودہ کے آنے کا اعلان کر سکتے تھے۔ میکاہ کی پیشین گوئی نے اس کی پیدائش کی جگہ کی درست نشاندہی کی ؛(Mic. 5:2)دانیال نے اپنے آنے کا وقت بیان کیا (دانیال ۔(9:25خدا نے ان پیشین گوئیوں کو عبرانی رہنماؤں کے سپرد کیا تھا۔ وہ ہوں گے

Machine Translated by Google

ان کے پاس کوئی عذر نہیں ہوگا اگر وہ نہ جانتے ہوں یا لوگوں کے سامنے اعلان کریں کہ مسیح کی آمد قریب ہے۔ ان کی لاعلمی گناہ ناک غفلت کا نتیجہ تھی۔ یہودی مرے ہوئے انبیاء کی یادگاریں تعمیر کر رہے تھے، جب کہ زمین کے عظیم انسانوں کے حوالے سے وہ شیطان کے بندوں کو خراج عقیدت پیش کر رہے تھے۔ مردوں کے درمیان مقام اور غلبہ کے لیے ان کی مہتواکانکشی جدوجہد میں خلاصہ، وہ آسمان کے بادشاہ کی طرف سے پیش کردہ الہی اعزازات سے محروم ہو گئے۔

گہری اور عقیدت مندانہ دلچسپی کے ساتھ اسرائیل کے بزرگوں کو دنیا کی تاریخ کے سب سے بڑے واقعے کے مقام، وقت اور حالات کا مطالعہ کرنا چاہیے تھا یعنی انسان کی نجات کو پورا کرنے کے لیے خدا کے بیٹے کی آمد۔ تمام لوگوں کو دیکھنا اور انتظار کرنا تھا کہ وہ اپنے آپ کو دنیا کے نجات دہندہ کا استقبال کرنے والے پہلے لوگوں میں سے پائیں۔

لیکن اس کے بعد! بیت لحم میں، ناصرت کی پہاڑیوں سے دو تھکے ہوئے مسافر شہر کے مشرقی سرے تک تنگ گلی کی پوری لمبائی سے گزرے، رات کے لیے آرام اور پناہ گاہ کی تلاش میں بے سود۔ ان کے استقبال کے لیے کوئی دروازہ نہیں کھلا۔ مویشیوں کے لیے تیار کی گئی ایک دکھی جھونپڑی کے نیچے، وہ آخر کار پناہ پاتے ہیں، اور وہیں دنیا کا نجات دہندہ پیدا ہوتا ہے۔

آسمانی فرشتوں نے اس جلال کو دیکھا تھا جو خدا کے بیٹے نے دنیا کے وجود سے پہلے باپ کے ساتھ شیئر کیا تھا، اور زمین پر اس کے ظہور کی شدید دلچسپی کے ساتھ خواہش کی تھی، ایک واقعہ کے طور پر تمام لوگوں کے لیے بے پناہ خوشی سے بھرا ہوا تھا۔
فرشتوں کو ان لوگوں تک خوشی کی خبر پہنچانے کے لیے مقرر کیا گیا تھا جو اسے حاصل کرنے کے لیے تیار تھے، اور جو خوشی سے زمین کے باشندوں کو اس سے آگاہ کریں گے۔
مسیح نے انسان کی فطرت کو اپنے اوپر لے کر اپنے آپ کو عاجز کیا تھا۔ اسے اپنی روح کو گناہ کی قربانی بنانے میں بدقسمتی کا لامحدود وزن اٹھانا ہوگا۔
تاہم، فرشتوں کی خواہش تھی کہ اس کی ذلت میں بھی، خدا کا بیٹا اس کے کردار کے مطابق وقار اور شان کے ساتھ لوگوں کے سامنے حاضر ہو۔
کیا زمین کے عظیم انسان اس کی آمد کا استقبال کرنے کے لیے اسرائیل کے دارالحکومت میں جمع ہوں گے؟ کیا فرشتوں کے لشکر اسے متوقع ہجوم کے سامنے پیش کریں گے؟
ایک فرشتہ یہ دیکھنے کے لیے زمین کا دورہ کرتا ہے کہ کون یسوع کو سلام کرنے کے لیے تیار ہے۔ تاہم، وہ توقع کے کسی نشان کی تمیز نہیں کر سکتا۔ وہ تعریف اور فتح کی کوئی آواز نہیں سنتا، یہ کہہ کر کہ مسیحا کے آنے کا وقت قریب ہے۔ فرشتہ کچھ دیر کے لیے اس منتخب شہر اور مندر پر منڈلاتا ہے جہاں صدیوں سے الہی موجودگی خود کو ظاہر کرتی رہی تھی۔ لیکن وہاں بھی وہ اسی بے حسی کو دیکھتا ہے۔ پجاری اپنی شان و شوکت کے ساتھ مندر میں آلودہ قربانیاں پیش کر رہے ہیں۔

فریسی اونچی آواز میں لوگوں سے بات کر رہے ہیں، یا گلیوں کے کونوں پر گستاخانہ دعائیں کر رہے ہیں۔ شاہی محلات میں، فلاسفروں کی مجلسوں میں، ربنیاتی مکاتب میں، سب اس حیرت انگیز حقیقت سے یکساں غافل ہیں جس نے سارے آسمان کو خوشی اور تعریف سے بھر دیا ہے، کہ انسانوں کا نجات دہندہ زمین پر ظاہر ہونے والا ہے۔

اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ مسیح متوقع ہے، اور زندگی کے شہزادے کے لیے کوئی تیاری نہیں کی گئی ہے۔
حیرت کے ساتھ، آسمانی رسول اس شرمناک خبر کے ساتھ جنت میں واپس آنے والا ہے، جب اس نے کچھ چرواہوں کو دیکھا جو رات کے وقت اپنے ریوڑ کو دیکھ رہے تھے اور ستاروں سے بھرے آسمانوں پر غور کرتے ہوئے، زمین پر آنے والے مسیح کی پیشین گوئی پر غور کرتے ہوئے، مسیح کی آمد کی آرزو میں تھے۔ دنیا کا نجات دہندہ۔

آسمانی پیغام حاصل کرنے کے لیے ایک گروہ تیار ہے۔ اور اچانک خداوند کا فرشتہ بڑی خوشی کی خوشخبری سناتا ہوا نمودار ہوتا ہے۔ آسمانی جلال پورے میدان کو بہا دیتا ہے۔ فرشتوں کی بےشمار ہجوم نمودار ہوتی ہے اور گویا ایک ہی رسول کے لیے آسمان سے اسے لانے کی خوشی بہت زیادہ تھی، آوازوں کا ایک ہجوم ایک بھجن میں پھٹ جاتا ہے کہ ایک دن نجات پانے والی تمام قومیں گائیں گی: "خدا کی پاکی اونچائیاں، زمین پر امن، مردوں کے لیے نیک خواہش۔" (لوقا 2:14)

اوہ! بیلیم کی یہ شاندار کہانی کیا سبق لاتی ہے! یہ ہمارے بے اعتقادی، ہمارے فخر اور خود کفالت کو کس طرح ملامت کرتا ہے! وہ ہمیں محتاط رہنے کی کتنی نصیحت کرتی ہے، تاکہ ہماری مجرمانہ غفلت سے ایسا نہ ہو۔

Machine Translated by Google

آئیے ہم بھی زمانے کی نشانیوں کو پہچاننے میں ناکام رہیں، اور اس لیے اپنے آنے کا دن نہیں جانتے!

یہ صرف یہودیہ کی پہاڑیوں میں یا عاجز چرواہوں کے درمیان ہی نہیں تھا کہ فرشتوں نے لوگوں کو مسیح کے آنے کا انتظار کرتے ہوئے پایا۔ غیر قوموں کی سرزمین میں وہ بھی تھے جو اُس کا انتظار کرتے تھے۔ یہ مشرق کے دانشمند، امیر اور عظیم فلسفی تھے۔ فطرت کے طالب علم، جادوگروں نے خدا کو اپنے کام میں دیکھا تھا۔ عبرانی صحیفوں سے انہوں نے اس ستارے کے بارے میں سیکھا تھا جو یعقوب سے طلوع ہونا چاہیے تھا، اور وہ بے تابی سے اس کے آنے کا انتظار کر رہے تھے، جو نہ صرف "اسرائیل کی تسلی" بلکہ "غیر قوموں کو روشن کرنے کے لیے روشنی" اور "زمین کے کناروں تک نجات" (لوقا 2:25 اور ؛32اعمال ۔(13:47وہ روشنی کے متلاشی تھے، اور خدا کے تخت سے روشنی نے ان کے قدموں کے لیے راستہ روشن کیا۔ جب کہ یروشلم کے پادری اور ربی، مقرر کردہ سرپرست اور سچائی کے بیان کرنے والے، تاریکی میں ڈوبے ہوئے تھے، آسمان سے بھیجے گئے ستارے نے غیر قوموں کے اجنبیوں کو نوزائیدہ بادشاہ کی جائے پیدائش کی طرف رہنمائی کی۔

یہ "ان لوگوں کے لیے ہے جو نجات کے لیے اُس کا انتظار کرتے ہیں" (عبرانیوں 9:28کہ مسیح دوسری بار ظاہر ہوگا، بغیر گناہ کے۔ لوگوں کے مذہبی رہنما

وہ خُدا کے ساتھ اپنے تعلق کو برقرار رکھنے میں ناکام رہے، اور اُنہوں نے آسمانی روشنی کو رد کر دیا۔
اِس لیے، اُن کا شمار اُن لوگوں میں نہیں کیا گیا جو پولس رسول نے بیان کیے ہیں: "لیکن بھائیو، اب تم اندھیرے میں نہیں رہے کہ وہ دن چور کی طرح تم پر آ پڑے۔ کیونکہ تم سب نور کے بچے اور دن کے بچے ہو۔ ہم رات اور اندھیرے کے نہیں ہیں۔" 1) تھیس. 4 :5اور ۔(5

صیون کی دیواروں پر چوکیداروں کو سب سے پہلے نجات دہندہ کی آمد کی خبر کو سمجھنا چاہیے تھا، سب سے پہلے اس کی قربت کے لیے آوازیں بلند کرنے والے، سب سے پہلے لوگوں کو خبردار کرنے والے تھے تاکہ وہ اس کے آنے کی تیاری کر سکیں۔ تاہم، یہ لوگ بے کار تھے، امن و سلامتی کے خواب دیکھ رہے تھے، جب کہ لوگ اپنے گناہوں میں گم تھے۔ یسوع نے اپنے گرجہ گھر کو ایک بانجھ انجیر کے درخت کے طور پر دیکھا، جو دکھاوے کے پتوں سے ڈھکا ہوا تھا اور پھر بھی قیمتی پھلوں سے خالی تھا۔ وہاں مذہبی شکلوں کا فخریہ مشاہدہ تھا، جبکہ حقیقی عاجزی، توبہ اور ایمان کے جذبے کی -جو صرف خدا کی خدمت کو قابل قبول بنا سکتی تھی -کی کمی تھی۔ روح کی نعمتوں کے بجائے تکبر، رسمیت، غرور، خود غرضی اور جبر عیاں تھے۔ ایک مرتد چرچ نے زمانے کی نشانیوں پر آنکھیں بند کر لیں۔ خدا نے انہیں ترک نہیں کیا، تاہم، اور نہ ہی اس نے اپنی وفاداری کو انہیں ناکام ہونے دیا۔ لیکن وہ رب سے منہ موڑ کر اس کی محبت سے الگ ہو گئے۔ گویا انہوں نے شرائط پوری کرنے سے انکار کر دیا، ان کے لیے خدائی وعدے پورے نہیں ہوئے۔

یہ خدا کی عطا کردہ روشنی اور مراعات کو نظرانداز کرنے اور اس سے لطف اندوز نہ ہونے کا یقینی نتیجہ ہے۔ جب تک کلیسیا اس راستے پر نہیں چلتی جو پرووِیڈنس اس کے لیے کھولتا ہے، روشنی کی ہر کرن کو قبول کرتا ہے، ہر اس فرض کو پورا کرتا ہے جو اس پر نازل ہوتا ہے، مذہب لامحالہ شکلوں کی پابندی میں انحطاط پذیر ہو جائے گا، اور اہم تقویٰ کی روح ختم ہو جائے گی۔ یہ سچائی چرچ کی تاریخ میں بارہا بیان کی گئی ہے۔

خُدا اپنے لوگوں سے ایمان اور اطاعت کے کاموں کا تقاضا کرتا ہے جو عطا کردہ نعمتوں اور مراعات کے مطابق ہوتا ہے۔
فرمانبرداری کے لیے قربانی کی ضرورت ہوتی ہے اور اس میں صلیب شامل ہوتی ہے، یہی وجہ ہے کہ مسیح کے بہت سے پیروکار آسمان کی روشنی حاصل کرنے سے انکار کرتے ہیں اور قدیم یہودیوں کی طرح، اس کے آنے کا وقت نہیں جانتے (لوقا۔

۔(19:44اُن کے غرور اور بے اعتقادی کی وجہ سے، خُداوند اُن کو الگ کر دیتا ہے اور اُن پر اپنی سچائی ظاہر کرتا ہے جنہوں نے بیت لحم کے چرواہوں اور مشرق کے دانشمندوں کی طرح اُن تمام روشنیوں پر توجہ دی جو اُنہیں ملی تھی۔

Machine Translated by Google

باب 18

ایک امریکی اصلاح پسند

ایک معزز اور ایماندار کسان جس کو صحیفوں کے الٰہی اختیار پر شک کرنے کی طرف لے جایا گیا تھا، لیکن جو سچائی کو جاننا چاہتا تھا، وہ شخص تھا جسے خدا نے مسیح کی دوسری آمد کا اعلان شروع کرنے کے لیے خاص طور پر چنا تھا۔ بہت سے مصلحین کی طرح، ولیم ملر نے اپنی زندگی کے اوائل میں غربت کے خلاف جنگ لڑی، اس طرح اس نے سرگرمی اور خود انکاری کے عظیم سبق سیکھے۔ جس خاندان سے ان کا تعلق تھا اس کے افراد میں ایک آزاد اور آزادی پسند جذبہ، مزاحمت کی صلاحیت اور پرجوش حب الوطنی، وہ خصلتیں تھیں جو ان کے کردار میں بھی نمایاں تھیں۔ اس کے والد انقلاب کے دوران فوج میں کیپٹن رہے تھے، اور اس اذیت ناک دور کی جدوجہد اور مصائب میں انھوں نے جو قربانیاں دی تھیں، ان کی وجہ ملر کی زندگی کے ابتدائی سالوں کے مشکل حالات کو قرار دیا جا سکتا ہے۔

ملر کو ایک صحت مند جسمانی آئین سے نوازا گیا تھا، اور بچپن میں ہی اس نے اعلیٰ ذہنی طاقت کا مظاہرہ کیا تھا۔ جیسے جیسے یہ بڑھتا اور ترقی کرتا گیا، یہ وقف اور بھی زیادہ متاثر کن ہوتا گیا۔ اس کا دماغ فعال اور ترقی یافتہ تھا اور ملر کو علم کی شدید پیاس تھی۔ اگرچہ وہ علمی تعلیم کے فوائد سے لطف اندوز نہیں ہوئے تھے، لیکن مطالعہ سے ان کی محبت اور محتاط سوچنے کی عادت اور تنقید کے شدید احساس نے انہیں ایک درست فیصلہ کرنے والا اور بصارت کی وسعت کا حامل انسان بنا دیا۔ ان کا اخلاقی کردار اور قابل رشک شہرت تھی، جسے عام طور پر ان کی دیانتداری، خوش اخلاقی اور احسان مندی کی وجہ سے سمجھا جاتا تھا۔ بہت زیادہ توانائی اور استعمال کی قیمت پر، وہ ابتدائی طور پر قابلیت حاصل کرنے میں کامیاب رہا، اور پھر بھی اپنی مطالعہ کی عادات کو برقرار رکھا۔ ملر نے اعزاز کے ساتھ کئی سول اور فوجی عہدوں کو سنبھالا، اور دولت اور عزت کا راستہ اس کے لیے کھلا دکھائی دیا۔

ان کی والدہ بدنام زمانہ پرہیزگار خاتون تھیں اور بچپن میں ہی وہ مذہبی نقوش کے زیر اثر رہی تھیں۔ تاہم، ابتدائی جوانی تک پہنچنے کے بعد، اس نے شیطانوں کے ساتھ رفاقت ختم کر دی، جن کے مضبوط اثر و رسوخ کی ابتدا اس حقیقت سے ہوئی کہ وہ عام طور پر اچھے شہری اور فیاض اور خیر خواہ مزاج کے آدمی تھے۔ عیسائی اداروں کے درمیان رہتے ہوئے، اس کا کردار، کسی حد تک، اس کے ماحول سے بنا تھا۔ اچھے تحفے جنہوں نے انہیں عزت اور اعتماد حاصل کیا وہ صحیفوں کے اثر و رسوخ کی وجہ سے تھے، لیکن یہ اچھے تحفے خدا کے کلام کے خلاف ہونے کے لیے بگڑ گئے تھے۔ ان مردوں کے ساتھ مل کر، ملر کو ان کے جذبات کو اپنانے پر مجبور کیا گیا۔ اس وقت کی صحیفائی تشریحات نے ایسی مشکلات پیش کیں جو اسے ناقابل تسخیر معلوم ہوتی تھیں۔ تاہم، اس کا نیا عقیدہ، اگرچہ اس نے بائبل کو ایک طرف رکھ دیا، لیکن اسے تبدیل کرنے کے لیے اس سے بہتر کوئی چیز پیش نہیں کی گئی اور وہ اسے مطمئن کرنے سے بہت دور تھا۔ سب کچھ ہونے کے باوجود وہ تقریباً بارہ سال تک ان آراء پر قائم رہا۔

لیکن چونتیس سال کی عمر میں روح القدس نے اس کے دل پر ایک گنہگار کے طور پر اس کی حالت کا احساس دلایا۔ اس نے اپنے سابقہ عقیدے میں قبر کے علاوہ خوشی کی کوئی ضمانت نہیں پائی۔ مستقبل تاریک اور المناک تھا۔

بعد میں اس وقت اپنے جذبات کا ذکر کرتے ہوئے، انہوں نے کہا:
فنا ایک سرد، افسردہ کرنے والی سوچ تھی، اور احتساب کا مطلب سب کے لیے یقینی تباہی ہے۔ آسمان میرے سر کے اوپر کانسی کی طرح تھا اور زمین میرے پاؤں کے نیچے لوہے کی طرح تھی۔ ابدیت، یہ کیا تھا؟ اور موت کیوں موجود تھی؟ غور کیا، میں حل سے اتنا ہی آگے ہوتا گیا۔ جتنا میں سوچتا، میرے نتائج اتنے ہی بکھرتے جاتے۔ میں نے سوچنے سے روکنے کی کوشش کی، لیکن اپنے خیالات پر قابو نہ پایا جا سکا۔ میں نے واقعی محسوس کیا۔

Machine Translated by Google

دکھی، لیکن مجھے وجہ سمجھ نہیں آئی۔ میں نے بڑبڑایا اور شکایت کی، یہ جانے بغیر کہ کون ہے۔ میں جانتا تھا کہ کچھ غلط تھا، لیکن مجھے نہیں معلوم تھا کہ کہاں اور کیسے تلاش کیا جائے جو صحیح ہے۔ مجھے افسوس ہوا، لیکن امید کے بغیر۔"

ملر چند ماہ تک اس حالت میں رہا۔ "اچانک،" وہ کہتا ہے، "ایک نجات دہندہ کا کردار میرے ذہن پر واضح طور پر نقش ہو گیا۔ ایسا لگتا تھا کہ کوئی اتنا اچھا اور ہمدرد ہستی ہو سکتی ہے جو ہماری خطاؤں کا کفارہ دے، اس طرح ہمیں گناہ کی سزا بھگتنے سے بچا لے۔ میں نے فوراً محسوس کیا کہ یہ نجات دہندہ کتنا مہربان ہوگا، اور میں نے سوچا کہ میں اپنے آپ کو اس کی بانہوں میں ڈال سکتا ہوں اور اس کی رحمت پر بھروسہ کرسکتا ہوں۔ مجھے ایسی کسی چیز کا کوئی ثبوت نہیں ملا۔ سلواڈور، یا مستقبل کی ریاست۔

"میں نے دیکھا کہ بائبل نے بالکل وہی نجات دہندہ ظاہر کیا جس کی مجھے ضرورت تھی؛ اور میں یہ جان کر حیران رہ گیا کہ کس طرح ایک غیر متاثر کتاب نے ایسے اصول تیار کیے جو ایک زوال پذیر دنیا کی ضرورتوں کے مطابق مکمل طور پر ڈھل گئے۔ خدا کی طرف سے، وہ میری خوشنودی بن گئے، اور میں نے یسوع میں ایک دوست پایا۔ نجات دہندہ میرے لیے دس ہزار میں پہلا بن گیا؛ اور صحیفے جو کبھی تاریک اور متضاد تھے، اب میرے قدموں کے لیے چراغ اور میرے لیے روشنی بن گئے۔ روح۔ راستہ۔ میرا دماغ پرسکون ہو گیا اور میں مطمئن ہو گیا۔ میں نے دریافت کیا کہ خداوند خدا زندگی کے سمندر کے درمیان ایک چٹان ہے۔

بائبل میرا بنیادی مطالعہ بن گیا، اور میں سچ میں کہہ سکتا ہوں کہ میں نے اسے بڑی خوشی سے جانچا۔ میں نے دیکھا کہ مجھے اس کا آدھا بھی نہیں بتایا گیا تھا۔
میں حیران رہ گیا کہ میں نے اس سے پہلے اس کی خوبصورتی اور شان نہیں دیکھی تھی۔ اور میں حیران تھا کہ اسے مسترد کر دیا۔ میں نے پایا کہ جو کچھ اس میں نازل کیا گیا ہے وہ وہی ہے جو میرا دل چاہتا ہے، اور روح کی ہر کمزوری کا علاج ہے۔ میں نے دوسرے پڑھنے کا تمام ذائقہ کھو دیا اور اپنے دل کو خدا کی حکمت حاصل کرنے میں لگا دیا۔"

اب اس نے کھلے عام اس مذہب پر اپنے ایمان کا دعویٰ کیا جسے وہ حقیر سمجھتے تھے۔ لیکن اُس کے بے اعتقاد ساتھیوں نے تمام دلائل کو یاد کرنے میں دیر نہیں لگائی اور اُن تمام تصورات کو پیش کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگائی جو ملر نے خود صحیفوں کے الٰہی اختیار کے خلاف بنائے تھے۔ تب وہ ان کا جواب دینے کے لیے تیار نہیں تھا، لیکن اس نے استدلال کیا کہ اگر بائبل خدا کی طرف سے نازل ہوئی ہے، تو یہ خود سے مطابقت رکھتی ہے، انسان کی ہدایت کے لیے دی گئی ہے اور اس طرح اس کی سمجھ کے مطابق ڈھال لی گئی ہے۔ اس نے اپنے لیے صحیفوں کا مطالعہ کرنے اور یہ معلوم کرنے کا فیصلہ کیا کہ آیا ظاہری تضادات کو ہم آہنگ نہیں کیا جا سکتا۔

تمام پیشگی آراء کو ایک طرف رکھنے کی کوشش کرتے ہوئے اور مشورتی تبصروں کو ترک کرتے ہوئے، اس نے آیت کا موازنہ آیت سے کیا، معمولی حوالوں اور بائبل کے موافقت میں مدد مانگی۔ اس نے اپنا مطالعہ منظم اور طریقہ کار سے جاری رکھا۔ پیدائش کی کتاب سے شروع کرتے ہوئے اور آیت بہ آیت پڑھتے ہوئے، ملر اتنی تیزی سے آگے نہیں بڑھا جتنا اسے بہت سے اقتباسات کے معنی واضح کرنے اور اسے تمام مشکلات سے آزاد کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ جب اسے کوئی چیز مضحکہ خیز نظر آتی تھی تو یہ اس کا معمول تھا کہ اس کا موازنہ باقی تمام تصانیف سے کرتا تھا جن کا زیر مطالعہ مضمون سے کوئی نہ کوئی تعلق ہوتا ہے۔ اس نے ہر لفظ کو متن کے تھیم کے ساتھ اپنا رشتہ قائم کرنے کی اجازت دی اور اگر اس حوالے سے اس کا نقطہ نظر ہر متوازی متن کے ساتھ ہم آہنگ ہو جائے تو مشکل حل ہو گئی۔ اس طرح، جب بھی وہ کسی ایسے حوالے سے ملا جسے سمجھنا مشکل تھا، اس نے صحیفوں میں کہیں اور اس کی وضاحت تلاش کی۔ جیسا کہ اس نے الٰہی روشن خیالی حاصل کرنے کے لیے پرجوش دعا کے ساتھ مطالعہ کیا، جو پہلے اس کی سمجھ میں الجھا ہوا لگتا تھا وہ اب واضح ہو گیا۔ اُس نے زبور نویس کے الفاظ کی سچائی کا تجربہ کیا: "آپ کے الفاظ کی نمائش روشنی بخشتی ہے؛ یہ سادہ لوح کو سمجھ دیتا ہے۔" (پی ایس ۔119:130

اس نے گہری دلچسپی کے ساتھ ڈینیل اور مکاشفہ کی کتابوں کا مطالعہ کیا، تشریح کے انہی اصولوں کو استعمال کیا جو کتاب کے دوسرے حصوں کی جانچ پڑتال میں استعمال ہوتے ہیں۔

Machine Translated by Google

صحیفے، اور دریافت کیا، اس کی بڑی خوشی کے لیے، کہ پیشن گوئی کی علامتوں کو سمجھا جا سکتا ہے۔ اُس نے دیکھا کہ پیشین گوئیاں، جہاں تک وہ پوری ہوئیں، اِس قدر لفظی تھیں۔ کہ تمام متنوع اعداد و شمار، استعارات، تمثیلیں، تشبیہات وغیرہ، ان کے فوری سیاق و سباق سے بیان کی گئی ہیں یا جن اصطلاحات میں ان کا اظہار کیا گیا ہے ان کی تعریف دیگر صحیفوں میں کی گئی ہے۔ اور جب اس کی وضاحت کی جائے تو انہیں لفظی طور پر سمجھنا چاہیے۔ اس نے کہا: "اس طرح مجھے اس بات پر قائل کیا گیا کہ بائبل نازل شدہ سچائی کا ایک نظام ہے، اس طرح صاف اور سادہ طریقے سے پیش کیا گیا کہ مسافر کو، اگرچہ وہ احمق ہی کیوں نہ ہو، غلطی کی ضرورت نہیں ہے۔ جس میں قدم بہ قدم، اس نے عظیم پیشن گوئی کی خطوط کی چھان بین کی۔

اس طریقے کو اپناتے ہوئے جس میں ماضی میں پیشین گوئیاں پوری ہوئی تھیں ایک معیار کے طور پر جس کے ذریعے ان کا تجزیہ کیا جا سکتا ہے جو مستقبل میں ہیں، وہ اس بات پر قائل ہو گیا کہ مسیح کی روحانی بادشاہی کے بارے میں مقبول نظریہ -دنیا کے خاتمے سے پہلے ایک عارضی ہزار سالہ -نے کیا خدا کے کلام کی طرف سے حمایت نہیں کی گئی تھی. یہ نظریہ، خداوند کی ذاتی آمد سے پہلے ایک ہزار سال کی راستبازی اور امن کی طرف اشارہ کرتا ہے، خدا کے دن کے خوف کو دور کرتا ہے۔ لیکن، یہ جتنا بھی خوشگوار ہو، یہ مسیح اور اس کے رسولوں کی تعلیمات کے خلاف ہے، جنہوں نے کہا کہ گیہوں اور جھاڑیوں کو فصل کی کٹائی، دنیا کے خاتمے تک ایک ساتھ اُگنا چاہیے (متی ;((41-38 ،13:30کہ "برے اور دھوکے باز لوگ بد سے بدتر ہوتے جائیں گے"؛ کہ "آخری دنوں میں مشکل وقت آئے گا" II Tim. 3:13)اور ؛(1اور یہ کہ تاریکی کی بادشاہی خداوند کی آمد تک جاری رہے گی، اس کے منہ کی روح سے فنا ہو جائے گی اور اس کے آنے کی چمک کے ساتھ تباہ ہو جائے گی ۔2)تھیس۔ ۔(2:8

دنیا کی تبدیلی اور مسیح کی روحانی بادشاہی کے نظریے کا رسولی کلیسیا نے دفاع نہیں کیا۔ اسے 81ویں صدی کے آغاز تک عیسائیوں نے عام طور پر قبول نہیں کیا تھا۔ دیگر تمام غلطیوں کی طرح اس کے نتائج بھی منفی تھے۔

اس نے انسانوں کو بہت بعید مستقبل میں خُداوند کے آنے کی توقع کرنا سکھایا، اور اُنہیں اُن نشانیوں کو سننے سے روکا جو اُس کی قربت کا اعلان کرتی ہیں۔ اس نے ان میں اعتماد اور تحفظ کا احساس پیدا کیا جو اچھی طرح سے قائم نہیں تھا، جس کی وجہ سے بہت سے لوگ اپنے رب سے ملاقات کے لیے ضروری تیاری کو نظرانداز کر دیتے ہیں۔

ملر نے دریافت کیا کہ مسیح کی لفظی، ذاتی آمد کو مکمل طور پر کلام پاک میں سکھایا گیا ہے۔ پولس کہتا ہے، "خداوند خود آسمان سے ایک للکار کے ساتھ، فرشتہ کی آواز کے ساتھ، اور خُدا کے نرسنگے کے ساتھ نازل ہوگا۔" 1)تھیس. .(4:16اور نجات دہندہ اعلان کرتا ہے: "وہ ابنِ آدم کو آسمان کے بادلوں پر قدرت اور بڑے جلال کے ساتھ آتے دیکھیں گے۔" "جیسے بجلی مشرق سے آتی ہے اور مغرب تک پہنچتی ہے، اسی طرح ابن آدم کا آنا بھی ہو گا۔" (میٹ 24:30اور ۔(27اس کے ساتھ تمام آسمانی میزبانوں کا ہونا ضروری ہے۔ "ابن آدم اپنے جلال کے ساتھ آئے گا، اور تمام مقدس فرشتے اس کے ساتھ۔" (متی 25:31)"وہ اپنے فرشتوں کو بگل کی آواز کے ساتھ بھیجے گا، اور وہ اپنے چنے ہوئے لوگوں کو جمع کریں گے۔" میٹ ۔(24:31

اُس کے آنے پر، راست باز مُردوں کو زندہ کیا جائے گا اور راستباز زندہ بدل جائیں گے۔ "ہم سب نہیں سوئیں گے،" پولس کہتا ہے، "لیکن ہم سب بدل جائیں گے، پلک جھپکتے ہی، آخری نرسنگے پر؛ کیونکہ نرسنگا پھونکا جائے گا، اور مُردے لافانی جی اُٹھیں گے، اور ہم۔ بدل دیا جائے گا، کیونکہ یہ فانی ہے اگر یہ غیر فانی ہے، اور یہ جو فانی ہے اسے ابدیت پر ڈال دو۔" 1)کور. ۔(53-15:51

اور تھسلنیکیوں کے نام اپنے خط میں، خُداوند کی آمد کو بیان کرنے کے بعد، رسول کہتا ہے: "مسیح میں مُردے پہلے جی اُٹھیں گے، پھر ہم جو زندہ اور باقی ہیں، اُن کے ساتھ بادلوں میں اُٹھائے جائیں گے، تاکہ اُن سے مل سکیں۔ ہوا میں رب، اور اسی طرح ہم ہمیشہ رب کے ساتھ رہیں گے۔" 1)تھیس. 4:16اور ۔(17

Machine Translated by Google

خدا کے لوگ مسیح کی ذاتی آمد سے پہلے بادشاہی حاصل کرنے کے قابل نہیں ہوں گے۔
نجات دہندہ نے کہا: "اور جب ابنِ آدم اپنے جلال کے ساتھ آئے گا، اور تمام مقدس فرشتے اس کے ساتھ ہوں گے، تب وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا؛ اور تمام قومیں اس کے سامنے جمع ہوں گی ، اور وہ ایک کو الگ کر دے گا۔ دوسرا جس طرح چرواہا بھیڑوں کو بکریوں سے الگ کرتا ہے اور وہ بھیڑوں کو اپنے داہنے ہاتھ پر رکھے گا لیکن بکریوں کو بائیں طرف، تب بادشاہ اپنے دائیں طرف والوں سے کہے گا: آؤ اے میرے باپ کی طرف سے برکت پانے والے! اس بادشاہی کے وارث ہوں جو دنیا کی بنیاد سے آپ کے لیے تیار کی گئی ہے۔" (متی ۔(34-25:31ہم نے پہلے ہی نقل کی گئی نصوص سے دیکھا ہے کہ جب ابنِ آدم آئے گا تو مُردے لافانی جی اُٹھیں گے اور زندہ بدل جائیں گے۔ اس عظیم تبدیلی سے وہ بادشاہی حاصل کرنے کے لیے تیار ہیں، کیونکہ پولس کہتا ہے: "گوشت اور خون خُدا کی بادشاہی کے وارث نہیں ہو سکتے، اور نہ ہی بدعنوانی لافانی کا وارث ہو سکتی ہے۔" 1)کور ۔(15:50انسان، اپنی موجودہ حالت میں، فانی اور فانی ہے، لیکن خدا کی بادشاہی لافانی ہوگی اور ابد تک قائم رہے گی۔ اس لیے انسان اپنی موجودہ حالت میں خدا کی بادشاہی میں داخل نہیں ہو سکتا۔ لیکن جب یسوع آئے گا، وہ اپنے لوگوں کو لافانی عطا کرے گا۔ اور پھر وہ انہیں اس بادشاہی پر قبضہ کرنے کے لیے بلائے گا جس کے اس وقت تک وہ صرف وارث تھے۔

یہ اور دوسری عبارتیں ملر کے ذہن کو واضح طور پر ظاہر کرتی ہیں کہ وہ واقعات جن کی عام طور پر مسیح کی آمد سے پہلے ہونے کی توقع کی جاتی تھی، جیسے کہ امن کی عالمگیر حکومت اور زمین پر خدا کی حکومت کا قیام،

دوسری آمد کے بعد ہونا چاہئے. مزید برآں زمانے کی تمام نشانیاں اور دنیا کے حالات آخری زمانے کی پیشین گوئی کے مطابق تھے۔ صرف صحیفوں کے مطالعہ سے یہ نتیجہ اخذ کیا گیا تھا کہ زمین کے اس کی موجودہ حالت میں مسلسل وجود کے لیے مقرر کردہ مدت ختم ہونے کو تھی۔

ملر کہتے ہیں، "ایک اور ثبوت جس نے میرے ذہن کو بہت متاثر کیا، "صحیفے کی تاریخ تھی۔ میں نے دریافت کیا کہ پیشین گوئی شدہ واقعات جو رونما ہوئے تھے۔
ماضی میں پورا، اکثر ایک مخصوص وقت کے اندر اندر واقع ہوا. سیلاب کے ایک سو بیس سال (پیدائش ،(6:3اس سے پہلے کے سات دن، بارش کے چالیس دن کی پیشین گوئی (پیدائش ،(7:4ابراہیم کی نسل کے چار سو سال کے عارضی قیام (پیدائش۔ ،(15:13سردار ساقی اور سردار نانبائی کے خواب کے تین دن (جنرل ؛(40:12-20فرعون کے سات سال (پیدائش ،(41:28-54بیابان میں چالیس سال (گنتی ،(14:34قحط کے ساڑھے تین سال 1)کنگز ؛17:1لوقا 4:25دیکھیں) ; ستر سال کی اسیری (یر. ،(25:11نبوکدنضر کے سات دور (دانی. ،(4:13-16اور سات ہفتے، باسٹھ ہفتے، اور ہفتہ، ستر ہفتے، یہودیوں کے لیے مقرر (دانی. ،(9:24-27اُن وقتوں کے محدود واقعات جو پیشن گوئی کے معاملات تھے، بعد میں اُن کی پیشین گوئیوں کے مطابق پورے ہوئے۔

جب، اس لیے، اس نے بائبل کے اپنے مطالعہ میں کئی تاریخی ادوار کو پایا جو کہ اس کی سمجھ کے مطابق، مسیح کی دوسری آمد تک پھیلے ہوئے ہیں، تو وہ ان کو "پہلے سے مقرر کردہ اوقات" کے طور پر نہیں سمجھ سکتا تھا جو خدا نے آپ پر نازل کیا تھا۔ نوکر موسیٰ نے کہا، "خفیہ چیزیں خداوند ہمارے خدا کے لئے ہیں، لیکن جو چیزیں ظاہر کی گئی ہیں وہ ہمارے لئے اور ہمارے بچوں کے لئے ہیں" (استثنا ؛(29:29اور خُداوند اموس نبی کے ذریعے اعلان کرتا ہے کہ ”وہ کچھ نہیں کرے گا جب تک کہ وہ اپنے بندوں نبیوں پر اپنا راز ظاہر نہ کرے“ (عاموس ۔(3:7خدا کے کلام کے طالب علم اس طرح اعتماد کے ساتھ انسانی تاریخ میں سب سے زیادہ شاندار واقعات رونما ہونے کی توقع کر سکتے ہیں جیسا کہ سچائی کے صحیفوں میں اشارہ کیا گیا ہے۔

"جیسا کہ وہ مکمل طور پر قائل تھا،" ملر کہتا ہے، "کہ 'تمام صحیفہ الہامی الہامی ہے' فائدہ مند ہے؛ کہ یہ کبھی بھی انسان کی مرضی سے آگے نہیں بڑھا، بلکہ اس وقت بنایا گیا جب مقدس انسان روح القدس کے ذریعے منتقل ہوئے ،(II Pet. 1 :21)اور 'ہماری تعلیم کے لیے' لکھا گیا، 'کہ صحیفوں کے صبر اور تسلی کے ذریعے ہم امید رکھ سکتے ہیں'، بائبل کے تاریخی حصوں کو ہماری سنجیدگی سے غور کرنے کی ہدایت کے علاوہ کسی اور کے طور پر سمجھنے میں ناکام نہیں ہو سکتا۔ دوسرا حصہ

Machine Translated by Google

اس کا اس لیے میں نے محسوس کیا کہ یہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہ خدا نے اپنی رحمت سے ہم پر کیا ظاہر کرنے کا انتخاب کیا ہے، مجھے نبوت کے ادوار کو نظر انداز کرنے کا کوئی حق نہیں ہے۔"

وہ پیشین گوئی جو سب سے زیادہ واضح طور پر دوسری آمد کے وقت کو ظاہر کرتی نظر آتی تھی وہ ڈینیئل 8:14 تھی: "دو ہزار تین سو شاموں اور صبحوں تک؛ اور مقدس پاک صاف ہو جائے گا۔" صحیفے کو اپنا ترجمان بنانے کے اپنے اصول کے بعد، ملر نے دریافت کیا کہ علامتی پیشن گوئی میں ایک دن ایک سال کی نمائندگی کرتا ہے (گنتی 14:34؛ حزقی. 4:6)؛ دیکھا کہ 2,300 پیشن گوئی کے ایام، یا لفظی سال، یہودی نظام کے خاتمے سے کہیں آگے بڑھیں گے، لہٰذا اس وقت کو اس نظام کے مقدس مقام کا حوالہ نہیں دیا جا سکتا۔ ملر نے عام طور پر قبول کیے جانے والے اس نظریے سے اتفاق کیا کہ، مسیحی دور میں، زمین ایک پناہ گاہ ہے، اور اس لیے یہ سمجھ گیا کہ ڈینیل 8:14 میں پیش گوئی کی گئی مقدس جگہ کی صفائی مسیح کی دوسری آمد پر آگ سے زمین کی صفائی کی نمائندگی کرے گی۔ . ملر نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ اگر یہ ممکن ہو تو، 2,300 دنوں کے لیے صحیح نقطہ آغاز تلاش کرنا، دوسری آمد کے وقت کا آسانی سے تعین کرنا ممکن ہو گا۔ اس طرح اس عظیم تکمیل کا وقت آشکار ہو گا، ''وہ وقت جب موجودہ ریاست اپنے تمام غرور اور طاقت، شوخی و غرور، شرارت اور جبر کے ساتھ ختم ہو جائے گی... جب لعنت کو ہٹا دیا جائے گا۔ زمین، موت تباہ ہو جائے گی، جب خدا کے بندوں، انبیاء، اولیاء اور اس کے نام سے ڈرنے والے تمام لوگوں کو اجر ملے گا، اور زمین کو تباہ کرنے والے تباہ ہو جائیں گے۔"

ایک نئے اور گہرے جوش کے ساتھ، ملر نے اپنی پیشین گوئیوں کی جانچ جاری رکھی، پورے دن اور راتیں اس مطالعہ کے لیے وقف کیں جو اب اسے اتنی بڑی اہمیت اور جذب کرنے والی دلچسپی کی نظر آتی تھی۔ ڈینیل کے باب 8 میں وہ ایسا نہیں کرتا ہے۔
2,300 دنوں کے نقطہ آغاز کا کوئی سراغ نہیں ملا۔ فرشتہ جبرائیل، اگرچہ اسے حکم دیا گیا تھا کہ وہ دانیال کو رویا کو سمجھائے، لیکن اس نے اسے صرف ایک جزوی وضاحت دی۔ جب کلیسیا پر آنے والے خوفناک ظلم و ستم کو نبی کی رویا کے سامنے لایا گیا تو اس کی جسمانی طاقت نے اسے چھوڑ دیا۔ وہ مزید برداشت نہ کر سکا اور فرشتہ کچھ دیر کے لیے اسے چھوڑ کر چلا گیا۔ دانیال بے ہوش ہو گیا اور کچھ دنوں تک بیمار رہا۔ "میں اس رویا پر حیران رہ گیا،" انہوں نے کہا، "اور اس کو سمجھنے والا کوئی نہیں تھا۔"

تاہم، خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا: "اس آدمی کو سمجھنے کی بینائی دو۔" اس کمیشن کو پورا کرنا چاہیے۔ اس کی فرمانبرداری کرتے ہوئے، فرشتہ، کچھ دیر بعد، دانیال کے پاس واپس آیا، اور کہا: "اب میں آپ کو احساس دلانے کے لیے باہر آیا ہوں"؛ "لفظ کا پورا مطلب لے لو، اور وژن کو سمجھو۔" (ڈین 9:22 اور 23)۔ باب 8 کے وژن میں صرف ایک نکتہ تھا جس کی وضاحت نہیں کی گئی تھی، یعنی، وقت سے متعلق یعنی 2,300 دنوں کی مدت۔ پھر فرشتہ نے وضاحت کو دوبارہ شروع کرتے ہوئے بنیادی طور پر وقت کے موضوع پر زور دیا:

"آپ کے لوگوں اور آپ کے مقدس شہر پر ستر ہفتے مقرر ہیں... جانیں اور سمجھیں: یروشلم کی بحالی اور تعمیر کے حکم کے نکلنے سے، مسیح، شہزادے تک، سات ہفتے، اور باسٹھ ہفتے؛ سڑکیں اور گلیاں دوبارہ تعمیر کی جائیں گی لیکن مصیبت کے وقت۔ ہفتے کے وسط میں وہ قربانی اور نذر کی قربانی پیش کرے گا۔"

(ڈین 9:24-27)۔
فرشتہ کو دانیال کے پاس واضح مقصد کے لیے بھیجا گیا تھا کہ وہ اُس نکتے کی وضاحت کرے جسے وہ باب 8 کے رویا میں سمجھنے میں ناکام رہا تھا: وقت کے بارے میں بیان: "دو ہزار تین سو شام اور صبح تک؛ اور مقدّس پاک صاف کیا جائے گا۔ "دانیال نبی کو "چیز پر غور کرنے اور رویا کو سمجھنے" کی دعوت دینے کے بعد فرشتے کے پہلے الفاظ یہ تھے: "تیرے لوگوں اور تیرے مقدس شہر پر ستر ہفتے مقرر ہیں۔ یہاں جس لفظ کا ترجمہ "مقرر شدہ" کے طور پر کیا گیا ہے اس کا لفظی مطلب ہے "منقطع" یا "علیحدہ"۔ ستر ہفتے، 490 سالوں کی نمائندگی کرتے ہوئے، فرشتہ کا دعویٰ خاص طور پر یہودیوں سے تعلق رکھنے کے طور پر الگ کیا گیا ہے۔ لیکن کس چیز سے الگ؟

Machine Translated by Google

چونکہ 2,300دن وہ واحد وقت تھے جن کا باب 8میں ذکر کیا گیا ہے، اس لیے یہ وہ مدت ہونی چاہیے جہاں سے ستر ہفتے الگ کیے گئے تھے۔ اس لیے ستر ہفتے کو 2,300دنوں کا حصہ بنانا چاہیے، اور دونوں ادوار کا ایک ہی وقت میں آغاز ہونا چاہیے۔ فرشتے نے اعلان کیا کہ یروشلم کی بحالی اور تعمیر کے حکم کے جاری ہونے سے ستر ہفتے ہونے چاہئیں۔ اگر اس آرڈر کی تاریخ مل سکتی ہے، تو 2,300دن کی مدت کا نقطہ آغاز دریافت کیا جائے گا۔

عزرا کے باب 7میں فرمان درج ہے (عزیر 7:12-26)۔اپنی مکمل شکل میں اسے 457قبل مسیح میں فارس کے بادشاہ ارتخششتا نے جاری کیا تھا۔ لیکن عزرا 6:14میں کہا گیا ہے کہ یروشلم میں رب کا گھر "سائرس کے حکم [یا فرمان] کے مطابق بنایا گیا تھا۔ دارا اور ارتخششتا، فارس کا بادشاہ۔" ان تینوں بادشاہوں نے، فرمان کی ابتدا، تصدیق اور تکمیل کے ذریعے، 2,300سالوں کے آغاز کو نشان زد کرنے کے لیے پیشن گوئی کی ضرورت کے مطابق اسے مکمل کیا۔ سنہ 457قبل مسیح کو لے کر، جس وقت میں یہ فرمان مکمل ہوا، حکم کی تاریخ کے طور پر، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پوری نبوت کی تصریح پوری ہوئی تھی۔

"یروشلم کو بحال کرنے اور تعمیر کرنے کے حکم کے نکلنے سے، مسیحا شہزادے تک، سات ہفتے، اور باسٹھ ہفتے" -
یعنی اڑسٹھ ہفتے، یا 483سال۔ Artaxerxesکا حکم نامہ 457قبل مسیح کے خزاں میں نافذ ہوا، اس تاریخ سے لے کر 27 عیسوی کے خزاں تک 483سال کا عرصہ ہے۔ اس وقت یہ پیشین گوئی پوری ہوئی۔ لفظ "مسیح" کا مطلب ہے "ممسوح"۔
27عیسوی کے خزاں میں، مسیح نے جان بپٹسٹ کے ذریعہ بپتسمہ لیا اور روح کا مسح کیا۔ پطرس رسول گواہی دیتا ہے کہ "خدا نے یسوع ناصری کو روح القدس اور قدرت سے مسح کیا۔"

(اعمال 10:38)۔اور نجات دہندہ نے خود اعلان کیا: "خداوند کی روح مجھ پر ہے، کیونکہ اس نے مجھے مسح کیا ہے کہ غریبوں کو خوشخبری سناؤں۔" (لوقا 4:18)۔اپنے بپتسمہ کے بعد، یسوع گلیل گئے، "خُدا کی بادشاہی کی خوشخبری سناتے ہوئے، اور کہتے ہوئے، وقت پورا ہو گیا ہے۔" (مرقس 1:14اور 15)۔

"اور وہ ایک ہفتے کے لیے بہت سے لوگوں کے ساتھ عہد باندھے گا۔" یہاں ذکر کردہ "ہفتہ" ستر میں سے آخری ہے۔ یہ اس مدت کے آخری سات سال ہیں جو خاص طور پر یہودیوں کے لیے مخصوص کیے گئے ہیں۔ اس وقت کے دوران، جو 27سال سے 34عیسوی تک پھیلا ہوا تھا، مسیح نے، پہلے ذاتی طور پر اور پھر اپنے شاگردوں کے ذریعے، خاص طور پر یہودیوں کو خوشخبری کی دعوت دی۔ جب رسول بادشاہی کی خوشخبری لے کر روانہ ہوئے تو نجات دہندہ کی ہدایت یہ تھی: "لوگوں کے راستوں میں مت جاؤ، نہ سامریوں کے شہروں میں داخل ہو، بلکہ اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جاؤ۔" (متی 10:5اور 6)۔

"ہفتے کے وسط میں وہ قربانی اور گوشت کی قربانی بند کر دے گا۔"
31عیسوی میں، اس کے بپتسمہ کے ساڑھے تین سال بعد، ہمارے رب کو مصلوب کیا گیا۔
کلوری پر پیش کی گئی عظیم قربانی کے ساتھ، اس نے قربانیوں کے اس نظام کو ختم کر دیا جو 4,000سالوں سے خُدا کے برّے کی طرف اشارہ کرتا تھا۔ ٹائپ میٹ اینٹی ٹائپ ہو گیا اور رسمی نظام کی تمام قربانیاں اور قربانیاں ختم ہو گئیں۔

ستر ہفتے یا 490سال جو خاص طور پر یہودیوں کو عطا کیے گئے تھے، جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے، سن 34 عیسوی میں ختم ہوا، اس وقت یہودی سنہڈرین کے عمل سے، اسٹیفن کی شہادت کے نتیجے میں قوم نے انجیل کے انکار پر مہر ثبت کردی۔ اور مسیح کے پیروکاروں پر ظلم و ستم۔ اس طرح، نجات کا پیغام، چنے ہوئے لوگوں تک محدود نہیں، دنیا کو دیا گیا۔ شاگرد، یروشلم سے بھاگنے پر ظلم و ستم سے مجبور، "ہر جگہ گئے، کلام کا اعلان کرتے ہوئے۔"

"فلپ نے سامریہ کے شہر میں جا کر اُن کو مسیح کی منادی کی۔" (اعمال 8:5)۔
پطرس، الٰہی ہدایت یافتہ، قیصریہ کے صُوبہ دار کارنیلیس کے لیے خوشخبری کھولی، جو ایک خدا ترس آدمی تھا۔ اور پُرجوش پولس، جو مسیحی عقیدے پر فتح یاب ہوا، کو یہ ذمہ داری سونپی گئی کہ وہ دور سے غیر قوموں تک خوشخبری سنائے (اعمال 8:4اور 22:21 ؛ 5)۔
اب تک پیشن گوئی کی ہر تصریح کو سختی سے پورا کیا گیا ہے، اور ستر ہفتوں کا آغاز 457قبل مسیح میں تمام تنازعات سے بالاتر ہو کر قائم کیا گیا تھا۔

Machine Translated by Google

ان اعداد و شمار کی بنیاد پر 34 AD میں ختم ہونے والے 2,300 دنوں کے اختتام کو تلاش کرنے میں کوئی مشکل نہیں ہے۔ 2,300 دنوں سے ستر ہفتوں یا 490 دنوں کو الگ کرتے ہوئے، ابھی 1,810 دن باقی تھے۔ 490 دن ختم ہونے کے بعد بھی 1,810 دن پورے ہونے تھے۔ ہمارے عہد کے 34 سال سے، 1810 سال 1844 تک بڑھیں گے۔

نتیجتاً، ڈینیل 8:14 کے 2,300 دن 1844 میں ختم ہوئے۔ اس عظیم پیشن گوئی کی مدت کے اختتام پر، خدا کے فرشتے کی گواہی کے مطابق، "مقدس کو پاک کر دیا جائے گا۔" اس طرح مقدس کی تطہیر کا وقت -جو تقریباً عالمی طور پر خیال کیا جاتا تھا کہ مسیح کی دوسری آمد کے وقت واقع ہوگا -یقینی طور پر مقرر کیا گیا تھا۔

ملر اور اس کے ساتھی، شروع میں، یقین رکھتے تھے کہ 2,300 دن 1844 کے موسم بہار میں ختم ہو جائیں گے، جبکہ پیشن گوئی اس سال کے خزاں کی طرف اشارہ کرتی تھی۔ اس نکتے کی غلط تشریح نے ان لوگوں کے لیے مایوسی اور الجھن پیدا کی جنہوں نے رب کی آمد کے وقت کے طور پر پہلی تاریخ مقرر کی تھی۔ لیکن اس نے کم از کم اس دلیل کی مضبوطی کو متاثر نہیں کیا کہ 2,300 دن 1844 میں ختم ہو گئے تھے، اور یہ کہ مقدس مقام کی تطہیر کے ذریعہ پیش کیا گیا عظیم واقعہ اس کے بعد رونما ہونا چاہئے۔

اپنے آپ کو صحیفوں کے مطالعہ کے لیے وقف کرتے ہوئے یہ ثابت کرنے کے ارادے سے کہ وہ ایک الہامی وحی ہیں، ملر کو پہلے تو اس نتیجے پر پہنچنے کی ذرا سی بھی توقع نہیں تھی جس تک وہ پہنچا تھا۔ وہ خود اپنی تحقیقات کے نتائج کا کریڈٹ شاید ہی دے سکے۔ لیکن صحیفائی ثبوت ایک طرف رکھنے کے لئے بہت واضح اور طاقتور تھے۔

اس نے پہلے ہی دو سال بائبل کے مطالعہ کے لیے وقف کر رکھے تھے، جب، 1818 میں، وہ اس پختہ نتیجے پر پہنچے کہ تقریباً پچیس سالوں میں، مسیح اپنے لوگوں کی نجات کے لیے ظاہر ہو گا۔ ملر نے اس کا اظہار اس طرح کیا: "اس خوشی کے بارے میں کہنے کی ضرورت نہیں ہے جس نے میرے دل کو بھرا تھا، خوشگوار امکان پر، اور نہ ہی میری روح کی پرجوش خواہش کے بارے میں کہ میں نجات پانے والوں کی خوشیوں میں شرکت کروں۔ بائبل میرے لیے تھی، پھر ایک نئی کتاب۔ یہ حقیقت میں ایک وجہ کی دعوت تھی۔ میرے لیے وہ سب کچھ جو اس کی تعلیمات میں غیر واضح، صوفیانہ یا مضحکہ خیز تھا، میرے ذہن سے اس واضح روشنی سے پہلے دور ہو گیا جو اب اس کے مقدس صفحات سے چمک رہی تھی۔ اوہ!، سچائی مجھے کتنی روشن اور شاندار لگ رہی تھی، وہ تمام تضادات اور تضادات جو میں نے پہلے کلام میں پائے تھے غائب ہو گئے، اور اگرچہ بہت سے ایسے حصے تھے جن کی مجھے تسلی بخش سمجھ نہیں تھی، پھر بھی اتنی روشنی۔ میرے پہلے تاریک ذہن کی روشنی کے لیے اس سے نکلا تھا، کہ میں نے صحیفوں کا مطالعہ کرتے ہوئے خوشی محسوس کی، ایسا اطمینان جو مجھے پہلے کبھی ان کی تعلیمات سے حاصل نہیں ہو سکتا تھا۔"

"اس پختہ یقین کے ساتھ کہ مقدس صحیفوں میں پیش گوئی کی گئی یہ اہم واقعات جلد ہی پورے ہونے والے ہیں، میرے سامنے ایک سوال بڑی طاقت کے ساتھ پیدا ہوا، دنیا کے لیے میرے فرض کے بارے میں، ان ثبوتوں کے پیش نظر جس نے میرے اپنے ذہن کو متاثر کیا تھا۔" ملر وہ یہ محسوس نہیں کر سکتا تھا کہ یہ اس کا فرض ہے کہ وہ دوسروں کے ساتھ اس روشنی کو بانٹیں جو اسے ملی تھی۔اس نے توقع کی کہ وہ شریروں کی مخالفت کا سامنا کرے گا، لیکن اسے یقین تھا کہ تمام مسیحی نجات دہندہ کو دیکھنے کی امید میں خوش ہوں گے، جس کا وہ دعویٰ کرتے ہیں۔ اُس کا واحد خوف یہ تھا کہ، جلد ہی شاندار نجات کے امکان پر اپنی بڑی خوشی میں، بہت سے لوگ صحیفوں کی سچائی کے ثبوت کے طور پر کافی جانچ پڑتال کیے بغیر عقیدہ حاصل کر لیں گے۔

اس لیے وہ گمراہی میں پڑنے اور دوسروں کو گمراہ کرنے کا ذریعہ بننے کے خوف سے اسے پیش کرنے میں ہچکچاتے تھے۔ اس طرح اسے ان نتائج کی حمایت میں شواہد کا جائزہ لینے کے لیے، اور ہر اس مشکل پر غور کرنے کے لیے لے جایا گیا جو اس کے ذہن میں پیش آئی۔ اس نے محسوس کیا کہ کلام الٰہی کی روشنی کے سامنے اعتراضات ایسے غائب ہو گئے جیسے سورج کی شعاعوں کے سامنے دھند چھائی ہوتی ہے، اس طرح پانچ سال گزارنے سے وہ اپنی رائے کی درستگی پر پوری طرح قائل ہو گیا۔

Machine Translated by Google

اور اب دوسروں کو بتانے کا فریضہ جو اس کے خیال میں صحیفوں میں اتنی واضح طور پر سکھایا گیا ہے اس نے اس پر نئی طاقت کے ساتھ دباؤ ڈالا۔ ملر نے اعتراف کیا: "جب میں اپنے کاروبار کے بارے میں تھا، تو یہ میرے کانوں میں گونجتا رہا: 'جاؤ اور دنیا کو بتاؤ کہ یہ کس خطرے میں ہے۔' وہ عبارت جو مجھ پر مسلسل آتی رہتی تھی: 'اگر میں شریر سے کہوں کہ اے شریر تو یقیناً مر جائے گا؛ اور تو نے شریر کو اس کی راہ سے ہٹانے کے لیے بات نہیں کی، تو وہ شریر اپنی بدکاری میں مر جائے گا، لیکن میں تیرے ہاتھ سے اُس کا خون مانگے گا۔ لیکن جب تُو نے شرِیر کو اُس کی راہ سے ہٹانے کی بات کہی تاکہ وہ اُس سے باز آئے اور وہ اپنی راہ سے نہ ہٹے تو وہ اپنی بدکرداری میں مرے گا، لیکن تُو نے اپنی جان کو بچایا۔ .' (حزقی ایل ۔(9 ،33:8میں نے محسوس کیا کہ اگر شریروں کو مؤثر طریقے سے خبردار کیا جا سکتا ہے، تو ان میں سے بہت سے لوگ توبہ کریں گے؛ اور یہ کہ اگر انہیں خبردار نہ کیا گیا تو ان کا خون میرے ہاتھ لگ سکتا ہے۔"

اس نے اپنے خیالات کو نجی طور پر پیش کرنا شروع کیا جب ایک موقع اسے پیش آیا، یہ دعا کرتے ہوئے کہ کوئی پادری ان کی طاقت کو محسوس کرے اور اپنے آپ کو ان کے اعلان کے لیے وقف کرے۔ لیکن ملر اس یقین کو ختم نہیں کر سکے کہ انتباہ دینے میں اس کا ذاتی فرض ہے۔ یہ الفاظ اس کے ذہن میں ہر وقت گونجتے رہتے تھے: ”جا کر دنیا کو بتا، مجھے ان کا خون تیرے ہاتھوں چاہیے۔“

اس نے اپنی روح پر بوجھ ڈالتے ہوئے نو سال تک انتظار کیا، یہاں تک کہ 1831میں، اس نے پہلی بار عوامی طور پر اپنے ایمان کی وجوہات بیان کیں۔
جس طرح الیشع کو بلایا گیا تھا جب وہ اپنے بیلوں کے ساتھ کھیت میں ہل چلا رہا تھا، اسی طرح پیشن گوئی کے دفتر کو تقدیس کی چادر حاصل کرنے کے لیے، ولیم ملر کو بھی دعوت دی گئی تھی کہ وہ ہل چھوڑ کر خدا کی بادشاہی کے اسرار کو سمجھنے کے لیے کھولے۔ لوگوں کے. خوف کے ساتھ اس نے اپنا کام شروع کیا، اپنے سننے والوں کو مسیح کے دوسرے ظہور تک پیشن گوئی کے ادوار میں قدم بہ قدم رہنمائی کرتا رہا۔ ہر کوشش کے ساتھ اس نے طاقت اور ہمت حاصل کی، اپنی باتوں سے بے پناہ دلچسپی پیدا ہوتی دیکھ کر۔

یہ صرف اپنے بھائیوں کی درخواست پر تھا، جن کے الفاظ میں اس نے خدا کی پکار سنی، ملر نے عوام کے سامنے اپنے خیالات پیش کرنے پر رضامندی ظاہر کی۔
اس وقت ان کی عمر پچاس سال تھی اور وہ عوامی تقریر کے عادی نہیں تھے۔
وہ اپنے سامنے کام کے لیے اپنی نااہلی کے احساس سے مغلوب ہو گیا۔ لیکن شروع سے ہی روحوں کی نجات کے لیے اس کی محنتوں کو شاندار طریقے سے نوازا گیا۔ اس کی پہلی کانفرنس ایک مذہبی بیداری کے بعد ہوئی، جس میں دو افراد کے علاوہ تیس پورے خاندانوں کو تبدیل کر دیا گیا۔ وہ فوراً دوسری جگہوں پر بولنے کا قائل ہو گیا اور تقریباً ہر جگہ اس کے کام کے نتیجے میں خدا کے کام کا احیاء ہوا۔ گنہگاروں کو تبدیل کیا گیا تھا، عیسائیوں کو زیادہ سے زیادہ تقدیس کے لئے بیدار کیا گیا تھا، اور deistsاور کافروں نے بائبل اور عیسائی مذہب کی سچائی کو تسلیم کیا. ان لوگوں کی گواہی جن کے درمیان اس نے کام کیا تھا: "وہ لوگوں کے ایک ایسے طبقے تک پہنچا جو دوسرے مردوں کے اثر میں نہیں تھے۔" اس کی تبلیغ کا حساب رائے عامہ کو مذہب کے عظیم موضوعات پر بیدار کرنے اور اس وقت کی بڑھتی ہوئی دنیا پرستی اور شہوت انگیزی کو جانچنے کے لیے لگایا گیا تھا۔

تقریباً ہر شہر میں اس کی تبلیغ کے نتیجے میں بہت سے، یہاں تک کہ سیکڑوں، تبدیلیاں ہوئیں۔ بہت سی جگہوں پر، تقریباً تمام فرقوں کے پروٹسٹنٹ گرجا گھروں نے اس کے لیے اپنے دروازے کھول دیے، اور کام کرنے کی دعوتیں عام طور پر مختلف جماعتوں کے پادریوں کی طرف سے آتی تھیں۔ ملر نے یہ ایک ناقابل تغیر اصول بنا دیا ہے کہ وہ کہیں بھی کام نہ کرے جہاں اسے مدعو نہ کیا گیا ہو۔ تاہم، اس نے جلد ہی اس سے کی گئی نصف درخواستوں کو پورا کرنا ناممکن پایا۔

بہت سے لوگ جنہوں نے دوسری آمد کے صحیح وقت کے بارے میں اس کے خیالات کو قبول نہیں کیا تھا وہ مسیح کے آنے کے یقین اور قریب ہونے اور تیاری کی ضرورت کے قائل تھے۔ بڑے شہروں میں سے کچھ میں، اس کے کام نے ایک نمایاں تاثر بنایا. مشروبات بیچنے والوں نے اپنی تجارت ترک کر دی اور اپنے سٹوروں کو میٹنگ رومز میں تبدیل کر دیا۔ جوئے کے اڈے بند تھے۔

ان میں سے کچھ کافر، ڈیسٹ، عالمگیر اور سب سے زیادہ آزادی پسند تبدیل ہو گئے تھے۔

Machine Translated by Google

جو برسوں سے کسی عبادت گاہ میں داخل نہیں ہوا تھا۔ دن کے تقریباً ہر گھنٹے مختلف محلوں میں مختلف فرقوں کی طرف سے دعائیہ اجتماعات منعقد ہوتے تھے۔ تاجر دوپہر کے وقت دعا اور حمد کے لیے ملے۔ لوگوں کے ذہنوں میں کوئی عجیب سا جوش نہیں تھا بلکہ تقریباً ایک عالمگیر سنجیدگی تھی۔ اس کا کام، ابتدائی مصلحین کی طرح، محض جذبات کو بھڑکانے کے بجائے فہم کو قائل کرنے اور ضمیر کو بیدار کرنے کا تھا۔

1833میں، ملر کو بپٹسٹ چرچ سے تبلیغ کا لائسنس ملا، جس سے وہ تعلق رکھتا تھا۔ ان کے فرقے کے پادریوں کی ایک بڑی تعداد نے بھی ان کے کام کی منظوری دی۔ اور اس رسمی منظوری کے ساتھ ہی اس نے اپنا کام جاری رکھا۔
اس نے مسلسل سفر کیا اور تبلیغ کی، حالانکہ اس کے ذاتی کام بنیادی طور پر نیو انگلینڈ اور مشرق وسطیٰ تک ہی محدود تھے۔ کئی سالوں سے اس کے اخراجات پورے اپنے وسائل سے پورے ہوتے تھے۔ اس کے بعد اسے کبھی بھی اتنی رقم نہیں ملی کہ وہ ان جگہوں کے سفری اخراجات کو پورا کر سکے جہاں اسے مدعو کیا گیا تھا۔ اس طرح اس کے عوامی کام، مالی فائدہ سے دور، اس کے مال پر ایک بھاری بوجھ تھے، جو اس کی زندگی کے اس دور میں آہستہ آہستہ کم ہوتے گئے۔ ملر کا ایک بڑا خاندان تھا۔ لیکن چونکہ وہاں ہر کوئی معاشی اور محنتی تھا، اس لیے اس کا فارم ہر ایک کی مدد کے لیے کافی تھا۔

1833میں، ملر کی طرف سے مسیح کی جلد آمد کے ثبوت کو عوامی طور پر پیش کرنے کے دو سال بعد، آخری نشانیاں جن کا وعدہ نجات دہندہ نے اس کی دوسری آمد کے اشارے کے طور پر کیا تھا۔ یسوع نے کہا، "ستارے آسمان سے گریں گے۔" (میٹ ۔24:29اور یوحنا، Apocalypseمیں، رویا میں غور کرنے کے دوران اعلان کیا کہ وہ مناظر جو خدا کے دن کا اعلان کرتے ہیں: "اور آسمان کے ستارے زمین پر گرے، جیسے کہ انجیر کا درخت اپنے کچے انجیروں کو تیز ہوا سے ہلاتا ہے۔"

.(Rev. 6:13)اس پیشن گوئی کی 13نومبر 1833کے عظیم الکا شاور میں ایک شاندار تکمیل ہوئی۔ "امریکہ پر پورا آسمان گھنٹوں تک آگ کے ہنگامے میں رہا۔ نوآبادیات کے ابتدائی مراحل سے لے کر اب تک اس ملک میں کوئی آسمانی واقعہ پیش نہیں آیا، جسے ایک طبقے کی طرف سے اس قدر تعریف کے ساتھ دیکھا گیا ہو، یا دوسرے طبقے نے اس طرح کے خوف اور خطرے کی نگاہ سے دیکھا ہو۔" "اس کی عظمت اور خوفناک خوبصورتی اب بھی بہت سے ذہنوں میں موجود ہے... زمین کی طرف الکا کے گرنے سے زیادہ شدید بارش کبھی نہیں ہوئی۔ مشرق، مغرب، شمال اور جنوب، سب کچھ ایک جیسا تھا۔

ایک لفظ میں، پورا آسمان حرکت میں نظر آتا تھا... ڈسپلے، جیسا کہ پروفیسر میں بیان کیا گیا ہے۔ سلیمان، پورے شمالی امریکہ میں دیکھا گیا... دو بجے سے لے کر دن کی روشنی تک، آسمان بالکل پرسکون اور بادلوں کے بغیر تھا، پوری فضا میں چمکتی ہوئی روشنیوں کا ایک مسلسل کھیل برقرار تھا۔"

"کوئی بھی زبان اس شاندار پیشکش کی شان کو صحیح معنوں میں بیان نہیں کر سکتی... کوئی بھی جس نے اسے نہ دیکھا ہو، اس کی شان و شوکت کا مناسب تصور نہیں کر سکتا۔ ایسا لگتا تھا کہ جیسے پورا ستارہ بھرا آسمان زینہ کے قریب ایک مقام پر اکٹھا ہو گیا ہو، اور ستاروں کو بیک وقت بجلی کی رفتار کے ساتھ افق کے ہر حصے میں چھوڑ دیا گیا اور پھر بھی وہ ختم نہیں ہوئے۔

ہزاروں کی تعداد میں تیزی سے اس کی پیروی کی، گویا اس موقع کے لیے تخلیق کیا گیا ہو۔"
"انجیر کے درخت کی اس سے زیادہ درست تصویر پر غور کرنا ممکن نہیں ہو گا جب ایک طاقتور آندھی سے اڑا ہوا انجیر اپنے انجیر کو چھوڑتا ہے۔"
تماشے کے اگلے دن، ہینری ڈانا وارڈ نے اس حیرت انگیز واقعہ کو اس طرح بیان کیا: "کسی فلسفی یا عالم نے اس کے بارے میں بات نہیں کی ہے اور نہ ہی ریکارڈ کیا ہے، میرے خیال میں، کل صبح کے واقعے سے ملتا جلتا واقعہ۔ اٹھارہ سو سال پہلے ایک نبی نے اس کی بالکل درست پیشین گوئی کی تھی- اگر ہمیں گرتے ہوئے ستاروں کا مطلب سمجھنے میں کوئی دقت نہیں ہے، صرف اسی معنی میں جس میں اس کا لفظی طور پر سچ ہونا ممکن ہے۔"

Machine Translated by Google

یوں اس کے آنے کی آخری نشانیاں معلوم ہوئیں، جن کے بارے میں یسوع نے اپنے شاگردوں کو بتایا: "جب تم یہ سب چیزیں دیکھو تو جان لو کہ وہ دروازے پر ہے۔" (میٹ ۔(24:33ان نشانیوں کے بعد، یوحنا نے اگلا بڑا آنے والا واقعہ دیکھا: آسمانوں کو پارچمنٹ کی طرح لپیٹ دیا گیا، زمین ہل گئی، پہاڑوں اور جزیروں کو اپنی جگہوں سے ہٹا دیا گیا، اور شریر، دہشت سے پکڑے گئے، اس کی موجودگی سے بھاگنے کی کوشش کرنے لگے۔ ابن آدم۔

بہت سے لوگ جنہوں نے ستاروں کے گرنے کا مشاہدہ کیا، اسے آنے والے فیصلے کی خبر کے طور پر دیکھا -"ایک خوفناک قسم، ایک یقینی خبر، عظیم اور خوفناک دن کی ایک مہربان علامت۔" اس طرح لوگوں کی توجہ پیشینگوئی کی تکمیل کی طرف مبذول کرائی گئی اور بہت سے لوگوں کو دوسری آمد کی وارننگ پر دھیان دیا گیا۔

سال 1840میں ایک اور قابل ذکر پیشن گوئی کی تکمیل نے عام لوگوں کی دلچسپی کو پرجوش کر دیا۔
دو سال پہلے، جوسیاہ لیچ، جو دوسری آمد کی تبلیغ کرنے والے سرکردہ وزراء میں سے ایک تھے، نے مکاشفہ 9کا ایک بیان شائع کیا، جس میں سلطنت عثمانیہ کے زوال کی پیشین گوئی کی گئی تھی اور نہ صرف سال، بلکہ عین اس دن کی وضاحت کی گئی تھی جس دن یہ واقع ہوگا۔ اس کی وضاحت کے مطابق، جو کہ صرف کتاب کے پیشن گوئی کے ادوار کا حساب لگانے کا معاملہ تھا، ترک حکومت گیارہ اگست 1840کو اپنی آزادی ترک کر دے گی۔ اس پیشین گوئی کی بڑے پیمانے پر تشہیر کی گئی اور ہزاروں افراد نے شدید دلچسپی کے ساتھ واقعات کی پیروی کی۔

جس وقت خود بیان کیا گیا تھا، ترکی نے اپنے سفیروں کے ذریعے، یورپ کی اتحادی طاقتوں کے تحفظ کو قبول کر لیا، اور اس طرح خود کو عیسائی اقوام کے کنٹرول میں کر لیا۔ اس واقعہ نے پیشین گوئی کو بالکل پورا کیا۔ جب یہ معلوم ہو گیا تو، کثیر تعداد میں ملر اور اس کے ساتھیوں کی طرف سے اختیار کردہ پیشن گوئی کی تشریح کے اصولوں کی درستی پر قائل ہو گئے، اور آمد کی تحریک کو حیرت انگیز رفتار ملی۔ سیکھنے اور کھڑے ہونے والے لوگ ملر کے ساتھ متحد ہیں، تبلیغ اور اس کے خیالات کی اشاعت دونوں میں، اور 1840سے 1844تک یہ کام تیزی سے پھیل گیا۔

Guilherme Millerعظیم فکری فیکلٹیز کے حامل تھے، جو عکاسی اور مطالعہ کے ذریعے نظم و ضبط کے حامل تھے۔ ان صلاحیتوں میں اس نے آسمان کی حکمت کو شامل کیا، خود کو حکمت کے ماخذ سے جوڑ دیا۔ ملر ایک قابل قدر آدمی تھا، جہاں بھی کردار کی سالمیت اور اخلاقی فضیلت پر غور کیا جاتا تھا وہاں عزت اور احترام کا حکم دیا جاتا تھا۔

مسیحی عاجزی اور خود پر قابو پانے کی طاقت کے ساتھ دل کی سچی مہربانی کا امتزاج کرتے ہوئے، وہ ہر ایک کے ساتھ توجہ دینے والا اور ملنسار تھا، دوسروں کی رائے سننے اور ان کے دلائل کو تولنے کے لیے تیار تھا۔ جوش یا جوش کے بغیر، اس نے خدا کے کلام سے تمام نظریات اور عقائد کو ثابت کیا۔ اس کے ٹھوس استدلال اور صحیفوں کے گہرے علم نے اسے غلطی کی تردید اور جھوٹ کو بے نقاب کرنے کے قابل بنایا۔

تاہم انہوں نے سخت مخالفت کے بغیر اپنا کام نہیں کیا۔ ابتدائی مصلحین کی طرح، اس نے جو سچائیاں پیش کیں ان کو مقبول مذہبی اساتذہ کی طرف سے پذیرائی نہیں ملی۔ چونکہ وہ صحیفوں کے ذریعے اپنے موقف کی تائید نہیں کر سکتے تھے، اس لیے انہیں چرچ کے باپ دادا کی روایات سے، مردوں کے حوالہ جات اور عقائد استعمال کرنے پر مجبور کیا گیا۔ خدا کا کلام، تاہم، وہ واحد گواہی تھی جسے ایڈونٹ کی سچائی کے مبلغین نے قبول کیا تھا۔ "بائبل، اور صرف بائبل،" اس کا پاس ورڈ تھا۔ مخالفین کی طرف سے صحیفائی دلائل کی کمی کو طنز اور تمسخر سے پورا کیا گیا۔ وقت، اسباب اور صلاحیتیں ان لوگوں کی تہمت لگانے میں صرف کی گئیں جن کا جرم صرف خوشی سے اپنے رب کی واپسی کا انتظار کرنا اور مقدس زندگی گزارنے کی کوشش کرنا اور دوسروں کو اس کے ظہور کی تیاری کی تلقین کرنا تھا۔

لوگوں کے ذہنوں کو دوسری آمد کے سوال سے ہٹانے کی پوری کوشش کی گئی۔ مسیح کی آمد اور دنیا کے خاتمے سے متعلق پیشین گوئیوں کا مطالعہ کرنے کے لیے، یہ ایک گناہ کی طرح ظاہر کیا گیا تھا، جس سے آدمیوں کو شرم آنی چاہیے۔ اس طرح مقبول وزارت نے خدا کے کلام پر ایمان کو کمزور کرنے کی کوشش کی۔ آپ کی تعلیم

Machine Translated by Google

اس نے مردوں کو کافر بنا دیا اور بہت سے لوگوں نے اپنی ناپاک خواہشات کے مطابق عمل کرنے کا حقدار محسوس کیا۔
چنانچہ مصنفین نے اس تمام برائی کو ایڈونٹسٹس سے منسوب کیا۔
اگرچہ توجہ دینے والے اور ذہین سامعین کے گھروں کو بھرنے کے باوجود، ملر کے نام کا ذکر مذہبی پریس نے شاذ و نادر ہی کیا سوائے الزام اور تضحیک کے مقاصد کے۔ لاپرواہ اور ناپاک، مذہبی اساتذہ کے عہدے سے حوصلہ افزائی کرتے ہوئے، اس پر اور اس کے کام کو بدنام کرنے کی کوششوں میں، توہین آمیز الفاظ، گستاخانہ اور بیہودہ مذاق کا سہارا لیا۔ سرمئی بالوں والا وہ آدمی جس نے اپنے خرچے پر شہر سے شہر، گاؤں گاؤں سفر کرنے کے لیے آرام دہ گھر چھوڑا تھا، دنیا کو آنے والے فیصلے کی سنگین وارننگ دینے کے لیے لگاتار کام کر رہا تھا، اسے ایک متعصب، جھوٹا قرار دیا گیا۔ ، اور ایک بدمعاش ..

اس پر طنز، جھوٹ اور توہین نے سیکولر پریس سے بھی مشتعل احتجاج کو ہوا دی۔ ایسی زبردست شان و شوکت اور سنگین نتائج کے موضوع کو بے حیائی اور گھٹیا پن کے ساتھ برتاؤ کرنے کو دنیا داروں نے محض اس کے محافظوں کے جذبات سے لطف اندوز کرنے کے لیے نہیں، بلکہ "قیامت کے دن کا مذاق اڑانا، خود خدا کا مذاق اڑانا، قرار دیا ہے۔ اور اس کی عدالت کی دہشت کا مذاق اڑانا۔"

تمام برائیوں کو اکسانے والے نے نہ صرف اس پیغام کے اثر کو روکنے کی کوشش کی بلکہ خود رسول کو تباہ کرنے کی کوشش کی۔ ملر نے اپنے سننے والوں کے دلوں پر صحیفہ کی سچائی کا عملی اطلاق کیا، ان کے گناہوں کی سرزنش کی اور ان کے نفس کی تسکین میں خلل ڈالا۔ اس کے صاف صاف الفاظ نے دشمنی کو ہوا دی۔ چرچ کے اراکین کی طرف سے ان کے پیغام پر جس مخالفت کا اظہار کیا گیا اس نے نچلے طبقے کو مزید آگے بڑھنے کی ترغیب دی۔ جب وہ جلسہ گاہ سے چلا گیا تو دشمنوں نے اس کی جان لینے کی سازش کی۔ لیکن خدا کے فرشتے بھیڑ کے درمیان تھے، اور ان میں سے ایک نے، انسانی شکل میں، رب کے اس بندے کا بازو پکڑا اور اسے غضبناک ہجوم سے بحفاظت دور لے گیا۔ اس کا کام ابھی ختم نہیں ہوا تھا، اور شیطان اور اس کے قاصد اپنے منصوبوں کی ناکامی سے مایوس ہو گئے۔

تمام تر مخالفتوں کے باوجود ایڈونٹسٹ تحریک میں دلچسپی بڑھتی رہی۔ درجنوں اور سینکڑوں سے، اجتماعات بڑھ کر ہزاروں میں ہو گئے۔ مختلف گرجا گھروں تک بڑی رسائی تھی، لیکن کچھ عرصے بعد ان مذہب تبدیل کرنے والوں کے خلاف مخالفت کا جذبہ ظاہر ہوا، اور گرجا گھروں نے ملر کے خیالات کو قبول کرنے والوں کے خلاف تادیبی کارروائی شروع کر دی۔ اس عمل نے ان کے قلم سے تمام فرقوں کے عیسائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے ایک ردعمل کا باعث بنا، جس میں مطالبہ کیا گیا کہ، اگر ان کے عقائد غلط ہیں، تو ان کی غلطی کو صحیفوں سے ظاہر کیا جائے۔

اس نے کہا: "ہم نے کیا یقین کیا ہے جس کا ہمیں خدا کے کلام سے حکم نہیں دیا گیا ہے، جسے آپ خود اپنے عقیدے اور عمل کا قاعدہ، واحد قاعدہ تسلیم کرتے ہیں؟ ہم نے کیا کیا ہے جس کی وجہ سے ایسی پرتشدد مذمتوں کو ہوا دی گئی؟ ہمیں اتنا؟ منبر اور پریس سے، اور آپ نے ہمیں اپنے گرجا گھروں اور رفاقت سے خارج کرنے کا جواز پیش کیا؟" "اگر ہم غلطی پر ہیں تو میں آپ سے کہتا ہوں کہ آپ ہمیں دکھائیں کہ ہماری غلطی کیا ہے؟ ہمیں خدا کے کلام سے دکھائیں کہ ہم غلطی پر ہیں۔ ہمارا کافی مذاق اڑایا گیا ہے۔ یہ ہمیں کبھی بھی قائل نہیں کر سکتا کہ ہم غلطی پر ہیں۔ صرف خدا کا کلام ہی ہمارے خیالات کو بدل سکتا ہے۔

ہمارے نتائج غور و فکر اور دعاؤں کے ساتھ اخذ کیے گئے، جیسا کہ ہم نے کلام میں ان کے ثبوت دیکھے۔

ہر دور میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے ذریعے دنیا کو جو تنبیہات بھیجی ہیں وہ اسی طرح کی بے اعتباری اور بے ایمانی سے ملتی رہی ہیں۔ جب مخالفوں کی بدکرداری نے خُداوند کو زمین پر سیلاب لانے پر مجبور کیا، تو اُس نے سب سے پہلے اُن پر اپنا مقصد ظاہر کیا، تاکہ اُنہیں اپنی بُری راہوں سے باز آنے کا موقع ملے۔ ایک سو بیس سال تک یہ انتباہ اس نسل کے کانوں میں گونجتا رہا کہ وہ توبہ کر لیں، خدا کے غضب کے عذاب کے تحت جو خود کو ظاہر کرنا پڑا۔

Machine Translated by Google

ان کو تباہ کرنے کے لیے۔ لیکن یہ پیغام اُنہیں ایک بیکار کہانی کی طرح لگتا تھا، اور اُنہوں نے اس پر یقین نہیں کیا۔ اپنی ناپاکی سے حوصلہ افزائی کرتے ہوئے، انہوں نے خدا کے رسول کا مذاق اڑایا، اس کی درخواستوں کو ہلکا کیا اور یہاں تک کہ اس پر گمان کا الزام لگایا۔ انسان کی ہمت کیسے ہوئی کہ وہ زمین کے تمام عظیم لوگوں کے خلاف اٹھ کھڑا ہو؟ اگر نوح کا پیغام سچا تھا تو ساری دنیا نے اسے کیوں نہیں دیکھا اور اس پر یقین کیوں نہیں کیا؟ ایک آدمی کا کلام ہزاروں کی عقل کے خلاف! وہ انتباہ کو کریڈٹ دینا نہیں چاہتے تھے اور نہ ہی پناہ لینا چاہتے تھے۔

کشتی میں

طنز کرنے والوں نے فطرت کی چیزوں کی طرف اشارہ کیا -موسموں کی لامتناہی جانشینی، نیلے آسمان جس میں کبھی بارش نہیں ہوئی، رات کی ہلکی اوس سے تروتازہ سبزہ زار -اور چیخ کر کہا، "کیا وہ تمثیلوں میں بات نہیں کرتا؟"

اُنہوں نے طنزیہ انداز میں اعلان کیا کہ انصاف کا مبلغ ایک پاگل پرجوش ہے۔ اور وہ خوشی کے حصول کے لیے زیادہ بے تابی سے جاری رکھے ہوئے تھے، اپنے برے راستوں پر پہلے سے زیادہ پختہ تھے۔ لیکن اُن کی بے اعتقادی پیشگوئی کے واقعہ کو نہیں روک سکی۔ خُدا نے اُن کی بے ادبی کو طویل عرصے تک برداشت کیا، اُنہیں توبہ کا کافی موقع فراہم کیا۔ لیکن مقررہ وقت پر، خُداوند کے فیصلے اُن پر پڑے جنہوں نے اُس کی رحمت کو ٹھکرا دیا تھا۔

مسیح اعلان کرتا ہے کہ اس کی دوسری آمد کے بارے میں یکساں بے اعتقادی ہو گی۔ جیسا کہ نوح کے زمانے کے لوگ اُسے نہیں جانتے تھے، "جب تک سیلاب آیا اور اُن سب کو بہا نہ لے گیا، ویسا ہی ہوگا،" ہمارے نجات دہندہ کے الفاظ میں، "ابن آدم کی آمد" (متی . (24:39جب خدا کے دعویدار لوگ دنیا کے ساتھ متحد ہو رہے ہیں، دنیا کے لوگوں کی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں اور حرام لذتوں میں ان کے ساتھ متحد ہو رہے ہیں۔ جب دنیا کی عیش و آرام چرچ کی عیش و آرام بن جاتی ہے؛ جب شادی کی گھنٹیاں بج رہی ہوں گی، اور سبھی کئی سالوں کی دنیاوی خوشحالی کی امید میں مستقبل کی طرف دیکھ رہے ہیں، تو اچانک آسمان سے بجلی کی چمک کی طرح، ان کے روشن خوابوں اور فریبی امیدوں کا خاتمہ ہو جائے گا۔

جس طرح خدا نے اپنے بندے کو آنے والے سیلاب سے دنیا کو خبردار کرنے کا حکم دیا تھا، اسی طرح اس نے آخری فیصلے کے قریب ہونے کے بارے میں بتانے کے لیے بھی چنے ہوئے رسول بھیجے۔ اور جیسا کہ نوح کے ہم عصر راستبازی کے مبلغ کی پیشین گوئیوں کا مذاق اڑانے کے لیے ہنستے تھے، اسی طرح ملر کے زمانے میں بھی بہت سے خدا کے دعویدار لوگوں نے انتباہ کے الفاظ کا مذاق اڑایا تھا۔

اور مسیح کی دوسری آمد کے عقیدہ اور تبلیغ کو گرجا گھروں کی طرف سے اتنی ناقص پذیرائی کیوں ملی؟ جب کہ شریروں کے لیے خُداوند کی آمد مصیبت اور ویرانی لاتی ہے، راستبازوں کے لیے یہ خوشی اور اُمید سے معمور ہے۔ یہ عظیم سچائی تمام عمر کے دوران خدا کے وفاداروں کی تسلی رہی ہے۔ وہ، اپنے مصنف کی طرح، اپنے دعویدار لوگوں کے لیے "ٹھوکر کا پتھر اور جرم کی چٹان" کیوں بن گئی ہے؟

یہ خود ہمارا رب تھا جس نے اپنے شاگردوں سے وعدہ کیا تھا: "اگر میں جا کر تمہارے لیے جگہ تیار کروں تو میں دوبارہ آؤں گا اور تمہیں اپنے پاس لے جاؤں گا۔" (یوحنا ۔(14:3یہ مہربان نجات دہندہ تھا جس نے اپنے پیروکاروں کی تنہائی اور اداسی کا اندازہ لگاتے ہوئے، فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ انہیں تسلی دیں پھر اس یقین دہانی کے ساتھ کہ وہ دوبارہ ذاتی طور پر آئے گا، جس طرح وہ آسمان پر چڑھا تھا۔ اُس کا ایک آخری منظر دیکھنے کے لیے جس سے وہ پیار کرتے تھے، اُن کی توجہ اِن الفاظ کی طرف مبذول کروائی گئی: "اے گلیلیوں کے لوگو، تم آسمان کی طرف کیوں دیکھتے ہو؟ یہ یسوع، جو تم سے آسمان پر اٹھا لیا گیا ہے، تمہاری طرح آئے گا۔ اسے جنت میں جاتے دیکھا۔" (اعمال ۔(1:11فرشتے کے پیغام سے امید پھر سے روشن ہوئی۔ شاگرد "بڑی خوشی کے ساتھ یروشلم واپس آئے۔ اور وہ ہمیشہ ہیکل میں رہتے تھے، خدا کی تعریف کرتے اور برکت دیتے تھے" (لوقا 24:52اور ۔(53وہ خوش نہیں ہوئے کیونکہ یسوع ان سے الگ ہو گیا تھا، اور وہ دنیا کی آزمائشوں اور آزمائشوں سے لڑنے کے لیے رہ گئے تھے، بلکہ فرشتے کی طرف سے دی گئی یقین دہانی کی وجہ سے کہ وہ دوبارہ آئے گا۔

مسیح کی آمد کا اعلان اب ہونا چاہیے، جیسا کہ جب فرشتوں نے بیت اللحم کے چرواہوں کے لیے کیا تھا، بڑی خوشی کی خوشخبری۔ وہ لوگ جو

Machine Translated by Google

نجات دہندہ سے سچی محبت کرتے ہیں، وہ خُدا کے کلام میں پائے جانے والے اس اعلان کا خوشی کے ساتھ خیرمقدم نہیں کر سکتے، کہ وہ جس میں ان کی ابدی زندگی کی امیدیں مرکوز ہیں، دوبارہ آتا ہے، اس کی توہین، حقارت اور رد نہیں کیا جائے گا، جیسا کہ اس کی پہلی آمد میں ہوا تھا۔ ، لیکن اپنے لوگوں کو چھڑانے کے لئے طاقت اور جلال کے ساتھ۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نجات دہندہ سے محبت نہیں کرتے جو چاہتے ہیں کہ وہ نہ آئے۔ اور اس سے بڑھ کر کوئی حتمی ثبوت نہیں ہو سکتا کہ گرجا گھروں نے خُدا سے منہ موڑ لیا ہے اس سے زیادہ چڑچڑاہٹ اور عداوت آسمانی بھیجے گئے اس پیغام سے پیدا ہوئی ہے۔

جنہوں نے آمد کے نظریے کو قبول کیا وہ خدا کے سامنے توبہ اور ذلت کی ضرورت سے بیدار ہوئے۔ بہت سے لوگ مسیح اور دنیا کے درمیان طویل عرصے سے ہچکچا رہے تھے۔ اب وہ سمجھ گئے کہ موقف اختیار کرنے کا وقت آگیا ہے۔ ابدیت کی چیزوں نے ان کے لیے ایک غیر معمولی حقیقت اختیار کی۔ جنت قریب تھی اور وہ خدا کے سامنے مجرم محسوس کرتے تھے۔ مسیحی ایک نئی روحانی زندگی کے لیے بیدار ہوئے۔ اُنہوں نے محسوس کیا کہ وقت کم ہے اور جو کچھ اُنہیں اپنے ساتھی مردوں کے لیے کرنا ہے اُسے جلد پورا کرنا چاہیے۔ زمین گھٹ گئی اور ابدیت ان کے سامنے کھلتی نظر آئی۔ اور روح نے اپنی ابدی خوشی یا بد نصیبی کے ساتھ جڑے ہوئے ہر چیز کو محسوس کیا کہ ہر دنیاوی مقصد کو گرہن لگ رہا ہے۔ خُدا کی روح اُن پر آرام کرتی ہے، اور اُن کے بھائیوں اور گنہگاروں سے خُدا کے دن کی تیاری کے لیے کی جانے والی پُرجوش اپیلوں کو طاقت کے ساتھ عطا کرتی ہے۔ اس کی روزمرہ کی زندگی کی خاموش گواہی رسمی، غیر مقدس چرچ کے ارکان کے لیے ایک مستقل سرزنش تھی۔ یہ اپنی لذت کے حصول، نفع کی لگن اور دنیاوی عزتوں کی آرزو میں پریشان نہیں ہونا چاہتے تھے۔ اس وجہ سے ایڈونسٹ عقیدے اور اس کا اعلان کرنے والوں کے خلاف دشمنی اور مخالفت پیدا ہوئی۔

جیسا کہ پیشین گوئی کے ادوار کے بارے میں دلائل ناقابل تردید ثابت ہوئے، مخالفین نے اس موضوع کی تحقیق کی حوصلہ شکنی کی یہ تعلیم دے کر کہ پیشین گوئیوں پر مہر ثبت کردی گئی تھی۔ اس طرح پروٹسٹنٹ رومیوں کے نقش قدم پر چل پڑے۔ جب کہ پوپ کے چرچ نے لوگوں کو بائبل رکھنے سے روکا، پروٹسٹنٹ گرجا گھروں نے اس خیال کا دفاع کیا کہ مقدس کلام کا ایک اہم حصہ —وہ حصہ جو خاص طور پر ہمارے زمانے پر لاگو ہونے والی سچائیاں پیش کرتا ہے —کو سمجھا نہیں جا سکتا۔

وزراء اور لوگوں نے اعلان کیا کہ دانیال اور مکاشفہ کی پیشین گوئیاں ناقابل فہم راز ہیں۔ لیکن مسیح نے اپنے شاگردوں کی توجہ دانیال نبی کے ان الفاظ کی طرف مبذول کرائی جو ان کے زمانے میں ہونے والے واقعات کے بارے میں تھے، اور کہا، "جو پڑھتا ہے وہ سمجھے"۔ (میٹ ۔(24:15اور یہ دعویٰ کہ Apocalypseایک معمہ ہے جس کو سمجھا نہیں جا سکتا، خود کتاب کے عنوان سے متصادم ہے: "یسوع مسیح کا مکاشفہ، جسے خدا نے اپنے بندوں کو وہ چیزیں دکھانے کے لیے دی تھیں جو جلد ہونے والی ہیں... مبارک ہے وہ جو پڑھتا ہے اور وہ جو اس پیشینگوئی کی باتیں سنتے ہیں اور جو کچھ اس میں لکھی ہیں ان پر عمل کرتے ہیں کیونکہ وقت قریب ہے۔ (مکاشفہ ۔(1:1-3

نبی کا کہنا ہے: "مبارک ہے وہ جو پڑھتا ہے۔" وہ لوگ ہیں جو نہیں پڑھیں گے۔ برکت ان کے لیے نہیں ہے۔ "اور وہ جو سنتے ہیں۔" کچھ ایسے بھی ہیں جو پیشین گوئیوں کے بارے میں کچھ بھی سننے سے انکار کرتے ہیں۔ نعمت اس طبقے کے لیے نہیں ہے۔ "اور وہ ان چیزوں کو رکھتے ہیں جو اس میں لکھی ہیں۔" بہت سے لوگ مکاشفہ میں موجود انتباہات اور ہدایات پر دھیان دینے سے انکار کرتے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی وعدہ شدہ نعمت کا دعویٰ نہیں کر سکتا۔

وہ تمام لوگ جو پیشن گوئی کے مضامین کا مذاق اڑاتے ہیں، وہاں موجود علامتوں کا مذاق اڑاتے ہیں؛ وہ تمام لوگ جو اپنی زندگیوں کو سنوارنے سے انکار کرتے ہیں اور ابن آدم کے آنے کی تیاری کرتے ہیں برکت نہیں پائے گی۔

الہام کی گواہی کے سامنے، مردوں کو یہ سکھانے کی ہمت کیسے ہوئی کہ Apocalypseانسانی سمجھ سے باہر ایک راز ہے؟ وہ ایک کھلا راز ہے، کھلی کتاب ہے۔ مکاشفہ کا مطالعہ ذہن کو ہدایت دیتا ہے۔

Machine Translated by Google

دانیال کی پیشین گوئیاں، اور دونوں ہی خدا کی طرف سے انسان کو دی گئی سب سے اہم ہدایت پیش کرتے ہیں، اور ان واقعات کے بارے میں جو اس دنیا کی تاریخ کے آخر میں رونما ہوں گے۔
جان کو چرچ کے تجربے میں گہری اور دلچسپ دلچسپی کے مناظر دکھائے گئے۔ اس نے خدا کے لوگوں کی پوزیشن، خطرات، تنازعات اور آخری نجات کو دیکھا۔ وہ آخری پیغامات کو ریکارڈ کرتا ہے جو زمین کی فصل کو پکنے کے لیے ہیں، چاہے آسمانی گودام کے لیے شیفوں کے طور پر یا تباہی کی آگ کے لیے شیو۔ خاص طور پر بعد کے کلیسیا کے لیے بہت زیادہ اہمیت کے معاملات اس پر نازل ہوئے، تاکہ گمراہی سے سچائی کی طرف آنے والوں کو ان خطرات اور تنازعات کے بارے میں ہدایت دی جائے جن کا سامنا کرنا پڑے گا۔ زمین پر کیا آنے والا ہے اس کے بارے میں کسی کو اندھیرے میں رہنے کی ضرورت نہیں ہے۔

تو مقدس تحریروں کے ایک اہم حصے کے بارے میں یہ وسیع جہالت کیوں؟ اس کی تعلیمات کی تحقیق کرنے میں یہ عام ہچکچاہٹ کیوں؟ یہ اندھیرے کے شہزادے کی مطالعہ کی کوشش کا نتیجہ ہے، مردوں سے وہ بات چھپانے کے لیے جو ان کی غلطیوں کو واضح طور پر ظاہر کرتی ہے۔ اس وجہ سے، مسیح، مکاشفہ نے، اس جدوجہد کی توقع کرتے ہوئے جو Apocalypseکے مطالعہ کے خلاف شروع کی جائے گی، نے ان تمام لوگوں کے لیے برکت کا اعلان کیا جنہوں نے پیشن گوئی کے الفاظ کو پڑھا، سنا اور ان کا مشاہدہ کیا۔

Machine Translated by Google

باب 19

اندھیرے کے ذریعے روشنی

زمین پر خدا کا کام، ہر ایک عظیم اصلاح یا مذہبی تحریک میں، صدیوں کے بعد، ایک حیرت انگیز مماثلت پیش کرتا ہے۔ مردوں کے ساتھ خدا کے معاملات کے اصول ہمیشہ ایک جیسے ہیں۔ موجودہ دور کی اہم تحریکیں ماضی کی تحریکوں کے متوازی ہیں، اور ابتدائی دور میں کلیسیا کا تجربہ ہمارے وقت کے لیے بہت قیمتی اسباق رکھتا ہے۔

بائبل میں اس سے زیادہ واضح طور پر کوئی سچائی نہیں سکھائی گئی جو خُدا، اپنے روح القدس کے ذریعے، خاص طور پر زمین پر اپنے بندوں کو، نجات کے کام کو آگے بڑھانے والی عظیم تحریکوں میں ہدایت کرتا ہے۔ مرد خدا کے ہاتھ میں آلہ ہیں، جو اس کے فضل اور رحمت کے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے اس کے ذریعے استعمال کیے گئے ہیں۔ ہر کسی کو اپنا کردار ادا کرنا ہے۔ ہر ایک کو اس کے وقت کی ضروریات کے مطابق روشنی کا ایک پیمانہ دیا جاتا ہے، اور وہ اس کام کو انجام دینے کے لیے کافی ہے جو خدا نے اسے دیا ہے۔ لیکن کوئی بھی آدمی، اگرچہ آسمان کی طرف سے اعزاز یافتہ ہے، کبھی بھی نجات کے عظیم منصوبے کی مکمل سمجھ میں نہیں آیا، یا اپنے وقت کے لیے مقرر کردہ کام میں الٰہی مقصد کی کامل تعریف تک نہیں پہنچا۔ تم

مرد پوری طرح سے نہیں سمجھتے کہ خُدا اُن کو جو کام کرنے دیتا ہے اُس کے ذریعے کیا حاصل کرنا چاہتا ہے۔ وہ اس کے تمام زاویوں سے اس پیغام کو نہیں سمجھ سکتے جس کا وہ اس کے نام سے اعلان کرتے ہیں۔

"کیا تم خدا کی راہوں کو حاصل کرو گے، یا تم اللہ تعالی کے کمال کو پہنچو گے؟" "میرے خیالات آپ کے خیالات نہیں ہیں، اور نہ ہی آپ کی راہیں میری راہیں ہیں، خداوند فرماتا ہے، کیونکہ جس طرح آسمان زمین سے اونچے ہیں، اسی طرح میری راہیں تمہاری راہوں سے بلند ہیں اور میرے خیالات تمہارے خیالات سے بلند ہیں۔" "میں خدا ہوں، اور کوئی دوسرا معبود نہیں، میرے جیسا کوئی نہیں ہے، جو ابتدا سے انجام کا اعلان کرتا ہے، اور زمانہ قدیم سے ایسی چیزیں جو ابھی تک نہیں ہوئیں۔" (ایوب 11:7؛ عیسیٰ 55:8اور 46:9 ؛9اور ۔(10

حتیٰ کہ وہ انبیاء جن کو روح کی خصوصی روشنی سے نوازا گیا تھا، ان کے سپرد کردہ وحی کے مفہوم کو پوری طرح نہیں سمجھ سکے۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ معنی کو واضح کیا جانا چاہئے اور خدا کے لوگوں کو اس میں موجود ہدایات کی ضرورت ہے۔

پطرس، انجیل کے ذریعہ سامنے آنے والی نجات کے بارے میں لکھتے ہوئے کہتا ہے: "جس نجات کے بارے میں نبیوں نے جو فضل کی پیشین گوئی کی تھی جو آپ کو عطا کی گئی تھی، پوری تندہی سے پوچھ گچھ کی گئی اور ان سے یہ پوچھا گیا کہ کس وقت یا کس وقت کی روح مسیح، جو اُن میں تھا، اُن مصائب کی گواہی دینے سے پہلے جو مسیح کو آنے والے تھے، اور اُس جلال کی گواہی دینے سے پہلے جو اُن کے پیچھے آنے والی تھی، اُن پر ظاہر کیا گیا تھا کہ اُن کے لیے نہیں، بلکہ ہماری خدمت کی۔" 1)پطرس ۔(12-1:10

اگرچہ انبیاء کو ان چیزوں کی مکمل سمجھ نہیں دی گئی تھی جو ان پر نازل ہوئی تھیں، لیکن انہوں نے پوری جوش سے وہ تمام روشنی حاصل کرنے کی کوشش کی جس کے ظاہر کرنے سے خدا خوش تھا۔ "اُنہوں نے دریافت کیا اور تندہی سے کام کیا،" "پوچھتے ہوئے کہ مسیح کی روح، جو اُن میں تھی، نے کس وقت یا وقت کی طرف اشارہ کیا۔" مسیحی دور میں خدا کے لوگوں کے لیے کتنا سبق ہے، جن کے فائدے کے لیے یہ پیشین گوئیاں اس کے بندوں کو دی گئی تھیں! "جن پر یہ ظاہر ہوا کہ اپنی نہیں بلکہ ہماری طرف، انہوں نے خدمت کی۔" مشاہدہ کریں کہ کس طرح خُدا کے مقدس آدمیوں نے آنے والی نسلوں کے لیے اُن کو دیے گئے انکشافات کو "تحقیق اور تندہی سے سنبھالا"۔ اپنے مقدس جوش کو اس بے حسی کے ساتھ موازنہ کریں جس کے ساتھ

Machine Translated by Google

حالیہ دنوں کے پسندیدہ لوگ اس آسمانی تحفے کا علاج کرتے ہیں۔ خودغرض، دنیا سے محبت کرنے والی بے حسی کے لیے کیسی سرزنش ہے جو یہ اعلان کرنے پر راضی ہے کہ پیشن گوئیاں سمجھ نہیں آتی!

اگرچہ انسان کا محدود ذہن اس قابل نہیں ہے کہ وہ لامحدود کے مشوروں میں داخل ہو سکے، یا اس کے مقاصد کے عمل کو پوری طرح سمجھ سکے، پھر بھی اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ اپنی طرف سے کسی غلطی یا کوتاہی کی وجہ سے آسمانی پیغامات کو اس قدر مدھم انداز میں سمجھ لیتے ہیں۔ شاذ و نادر ہی لوگوں کے ذہن اور خدا کے بندوں کے ذہن بھی انسانوں کی آراء، روایات اور جھوٹی تعلیمات سے اس قدر اندھے ہو جاتے ہیں کہ وہ ان عظیم چیزوں کو صرف جزوی طور پر ہی سمجھ سکتے ہیں جو اس نے اپنے کلام میں نازل کی ہیں۔ تو یہ مسیح کے شاگردوں کے ساتھ ہوا، یہاں تک کہ جب نجات دہندہ ذاتی طور پر ان کے ساتھ تھا۔ ان کے ذہن مسیحا کے ایک عارضی شہزادے کے طور پر مقبول خیال سے اس قدر رنگین ہو چکے تھے، جو اسرائیل کو ایک عالمگیر سلطنت کے تخت پر فائز کرے گا، کہ وہ اس کے مصائب اور موت کی پیشین گوئی کرنے والے اس کے الفاظ کے معنی کو نہیں سمجھتے تھے۔

مسیح نے خود انہیں یہ پیغام دے کر بھیجا تھا: "وقت پورا ہو گیا ہے، اور خدا کی بادشاہی قریب ہے۔ توبہ کرو اور خوشخبری پر ایمان لاؤ۔" (مرقس 1:15۔)
وہ پیغام دانیال 9کی پیشینگوئی پر مبنی تھا۔ فرشتے نے اعلان کیا تھا کہ "مسیحا شہزادہ" تک اڑسٹھ ہفتے جاری رہیں گے اور بڑی امیدوں اور خوشی کی توقعات کے ساتھ، شاگرد مسیح کی بادشاہی کے قیام کے منتظر تھے۔ یروشلم میں، تمام زمین پر حکومت کرنے کے لیے۔

اُنہوں نے اُس پیغام کی تبلیغ کی جو مسیح نے اُن کے سپرد کی تھی، حالانکہ وہ اِس کا مطلب نہیں سمجھتے تھے۔ اگرچہ ان کا اعلان دانی ایل 9:25پر مبنی تھا، لیکن انہوں نے اسی باب کی اگلی آیت میں یہ نہیں دیکھا کہ مسیحا کو ہٹایا جانا تھا۔ ان کی پیدائش سے ہی، شاگردوں کے دل ایک زمینی سلطنت کے متوقع جلال کی طرف متوجہ ہو گئے تھے، اور اس نے انہیں پیشن گوئی کی خصوصیات اور مسیح کے الفاظ کو سمجھنے سے اندھا کر دیا تھا۔

انہوں نے یہودی قوم کے سامنے رحمت کی دعوت پیش کرکے اپنا فرض پورا کیا، اور پھر اسی وقت جب وہ خداوند کو داؤد کے تخت پر چڑھتے ہوئے دیکھنے کی امید رکھتے تھے، انہوں نے اسے ایک بدکردار کے طور پر پکڑا ہوا، کوڑے، ٹھٹھا، مذمت اور مذمت کرتے دیکھا۔ خدا کی صلیب پر اٹھایا گیا۔ اُن دنوں میں جب اُن کا رب قبر میں سویا ہوا تھا، شاگردوں کے دلوں پر کیسی مایوسی اور غم و غصہ تھا!

مسیح عین وقت پر اور پیشینگوئی کے انداز میں آیا تھا۔ صحیفوں کی گواہی اس کی وزارت کی ہر تفصیل سے پوری ہو چکی تھی۔ اس نے نجات کے پیغام کی تبلیغ کی تھی، اور "اس کا کلام اختیار کے ساتھ تھا۔" اس کے سننے والوں کے دل گواہی دے چکے تھے کہ وہ آسمان سے ہے۔

شاگرد اب بھی اپنے پیارے آقا سے اٹوٹ محبت کے ساتھ چمٹے رہے۔ اور اس کے باوجود ان کے ذہن بے یقینی اور شک میں ڈوبے ہوئے تھے۔ اپنے غم میں اُنہیں مسیح کے وہ الفاظ یاد نہیں رہے جو اُس کے مصائب اور موت کی طرف پیشگی اشارہ کرتے تھے۔ اگر عیسیٰ ناصری حقیقی مسیحا ہوتے تو کیا وہ تلخی اور مایوسی میں ڈوب جاتے؟ یہ وہ شک تھا جس نے ان کی روحوں کو اذیت دی تھی جب کہ نجات دہندہ قبر میں پڑا تھا، اس سبت کے ناامید اوقات میں جو اس کی موت اور اس کے جی اٹھنے کے درمیان گزرا تھا۔

اگرچہ مصیبت کی رات نے یسوع کے ان پیروکاروں پر اندھیرا لایا، لیکن انہیں ترک نہیں کیا گیا۔ نبی کہتے ہیں: "اگر میں اندھیرے میں رہوں گا، تو رب میرا نور ہو گا... وہ مجھے روشنی میں لائے گا، اور میں اس کی راستبازی دیکھوں گا۔" "ابھی تک اندھیرے نے مجھے تجھ سے چھپا نہیں رکھا، لیکن رات دن کی طرح چمکتی ہے، تیرے لیے تاریکی اور روشنی ایک جیسے ہیں۔" خدا نے کہا: "صادقوں کے لیے تاریکی میں روشنی پیدا ہوتی ہے۔" "اور میں اندھوں کو اس راستے پر لے جاؤں گا جس کو وہ کبھی نہیں جانتے تھے، میں انہیں ان راستوں پر چلاؤں گا جن سے وہ نہیں جانتے تھے؛ میں ان کے سامنے اندھیرے کو روشنی میں بدل دوں گا، اور ٹیڑھی چیزوں کو سیدھا کروں گا۔

Machine Translated by Google

میں ان کے لیے کام کروں گا، اور میں انھیں کبھی نہیں چھوڑوں گا۔" (مائیک 7:8اور ؛9زبور ؛112:4 ؛139:12عیسیٰ ۔(42:16

جو اعلان حواریوں نے رب کے نام پر کیا تھا، وہ ہر خاص و عام میں درست تھا، اور جن واقعات کی طرف
اشارہ کیا گیا تھا وہ اب ہو رہے تھے۔ "وقت پورا ہو گیا، خدا کی بادشاہی قریب ہے،" اس کا پیغام تھا۔ "وقت" کے اختتام پر، ڈینیل 9کے اڑسٹھ ہفتے کہ

انہیں مسیحا، "ممسوح" تک بڑھانا چاہیے، مسیح کو روح کا مسح ملا تھا، یوحنا بپتسمہ دینے والے کے ذریعہ دریائے یردن میں اپنے بپتسمہ کے بعد۔ اور "خُدا کی بادشاہی،" جس کا اُنہوں نے اعلان کیا کہ قریب ہے، مسیح کی موت سے قائم ہوئی۔ یہ سلطنت نہیں تھی، جیسا کہ انہیں یقین کرنا سکھایا گیا تھا، ایک زمینی سلطنت۔ نہ ہی یہ مستقبل کی، لافانی بادشاہی تھی جو اس وقت قائم ہوگی جب "بادشاہت، بادشاہی، اور تمام آسمان کے نیچے کی بادشاہتیں اعلیٰ ترین کے مقدسین کے لوگوں کو دی جائیں گی" -ایک ابدی بادشاہی، میں جس میں "تمام سلطنتوں کی وہ خدمت کریں گے اور اس کی اطاعت کریں گے" (دانی. ۔(7:27جیسا کہ بائبل میں استعمال کیا گیا ہے، "خدا کی بادشاہی" کا لفظ فضل کی بادشاہی اور جلال کی بادشاہی دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ فضل کی بادشاہی کو پولس نے عبرانیوں کے خط میں دکھایا ہے۔ مسیح کی طرف اشارہ کرنے کے بعد، ہمدرد شفاعت کرنے والا جو "ہماری کمزوریوں پر ہمدردی کر سکتا ہے"، رسول کہتا ہے، "اس لیے آئیے ہم اعتماد کے ساتھ فضل کے تخت پر آئیں، تاکہ ہم رحم حاصل کریں اور فضل حاصل کریں۔" .(Heb. 4:16)

فضل کا تخت فضل کی بادشاہی کی نمائندگی کرتا ہے؛ کیونکہ تخت کے وجود سے مراد بادشاہی ہے۔ اپنی بہت سی تمثیلوں میں، مسیح نے "آسمان کی بادشاہی" کا اظہار مردوں کے دلوں میں الٰہی فضل کے کام کو متعین کرنے کے لیے کیا ہے۔

اس طرح جلال کا تخت جلال کی بادشاہی کی نمائندگی کرتا ہے۔ اور اس بادشاہی کا ذکر نجات دہندہ کے
الفاظ میں کیا گیا ہے: "جب ابنِ آدم اپنے جلال میں آئے گا، اور تمام مقدس فرشتے اس کے ساتھ ہوں گے، تب وہ اپنے جلال کے تخت پر بیٹھے گا؛ اور تمام قومیں جمع ہو جائیں گی۔ اس کے سامنے۔" (متی 25:31اور ۔(32یہ سلطنت اب بھی مستقبل میں ہے۔
یہ مسیح کی دوسری آمد تک قائم نہیں ہو گا۔
فضل کی بادشاہی کا آغاز انسان کے زوال کے فوراً بعد ہوا، جب مجرموں کی نسل کے چھٹکارے کے لیے
ایک منصوبہ تیار کیا گیا۔ اس وقت وہ خدا کے مقصد اور اس کے وعدے کے مطابق موجود تھا، اور ایمان کے ذریعے آدمی اس کی رعایا بن سکتے تھے۔
لیکن حقیقت میں یہ مسیح کی موت تک قائم نہیں ہوا تھا۔ اپنی زمینی خدمت شروع کرنے کے بعد بھی، نجات دہندہ، مردوں کی ضد اور ناشکری سے تنگ آکر، کلوری کی قربانی ترک کر سکتا تھا۔ گتسمنی میں مصیبت کا پیالہ اس کے ہاتھ میں لرز گیا۔ تب وہ اپنے پیشانی سے خونی پسینہ پونچھ سکتا تھا، اور مجرموں کی دوڑ کو ان کی بدکرداری میں ہلاک ہونے کے لیے چھوڑ سکتا تھا۔ اگر اس نے یہ کیا ہوتا تو گرے ہوئے آدمی کے لیے کوئی چھٹکارا نہ ہوتا۔ لیکن جب نجات دہندہ نے اپنی زندگی کے حوالے کر دیا اور اپنی آخری سانس کے ساتھ پکارا: "یہ ختم ہو گیا"، تب نجات کے منصوبے کی تکمیل کی ضمانت دی گئی۔ عدن میں گناہگار جوڑے سے نجات کے وعدے کی توثیق کی گئی۔ فضل کی بادشاہی جو پہلے خدا کے وعدے سے موجود تھی، پھر قائم ہوئی۔

اس طرح، مسیح کی موت -وہی واقعہ جسے شاگردوں نے اپنی امیدوں کی آخری تباہی کے طور پر دیکھا
تھا -وہی تھا جس نے ان کی ہمیشہ کے لیے تصدیق کی۔ اگرچہ اس سے انہیں سخت مایوسی ہوئی، لیکن یہ اس بات کا بڑا ثبوت تھا کہ ان کا عقیدہ درست تھا۔ وہ واقعہ جو ان کے لیے آنسوؤں اور مایوسیوں کو لے کر آیا تھا، وہ واقعہ تھا جس نے آدم کے ہر بچے کے لیے امید کا دروازہ کھولا، اور جس میں ہر زمانے کے، تمام خدا کے وفاداروں کی مستقبل کی زندگی اور ابدی خوشی مرکوز تھی۔

لامحدود رحمت کے مقاصد اپنی تکمیل کو پہنچ رہے تھے، حالانکہ وہ شاگردوں کے لیے مایوسی کا باعث
تھے۔ اگرچہ ان کے دلوں کو خدائی فضل اور اس کی تعلیمات کی طاقت سے جیت لیا گیا تھا جو اس طرح بولتا تھا جیسا کہ کسی نے کبھی نہیں کہا تھا، پھر بھی یسوع کے لیے ان کی محبت کے خالص سونے کے ساتھ ملنا انسانی غرور اور عزائم کا امتزاج تھا۔

Machine Translated by Google

خود غرض. یہاں تک کہ اوپر والے کمرے میں، اُس وقت جب اُن کا آقا گتسمنی کے سائے میں داخل ہونے والا تھا، "ان کے درمیان جھگڑا ہوا کہ اُن میں سے کون بڑا معلوم ہوتا ہے" (لوقا 22:24)ان کے وژن پر تخت، تاج اور جاہ و جلال کا قبضہ تھا، جبکہ ان کے سامنے باغ، دربار، کلوری کی صلیب کی شرمندگی اور اذیتیں تھیں۔ یہ ان کا دل کا غرور اور دنیاوی شان و شوکت کی پیاس تھی جس کی وجہ سے وہ اپنے زمانے کی جھوٹی تعلیم سے اس قدر سختی سے چمٹے ہوئے تھے، اور نجات دہندہ کے ان الفاظ کو نظر انداز کر دیتے تھے جو اس کی بادشاہی کی حقیقی نوعیت کو ظاہر کرتے تھے، اور اس کی اذیت اور موت کی طرف اشارہ کرتے تھے۔ . اور ان غلطیوں کے نتیجے میں ٹیسٹ -تیز لیکن ضروری -

اصلاح کی اجازت اگرچہ شاگردوں نے اس کے پیغام کے معنی کو غلط سمجھا تھا، اور ان کی توقعات کو مایوس دیکھا تھا، پھر بھی انہوں نے خدا کی طرف سے ان کو دی گئی وارننگ کی تبلیغ کی تھی، اور خداوند ان کے ایمان کا بدلہ دے گا اور ان کی اطاعت کا احترام کرے گا۔ اُنہیں تمام قوموں کو جی اُٹھے خُداوند کی شاندار خوشخبری کا اعلان کرنے کا کام سونپا گیا تھا۔ انہیں اس کام کے لیے تیار کرنے کا مقصد یہ تھا کہ جو تجربہ انہیں بہت تلخ معلوم ہوتا تھا اس کی اجازت دی گئی۔

اپنے جی اُٹھنے کے بعد، یسوع اپنے شاگردوں کے سامنے عماؤس کے راستے پر ظاہر ہوا، اور، "موسیٰ اور تمام نبیوں سے شروع کرتے ہوئے، تمام صحیفوں میں اپنے بارے میں ان چیزوں کی وضاحت کی" (لوقا 24:27)شاگردوں کے دل دہل گئے۔ اس کا ایمان بیدار ہو گیا۔ وہ دوبارہ "ایک زندہ امید کے لیے" پیدا ہوئے 1)پطرس ،(1:3اس سے پہلے کہ یسوع نے خود کو ان پر ظاہر کیا۔ یہ اُس کا مقصد تھا کہ اُن کی سمجھ کو روشن کیا جائے، اُن کا ایمان "پُر یقین کلام" پر قائم کیا جائے۔ وہ چاہتا تھا کہ سچائی ان کے ذہنوں میں گہری جڑ پکڑ لے، نہ صرف اس لیے کہ اس کی تائید اس کی ذاتی گواہی سے ہوئی، بلکہ اس لیے کہ رسمی قانون کی علامتوں اور سائے اور پرانے عہد نامہ کی پیشین گوئیوں کے ذریعے پیش کیے جانے والے غیر متنازعہ ثبوت۔ مسیح کے پیروکاروں کے لیے ضروری تھا کہ وہ ایک ذہین ایمان کا حامل ہو، نہ صرف اپنے فائدے کے لیے، بلکہ تاکہ وہ مسیح کے علم کو دنیا تک پہنچا سکیں۔ اور اس علم کو پہنچانے کے پہلے قدم کے طور پر، یسوع نے اپنے شاگردوں کو "موسیٰ اور نبیوں" کی طرف ہدایت کی۔ یہ وہی گواہی تھی جو جی اٹھے نجات دہندہ نے پرانے عہد نامے کے صحیفوں کی اہمیت اور اہمیت کے حوالے سے دی تھی۔

شاگردوں کے دلوں میں کیسی تبدیلی آئی جب انہوں نے ایک بار پھر آقا کے پیارے چہرے کو دیکھا! (لوقا 24:32)پہلے سے زیادہ مکمل اور کامل معنوں میں، انہوں نے "اُس کو پایا جس کے بارے میں موسیٰ نے شریعت اور نبیوں میں لکھا تھا۔" بے یقینی، پریشانی اور مایوسی نے کامل سلامتی اور روشن خیال ایمان کا راستہ دیا۔ یہ تعجب کی بات نہیں ہے کہ، خُداوند کے اُٹھائے جانے کے بعد، شاگرد "ہمیشہ ہیکل میں، خُدا کی حمد اور برکت کرتے تھے۔" لوگوں نے، صرف نجات دہندہ کی ذلت آمیز موت کے بارے میں جانتے ہوئے، اس کے چہرے پر اداسی، الجھن اور شکست کے تاثرات دیکھنے کی کوشش کی، لیکن انہوں نے وہاں خوشی اور فتح دیکھی۔ اِن شاگردوں نے اُس کام کے لیے کیا تیاری کی تھی جو اُن کے سامنے پڑا تھا! وہ سب سے ہولناک امتحان سے گزر چکے تھے جس کا تجربہ کرنا ان کے لیے ممکن تھا، اور دیکھا کہ جب انسان کی سمجھ میں سب کچھ ختم ہو گیا تو خدا کا کلام فتح مندی سے پورا ہوا۔ اس کے بعد کیا چیز ان کے ایمان کو متزلزل کر سکتی ہے یا ان کی محبت کے جذبے کو ٹھنڈا کر سکتی ہے؟ انتہائی شدید دکھ میں انہیں "مضبوط تسلی" تھی، اور ایک امید تھی جو "روح کے لنگر کے طور پر یقینی اور مضبوط" تھی (عبرانیوں 6:18اور 19)وہ خدا کی حکمت اور قدرت کے گواہ رہے تھے اور انہیں یقین تھا کہ "نہ موت، نہ زندگی، نہ فرشتے، نہ حکومتیں، نہ طاقتیں، نہ موجود چیزیں، نہ آنے والی چیزیں، نہ اونچائی، نہ گہرائی، نہ کوئی دوسری مخلوق، "ان کو "خدا کی محبت سے، جو مسیح یسوع ہمارے خداوند میں ہے" سے الگ کر سکے گا۔ "ان سب چیزوں میں،" اُنہوں نے کہا، "ہم اُس کے ذریعے سے زیادہ فاتح ہیں جس نے ہم سے محبت کی۔" (رومیوں 39 ،8:38اور 37)"خداوند کا کلام ابد تک قائم رہتا ہے۔" .(I Pet. 1:25)اور "کون ان کی مذمت کرے گا؟ کیونکہ یہ مسیح ہے جو مر گیا، یا بلکہ جو مردوں میں سے جی اُٹھا، جو خُدا کے داہنے ہاتھ ہے، اور ہماری شفاعت بھی کرتا ہے" (رومیوں 8:34)۔

Machine Translated by Google

رب فرماتا ہے، "میرے لوگ ہمیشہ شرمندہ نہیں ہوں گے۔" (یوایل ۔(2:26"رونا ایک رات تک رہ سکتا ہے، لیکن خوشی صبح آتی ہے۔" (زبور ۔(30:5
جب، قیامت کے دن، یہ شاگرد نجات دہندہ سے ملے اور ان کے دل جل گئے جب انہوں نے اس کے الفاظ سنے۔ جب انہوں نے سر کی طرف دیکھا تو پیار کے لیے زخمی ہاتھ پاؤں جب، اپنے عروج سے پہلے، یسوع انہیں بیت عنیاہ لے گیا، اور ان کو برکت دینے کے لیے اپنے ہاتھ اٹھاتے ہوئے، اس نے انہیں حکم دیا، "تمام دنیا میں جاؤ، خوشخبری سناؤ،" اور مزید کہا، "دیکھو، میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں" (مرقس ؛16:15متی ؛(28:20جب، پینتیکوست کے دن، وعدہ کیا ہوا تسلی دینے والا نیچے آیا اور انہیں بلندی سے طاقت دی گئی، اور مومنوں کی روحیں آسمان پر چڑھنے والے رب کی باشعور موجودگی پر کانپ اٹھیں -پھر، چاہے ان کا راستہ ہی کیوں نہ ہو۔ گزرنا، جیسا کہ یسوع، قربانی اور شہادت کے ذریعے، اپنے فضل کی خوشخبری کی وزارت کو، مسیح کے آنے پر حاصل ہونے والے "راستبازی کے تاج" کے ساتھ، ایک زمینی تخت کے جلال کے لیے بدلنا چاہتا تھا۔ ان کی پہلی شاگردی کی امید؟؟ وہ جو "ہماری مانگنے یا سوچنے سے کہیں زیادہ کثرت سے کرنے کے قابل ہے" اس نے ان کو اپنے دکھوں میں بانٹنے کے ساتھ، اس کی خوشی کا اشتراک دیا تھا۔

"بہت سے بیٹوں کو جلال میں لانے" کی خوشی، ناقابل بیان خوشی -"جلال کا ابدی وزن،" جس کے ساتھ، پول کہتے ہیں، "ہماری ایک لمحے کے لیے ہلکی مصیبت" کا موازنہ نہیں کیا جا سکتا۔

ان شاگردوں کا تجربہ جنہوں نے مسیح کی پہلی آمد پر "بادشاہت کی خوشخبری" کی منادی کی تھی، ان لوگوں کے تجربے میں ہم آہنگ ہے جنہوں نے اس کی دوسری آمد کے پیغام کا اعلان کیا۔ جیسے ہی شاگرد منادی کرتے ہوئے نکلے تھے، "وقت پورا ہو گیا ہے، خدا کی بادشاہی قریب ہے،" ملر اور اس کے ساتھیوں نے اعلان کیا کہ بائبل میں پیش کی گئی سب سے طویل اور آخری پیشن گوئی کی مدت ختم ہونے والی ہے، وہ فیصلہ قریب تھا اور کہ ابدی بادشاہی قائم کی جائے۔ وقت کے حوالے سے شاگردوں کی تبلیغ ڈینیئل 9کے ستر ہفتوں پر مبنی تھی۔ ملر اور اس کے ساتھیوں کے پیش کردہ پیغام نے ڈینیئل 8:14کے 2,300دنوں کے بند ہونے کا اعلان کیا، جن میں سے ستر ہفتے ایک حصہ بنتے ہیں۔ ہر ایک کی تبلیغ اسی عظیم پیغمبرانہ دور کے مختلف حصے کی تکمیل پر مبنی تھی۔

اسی طرح پہلے شاگردوں کے لیے، ولیم ملر اور اس کے ساتھی اس پیغام کے معنی کو پوری طرح نہیں سمجھتے تھے جو وہ پھیلا رہے تھے۔ کلیسیا میں طویل عرصے سے قائم اور پالی جانے والی غلطیاں ہمیں پیشن گوئی کے ایک انتہائی اہم نکتے کی صحیح تشریح تک پہنچنے سے روکتی ہیں۔

لہذا، اس پیغام کا اعلان کرنے کے باوجود جو خدا نے انہیں دنیا کو دینے کا حکم دیا تھا، وہ مایوسی کا شکار ہوئے کیونکہ وہ اس کے مفہوم کو غلط سمجھتے تھے۔

ڈینیئل 8:14کی وضاحت کرتے ہوئے، "دو ہزار تین سو شاموں اور صبحوں تک؛ اور مقدس جگہ کو پاک کیا جائے گا،" ملر نے، جیسا کہ پہلے ہی بیان کیا گیا ہے، عام طور پر قبول شدہ نظریہ کو اپنایا کہ زمین مقدس ہے، اور وہ یقین کرنے لگا کہ اس کی طہارت خداوند کے آنے پر آگ کے ذریعہ زمین کی تطہیر کی نمائندگی کرتی ہے۔ جب، اس لیے، اس نے دریافت کیا کہ 2,300دنوں کی مدت یقینی طور پر پیش گوئی کی گئی تھی، اس نے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ اس سے دوسری آمد کے وقت کا پتہ چلتا ہے۔ اس کی غلطی کا نتیجہ اس مقبول تصور کو قبول کرنے کے نتیجے میں ہوا کہ مقدس مقام کیا ہے۔

عام نظام میں —جو کہ مسیح کی قربانی اور کہانت کا سایہ تھا —مقدس کی صفائی آخری خدمت تھی جو اعلیٰ پادری کی طرف سے منعقد کی جانے والی تقریبات کے سالانہ چکر میں انجام دی جاتی تھی۔ یہ کفارہ کا آخری کام تھا—ایک ہٹانا یا اسرائیل کے گناہ کو مٹا دینا۔ یہ آسمان میں ہمارے اعلیٰ کاہن کی وزارت کے آخری کام کی نمائندگی کرتا ہے، اپنے لوگوں کے گناہوں کو دور کرنے یا مٹانے میں، جو آسمانی ریکارڈوں میں وفاداری کے ساتھ درج تھے۔ اس سروس میں تفتیشی کام اور آزمائش شامل ہے۔ اور یہ فوری طور پر آنے سے پہلے ہے۔

Machine Translated by Google

مسیح آسمان کے بادلوں میں طاقت اور عظیم شان کے ساتھ، کیونکہ جب وہ آئے گا تو تمام مقدمات کا فیصلہ ہو چکا ہوگا۔ یسوع نے کہا: "میرا اجر میرے پاس ہے، ہر ایک کو اس کے کام کے مطابق دینا۔" .(Rev. 22:12)یہ فیصلے کا یہ کام ہے جو دوسری آمد سے فوراً پہلے ہے جس کا اعلان مکاشفہ 14:7کے پہلے فرشتے کے پیغام میں کیا گیا ہے: ''خدا سے ڈرو اور اس کی تمجید کرو۔ کیونکہ اس کے فیصلے کا وقت آ پہنچا ہے۔"

اس تنبیہ کا اعلان کرنے والوں نے صحیح وقت پر صحیح پیغام دیا۔ لیکن جیسا کہ پہلے شاگردوں نے اعلان کیا، "وقت پورا ہو گیا ہے، اور خدا کی بادشاہی قریب ہے،" ڈینیئل 9کی پیشین گوئی کی بنیاد پر، جب کہ یہ سمجھنے میں ناکام رہے کہ مسیحا کی موت کی پیشینگوئی اسی متن میں کی گئی تھی، ملر اور اس کے ساتھی انہوں نے ڈینیئل 8:14 اور مکاشفہ 14:7پر مبنی پیغام کی تبلیغ بھی کی، اور یہ دیکھنے میں ناکام رہے کہ مکاشفہ 14میں اور بھی پیغامات نازل ہوئے ہیں، جنہیں خداوند کی آمد سے پہلے بھی پیش کیا جانا چاہیے۔ جس طرح شاگردوں کو ستر ہفتوں کے آخر میں قائم ہونے والی بادشاہی کے بارے میں غلطی ہوئی تھی، اسی طرح ایڈونٹسٹ بھی اس واقعہ کے بارے میں غلط تھے جو 2,300دنوں کے اختتام پر ہونے والا تھا۔ دونوں صورتوں میں مقبول غلطیوں کی قبولیت یا لگاؤ تھا، جس نے ان کے ذہنوں کو سچائی کی طرف مائل کر دیا۔ دونوں طبقوں نے وہ پیغام پیش کر کے خُدا کی مرضی پوری کی جو وہ دینا چاہتا تھا، اور دونوں، اپنے اپنے پیغامات کے بارے میں اپنی اپنی غلط فہمی کی وجہ سے، مایوسی کا شکار ہوئے۔

اس کے باوجود، خُدا نے اپنے مہربان مقصد کو پورا کیا، اور فیصلے کی تنبیہ کو بالکل ویسا ہی دینے کی اجازت دی۔ عظیم دن قریب تھا اور خدا کی طرف سے، لوگوں کو مقررہ وقت کے سلسلے میں آزمایا گیا، تاکہ وہ ان پر ظاہر کر سکیں کہ ان کے دلوں میں کیا تھا۔ اس پیغام کا مقصد کلیسیا کو جانچنا اور پاک کرنا تھا۔ لوگوں کی رہنمائی کی جانی تھی کہ آیا ان کی محبتیں اس دنیا پر رکھی گئی ہیں یا مسیح اور آسمان پر، انہوں نے نجات دہندہ سے محبت کا دعویٰ کیا۔ اب انہیں اپنی محبت کا ثبوت دینا ہوگا۔ کیا وہ دنیاوی امیدوں اور عزائم کو ترک کرنے کے لیے تیار تھے، خوشی سے خُداوند کی آمد کا خیرمقدم کرتے ہوئے؟ اس پیغام کا مقصد انہیں اپنی حقیقی روحانی حالت کو سمجھنے کے قابل بنانا تھا۔

وہ انہیں بیدار کرنے کے لیے رحمت کے ساتھ بھیجا گیا تھا تاکہ وہ توبہ اور ذلت کے ساتھ رب کی تلاش کریں۔

ان کی مایوسی، اس کے علاوہ، اگرچہ ان کے پیغام کے بارے میں ان کی غلط فہمی کی وجہ سے ہوئی تھی، لیکن انہیں اچھا کرنا چاہیے تھا۔ وہ ان لوگوں کے دلوں کو آزمائے گا جنہوں نے یہ دعویٰ کیا کہ انتباہ موصول ہوا ہے۔ اپنی مایوسی کے عالم میں، کیا وہ خدا کے کلام پر اپنے بھروسے کو ترک کرتے ہوئے، اپنے تجربے کو عجلت میں رد کر دیں گے؟ یا کیا وہ دعا اور عاجزی کے ساتھ یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ وہ پیشن گوئی کے معنی کو سمجھنے میں کہاں ناکام رہے؟ کتنے ہی خوف، تحریک یا جوش سے متاثر ہوئے تھے؟ کتنے بے ایمان اور بے ایمان تھے؟

بھیڑ نے رب کے ظہور سے محبت کرنے کا دعوی کیا۔ جب دنیا کے طعنوں اور مذمتوں اور تاخیر اور مایوسی کے امتحان کو برداشت کرنے کے لیے بلایا جائے تو کیا وہ اپنے ایمان کو ترک کر دیں گے؟ کیونکہ وہ ابتدا میں خدا کے اپنے اعمال کو نہیں سمجھتے تھے، تو کیا وہ ان سچائیوں کو رد کر دیں گے جن کی تائید الہی کلام کی واضح گواہی سے ہوتی ہے؟

یہ امتحان ان لوگوں کی طاقت کو ظاہر کرے گا جنہوں نے سچے ایمان کے ساتھ اس بات پر عمل کیا جسے وہ خدا کے کلام اور روح کی تعلیم مانتے تھے۔ یہ انہیں سکھائے گا –جو صرف یہ تجربہ کر سکتا ہے –بائبل کو اپنا ترجمان بنانے کے بجائے مردوں کے نظریات اور تشریحات کو قبول کرنے کا خطرہ۔

اہل ایمان کے لیے ان کی غلطی کے نتیجے میں پیدا ہونے والی پریشانی اور اداسی ضروری اصلاح فراہم کرے گی۔ وہ پیشن گوئی کے لفظ کے مزید گہرائی سے مطالعہ کی طرف لے جائیں گے۔
وہ اپنے ایمان کی بنیاد کو زیادہ احتیاط سے جانچنا اور ہر چیز کو رد کرنا سیکھیں گے۔

Machine Translated by Google

جسے، اگرچہ عیسائی دنیا نے بڑے پیمانے پر قبول کیا، لیکن سچائی کے صحیفوں پر مبنی نہیں تھا۔

ان ایمانداروں کے لیے، جیسا کہ پہلے شاگردوں کے لیے تھا، آزمائش کے وقت ان کی سمجھ کے لیے جو
چیز مبہم تھی، وہ بعد میں واضح ہو جائے گی۔ جب انہوں نے "خُداوند کا انجام" دیکھا (یعقوب ،(5:11تو وہ جان لیں گے کہ،
ان کی غلطیوں کے نتیجے میں آزمائش کے باوجود، ان کی طرف محبت کے الٰہی مقاصد مضبوطی سے پورے ہو چکے تھے۔ وہ
بابرکت تجربے سے سیکھیں گے کہ وہ "بہت مہربان اور مہربان" ہے۔ کہ اس کی تمام راہیں "ان کے لیے رحمت اور سچائی ہیں
جو اس کے عہد اور اس کی شہادتوں کو مانتے ہیں۔"

Machine Translated by Google

باب 20

ایک عظیم مذہبی بیداری

مسیح کی آسنن واپسی کے اعلان کے تحت عظیم مذہبی بیداری
اس کی پیشین گوئی مکاشفہ 14کے پہلے فرشتے کے پیغام کی پیشین گوئی میں کی گئی ہے۔ ایک فرشتہ "آسمان کے بیچوں بیچ اڑتا ہوا نظر آتا ہے، اور اس کے پاس ابدی خوشخبری تھی، تاکہ زمین پر رہنے والوں اور ہر قوم کو اس کا اعلان کر سکے۔ رشتہ دار، اور زبان اور لوگ۔" "اونچی آواز کے ساتھ" وہ پیغام کا اعلان کرتا ہے: "خدا سے ڈرو، اور اس کی تمجید کرو۔ کیونکہ اس کے فیصلے کا وقت آ گیا ہے۔ اور اس کی عبادت کرو جس نے آسمان اور زمین اور سمندر اور پانی کے چشموں کو بنایا۔" (مکاشفہ 14:6اور 7)۔

یہ اہم ہے کہ یہ بیان کیا گیا ہے کہ ایک فرشتہ اس انتباہ کا ہیرالڈ ہے۔
آسمانی رسول کی پاکیزگی، جلال اور طاقت سے، الٰہی حکمت اس کام کے اعلیٰ کردار کی نمائندگی کرنے کے لیے موزوں تھی جو پیغام کے ذریعے انجام دیا جائے، اور اس طاقت اور جلال کو جو اس کی مدد کرے۔ اور فرشتے کی پرواز "آسمان کے درمیان سے"، "عظیم آواز" جس کے ساتھ انتباہ کہا جاتا ہے، اور اس کا اعلان "زمین پر رہنے والے... ہر قوم، رشتہ دار، زبان اور لوگوں کے لیے۔ ،"تحریک کی رفتار اور عالمی سطح کا مظاہرہ کریں۔

یہ پیغام خود اس وقت پر روشنی ڈالتا ہے جس میں یہ تحریک ہونی چاہیے۔ اسے "ابدی انجیل" کا حصہ قرار دیا گیا ہے اور فیصلے کے آغاز کا اعلان کیا گیا ہے۔ نجات کے پیغام کی تمام صدیوں میں تبلیغ کی جاتی رہی ہے۔ لیکن یہ پیغام خوشخبری کا ایک حصہ ہے جس کا اعلان صرف آخری دنوں میں کیا جا سکتا تھا، کیونکہ تب ہی یہ سچ ہو سکتا تھا کہ فیصلے کا وقت آ گیا تھا۔ پیشین گوئیاں واقعات کی پے در پے پیشی کرتی ہیں جو فیصلے کے آغاز کا باعث بنتی ہیں۔ یہ خاص طور پر دانیال کی کتاب میں سچ ہے۔ تاہم، آخری دنوں کے بارے میں اس کی پیشن گوئی کے اس حصے میں، دانیال کو حکم دیا گیا تھا کہ وہ کتاب کو "آخری وقت" تک بند کر کے سیل کر دے۔ فیصلے سے متعلق پیغام کا اعلان اس وقت تک نہیں کیا جا سکتا جب تک کہ فیصلے کا وقت نہ آ جائے، ان پیشین گوئیوں کی تکمیل کی بنیاد پر۔ تاہم، آخری وقت میں، نبی کہتا ہے، "بہت سے لوگ ایک جگہ سے دوسری جگہ بھاگیں گے، اور علم بڑھے گا" (دانی۔ 12:4)۔

پولوس رسول نے کلیسیا کو خبردار کیا کہ وہ اپنے دنوں میں مسیح کی آمد کی توقع نہ کریں۔
"کیونکہ ایسا نہیں ہوگا،" اُس نے کہا، "جب تک کہ اِرتداد پہلے نہ آئے، اور گناہ کا آدمی ظاہر نہ ہو۔" (II Thess. 2:3)۔ہم اپنے رب کی آمد کا انتظار نہیں کر سکیں گے جب تک کہ عظیم ارتداد اور "گناہ کے آدمی" کی حکومت کی طویل مدت کے بعد۔ "گناہ کا آدمی"، جسے "بدکاری کا بھید"، "بربادی کا بیٹا" اور "لاقانونیت والا" بھی کہا جاتا ہے، پوپ کے عہد کی نمائندگی کرتا ہے، جس کی پیشین گوئی کے مطابق نبیوں نے 1,260تک اپنی بالادستی کو برقرار رکھنا تھا۔ سال یہ دور 1798میں ختم ہوا۔ مسیح کی آمد اس وقت سے پہلے نہیں ہو سکتی تھی۔ پال اپنے انتباہ کے ساتھ، 1798تک کے پورے مسیحی نظام کا احاطہ کرتا ہے۔ اس وقت مسیح کی دوسری آمد کے پیغام کا اعلان ہونا ضروری ہے۔

پچھلی صدیوں میں ایسا کوئی پیغام نہیں دیا گیا۔ پال، جیسا کہ ہم نے دیکھا ہے، اس کی تبلیغ نہیں کی۔ اُس نے اپنے بھائیوں کو اشارہ کیا کہ خُداوند کی آمد بہت بعید مستقبل میں ہوگی۔ مصلحین نے اس کی تبلیغ نہیں کی۔ مارٹن لوتھر کا خیال تھا کہ اس کے دن سے تقریباً 300سال بعد فیصلہ آئے گا۔ لیکن 1798کے بعد سے، دانیال کی کتاب کھولی گئی ہے، اور پیشن گوئیوں کے علم میں اضافہ ہوا ہے۔ بہت سے لوگوں نے آنے والے فیصلے کے پختہ پیغام کا اعلان کیا ہے۔

16ویں صدی کی عظیم اصلاح کی طرح، مسیحی دنیا کے مختلف ممالک میں ایڈونٹ تحریک بیک وقت اٹھی۔ یورپ اور اندر دونوں میں

Machine Translated by Google

امریکہ، ایمان والے اور دعا کرنے والے مردوں کو پیشین گوئیوں کا مطالعہ کرنے کے لیے لے جایا گیا اور، الہامی رپورٹ کی چھان بین کرتے ہوئے، انھوں نے پایا کہ اس بات کے قائل شواہد موجود ہیں کہ تمام چیزوں کا خاتمہ قریب ہے۔ مختلف ممالک میں عیسائیوں کے الگ تھلگ گروہ تھے جنہوں نے مکمل طور پر صحیفوں کے مطالعہ سے دریافت کیا کہ نجات دہندہ کی آمد قریب ہے۔

1821میں، ملر کے فیصلے کے وقت کی طرف اشارہ کرنے والی پیشین گوئیوں کی اپنی تشریح پر پہنچنے کے تین سال بعد، ڈاکٹر جوزف وولف، "دنیا کے مشنری" نے خُداوند کے جلد آنے کا اعلان کرنا شروع کیا۔ وولف جرمنی میں پیدا ہوا، یہودی نسل کا، اپنے والد کے لیے یہودی ربی تھا۔ جب وہ ابھی بہت چھوٹا تھا، وہ عیسائی مذہب کی سچائی کے قائل ہو گیا۔ ایک استفسار کرنے والا اور فعال ذہن رکھنے والا، وہ اپنے والد کے گھر میں ہونے والی گفتگو کو سننے والا نہیں تھا، کیونکہ متقی یہودی اپنے لوگوں کی امیدوں اور توقعات، آنے والے مسیحا کی شان اور اسرائیل کی بحالی کے بارے میں روزانہ جمع ہوتے تھے۔ . ایک دن عیسیٰ ناصری کی باتیں سن کر لڑکے نے پوچھا کہ یہ کون ہے؟

"بے مثال ہنر کا ایک یہودی،" جواب تھا۔ "لیکن چونکہ اس نے مسیحا ہونے کا دعویٰ کیا تھا، اس لیے یہودی عدالت نے اسے موت کی سزا سنائی۔" سوال کرنے والے نے جواب دیا کہ پھر کیوں، کیا یروشلم اب بھی تباہ ہے اور ہم قید میں ہیں؟ اس کے باپ نے جواب دیا، "ہم پر افسوس، افسوس!

فوراً، لڑکے کے ذہن میں ایک خیال آیا: "شاید عیسیٰ ناصری ایک نبی تھا، اور یہودیوں نے اسے مار ڈالا حالانکہ وہ بے قصور تھا۔" یہ احساس اتنا مضبوط تھا کہ، اگرچہ اسے عیسائی گرجا گھر میں داخل ہونے کی اجازت نہیں تھی، لیکن وہ اکثر تبلیغ سننے کے لیے باہر ہی رہتا تھا۔

صرف سات سال کی عمر میں، وولف ایک بزرگ عیسائی پڑوسی کے سامنے مسیحا کی آمد پر اسرائیل کی مستقبل کی فتح کے بارے میں فخر کر رہا تھا، جب بوڑھے آدمی نے شفقت سے کہا: "میرے پیارے لڑکے، میں تمہیں بتاؤں گا کہ صحیح مسیحا کون تھا، یہ عیسیٰ تھا۔ ناصرت کے، جنہیں آپ کے باپ دادا نے پرانے نبیوں کی طرح مصلوب کیا تھا۔ گھر جا کر یسعیاہ کا 53واں باب پڑھیں، آپ کو یقین ہو جائے گا کہ عیسیٰ خدا کا بیٹا ہے۔ فوراً ایک مضبوط یقین نے ننھے وولف کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔وہ گھر گیا، متن پڑھا اور حیران ہوا کہ یہ کس طرح عیسیٰ ناصری میں پوری طرح سے پورا ہوا، کیا بوڑھا عیسائی سچ کہہ رہا تھا؟چھوٹے بچے نے اپنے والد سے اس کی وضاحت پوچھی۔ پیشن گوئی کی، لیکن اس کی ملاقات ایسی سخت خاموشی سے ہوئی کہ اس نے کبھی اس موضوع کی طرف واپس آنے کی ہمت نہیں کی، تاہم، اس نے عیسائی مذہب کے بارے میں مزید جاننے کی خواہش میں اضافہ کیا۔

اس نے جو علم حاصل کیا تھا اسے اس کے یہودی گھر میں مطالعہ سے دور رکھا گیا تھا۔ لیکن، جب وہ صرف گیارہ سال کا تھا، وولف نے اپنے والدین کا گھر چھوڑ دیا اور خود کو تعلیم دینے اور اپنے مذہب اور پیشے کا انتخاب کرنے کے لیے دنیا میں چلا گیا۔ اسے اپنے رشتہ داروں کے درمیان ایک عارضی گھر مل گیا، لیکن زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ اسے وہاں سے ایک مرتد کی حیثیت سے نکال دیا گیا اور، اکیلے اور بے دردی سے، اسے اجنبیوں کے درمیان اپنا راستہ طے کرنا پڑا۔ وہ جگہ جگہ گیا، تندہی سے مطالعہ کیا اور عبرانی زبان سکھانے کے ذریعے اپنا تعاون حاصل کیا۔ ایک کیتھولک پروفیسر کے اثر و رسوخ کے ذریعے، وہ رومن عقیدے کو قبول کرنے پر مجبور ہوا۔ اس کے بعد اس نے اپنے ہی لوگوں میں ایک مشنری بننے کا فیصلہ کیا۔ اس مقصد کو ذہن میں رکھتے ہوئے، چند سال بعد، اس نے روم کے کالج آف پروپیگنڈا میں اپنی تعلیم جاری رکھی۔ وہاں ان کی آزادانہ سوچ اور بولنے میں بے تکلفی کی عادت ان کے نزدیک بدعت کے طور پر شمار کی گئی۔

وولف نے کلیسیا کی زیادتیوں پر کھل کر حملہ کیا اور اصلاح کی ضرورت پر زور دیا۔
اگرچہ پہلے تو اس کے ساتھ پوپ کے معززین نے خاص احسان کیا لیکن کچھ عرصے بعد انہوں نے اسے روم سے روانہ کر دیا۔ کلیسیا کی نگرانی میں، وہ جگہ جگہ جاتا رہا، یہاں تک کہ یہ واضح ہو گیا کہ وہ کبھی بھی رومی غلامی کے تابع نہیں ہو سکتا۔ اسے باغی قرار دے دیا گیا اور جہاں بھی ملے جانے کے لیے آزاد چھوڑ دیا گیا۔

Machine Translated by Google

بہتر اس کے بعد اس نے انگلینڈ کا رخ کیا اور پروٹسٹنٹ عقیدے کا اعتراف کرتے ہوئے، اینگلیکن چرچ میں شمولیت اختیار کی۔ دو سال کے مطالعے کے بعد، اس نے 1821میں اپنا مشن شروع کیا۔
جب وولف نے مسیح کی پہلی آمد کی عظیم سچائی کو ایک "دکھ کے آدمی، اور محنتوں سے آشنا" کے طور پر قبول کیا، تو اس نے یہ بھی دیکھا کہ پیشین گوئیاں اس کی طاقت اور شان کے ساتھ اس کی دوسری آمد کو بھی یکساں وضاحت کے ساتھ پیش کرتی ہیں۔ اور جب وہ اپنے لوگوں کو یسوع ناصری کی طرف موعودہ ہونے کے ناطے لے جانے کی کوشش کر رہا تھا، اور انسانوں کے گناہوں کی قربانی کے طور پر ذلت کے ساتھ ان کی پہلی آمد کی نشاندہی کرتا تھا، اس نے انہیں بادشاہ اور نجات دہندہ کے طور پر اپنی دوسری آمد کی تعلیم بھی دی۔

"یسوع ناصری، حقیقی مسیحا،" اُس نے کہا، "جس کے ہاتھ پاؤں چھیدے گئے تھے۔ جسے بھیڑ کے بچے کی طرح ذبح کرنے کے لیے لے جایا گیا تھا۔ جو ایک غمگین آدمی تھا اور مشقت میں تجربہ کار تھا۔ جو یہوداہ سے عصا اٹھانے کے بعد، اور اس کے پاؤں کے درمیان سے شریعت دینے کی طاقت، پہلی بار آئی، دوسری بار آسمان کے بادلوں میں آئے گا، اور فرشتہ کے نرسنگے کے ساتھ، اور پہاڑ پر کھڑا ہوگا۔ زیتون"؛ "اور تخلیق پر جو تسلط ایک بار آدم کو دیا گیا تھا اور اس کے ذریعے کھو دیا گیا تھا (جنرل ،(3:17 ؛1:26یسوع کو دیا جائے گا۔ وہ ساری زمین پر بادشاہ ہو گا۔ تخلیق کی آہیں اور نوحہ بند ہو جائیں گے، اور حمد اور تشکر کے گیت سنے جائیں گے... جب یسوع اپنے باپ کے جلال میں، مقدس فرشتوں کے ساتھ آئے گا... مردہ ایماندار پہلے جی اٹھیں گے 1)تھیس. I ؛16 :4کور ۔(15:23اسی کو ہم مسیحی پہلی قیامت کہتے ہیں۔ اس کے بعد، جانوروں کی بادشاہی اپنی نوعیت کو بدل دے گی (یسعیٰ ،(11:6-9اور یسوع کے تابع ہو جائے گی (زبور ۔(8عالمگیر امن غالب ہو گا... رب ایک بار پھر زمین کی طرف دیکھے گا اور کہے گا: دیکھو، سب کچھ بہت اچھا ہے۔

وولف کا خیال تھا کہ خداوند کی آمد قریب ہے اور اس کی پیشن گوئی کے ادوار کی تشریح نے ملر کے اشارہ کردہ وقت کے چند سالوں میں عظیم تکمیل کو پہنچایا۔ وہ لوگ جنہوں نے اس آیت پر اصرار کیا: "کوئی بھی اس دن اور گھڑی کے بارے میں نہیں جانتا"، یہ کہتے ہوئے کہ مردوں کو آمد کی قربت کے بارے میں کچھ نہیں جاننا چاہئے، وولف نے جواب دیا: "کیا ہمارے رب نے کہا ہے کہ دن اور گھڑی کبھی نہیں ہونی چاہئے؟ نہیں اس نے ہمیں زمانے کی نشانیاں دی ہیں، تاکہ ہم کم از کم اس کے آنے کے بارے میں جان سکیں، جیسا کہ کوئی انجیر کے درخت کے پتوں سے گرمیوں کی آمد کو جانتا ہے (متی ؟(24:32دانیال کو نہ صرف پڑھنا بلکہ اس کو سمجھنے کے لیے بھی؟ اعلان کیا کہ 'بہت سے لوگ ایک جگہ سے دوسری جگہ بھاگیں گے' (عبرانی لفظ کا مطلب وقت کا مشاہدہ کرنا اور سوچنا ہے)، اور 'علم' (وقت کے حوالے سے) 'کثیر ہو جائے گا' (ڈین. (12:4مزید برآں، ہمارے خُداوند۔ یہ کہنے کا ارادہ نہیں ہے کہ وقت کی قربت معلوم نہیں ہو گی، لیکن یہ کہ صحیح دن اور گھڑی مردوں کے علم کی دسترس میں نہیں ہوگی۔ اس نے کہا کہ وہ زمانے کی نشانیوں سے کافی پہچانے جائیں گے، اس مقصد کے لیے کہ ہمیں اس کے آنے کی تیاری کرنے پر آمادہ کریں، جیسا کہ نوح نے کشتی تیار کی تھی۔"

صحیفوں کی تشریح یا غلط تشریح کے مقبول نظام کے بارے میں، وولف نے لکھا: "عیسائی کلیسیا کا زیادہ تر حصہ صحیفوں کے واضح احساس سے ہٹ کر بدھ مت کے من گھڑت نظام کی طرف متوجہ ہو گیا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ مستقبل کے لیے انسانیت کی خوشی پرواز میں شامل ہوگی، اور فرض کریں کہ جب وہ یہودیوں کو پڑھیں گے۔

غیر قوموں کو سمجھنا چاہیے ؛ اور جب وہ یروشلم پڑھتے ہیں تو انہیں کلیسیا کو سمجھنا چاہیے ۔ جب اسے زمین کہا جاتا ہے، تو اس کا مطلب ہے جنت؛ اور خداوند کے آنے سے انہیں مشنری معاشروں کی ترقی کو سمجھنا چاہیے؛ اور رب کے گھر کے پہاڑ پر جانے کا مطلب ہے میتھوڈسٹوں کا ایک بہت بڑا اجتماع۔"

چوبیس سالوں تک، 1821سے 1845تک، وولف نے افریقہ میں بڑے پیمانے پر سفر کیا، مصر اور ایتھوپیا کا دورہ کیا۔ ایشیا سے ہوتے ہوئے، اس نے فلسطین، شام، فارس، ازبکستان اور ہندوستان کو عبور کیا۔ انہوں نے اپنے دورے کے دوران امریکہ کا دورہ بھی کیا۔

Machine Translated by Google

سینٹ ہیلینا کے جزیرے پر تبلیغ کی۔ وہ اگست 1837میں نیویارک پہنچا، اور اس شہر میں تقریر کرنے کے بعد، اس نے فلاڈیلفیا اور بالٹی مور میں تبلیغ کی اور آخر کار واشنگٹن چلے گئے۔ وہاں، انہوں نے کہا، "سابق صدر جان کوئنسی ایڈمز کی طرف سے کانگریس کے ایک ایوان میں پیش کردہ ایک تجویز کے ذریعے، اس قانون ساز ایوان نے مجھے ایک لیکچر کے لیے کانگریس ہال استعمال کرنے کی اجازت دی، جو میں نے ہفتے کے روز دیا، کانگریس کے تمام اراکین، ورجینیا کے بشپ، اور واشنگٹن کے پادریوں اور شہریوں کو۔ یہی اعزاز مجھے نیو جرسی اور پنسلوانیا کی حکومت کے اراکین نے دیا، جن کی موجودگی میں میں نے ایشیا میں اپنی تحقیق کے بارے میں بات کی۔ یسوع مسیح کی ذاتی بادشاہی "

ڈاکٹر وولف نے کسی یورپی اتھارٹی کے تحفظ کے بغیر انتہائی وحشیانہ ممالک کا سفر کیا، بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا اور ان گنت خطرات میں گھرا ہوا تھا۔
اسے مارا پیٹا گیا اور بھوکا مارا گیا، غلامی میں بیچا گیا اور تین بار موت کی سزا سنائی گئی۔ وہ ڈاکوؤں کا نشانہ بنتا تھا اور کبھی کبھی تقریباً پیاس سے مر جاتا تھا۔ ایک موقع پر اسے لوٹ لیا گیا اور اس کی ملکیت کی ہر چیز اس سے چھین لی گئی۔ اسے پہاڑوں سے سیکڑوں کلومیٹر پیدل سفر کرنے کے لیے چھوڑ دیا گیا تھا، اس کے چہرے پر برف پڑ رہی تھی اور اس کے پاؤں ننگے اور برفیلی زمین کے رابطے سے جم گئے تھے۔

جب اسے وحشی اور دشمن قبائل کے درمیان غیر مسلح نہ جانے کی تنبیہ کی گئی، تو اس نے اعلان کیا کہ وہ دعا، مسیح کے لیے جوش اور اس کی مدد پر اعتماد سے مسلح ہے۔ اُس نے کہا: "مجھے اپنے دل میں خدا اور اپنے پڑوسی کی محبت اور میرے ہاتھ میں بائبل بھی فراہم کی گئی ہے۔" وہ جہاں بھی گیا، اپنے ساتھ عبرانی اور انگریزی میں بائبل لے گیا۔ اپنے آخری سفر میں سے ایک کے بارے میں، اس نے کہا: "میں نے بائبل کو اپنے ہاتھ میں کھلا رکھا۔ میں نے محسوس کیا کہ میری طاقت کتاب میں ہے اور اس کی طاقت مجھے برقرار رکھے گی۔"

اس طرح وہ اپنی محنت میں اس وقت تک ثابت قدم رہا جب تک کہ فیصلے کا پیغام قابل رہائش دنیا کے ایک بڑے حصے تک نہ پہنچا دیا گیا۔ یہودیوں، ترکوں، فارسیوں، ہندوؤں اور بہت سی دوسری قومیتوں اور نسلوں میں، اس نے خدا کے کلام کو ان مختلف زبانوں میں تقسیم کیا، اور ہر جگہ مسیحا کی آنے والی بادشاہی کا اعلان کیا۔

ازبکستان کے ذریعے اپنے سفر میں، اسے رب کی جلد واپسی کے نظریے کا سامنا کرنا پڑا جس کا دعویٰ ایک دور دراز اور الگ تھلگ لوگوں نے کیا تھا۔ یمن کے عربوں کے بارے میں، انہوں نے کہا: "ان کے پاس 'سیرا' نامی کتاب ہے، جس میں مسیح کی دوسری آمد اور اس کی شان میں بادشاہی کے بارے میں معلومات موجود ہیں، اور وہ سن 1840میں عظیم واقعات کے رونما ہونے کی توقع رکھتے ہیں۔" "یمن میں میں نے ریکابیوں کے ساتھ چھ دن گزارے، وہ شراب نہیں پیتے، انگور کے باغ نہیں لگاتے، وہ بیج نہیں بوتے، اور خیموں میں رہتے ہیں، انہیں یونادب بن ریکاب کے الفاظ یاد ہیں۔ ان میں بچے بھی تھے۔ دان کے قبیلے سے اسرائیل کا... جو ریکاب کے بیٹوں کے ساتھ آسمان کے بادلوں میں مسیح کے جلد آنے کا انتظار کر رہے ہیں۔

اسی طرح کا عقیدہ ٹارٹری میں ایک اور مشنری نے پایا۔ ایک تاتار پادری نے مشنری سے پوچھا کہ مسیح دوسری بار کب آئے گا۔
جب مشنری نے جواب دیا کہ وہ اس کے بارے میں کچھ نہیں جانتا، تو پادری ایک ایسے شخص کی اس لاعلمی پر بہت حیران ہوا جس نے بائبل کے استاد ہونے کا دعویٰ کیا، اور پیشین گوئی کی بنیاد پر اپنے عقیدے کا اعلان کیا کہ مسیح 1844 میں آئے گا۔

1826کے اوائل میں، انگلینڈ میں آمد کے پیغام کی تبلیغ شروع ہو گئی۔ وہاں کی تحریک نے امریکہ کی طرح متعین شکل اختیار نہیں کی۔ آمد کا صحیح وقت عام طور پر اتنا نہیں سکھایا گیا تھا، لیکن مسیح کی طاقت اور جلال میں آنے والی عظیم سچائی کا بلند آواز سے اعلان کیا گیا تھا۔ اور یہ صرف اختلاف کرنے والوں اور غیر موافقت پسندوں میں نہیں ہے۔ مورانٹے بروک، ایک انگریز مصنف، بیان کرتا ہے کہ اینگلیکن چرچ کے تقریباً سات سو پادری اس "بادشاہی کی خوشخبری" کی تبلیغ میں شامل تھے۔ لارڈز کے آنے کے وقت کے طور پر 1844کی طرف اشارہ کرنے والا پیغام بھی برطانیہ میں دیا گیا تھا۔ ریاستہائے متحدہ سے ایڈونٹسٹ اشاعتیں بڑے پیمانے پر پھیلائی گئیں۔ انگلستان میں کتابیں اور رسالے دوبارہ شائع ہوئے۔ اور

Machine Translated by Google

1842میں، رابرٹ ونٹر، پیدائشی طور پر ایک انگریز جس نے امریکہ میں ایڈونٹسٹ عقیدہ حاصل کیا تھا، رب کی آمد کا اعلان کرنے کے لیے اپنے آبائی ملک واپس آیا۔ بہت سے لوگ اس کام میں شامل ہو گئے اور انگلستان کے مختلف حصوں میں فیصلے کا پیغام سنایا گیا۔

جنوبی امریکہ میں، پادریوں کی بربریت اور بددیانتی کے درمیان، لاکونزا، ایک ہسپانوی جیسوئٹ، نے صحیفوں کو جان لیا اور اس طرح مسیح کی واپسی کی قربت کے بارے میں سچائی حاصل کی۔ انتباہ دینے اور خواہش کرنے پر مجبور ہو کر، تاہم، روم کی مذمت سے بچنے کے لیے، اس نے اپنے خیالات کو "ربی بن اسرائیل" کے تخلص سے شائع کیا، جو خود کو ایک تبدیل شدہ یہودی کے طور پر پیش کرتا تھا۔ لاکونزا 81ویں صدی میں رہتا تھا، لیکن یہ 1825کے آس پاس تھا کہ اس کی کتاب، لندن شہر میں داخل ہونے کے بعد، انگریزی زبان میں ترجمہ کی گئی۔ اس کی اشاعت نے اس دلچسپی کو مزید گہرا کرنے کا کام کیا جو انگلینڈ میں دوسری آمد کے موضوع پر پہلے ہی بیدار ہو رہی تھی۔

81ویں صدی میں، بینگل، ایک لوتھران پادری، مشہور عالم اور بائبل کے نقاد تھے، نے جرمنی میں اس نظریے کی تعلیم دی۔ اپنی تعلیم مکمل کرنے کے بعد، بینگل نے اپنے آپ کو الہیات کے مطالعہ کے لیے وقف کر دیا تھا، جس کی طرف اس کی روح کا سنجیدہ اور مذہبی کردار، جو اس کی تعلیم اور نظم و ضبط سے گہرا اور مضبوط ہوا، فطری طور پر اس کی طرف مائل ہوا۔
ان سے پہلے اور بعد میں آنے والے غور و فکر کے دوسرے نوجوانوں کی طرح اسے بھی مذہبی نوعیت کے شکوک و شبہات اور مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ اور وہ بہت جذبات کے ساتھ ذکر کرتا ہے، 'بہت سے تیروں کا جنہوں نے اس کے غریب دل کو چھید لیا اور اس کی جوانی کے وقت کو برداشت کرنا بہت مشکل بنا دیا۔' مذہبی آزادی، اس بات پر اصرار کرتے ہوئے کہ "ہر معقول آزادی ان لوگوں کو دی جائے جو ضمیر کی طاقت سے، قائم شدہ کلیسیا سے دستبردار ہونے کے لیے مجبور محسوس کرتے ہیں۔" اس پالیسی کے اچھے اثرات اب بھی ان کے آبائی صوبے میں محسوس کیے جا رہے ہیں۔

یہ وہ وقت تھا جب وہ مکاشفہ 21پر "ایڈونٹ سنڈے" کے لیے ایک واعظ تیار کر رہا تھا، کہ مسیح کی دوسری آمد کی روشنی بنجیل کے ذہن پر چمکی۔ Apocalypseکی پیشین گوئیاں اس کی سمجھ پر نازل ہوئیں جیسا کہ پہلے کبھی نہیں ہوا تھا۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش کردہ مناظر کی شاندار اہمیت اور اعلیٰ شان و شوکت کے احساس سے مجبور ہو کر وہ تھوڑی دیر کے لیے موضوع کے بارے میں غور و فکر سے ہٹنے پر مجبور ہو گئے۔ منبر میں اس موضوع نے اپنی پوری قوت اور جانفشانی کے ساتھ دوبارہ ان کے سامنے پیش کیا۔ اس کے بعد سے اس نے اپنے آپ کو پیشین گوئیوں کا مطالعہ کرنے کے لیے وقف کر دیا، خاص طور پر Apocalypseکی، اور جلد ہی نتیجہ اخذ کیا اور یقین کیا کہ وہ مسیح کی آمد کی قربت کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ دوسری آمد کے وقت کے طور پر اس نے جس تاریخ کا تعین کیا وہ اس سے صرف چند سال مختلف تھا جسے بعد میں ملر نے برقرار رکھا۔

بینگل کی تحریروں کا پورے عیسائیت میں پرچار کیا گیا۔ پیشن گوئی کے بارے میں ان کے خیالات کو ان کے آبائی علاقے وورٹمبرگ میں اور کسی حد تک جرمنی کے دیگر حصوں میں بھی پذیرائی ملی۔ ان کی موت کے بعد بھی یہ تحریک جاری رہی اور جرمنی میں ایڈونٹ کا پیغام سنا گیا جبکہ دوسرے ممالک میں بھی لوگوں کی توجہ مبذول کرائی گئی۔ پہلے پہل کچھ مومنین روس گئے اور وہاں کالونیاں بنائیں۔ اس طرح، مسیح کے قریب آنے کا عقیدہ ابھی تک اس ملک میں جرمن گرجا گھروں کے ذریعے برقرار ہے۔

فرانس اور سوئٹزرلینڈ میں بھی روشنی چمکی۔ جنیوا میں، جہاں فارل اور کیلون نے اصلاح کی سچائیوں کو پھیلایا تھا، گاؤسن نے دوسری آمد کے پیغام کی تبلیغ کی۔ ایک طالب علم کے طور پر، گاؤسن کو اس عقلیت پسند جذبے کا سامنا کرنا پڑا جس نے 81ویں صدی کے آخر اور 91ویں صدی کے اوائل میں پورے یورپ پر حملہ کیا۔ وزارت میں داخل ہونے کے بعد وہ نہ صرف حقیقی عقیدے سے ناواقف تھے بلکہ شکوک و شبہات کی طرف مائل بھی تھے۔ جوانی میں وہ پیشین گوئیوں کے مطالعہ میں دلچسپی رکھتا تھا۔

رولن کی قدیم تاریخ کو پڑھنے کے بعد ، اس کی توجہ ڈینیئل کے دوسرے باب کی طرف مبذول ہوئی، اور گاؤسن اس شاندار درستگی پر حیران ہوا جس کے ساتھ پیشن گوئی پوری ہوئی، جیسا کہ اس نے خود مؤرخ کے بیان میں دیکھا تھا۔ وہاں

Machine Translated by Google

صحیفوں کے الہام کی گواہی تھی، جس نے حالیہ برسوں کے خطرات کے درمیان ایک اینکر کے طور پر اس کی خدمت کی۔ وہ عقلیت پسندی کی تعلیمات سے مطمئن نہیں ہو سکتا تھا، اور بائبل کا مطالعہ کرنے اور واضح روشنی کی تلاش میں، وہ ایک خاص وقت کے بعد، ایک مثبت ایمان کی طرف لے گیا تھا۔

جیسا کہ اس نے پیشین گوئیوں کی تحقیق جاری رکھی، وہ سمجھ گیا کہ خُداوند کی آمد قریب ہے۔ اس عظیم سچائی کی سنجیدگی اور اہمیت سے متاثر ہو کر اس نے اسے لوگوں تک پہنچانا چاہا۔ لیکن یہ عام عقیدہ کہ ڈینیئل کی پیشین گوئیاں اسرار تھیں اور سمجھی نہیں جا سکتی تھیں اس کی راہ میں ایک سنگین رکاوٹ تھی۔ اس نے آخر کار اپنا ذہن بنا لیا، جیسا کہ فارل نے ماضی میں کیا تھا۔

جنیوا کی انجیلی بشارت، بچوں سے شروع ہوئی، جس کے ذریعے اس نے والدین کی دلچسپی کی امید ظاہر کی۔

اس نے اس کام میں اپنے مقاصد کے بارے میں بات کرتے ہوئے کہا: "میری خواہش ہے کہ یہ سمجھا جائے کہ یہ اس لیے نہیں ہے کہ میں اسے معمولی اہمیت کا حامل سمجھتا ہوں، بلکہ اس کے برعکس، اس کی عظیم قیمت کی وجہ سے، میں اسے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ایک واقف طریقہ، اور یہ کہ میں نے بچوں کو مخاطب کیا۔
میں چاہتا تھا کہ مجھے سنا جائے، اور مجھے ڈر تھا کہ اگر میں نے پہلے بالغوں کو مخاطب کیا تو مجھے نہیں سنا جائے گا۔ اس لیے میں نے نوجوانوں کے پاس جانے کا فیصلہ کیا۔ میں بچوں کے سامعین کو جمع کرتا ہوں؛ اگر گروپ بڑھتا ہے؛ اگر آپ دیکھتے ہیں کہ وہ دلچسپی سے سنتے ہیں اور خوش ہوتے ہیں۔ اگر وہ اس موضوع کو سمجھتے ہیں اور اس کی وضاحت کرتے ہیں، تو میں اس بات کو یقینی بناتا ہوں کہ میں جلد ہی دوسرا سیشن شروع کر سکتا ہوں، اور اس کے نتیجے میں بالغ لوگ دیکھیں گے کہ یہ بیٹھ کر مطالعہ کرنے کے قابل ہے۔
جب یہ ہو جاتا ہے تو وجہ جیت جاتی ہے۔"
کوشش کامیاب رہی۔ بچوں سے بات کرتے تو بڑے لوگ سننے آتے۔ اس کے چرچ کی گیلریاں توجہ دینے والے سامعین سے بھری ہوئی تھیں۔ ان میں اعلیٰ سماجی حیثیت اور علم کے حامل افراد تھے، جنیوا جانے والے اجنبی اور غیر ملکی بھی تھے۔ چنانچہ پیغام کو دوسرے حصوں میں لے جایا گیا۔

اپنی کامیابی سے حوصلہ افزائی کرتے ہوئے، Gaussenنے فرانسیسی بولنے والے گرجا گھروں میں پیشن گوئی کی کتابوں کے مطالعہ کو فروغ دینے کی امید میں اپنے اسباق کو شائع کیا۔ "بچوں کو دی گئی ہدایات شائع کرنا،" گاؤسن نے کہا، "بچوں کو یہ کہنا ہے کہ جو اکثر ایسی کتابوں کو جھوٹے بہانے سے نظرانداز کر دیتے ہیں کہ وہ ناقابل فہم ہیں: 'جب ہمارے بچے انہیں سمجھتے ہیں تو انہیں سمجھنا کیسے مشکل ہو سکتا ہے؟'" وہ مزید کہتے ہیں۔ : "میری بڑی خواہش تھی کہ اگر ممکن ہو تو پیشین گوئیوں کے علم کو اپنے ریوڑ میں مقبول بناؤں۔" "کوئی مطالعہ نہیں ہے، واقعی، یہ مجھے وقت کی ضروریات کو بہتر طور پر پورا کرنے کے لئے لگتا ہے۔" "یہ اسی کے ذریعے ہے کہ ہمیں آنے والی مصیبت کے لیے تیاری کرنی چاہیے، اور یسوع مسیح کا انتظار کرنا چاہیے۔"

فرانسیسی زبان میں سب سے ممتاز اور پیارے مبلغین میں سے ایک ہونے کے باوجود، گاؤسن کو، کچھ عرصے بعد، کلیسیائی کیٹیکزم کے بجائے، نوجوانوں کو پڑھانے میں بائبل کا استعمال کرنے کے اہم جرم کی وجہ سے وزارت سے معطل کر دیا گیا تھا۔ تقریباً مثبت ایمان سے عاری۔ بعد میں وہ ایک مذہبی اسکول میں استاد بن گیا اور، اتوار کے دن، بچوں سے خطاب کرتے اور انہیں صحیفوں کی تعلیم دیتے ہوئے، ایک کیٹیکسٹ کے طور پر اپنا کام جاری رکھا۔ نبوت پر ان کے کاموں نے بھی شدید دلچسپی پیدا کی۔ اپنی پروفیسری سے، پریس کے ذریعے، اور بچوں کے استاد کے طور پر اپنے پسندیدہ پیشے کے ذریعے، گاؤسن نے کئی سالوں تک وسیع اثر و رسوخ کا مظاہرہ کیا، اور بہت سے لوگوں کی توجہ ان پیشین گوئیوں کے مطالعہ کی طرف مبذول کرنے کے لیے ایک آلہ کے طور پر کام کیا جس میں رب کی اگلی آمد

اسکینڈینیویا میں، آمد کے پیغام کی تبلیغ کی گئی اور بہت دلچسپی پیدا کی گئی۔ بہت سے لوگ مسیح کے نام پر معافی مانگتے ہوئے اپنے گناہوں کا اعتراف کرنے اور ترک کرنے کے لیے اپنی لاپرواہی سے بیدار ہوئے ہیں۔ لیکن ریاستی چرچ کے پادریوں نے اس تحریک کی مخالفت کی، اور اپنے اثر و رسوخ کے ذریعے پیغام کی تبلیغ کرنے والے کچھ لوگوں کو جیل میں ڈال دیا گیا۔ بہت سی جگہوں پر جہاں خُداوند کی آنے والی آمد کے مبلغین کو اس طرح خاموش کر دیا گیا ہے، وہاں خُدا نے پیغام بھیجنے کے لیے مناسب سمجھا ہے۔

Machine Translated by Google

معجزانہ، چھوٹے بچوں کے ذریعے. چونکہ وہ نابالغ تھے، اس لیے ریاستی قانون ان پر کوئی پابندی نہیں لگا سکتا تھا، اور اس لیے انھیں چھیڑ چھاڑ کیے بغیر بولنے کی اجازت تھی۔

یہ تحریک بنیادی طور پر سب سے عاجز طبقے کے درمیان ہوئی، اور لوگ انتباہ سننے کے لیے سادہ ترین کارکنوں کے گھروں میں جمع ہوئے۔
بچے مبلغین خود، زیادہ تر، غریب جھونپڑیوں میں رہنے والے تھے۔
ان میں سے بعض کی عمریں چھ یا آٹھ سال سے زیادہ نہیں تھیں۔ اور، جب کہ ان کی زندگیوں نے گواہی دی کہ وہ نجات دہندہ سے محبت کرتے ہیں اور خدا کے مقدس احکام کی فرمانبرداری میں زندگی گزارنے کی کوشش کرتے ہیں، مجموعی طور پر، انہوں نے صرف اس قابلیت اور ذہانت کا مظاہرہ کیا جو عام طور پر اس عمر کے بچوں میں دیکھا جاتا ہے۔ جب لوگوں کے سامنے، تاہم، یہ واضح تھا کہ وہ ایک ایسے اثر و رسوخ سے متاثر ہوئے تھے جو ان کے قدرتی تحفوں سے بالاتر تھا۔ اُن کی آواز اور انداز بدل گیا، اور اُنہوں نے پوری طاقت کے ساتھ فیصلے کی وارننگ دی، صحیفوں کے بالکل الفاظ استعمال کیے: "خدا سے ڈرو، اور اُس کی تمجید کرو، کیونکہ اُس کے فیصلے کا وقت آ گیا ہے۔" انہوں نے لوگوں کے گناہوں کی سرزنش کی، نہ صرف بدکاری اور برائی کی مذمت کی، بلکہ دنیا پرستی اور ارتداد کی مذمت کی، اور اپنے سننے والوں کو آنے والے غضب سے جلدی سے بھاگنے کی نصیحت کی۔

لوگ کانپتے ہوئے سنتے رہے۔ خُدا کی قائل کرنے والی روح نے اُن کے دلوں سے بات کی۔ بہت سے لوگوں کو نئی اور گہری دلچسپی کے ساتھ صحیفوں کو تلاش کرنے کے لیے لے جایا گیا؛ غیر اخلاقی اور غیر اخلاقی لوگوں نے ان کی زندگی کو سیدھا کر لیا۔ دوسروں نے اپنی بے ایمانی کو چھوڑ دیا۔ ایسا کام کیا گیا کہ ریاستی چرچ کے پادری بھی یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئے کہ اس تحریک میں خدا کا ہاتھ ہے۔

یہ خدا کی مرضی تھی کہ نجات دہندہ کے آنے کی خبر سکینڈے نیویا کے ممالک میں دی جائے؛ اور جب اُس کے بندوں کی آواز خاموش ہو گئی تو اُس نے اپنا رُوح بچوں پر ڈالا تاکہ کام پورا ہو۔ جب یسوع یروشلم کے قریب پہنچے تو خوشی سے بھرے ہوئے ہجوم کے ساتھ جو فتح کی آوازوں اور کھجور کی شاخوں کے لہرانے کے ساتھ اسے ابن ڈیوڈ کے طور پر تعریف کر رہے تھے، غیرت مند فریسیوں نے اس سے کہا کہ وہ انہیں خاموش کر دیں۔ لیکن یسوع نے ان کو جواب دیا کہ یہ سب پیشین گوئی کی تکمیل ہے اور اگر وہ آوازیں خاموش ہو جائیں تو پتھر خود ہی چیخیں گے۔ لوگوں نے، پادریوں اور شہزادوں کی دھمکیوں سے خوفزدہ ہو کر، یروشلم کے دروازوں میں داخل ہوتے ہی اپنی خوشی کا اعلان کرنا چھوڑ دیا۔ لیکن پھر بچے، ہیکل کے صحن میں، کھجور کی شاخیں لہراتے ہوئے، کورس گاتے ہوئے، پکار رہے تھے: "داؤد کے بیٹے کو ہوسنا!" (متی 21:8-16)۔
جب فریسیوں نے سخت ناراض ہو کر اس سے کہا: کیا تم سنتے ہو کہ یہ لوگ کیا کہتے ہیں؟ جیسا کہ خدا نے مسیح کی پہلی آمد کے وقت بچوں کے ذریعے کام کیا، اسی طرح اس نے اپنی دوسری آمد کے پیغام کو پہنچانے میں ان کے ذریعے کام کیا۔ خدا کا کلام پورا ہونا چاہیے تاکہ نجات دہندہ کی آمد کا اعلان تمام لوگوں، زبانوں اور قوموں کو دیا جائے۔

Guilherme Millerاور اس کے ساتھیوں کو امریکہ میں اس انتباہ کی تبلیغ کا مشن دیا گیا تھا۔ یہ ملک عظیم ایڈونٹ تحریک کا مرکز بن گیا۔
یہیں پر پہلے فرشتے کے پیغام کی پیشین گوئی کی سب سے براہ راست تکمیل ہوئی۔
ملر اور اس کے ساتھیوں کی تحریروں کو دور دراز علاقوں میں لے جایا گیا۔ پوری دنیا میں، جہاں کہیں بھی مشنری گھس گئے، مسیح کی جلد واپسی کی خوش کن خبر بھیجی گئی۔ ہر جگہ لازوال خوشخبری کا پیغام پھیلایا گیا: "خدا سے ڈرو، اور اس کی تمجید کرو؛ کیونکہ اس کے فیصلے کا وقت آ گیا ہے۔"

ان پیشین گوئیوں کی گواہی جو 1844کے موسم بہار میں مسیح کی آمد کی طرف اشارہ کرتی تھی لوگوں کے ذہنوں پر گہرا قبضہ جما لیا۔ جیسے جیسے پیغام ایک ریاست سے دوسری ریاست میں گیا، ہر طرف بڑی دلچسپی تھی۔ بہت سے لوگ اس بات پر قائل تھے کہ عہد نبوی سے جو دلائل نکالے گئے تھے وہ درست تھے اور اپنی رائے کے غرور کو قربان کرتے ہوئے انہیں بخوشی سچائی مل گئی۔ کچھ

Machine Translated by Google

پادریوں نے اپنے فرقہ وارانہ خیالات اور احساسات کو ایک طرف رکھ دیا اور اپنی تنخواہوں اور گرجا گھروں کو ترک کر کے یسوع کی آمد کا اعلان کرنے میں متحد ہو گئے۔ تاہم، نسبتاً کم پادری تھے جنہوں نے اس پیغام کو قبول کیا۔ اس طرح یہ بڑے حصے میں، عاجز عام لوگوں کے ہاتھوں میں چلا گیا۔ کسانوں نے کھیت، مکینکس نے اپنے اوزار، تاجروں نے اپنا سامان، پیشہ وروں نے اپنی پوزیشنیں چھوڑ دیں۔ ان تمام باتوں کے باوجود جو کام کیا جانا تھا اس کے مقابلے میں کارکنوں کی تعداد کم تھی۔ ایک بے دین کلیسیا اور بدکاری میں پڑی دنیا کی حالت سچے چوکیداروں کی روحوں پر ایک بھاری بوجھ تھی، اور انہوں نے خوشی سے مشقت، تنگدستی اور تکالیف کو برداشت کیا، تاکہ وہ لوگوں کو نجات کی طرف توبہ کی طرف بلائیں۔ اگرچہ شیطان کی طرف سے مخالفت کی گئی، کام مستقل طور پر جاری رہا اور آنے والی سچائی کو ہزاروں لوگوں نے قبول کیا۔

ہر جگہ چھیدنے والی گواہی سنائی دی، گنہگاروں کو خبردار کیا گیا، دنیاوی اور کلیسیا دونوں، آنے والے غضب سے بھاگنے کے لیے۔ یوحنا بپتسمہ دینے والے، مسیح کے پیش رو کی طرح، مبلغین نے کلہاڑی کو درخت کی جڑ پر ڈال دیا، اور ہر ایک کو تاکید کی کہ وہ توبہ کے لائق پھل لائے۔ ان کی ہلچل مچانے والی اپیلیں امن اور سلامتی کی یقین دہانیوں کے بالکل برعکس تھیں جو انہوں نے مقبول منبروں سے سنی تھیں۔ اور جہاں بھی پیغام پہنچایا گیا، اس نے لوگوں کو منتقل کیا۔ صحیفے کی سادہ، براہ راست گواہی، روح القدس کی طاقت سے روح تک پہنچتی ہے، اپنے ساتھ یقین کا ایک ایسا وزن لے کر جاتی ہے جس کی مکمل مزاحمت کر سکتے ہیں۔ ان کی جھوٹی حفاظت سے مذہبی پیشوائی کرنے والے لرز گئے۔ اُنہوں نے اُس کی ارتداد، دنیا پرستی اور بے اعتقادی، اُس کا غرور اور خود غرضی دیکھا۔ بہت سے لوگوں نے توبہ اور ذلت کے ساتھ رب کو تلاش کیا۔ وہ محبتیں جو اتنی دیر تک زمینی چیزوں سے چمٹی ہوئی تھیں اب آسمان پر قائم ہو چکی تھیں، خدا کی روح ان پر ٹھہر گئی، اور نرم دل اور محکوم دلوں کے ساتھ، وہ متحد ہو کر پکارنے لگے، "خدا سے ڈرو، اور اس کی تمجید کرو۔ اس کے فیصلے کا وقت آ گیا ہے۔"

آنسوؤں میں، گنہگاروں نے پوچھا: "مجھے نجات پانے کے لیے کیا کرنا چاہیے؟"
وہ لوگ جن کی زندگیاں بے ایمانی کی وجہ سے نشان زد ہو چکی تھیں وہ معاوضہ لینے کے خواہشمند تھے۔ وہ تمام لوگ جنہوں نے مسیح میں سکون پایا چاہتے تھے کہ دوسرے بھی اس برکت میں شریک ہوں۔ والدین کے دل اپنے بچوں کی طرف اور بچوں کے دل اپنے والدین میں بدل گئے۔ غرور اور ریزرو کی رکاوٹیں ٹوٹ گئیں۔ مخلصانہ اعترافات کیے گئے، اور خاندان کے افراد نے اپنے قریبی اور عزیز ترین لوگوں کی نجات کے لیے کام کیا۔ پرجوش شفاعت کی آواز اکثر سنائی دیتی تھی۔ ہر طرف گہری اذیت میں مبتلا روحیں خدا سے التجا کر رہی تھیں۔ بہت سے لوگ اپنے گناہوں کی معافی کے یقین کے لیے، یا اپنے رشتہ داروں یا پڑوسیوں کی تبدیلی کے لیے ساری رات دعا میں لڑتے رہے۔

تمام کلاسز ایڈونٹسٹ میٹنگز پر مرکوز تھیں۔ امیر اور غریب، عظیم اور عاجز، وہ مختلف وجوہات کی بناء پر دوسری آمد کے نظریے کو سننے کے لیے بے چین تھے۔ رب نے مخالفت کے جذبے کو قابو میں رکھا جبکہ اس کے بندوں نے اپنے ایمان کی وجوہات بیان کیں۔ بعض اوقات ساز کمزور ہوتا تھا۔ لیکن خدا کی روح نے اس کی سچائی کو طاقت دی۔ ان مجالس میں مقدس فرشتوں کی موجودگی محسوس کی جاتی تھی اور بہت سے لوگ روزانہ مومنین میں شامل ہوتے تھے۔ جیسا کہ مسیح کے جلد آنے کے شواہد دہرائے جا رہے تھے، وسیع ہجوم نے مکمل خاموشی سے پختہ الفاظ کو سنا۔ آسمان اور زمین ایک دوسرے کے قریب آتے دکھائی دے رہے تھے۔ خدا کی طاقت بوڑھے، جوان اور ادھیڑ عمر میں یکساں محسوس کی گئی۔ مرد ہونٹوں پر تعریف لیے اپنے گھروں کو چلے گئے اور رات کی خاموش فضاؤں میں مسرت آمیز آواز گونجنے لگی۔ ان اجلاسوں میں شرکت کرنے والا کوئی بھی شخص گہری دلچسپی کے مناظر کو کبھی نہیں بھول سکتا تھا۔

مسیح کی آمد کے لیے ایک مقررہ وقت کے اعلان نے تمام طبقوں کے بہت سے لوگوں کی طرف سے، پادری سے لے کر منبر میں، تک، کی طرف سے شدید مخالفت کو جنم دیا۔

Machine Translated by Google

دلیر ترین گنہگار. پیشینگوئی کے الفاظ پورے ہوئے: "آخری دنوں میں ٹھٹھا کرنے والے آئیں گے، اپنی خواہشات کے مطابق چلیں گے، اور کہیں گے کہ اُس کے آنے کا وعدہ کہاں ہے؟ کیونکہ جب سے باپ دادا سو گئے ہیں، سب کچھ ویسا ہی ہے جیسا کہ وہ شروع سے تھا۔ تخلیق." (II Pet. 3:3)اور ۔(4بہت سے جنہوں نے نجات دہندہ سے محبت کرنے کا دعویٰ کیا انہوں نے اعلان کیا کہ وہ دوسری آمد کے نظریے کے مخالف نہیں ہیں۔ وہ صرف ایک متعین وقت کی ترتیب کے خلاف تھے۔ لیکن خدا کی تلاش کرنے والی آنکھیں ان کے دلوں کو پڑھتی ہیں۔ وہ مسیح کے آنے کے بارے میں نہیں سننا چاہتے تھے کہ وہ انصاف کے ساتھ دنیا کا فیصلہ کریں۔ وہ بے وفا نوکر تھے۔ اُن کے کام اُس خُدا کے امتحان میں نہیں پڑیں گے جو دلوں کو تلاش کرتا ہے اور وہ خُداوند سے ملنے سے ڈرتے ہیں۔ مسیح کی پہلی آمد کے دنوں میں یہودیوں کی طرح، وہ اُسے سلام کرنے کے لیے تیار نہیں تھے۔ انہوں نے نہ صرف بائبل کے واضح دلائل کو سننے سے انکار کیا بلکہ ان لوگوں کا بھی مذاق اڑایا جو خداوند کا انتظار کر رہے تھے۔

شیطان اور اس کے فرشتوں نے مسیح اور مقدس فرشتوں کے چہرے پر خوشی کا اظہار کیا اور ان کی توہین کی، کیونکہ اس کے دعویدار لوگوں کی اس سے اتنی کم محبت تھی کہ وہ اس کے ظہور کی خواہش نہیں رکھتے تھے۔

"کوئی بھی اس دن اور گھڑی کے بارے میں نہیں جانتا ہے،" یہ دلیل تھی جو ایڈونٹ عقیدے کے منکروں کی طرف سے اکثر پیش کی جاتی تھی۔
مقدس متن کہتا ہے: "اس دن اور گھڑی کے بارے میں کوئی نہیں جانتا، نہ آسمان میں فرشتے، نہ بیٹا، لیکن صرف میرا باپ۔" (میٹ ۔(24:36رب کا انتظار کرنے والوں کی طرف سے اس حوالے کی واضح اور ہم آہنگ وضاحت کی گئی، اور مخالفین کی طرف سے اس کے غلط استعمال کو واضح کیا گیا۔ یہ الفاظ مسیح نے زیتون کے پہاڑ پر شاگردوں کے ساتھ یادگار گفتگو میں کہے تھے، جب وہ آخری بار ہیکل سے نکلے تھے۔ حواریوں نے سوال کیا تھا کہ "تیرے آنے اور دنیا کے خاتمے کی نشانی کیا ہو گی؟" یسوع نے ان کو نشانیاں دی اور کہا، "جب تم یہ سب چیزیں دیکھو تو جان لو کہ وہ دروازے پر قریب ہے۔" (متی 24:3اور ۔(33رب کا ایک قول دوسرے کو تباہ کرنے کے لیے نہیں بولا جاتا۔ اگرچہ کوئی بھی اس کے آنے کے دن یا گھڑی کو نہیں جانتا ہے، ہمیں اس کے بارے میں ہدایت دی جاتی ہے اور یہ جاننے کی ضرورت ہوتی ہے کہ یہ کب قریب ہے۔ مزید برآں، ہمیں یہ سکھایا جاتا ہے کہ انتباہ سے لاتعلق رہنا، اس کے بارے میں جاننے سے انکار کرنا، یا یہ جاننے سے غفلت برتنا کہ جب اس کی آمد قریب ہے، ہمارے لیے اتنا ہی مہلک ہو گا جیسا کہ نوح کے زمانے میں رہنے والوں کے لیے تھا۔ نہ جانے کب سیلاب آئے گا۔ اور اسی باب میں درج تمثیل وفادار بندے کو بے وفا سے متصادم کرتی ہے اور اس پر لعنت بھیجتی ہے جس نے اپنے دل میں کہا: "میرا رب دیر سے آئے گا۔" یہ ظاہر کرتا ہے کہ مسیح کس روشنی میں مشاہدہ کرے گا اور ان لوگوں کو انعام دے گا جو وہ اپنے آنے کو دیکھتے اور منادی کرتے ہوئے پائے گا، نیز ان لوگوں کو جو اس کا انکار کرتے ہیں۔ "اس لیے دیکھتے رہو،" وہ کہتا ہے۔ "مبارک ہے وہ بندہ جسے خداوند آکر اس طرح خدمت کرتے ہوئے پائے۔" (متی -24:42

۔(51"اگر تم نہ جاگے تو میں چور کی طرح تم پر آؤں گا اور تم نہیں جانو گے کہ کس گھڑی میں تم پر آؤں گا۔" (مکاشفہ ۔(3:3

پولس ایک ایسے طبقے کی بات کرتا ہے جس کے سامنے خُداوند کا ظہور غیر متوقع ہو گا: "خُداوند کا دن رات کو چور کی طرح آئے گا؛ کیونکہ جب وہ کہتے ہیں، امن اور سلامتی ہے، تو اچانک تباہی اُن پر آئے گی۔ .. اور وہ کسی صورت بچ نہیں پائیں گے۔" اور اُس نے مزید کہا، اُن لوگوں کے لیے جو نجات دہندہ کی انتباہ پر دھیان دیتے ہیں: "بھائیو، اب آپ اندھیرے میں نہیں ہیں، کہ وہ دن چور کی طرح آپ پر آ پڑے، کیونکہ تم سب نور کے بچے اور دن کے بچے ہو: ہم ہیں۔ نہ رات اور نہ اندھیرے کا۔" 1)تھیس. ۔(5-5:2

اس طرح یہ ظاہر کیا گیا کہ کلام پاک ان مردوں کے لیے کوئی ضمانت نہیں دیتا جو مسیح کی آمد کے بارے میں لاعلمی میں رہتے ہیں۔ لیکن جو لوگ حق کو رد کرنے کا صرف ایک بہانہ چاہتے تھے انہوں نے اس وضاحت پر کان بند کر لیے۔ اور الفاظ، "اس دن اور گھڑی کے بارے میں کوئی نہیں جانتا،" جرات مندانہ طنز کرنے والوں اور یہاں تک کہ مسیح کے دعویدار خادموں کے ذریعہ بھی دہرایا جاتا رہا۔

جب لوگ بیدار ہوئے اور نجات کی راہ کے بارے میں پوچھنے لگے

Machine Translated by Google

خدا کے کلام کی غلط تشریحات کے ذریعے اپنے خوف کو پرسکون کرنے کی کوشش کرتے ہوئے مذہبی اساتذہ ان کے اور سچائی کے درمیان آ گئے۔ بے وفا چوکیدار بڑے دھوکے باز کے کام میں شامل ہو گئے، پکارتے ہوئے: "امن، سلامتی!"، جب خدا نے امن کی بات نہیں کی تھی۔ مسیح کے زمانے کے فریسیوں کی طرح، بہت سے لوگوں نے آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونے سے انکار کیا اور داخل ہونے والوں کو روکا۔ ان جانوں کا خون تیرے ہاتھ سے درکار ہوگا۔

گرجا گھروں میں سب سے زیادہ عاجزی اور تقدس عام طور پر سب سے پہلے پیغام وصول کرنے والے تھے۔ وہ لوگ جنہوں نے اپنے لیے بائبل کا مطالعہ کیا وہ پیشن گوئی کے بارے میں مشہور آراء کے غیر صحیفائی کردار کو دیکھنے میں ناکام نہیں ہو سکتے تھے، اور جہاں بھی لوگ پادریوں کے اثر و رسوخ کے زیرِ اثر نہیں تھے، جہاں بھی انہوں نے اپنے لیے خُدا کے کلام کو تلاش کیا، اُس کی آمد کا عقیدہ۔ اس کے الہی اختیار کو قائم کرنے کے لیے صرف صحیفوں سے موازنہ کرنے کی ضرورت ہے۔

بہتیروں کو ان کے بے ایمان بھائیوں نے ستایا تھا۔ گرجہ گھر میں اپنی پوزیشن برقرار رکھنے کے لیے، کچھ اپنی امید کے بارے میں کچھ نہ کہنے پر راضی ہوئے۔ تاہم، دوسروں نے محسوس کیا کہ خُدا کی وفاداری اُنہیں اُن سچائیوں کو چھپانے سے منع کرتی ہے جو اُس نے اُن کے سپرد کی تھیں۔ مسیح کی آمد پر اپنے اعتقاد کے اظہار کی واحد وجہ سے چند ایک کو کلیسیا کی رفاقت سے الگ نہیں کیا گیا ہے۔ اپنے ایمان کی آزمائش کو برداشت کرنے والوں کے لیے نبی کے الفاظ بہت قیمتی تھے: "تمہارے وہ بھائی جو تم سے نفرت کرتے ہیں اور میرے نام کی وجہ سے تمہیں تم سے دور کرتے ہیں، کہتے ہیں کہ رب کی تمجید ہو، لیکن وہ تمہاری خوشی کے لیے ظاہر ہو گا۔ اور وہ شرمندہ ہو جائیں گے۔" (عیسیٰ ۔66:5)

خدا کے فرشتوں نے انتباہ کے نتیجے کو گہری دلچسپی سے دیکھا۔ جب کلیسیاؤں کی طرف سے پیغام کو عام طور پر رد کیا گیا تو فرشتے بڑے غم کے ساتھ واپس چلے گئے۔ تاہم، بہت سے ایسے تھے جن کی آمد کی سچائی کے بارے میں ابھی تک تجربہ نہیں کیا گیا تھا۔ بہت سے لوگوں کو شوہروں، بیویوں، والدین یا بچوں کے ذریعے دھوکہ دیا گیا تھا، اور انہیں یہ یقین دلایا گیا تھا کہ ایڈونٹسٹس کی طرف سے منادی کی گئی بدعتوں کو سننا بھی گناہ ہے۔ فرشتوں کو ان روحوں کی وفاداری سے نگرانی کرنے کا حکم دیا گیا تھا۔ کیونکہ خُدا کے تخت سے ایک اور نور اب بھی اُن پر چمکتا رہے۔

ناقابل بیان خواہش کے ساتھ، وہ لوگ جنہیں پیغام ملا تھا اپنے نجات دہندہ کے آنے کا انتظار کر رہے تھے۔ جس وقت وہ اس سے ملنے کی توقع رکھتے تھے وہ قریب تھا۔ وہ پرسکون سنجیدگی سے اس گھڑی کا انتظار کر رہے تھے۔ انہوں نے خدا کے ساتھ میٹھی ہم آہنگی میں آرام کیا، جو اس امن کی ضمانت ہے جو ان کے روشن مستقبل میں ہونا چاہیے۔ کوئی بھی جس نے اس امید اور اعتماد کا تجربہ کیا ہے وہ امید کے ان قیمتی اوقات کو نہیں بھول سکتا۔ مقررہ وقت سے چند ہفتے پہلے، سیکولر پیشوں کو زیادہ تر حصے کے لیے ایک طرف رکھ دیا گیا تھا۔ مخلص مومنین نے اپنے دل کے ہر خیال اور جذبات کا بغور جائزہ لیا، گویا وہ بستر مرگ پر ہیں اور زمینی مناظر پر آنکھیں بند کرنے سے چند لمحوں کے فاصلے پر ہیں۔

"عروج کے لیے لباس" نہیں بنایا گیا تھا، لیکن ہر ایک کو اندرونی ثبوت کی ضرورت محسوس ہوئی کہ وہ نجات دہندہ سے ملنے کے لیے تیار ہیں۔ اُن کے سفید لباس روح کی پاکیزگی تھے —مسیح کے کفارہ خون کے ذریعے گناہ سے پاک ہونے والے کردار۔ کاش خدا کے ماننے والے لوگوں میں اب بھی وہی خود شناسی کا جذبہ، وہی پرعزم اور پرجوش ایمان ہوتا! اگر وہ اپنے آپ کو رب کے سامنے عاجزی کرتے رہتے اور اصرار کے ساتھ اپنی درخواستیں رحم کی نشست پر بھیجتے تو ان کے پاس اس سے کہیں زیادہ امیر تجربہ ہوتا جو ان کے پاس ہے۔

بہت کم دعا ہے، گناہ کے بارے میں بہت کم حقیقی یقین، اور زندہ ایمان کی کمی بہت سے فضل سے محروم رہ جاتی ہے جو ہمارے نجات دہندہ کی طرف سے بھرپور طریقے سے فراہم کی گئی ہے۔
خدا نے اپنے لوگوں کو آزمانے کا ارادہ کیا۔ اس کے ہاتھ نے عہد نبوی کے حساب کتاب میں غلطی چھپا دی۔
ایڈونٹسٹس نے اس غلطی کو دریافت نہیں کیا، اور نہ ہی یہ ان کے مخالفین کے سب سے زیادہ سیکھنے والوں کی طرف سے دریافت کیا گیا تھا. ان لوگوں نے کہا: آپ کی نبوت کے ادوار کی گنتی درست ہے، کوئی عظیم واقعہ رونما ہونے والا ہے۔

Machine Translated by Google

جگہ لیکن یہ وہ نہیں جو مسٹر ملر نے پیش گوئی کی ہے۔ لیکن دنیا کی تبدیلی اور مسیح کی دوسری آمد نہیں۔"

توقع کا وقت گزر گیا اور مسیح اپنے لوگوں کی نجات کے لیے ظاہر نہیں ہوا۔ وہ لوگ جنہوں نے مخلص ایمان اور محبت کے ساتھ نجات دہندہ کا انتظار کیا تھا انہیں تلخ مایوسی کا سامنا کرنا پڑا۔ تاہم، خدا کے مقاصد پورے ہوئے۔ وہ اُن لوگوں کے دلوں کی جانچ کر رہا تھا جو اُس کے ظہور کی توقع رکھنے کا دعویٰ کرتے تھے۔ ان میں سے بہت سے ایسے تھے جو خوف سے بڑھ کر کسی اور مقصد سے متاثر نہیں ہوئے تھے۔ ان کے عقیدے کے پیشے نے ان کے دلوں یا زندگیوں کو متاثر نہیں کیا تھا۔ جب متوقع واقعہ نہ ہوا تو انہوں نے اعلان کیا کہ وہ مایوس نہیں ہیں۔ انہوں نے کبھی یقین نہیں کیا تھا کہ مسیح آئے گا۔ یہ سچے مومنوں کے دکھ کا مذاق اڑانے والے پہلے لوگوں میں سے تھے۔

لیکن یسوع اور پورے آسمانی میزبان نے ان کی مایوسی کے باوجود، آزمائے ہوئے اور وفاداروں کو محبت اور ہمدردی سے دیکھا۔ کیا ظاہر کو پوشیدہ سے الگ کرنے والے پردے کو ایک طرف کھینچا جا سکتا تھا، فرشتے ان وفادار روحوں کے قریب آتے اور انہیں شیطان کے تیروں سے بچاتے ہوئے دیکھے جاتے۔

Machine Translated by Google

باب 21

ایک مسترد شدہ انتباہ

دوسری آمد کے نظریے کی تبلیغ کرتے ہوئے، ولیم ملر اور اس کے ساتھیوں نے اپنے آپ کو فیصلے کے لیے تیار کرنے کے لیے مردوں کو بیدار کرنے کے واحد مقصد کے لیے کام کیا تھا۔ اُنہوں نے کلیسیا کی حقیقی اُمید اور گہرے مسیحی تجربے کی ضرورت کے لیے دعویٰ کرنے والے مذہبی لوگوں کی آنکھیں کھولنے کی کوشش کی تھی۔ انہوں نے غیر تبدیل شدہ لوگوں کو بیدار کرنے کے لیے بھی کام کیا تاکہ وہ فوری طور پر توبہ اور خُدا میں تبدیل ہو جائیں۔ "انہوں نے مردوں کو کسی مذہبی فرقے یا جماعت میں تبدیل کرنے کی کوشش نہیں کی۔ اس لیے، انہوں نے اپنی تنظیم یا نظم و ضبط میں مداخلت کیے بغیر، تمام جماعتوں اور فرقوں کے درمیان محنت کی۔"

ملر نے کہا: "میرے تمام کاموں میں میں نے کبھی بھی موجودہ فرقوں سے الگ کوئی مفاد قائم کرنے کی خواہش یا سوچ نہیں رکھی، یا ایک کو فائدہ پہنچانے کے لیے دوسرے کو نقصان پہنچانے کا۔ میں نے ان سب کے حق میں جانے کا سوچا۔ فرض کریں کہ تمام عیسائی — rejoiceمسیح کی آمد کے تناظر میں تھے، اور یہ کہ وہ لوگ جنہوں نے چیزوں کو اس طرح نہیں دیکھا جیسا کہ میں نے دیکھا تھا، وہ اس نظریے کو قبول کرنے والوں سے بھی کم محبت کریں گے، میں نے الگ الگ میٹنگ کرنے کی ضرورت نہیں سمجھی۔ خواہش یہ تھی کہ روحوں کو خدا میں تبدیل کروں، دنیا کو آنے والے فیصلے سے آگاہ کروں اور اپنے ساتھی مردوں کو دل کی تیاری پر آمادہ کروں، جس سے وہ اپنے خدا کے ساتھ سکون حاصل کر سکیں۔ مختلف موجودہ گرجا گھر "

چونکہ اس کے کام کا رجحان گرجا گھروں کی تعمیر نو کی طرف تھا، اس لیے اسے کچھ عرصے کے لیے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ لیکن جیسا کہ وزراء اور مذہبی رہنمائوں نے آمد کے نظریے کے خلاف فیصلہ کیا اور اس موضوع پر ہونے والی تمام تحریکوں کو روکنا چاہا، اس لیے انہوں نے نہ صرف منبر سے اس کی مخالفت کی، بلکہ اپنے اراکین کو دوسری آمد پر تبلیغ میں شرکت کرنے کی سعادت سے بھی انکار کر دیا۔ چرچ کے اجلاسوں میں ایسی امید کی بات کرنا۔ اس طرح اہل ایمان نے اپنے آپ کو بڑے فتنے اور پریشانی کی حالت میں پایا۔

وہ اپنے گرجا گھروں سے محبت کرتے تھے اور ان سے الگ ہونے سے انکار کرتے تھے۔ لیکن جیسا کہ اُنہوں نے خدا کے کلام کی گواہی کو ایک طرف رکھتے ہوئے دیکھا اور پیشینگوئیوں کی چھان بین کرنے کے اُن کے حق سے انکار کیا، اُنہوں نے محسوس کیا کہ خُدا کے ساتھ اُن کی وفاداری نے اُنہیں تسلیم کرنے کی اجازت نہیں دی۔ وہ لوگ جنہوں نے خدا کے کلام کی گواہی کو روکنے کی کوشش کی انہیں مسیح کی کلیسیا کا حصہ، "سچائی کا ستون اور بنیاد" کے طور پر نہیں دیکھا جا سکتا۔ نتیجتاً، انہوں نے ان سے تعلق توڑنے کو مناسب سمجھا۔ 1844کے موسم گرما میں، تقریباً پچاس ہزار ارکان نے اپنے گرجا گھروں کو چھوڑ دیا۔

اس وقت، ریاستہائے متحدہ میں زیادہ تر گرجا گھروں میں ایک غیر معمولی تبدیلی دیکھی گئی۔ کئی سالوں سے دنیاوی طریقوں اور رسم و رواج کے ساتھ بتدریج لیکن ناقابل تغیر مطابقت اور مستند روحانی زندگی میں اسی طرح کی کمی نوٹ کی گئی تھی۔ لیکن اس سال، ملک کے تقریباً ہر گرجا گھر میں اچانک اور نمایاں کمی کے شواہد سامنے آئے۔ اگرچہ کوئی بھی وجہ کی نشاندہی کرنے کے قابل نہیں تھا، لیکن حقیقت خود پریس اور منبر دونوں میں بڑے پیمانے پر تبصرہ اور نوٹ کیا گیا تھا.

فلاڈیلفیا پریسبیٹری کی ایک میٹنگ میں، مسٹر بارنس، ایک بہت زیادہ استعمال شدہ تفسیر کے مصنف اور اس شہر کے ایک اہم گرجا گھر کے پادری، نے اعلان کیا کہ "وہ بیس سال سے وزارت میں رہے ہیں اور کبھی، آخری اجتماع تک، اگر اس نے زیادہ یا کم تعداد میں تبدیل ہونے والوں کو حاصل کیے بغیر آرڈیننس کا انتظام کیا تھا۔ لیکن اب کوئی بیداری نہیں ہے، کوئی تبدیلی نہیں ہے، دعویٰ کرنے والے عیسائیوں میں فضل میں کوئی ظاہری اضافہ نہیں ہے، اور کوئی بھی اس کے دفتر میں نہیں آتا ہے۔

Machine Translated by Google

ان کی روحوں کی نجات کے بارے میں بات کرنے کے لیے کام کریں۔ کاروبار میں اضافے اور تجارت و صنعت کے روشن امکانات کے ساتھ دنیا داری کی طرف میلان بڑھتا جا رہا ہے۔ یہ تمام فرقوں میں ہوتا ہے۔"

اسی سال فروری میں پروفیسر۔ اوبرلن کالج کے فنی نے کہا: "ہمارے سامنے یہ حقائق موجود ہیں کہ، عام طور پر، ہمارے ملک کے پروٹسٹنٹ گرجا گھر زمانے کی تقریباً تمام اخلاقی اصلاحات کے لیے بے حس اور مخالف ہیں۔ صورتحال بڑے پیمانے پر ختم ہونے کے لئے.

ہمارے پاس ایک اور تصدیق کرنے والی حقیقت بھی ہے —گرجا گھروں میں اثر و رسوخ کو زندہ کرنے کی تقریباً عالمگیر عدم موجودگی۔ روحانی بے حسی تقریباً ہر چیز پر حملہ آور ہوتی ہے اور بہت گہری ہوتی ہے۔ ملک بھر کی مذہبی پریس اس بات کی گواہی دیتی ہے۔ کافی حد تک، چرچ کے اراکین فیشن کے چاہنے والے بن رہے ہیں، خوشی، رقص اور تہوار وغیرہ کی تقریبات میں شریروں کے ساتھ ہاتھ ملا رہے ہیں۔ لیکن ہمیں اس تکلیف دہ موضوع پر غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ جاننا کافی ہے کہ شواہد جمع ہو رہے ہیں اور ہم پر بھاری پڑ رہے ہیں، یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ گرجہ گھر، عام طور پر، افسوسناک طور پر تنزلی کا شکار ہو رہے ہیں۔ وہ خُداوند سے بہت دور چلے گئے ہیں اور وہ اُن سے دور ہو گیا ہے۔"

اور مذہبی دوربین کے ایڈیٹروں میں سے ایک نے گواہی دی: "ہم نے اس وقت جتنا مذہبی زوال کبھی نہیں دیکھا۔ واقعی، چرچ کو بیدار ہونا چاہئے اور اس کی وجہ تلاش کرنا چاہئے جو اس کی بیماری میں مبتلا ہے، کیونکہ ہر ایک جو صیون سے محبت کرتا ہے اسے یہ کرنا چاہئے۔ جب ہم یاد کرتے ہیں کہ حقیقی تبدیلی کے کتنے کم اور کبھی کبھار واقعات ہوتے ہیں، اور گنہگاروں کی تقریباً بے مثال توبہ اور سختی سے، ہم تقریباً غیر ارادی طور پر پکار اٹھتے ہیں: 'کیا خُدا رحم کرنا بھول گیا ہے؟؛ یا: کیا رحم کا دروازہ بند ہے؟'"

ایسی حالت گرجہ گھر میں بغیر کسی وجہ کے کبھی نہیں ہوتی۔ روحانی تاریکی جو قوموں، کلیسیاؤں اور افراد پر پڑتی ہے وہ خدا کی طرف سے الہٰی فضل کی امداد کو من مانی واپس لینے کی وجہ سے نہیں ہے، بلکہ انسانوں کی طرف سے الہی روشنی کو نظر انداز کرنے یا مسترد کرنے کی وجہ سے ہے۔ اس سچائی کی ایک شاندار مثال یسوع مسیح کے زمانے میں یہودیوں کی تاریخ میں پیش کی گئی ہے۔ دنیا سے ان کی عقیدت اور خدا اور اس کے کلام کو بھول جانے سے ان کی سمجھ تاریک ہو گئی اور ان کے دل دنیاوی اور حواس باختہ ہو گئے۔ اس طرح وہ مسیح کی آمد سے ناواقف تھے، اور اپنے غرور اور بے ایمانی میں انہوں نے نجات دہندہ کو رد کر دیا۔ تب بھی خدا نے یہودی قوم سے نجات کی نعمتوں کا علم یا شرکت نہیں کی۔ لیکن جنہوں نے سچائی کو مسترد کر دیا وہ آسمانی تحفہ کی تمام خواہش کھو بیٹھے۔ اُنہوں نے "اندھیرے کو روشنی سے اور روشنی کو تاریکی سے بدل دیا تھا،" یہاں تک کہ جو روشنی اُن میں تھی وہ تاریکی ہو گئی۔ اور یہ اندھیرا کتنا بڑا تھا!

یہ شیطان کی پالیسی کا حصہ ہے کہ وہ مردوں کو مذہب کی شکلوں کو برقرار رکھے، اگرچہ اہم تقویٰ کی روح بالکل غائب ہو سکتی ہے۔ انجیل کو رد کرنے کے بعد، یہودی اپنی قدیم رسومات کو برقرار رکھنے کے لیے جوش و خروش سے جاری رہے۔ انہوں نے سختی سے قومی استثنیٰ کو برقرار رکھا، باوجود اس کے کہ خدا کی موجودگی ان کے درمیان نہیں رہی۔ ڈینیئل کی پیشین گوئی نے مسیحا کے آنے کے وقت کی طرف اس قدر واضح طور پر اشارہ کیا، اور اس کی موت کی اتنی براہ راست پیشین گوئی کی، کہ انہوں نے اس کے مطالعہ کی حوصلہ شکنی کے لیے سب کچھ کیا، اور آخر کار ربیوں نے ان تمام لوگوں پر لعنت بھیجی جنہوں نے وقت کا حساب لگانے کی کوشش کی۔ بنی اسرائیل انیس سو سال تک اپنے اندھے پن اور بے صبری میں رہے، نجات کی مہربان پیشکش سے لاتعلق رہے، خوشخبری کی نعمتوں کو بھول گئے، اور آسمان کی روشنی کو رد کرنے کے خطرے کی ایک پختہ اور خوفناک تنبیہ کے طور پر۔

جہاں کہیں بھی ایسی وجہ موجود ہو گی، وہی اثرات سامنے آئیں گے۔ وہ جو جان بوجھ کر فرض کے اپنے اعتقادات کو دباتا ہے کیونکہ وہ اس کے جھکاؤ میں مداخلت کرتے ہیں وہ آخرکار سچ اور غلطی کے درمیان تمیز کرنے کی صلاحیت سے محروم ہو جاتا ہے۔ تفہیم دھندلا ہو جاتا ہے، ضمیر بے حس ہو جاتا ہے، دل سخت ہو جاتا ہے۔

Machine Translated by Google

روح خدا سے جدا ہے. جہاں الٰہی سچائی کا پیغام حقیر سمجھا جاتا ہے اور اسے ہلکا سمجھا جاتا ہے، وہاں چرچ تاریکی میں ڈوبا ہوا ہے۔ ایمان اور محبت سرد پڑتے ہیں اور اختلاف اور بیگانگی داخل ہو جاتی ہے۔ چرچ کے ارکان اپنی دلچسپیوں اور توانائیوں کو دنیاوی کوششوں پر مرکوز کرتے ہیں، اور گنہگار اپنی توبہ میں سخت ہو جاتے ہیں۔

مکاشفہ 14کے پہلے فرشتے کا پیغام، جو الٰہی فیصلے کی گھڑی کا اعلان کرتا ہے اور انسانوں کو خدا سے ڈرنے اور اس کی عبادت کرنے کی دعوت دیتا ہے، اس لیے ڈیزائن کیا گیا تھا کہ خدا کے دعویدار لوگوں کو دنیا کے بدعنوانی کے اثرات سے الگ کیا جائے اور انہیں بیدار کیا جائے۔ حقیقی نفس، دنیا پرستی اور ارتداد کی حالت۔ اس پیغام میں، خدا نے چرچ کو ایک انتباہ بھیجا کہ، اگر اسے قبول کر لیا جاتا، تو وہ ان برائیوں کو درست کر دیتا جو اسے اس سے الگ کر رہی تھیں۔ اگر وہ آسمان سے پیغام وصول کرتے، اپنے دلوں کو خُداوند کے سامنے عاجز کرتے اور اُس کی بارگاہ میں کھڑے ہونے کی کوشش کرتے، تو خُدا کی روح اور قدرت اُن میں ظاہر ہو جاتی۔ کلیسیا نے دوبارہ اتحاد، ایمان اور محبت کی وہ بابرکت حالت حاصل کر لی ہوگی جو رسولی دنوں میں موجود تھی، جب مومنین "ایک دل اور جان کے" تھے اور "دلیری کے ساتھ خدا کے کلام کا اعلان کرتے تھے،" جب "خداوند نے اس میں اضافہ کیا تھا۔ ان لوگوں کو چرچ کرو جو بچائے جائیں گے" (اعمال 4:32اور ۔(2:47 ؛31

اگر خُدا کے ماننے والوں کو اُس کے پاک کلام سے وہ روشنی ملتی جو اُن پر چمکتی تھی، تو وہ اُس اتحاد کو حاصل کر لیتے جس کے لیے مسیح نے دعا کی تھی، اور جسے رسول نے "امن کے بندھن میں روح کی وحدت" کے طور پر بیان کیا ہے۔ "وہاں ہے،" وہ کہتا ہے، "ایک جسم اور ایک روح، جس طرح آپ کو آپ کے بلانے کی ایک امید میں بلایا گیا تھا؛ ایک رب، ایک ایمان، ایک بپتسمہ۔" (افسیوں ۔(5-4:3

اس طرح کے بابرکت نتائج تھے جنہوں نے آمد کے پیغام کو قبول کیا۔ وہ "مختلف فرقوں سے آئے تھے اور ان کی فرقہ وارانہ رکاوٹوں کو زمین پر گرا دیا گیا تھا۔ متضاد عقائد ایٹموں میں سمٹ کر رہ گئے۔ زمینی ہزار سال کی غیر صحیفائی امید کو ایک طرف رکھ دیا گیا، اور دوسری آمد کے بارے میں غلط خیالات کو درست کر دیا گیا؛ دنیا میں فخر اور مطابقت بہہ گئی۔ کیڑے ٹھیک کر دیے گئے ہیں۔ دل میٹھی صحبت میں متحد تھے، اور محبت اور خوشی کا راج تھا۔ اگر یہ نظریہ ان چند لوگوں کے لیے کرتا ہے جنہوں نے اسے حاصل کیا ہے، اگر وہ بھی اسے مان لیتے تو سب کے لیے بھی ایسا ہی ہوتا۔

لیکن کلیسیاؤں نے بڑے پیمانے پر اسے مسترد کر دیا۔ اُس کے وزراء، جنہیں "بنی اسرائیل کے نگران" کے طور پر سب سے پہلے یسوع کے آنے کی علامات کو پہچاننا چاہیے تھا، سچائی سیکھنے میں ناکام رہے، یا تو نبیوں کی گواہی سے یا زمانے کی نشانیوں سے۔ جیسے جیسے دنیاوی امیدوں اور عزائم نے ان کے دلوں کو بھر دیا، خدا کے لیے ان کی محبت اور اس کے کلام پر ایمان ٹھنڈا ہوتا گیا۔ اور، جب آمد کا نظریہ پیش کیا گیا، تو اس نے صرف ان کے تعصبات اور کفر کو ہوا دی۔ حقیقت یہ ہے کہ پیغام کی، بڑی حد تک، عام لوگوں کی طرف سے تبلیغ کی گئی تھی، اس کے خلاف ایک دلیل کے طور پر پیش کیا گیا تھا. ماضی کی طرح، خدا کے کلام کی واضح گواہی نے اس سوال کی مخالفت کی، "کیا شہزادوں یا فریسیوں میں سے کسی نے ایمان لایا ہے؟" اور پیشن گوئی کے ادوار سے نکالے گئے دلائل کی تردید کے کام کو مشکل محسوس کرتے ہوئے، بہت سے لوگوں نے پیشین گوئیوں کے مطالعہ کی حوصلہ شکنی کی، یہ تعلیم دی کہ پیشن گوئی کی کتابوں پر مہر لگی ہوئی ہے اور انہیں سمجھنا نہیں چاہیے۔ بھیڑ، اپنے پادریوں پر مکمل اعتماد کرتے ہوئے، انتباہ کو سننے سے انکار کر دیا۔ اور دوسروں نے، اگرچہ سچائی کے قائل تھے، اس کا اعتراف کرنے کی ہمت نہیں کی تاکہ وہ "عبادت گاہ سے نکال دیے جائیں۔" جو پیغام خدا نے کلیسیا کو جانچنے اور پاک کرنے کے لیے بھیجا تھا اس نے پورے یقین کے ساتھ ظاہر کیا کہ ان لوگوں کی تعداد کتنی بڑی تھی جنہوں نے مسیح کی بجائے اس دنیا پر اپنا پیار قائم کیا تھا۔ وہ بندھن جنہوں نے انہیں زمین سے باندھا تھا وہ آسمانی کشش سے زیادہ مضبوط تھے۔ انہوں نے دنیاوی حکمت کی آواز سننے کو ترجیح دی اور حق کے تلاش کرنے والے پیغام سے منہ موڑ لیا۔

Machine Translated by Google

پہلے فرشتے کی تنبیہ سے انکار کرتے ہوئے، اُنہوں نے اُن ذرائع کو ناپسند کیا جو آسمان نے اُن کی بحالی کے لیے فراہم کیے تھے۔ انہوں نے اس مہربان رسول کو نظر انداز کیا جس نے ان برائیوں کو درست کیا تھا جنہوں نے انہیں خدا سے جدا کیا تھا، اور زیادہ تر حوصلہ افزائی کے ساتھ انہوں نے ایک بار پھر دنیا کی دوستی کی کوشش کی۔ یہ دنیا پرستی، ارتداد اور روحانی موت کی خوفناک حالت کی وجہ تھی جو 1844 میں گرجا گھروں میں موجود تھی۔

مکاشفہ 14 میں، پہلا فرشتہ دوسرے کے بعد آتا ہے، جو اعلان کرتا ہے: "بابل گر گیا، وہ عظیم شہر گر گیا، جس نے تمام قوموں کو اپنی حرامکاری کے غضب کی شراب پلائی۔" (مکاشفہ 14:8)۔ "بابل" کی اصطلاح "بابل" سے ماخوذ ہے اور اس کا مطلب الجھن ہے۔ یہ صحیفہ میں جھوٹے یا مرتد مذہب کی مختلف شکلوں کو نامزد کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مکاشفہ، باب 17 میں، بابل کی نمائندگی ایک عورت کے ذریعے کی گئی ہے، ایک ایسی تصویر جسے بائبل میں چرچ کی علامت کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ ایک نیک عورت جو خالص چرچ کی نمائندگی کرتی ہے، ایک گھٹیا عورت جو مرتد کلیسیا کا استعارہ کرتی ہے۔

بائبل میں، مسیح اور اُس کے کلیسیا کے درمیان تعلق کے مقدس اور مستقل کردار کو ازدواجی اتحاد سے ظاہر کیا گیا ہے۔ خُداوند نے اپنے لوگوں کو ایک پختہ عہد کے ذریعے اپنے ساتھ ملایا، اُن کا خُدا ہونے کا وعدہ کیا، اور اُنہوں نے اپنے آپ کو اُس کا اور اُس کا تنہا ہونے کا عہد کیا۔ خُداوند نے کہا، "اور مَیں تُجھ سے ہمیشہ کے لیے مِلاؤں گا؛ راستبازی، عدل اور مہربانی اور رحم میں تُجھ سے مِلاؤں گا۔" (Hos. 2:19)۔ اور پھر: "میں تم سے شادی کروں گا۔" (Jer. 3:14)۔ اور پال نئے عہد نامہ میں اسی شخصیت کو استعمال کرتا ہے جب وہ کہتا ہے، "کیونکہ میں نے تجھے ایک ہی شوہر، حتیٰ کہ مسیح کے سامنے خالص کنواری کے طور پر پیش کرنے کے لیے تیار کیا ہے۔" (II Cor. 11:2)۔

کلیسیا کی مسیح کے ساتھ بے وفائی اس کے بھروسے اور پیار کو اس سے بھٹکنے دینے اور دنیاوی چیزوں کی محبت کو روح پر قبضہ کرنے کی اجازت دینے میں شادی کے عہد کی خلاف ورزی سے موازنہ کیا جاتا ہے۔ خداوند سے منہ موڑنے میں اسرائیل کا گناہ اس تصویر کے نیچے پیش کیا گیا ہے۔ اور خُدا کی حیرت انگیز محبت جسے اُنہوں نے حقیر جانا تھا حرکت پذیری سے پیش کیا گیا ہے: "میں نے تجھ سے قسم کھائی اور تجھ سے عہد باندھا، خُداوند یہوا فرماتا ہے، اور تُو میرا ہو گیا۔" "اور آپ بہت خوبصورت اور خوشحال تھے، یہاں تک کہ آپ ملکہ بن گئیں۔ اور آپ کی شہرت آپ کی خوبصورتی کی وجہ سے قوموں میں پھیل گئی، کیونکہ آپ میرے جلال کی وجہ سے کامل تھے جو میں نے آپ پر رکھا تھا...

لیکن تُو نے اپنی خوبصورتی پر بھروسہ کیا اور اپنی شہرت کی وجہ سے اپنے آپ کو بگاڑ دیا۔" "جس طرح ایک عورت خیانت کے ساتھ اپنے ساتھی سے دور ہو جاتی ہے، اُسی طرح تم نے میرے ساتھ خیانت کی، اے اسرائیل کے گھرانے، رب فرماتا ہے"؛ "ایک زناکار عورت کی طرح، اپنے شوہر کی جگہ، اجنبیوں کو قبول کرتی ہے۔"

بالکل اسی طرح کی زبان نئے عہد نامے میں پیش کردہ عیسائیوں کے خلاف استعمال کی گئی ہے جو دنیا کی دوستی چاہتے ہیں اور اسے خدا کے فضل سے اوپر رکھتے ہیں۔
جیمز رسول کہتا ہے: "اے زانی اور زانیہ، کیا تم نہیں جانتے کہ دنیا سے دوستی خدا سے دشمنی ہے؟ اس لیے جو کوئی دنیا کا دوست بننا چاہتا ہے وہ اپنے آپ کو خدا کا دشمن بناتا ہے۔"

مکاشفہ 17، بابل کی عورت کے بارے میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ "جامنی اور سرخ رنگ کے لباس میں ملبوس تھی، اور سونے، قیمتی پتھروں اور موتیوں سے مزین تھی؛ اور اس کے ہاتھ میں ایک سنہری پیالہ تھا جو مکروہات اور گندگی سے بھرا ہوا تھا... اور اس پر پیشانی پر نام لکھا ہوا تھا: اسرار، عظیم بابل، زنا کی ماں۔ نبی کہتے ہیں: "میں نے دیکھا کہ وہ عورت مقدسوں کے خون اور عیسیٰ کے گواہوں کے خون سے شرابور تھی۔" یہ بھی اعلان کرتا ہے کہ بابل "ایک عظیم شہر ہے جو زمین کے بادشاہوں پر حکومت کرتا ہے" (مکاشفہ 17:4-6 اور 18)۔ وہ طاقت جس نے صدیوں سے مسیحی دُنیا کے بادشاہوں پر غاصبانہ تسلط برقرار رکھا ہے وہ روم ہے۔ جامنی اور قرمزی رنگ، سونا، موتی اور قیمتی پتھر متکبر رومن سی کی طرف سے دکھائے جانے والے شاندار اور شاہی شان و شوکت کو واضح طور پر پیش کرتے ہیں۔ اور کسی اور طاقت کے بارے میں اس قدر صحیح معنوں میں "مقدسوں کے خون سے شرابور" ہونے کا اعلان نہیں کیا جا سکتا، جیسا کہ اس کلیسیا کے لیے جس نے مسیح کے پیروکاروں کو اس قدر بے دردی سے ستایا ہے۔ بابل پر "زمین کے بادشاہوں" کے ساتھ غیر قانونی تعلق کے گناہ کا بھی الزام ہے۔ یہ رب کے ہٹانے کی وجہ سے تھا اور

Machine Translated by Google

کافروں کے ساتھ اتحاد کہ یہودی کلیسا ایک طوائف بن گیا۔ اور اسی طرح دنیا کی طاقتوں سے حمایت حاصل کر کے اپنے آپ کو خراب کرنے والے روم کو بھی اسی طرح کی مذمت ملتی ہے۔

بابل کو "طوائفوں کی ماں" کہا جاتا ہے۔ اس کی بیٹیوں کو ان گرجا گھروں کی علامت بننا چاہیے جو اپنے عقائد اور روایات سے چمٹے ہوئے ہیں، دنیا کے ساتھ ناجائز اتحاد قائم کرنے کے لیے سچائی اور خدا کی منظوری کو قربان کرنے کی اپنی مثال پر عمل کرتے ہیں۔ بابل کے زوال کا اعلان کرنے والے مکاشفہ 14کا پیغام ان مذہبی تنظیموں پر لاگو ہونا چاہیے جو کبھی خالص تھیں اور پھر بگڑی ہوئی تھیں۔ چونکہ یہ پیغام قیامت کے بارے میں انتباہ کے بعد ہے، اس لیے اس کا اعلان آخری دنوں میں ہونا چاہیے۔ لہٰذا، یہ صرف روم کے چرچ کا حوالہ نہیں دے سکتا، کیونکہ وہ چرچ کئی صدیوں سے زوال پذیر حالت میں ہے۔

مزید برآں، مکاشفہ کے 18باب میں، ایک پیغام میں جو اب بھی مستقبل میں ہے، خدا کے لوگوں کو بابل چھوڑنے کی دعوت دی گئی ہے۔ اس صحیفہ کے متن کے مطابق، خدا کے بہت سے لوگوں کا ابھی بھی بابل میں ہونا ضروری ہے۔ اور آج کس مذہبی اداروں میں مسیح کے پیروکاروں کی اکثریت ہے؟ بلا شبہ، مختلف گرجا گھروں میں جو پروٹسٹنٹ عقیدے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اپنے ظہور کے وقت، ان کلیسیاؤں نے خدا اور سچائی کی طرف ایک عظیم مقام حاصل کیا اور اس کی برکت ان کے ساتھ تھی۔ یہاں تک کہ بے اعتقاد دنیا بھی ان فائدہ مند نتائج کو تسلیم کرنے پر مجبور ہو گئی ہے جو انجیل کے اصولوں کو قبول کرنے پر عمل پیرا ہیں۔ اسرائیل کے لیے نبی کے الفاظ میں: "اور تیری شہرت قوموں میں تیرے حسن کی وجہ سے پھیل گئی، کیونکہ تُو میرے جلال کے سبب سے کامل تھا جو میں نے تجھ پر رکھا، رب یہوواہ فرماتا ہے۔"

.(Ezek. 16:14)لیکن وہ اُسی خواہش پر گر پڑے جو اسرائیل کی لعنت اور بربادی تھی —طرز عمل کی نقل کرنے اور شریروں کی دوستی کی خواہش۔ "تم نے اپنی خوبصورتی پر بھروسہ کیا، اور اپنی شہرت کی وجہ سے اپنے آپ کو خراب کیا۔"

بہت سے پروٹسٹنٹ گرجا گھر "زمین کے بادشاہوں" کے ساتھ شریر اتحاد میں روم کی مثال کی پیروی کر رہے ہیں۔
ریاستی گرجا گھر، سیکولر حکومتوں اور دیگر فرقوں کے ساتھ تعلقات کے ذریعے، دنیا کی حمایت حاصل کرتے ہیں۔ اور "بابل" کی اصطلاح —کنفیوژن —ان اداروں پر مناسب طریقے سے لاگو ہو سکتی ہے۔ تمام لوگ اپنے نظریات کو بائبل سے نکالنے کا دعویٰ کرتے ہیں، تاہم، وہ مکمل طور پر متضاد عقائد اور نظریات کے ساتھ بے شمار فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں۔

دنیا کے ساتھ گنہگار اتحاد کے علاوہ، روم سے الگ ہونے والے گرجا گھروں میں اس کی دوسری خصوصیات ہیں۔
ایک رومن کیتھولک کام —کیتھولک کرسچن انسٹرڈڈ —الزام لگاتا ہے: "اگر چرچ آف روم مقدسین کے سلسلے میں بت پرستی کا قصوروار تھا، تو اس کی بیٹی، اینگلیکن چرچ، بھی ایسا ہی جرم کرتی ہے، کیونکہ اس کے پاس مریم کے لیے دس گرجا گھر وقف ہیں۔ اور مسٹر ہاپکنز، ملینیم پر ایک مقالے میں، اعلان کرتے ہیں: "مسیح مخالف جذبے اور عمل کو اس تک محدود رکھنے کی کوئی وجہ نہیں ہے جسے اب چرچ آف روم کہا جاتا ہے۔ پروٹسٹنٹ گرجا گھروں میں زیادہ تر دجال موجود ہیں، اور بدعنوانی اور بدکاری سے مکمل طور پر اصلاح سے دور ہیں۔"

چرچ آف روم سے پریسبیٹیرین چرچ کی علیحدگی کے بارے میں، ڈاکٹر لکھتے ہیں۔
گتھری: "تین سو سال پہلے ہمارا چرچ، اس کے بینر پر ایک کھلی بائبل اور اس نعرے کے ساتھ، اس کے رجسٹر پر 'صحیفہ تلاش کریں'، روم کے دروازوں سے باہر نکلا۔"
پھر اگلا وہ ایک اہم سوال پوچھتا ہے: "کیا وہ بابل سے پاک نکلے تھے؟"

چارلس سپرجین نے کہا: "ایسا لگتا ہے کہ اینگلیکن چرچ مکمل طور پر ساکرامینٹل ازم سے ہڑپ کر گیا ہے؛ لیکن ایسا لگتا ہے کہ فلسفیانہ بے وفائی سے عدم مطابقت تقریباً تباہ کن طور پر ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ وہ لوگ جن سے ہمیں بہتر چیزوں کی توقع تھی، ایک ایک کرکے، عقیدے کی بنیادوں سے بھٹک رہے ہیں۔ میرے خیال میں خود انگلستان کا دل اس افسوسناک بے وفائی کی وجہ سے زنگ آلود ہے، جو اب بھی منبر پر چڑھنے اور خود کو عیسائی کہنے کی ہمت رکھتا ہے۔"

Machine Translated by Google

اس عظیم ارتداد کی اصل کیا ہے؟ چرچ سب سے پہلے انجیل کی سادگی سے کیسے نکلا؟ کافروں کی طرف سے عیسائیت کو قبول کرنے میں سہولت فراہم کرنے کے لیے، کافر پرستی کے طریقوں سے مطابقت کے ذریعے۔ پولوس رسول نے اعلان کیا کہ اس کے زمانے میں بھی، "بے انصافی کا بھید کام کر رہا ہے۔" 2)تھیس. (2:7رسولوں کی زندگی کے دوران، چرچ نسبتاً پاک رہا۔ صدی میں، زیادہ تر گرجا گھروں نے ایک نئی شکل اختیار کر لی۔ قدیم سادگی غائب ہو گئی، اور غیر محسوس طور پر، پرانے شاگردوں کے قبر میں جانے کے بعد، ان کے بچوں نے، نئے مذہب تبدیل کرنے والوں کے ساتھ مل کر... قیادت کی اور اس مقصد کو دوبارہ تشکیل دیا۔" نئے مذہب تبدیل کرنے والوں کی آمد کو یقینی بنانے کے لیے، مسیحی عقیدے کے اعلیٰ معیار کو پست کر دیا گیا اور، نتیجتاً، "ایک کافر سیلاب نے چرچ پر حملہ کر دیا، اور اپنے ساتھ اس کے رسم و رواج، عادات اور بُتیں لے کر آیا۔" چونکہ مسیحی مذہب نے سیکولر حکمرانوں کی حمایت اور حمایت حاصل کر لی تھی، اِس لیے بھیڑ نے اسے برائے نام قبول کر لیا تھا۔

کیا خود کو پروٹسٹنٹ کہلانے والے تقریباً تمام گرجا گھروں میں یہی عمل نہیں دہرایا گیا؟ جب اس کے بانیوں کا انتقال ہو جاتا ہے تو وہ لوگ جو اصلاح کا حقیقی جذبہ رکھتے تھے، ان کی اولادیں اقتدار سنبھالتی ہیں اور اس مقصد کو ایک نیا نمونہ دیتی ہیں۔ جب کہ وہ اپنے باپ دادا کے عقیدے پر آنکھیں بند کرکے کسی بھی سچائی کو قبول کرنے سے انکار کر دیتے ہیں، وہیں مصلحین کے بچے اپنے باپ دادا کی قائم کردہ عاجزی، خود پسندی اور دنیا سے دستبردار ہونے کی مثال سے بہت دور ہو جاتے ہیں۔ اس طرح قدیم سادگی ختم ہو جاتی ہے۔ دنیا پرستی کا سیلاب چرچ کو بہا کر لے جاتا ہے اور اس کے رسوم و رواج اور بت اپنے ساتھ لے جاتا ہے۔

وہاں! دنیا کی دوستی کس قدر خوفناک حد تک ہے، جو کہ "خدا کے خلاف دشمنی" ہے، جسے مسیح کے دعویدار پیروکاروں میں پسند کیا جاتا ہے! پوری مسیحی دنیا کے مقبول گرجا گھر عاجزی، خود انکاری، سادگی اور خدا پرستی کے بائبل کے معیار سے کتنی بڑی حد تک ہٹ گئے ہیں! جان ویزلی نے پیسے کے صحیح استعمال کے بارے میں بات کرتے ہوئے اس کا اظہار اس طرح کیا: "اتنی قیمتی صلاحیتوں کا کوئی حصہ محض آنکھوں کی خواہش کی تسکین میں، ضرورت سے زیادہ یا مہنگے کپڑوں یا غیر ضروری زیورات پر ضائع نہ کریں۔ اس کا کوئی حصہ آپ کے گھروں کی آرائش پر؛ غیر ضروری یا مہنگے فرنیچر میں؛ مہنگی تصویروں، پینٹنگز اور گلڈنگ میں۔ "زندگی کی ہوس کو پورا کرنے کے لیے، مردوں کی تعریف یا تعریف حاصل کرنے کے لیے کوئی منصوبہ بندی نہ کریں۔" "جب تک تم اپنے ساتھ بھلائی کرو گے، لوگ تمہارے بارے میں اچھا بولیں گے۔" "جب تک آپ جامنی اور عمدہ کتان کے کپڑے پہنتے ہیں، اور ہر روز شاندار زندگی گزارتے ہیں، اس میں کوئی شک نہیں کہ بہت سے لوگ آپ کے خوبصورت ذوق، سخاوت اور مہمان نوازی کی تعریف کریں گے۔ لیکن مردوں کی تالیاں اتنی زیادہ قیمت پر نہ خریدیں۔ خدا کی طرف سے ملنے والی عزت پر راضی رہو۔" لیکن اس کے زمانے کے بہت سے گرجا گھروں میں اس طرح کی تعلیم کے ساتھ بے حسی کا برتاؤ کیا جاتا تھا۔

ایک مذہب کا پیشہ دنیا میں مقبول ہو چکا ہے۔ حکمران، سیاست دان، وکیل، ڈاکٹر، سوداگر، معاشرے کی عزت اور اعتماد کو محفوظ بنانے اور اپنے دنیاوی مفادات کو فروغ دینے کے لیے چرچ میں شامل ہوتے ہیں۔

اس طرح وہ عیسائیت کے پیشے کے تحت اپنے ناجائز لین دین کو چھپانے کی کوشش کرتے ہیں۔
مختلف مذہبی فرقے، جو بپتسمہ یافتہ دنیاوی لوگوں کی دولت اور اثر و رسوخ سے تقویت پاتے ہیں، زیادہ مقبولیت اور سرپرستی حاصل کرنے کے لیے اور بھی بہت کچھ کرتے ہیں۔
شاندار گرجا گھر، سب سے زیادہ اسراف انداز میں مزین ہیں، سب سے مشہور راستوں پر بنائے گئے ہیں۔ نمازی مہنگے فیشن کے لباس میں ملبوس ہیں۔ لوگوں کو تفریح اور راغب کرنے کے لیے باصلاحیت پادری کو اعلیٰ تنخواہ دی جاتی ہے۔ اس کے واعظ مقبول گناہوں کا تذکرہ نہیں کر سکتے، لیکن نفیس کانوں کے لیے ہموار اور خوش کن ہونا چاہیے۔ اس طرح فیشن کے ناپاک محبت کرنے والے چرچ کی کتابوں میں درج ہیں اور ان کے گناہ تقویٰ کے پیشے میں چھپے ہوئے ہیں۔

Machine Translated by Google

دنیا کے تئیں عیسائیوں کے موجودہ رویے پر تبصرہ کرتے ہوئے، ایک اہم سیکولر اخبار کہتا ہے: "غیر محسوس طور پر، چرچ نے زمانے کی روح کو تسلیم کیا ہے اور اپنی عبادت کی شکلوں کو جدید ضروریات کے مطابق ڈھال لیا ہے۔" "وہ تمام چیزیں، جو واقعی مذہب کو پرکشش بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہیں، چرچ اب اپنے آلات کے طور پر استعمال کرتا ہے۔" اور نیو یارک انڈیپنڈنٹ کے لیے ایک مصنف آج میتھوڈزم کے حوالے سے یہ کہتا ہے: "دیندار اور غیر مذہبی کے درمیان علیحدگی کی لکیر ایک طرح کی گودھولی میں ختم ہو جاتی ہے، اور دونوں طرف کے پرجوش لوگ آپ کے طریقہ کار کے درمیان تمام فرق کو ختم کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ اداکاری اور تفریح۔" "مذہب کی مقبولیت بڑی حد تک ان لوگوں کی تعداد میں اضافہ کرتی ہے جو ایمانداری سے اپنے فرائض کی ادائیگی کے بغیر اس کے فوائد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔"

باورڈ کروسبی کہتے ہیں: "خدا کا چرچ آج دنیا کو پیش کر رہا ہے۔ اس کے ارکان اسے بے دینوں کی سطح پر لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ گیند، تھیٹر، عریانی اور فحش فن، سماجی آسائشیں اپنی تمام آزادانہ اخلاقیات کے ساتھ مقدس حدود پر حملہ کر رہی ہیں۔ کلیسا کی چیزیں۔ ، اور پروٹسٹنٹ تیزی سے اسی تباہی کا شکار ہونے کے قریب پہنچ رہے ہیں۔"

دنیا پرستی اور لذت کے حصول کے اس جوار میں، مسیح کی محبت کے لیے خود سے انکار اور قربانی تقریباً مکمل طور پر ختم ہو چکی ہے۔ "ہمارے گرجا گھروں میں اب سرگرم مردوں اور عورتوں میں سے کچھ کو تعلیم دی گئی تھی، بچوں کے طور پر، قربانیاں دینے کے لیے تاکہ خود کو مسیح کے لیے کچھ دینے یا کرنے کے قابل بنایا جا سکے۔" لیکن، "اگر ابھی فنڈز کی ضرورت ہے تو... کسی کو دینے کے لیے نہیں کہا جانا چاہیے۔ اوہ نہیں!

میلہ، ڈرامے، مزاحیہ، پرانے زمانے کے کھانے، یا کھانے کے لیے کچھ -ایسی چیز جو لوگوں کو خوش کرے گی۔"

وسکونسن کے گورنر واشبرن نے اپنے سالانہ پیغام میں کہا: "چرچ کی نمائشیں، خیراتی ڈرائنگ، خیراتی اور دیگر مقاصد کے لیے لاٹریاں، انعامی پیکجز، اور انعامات کی تقسیم کی دیگر اقسام جرم کا ایک حقیقی گڑھ ہیں۔ ؛ وہ موقع کے کھیل ہیں جو ان کے ذریعہ مشق کیا جاتا ہے۔" ان کا کہنا ہے کہ جوئے کی خطرناک روح کو ان ایجنسیوں کے ذریعے متحرک، متحرک اور زندہ رکھا جاتا ہے، جو کہ اچھے شہریوں کے لیے تقریباً نامعلوم ہے۔

دنیا کے ساتھ مطابقت کا جذبہ پورے مسیحیت میں گرجا گھروں پر حملہ آور ہے۔ رابرٹ اٹکنز نے لندن میں منادی کیے گئے ایک واعظ میں انگلستان میں رائج روحانی زوال کی ایک تاریک تصویر کشی کی: "حقیقی راستباز زمین سے غائب ہو رہے ہیں، اور کوئی بھی اسے اپنے دل میں نہیں لیتا۔ آج ہر چرچ میں، مذہبی طور پر مذہبی دنیا سے محبت کرنے والے ہیں اور اس کے موافق ہیں؛ وہ آسائشوں کے چاہنے والے بھی ہیں اور عزت کی چیزیں بننے کی خواہش رکھتے ہیں؛ انہیں مسیح کے ساتھ تکلیف اٹھانے کے لیے بلایا گیا ہے، لیکن وہ ہر ملامت سے باز آتے ہیں... ارتداد، ارتداد، ارتداد، یہ ہے ہر گرجا گھر کے اگلے حصے پر کندہ کیا جاتا ہے، اگر وہ یہ محسوس کرتے ہیں، اگر وہ محسوس کرتے ہیں، تو امید ہوسکتی ہے؛ لیکن پھر وہ کہتے ہیں: 'میں امیر ہوں، اور میں امیر ہوں، اور میرے پاس کسی چیز کی کمی نہیں ہے'۔

بابل کا عظیم اعلان کردہ گناہ یہ ہے کہ اس نے "تمام قوموں کو اپنی حرامکاری کے غضب کی شراب پینے کے لیے دیا۔" یہ نشہ آور پیالہ جو وہ دنیا کے سامنے پیش کرتا ہے وہ ان جھوٹے عقائد کی نمائندگی کرتا ہے جو اس نے زمین کے عظیم لوگوں کے ساتھ اپنے ناجائز تعلق کے نتیجے میں اختیار کیے ہیں۔ دنیا کے ساتھ دوستی اس کے عقیدے کو خراب کرتی ہے اور اس کے نتیجے میں وہ دنیا پر ایک خراب اثر ڈالتی ہے، اسے ایسے عقائد سکھاتی ہے جو مقدس تحریروں کے واضح ترین دعووں کی مخالفت کرتے ہیں۔

روم نے لوگوں سے مقدس صحیفوں کو دبایا اور تمام انسانوں سے بائبل کے بجائے ان کی تعلیمات کو قبول کرنے کا مطالبہ کیا۔ خدا کے کلام کو لوگوں تک واپس لانا اصلاح کا کام تھا۔ لیکن، کیا یہ بھی سچ نہیں ہے کہ گرجا گھروں میں

Machine Translated by Google

کیا ہمارے زمانے میں مردوں کو یہ سکھایا جاتا ہے کہ وہ صحیفوں کی بجائے اپنے مسلک اور اپنے فرقے کی تعلیمات پر ایمان رکھیں؟ چارلس بیچر نے پروٹسٹنٹ گرجا گھروں کی بات کرتے ہوئے کہا: "مرد اپنے عقیدے کے خلاف بولے جانے والے کسی بھی غیر مہذب لفظ سے باز آجاتے ہیں، اسی حساسیت کے ساتھ جس کے ساتھ مقدس باپ دادا مقدسین اور شہداء کی تعظیم کے خلاف بولے جانے والے جارحانہ لفظ سے باز آتے ہیں، جسے وہ کہتے ہیں۔ پروٹسٹنٹ انجیلی بشارت کے فرقوں نے اس طرح ایک دوسرے کے ہاتھ اس طرح باندھے ہیں کہ ان سب میں سے، کوئی بھی شخص بائبل کے علاوہ کچھ کتابوں کو قبول کیے بغیر کہیں بھی مبلغ نہیں بن سکتا۔ اس اعلان میں کوئی خیالی بات نہیں ہے کہ عقیدہ کی طاقت اب صحیفوں کو منع کرنا شروع کر رہی ہے، جیسا کہ روم نے کیا تھا، حالانکہ اس سے کہیں زیادہ باریک بینی کے ساتھ۔"

جب وفادار اساتذہ خدا کے کلام کو بیان کرتے ہیں، تو سیکھنے والے لوگ پیدا ہوتے ہیں، ایسے پادری جو کلام کو سمجھنے کا دعویٰ کرتے ہیں، جو صحیح نظریے کو بدعت قرار دیتے ہیں، اس طرح سچائی کے متلاشیوں کو بھگا دیتے ہیں۔ اگر دُنیا بابل کی شراب کے نشے میں مگن نہ ہوتی تو بہت سے لوگ خدا کے کلام کی واضح اور واضح سچائیوں سے قائل اور تبدیل ہو چکے ہوتے۔ لیکن مذہبی عقیدہ اس قدر الجھا ہوا اور متضاد لگتا ہے کہ لوگ نہیں جانتے کہ کس چیز کو سچ ماننا ہے۔ توبہ کا دنیا کا گناہ چرچ کے دروازے پر ہے۔

مکاشفہ 14کے دوسرے فرشتے کے پیغام کی سب سے پہلے 1844کے موسم گرما میں تبلیغ کی گئی تھی، اور پھر ریاستہائے متحدہ کے گرجا گھروں پر اس کا براہ راست اطلاق ہوا، جہاں فیصلے کی تنبیہ کو بڑے پیمانے پر اعلان کیا گیا تھا اور عام طور پر مسترد کر دیا گیا تھا، اور جہاں اس کا زوال گرجا گھروں کی رفتار تیز تھی۔ تاہم، دوسرے فرشتے کا پیغام 1844میں اپنی مکمل تکمیل تک نہیں پہنچا۔ اس وقت کے گرجا گھروں نے آمد کے پیغام کی روشنی سے انکار کرنے کے نتیجے میں اخلاقی گراوٹ کا سامنا کیا۔ لیکن یہ زوال مکمل نہیں تھا۔ اس وقت تک خاص سچائیوں کو مسلسل رد کرنے سے وہ پستی سے نیچے گر گئے ہیں۔ تاہم، یہ ابھی تک نہیں کہا جا سکتا کہ "بابل گر گیا... جس نے تمام قوموں کو اپنی حرامکاری کے غضب کی شراب پلائی۔" اس نے ابھی تک تمام قوموں کو یہ شراب نہیں پلائی ہے۔ دنیا کے ساتھ مطابقت اور ہمارے وقت کے لیے آزمائشی سچائیوں سے لاتعلقی کا جذبہ ہے، اور یہ عیسائیت کے تمام ممالک میں پروٹسٹنٹ عقیدے کے گرجا گھروں میں جگہ پا رہا ہے۔ اور یہ گرجا گھر دوسرے فرشتے کی شدید اور خوفناک مذمت میں شامل ہیں۔ لیکن ارتداد کا کام ابھی اپنی انتہا کو نہیں پہنچا۔

مقدس کلام اعلان کرتا ہے کہ خُداوند کے آنے سے پہلے، شیطان "پوری طاقت، نشانیوں، جھوٹے عجائبات، اور ہر طرح کی بدکاری کے ساتھ" کام کرے گا۔ اور "وہ لوگ جو نجات پانے کے لیے سچائی کی محبت حاصل نہیں کرتے" انہیں "غلطی کے عمل کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا جائے گا، تاکہ وہ جھوٹ پر یقین کریں" ۔(II Thess. 2:9-11)جب تک یہ شرط حاصل نہیں ہو جاتی اور دنیا کے ساتھ کلیسیا کا پوری طرح سے مسیحی دنیا میں مکمل اتحاد نہیں ہو جاتا، بابل کا مکمل زوال متاثر نہیں ہو گا۔ تبدیلی ترقی پذیر ہے اور مکاشفہ 14:8کی کامل تکمیل ابھی بھی مستقبل میں ہے۔

گرجا گھروں میں موجود روحانی تاریکی اور خُدا سے بیگانگی کے باوجود
جو بابل کی تشکیل کرتا ہے، مسیح کے سچے پیروکاروں کی اکثریت اب بھی اس کے اتحاد میں ہے۔ ان میں سے بہت سے ایسے ہیں جنہوں نے اس وقت کی خاص سچائیوں کے بارے میں کبھی نہیں سنا۔ کچھ لوگ اپنی موجودہ حالت سے مطمئن نہیں ہیں اور واضح روشنی کے خواہاں ہیں۔ وہ ان گرجا گھروں میں مسیح کی تصویر کو بیکار دیکھتے ہیں جس سے وہ جڑے ہوئے ہیں۔ جیسے جیسے یہ فرقے سچائی سے آگے بڑھتے جائیں گے اور خود کو دنیا کے ساتھ زیادہ قریب کرتے جائیں گے، دونوں طبقات کے درمیان فرق بڑھتا جائے گا، اور اس کا نتیجہ بالآخر علیحدگی کی صورت میں نکلے گا۔ وہ وقت آئے گا جب وہ لوگ جو خدا سے بے انتہا محبت کرتے ہیں اب ان لوگوں سے جڑے نہیں رہیں گے جو "خدا سے محبت کرنے کے بجائے لذتوں کے چاہنے والے ہیں، خدا پرستی کی ایک شکل رکھتے ہیں لیکن اس کی طاقت سے انکار کرتے ہیں۔"

Machine Translated by Google

مکاشفہ 18باب اس وقت کی طرف اشارہ کرتا ہے جب مکاشفہ 12-14:6کی تین گنا وارننگ کو مسترد کرنے کے نتیجے میں، کلیسیا مکمل طور پر اس حالت کو حاصل کر لے گی جس کی پیشینگوئی دوسرے فرشتے نے کی تھی، اور خدا کے لوگ جو ابھی بھی بابل میں ہیں، بلایا جائے گا۔ ان کی کمیونین سے الگ۔ یہ پیغام دنیا کو دیا جانے والا آخری پیغام ہے، اور یہ اپنا کام پورا کرے گا۔ جب وہ لوگ جنہوں نے "سچائی پر یقین نہیں کیا، لیکن بدکاری سے لطف اندوز ہوئے" II)تھیس. (2:12عظیم فریب کو قبول کرنے اور جھوٹ پر یقین کرنے کے لئے ایک طرف ہو جائیں گے، تو سچائی کی روشنی ان تمام لوگوں پر چمکے گی جن کے دل کھلے ہیں۔ اسے قبول کرنے کے لیے، اور رب کے تمام فرزند جو بابل میں رہ گئے ہیں، اس پکار کو سنیں گے، "میرے لوگو، اس میں سے نکل آؤ۔" (مکاشفہ ۔(18:4

Machine Translated by Google

باب 22

پیشن گوئیاں پوری ہوئیں

1844کے موسم بہار میں، جب وہ وقت گزر چکا تھا جب رب کے آنے کی پہلی توقع کی جا رہی تھی، وہ لوگ جنہوں نے ایمان کے ساتھ اس کے ظہور کا انتظار کیا تھا، وہ ایک وقت کے لیے شک اور بے یقینی کا شکار تھے۔ اس حقیقت کے باوجود کہ دنیا انہیں مکمل طور پر شکست خوردہ سمجھتی تھی اور محسوس کرتی تھی کہ انہوں نے ایک وہم پالا ہے، پھر بھی ان کی تسلی کا ذریعہ خدا کا کلام تھا۔ بہت سے لوگوں نے صحیفہ کی تحقیق جاری رکھی، زیادہ روشنی حاصل کرنے کے لیے پیشین گوئیوں کا بغور مطالعہ کیا۔ اس کے موقف کی حمایت میں بائبل کی گواہی واضح اور حتمی معلوم ہوتی تھی۔ ایسی نشانیاں جن کی غلط تشریح نہیں کی جا سکتی تھی وہ مسیح کے آنے کی بلا شبہ قربت کی طرف اشارہ کرتی ہیں۔ گنہگاروں کی تبدیلی اور عیسائیوں کے درمیان روحانی زندگی کے احیاء دونوں میں خُداوند کی خاص برکت نے گواہی دی کہ پیغام آسمان سے آیا ہے۔ آپ کا ماضی کا تجربہ۔

ان پیشین گوئیوں کے ساتھ مل کر جو انہوں نے دوسری آمد کے وقت پر لاگو کرنے کے طور پر سمجھا تھا، ایک ہدایت خاص طور پر ان کی غیر یقینی صورتحال اور الجھن کی حالت کے مطابق ڈھال لی گئی تھی، جو انہیں اس یقین دہانی کے ساتھ صبر کے ساتھ انتظار کرنے کی ترغیب دیتی تھی کہ جو کچھ اب ان کی سمجھ میں مبہم تھا وہ کر دیا جائے گا۔ واضح. مقررہ وقت میں.
ان پیشین گوئیوں میں سے حبقوق کی بھی تھی، باب :2:1-4"میں اپنی حفاظت میں رہوں گا، اور میں قلعہ پر کھڑا رہوں گا اور دیکھوں گا کہ اُس کو دیکھوں گا جو مجھ سے بات کرتا ہے، اور جب مجھ پر الزام لگایا جائے گا تو میں کیا جواب دوں گا۔ تب خُداوند نے مُجھے جواب دِیا اور کہا کہ رویا کو لِکھ اور اُسے تختیوں پر صاف کر دے تاکہ جو گزرے وہ اُسے پڑھے کیونکہ رویا مقررہ وقت کے لیے ہے اور وہ آخر تک بات کرے گا اور نہ کرے گا۔ جھوٹ بولو، اگر وہ دیر کرے تو اس کا انتظار کرو، کیونکہ وہ ضرور آئے گا، وہ دیر نہیں کرے گا، اور دیکھو، اس کی روح پھول جاتی ہے، یہ اس میں سیدھی نہیں ہے؛ لیکن صادق اپنے ایمان سے زندہ رہے گا۔"

پہلے سے ہی 1842میں، پیشن گوئی میں دی گئی رہنمائی کے لیے وژن کو لکھنے اور اسے تختیوں پر واضح طور پر پڑھنے کے قابل بنایا گیا تھا، تاکہ جو کوئی بھی گزرے اسے پڑھ سکے، اس نے چارلس فِچ کو خوابوں کی وضاحت کے مقصد سے ایک پیشن گوئی کا خاکہ تیار کرنے کا مشورہ دیا تھا۔ ڈینیئل اور مکاشفہ کا۔ اس مثالی تصویر کی اشاعت کو حبقوق کے حکم کی تکمیل سمجھا جاتا تھا۔ اس وقت، کسی نے نہیں دیکھا کہ رویا کی تکمیل میں ظاہری تاخیر، تاخیر کا وقت، اسی پیشین گوئی میں پیش کیا گیا تھا۔ مایوسی کے بعد، یہ متن بہت اہم معلوم ہوا: "رویا ابھی مقررہ وقت کے لیے ہے، اور آخر تک وہ بولے گا، اور جھوٹ نہیں بولے گا۔ اگر وہ دیر کرے تو اس کا انتظار کرو، کیونکہ وہ ضرور آئے گا، وہ نہیں آئے گا۔ دیر... راست باز اپنے ایمان سے زندہ رہے گا۔"

حزقی ایل کی پیشینگوئی کا ایک حصہ بھی مومنوں کے لیے طاقت اور تسلی کا باعث تھا۔ "اور خُداوند کا کلام میرے پاس آیا کہ اَے آدم زاد، اِسرائیل کی سرزمین میں تُو یہ کیا کہہ رہا ہے کہ دِن لمبے ہوں گے اور تمام رویا ختم ہو جائیں گی؟ اِس لِئے اُن سے کہو: اِس طرح؟ خُداوند یہوواہ فرماتا ہے:... وہ دن آ گئے ہیں اور ہر رویا کا کلام... میں بولوں گا اور جو کلام میں بولوں گا وہ پورا ہو جائے گا، یہ ٹال نہیں جائے گا۔ "اسرائیل کے گھرانے کے لوگ کہتے ہیں کہ جو رویا اس آدمی نے دیکھی ہے وہ بہت دنوں کی ہے اور وہ دور کی باتوں کی پیشین گوئی کرتا ہے: اس لیے ان سے کہو کہ خداوند خداوند یوں فرماتا ہے کہ میری کوئی بات پھر ٹال نہ جائے گی۔ اور جو بات میں نے کہی وہ پوری ہو جائے گی۔" (حزقی 27 ،12:21-25اور ۔(28

امید رکھنے والے ایماندار خوش ہوئے، یہ مانتے ہوئے کہ وہ جو ابتداء سے انجام کو جانتا ہے، اس نے زمانوں کو نیچا دیکھا اور، ان کی مایوسی کو دیکھ کر،

Machine Translated by Google

اُس نے اُنہیں حوصلہ اور اُمید کے الفاظ دیے تھے۔ اگر صحیفہ کے ایسے حصے نہ ہوتے، جو انہیں صبر سے انتظار کرنے اور خدا کے کلام پر پختہ بھروسا رکھنے کی نصیحت کرتے، تو ان کا ایمان آزمائش کی اس گھڑی میں ناکام ہو جاتا۔

میتھیو 25میں دس کنواریوں کی تمثیل بھی ایڈونٹسٹ لوگوں کے تجربے کو واضح کرتی ہے۔ میتھیو 24میں، اپنے آنے اور دنیا کے خاتمے کی علامات کے بارے میں شاگردوں کے سوال کے جواب میں، مسیح نے دنیا اور کلیسیا کی تاریخ کے چند اہم ترین واقعات کی طرف اشارہ کیا، اپنی پہلی سے دوسری آمد تک۔ جیسے: یروشلم کی تباہی، کافر اور پوپ کے ظلم و ستم کے تحت کلیسیا کا عظیم فتنہ، سورج اور چاند کا تاریک ہو جانا، اور ستاروں کا گرنا۔

اس کے بعد، اُس نے اپنی بادشاہی میں اُس کے آنے کی بات کی، اور اُس تمثیل کی تجویز پیش کی جو اُس کے ظہور کا انتظار کرنے والے بندوں کے دو طبقوں کو بیان کرتی ہے۔ باب 25ان الفاظ کے ساتھ شروع ہوتا ہے: "پھر آسمان کی بادشاہی دس کنواریوں کی طرح ہوگی۔" یہاں آخری ایام میں رہنے والے کلیسیا کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، جس کی طرف باب 24کے آخر میں اشارہ کیا گیا ہے۔ اس تمثیل میں اس کا تجربہ مشرقی شادی کے واقعات سے واضح ہوتا ہے۔

"پھر آسمان کی بادشاہی دس کنواریوں کی مانند ہو گی جو اپنے چراغ لے کر اپنے دولہے سے ملنے نکلیں اور ان میں سے پانچ عقلمند اور پانچ بے وقوف تھیں۔
پاگل عورتیں، اپنے چراغ لے کر، اپنے ساتھ تیل نہیں لے گئیں۔ لیکن عقلمندوں نے چراغوں کے ساتھ اپنے برتنوں میں تیل لے لیا۔ اور جب دولہے کو دیر ہو گئی تو وہ سب سو گئے اور سو گئے لیکن آدھی رات کو ایک آواز سنائی دی: یہ دولہا آیا ہے، اس سے ملنے باہر جاؤ۔

مسیح کی آمد، جیسا کہ پہلے فرشتے کے پیغام کے ذریعے اعلان کیا گیا تھا، دولہا کے آنے کی نمائندگی کرنے کے لیے سمجھا جاتا تھا۔ اس کے قریب آنے کے اعلان کے تحت وسیع پیمانے پر اصلاح کنواریوں کی روانگی میں اس کے متوازی تھی۔ اس تمثیل میں، جیسا کہ میتھیو 24میں ہے، دو طبقات کی نمائندگی کی گئی ہے۔ وہ سب اپنے اپنے چراغ، مقدس صحیفے لے چکے تھے، اور اس کی روشنی میں وہ دولہا سے ملنے نکلے تھے۔ لیکن جب کہ "بے وقوفوں نے اپنے چراغ لے لیے، اور اپنے ساتھ تیل نہیں لیا"، "عقلمندوں نے اپنے چراغوں کے ساتھ اپنے برتنوں میں تیل لیا"۔ آخری طبقے کو خدا کا فضل، اور روح القدس کی دوبارہ پیدا کرنے والی، روشن کرنے والی طاقت ملی تھی، جو اس کے کلام کو قدموں کے لیے چراغ اور راستے کے لیے روشنی بناتی ہے۔ خدا کے خوف میں انہوں نے سچائی سیکھنے کے لیے صحیفوں کا مطالعہ کیا اور بڑے شوق سے دل اور زندگی کی پاکیزگی کی کوشش کی۔ ان کا ذاتی تجربہ تھا، خدا اور اس کے کلام پر ایمان تھا، جسے مایوسی اور تاخیر سے ختم نہیں کیا جا سکتا تھا۔ دوسروں نے، "اپنے چراغ لے کر، اپنے ساتھ تیل نہیں لیا۔" یہ تسلسل پر منتقل کیے گئے تھے۔ اُن کے خوف پُرجوش پیغام سے جوش میں آ گئے تھے، لیکن وہ اپنے بھائیوں کے ایمان پر منحصر تھے، اور اچھے جذبات کی ڈگمگاتی روشنی سے مطمئن تھے، سچائی کی مکمل تفہیم سے عاری، اور فضل کے حقیقی کام سے۔ دل وہ رب سے ملنے کے لیے نکلے تھے، فوری اجر کی امید میں۔ لیکن وہ تاخیر اور مایوسی کے لیے تیار نہیں تھے۔ جب آزمائشیں آئیں تو ان کا ایمان ناکام ہو گیا اور ان کی روشنی تاریک ہو گئی۔

"اور جب دولہے کو دیر ہوئی تو وہ سب اونگھ گئے اور سو گئے۔" دولہا کی تاخیر اس وقت کے گزرنے کی نمائندگی کرتی ہے جس میں خداوند کی توقع تھی، مایوسی اور ظاہری تاخیر۔ بے یقینی کے اس دور میں، سطحی مفادات اور لاتعلق جلد ہی ریزہ ریزہ ہونے لگے، اور ان کی کوششیں کمزور پڑ گئیں؛ لیکن جن کا ایمان مقدس کتاب کے ذاتی علم پر تھا، ان کے پیروں کے نیچے ایک چٹان تھی، جسے مایوسی کی لہریں ہلا نہیں سکتی تھیں۔" وہ سب سو گئے، اور سو گئے۔ ایک طبقہ بے حسی اور اپنے عقیدے سے دستبردار ہے، دوسرا طبقہ صبر سے انتظار کر رہا ہے جب تک کہ انہیں واضح روشنی نہ مل جائے۔

Machine Translated by Google

نقطہ، اس کا جوش اور عقیدت. غیر سنجیدہ اور بے حس اپنے بھائیوں کے ایمان پر مزید مضبوطی سے قائم نہیں رہ سکتے تھے۔ ہر ایک کو اپنے طور پر کھڑے ہونے یا گرنے کی ضرورت تھی۔
اس مقام پر جنونیت ابھرنے لگی۔ کچھ جنہوں نے پیغام میں پرجوش ایماندار ہونے کا دعویٰ کیا تھا انہوں نے خدا کے کلام کو واحد ناقابل ہدایت رہنما کے طور پر رد کر دیا، اور، روح کی رہنمائی کا دعویٰ کرتے ہوئے، اپنے آپ کو اپنے احساسات، تاثرات اور تخیل کے حوالے کر دیا۔ کچھ ایسے بھی تھے جنہوں نے ایک اندھے اور جنونی جوش کا اظہار کرتے ہوئے ان تمام لوگوں کی مذمت کی جنہوں نے اپنے طریقہ کار کی منظوری نہیں دی۔ ان کے جنونی خیالات اور اعمال کو ایڈونٹسٹوں کی عظیم برادری میں ہمدردی نہیں ملی، لیکن انہوں نے سچائی کی وجہ سے بدنامی کا کام کیا۔

شیطان ان طریقوں سے خدا کے کام کی مخالفت کرنے اور اسے تباہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ایڈونٹسٹ تحریک کی وجہ سے لوگ بہت مشتعل ہو گئے تھے اور ہزاروں گنہگار تبدیل ہو چکے تھے۔ وفادار آدمیوں نے تاخیر کے وقت بھی سچائی کا اعلان کرنے کے کام کے لیے خود کو وقف کر دیا۔ برائی کا شہزادہ اپنی رعایا کو کھو رہا تھا، اور خدا کی راہ میں ظلم و ستم کا ڈھیر لگانے کے لیے، اس نے کچھ ایسے لوگوں کو دھوکہ دینے کی کوشش کی جو عقیدے کا دعویٰ کرتے تھے، اور انہیں انتہا پسندی کی طرف لے گئے۔ اس کے ایجنٹ ایڈونٹس اور ان کے ایمان کو مکروہ بنانے کے لیے ہر خرابی، غلطی اور تکلیف دہ عمل کا سراغ لگانے کے لیے تیار تھے، اور انہیں انتہائی مبالغہ آمیز انداز میں شائع کرتے تھے۔

اس طرح، دوسری آمد کے موقع پر جتنی زیادہ تعداد میں اس نے ایمان کا پیشہ اختیار کیا، جب کہ اس کی طاقت نے ان کے دلوں کو قابو میں رکھا، اتنا ہی زیادہ فائدہ اسے حاصل ہوگا کہ وہ مومنوں کے پورے جسم کے نمائندے کے طور پر ان کی طرف توجہ دلائے۔
شیطان "ہمارے بھائیوں پر الزام لگانے والا" ہے اور یہ اس کی روح ہے جو انسانوں کو خداوند کے لوگوں کی غلطیوں اور عیبوں کی جاسوسی کرنے اور انہیں روشنی میں لانے کی ترغیب دیتی ہے، جبکہ ان کے اچھے کاموں کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔ جب خدا روحوں کی نجات کے لیے کام کرتا ہے تو وہ ہمیشہ سرگرم رہتا ہے۔ جب خُدا کے فرزند خُداوند کے سامنے پیش ہوتے ہیں تو شیطان بھی اُن کے درمیان چلا جاتا ہے۔ ہر حیات نو میں وہ دل میں غیر مقدس اور دماغ میں غیر متوازن کو متعارف کرانے کے لیے تیار ہے۔ جب یہ سچائی کے کچھ نکات کو قبول کرتے ہیں اور مومنوں کے درمیان مقام حاصل کرتے ہیں، تو وہ ان کے ذریعے ایسے نظریات کو متعارف کرانے کے لیے کام کرتا ہے جو لاپرواہوں کو دھوکہ دے سکتے ہیں۔ کوئی بھی آدمی اپنے آپ کو خدا کے فرزندوں کی صحبت میں، عبادت گاہ میں اور خُداوند کے دسترخوان کے اردگرد مل کر ایک سچا مسیحی ثابت نہیں کرتا۔ شیطان اکثر وہاں انتہائی پروقار مواقع پر پایا جاتا ہے، ان لوگوں کی شکل میں جنہیں وہ اپنے ایجنٹ کے طور پر استعمال کر سکتا ہے۔

برائی کا شہزادہ زمین کے ہر انچ پر جھگڑا کرتا ہے جس پر خدا کے لوگ آسمانی شہر کی طرف اپنے سفر پر آگے بڑھتے ہیں۔ کلیسیا کی پوری تاریخ میں، کوئی بھی اصلاح سنگین رکاوٹوں کا سامنا کیے بغیر آگے نہیں بڑھائی گئی۔ تو یہ پولس کے زمانے میں تھا۔
جہاں کہیں بھی رسول نے گرجہ گھر بنایا، وہاں کچھ ایسے بھی تھے جنہوں نے ایمان حاصل کرنے کا دعویٰ کیا، لیکن بدعتوں میں دراندازی کی جو، اگر قبول کر لی جائے، تو بالآخر سچائی کی محبت کو ختم کر دے گی۔
لوتھر کو بھی جنونی لوگوں کے رویے کی وجہ سے شدید پریشانی اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑا، جو خدا کے براہ راست ترجمان ہونے کا دعویٰ کرتے تھے اور اس وجہ سے اپنے خیالات اور آراء کو صحیفوں کی گواہی سے بالاتر رکھتے تھے۔ بہت سے لوگ جن کے پاس ایمان اور تجربہ نہیں تھا، لیکن جو کافی خود انحصاری کے مالک تھے اور وہ کچھ خبریں سننا یا بتانا پسند کرتے تھے، نئے اساتذہ کے بہانے سے دھوکا کھا گئے اور شیطان کے ایجنٹوں کے ساتھ اس کام میں شامل ہو گئے جس کو خدا نے لوتھر کو بلند کرنے کے لیے منتقل کیا تھا۔ . اور ویزلی اور دوسرے جنہوں نے اپنے اثر اور ایمان سے دنیا کو برکت دی، ہر قدم پر شیطان کے فریب کا سامنا کیا، جس نے غیر متوازن، انتہا پسند اور غیر مقدس لوگوں کو ہر قسم کی جنونیت کی طرف لے جایا۔

Guilherme Millerکو ان اثرات سے کوئی ہمدردی نہیں تھی جن کی وجہ سے جنونیت پیدا ہوئی۔ اس نے اعلان کیا، جیسا کہ لوتھر نے کیا، کہ ہر روح کو خدا کے کلام سے آزمایا جانا چاہیے۔ "شیطان ہمارے زمانے میں کچھ لوگوں کے ذہنوں پر بڑی طاقت رکھتا ہے۔ اور ہم کیسے جانیں گے کہ وہ کس روح سے ہیں؟ بائبل جواب دیتی ہے، 'ان کے پھلوں سے تم انہیں جان لو گے۔' دنیا، اور ہمیں حکم دیا گیا ہے۔

Machine Translated by Google

ان کی کوشش کریں. وہ روح جو ہمیں آج کی دُنیا میں پرہیزگاری، راستبازی اور دینداری سے زندگی گزارنے کی راہنمائی نہیں کرتی وہ مسیح کی روح نہیں ہے۔ مجھے زیادہ سے زیادہ یقین ہو گیا ہے کہ شیطان کا ان بے ترتیب حرکات میں بہت کچھ ہاتھ ہے۔ "ہم میں سے بہت سے لوگ جو مکمل طور پر مقدس ہونے کا دعوی کرتے ہیں وہ مردوں کی روایات کی پیروی کر رہے ہیں اور بظاہر سچائی سے اتنے ہی ناواقف ہیں جتنے دوسرے لوگ جو ایسا کوئی دعوی نہیں کرتے ہیں۔" "گمراہی کی روح ہمیں سچائی سے دور لے جائے گی، اور خدا کی روح ہمیں سچائی کی طرف لے جائے گی۔ لیکن، آپ کہتے ہیں، ایک آدمی غلطی پر ہو اور سوچے کہ اس کے پاس سچ ہے، پھر کیا؟

ہم جواب دیتے ہیں: روح اور کلام متفق ہیں۔ اگر کوئی شخص اپنے آپ کو خدا کے کلام سے پرکھتا ہے اور پورے کلام میں کامل ہم آہنگی پاتا ہے، تو وہ یقین کر سکتا ہے کہ وہ سچائی پر ہے۔ لیکن، اگر اسے معلوم ہو کہ جس جذبے کے ذریعے اس کی رہنمائی کی جا رہی ہے وہ شریعت یا خدا کی کتاب کے پورے مواد سے ہم آہنگ نہیں ہے، تو اسے احتیاط سے چلنا چاہیے تاکہ وہ شیطان کے جال میں نہ پھنس جائے۔" "میں نے اکثر عیسائیت کے تمام شور شرابے سے زیادہ روشن نظر، ایک آنسو بھرے چہرے، ٹوٹے ہوئے کلام سے باطنی تقویٰ کا زیادہ ثبوت حاصل کیا ہے۔"

اصلاح کے دنوں میں، اس کے دشمنوں نے جنونیت کی تمام برائیاں ان لوگوں پر ڈال دیں جو اس کا مقابلہ کرنے کے لیے پوری تندہی سے کام کر رہے تھے۔ اسی طرح کا رویہ ایڈونٹسٹ تحریک کے مخالفین نے بھی اپنایا۔ اور انتہاپسندوں اور جنونیوں کی غلطیوں کو توڑ مروڑ کر پیش کرنے پر راضی نہیں، انہوں نے نامناسب افواہیں پھیلائیں جن میں سچائی کی ذرہ برابر بھی جھلک نہیں تھی۔ یہ لوگ تعصب اور نفرت کی وجہ سے کارفرما تھے۔ اُن کا سکون اس اعلان سے پریشان ہو گیا کہ مسیح دروازے پر ہے۔ انہیں خدشہ تھا کہ یہ سچ ہو سکتا ہے اور امید ظاہر کی کہ ایسا نہیں ہے، اور یہ ایڈونٹسٹس اور ان کے ایمان کے خلاف ان کی جنگ کی وجہ تھی۔

یہ حقیقت کہ کچھ جنونی ایڈونٹسٹوں کی صفوں میں گھس گئے تھے، یہ فیصلہ کرنے کی کوئی بڑی وجہ نہیں تھی کہ یہ تحریک خدا کی طرف سے نہیں آئی، پال یا لوتھر کے زمانے میں چرچ میں جنونی اور دھوکے بازوں کی موجودگی کو دیکھتے ہوئے، یہ بھی کوئی عذر نہیں تھا۔ ان کے کام کی مذمت کے لیے کافی ہے۔ خدا کے لوگ نیند سے بیدار ہوں اور جوش سے توبہ اور اصلاح کا کام شروع کریں۔ اسے سچائی سیکھنے کے لیے صحیفوں کو تلاش کرنے دیں جیسا کہ یہ یسوع میں ہے۔ خدا کے لیے مکمل تقدیس کریں، اور اس بات کے ثبوت کی کمی نہیں ہوگی کہ شیطان اب بھی متحرک اور چوکس ہے۔ ہر ممکن فریب کے ساتھ وہ اپنی طاقت کا اظہار کرے گا، اپنی بادشاہی کے گرے ہوئے فرشتوں کو اپنی مدد کے لیے پکارے گا۔

یہ دوسری آمد کا اعلان نہیں تھا جس نے جنون اور تقسیم کو جنم دیا۔
یہ 1844کے موسم گرما میں نمودار ہوئے، جب ایڈونٹسٹ اپنی حقیقی پوزیشن کے بارے میں شکوک اور الجھن کا شکار تھے۔ پہلے فرشتے کے پیغام کی تبلیغ اور "آدھی رات کے رونے" کا براہ راست رجحان جنون اور اختلاف کو دبانے کے لیے تھا۔جو لوگ ان پختہ تحریکوں میں شریک تھے وہ ہم آہنگ تھے۔

اُن کے دل ایک دوسرے کے لیے اور یسوع کے لیے محبت سے بھر گئے تھے، جسے وہ جلد ہی دیکھنے کی امید رکھتے تھے۔ ایک ایمان، ایک بابرکت امید، نے انہیں کسی بھی انسانی اثر و رسوخ کے قابو سے بالاتر کر دیا، شیطان کے حملوں کے خلاف ایک ڈھال ثابت ہوا۔

"اور جب دولہا ٹھہر گیا، تو وہ سب سو گئے، لیکن آدھی رات کو ایک چیخ سنائی دی: یہ دولہا آیا ہے؛ میں اس سے ملنے نکلا، پھر وہ تمام کنواریاں اٹھیں، اور اپنے چراغ تراشے۔" (متی 1844 ۔(7-5:25کے موسم گرما میں، اس وقت کے درمیان جو 2,300دنوں کا اختتام سمجھا جاتا تھا، اور اسی سال کے خزاں میں، جہاں تک مدت، جیسا کہ بعد میں دریافت کیا گیا، اس میں توسیع کی جانی تھی۔ کلام پاک کے الفاظ کے مطابق اعلان کیا گیا تھا: "یہ دولہا آیا ہے!"

جس چیز نے اس تحریک کو آگے بڑھایا وہ یہ دریافت تھا کہ یروشلم کی بحالی کے لیے آرٹیکسرکسیز کا حکم نامہ، جس نے یروشلم کی مدت کا نقطہ آغاز بنایا۔

Machine Translated by Google

2,300دن، سال 457قبل مسیح کے خزاں میں نافذ ہوئے، اور سال کے آغاز میں نہیں، جیسا کہ شروع میں سمجھا گیا تھا۔
457کے خزاں سے گنتی شروع کرتے ہوئے، 2300سال 1844کے خزاں میں ختم ہوتے ہیں۔

پرانے عہد نامے کی علامتوں پر مبنی دلائل نے بھی خزاں کو اس وقت کے طور پر اشارہ کیا جب واقعہ "مقدس کی پاکیزگی" کے ذریعہ پیش کیا جانا چاہئے۔ یہ بات بالکل واضح ہو گئی جب توجہ اس طریقے کی طرف مبذول ہوئی جس میں مسیح کی پہلی آمد سے متعلق علامات کی تکمیل ہوئی تھی۔

فسح کے برّے کی قربانی مسیح کی موت کا سایہ تھی۔ پال کہتے ہیں: "مسیح، ہمارا فسح ہمارے لیے قربان کیا گیا تھا۔" 1)کور ۔(7:5پہلے پھلوں کا شیف، جو ایسٹر کے وقت خُداوند کے سامنے لہرایا جاتا تھا، مسیح کے جی اُٹھنے کی علامت تھی۔
پال اعلان کرتا ہے، خُداوند اور اُس کے تمام لوگوں کے جی اُٹھنے کے بارے میں بات کرتے ہوئے: "مسیح کو پہلے پھل، بعد میں وہ جو مسیح کے آنے پر ہیں۔" 1)کور ۔(15:23
لہرائی ہوئی شیف کی طرح، جو کٹائی سے پہلے پکے ہوئے اناج کی پہلی فصل تھی، مسیح چھٹکارا پانے والوں کی لافانی فصل کا پہلا پھل ہے، جو مستقبل میں قیامت میں الٰہی گودام میں جمع کیا جائے گا۔

یہ قسمیں پوری ہوئیں، نہ صرف واقعہ کے لحاظ سے، بلکہ وقت کے لحاظ سے بھی۔ پہلے یہودی مہینے کے چودھویں دن، وہ دن اور مہینہ جس پر پندرہ صدیوں سے فسح کا برّہ ذبح کیا گیا تھا، مسیح نے اپنے شاگردوں کے ساتھ عید فسح میں حصہ لینے کے بعد، اس تہوار کا آغاز کیا جو اپنی یاد منانے کے لیے تھا۔ موت "خُدا کے برّہ کے طور پر جو دنیا کے گناہ کو اُٹھا لے جاتی ہے۔" اُسی رات، اُسے مصلوب کرنے اور قتل کرنے کے لیے، شریر ہاتھوں سے قید کیا گیا۔ اور، لہرائی ہوئی پنڈلیوں کے مخالف قسم کے طور پر، ہمارا خُداوند تیسرے دن مُردوں میں سے جی اُٹھا، "سونے والوں کے پہلے پھل" کے طور پر 1)کور ،(15:20ان تمام جی اُٹھے راستبازوں کی مثال جن کے "مقتول جسم "تبدیل ہو جائے گا،" اس کے جلالی جسم کے مطابق ہو جائے گا

(فل ۔(3:21
اسی طرح، وہ قسمیں جو دوسری آمد کا حوالہ دیتی ہیں، علامتی خدمت کے ذریعہ اشارہ کردہ وقت پر پورا ہونا ضروری ہے۔ موسوی نظام میں، مقدس جگہ کی صفائی یا کفارہ کا عظیم دن، ساتویں یہودی مہینے (لیوی (34-16:29کی دسویں تاریخ کو ہوا، جب سردار کاہن نے تمام اسرائیل کے لیے کفارہ دیا اور اس طرح مقدس جگہ سے ان کے گناہوں کو دور کیا، وہ باہر گیا اور لوگوں کو برکت دی۔ اس طرح یہ خیال کیا جاتا تھا کہ مسیح، ہمارے سردار کاہن، گناہوں اور گنہگاروں کو تباہ کر کے زمین کو پاک کرنے کے لیے ظاہر ہو گا، اور اپنے متوقع لوگوں کو لافانی سے نوازے گا۔ ساتویں مہینے کا دسواں دن، کفارہ کا عظیم دن، مقدس مقام کی تطہیر کا وقت، جو کہ 1844میں اکتوبر کی بائیس تاریخ کو آیا، رب کے آنے کا وقت سمجھا گیا۔ یہ پہلے سے پیش کیے گئے شواہد کے مطابق تھا کہ 2,300دن خزاں میں ختم ہو جائیں گے، اور یہ نتیجہ ناقابل تلافی لگ رہا تھا۔

میتھیو 25کی تمثیل میں، انتظار اور غنودگی کا وقت دولہا کے آنے کے بعد آتا ہے۔ یہ پیش کردہ دلائل کے مطابق تھا، پیشین گوئی اور اقسام دونوں سے۔ انہوں نے اپنی سچائی کا پختہ یقین ظاہر کیا۔ اور "آدھی رات کی پکار" کا اعلان ہزاروں مومنین نے کیا۔

سمندر کی لہروں کی طرح یہ تحریک پورے ملک میں پھیل گئی۔ وہ شہر سے شہر، گاؤں سے گاؤں، اور قوم کے سب سے دور دراز علاقوں تک گیا، یہاں تک کہ خدا کے متوقع لوگ مکمل طور پر بیدار ہو گئے۔ جنون اس اعلان سے پہلے ہی غائب ہو گیا، جیسے طلوع آفتاب سے پہلے صبح کی ٹھنڈ۔ مومنوں نے اپنے شکوک و شبہات کو دور پایا، اور امید اور ہمت نے ان کے دلوں کو متحرک کیا۔

کام ان انتہاؤں سے پاک تھا جو ہمیشہ خود کو ظاہر کرتا ہے جب خدا کے کلام اور روح کے کنٹرول والے اثر کے بغیر انسانی جوش و خروش ہوتا ہے۔
یہ کردار میں ذلت اور رب کی طرف واپسی کے ادوار سے مشابہت رکھتا تھا جو قدیم اسرائیل میں اپنے بندوں کی طرف سے انتباہی پیغامات پر عمل کرتا تھا۔ یہ وہ خصوصیات لے کر آیا جنہوں نے ہمیشہ ہر دور میں خدا کے کام کو نشان زد کیا ہے۔
وہاں تھا۔

Machine Translated by Google

تھوڑا پرجوش خوشی، لیکن دل کی زیادہ گہری تلاش، گناہوں کا اعتراف، اور دنیا کو ترک کرنا۔ رب سے ملنے کی تیاری مرتی ہوئی روحوں پر بوجھ تھی۔ خدا کے لیے مسلسل دعا اور غیر محفوظ تقدیس تھی۔

اس کام کو بیان کرتے ہوئے، ملر نے اعلان کیا: "خوشی کا کوئی اظہار نہیں ہے؛ یہ، جیسا کہ تھا، مستقبل کے وقت کے لیے موخر کر دیا گیا ہے، جب تمام آسمان اور زمین ایک ساتھ، شان و شوکت سے بھری ناقابل بیان خوشی کے ساتھ خوشی منائیں گے۔ کوئی تعریف نہیں ہے: وہ بھی جنت کے لیے مخصوص ہیں۔ گلوکار خاموش ہیں؛ وہ فرشتوں کے میزبانوں، آسمانی کوئر میں شامل ہونے کا انتظار کر رہے ہیں۔ جذبات کا کوئی تصادم نہیں ہے: سب ایک ہی دل اور دماغ کے ہیں۔" تحریک کے ایک اور شریک نے گواہی دی: "اس نے ہر جگہ دل کی گہری تلاش اور روح کی عاجزی پیدا کی... اس نے دنیا کی چیزوں کے لیے حقارت، تنازعات اور عداوتوں سے الگ تھلگ، غلطیوں کا اعتراف، خدا کے سامنے مایوسی، اور دعاؤں کو جنم دیا۔ اس کی طرف معافی اور قبولیت کے لیے توبہ کرنے والے دلوں کی تبلیغ کی وجہ سے روح کی ایسی بے عزتی اور سجدہ ہوا جیسا کہ ہم نے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ جیسا کہ اللہ نے نبی یوئیل کے ذریعے حکم دیا، جب خدا کا عظیم دن قریب تھا، اس نے پھاڑ ڈالا۔ دلوں کا اور لباس نہیں، اور روزے، آنسوؤں اور نوحہ میں رب کی طرف لوٹنا۔ جیسا کہ خدا نے زکریا نبی کے ذریعے کہا تھا، اس کے بچوں پر فضل اور التجا کی روح نازل ہوئی، انہوں نے اس کی طرف دیکھا جسے انہوں نے چھیدا تھا۔ زمین پر بڑا ماتم تھا... اور جو لوگ رب کا انتظار کر رہے تھے انہوں نے اس کے سامنے اپنی جانوں کو تکلیف دی۔"

رسولوں کے زمانے سے لے کر اب تک تمام عظیم مذہبی تحریکوں میں سے کوئی بھی انسانی خامیوں اور شیطان کے فریبوں سے 1844 کے زوال سے زیادہ آزاد نہیں ہے۔ اور جو سچائی کے پلیٹ فارم پر مضبوطی سے کھڑے ہیں، اب بھی اس مبارک کام کے مقدس اثر کو محسوس کرتے ہیں، اور گواہی دیتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے ہوا ہے۔

رونے پر: "دولہا آیا ہے؛ اس سے ملنے باہر جاؤ"، حاملہ "اُٹھی اور اپنے چراغوں کی مرمت کی"؛ اُنہوں نے خُدا کے کلام کا اُس شدت کے ساتھ مطالعہ کیا جس میں پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا تھا۔ آسمان سے فرشتوں کو بھیجا گیا تھا کہ وہ ان لوگوں کو بیدار کریں جو حوصلہ شکن ہو چکے تھے اور انہیں پیغام حاصل کرنے کے لیے تیار کریں۔ یہ کام آدمیوں کی حکمت اور علم سے نہیں بلکہ خدا کی قدرت سے ہوا۔ یہ سب سے زیادہ باصلاحیت نہیں تھا، لیکن سب سے زیادہ عاجز اور مقدس تھا جنہوں نے پکار کو سننے اور اس کی اطاعت کرنے والے سب سے پہلے تھے. کسان اپنی فصلیں کھیتوں میں چھوڑ گئے، مکینکس نے اپنے اوزار بچھا دیئے اور آنسوؤں اور خوشی کے ساتھ وارننگ دینے باہر نکل آئے۔

جن لوگوں نے ابتدائی طور پر اس مقصد کو سنبھالا تھا وہ اس تحریک میں شامل ہونے والے آخری لوگوں میں شامل تھے۔ گرجا گھروں نے، عمومی طور پر، اس پیغام کے لیے اپنے دروازے بند کر دیے، اور اسے موصول کرنے والوں کی ایک بڑی تعداد اپنے درمیان سے ہٹ گئی۔ خدا کے پروویڈینس میں، یہ اعلان دوسرے فرشتے کے پیغام کے ساتھ شامل ہوا اور کام کو طاقت بخشی۔
پیغام، "دولہا یہاں آتا ہے" اتنا زیادہ دلیل کا معاملہ نہیں تھا، حالانکہ کلام پاک کا ثبوت واضح اور حتمی تھا۔ وہ روح کو چھونے والی ایک زبردست طاقت کے ساتھ تھی۔ کوئی شک یا سوال نہیں تھا۔ یروشلم میں مسیح کے فاتحانہ داخلے کے موقع پر، زمین کے تمام حصوں سے وہ لوگ جو میلے میں شرکت کے لیے جمع ہوئے تھے، جوق در جوق زیتون کے پہاڑ پر پہنچے اور عیسیٰ کو لے جانے والے ہجوم میں شامل ہو کر، اس تقریب کے جوش و خروش سے مغلوب ہو گئے۔ گھنٹے، اور پکار کو بڑھانے میں مدد کی: "مبارک ہے وہ جو رب کے نام پر آتا ہے۔" (متی 21:9)۔ اسی طرح، کافروں نے جو ایڈونٹسٹ میٹنگوں میں جمع ہوتے تھے—کچھ تجسس کی وجہ سے، باقی محض مذاق کے مقصد کے لیے—پیغام کی قائل کرنے والی طاقت کو محسوس کرتے تھے: "یہ ہے دولہا!"

اس وقت وہ ایمان تھا جس نے دعا کے جوابات حاصل کیے —ایمان جس کا مقصد ثواب ہے۔ خشک زمین پر موسلا دھار بارش کی طرح، فضل کی روح نازل ہوئی۔

Machine Translated by Google

اُن پر جنہوں نے اُس کی تلاش کی۔ وہ لوگ جو جلد ہی اپنے نجات دہندہ سے آمنے سامنے آنے کی امید کر رہے تھے انہوں نے ایک سنجیدہ اور ناقابل بیان خوشی محسوس کی۔ روح القدس کی حرکت پذیر قوت نے دلوں کو نرم کیا کیونکہ اس کی برکات وفادار مومنین کو بھرپور انداز میں عطا کی گئی تھیں۔

احتیاط اور سنجیدگی کے ساتھ جن لوگوں کو پیغام ملا وہ اس وقت پہنچ گئے جب وہ اپنے رب سے ملنے کی امید رکھتے تھے۔ ہر صبح وہ محسوس کرتے تھے کہ یہ ان کا پہلا فرض ہے کہ وہ خود کو خدا کے ساتھ قبولیت کا یقین دلائیں۔ ان کے دل آپس میں جڑے ہوئے تھے اور وہ ایک دوسرے کے لیے بہت دعائیں کرتے تھے۔ وہ اکثر الگ تھلگ جگہوں پر خدا کے ساتھ بات چیت کرنے کے لیے جمع ہوتے تھے، اور شفاعت کی آواز کھیتوں اور جنگلوں سے آسمان تک پہنچتی تھی۔ نجات دہندہ کی منظوری کا یقین ان کے لیے روزمرہ کے کھانے سے زیادہ ضروری تھا، اور اگر کوئی چیز ان کی روح کو تاریک کر دیتی ہے، تو وہ اس وقت تک آرام نہیں کرتے جب تک کہ وہ غائب نہ ہو جائے۔ معافی کے فضل کی گواہی کو محسوس کرتے ہوئے، وہ اُس کو دیکھنا چاہتے تھے جس سے اُن کی جان پیار کرتی تھی۔

لیکن ایک بار پھر مایوسی ان کا مقدر بنی۔ امید کا وقت گزر گیا اور نجات دہندہ ظاہر نہ ہوا۔ غیر متزلزل اعتماد کے ساتھ وہ اُس کے آنے کا انتظار کر رہے تھے، اور اب اُنہوں نے محسوس کیا کہ مریم نجات دہندہ کی قبر پر پہنچی ہے اور اسے خالی پا رہی ہے، روتے ہوئے پکار رہی ہے: "وہ میرے رب کو لے گئے ہیں، اور میں نہیں جانتا کہ اُسے کہاں رکھ دیا ہے۔" (یوحنا 20:13)۔

خوف کا احساس، یہ خوف کہ پیغام سچ ہو سکتا ہے، ایک وقت کے لیے بے ایمان دنیا کو روکنے کے لیے کام کرتا ہے۔ وقت گزرنے کے بعد یہ احساس یک دم غائب نہیں ہوا۔ پہلے تو وہ مایوس ہونے والوں پر فتح حاصل کرنے کی ہمت نہیں رکھتے تھے۔ لیکن، جیسا کہ خدا کے غضب کا کوئی نشان نہیں دیکھا گیا، وہ اپنے خوف سے نکل گئے اور ملامت اور تضحیک کے اپنے رویوں کو دوبارہ شروع کیا۔

ایک بہت بڑا طبقہ جس نے خُداوند کے جلد آنے پر یقین کرنے کا دعویٰ کیا تھا اپنے ایمان کو ترک کر دیا۔
کچھ جو پراعتماد تھے اپنے غرور میں اتنے گہرے زخمی ہوئے کہ وہ دنیا سے بیگانہ لگ رہے تھے۔ یونس کی طرح، انہوں نے شکایت کی۔
خدا اور زندگی کی بجائے موت کو ترجیح دی۔ وہ لوگ جنہوں نے اپنے عقیدے کی بنیاد خدا کے کلام پر نہیں بلکہ دوسروں کی رائے پر رکھی تھی اب پھر سے اپنی سوچ بدلنے کے لیے تیار تھے۔ طعنہ زنی کرنے والوں نے کمزوروں اور بزدلوں کو اپنی صفوں میں شامل کر لیا اور یہ سب متحد ہو کر اعلان کر گئے کہ اب کوئی خوف یا توقع نہیں رہے گی۔ وقت گزر چکا تھا، رب نہیں آیا تھا، اور دنیا ہزاروں سال تک ایسی ہی رہ سکتی تھی۔

پرجوش اور مخلص مومنین نے مسیح کے لیے سب کچھ چھوڑ دیا تھا، اور اس کی موجودگی کو پہلے کبھی محسوس نہیں کیا تھا۔ انہوں نے، جیسا کہ وہ یقین رکھتے تھے، دنیا کو آخری انتباہ پہنچا دیا تھا، اور جلد ہی خدائی مالک اور آسمانی فرشتوں کی صحبت میں آنے کی توقع رکھتے تھے۔ انہوں نے کافی حد تک خود کو ان لوگوں کی صحبت سے الگ کر لیا تھا جنہیں پیغام نہیں ملا تھا۔ شدید خواہش کے ساتھ انہوں نے دعا کی تھی: "آؤ، خداوند یسوع، جلدی آؤ۔" لیکن وہ نہیں آیا تھا۔ اور اب، زندگی کی پریشانیوں اور پریشانیوں کا ایک بار پھر بھاری بوجھ اٹھانا، ایک طنزیہ دنیا کے طعنوں اور طعنوں کو برداشت کرنا، ایمان اور صبر کی ایک بھیانک آزمائش تھی۔

تاہم، یہ مایوسی اتنی بڑی نہیں تھی جتنی کہ مسیح کی پہلی آمد کے وقت شاگردوں نے محسوس کی تھی۔ جب یسوع فاتحانہ طور پر یروشلم میں سوار ہوا تو اس کے پیروکاروں کو یقین تھا کہ وہ ڈیوڈ کے تخت پر چڑھنے والا ہے اور اسرائیل کو اس کے ظالموں سے آزاد کرائے گا۔ امید اور خوشی کی امیدوں سے بھرے ہوئے، وہ اپنے بادشاہ کی تعظیم کے موقع کے لیے ایک دوسرے سے مقابلہ کرتے تھے۔ بہت سے لوگوں نے اپنے بیرونی لباس کو قالین کی طرح مسیح کے راستے پر پھیلا دیا، یا اس کے سامنے کھجور کی پتیوں والی شاخیں رکھ دیں۔ اپنی پرجوش خوشی میں، وہ خوشی بھری تعریف میں شامل ہو گئے: "داؤد کے بیٹے کو حسنہ!" جب فریسیوں نے، خوشی کے اس طوفان سے پریشان اور ناراض ہو کر، یسوع سے چاہا کہ وہ شاگردوں کو ڈانٹیں، تو اس نے جواب دیا: "اگر وہ خاموش رہے تو پتھر خود ہی چیخیں گے۔" (لوقا 19:40)۔نبوت ہونی چاہیے۔

Machine Translated by Google

پوری. شاگرد الٰہی مقصد کی خدمت کر رہے تھے۔ تاہم، وہ تلخ مایوسی کے لئے مقدر تھے. چند دنوں کے اندر وہ نجات دہندہ کی اذیت ناک موت کا مشاہدہ کریں گے اور اسے قبر میں رکھ دیں گے۔ ان کی امیدیں کسی ایک خاص میں پوری نہیں ہوئیں، اور ان کی امیدیں یسوع کے ساتھ ہی دم توڑ گئیں۔

جب تک کہ اُن کا رب فاتحانہ طور پر قبر سے جی اُٹھا، وہ یہ نہیں سمجھ سکتے تھے کہ پیشن گوئی میں ہر چیز کی پیشین گوئی کی گئی تھی، اور "مسیح کو دکھ اٹھانا اور مردوں میں سے جی اُٹھنا چاہیے" (اعمال ۔17:3

پانچ صدیاں پہلے، خُداوند نے زکریا نبی کے ذریعے اعلان کیا تھا: "اے صیون کی بیٹی، بہت خوش ہو، اے یروشلم کی بیٹی، خوش ہو، دیکھ تیرا بادشاہ تیرے پاس آئے گا، راستباز اور نجات دہندہ، غریب اور گدھے پر سوار۔ ایک گدھا، گدھے کا بیٹا۔" (زیک ۔(9:9
اگر شاگردوں کو معلوم ہوتا کہ مسیح اپنے فیصلے اور موت کی طرف بڑھ رہا ہے تو وہ اس پیشین گوئی کو پورا نہ کرتے۔

اسی طرح ولیم ملر اور ان کے ساتھیوں نے پیشین گوئی کو پورا کیا اور اس پیغام کا اعلان کیا جو الہام نے پیش گوئی کی تھی کہ وہ دنیا کو دیں گے، لیکن اگر وہ ان پیشین گوئیوں کو پوری طرح سمجھ چکے ہوتے جس سے ان کی مایوسی ظاہر ہوتی ہے اور ایک اور پیغام کا اعلان تمام قوموں کو کرنا چاہیے۔ رب کے آنے سے پہلے، وہ کام نہیں کر سکتے تھے۔ پہلے اور دوسرے فرشتوں کے پیغامات مقررہ وقت پر دیے گئے اور وہ کام پورا کیا جو خدا نے ان سے کرنا تھا۔

دنیا دیکھ رہی تھی، امید تھی کہ اگر وقت گزر گیا اور مسیح نہ آیا تو ایڈونٹزم کا پورا نظام ختم ہو جائے گا۔ لیکن جب کہ بہت سے، زبردست آزمائش کے تحت، اپنے ایمان سے دستبردار ہوئے، کچھ ایسے بھی تھے جو ثابت قدم رہے۔ ایڈونٹسٹ تحریک کے ثمرات: عاجزی اور روح کی تلاش، دنیا کو ترک کرنے اور زندگی کی اصلاح کا جذبہ، جو اس کام کے ساتھ تھا، گواہی دیتا تھا کہ یہ خدا کی طرف سے ہے۔ وہ اس بات سے انکار کرنے کی ہمت نہیں رکھتے تھے کہ روح القدس کی طاقت نے دوسری آمد کی تبلیغ کی گواہی دی تھی، اور وہ پیشن گوئی کے ادوار کے اپنے حساب کتاب میں کوئی غلطی نہیں پا سکتے تھے۔ اس کے مخالفین میں سے سب سے زیادہ اہل اس کے نظام نبوی کو منہدم کرنے سے قاصر تھے۔ وہ، بائبل کے ثبوت کے بغیر، ان عہدوں کو ترک نہیں کر سکتے تھے جو صحیفوں کے پرجوش اور سرشار مطالعہ کے ذریعے حاصل کیے گئے تھے، جو خُدا کی روح سے روشن دماغوں اور دلوں کو اُس کی زندہ طاقت سے روشن کرتے ہیں۔ وہ عہدے جنہوں نے اس دنیا کے مشہور مذہبی اساتذہ اور بزرگوں کی سخت ترین تنقید اور شدید ترین مخالفت کا مقابلہ کیا اور جو سائنس اور فصاحت کی مشترکہ قوتوں اور نامور لوگوں اور ان لوگوں کے طعنوں اور طعنوں کے سامنے ڈٹے رہے۔ عاجز کلاس.

واقعی متوقع واقعہ کے بارے میں ایک غلطی تھی، لیکن یہ بھی خدا کے کلام پر اس کے ایمان کو متزلزل نہ کر سکا۔ جب یونہ نے نینویٰ کی گلیوں میں اعلان کیا کہ چالیس دنوں کے اندر شہر کا تختہ الٹ دیا جائے گا، تو خُداوند نے نینوا کے لوگوں کی ذلت کو قبول کیا اور اُن کے فضل کا وقت بڑھا دیا۔ تاہم، یونہ کا پیغام خدا کی طرف سے آیا اور نینویٰ کو اس کی مرضی کے مطابق آزمایا گیا۔ ایڈونٹسٹوں کا خیال تھا کہ اسی طرح خدا نے انہیں فیصلے کی وارننگ دینے کے لیے بھیجا تھا۔ انہوں نے کہا: "اس نے ان سب کے دلوں کو آزمایا جنہوں نے اسے سنا، خداوند کے ظہور کے لئے خواہش کو بیدار کیا، یا کم و بیش واضح نفرت پیدا کی، لیکن خدا کو معلوم ہے، اس کے آنے پر۔ اس نے ایک لکیر کو نشان زد کیا، تاکہ جانچنے والوں کو اُن کے اپنے دلوں کو معلوم ہو سکتا تھا کہ اگر اُس وقت خُداوند آتا تو وہ کس طرف ہوتے۔کیا اُنہوں نے کہا کہ دیکھو یہ ہمارا خُدا ہے جس کا ہم انتظار کر رہے ہیں اور وہ ہمیں بچائے گا یا نہیں۔ انہوں نے چٹانوں اور پہاڑوں کو پکارا کہ وہ ان پر گریں، انہیں تخت پر بیٹھنے والے کے چہرے سے اور برّہ کے غضب سے چھپانے کے لیے۔ اور دیکھا کہ کیا وہ اس سے پیچھے ہٹیں گے۔

Machine Translated by Google

وہ پوزیشن جس میں اس نے اسے رکھنے کے لیے موزوں دیکھا تھا۔ اور وہ خدا کے کام پر مکمل بھروسہ رکھتے ہوئے اس دنیا کو چھوڑ دیں گے۔"

ان لوگوں کے جذبات جو اب بھی یقین رکھتے تھے کہ خدا نے ان کے تجربے میں ان کی رہنمائی کی تھی ولیم ملر کے ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے: "اگر مجھے اپنی زندگی دوبارہ اسی ثبوت کے ساتھ جینا پڑتی جو کہ میں خدا اور انسان کے ساتھ ایماندار تھا، میں سب کچھ کرتا جیسا میں نے کیا تھا۔" "مجھے امید ہے کہ میں نے روحوں کے خون سے اپنے لباس کو دھو لیا ہے۔ میں محسوس کرتا ہوں کہ جہاں تک ممکن ہو، میں ان کی مذمت میں ہر قسم کے قصور سے آزاد ہوں۔" "اگرچہ میں دو بار مایوس ہوا ہوں،" خدا کے اس آدمی نے لکھا، "میں ابھی تک کچلا یا حوصلہ شکن نہیں ہوں۔" "مسیح کے آنے کی میری امید ہمیشہ کی طرح پختہ ہے۔ میں نے صرف وہی کیا ہے جس کو برسوں کے غور و فکر کے بعد، میں نے محسوس کیا ہے کہ میں اسے اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ اپنے ساتھی مردوں کے لیے محبت، اور خدا کے لیے فرض شناسی کا یقین۔" "میں ایک چیز جانتا ہوں: میں نے کچھ بھی نہیں کہا سوائے اس کے جو میں نے یقین کیا تھا، اور خدا کا ہاتھ میرے ساتھ تھا۔ اس کی قدرت کام میں ظاہر ہوئی اور بہت زیادہ نیکیاں انجام دی گئیں۔" "ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت کی پیشین گوئی کی وجہ سے بہت سے ہزاروں لوگوں کو صحیفوں کا مطالعہ کرنے کی طرف راغب کیا گیا تھا؛ اور اس ذریعہ سے، ایمان اور مسیح کے خون کے چھڑکاؤ کے ذریعے، ان کا خدا سے صلح کرایا گیا تھا۔" "میں نے کبھی بھی مغرور کی مسکراہٹ کو قبول نہیں کیا اور نہ ہی جب دنیا ہمیں حقارت کی نگاہ سے دیکھتی ہے تو میں حوصلہ شکنی نہیں کرتا۔ میں آج ان کا احسان نہیں خریدوں گا اور نہ ہی میں ان کی نفرت کو مطمئن کرنے کے فرض سے آگے بڑھوں گا۔ کبھی بھی ان سے میری جان بچانے کے لیے نہیں کہو گے اور نہ ہی میں پیچھے ہٹوں گا، اگر خدا نے چاہا تو میں اسے معزول کرنے کے لیے تیار ہوں۔"

خدا نے اپنے لوگوں کو نہیں چھوڑا ہے۔ اس کی روح اب بھی ان لوگوں کے ساتھ رہی جنہوں نے لاپرواہی سے اس روشنی کو مسترد نہیں کیا جو انہیں ملی تھی، اور نہ ہی ایڈونٹسٹ تحریک کی مذمت کی تھی۔ عبرانیوں کے خط میں اس بحران میں آزمائے ہوئے اور توقع کرنے والوں کے لیے حوصلہ افزائی اور تنبیہ کے الفاظ ہیں: "اپنے اعتماد کو مت چھوڑو، جس کا بڑا اور بڑا اجر ہے۔ کیونکہ تمہیں صبر کی ضرورت ہے، تاکہ تم نے اپنے کام کرنے کے بعد خدا کی مرضی، تم وعدہ کو حاصل کرو، کیونکہ ابھی تھوڑا وقت ہے، اور جو کچھ آنے والا ہے وہ آئے گا، اور دیر نہیں کرے گا، لیکن صادق ایمان سے زندہ رہے گا، اور اگر وہ پیچھے ہٹ جائے تو میری جان کو کوئی خوشی نہیں ہے۔ لیکن ہم، ہم ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جو فنا ہو جاتے ہیں، بلکہ ان میں سے ہیں جو روح کی حفاظت کے لیے ایمان لاتے ہیں۔" (عبرانیوں 10:35-39)۔

کہ یہ تنبیہ آخری ایام کی کلیسیا کو دی گئی ہے اُن الفاظ سے ظاہر ہے جو خُداوند کے آنے کے قریب ہونے کی طرف اشارہ کرتے ہیں: ”کیونکہ ابھی تھوڑا وقت ہے اور جو آنے والا ہے وہ آئے گا اور دیر نہیں کرے گا۔ "واضح طور پر اشارہ کیا گیا ہے کہ بظاہر تاخیر ہوگی، اور یہ کہ رب تاخیر کرتا دکھائی دے گا۔ یہاں دی گئی ہدایات اس وقت کے ایڈونٹس کے تجربے کے ساتھ بالکل فٹ بیٹھتی ہیں۔ یہاں جن لوگوں کا تذکرہ کیا گیا تھا ان کا ایمان ڈوبنے کا خطرہ تھا۔ اُنہوں نے اُس کے روح اور کلام کی رہنمائی کے ذریعے خُدا کی مرضی کو پورا کیا تھا۔ تاہم، وہ ماضی کے تجربے میں اس کے مقصد کو نہ سمجھ سکے اور نہ ہی ان کے سامنے کا راستہ دیکھ سکے۔ پھر وہ شک کرنے کے لیے آمادہ ہوئے کہ آیا خدا نے واقعی ان کی رہنمائی کی تھی۔ اُس وقت یہ الفاظ استعمال کیے گئے تھے: "لیکن صادق ایمان سے زندہ رہے گا۔" ان کے راستے پر چمکنے والی "آدھی رات کی پکار" کی شاندار روشنی کے باوجود، پیشین گوئیوں کی مہروں کے کھلتے اور مسیح کے جلد آنے کا اعلان کرنے والی نشانیوں کی تیزی سے تکمیل کو دیکھنے کے باوجود، وہ، جیسا کہ تھا، نظروں سے چل پڑے تھے۔ . لیکن اب، اپنی مایوس امیدوں سے دیے ہوئے، وہ صرف خُدا اور اُس کے کلام پر ایمان کے ساتھ مزاحمت کر سکتے تھے۔ تمسخر اڑانے والی دنیا کہہ رہی تھی کہ تمہیں دھوکہ دیا گیا ہے، اپنا ایمان چھوڑ دو اور کہو کہ ایڈونٹسٹ تحریک شیطان کی طرف سے آئی ہے۔ تاہم، خدا کے کلام نے اعلان کیا: "اگر وہ پیچھے ہٹتا ہے، تو میری جان اس سے خوش نہیں ہوتی۔" اب اپنے ایمان کو ترک کرنا اور روح القدس کی طاقت سے انکار کرنا جس نے پیغام کی حمایت کی تھی تباہی میں پیچھے ہٹنا ہو گا۔ انہیں پولس کے الفاظ سے ثابت قدم رہنے کی ترغیب دی گئی تھی: "اپنا بھروسا مت چھوڑو"؛ "آپ کو صبر کی ضرورت ہے"، "کیونکہ ابھی تھوڑا سا باقی ہے۔

Machine Translated by Google

وقت، اور جو آنے والا ہے وہ آئے گا، اور دیر نہیں کرے گا۔" ان کا واحد یقینی طریقہ یہ تھا کہ وہ روشنی کو پکڑے رکھیں جو وہ پہلے ہی خُدا کی طرف سے حاصل کر چکے تھے، اُس کے وعدوں کو مضبوطی سے تھامے رکھیں، اور صحیفوں کا مطالعہ کرتے رہیں، دیکھتے رہیں۔ زیادہ سے زیادہ روشنی حاصل کرنے کے لیے صبر سے انتظار کریں۔

Machine Translated by Google

باب 23

پناہ گاہ کیا ہے؟

وہ متن جو سب سے بڑھ کر ایڈونٹسٹ عقیدے کی بنیاد اور مرکزی ستون بن گیا، یہ بیان تھا: "دو ہزار تین سو شاموں اور صبحوں تک؛ اور حرم پاک صاف ہو جائے گا۔" (ڈین 8:14)۔یہ الفاظ خُداوند کے جلد آنے والے تمام مومنین کے لیے واقف تھے۔ ہزاروں لوگوں کے لبوں سے یہ پیشین گوئی ان کے ایمان کے پاس ورڈ کے طور پر دہرائی گئی۔ ہر ایک نے محسوس کیا کہ ان کی روشن ترین توقعات اور پیاری امیدیں اس میں پیشین گوئی کے واقعات پر منحصر ہیں۔ یہ پیشن گوئی کے ایام 1844کے خزاں میں ختم ہوتے دکھائے گئے تھے۔ بقیہ مسیحی دنیا کے ساتھ مشترک طور پر، ایڈونٹسٹ اس وقت یہ سمجھتے تھے کہ زمین، یا اس کا کچھ حصہ، پناہ گاہ ہے۔ انہوں نے مقدس مقام کی پاکیزگی کو آخری عظیم دن کی آگ کے نیچے زمین کی پاکیزگی سمجھ لیا، اور یہ کہ یہ دوسری آمد کے وقت ہو گا۔ لہذا یہ نتیجہ اخذ کیا گیا کہ مسیح 1844میں زمین پر واپس آئے گا۔

لیکن سفارشی وقت گزر گیا اور رب نہ آیا۔ مومن جانتے تھے کہ خدا کا کلام ناکام نہیں ہو سکتا۔ پیشن گوئی کی آپ کی تشریح غلط ہونی چاہیے۔ تاہم، غلطی کہاں تھی؟ بہت سے لوگوں نے نادانستگی سے اس بات سے انکار کر کے مشکل کی گرہ کاٹ دی ہے کہ 2,300دن 1844میں ختم ہو گئے تھے۔ اس کی کوئی وجہ نہیں بتائی جا سکتی سوائے اس کے کہ مسیح متوقع وقت پر نہیں آیا تھا۔ انہوں نے دلیل دی کہ اگر پیشن گوئی کے ایام 1844میں ختم ہو چکے ہوتے، تو مسیح اس وقت زمین کو آگ سے پاک کر کے مقدس کو پاک کرنے کے لیے واپس آ جاتا۔ اور چونکہ وہ ظاہر نہیں ہوا، اس لیے دن ختم نہیں ہو سکتے تھے۔

اس نتیجے کو قبول کرنا اسی طرح تھا جیسا کہ سابقہ دور نبوت کو ترک کرنا تھا۔ معلوم ہوا کہ 2,300 دنوں کا آغاز اس وقت ہوا جب یروشلم کی بحالی اور تعمیر کا حکم 457قبل مسیح کے موسم خزاں میں نافذ ہوا۔ اس تاریخ کو نقطہ آغاز کے طور پر لیتے ہوئے معلوم ہوا کہ اس کے اطلاق میں کامل ہم آہنگی تھی۔ ڈینیل 9:25-27کی وضاحت میں تمام پیشین گوئی شدہ واقعات۔ اڑسٹھ ہفتے، 23صدیوں کے عظیم دور کے پہلے 483سال، مسیحا، ممسوح تک پہنچنے کے لیے تھے۔ ہمارے عہد کے 27سال میں روح القدس کے ذریعے مسیح کے بپتسمہ اور مسح نے اس تصریح کو سختی سے پورا کیا۔ سترویں ہفتے کے وسط میں مسیحا کو لے جایا جانا تھا۔ اُس کے بپتسمہ کے ساڑھے تین سال بعد؛ 31کے موسم بہار میں مسیح کو مصلوب کیا گیا۔ ستر ہفتے، یا 490سال، خاص طور پر یہودیوں کا حوالہ دینا چاہیے۔ جب یہ مدت ختم ہوئی تو قوم نے اپنے شاگردوں کے ظلم و ستم کے ذریعے مسیح کے انکار پر مہر ثبت کر دی اور 34سال میں رسولوں نے اپنا کام غیر قوموں تک پہنچا دیا۔ پہلے 490سال کے اختتام کے ساتھ، 2,300کے عظیم دور سے الگ ہونے کے بعد، ابھی 1،810سال باقی تھے۔ ہمارے عہد کے 34سال کی بنیاد پر، 1810سال 1844تک پہنچتے ہیں۔ اور فرشتے نے کہا: "پھر حرم پاک صاف ہو جائے گا۔" پیشن گوئی کی تمام سابقہ تصریحات بلاشبہ مقررہ وقت پر پوری ہوئیں۔ ہر چیز واضح اور ہم آہنگ ہوگئی۔ یہ حساب، اس استثناء کے ساتھ کہ، اس وقت، کوئی ایسا واقعہ نہیں دیکھا گیا جو 1844میں ہونے والے مقدس مقام کی تطہیر کو پورا کرتا ہو۔ جو پیشن گوئی کی ناقابل یقین تکمیلوں کے ذریعے قائم کی گئی تھی۔

لیکن خدا اپنے لوگوں کی عظیم ایڈونٹسٹ تحریک میں رہنمائی کر رہا تھا۔
اس کی طاقت اور جلال نے کام میں حصہ لیا تھا، اور وہ اسے اندھیرے اور مایوسی میں ختم نہیں ہونے دے گا، اسے جھوٹے اور جنونی جوش کے طور پر بدنام کرنے کی اجازت نہیں دے گا۔ وہ اپنے کلام کو شک اور بے یقینی میں ڈوبا نہیں چھوڑے گا۔ اس حقیقت کے باوجود کہ بہت سے ہیں۔

Machine Translated by Google

پیشن گوئی کے ادوار کے سابقہ حساب کو رد کرتے ہوئے، اس پر قائم ہونے والی تحریک کی درستگی کا انکار کرتے ہوئے، دوسرے لوگ ایمان اور تجربے کے ان نکات کو ترک کرنے پر آمادہ نہیں تھے جن کی تائید کلام پاک اور روح خدا کی گواہی سے ہوتی ہے۔ ان کا خیال تھا کہ انہوں نے پیشین گوئیوں کے مطالعہ میں تشریح کے جائز اصولوں کو اپنایا ہے، اور یہ ان کا فرض ہے کہ وہ پہلے سے دریافت شدہ سچائیوں پر قائم رہیں اور بائبل کی تحقیق کے اسی معیار کو جاری رکھیں۔ پرجوش دعا کے ساتھ انہوں نے اپنی پوزیشن کا جائزہ لیا اور اپنی غلطی کو دریافت کرنے کے لیے صحیفوں کا مطالعہ کیا۔ چونکہ وہ پیشن گوئی کے ادوار کے حساب کتاب میں کوئی غلطی نہیں دیکھ سکتے تھے، اس لیے انہیں خاص طور پر مقدس مقام کے موضوع کا جائزہ لینے کے لیے لے جایا گیا۔

ان کی تحقیقات میں، انہوں نے سیکھا کہ اس مقبول تشریح کی حمایت کرنے کے لئے کوئی صحیفائی ثبوت نہیں ہے کہ زمین پناہ گاہ ہے. تاہم انہوں نے بائبل میں مقدس مقام، اس کی نوعیت، مقام اور خدمات کے موضوع کی مکمل وضاحت دریافت کی۔ مقدس مصنفین کی گواہی اتنی واضح اور وسیع تھی کہ اس نے معاملہ کو ہر سوال سے بالاتر کر دیا۔ پولوس رسول، عبرانیوں کے خط میں، کہتا ہے: "اب اوّل کے پاس بھی الٰہی عبادت کے احکام تھے، اور ایک زمینی مقدّس۔ کیونکہ ایک خیمہ تیار کیا گیا تھا، پہلا، جس میں چراغ دان، میز اور میز تھا۔ اس تجویز کی روٹی جسے مقدس مقام کہا جاتا ہے لیکن دوسرے پردے کے بعد وہ خیمہ تھا جسے مقدسات کا مقدس کہا جاتا ہے جس میں سونے کا بخوردار تھا اور عہد کا صندوق چاروں طرف سونے سے ڈھکا ہوا تھا جس میں ایک برتن تھا۔ سونے کا، جس میں من اور ہارون کی لاٹھی، جس میں کلیاں تھیں، اور عہد کی میزیں؛ اور صندوق کے اوپر جلال کے کروبی فرشتے، جو تختِ رحمت کا سایہ کرتے تھے۔"

(عبرانیوں ۔(5-9:1
یہاں پولس نے جس مقدس مقام کا حوالہ دیا ہے وہ خیمۂ خیمہ تھا جسے موسیٰ نے خُدا کے حکم پر تعمیر کیا تھا، جیسا کہ خدائے بزرگ و برتر کی زمینی مسکن تھی۔ "اور وہ مجھے ایک مقدس مقام بنائیں گے، اور میں ان کے درمیان رہوں گا" (خروج ،(25:8موسیٰ کو دی گئی ہدایت تھی، جب کہ خدا کے ساتھ پہاڑ پر تھا۔ بنی اسرائیل صحرا میں سفر کر رہے تھے اور خیمہ گاہ کو اس طرح بنایا گیا تھا کہ اسے ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچایا جا سکے۔ تاہم اس کی ساخت بہت شاندار تھی۔ دیواریں کھردرے تختوں سے بنی تھیں جو سونے سے ڈھکی ہوئی تھیں اور جن کی بنیادیں چاندی کی تھیں۔ اس کی چھت پر پردوں یا غلافوں کی ایک سیریز سے بنی تھی، باہر کی کھالوں سے بنی ہوئی تھی اور اندرونی حصے کو باریک کتان سے بنا کر خوبصورتی سے کروبیوں کی شکل دی گئی تھی۔ بیرونی صحن کے علاوہ، جہاں سوختنی قربانیوں کی قربان گاہ واقع تھی، خیمہ ہی میں دو حصے تھے، جنہیں مقدس مقام اور سب سے مقدس جگہ کہا جاتا ہے، ایک امیر اور خوبصورت پردے یا پردے سے الگ کیا گیا تھا۔ اسی طرح کے پردے نے پہلے ڈبے کے دروازے کو بند کر دیا۔

مقدِس میں شمعدان تھا جو خیمہ گاہ کے جنوب کی طرف واقع تھا جس کے سات چراغ تھے جو دن اور رات مقدس کو روشنی فراہم کرتے تھے۔ شمال کی طرف حضوری کی روٹی کی میز تھی۔ اور اس پردے کے سامنے جو مقدس ترین جگہ کو مقدس ترین سے الگ کرتا تھا، بخور کی سنہری قربان گاہ تھی اور جس سے خوشبودار بادل، اسرائیل کی دعاؤں کے ساتھ، روزانہ خدا کے حضور اٹھتا تھا۔

مقدس ترین جگہ میں صندوق تھا، قیمتی لکڑی کا ایک صندوق جو سونے سے ڈھکا ہوا تھا، اور پتھر کی دو تختیوں کا ذخیرہ تھا جس پر خدا نے دس احکام کا قانون لکھا تھا۔ صندوق کے اوپر، مقدس کا احاطہ کرتا ہے۔

کنٹینر، رحمت کی نشست تھی، آرٹ کا ایک شاندار کام جس پر دو کروبی فرشتے تھے، ہر طرف ایک، مکمل طور پر ٹھوس سونے سے بنا ہوا تھا۔ اس ٹوکری میں، خدائی موجودگی کروبیوں کے درمیان ظاہری جلال کے بادل میں ظاہر ہوئی تھی۔

کنعان میں عبرانیوں کے آباد ہونے کے بعد، خیمے کی جگہ ہیکل سلیمانی نے لے لی، جو کہ ایک مستقل ڈھانچہ اور بڑے پیمانے پر ہونے کے باوجود ایک ہی تناسب کا مشاہدہ کیا اور اسی طرح فراہم کیا گیا۔

Machine Translated by Google

پچھلے اس شکل میں مقدس جگہ موجود تھی -سوائے اس کے کہ جب یہ ڈینیئل کے زمانے میں کھنڈرات میں پڑا تھا 70 - قبل مسیح میں رومیوں کے ہاتھوں اس کی تباہی تک۔
یہ وہ واحد پناہ گاہ ہے جو کبھی زمین پر موجود تھی اور جس کے بارے میں بائبل ہمیں کچھ معلومات فراہم کرتی ہے۔ پولس نے اسے پہلے عہد کا مقدّس قرار دیا۔ لیکن کیا نئے عہد کی کوئی پناہ گاہ نہیں ہے؟

عبرانیوں کی کتاب کی طرف دوبارہ رجوع کرتے ہوئے، سچائی کے متلاشیوں نے ایک دوسری
مقدس جگہ یا نئے عہد کی پناہ گاہ کا وجود پایا ہے جو پولس کے مذکورہ بالا الفاظ میں مضمر ہے: "اب پہلے کے پاس بھی الٰہی عبادت کے احکام تھے، اور ایک مقدس جگہ تھی۔" اور لفظ "بھی" کا استعمال اس بات کا تعین کرتا ہے کہ پولس نے پہلے اس مقدس مقام کا ذکر کیا تھا۔ پچھلے باب کے شروع میں واپس آتے ہوئے، وہ پڑھتے ہیں: "اب جو کچھ ہم نے کہا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ ہمارے پاس ایک ایسا سردار کاہن ہے، جو آسمان پر تختِ عالی کے داہنے ہاتھ پر بیٹھا ہے، مقدس کا وزیر۔ اور حقیقی خیمہ کا، جس کی بنیاد رب نے رکھی، انسان نے نہیں۔" (عبرانیوں 8:1اور ۔(2

یہاں نئے عہد کی حرمت ظاہر ہوتی ہے۔ پہلے عہد کا مقدّس انسان نے بنایا تھا، موسیٰ نے بنایا تھا۔ مؤخر
الذکر رب نے بنایا تھا نہ کہ انسان نے۔ اُس حرم میں زمینی پجاری اپنی خدمت انجام دیتے تھے۔ اس میں، مسیح، ہمارے عظیم سردار کاہن، خدا کے داہنے ہاتھ کے خادم۔ ایک پناہ گاہ زمین پر تھی، دوسری جنت میں۔

مزید برآں، خیمہ موسیٰ نے ایک نمونے کے مطابق بنایا تھا۔
خُداوند نے اُسے حکم دیا: "مَیں تجھے خیمہ کے نمونے اور اس کے تمام برتنوں کے نمونوں کے مطابق جو کچھ دکھاتا ہوں، ویسا ہی کرنا۔ اس کے نمونے کے مطابق، جو آپ کو پہاڑ پر دکھایا گیا تھا۔" (خروج 25:9اور (40اور پولس کہتا ہے کہ پہلا خیمہ "موجودہ وقت کا ایک تمثیل تھا جس میں تحفے اور قربانیاں پیش کی جاتی تھیں"۔ ؛ کہ اس کے مقدس مقامات "آسمانی چیزوں کی اقسام" تھے؛ یہ کہ جو کاہن شریعت کے مطابق تحفے پیش کرتے تھے وہ "آسمانی چیزوں کی ایک مثال اور سایہ" کے طور پر کام کرتے تھے، اور یہ کہ "مسیح اپنے ہاتھوں سے بنے ہوئے مقدس مقام میں داخل نہیں ہوا، حقیقی کی ایک قسم، لیکن اسی آسمان میں، اب ہمارے لیے خُدا کے سامنے ظاہر ہونے کے لیے" (عبرانیوں 9:9اور ۔(9:24 ؛8:5 ؛23

آسمانی حرم جس میں یسوع ہماری طرف سے خدمت کرتا ہے وہ عظیم اصل ہے، جس میں موسیٰ کی
طرف سے تعمیر کیا گیا مقدس مقام ایک نقل تھا۔ خُدا نے اپنی روح زمینی مقدس کے معماروں پر ڈالی۔ اس کی تعمیر میں جو فنکارانہ مہارت کا استعمال کیا گیا وہ خدائی حکمت کا مظہر تھا۔ دیواریں ٹھوس سونے کی شکل میں تھیں، جو ہر طرف سنہری شمع دان پر سات چراغوں کی روشنی کو منعکس کرتی تھیں۔ روٹی کی میز اور بخور کی قربان گاہ چمکے ہوئے سونے کی طرح چمک رہی تھی۔ نیلے، جامنی اور سرخ رنگ کے فرشتوں کے نقشوں سے مزین چھت کو بنانے والے خوبصورت پردے نے منظر کی خوبصورتی کو بڑھا دیا۔ اور دوسرے پردے کے پرے مقدس شکینہ تھا، جو خُدا کے جلال کا ظاہری مظہر تھا، جس کے سامنے سردار کاہن کے سوا کوئی داخل اور زندہ نہیں رہ سکتا تھا۔ زمینی خیمہ کی بے مثال شان و شوکت انسانی نظروں کے لیے آسمانی ہیکل کی شان کو ظاہر کرتی ہے جہاں مسیح، ہمارا پیش رو، خُدا کے تخت کے سامنے ہماری خدمت کرتا ہے۔ بادشاہوں کے بادشاہ کی رہائش گاہ، جس میں ہزاروں لوگ اس کی خدمت کرتے ہیں اور لاکھوں کروڑوں اس کے سامنے کھڑے ہوتے ہیں (ڈین. ؛(7:10یہ مندر، ابدی تخت کی شان سے بھرا ہوا ہے، جہاں سرافیم، اس کے پرجوش محافظ، سجدے میں اپنے چہروں پر پردہ ڈالے ہوئے ہیں، انسانی ہاتھوں سے بنائے گئے کسی بھی شاندار ڈھانچے میں مل سکتے ہیں لیکن اس کی وسعت اور شان کا ایک ہلکا عکس۔ تاہم، آسمانی پناہ گاہ سے متعلق اہم سچائیاں اور وہاں انسان کی نجات کے لیے کیے گئے عظیم کام کو زمینی حرم اور اس کی خدمات نے سکھایا تھا۔

Machine Translated by Google

آسمانی مقدس کے مقدس مقامات کی نمائندگی زمینی مقدس کے دو حصوں سے ہوتی ہے۔ یوحنا
رسول کو آسمان میں خدا کے ہیکل کا رویا دیا گیا تھا۔ وہاں اس نے تخت کے سامنے آگ کے سات چراغ جلتے دیکھے (مکاشفہ
۔(4:5اس نے ایک فرشتے کو دیکھا، جس کے پاس سونے کا بخور تھا؛ اور اسے تمام مقدسین کی دعاؤں کے ساتھ سونے کی
قربان گاہ پر، جو تخت کے سامنے ہے، بہت زیادہ بخور دیا گیا تھا" (مکاشفہ ۔(8:3نبی کو آسمانی مقدس کے پہلے حصے پر
غور کرنے کی اجازت تھی۔ وہاں اُس نے "آگ کے سات چراغ" اور "سونے کی قربان گاہ" کو دیکھا جس کی نمائندگی سنہری
شمع دان اور زمینی مقدس کی بخور کی قربان گاہ سے ہوتی ہے۔

ایک بار پھر "خدا کا ہیکل آسمان میں کھولا گیا" ،(Rev. 11:19)اور اس نے اندرونی پردے کے اندر، مقدس ترین جگہ کی
طرف دیکھا۔ وہاں اس نے "اپنے عہد کے صندوق" کا مشاہدہ کیا، جس کی نمائندگی موسیٰ کی طرف سے خدا کے قانون کو
رکھنے کے لیے بنائے گئے مقدس برتن سے ہوتی ہے۔
اس طرح، جو لوگ اس موضوع کا مطالعہ کر رہے تھے، ان کو آسمان میں ایک مقدس مقام کی
موجودگی کا ناقابل تردید ثبوت ملا۔ پولس سکھاتا ہے کہ یہ نمونہ آسمان میں حقیقی مقدس مقام تھا۔اور یوحنا گواہی دیتا
ہے کہ اس نے بھی اسے جنت میں دیکھا تھا۔

آسمانی ہیکل میں، خُدا کی رہائش گاہ، اُس کا تخت عدل اور انصاف میں قائم ہے۔ مقدس ترین جگہ
میں اس کا قانون ہے، عدل کا عظیم حکم جس کے ذریعے تمام انسانیت کا امتحان لیا جاتا ہے۔ وہ صندوق جو قانون کی
میزوں پر مشتمل ہے رحمت کی نشست سے ڈھکا ہوا ہے، جس کے سامنے مسیح اپنے خون کے ذریعے، گنہگار کی طرف سے
دعا کرتا ہے۔ انسانی نجات کے منصوبے میں انصاف اور رحم کے اتحاد کو اس طرح دکھایا گیا ہے۔ صرف لامحدود حکمت ہی
اس اتحاد کو وضع کر سکتی ہے، اور صرف لامحدود طاقت ہی اسے بنا سکتی ہے۔ یہ ایک ایسا تعلق ہے جو تمام جنت کو
حیرت اور تعظیم سے بھر دیتا ہے۔ زمینی پناہ گاہ کے کروبی، رحم کی نشست پر عقیدت کے ساتھ نگاہ ڈالتے ہوئے، اس
دلچسپی کی نمائندگی کرتے ہیں جس کے ساتھ آسمانی میزبان چھٹکارے کے کام کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ یہ رحمت کا اسرار ہے
جس میں فرشتے حاضر ہونا چاہتے ہیں: کہ خُدا توبہ کرنے والے گنہگار کو درست ثابت کرتے ہوئے اور گرے ہوئے نسل کے ساتھ
اپنے تعلق کی تجدید کرتے ہوئے انصاف کر سکتا ہے۔ کہ مسیح اپنے آپ کو خاکسار بنا کر بے شمار لوگوں کو بربادی کے اتھاہ
گڑھے سے نکال سکے اور انہیں اپنی راستبازی کے بے داغ لباس پہنا سکے، تاکہ وہ ان فرشتوں کے ساتھ مل جائیں جو کبھی
نہیں گرے، اور ہمیشہ کے لیے خدا کے حضور میں سکونت پذیر ہوں۔

انسان کے شفاعت کرنے والے کے طور پر مسیح کا کام زکریاہ کی خوبصورت پیشینگوئی میں اس کے
بارے میں بیان کیا گیا ہے، "جس کا نام شاخ ہے۔" نبی کہتا ہے: "وہ خود خداوند کا ہیکل بنائے گا، اور جلال برپا کرے گا، اور اس
کے تخت پر بیٹھ کر حکومت کرے گا، اور اس کے تخت پر کاہن ہوگا، اور ان دونوں کے درمیان صلح کا مشورہ ہوگا۔"

(زیک ۔(6:13
"وہ خود رب کا ہیکل بنائے گا۔" اپنی قربانی اور ثالثی سے، مسیح خدا کی کلیسیا کی بنیاد اور معمار
دونوں ہے۔ پولس رسول نے اُس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: "کونے کے اہم پتھر کے طور پر؛ جس میں پوری عمارت، ایک
ساتھ نصب ہونے کے بعد، خداوند میں ایک مقدس ہیکل بن جاتی ہے۔ روح" (افسیوں ۔(22-2:20

وہ "جلال لے گا۔" گری ہوئی نسل کے مخلصی کا جلال مسیح کا ہے۔ ابدی عمروں کے ذریعے، فدیہ دینے
والوں کا گانا ہوگا: "اُس کے لیے جس نے ہم سے محبت کی، اور ہمیں ہمارے گناہوں سے اپنے خون میں دھویا... اُس کی جلال
اور طاقت ہمیشہ ہمیشہ کے لیے"۔ (Apoc. 1: 5اور .(6

"اور وہ اپنے تخت پر بیٹھ کر حکومت کرے گا، اور اس کے تخت پر کاہن ہوگا۔" وہ ابھی تک "اپنے جلال
کے تخت پر" نہیں ہے؛ جلال کی بادشاہی ابھی تک قائم نہیں ہوئی ہے۔ ثالث کے طور پر اپنے کام کے اختتام کے بعد ہی خُدا اُسے
"اپنے باپ داؤد کا تخت" دے گا، ایک ایسی بادشاہی جس کی "کوئی انتہا نہیں ہوگی" (لوقا 1:32اور ۔(33ایک پادری کے
طور پر، مسیح اب باپ کے ساتھ اپنے تخت پر بیٹھا ہے (مکاشفہ ۔(3:21تخت پر، ازلی اور خود موجود ہستی کے ساتھ، وہی
تھا جس نے "ہماری کمزوریوں کو اپنے اوپر لے لیا، اور

Machine Translated by Google

ہمارے دکھ اٹھائے"؛ جو "ہر طرح سے آزمایا گیا، پھر بھی گناہ کے بغیر"؛ تاکہ وہ "ان لوگوں کی مدد کرے جو آزمائش میں پڑ گئے ہیں۔" "اگر کوئی گناہ کرتا ہے تو ہمارے پاس باپ کے ساتھ ایک وکیل ہے۔" (یسعیاہ ؛ 53:4عبرانیوں 1 ؛2:18 ؛4:15یوحنا 2:1)اس کی شفاعت ایک زخمی اور مرجھائے ہوئے جسم کی، ایک بے عیب زندگی کی ہے۔ زخمی ہاتھ، چھیدے ہوئے پہلو، چھیدے ہوئے پاؤں، گرے ہوئے آدمی کی التجا کرتے ہیں۔ ، جس کی چھٹکارا لامحدود قیمت پر خریدا گیا تھا۔

"اور صلح کی صلاح ان دونوں کے درمیان ہو گی۔" باپ کی محبت، بیٹے کی محبت سے کم نہیں، کھوئی ہوئی نسل کے لیے نجات کا ذریعہ ہے۔ یسوع نے اس دنیا سے جانے سے پہلے اپنے شاگردوں سے کہا: "میں تم سے مت کہو کہ میں تمہارے لیے باپ سے دعا کروں گا۔ کیونکہ باپ خود تم سے محبت کرتا ہے۔" (یوحنا 16:26اور ۔(27"خدا مسیح میں تھا جو دنیا کو اپنے ساتھ ملا رہا تھا۔" 2)کور (5:19اور اوپر کے مقدس کی خدمت میں، "مشورہ۔ ان دونوں کے درمیان امن ہو گا۔" "خدا نے دنیا سے ایسی محبت کی کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا، تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لائے ہلاک نہ ہو بلکہ ہمیشہ کی زندگی پائے۔" (یوحنا ۔(3:16

سوال، "مقدس مقام کیا ہے؟" کا جواب صحیفوں میں واضح طور پر دیا گیا ہے۔ اصطلاح "مقدس خانہ" جیسا کہ بائبل میں استعمال کیا گیا ہے، سب سے پہلے آسمانی چیزوں کے نمونے کے طور پر موسیٰ کے بنائے ہوئے خیمے کی طرف اشارہ کرتا ہے؛ اور، دوم، آسمان میں موجود "حقیقی خیمہ" کی طرف، جس کی طرف زمینی مقدس نے اشارہ کیا تھا۔ مسیح کی موت عام خدمت ختم ہوئی۔ آسمان میں "حقیقی خیمہ" نئے عہد کا مقدّس ہے۔ اور جیسا کہ دانی ایل 8:14کی پیشینگوئی اس ڈسپنسیشن میں پوری ہوتی ہے، وہ مقدس جگہ جس کی طرف یہ اشارہ کرتا ہے صرف نئے عہد کا مقدّس ہو سکتا ہے۔ عہد۔ 2,300دنوں کے اختتام پر، کئی صدیوں تک زمین پر کوئی پناہ گاہ نہیں بچا تھا۔ اس طرح، پیشن گوئی "دو ہزار تین سو شاموں اور صبحوں تک؛ اور حرم پاک صاف ہو جائے گا"، بلاشبہ آسمانی حرم کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

تاہم، سب سے اہم سوال کا جواب ابھی باقی ہے: حرم کی صفائی کیا ہے؟ کہ زمینی مقدس کے سلسلے میں ایسی خدمت تھی جو عہد نامہ قدیم کے صحیفوں میں بیان کی گئی ہے۔ لیکن کیا پاک ہونے کے لیے جنت میں کوئی چیز ہو سکتی ہے؟ عبرانیوں 9میں، زمینی اور آسمانی مقدس دونوں جگہوں کو پاک کرنے کی پوری تعلیم دی گئی ہے۔ "شریعت کے مطابق تقریباً تمام چیزیں خون سے پاک ہوتی ہیں؛ اور خون بہائے بغیر معافی نہیں ملتی۔ لہذا یہ بہت ضروری تھا کہ آسمانی چیزوں کے اعداد و شمار کو اس طرح سے پاک کیا جائے۔ جانوروں کی]؛ لیکن آسمانی چیزیں خود ان سے بہتر قربانیوں کے ساتھ" (عبرانیوں 9:22اور ،(23یعنی مسیح کے قیمتی خون کے ساتھ۔

طہارت، عام اور حقیقی خدمت دونوں میں، خون سے مکمل کی جانی تھی۔ پہلے، جانوروں کے خون کے ساتھ، آخر میں، مسیح کے خون کے ساتھ۔ پولس ایک وجہ کے طور پر یہ بتاتا ہے کہ اس پاکیزگی کو خون کے ساتھ کیا جانا چاہئے کہ خون بہائے بغیر کوئی معافی نہیں ہے۔ معافی، یا گناہ کو صاف کرنے کا عمل، ایک کام ہے جسے پورا کرنا ہے۔ لیکن مقدس جگہ کے ساتھ گناہ کیسے منسلک ہو سکتا ہے، چاہے آسمان میں ہو یا زمین پر؟ اسے علامتی عبادت کے حوالے سے سمجھا جا سکتا ہے۔ چونکہ زمین پر کام کرنے والے کاہن "آسمانی چیزوں کی مثال اور سائے" کے طور پر کام کرتے ہیں (عبرانیوں 8:5)۔

زمینی مقدس کی وزارت دو حصوں پر مشتمل تھی: کاہن مقدس جگہ میں روزانہ خدمت کرتے تھے، جب کہ سال میں ایک بار اعلیٰ کاہن مقدس ترین جگہ میں کفارہ کا ایک خاص کام انجام دیتا تھا، مقدس کی پاکیزگی کے لیے۔ دن بہ دن، توبہ کرنے والا گنہگار اپنی قربانی کو خیمہ کے دروازے پر لے جاتا تھا اور شکار کے سر پر ہاتھ رکھ کر، اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا تھا، اس طرح انہیں اپنے ہی ایک شکل میں معصوم قربانی میں منتقل کرتا تھا۔ اس کے بعد جانور کو مار دیا گیا۔ "خون بہائے بغیر،" رسول کہتا ہے، "گناہ کی معافی نہیں ہے۔" "گوشت کی جان خون میں ہے۔" .(Lev. 17:11) خدا کا فاسد قانون فاسق کی جان مانگتا ہے۔ خون، گنہگار کی کھوئی ہوئی زندگی کی نمائندگی کرتا ہے، جس کا قصور تھا۔

Machine Translated by Google

شکار کے ذریعہ فرض کیا گیا، پادری کے ذریعہ مقدس مقام پر لے جایا گیا اور پردے کے آگے چھڑک دیا گیا، جس کے پیچھے وہ صندوق تھا جس میں اس قانون پر مشتمل تھا جس کی گنہگار نے خلاف ورزی کی تھی۔
اس تقریب کے ذریعے، گناہ کو علامتی طور پر مقدس میں منتقل کر دیا گیا تھا۔ بعض صورتوں میں خون کو مقدس جگہ نہیں لے جایا جاتا تھا۔ لیکن مقتول کا گوشت تب کاہن کے ذریعہ کھایا جانا تھا جیسا کہ موسیٰ نے ہارون کے بیٹوں کو حکم دیا تھا، "رب نے یہ تمہیں دیا ہے تاکہ تم جماعت کی بدکرداری کو برداشت کرو۔" (لیو۔

۔(10:17دونوں تقاریب یکساں طور پر توبہ کرنے والے کے گناہ کو مقدس میں منتقل کرنے کی علامت تھیں۔

یہ وہ کام تھا جو دن بہ دن، سال بھر چلتا رہا۔ اس طرح اسرائیل کے گناہوں کو مقدس میں منتقل کر
دیا گیا، اور ان کے خاتمے کے لیے ایک خاص کام ناگزیر ہو گیا۔ خدا نے حکم دیا کہ ہر ایک مقدس حصے کا کفارہ ادا کیا جائے۔
"وہ مقدِس کا بنی اسرائیل کی ناپاکیوں اور اُن کے گناہوں کے مُطابق اُن کے تمام گناہوں کا کفارہ دے گا اور وہ اُس جماعت کے خیمے کے لیے جو اُن کی ناپاکیوں کے درمیان اُن کے ساتھ رہتا ہے۔ "

قربان گاہ کے لیے ایک کفارہ بھی دیا جانا تھا، تاکہ اُسے "بنی اسرائیل کی ناپاکیوں، اُن کی خطاؤں اور اُن کے تمام گناہوں کے سبب سے" پاک کیا جائے۔
(لیوی 16:16اور ۔(19
سال میں ایک بار، کفارہ کے عظیم دن پر، پادری مقدس ترین جگہ کو پاک کرنے کے لیے داخل ہوتا تھا۔
وہاں کئے گئے کام نے وزارت کا سالانہ چکر مکمل کیا۔ کفارہ کے دن، دو بکرے خیمہ کے دروازے پر لائے گئے، اور ان کے لیے قرعہ ڈالا گیا، "ایک قرعہ خداوند کے لیے اور دوسرا قربانی کے بکرے کے لیے" (لیوی ۔(16:8وہ بکرا جس پر خداوند کا قرعہ پڑا اسے لوگوں کے گناہ کی قربانی کے طور پر مارا جانا تھا۔ اور کاہن کو بکری کا خون پردے کے اندر لا کر رحمت کے تخت پر اور اس رحم کی چیز کے سامنے چھڑکنا تھا۔ خون کو بخور کی قربان گاہ پر بھی چھڑکنا چاہیے جو پردے کے سامنے تھی۔

"اور ہارون اپنے دونوں ہاتھ زندہ بکرے کے سر پر رکھے اور اُس پر بنی اسرائیل کے تمام گناہوں اور اُن کی
تمام خطاؤں کا اقرار کرے اور اُن کے تمام گناہوں کے مطابق اُن کو رب کے سر پر رکھے۔ بکری بھیجے اور بھیجے وہ اسے ایک آدمی کے ہاتھ سے صحرا میں لے جائے گا جسے اس کام کے لیے مقرر کیا گیا ہے تاکہ وہ بکری ان کی تمام بدکاریوں کو تنہا زمین پر اٹھا لے۔ (لیوی 16:21اور ۔(22قربانی کا بکرا اب اسرائیل کے کیمپ میں واپس نہیں جا سکتا تھا، اور جو آدمی اس کی رہنمائی کرتا تھا اسے کیمپ میں واپس آنے سے پہلے اپنے آپ کو اور اپنے کپڑے دھونے کی ضرورت تھی۔

اس پوری تقریب کا مقصد بنی اسرائیل کو خدا کی پاکیزگی اور گناہ کی طرف اس کی ناراضگی سے
متاثر کرنا تھا۔ اور، اس کے علاوہ، انہیں دکھائیں کہ وہ خود کو آلودہ کیے بغیر گناہ کے ساتھ رابطے میں نہیں آسکتے ہیں۔
کفارہ کا کام جاری رہنے کے دوران ہر آدمی کو اپنی روح کو اذیت دینا ضروری تھا۔ تمام مشترکہ سرگرمیوں کو ایک طرف رکھ دیا جانا تھا، اور اسرائیل کی پوری جماعت کو نماز، روزہ اور دل کی گہرائیوں کی جانچ کے ساتھ خدا کے سامنے انتہائی ذلت کے ساتھ دن گزارنے کے لیے بلایا گیا تھا۔

کفارہ سے متعلق اہم سچائیاں عام خدمت کے ذریعہ سکھائی گئیں۔ گنہگار کی جگہ ایک متبادل قبول
کیا گیا تھا؛ لیکن شکار کے خون سے گناہ منسوخ نہیں ہوا۔ اس طرح ایک ذریعہ فراہم کیا گیا جس کے ذریعے اسے حرم میں منتقل کر دیا گیا۔ خون پیش کرنے سے، گنہگار نے قانون کی اتھارٹی کو تسلیم کیا، اپنے جرم کا اعتراف جرم میں کیا، اور آنے والے نجات دہندہ پر ایمان کے ذریعے معافی کی اپنی خواہش کا اظہار کیا۔ لیکن وہ اب بھی قانون کی مذمت سے پوری طرح آزاد نہیں تھا۔ کفارہ کے دن، سردار کاہن جماعت سے ہدیہ لے کر، اس قربانی کے خون کے ساتھ مقدس ترین جگہ میں داخل ہوا، اور اپنے مطالبات کو پورا کرنے کے لیے، براہِ راست قانون پر رحم کی نشست پر چھڑکا۔ پھر، ثالث کے کردار میں، اس نے گناہوں کو اپنے اوپر لے لیا اور انہیں حرم سے دور کیا۔

قربانی کے بکرے کے سر پر ہاتھ رکھ کر اس نے ان تمام گناہوں کا اعتراف کیا۔

Machine Translated by Google

علامتی طور پر انہیں خود سے بکری میں منتقل کرنا۔ پھر وہ انہیں بہت دور لے گیا اور انہیں ہمیشہ کے لیے لوگوں سے جدا سمجھا گیا۔
یہ وہ خدمت تھی جو "آسمانی چیزوں کی ایک مثال اور سایہ" کے طور پر کی گئی تھی۔ اور جو کچھ
زمینی مقدس کی خدمت میں قسموں میں کیا گیا تھا وہ حقیقت میں آسمانی مقدس کی وزارت میں پورا ہوا ہے۔ اُس کے معراج کے بعد، ہمارے نجات دہندہ نے ہمارے اعلیٰ کاہن کے طور پر اپنا کام شروع کیا۔ پولس کہتا ہے: "مسیح ہاتھ سے بنی ہوئی مقدس جگہ میں داخل نہیں ہوا، جو سچے کی شکل ہے، بلکہ خود آسمان میں داخل ہوا، تاکہ اب ہمارے لیے خُدا کے سامنے ظاہر ہو۔" (عبرانی ۔(9:24

سال بھر میں، مقدس کے پہلے ڈبے میں کاہن کی وزارت، "پردے کے اندر" جو دروازہ بناتی تھی اور
مقدس مقام کو بیرونی صحن سے الگ کرتی تھی، اس وزارت کے کام کی نمائندگی کرتی ہے جس کا آغاز مسیح نے آسمان پر چڑھ کر کیا تھا۔ روزانہ کی وزارت میں پادری، گناہ کی قربانی کے خون کے ساتھ ساتھ اسرائیل کی دعاؤں کے ساتھ چڑھنے والی بخور کو خدا کے سامنے پیش کرنے کے لیے۔ اس طرح مسیح باپ کے سامنے اور اپنے خون کے ذریعے گنہگاروں کی طرف سے التجا کرتا ہے، اور اس کے سامنے بھی پیش کرتا ہے، اپنی راستبازی کی قیمتی خوشبو کے ساتھ، توبہ کرنے والے مومنوں کی دعائیں۔ یہ آسمانی حرم کے پہلے اپارٹمنٹ میں وزارت کا کام تھا۔

وہاں شاگردوں کا ایمان یسوع کے ساتھ تھا جب وہ ان کی آنکھوں کے سامنے آسمان پر چڑھ گیا۔ پھر ان
کی امیدیں وہیں مرکوز تھیں، اور یہ امید، پال کہتے ہیں، "ہمارے پاس روح کے لنگر کے طور پر، یقینی اور پختہ ہے، اور پردے کے اندرونی حصے تک پہنچتا ہے، جہاں ہمارے پیش رو عیسیٰ نے ہمارے لیے داخل کیا ہے، ہمیشہ کے لیے بنایا ہے۔ اعلیٰ کاہن۔"

"بکریوں اور بچھڑوں کے خون سے نہیں، بلکہ اپنے خون سے وہ ایک ہی بار مقدس میں داخل ہوا، ابدی مخلصی کو پورا کر کے۔" (عبرانیوں 6:19اور ۔(9:12 ؛20
اٹھارہ صدیوں تک یہ وزارتی کام مقدس کے پہلے ڈبے میں جاری رہا۔ مسیح کا خون، توبہ کرنے والے
مومنوں کی جانب سے پیش کیا گیا، انہیں باپ کے سامنے معافی اور قبولیت کا یقین دلایا؛ پھر بھی ان کے گناہ اب بھی ریکارڈ کی کتابوں میں موجود ہیں۔ جس طرح عام خدمت میں، ہر سال کے اختتام پر کفارہ کا کام ہوتا تھا، اسی طرح انسان کے مخلصی کے لیے مسیح کا کام مکمل ہونے سے پہلے، مقدس سے گناہ کو دور کرنے کے لیے کفارہ کا کام بھی ہوتا ہے۔ 2,300 دن ختم ہونے پر یہ سروس شروع ہوئی تھی۔ اس موقع پر، جیسا کہ دانیال نبی نے پیشینگوئی کی تھی، ہمارا سردار کاہن اپنے مقدس کام کے آخری مرحلے کو انجام دینے کے لیے مقدس ترین جگہ میں داخل ہوا۔

حرم کو پاک کرو.
جیسا کہ لوگوں کے گناہ کبھی ایمان کے ذریعے گناہ کی قربانی پر رکھے گئے تھے، اور شکار کے خون کے
ذریعے سے زمینی مقدس میں منتقل ہو گئے تھے، اسی طرح نئے عہد کی تقسیم میں، توبہ کرنے والے کے گناہ، ایمان کے ذریعے، رکھے جاتے ہیں۔ مسیح پر اور منتقل کیا گیا، حقیقت میں، آسمانی مقدس میں۔ اور جیسا کہ دنیوی حرم کی مخصوص تزکیہ ان گناہوں کے مٹانے سے مکمل ہوتی ہے جن سے یہ آلودہ ہوا تھا، اسی طرح آسمانی حرم کی اصل تزکیہ ان گناہوں کے مٹانے یا مٹانے سے ہونی چاہیے جو وہاں درج ہیں۔ .

لیکن اس سے پہلے کہ اس کو پورا کیا جا سکے، ریکارڈ کی کتابوں کی جانچ ہونی چاہیے تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ کون، گناہوں سے توبہ اور مسیح پر ایمان لانے کے ذریعے، اس کے کفارہ کے فوائد کا حقدار ہے۔ لہذا، مقدس جگہ کی صفائی میں تفتیش شامل ہے—ایک فیصلہ۔ یہ کام مسیح اپنے لوگوں کو بچانے کے لیے آنے سے پہلے کیا جانا چاہیے، کیونکہ جب وہ آئے گا، اُس کا اجر اُس کے پاس ہو گا کہ وہ ہر ایک کو اُس کے کاموں کے مطابق دے (مکاشفہ ۔(22:12

لہذا، وہ لوگ جنہوں نے کلامِ نبوی کی روشنی کی پیروی کی، انہوں نے دیکھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ
السلام کے زمین پر آنے کے بجائے، 2300دنوں کے اختتام پر، 1844میں، ہمارے رب نے آسمانی مقدس کے مقدس ترین مقام میں داخل کیا، تاکہ اس کام کو انجام دے سکیں۔ کفارہ کو بند کرنا۔، اس کے آنے کی تیاری۔

Machine Translated by Google

یہ بھی دیکھا گیا کہ، جبکہ گناہ کی قربانی مسیح کی طرف قربانی کے طور پر اشارہ کرتی تھی، اور سردار
کاہن نے ثالث کے طور پر اس کی نمائندگی کی تھی، قربانی کے بکرے نے شیطان کو ٹائپ کیا، جو گناہ کا مصنف ہے اور جس
پر سچے توبہ کرنے والوں کے گناہ بالآخر ڈالے جائیں گے۔ جب سردار کاہن نے گناہ کی قربانی کے خون کی وجہ سے، مقدس جگہ
سے گناہوں کو ہٹا دیا، تو اس نے انہیں قربانی کے بکرے پر رکھ دیا۔ جب مسیح، اپنے خون کی فضیلت اور قابلیت سے، اپنی
وزارت کے اختتام پر، اپنے لوگوں کے گناہوں کو آسمانی پناہ گاہ سے ہٹاتا ہے، تو وہ ان کو شیطان پر ڈال دے گا، جسے، فیصلے
پر عمل درآمد میں، آخری سزا کو برداشت کرنا ہوگا۔ . قربانی کے بکرے کو ایک غیر آباد ملک میں بھیجا گیا تھا کہ وہ کبھی
بھی اسرائیل کی جماعت میں واپس نہ آئے۔ اس طرح شیطان کو خدا اور اس کے لوگوں کی موجودگی سے ہمیشہ کے لیے
خارج کر دیا جائے گا، اور گناہ اور گنہگاروں کی آخری تباہی میں وجود سے ختم کر دیا جائے گا۔

Machine Translated by Google

باب 24

ہولی آف ہولیز میں

مقدس مقام کا تھیم کلید تھا جس نے 1844کی مایوسی کے اسرار سے پردہ اٹھایا۔ اس نے باہم مربوط اور ہم آہنگ سچائیوں کے ایک مکمل نظام کی نقاب کشائی کی، جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ الٰہی ہاتھ نے عظیم ایڈونٹسٹ تحریک کی ہدایت کی تھی، موجودہ فرض کو ظاہر کیا اور روشنی میں لایا۔ اس کے لوگوں کا مقام اور کام۔ یسوع کے شاگردوں کی طرح ان کی پریشانی اور مایوسی کی ہولناک رات کے بعد، ایڈونٹسٹ "جب انہوں نے خُداوند کو دیکھا تو بہت خوش ہوئے،" اور وہ لوگ جنہوں نے ایمان کے ساتھ، اُس کی دوسری آمد کی تلاش میں تھی، خوشی منائی۔ وہ اپنے بندوں کو انعام دینے کے لیے اس کے جلال میں ظاہر ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔ جیسے ہی ان کی امیدیں دم توڑ گئیں، وہ یسوع کی نظروں سے محروم ہو گئے اور قبر پر مریم کی طرح افسوس کا اظہار کیا: "وہ میرے رب کو لے گئے ہیں، اور مجھے نہیں معلوم کہ انہوں نے اسے کہاں رکھا ہے۔" اب، ہولی آف ہولیز میں، انہوں نے ایک بار پھر اسے دیکھا، جو ان کے مہربان اعلیٰ کاہن ہیں، جو اپنے بادشاہ اور نجات دہندہ کے طور پر ظاہر ہونے کے لیے تیار ہیں۔ حرم سے آنے والی روشنی ماضی، حال اور مستقبل کو روشن کرتی ہے۔

وہ جانتے تھے کہ خُدا نے اُن کی رہنمائی اُن کی بے مثال پرووِیڈینس کے ذریعے کی تھی۔ اگرچہ، پہلے شاگردوں کی طرح، وہ اپنے پیغام کو سمجھنے میں ناکام رہے تھے، پھر بھی یہ بہت سے معاملات میں درست تھا۔ اس کا اعلان کر کے انہوں نے خدائی مقصد کو پورا کر دیا اور رب کے سامنے ان کا کام رائیگاں نہیں گیا ۔

”ایک زندہ اُمید کے لیے“ دوبارہ پیدا ہوئے، اُنہوں نے ”ناقابل بیان اور جلال سے بھری خوشی کے ساتھ“ خوشی کا اظہار کیا۔

ڈینیل 8:14کی دونوں پیشینگوئی: "دو ہزار تین سو شاموں اور صبحوں تک؛ اور مقدس پاک صاف ہو جائے گا" اور پہلے فرشتے کا پیغام: "خدا سے ڈرو اور اس کی تمجید کرو؛ کیونکہ اس کے فیصلے کا وقت آ گیا ہے"، مقدس ترین جگہ میں مسیح کی وزارت کی طرف اشارہ کیا، تحقیقاتی فیصلے، نہ کہ اپنے لوگوں کی نجات اور شریروں کی تباہی کے لیے مسیح کے آنے کی طرف۔ غلطی نہیں تھی۔ پیشن گوئی کے ادوار کی گنتی میں، لیکن 2,300دنوں کے اختتام پر ہونے والے واقعے میں، اس غلطی کی وجہ سے، مومنین کو مایوسی کا سامنا کرنا پڑا، تاہم، ہر وہ چیز جس کی پیشین گوئی کی گئی تھی اور وہ سب کچھ جس کی بائبلی نصوص نے انہیں یقین دلایا تھا۔ اسی وقت جب انہوں نے اپنی امیدوں کی مایوسی پر افسوس کا اظہار کیا، ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس کی پیشین گوئی پیغام کے ذریعے کی گئی تھی اور اس سے پہلے کہ خداوند اپنے بندوں کو انعام دینے کے لیے ظاہر ہو، اسے پورا ہونا چاہیے۔

مسیح زمین پر نہیں آیا تھا، جیسا کہ توقع کی گئی تھی، بلکہ، جیسا کہ عام خدمت میں پیشین گوئی کی گئی تھی، خدا کے آسمانی ہیکل کے مقدس ترین مقام پر۔ اُسے دانیال نبی نے اُس وقت قدیم زمانے میں آنے کے طور پر پیش کیا ہے: "میں نے رات کی رویا میں دیکھا، اور دیکھو، ابنِ آدم جیسا ایک آسمان کے بادلوں میں آیا: اور وہ چلا گیا" زمین کی طرف نہیں۔ ، لیکن "دنیا کے قدیم تک، اور اسے اپنے قریب لایا۔"

(ڈین ۔(7:13
اس آنے کی پیشین گوئی ملاکی نبی نے بھی کی ہے: "اچانک خُداوند، جسے تم ڈھونڈتے ہو، اپنے ہیکل میں آئے گا، عہد کا فرشتہ، جسے تم چاہو گے؛ دیکھو، وہ آتا ہے، ربُّ الافواج فرماتا ہے۔" (ملا ۔(3:1خُداوند کا اپنے ہیکل میں آنا اُس کے لوگوں کے لیے اچانک اور غیر متوقع تھا۔ انہوں نے اسے وہاں نہیں ڈھونڈا۔ وہ توقع کرتے تھے کہ خُداوند زمین پر واپس آئے گا، "آگ کے شعلے کی طرح، اُن لوگوں سے جو خُدا کو نہیں جانتے اور اُن سے جو خوشخبری کو نہیں مانتے اُن سے بدلہ لے گا" ۔(II Thess. 1:8)

لیکن لوگ اپنے رب سے ملنے کو تیار نہ تھے۔ ان کی طرف سے ابھی ایک تیاری کا کام کرنا باقی تھا۔ ان کے ذہنوں کو آسمان میں خدا کے مندر کی طرف لے جانے کے لیے روشنی ڈالی گئی تھی۔

Machine Translated by Google

وہاں ان کی وزارت، ان پر نئے فرائض نازل ہو رہے تھے۔ انتباہ اور ہدایات کا ایک اور پیغام چرچ کو دیا جانا تھا۔

نبی کہتا ہے: "لیکن اس کے آنے کے دن کو کون برداشت کر سکتا ہے؟ اور جب وہ ظاہر ہو گا تو کون بچ سکے گا؟ کیونکہ وہ سنار کی آگ کی مانند ہے اور پیٹ بھرنے والے کی طرح۔ وہ چاندی کو پگھلانے اور پاک کرنے والے کی طرح بیٹھے گا۔ وہ لاوی کے بیٹوں کو سونے اور چاندی کی طرح پاک کرے گا۔ وہ رب کے لیے نیک قربانیاں لائیں گے۔" (ملا 3:2اور 3)۔ وہ لوگ جو زمین پر رہ رہے ہیں جب آسمانی مقدس میں مسیح کی شفاعت ختم ہو جائے گی، وہ بغیر کسی ثالث کے مقدس خُدا کی نظر میں کھڑے ہوں گے۔ اُس کے لباس بے داغ ہونے چاہئیں، اُس کا کردار چھڑکنے کے خون سے گناہوں سے پاک ہونا چاہیے۔ خدا کے فضل اور ان کی اپنی مستعد کوششوں کے ذریعے، انہیں برائی کے خلاف جنگ میں فاتح ہونا چاہیے۔ جب کہ تفتیشی فیصلہ جنت میں جاری ہے، جب کہ توبہ کرنے والے مومنین کے گناہوں کو حرم سے ہٹایا جا رہا ہے، زمین پر خدا کے لوگوں کے درمیان پاکیزگی یا گناہ سے علیحدگی کا ایک خاص کام ہونا چاہیے۔ یہ کام سب سے زیادہ واضح طور پر مکاشفہ 14 کے پیغامات میں پیش کیا گیا ہے۔

جب یہ کام مکمل ہو جائے گا، مسیح کے پیروکار اُس کے ظہور کے لیے تیار ہو جائیں گے۔ "پھر یہوداہ اور یروشلم کا نذرانہ خداوند کو پسند آئے گا جیسا کہ پرانے زمانے اور ابتدائی سالوں میں تھا۔" (ملا 3:4)۔ لہٰذا وہ کلیسیا جو ہمارے خُداوند کو اپنے آنے پر اپنے لیے حاصل کرنا چاہیے "ایک شاندار کلیسیا ہونا چاہیے، جس میں داغ یا شکن یا ایسی کوئی چیز نہیں، لیکن پاک اور بے عیب"۔

(Eph. 5:27)۔ پھر کیا وہ طلوع فجر کی طرح طلوع ہو گی، چاند کی طرح خوبصورت، سورج کی طرح پاک، جھنڈوں والی فوج کی طرح مضبوط؟ (گیت 6:10)۔
خُداوند کے اُس کے ہیکل میں آنے کے علاوہ، ملاکی نے اُس کی دوسری آمد، اُس کے فیصلے کو انجام دینے کے لیے آنے کی پیشین گوئی بھی اِن الفاظ میں کی ہے: "اور مَیں فیصلے کے لیے تیرے قریب آؤں گا؛ مَیں اس کے خلاف ایک تیز گواہ ہوں گا۔ جادوگروں اور زناکاروں کے خلاف، اور جھوٹی قسم کھانے والوں کے خلاف، اور ان لوگوں کے خلاف جو کرائے کے نوکروں سے خیانت کرتے ہیں، اور بیوہ اور یتیم اور پردیسی کے حقوق کو بگاڑتے ہیں، اور مجھ سے نہ ڈرو، رب الافواج فرماتا ہے۔ "(ملا 3:5)۔ جوڈ اسی منظر کا حوالہ دیتا ہے جب وہ کہتا ہے، "دیکھو، خُداوند اپنے ہزاروں مقدسین کے ساتھ آ رہا ہے، جو سب پر عدالت کرے، اور اُن میں سے تمام بے دینوں کو اُن کے تمام برے کاموں کی سزا دے"۔ (یہوداہ 14اور 15)۔ یہ آنا اور خُداوند کا اُس کے ہیکل میں آنا مختلف اور الگ الگ واقعات ہیں۔

مقدس ترین پاکیزگی کے لیے مقدس ترین مقام پر ہمارے سردار کاہن کے طور پر مسیح کی آمد اور جس کا حوالہ دانیال نبی نے باب 8، آیت 14میں دیا ہے۔ نیز ابن آدم کا زمانہ قدیم میں آنا، جیسا کہ دانیال 7:13میں درج ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ خداوند کے اس کے مندر میں آنے کی پیشین گوئی ملاکی نے کی تھی، اسی واقعہ کی تفصیل ہے۔ اس کی نمائندگی شادی میں شوہر کی آمد سے بھی ہوتی ہے، جسے مسیح نے متی کے 25باب میں پیش کی گئی دس کنواریوں کی تمثیل میں بیان کیا ہے۔

1844کے موسم گرما اور موسم خزاں میں، اعلان کیا گیا تھا: "یہ دلہن آتا ہے!" اس کے بعد دو طبقے جن کی نمائندگی عقلمند کنواریاں اور بے وقوف کنواریاں کرتی ہیں۔ ایک طبقہ خوشی سے رب کے ظہور کا انتظار کر رہا تھا، اور اس سے ملنے کے لیے تندہی سے تیاری کر چکا تھا۔ ایک اور طبقہ جو خوف سے متاثر ہو کر نظریہ حق پر مطمئن تھا، اپنے آپ کو خدا کے فضل سے محروم پایا۔ تمثیل میں، جب دولہا کی آمد ہوئی، "جو تیار تھے وہ اس کے ساتھ شادی میں داخل ہوئے"۔ یہاں دولہے کی آمد کا ذکر شادی سے پہلے ہوتا ہے۔ شادی مسیح کے ذریعہ بادشاہی کے استقبال کی نمائندگی کرتی ہے۔ مقدس شہر، نیا یروشلم، جو بادشاہی کا دارالحکومت اور نمائندہ ہے، کو "دلہن، برّہ کی بیوی" کہا جاتا ہے۔ فرشتے نے یوحنا سے کہا، "آؤ، میں تمہیں برّہ کی بیوی دکھاؤں گا۔" "اور وہ مجھے روح میں لے گیا،" نبی کہتا ہے، "اور مجھے وہ عظیم شہر، مقدس یروشلم دکھایا، جو خدا کی طرف سے آسمان سے نیچے آتا ہے۔" (Apoc. 21:9اور 10)۔ میں

Machine Translated by Google

بہت واضح طور پر، لہٰذا، دلہن مقدس شہر کی نمائندگی کرتی ہے، اور کنواریاں جو دولہے سے ملنے نکلتی ہیں وہ کلیسیا کی علامت ہیں۔ یہ مکاشفہ میں لکھا ہے کہ خدا کے لوگوں کو شادی کی ضیافت میں مدعو کیا جاتا ہے (مکاشفہ 19:9۔مہمان ہونے کے ناطے ان کی نمائندگی بھی دلہن کے طور پر نہیں کی جا سکتی۔ جیسا کہ ڈینیئل نبی کے ذریعہ اعلان کیا گیا ہے، مسیح کو قدیم زمانے سے آسمانی بادشاہی اور عزت اور بادشاہی ملے گی"؛ وہ نیا یروشلم حاصل کرے گا، اس کی بادشاہی کا دارالخلافہ، "اس کے شوہر کے لیے دلہن کے طور پر تیار کیا گیا" (دانی. (Rev. 21:2 ؛14: (7بادشاہی حاصل کرنے کے بعد، وہ بادشاہوں کے بادشاہ اور ربوں کے رب کے طور پر جلال میں آئے گا، اپنے لوگوں کے فدیہ کے لیے، جو "ابراہام، اسحاق اور یعقوب کے ساتھ" بیٹھنے والے ہیں۔ اس کی بادشاہی میں اس کی میز (میٹ. ؛8:11لوقا ،(22:30تاکہ برہ کی شادی کے عشائیہ میں شرکت کریں۔

اعلان: "یہ دلہن آتا ہے!"، جو 1844کے موسم گرما میں بنایا گیا تھا، ہزاروں افراد کو رب کی فوری آمد کا انتظار کرنے پر مجبور کر دیا۔ مقررہ وقت پر دولہا آیا، زمین پر نہیں، جیسا کہ لوگوں کی توقع تھی، بلکہ آسمان میں قدیم دنوں کے لیے، شادی میں، اس کی بادشاہی کے استقبال کے لیے۔ "جو لوگ تیار تھے وہ اس کے ساتھ شادی میں گئے اور دروازہ بند کر دیا گیا۔" انہیں شادی میں ذاتی طور پر موجود نہیں ہونا چاہئے؛ چونکہ یہ آسمان میں ہوتے ہیں، جب کہ وہ زمین پر ہوتے ہیں۔ مسیح کے پیروکاروں کو "اپنے رب کا انتظار کرنا چاہیے جب وہ شادی سے واپس آئے گا" (لوقا 12:36۔لیکن اُنہیں اُس کے کام کو سمجھنا چاہیے اور ایمان کے ساتھ اُس کی پیروی کرنا چاہیے جب وہ خُدا کے پاس آتا ہے۔ اسی لحاظ سے کہا جاتا ہے کہ وہ شادی پر جائیں گے۔

تمثیل میں وہ لوگ تھے جن کے برتنوں میں تیل تھا اور جن کے پاس چراغ تھے جو شادی میں داخل ہوئے تھے۔ وہ لوگ جنہوں نے صحیفوں سے حاصل کردہ سچائی کے علم کے ساتھ، خدا کی روح اور فضل بھی حاصل کیا تھا، اور جنہوں نے اپنی تلخ آزمائش کی رات میں، بائبل میں اس معاملے پر واضح روشنی کی تلاش میں صبر سے انتظار کیا تھا، یہ آسمانی مقدّس اور نجات دہندہ کی وزارت میں تبدیلی کے بارے میں سچائی کو پہچان لیا، اور ایمان سے وہ اُس کے کام میں اُس کی پیروی کرتے ہوئے اُس مقدِس میں رہے۔

اور وہ سب جو صحیفوں کی گواہی پر، انہی سچائیوں کو قبول کرتے ہیں، ایمان کے ساتھ مسیح کی پیروی کرتے ہیں، جیسا کہ وہ ثالثی کے آخری کام کو انجام دینے کے لیے خُدا کے حضور میں داخل ہوتا ہے، اور اس کے قریب اس کی بادشاہی حاصل کرتا ہے، ان سب کی نمائندگی اس طرح کی جاتی ہے۔ شادی پر جا رہے ہیں.

میتھیو 22میں دی گئی تمثیل میں، شادی کی وہی تصویر پیش کی گئی ہے، اور تفتیشی فیصلے کو شادی سے پہلے ہونے کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ شادی سے پہلے، بادشاہ مہمانوں کا مشاہدہ کرنے آتا ہے (متی ،(22:11اور دیکھتا ہے کہ کیا ہر کوئی شادی کے لباس سے آراستہ ہے، کردار کے بے عیب لباس کو برہ کے خون سے دھو کر سفید کیا گیا ہے (مکاشفہ 14 :7۔جو ان کپڑوں کے بغیر پایا جاتا ہے اسے پھینک دیا جاتا ہے، لیکن امتحان کے بعد جو لوگ شادی کے لباس میں ملبوس ہوتے ہیں، وہ سب خدا کی طرف سے قبول ہوتے ہیں اور اس کی بادشاہی میں شریک ہونے اور اس کے تخت پر بیٹھنے کے لائق سمجھے جاتے ہیں۔ کردار کی جانچ کا یہ کام، اس بات کا تعین کرنے کا کہ کون خدا کی بادشاہی کے لیے تیار ہے، تحقیقاتی فیصلے کا ہے، جو آسمانی مقدس کا آخری کام ہے۔

جب تحقیقات کا کام اختتام کو پہنچے گا، جب تمام صدیوں میں مسیح کے پیروکار ہونے کا دعویٰ کرنے والوں کے مقدمات کا جائزہ لیا جائے گا، تب ہی آزمائش کا وقت بند ہو جائے گا، رحمت کا دروازہ بند ہو جائے گا۔

اس طرح، ایک مختصر جملے میں: "وہ جو تیار تھے وہ اس کے ساتھ شادی کے لیے گئے، اور دروازہ بند کر دیا گیا،" ہمیں نجات دہندہ کی آخری وزارت کے ذریعے اس وقت تک لے جایا جاتا ہے جب انسان کی نجات کے لیے عظیم کام مکمل ہو جائے گا.

زمینی مقدس کی خدمت میں، جو کہ ہم نے دیکھا ہے، آسمانی مقدس میں کی جانے والی خدمت کی ایک قسم ہے، جب اعلیٰ کاہن مقدس ترین جگہ میں داخل ہوتا ہے، کفارہ کے دن، پہلے ٹوکری کی وزارت ختم ہو جاتی ہے۔ . خُدا نے حکم دیا تھا: "اور کوئی بھی آدمی خیمہِ اجتماع میں نہیں رہے گا جب وہ مقدِس میں کفارہ دینے کے لیے داخل ہو، جب تک کہ باہر نہ نکل جائے۔" .(Lev. 16:17)چنانچہ جب مسیح داخل ہوا۔

Machine Translated by Google

کفارہ کو بند کرنے کے کام کو انجام دینے کے لئے مقدس ترین جگہ میں، اس نے اپنی وزارت کو پہلے ڈبے میں ختم کیا۔ تاہم جب پہلے ڈبے میں وزارت ختم ہوئی تو فوراً ہی دوسرے ڈبے کا کام شروع ہو گیا۔ جب، عام خدمت میں، سردار کاہن کفارہ کے دن مقدس جگہ سے نکلا، تو وہ ہر اس اسرائیلی کے حق میں گناہ کی قربانی کا خون پیش کرنے کے لیے خدا کے سامنے گیا جس نے اپنے گناہوں سے سچی توبہ کی۔ اس طرح، مسیح نے ہمارے شفاعت کرنے والے کے طور پر اپنے کام کا صرف ایک حصہ مکمل کیا، دوسرے کو شروع کرنے کے لیے، اور پھر بھی باپ کے سامنے اپنے خون کے ساتھ گنہگاروں کی طرف سے التجا کرتا ہے۔

یہ معاملہ 1844میں ایڈونٹسٹوں کی سمجھ میں نہیں آیا۔ وقت گزرنے کے بعد جب نجات دہندہ کی توقع تھی، وہ اب بھی یقین رکھتے تھے کہ اس کی آمد قریب ہے۔ انہوں نے اس خیال کا دفاع کیا کہ وہ ایک اہم بحران پر پہنچ چکے ہیں، اور یہ کہ مسیح کا کام خُدا کے سامنے انسان کے شفاعت کرنے والے کے طور پر ختم ہو چکا ہے۔ ایسا لگتا تھا کہ انہیں مقدس صحیفے سے سکھایا گیا ہے کہ انسان کو دی گئی آزمائش کا وقت آسمان کے بادلوں میں خُداوند کے آنے سے کچھ دیر پہلے ختم ہو جائے گا۔ اُن کا خیال تھا کہ یہ نظریہ اُن اقتباسات میں واضح ہے جو اُس وقت کی طرف اشارہ کرتے ہیں جب لوگ فضل کے دروازے کو ڈھونڈیں گے، کھٹکھٹائیں گے اور پکاریں گے، لیکن یہ نہیں کھولا جائے گا۔ ان کے درمیان ایک سوال تھا کہ کیا وہ جس تاریخ کو مسیح کے آنے کا انتظار کر رہے تھے، کیا وہ اس کے آنے سے فوراً پہلے کے دور کے آغاز کی نشاندہی نہیں کر سکتی؟ فیصلے کے قریب ہونے کی وارننگ دینے کے بعد، انہوں نے محسوس کیا کہ دنیا کے لیے ان کا کام ہو گیا ہے، اور وہ اپنی جانوں میں گنہگاروں کی نجات کے لیے محنت کا بوجھ کھو بیٹھے، جب کہ شریروں کا دلیرانہ اور توہین آمیز طعنہ انھیں لگتا تھا۔ ایک اور ثبوت ہے کہ خدا کی روح اس کے فضل کو مسترد کرنے والوں سے واپس لے لی گئی تھی۔ ان سب باتوں نے ان کے اس یقین کی تصدیق کی کہ امتحان کا وقت ختم ہو چکا ہے، یا جیسا کہ انہوں نے خود کہا: "تحقیق کا دروازہ بند ہو گیا تھا۔"

تاہم، مقدس مقام کے معاملے کی تحقیقات کے بعد ایک واضح روشنی آگئی۔ پھر انہوں نے دیکھا کہ وہ یہ ماننے میں درست تھے کہ 1844میں 2,300دنوں کے اختتام نے ایک بڑے بحران کی نشاندہی کی۔ اگرچہ یہ سچ تھا کہ امید اور فضل کا وہ دروازہ جس کے ذریعے اٹھارہ صدیوں سے انسانوں کی خدا تک رسائی تھی، بند ہو گیا تھا، ایک اور دروازہ کھل گیا اور اس کے ذریعے انسانوں کے لیے گناہوں کی معافی پیش کی گئی، مسیح کی شفاعت کے ذریعے۔ مقدس. اس نے اپنی وزارت کا ایک حصہ ختم کر دیا تھا، صرف دوسرے کو راستہ دینے کے لیے۔ آسمانی مقدّس کے لیے اب بھی ایک "کھلا دروازہ" تھا، جہاں مسیح گنہگار کی طرف سے خدمت کر رہا تھا۔

اب اسی وقت کلیسیا سے خطاب میں مسیح کے الفاظ کا اطلاق سمجھ میں آیا: "یہ کہتا ہے وہ جو مقدس ہے، وہ جو سچا ہے، وہ جس کے پاس ڈیوڈ کی کنجی ہے؛ وہ جو کھولتا ہے اور کوئی بند نہیں کرتا۔ اور بند ہو جاتا ہے اور کوئی نہیں کھولتا۔ میں تیرے کام جانتا ہوں اور دیکھ میں نے تیرے سامنے ایک کھلا دروازہ رکھا ہے اور کوئی بند نہیں کر سکتا۔

(Apoc. 3:7اور ۔8)

جو لوگ ایمان کے ساتھ کفارہ کے عظیم کام میں یسوع کی پیروی کرتے ہیں وہ اپنی طرف سے اس کی ثالثی کے فوائد حاصل کرتے ہیں۔ جبکہ اس شفاعتی وزارت میں پیش کردہ روشنی کو رد کرنے والے اس سے مستفید نہیں ہوتے۔ وہ یہودی جنہوں نے مسیح کی پہلی آمد پر دی گئی روشنی کو رد کر دیا اور اُس کو دنیا کا نجات دہندہ ماننے سے انکار کر دیا وہ اُس کے ذریعے معافی حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ اپنے معراج کے بعد، جب یسوع اپنے خون کی خوبیوں کے ذریعے اپنے ثالثی کی برکات حواریوں پر انڈیلنے کے لیے آسمانی مقدس میں داخل ہوا، تو یہودی مکمل تاریکی میں رہ گئے اور بیکار قربانیاں اور نذرانے پیش کرتے رہے۔ اقسام اور سائے کی وزارت ختم ہو چکی تھی۔ وہ دروازہ جس کے ذریعے پہلے زمانے میں انسانوں کو خدا تک رسائی ملتی تھی، اب کھلا نہیں تھا۔ یہودیوں نے اُس کو تلاش کرنے سے انکار کر دیا تھا کہ وہ اُس کو تلاش کرنے کا واحد ذریعہ ہے—آسمانی مقدس میں وزارت کے ذریعے۔ نتیجتاً، انہوں نے خدا کے ساتھ کوئی تعلق حاصل نہیں کیا۔ ان کے لیے دروازہ بند تھا۔ نہیں

Machine Translated by Google

وہ مسیح کو حقیقی قربانی اور خدا کے سامنے واحد ثالث کے طور پر جانتے تھے۔ اس لیے وہ اس کی ثالثی کے فوائد حاصل نہیں کر سکتے۔
بے اعتقاد یہودیوں کی حالت ان لاپرواہ اور بے اعتقاد عیسائیوں کی حالت کو واضح کرتی ہے، جو ہمارے مہربان اعلیٰ پادری کے کام کو خوشی سے نظر انداز کرتے ہیں۔ عام خدمت میں، جب اعلیٰ کاہن مقدس ترین مقام میں داخل ہوتا ہے، تو تمام اسرائیل کو مقدّس کے گرد جمع ہونے کی ضرورت ہوتی تھی، اور انتہائی سنجیدگی کے ساتھ اپنی جانوں کو خُدا کے حضور عاجزی کرتے تھے، تاکہ وہ اپنے گناہوں کی معافی حاصل کر سکیں اور انہیں ختم نہ کیا جائے۔ جماعت سے کفارہ کے اس غیر معمولی دن پر کتنا زیادہ ضروری ہے کہ ہم اپنے اعلیٰ پادری کے کام کو سمجھیں، اور جانیں کہ ہم سے کن فرائض کی ضرورت ہے۔

مرد معافی کے ساتھ ان تنبیہات کو رد نہیں کر سکتے جو خُدا اپنی رحمت سے انہیں بھیجتا ہے۔ نوح کے دنوں میں آسمان کی طرف سے دنیا کو پیغام بھیجا گیا تھا، اور لوگوں کی نجات کا انحصار اس بات پر تھا کہ اس نے اس کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ کیونکہ اُنہوں نے تنبیہ کو رد کر دیا، خُدا کی روح کو گناہ کی دوڑ سے واپس لے لیا گیا، اور لوگ سیلاب کے پانی میں ہلاک ہو گئے۔ ابراہیم کے زمانے میں، رحم نے سدوم کے قصوروار باشندوں کے ساتھ التجا کرنا چھوڑ دیا، اور لوط، اس کی بیوی اور دو بیٹیوں کے علاوہ سب کو آسمان کی آگ سے بھسم کر دیا گیا، ایسا ہی مسیح کے دنوں میں ہوا۔ خُدا کے بیٹے نے اُس نسل کے بے اعتقاد یہودیوں کے لیے اعلان کیا تھا، "تمہارا گھر تمہارے لیے ویران چھوڑ دیا جائے گا۔" (میٹ 23:38)۔ آخری دنوں کی طرف دیکھتے ہوئے، وہی لامحدود طاقت ان لوگوں کے بارے میں اعلان کرتی ہے جنہوں نے "بچائے جانے کے لیے سچائی کی محبت حاصل نہیں کی": "اس لیے خدا ان پر گمراہی کا عمل بھیجے گا، تاکہ وہ جھوٹ پر یقین کر لیں۔ اُن تمام لوگوں کی عدالت کی جائے جنہوں نے سچائی پر یقین نہیں کیا بلکہ بدکاری سے لطف اندوز ہوئے۔"

(II Thess. 2:10-12)کیونکہ وہ اس کے کلام کی تعلیمات کو مسترد کرتے ہیں، خُدا اپنی روح کو واپس لے لیتا ہے اور انہیں ان فریبوں کے جال میں پھنسنے دیتا ہے جن سے وہ بہت پیار کرتے ہیں۔
لیکن مسیح پھر بھی انسان کی طرف سے شفاعت کرتا ہے، اور روشنی ان لوگوں کو دی جائے گی جو اسے تلاش کرتے ہیں۔ اگرچہ یہ بات ایڈونٹسٹوں کو پہلے سمجھ میں نہیں آئی تھی، لیکن بعد میں یہ واضح ہو گیا کیونکہ صحیفائی نصوص جو ان کے حقیقی مقام کی وضاحت کرتی ہیں ان کے سامنے کھولی جانے لگیں۔

1844میں وقت گزرنے کے بعد ان لوگوں کے لیے ایک بڑی آزمائش کا دور آیا جنہوں نے ابھی تک ایڈونٹسٹ عقیدے کو برقرار رکھا۔ جہاں تک ان کی حقیقی حیثیت کا تعلق تھا، ان کی واحد راحت وہ روشنی تھی جس نے ان کے ذہنوں کو آسمانی حرم کی طرف ہدایت کی۔ کچھ نے پیشن گوئی کے ادوار کی پچھلی گنتی پر ایمان ترک کر دیا، اور انسانی قوتوں یا شیطانی ایجنسیوں سے منسوب روح القدس کے طاقتور اثر کو قرار دیا جو ایڈونٹسٹ تحریک کے ساتھ تھا۔ ایک اور طبقے نے سختی سے اس تعلیم پر قائم رکھا کہ خُداوند نے اُن کے ماضی کے تجربے میں اُن کی رہنمائی کی تھی، اور جب وہ خُدا کی مرضی جاننے کے لیے انتظار کرتے، دیکھتے اور دعا کرتے تھے، اُنہوں نے دیکھا کہ اُن کے عظیم سردار کاہن نے اپنی وزارت کا ایک اور حصہ شروع کر دیا تھا، اور , ایمان کے ساتھ اس کے ساتھ وہ کلیسیا کے آخری کام کو بھی دیکھنے کے لیے لے گئے تھے۔ وہ پہلے اور دوسرے فرشتوں کے پیغامات کی واضح سمجھ رکھتے تھے، اور وہ مکاشفہ 14کے تیسرے فرشتے کی پختہ وارننگ دنیا کو حاصل کرنے اور دینے کے لیے تیار تھے۔

Machine Translated by Google

باب 25

خدا کا ناقابل تغیر قانون

"خدا کا ہیکل آسمان پر کھولا گیا، اور اس کے عہد کا صندوق اس کے ہیکل میں نظر آیا۔" .(Rev. 11:19)خدا کے عہد کا صندوق مقدس کے مقدس میں ہے، یا مقدس ترین جگہ، مقدس کے دوسرے حصے میں ہے۔ زمینی خیمہ کی خدمت میں، جس نے "آسمانی چیزوں کی مثال اور سائے" کے طور پر کام کیا، اس ٹوکری میں صرف کفارہ کے عظیم دن، مقدس کی پاکیزگی کے لیے داخل کیا جا سکتا تھا۔

لہٰذا، یہ اعلان کہ آسمان پر خدا کا ہیکل کھول دیا گیا ہے اور اس کے عہد کا صندوق وہاں دیکھا گیا ہے، 1844میں آسمانی مقدس کے مقدس ترین مقام کے کھلنے کی طرف اشارہ کرتا ہے، جب مسیح وہاں داخل ہوا تھا۔ کفارہ بند کرنا. وہ جو ایمان کے ساتھ اپنے عظیم سردار کاہن کے ساتھ تھے، جب اُس نے مقدس ترین مقام میں اپنی خدمت شروع کی، اُس کے عہد کے صندوق کو دیکھا۔ مقدس مقام کے موضوع کا مطالعہ کرنے کے بعد، وہ نجات دہندہ کی وزارت میں ہونے والی تبدیلی کو سمجھ گئے، اور انہوں نے اسے اب خُدا کے صندوق کے سامنے کام کرتے ہوئے، گنہگاروں کے لیے اپنے خون کا ارتکاب کرتے ہوئے دیکھا۔

زمینی خیمہ کے صندوق میں پتھر کی دو میزیں تھیں، جن پر خدا کے قانون کے احکام لکھے ہوئے تھے۔ صندوق محض قانون کی میزوں کا ایک کنٹینر تھا، لیکن ان خدائی احکام کی موجودگی نے اسے قدر اور تقدس بخشا۔

جب آسمانی ہیکل کھولا گیا تو عہد کا صندوق دیکھا جا سکتا تھا۔ ہولی آف ہولیز میں، آسمانی مقدّس میں، الٰہی قانون مقدس طور پر محفوظ ہے —وہ قانون جس کا اعلان خود خُدا نے سینائی کی گرجوں کے درمیان کیا اور پتھر کی تختیوں پر اپنی انگلی سے لکھا۔

آسمانی مقدس میں خدا کا قانون وہ عظیم اصل ہے، جس سے پتھر کی میزوں پر لکھے ہوئے احکام، جو موسیٰ نے پینٹاٹیچ میں درج کیے ہیں، ایک ناقابل فہم نقل تھے۔ جو لوگ اس اہم نکتے کو سمجھتے تھے وہ اس طرح خدائی قانون کے مقدس اور غیر متغیر کردار کو دیکھنے کی راہنمائی کرتے تھے۔ انہوں نے محسوس کیا، جیسا کہ پہلے کبھی نہیں ہوا تھا، نجات دہندہ کے الفاظ کی طاقت: "جب تک آسمان اور زمین ختم نہیں ہو جاتے، قانون سے ایک حرف یا ایک عنوان بھی نہیں نکلے گا۔" (میٹ 5:18)۔خُدا کا قانون، اُس کی مرضی کا مکاشفہ ہونے کے ناطے، اُس کے کردار کا ترجمہ، ہمیشہ ہمیشہ کے لیے قائم رہنا چاہیے، "آسمان میں ایک وفادار گواہ کے طور پر۔" کوئی حکم منسوخ نہیں کیا گیا۔ ایک جملہ یا عنوان تبدیل نہیں کیا گیا تھا۔

زبور نویس کہتا ہے: "ہمیشہ کے لیے، اے خُداوند، تیرا کلام آسمان پر رہتا ہے۔" "اُس کے تمام احکام وفادار ہیں۔ وہ ابد تک قائم رہتے ہیں" (زبور 111:7 ؛119:89اور 8)۔

Decalogueکے بالکل دل میں چوتھا حکم ہے، جیسا کہ پہلے اعلان کیا گیا ہے: "سبت کے دن کو یاد رکھو کہ اسے مقدس رکھیں۔ چھ دن تم محنت کرو اور اپنے تمام کام کرو، لیکن ساتواں دن خداوند تمہارے خدا کا سبت ہے۔ تُو کوئی کام نہ کرے، نہ تُو، نہ تیرا بیٹا، نہ تیری بیٹی، نہ تیرا غلام، نہ تیری لونڈی، نہ تیرے مویشی اور نہ تیرے دروازے کے اندر کوئی اجنبی۔

کیونکہ چھ دنوں میں رب نے آسمان اور زمین، سمندر اور جو کچھ ان میں ہے بنایا، اور ساتویں دن آرام کیا۔ اِس لیے خُداوند نے سبت کے دن کو برکت دی، اور اُس کو مقدس ٹھہرایا۔" (خروج 20:8-11)۔

خدا کی روح نے ان لوگوں کے دلوں کو متاثر کیا جنہوں نے اس کے کلام کا مطالعہ کیا۔ اُن کے ذہنوں میں یہ قائل آیا کہ اُنہوں نے خالق کے آرام کے دن کی بے عزتی کرتے ہوئے نادانی سے اس حکم کی خلاف ورزی کی ہے۔ پھر اُنہوں نے اُس دن کی بجائے ہفتے کے پہلے دن کو منانے کی وجوہات کا جائزہ لینا شروع کیا جسے خدا نے پاک کیا تھا۔ انہیں اس میں کوئی ثبوت نہیں مل سکا

Machine Translated by Google

صحیفے کہ چوتھے حکم کو ختم کر دیا گیا تھا یا سبت کو تبدیل کر دیا گیا تھا۔ وہ برکت جس نے ساتویں دن کو پہلے مقدس کیا تھا کبھی ہٹایا نہیں گیا تھا۔ انہوں نے خلوص نیت سے رضائے الٰہی کو جاننے اور پورا کرنے کی کوشش کی تھی۔

اب، اپنے آپ کو اس کی شریعت کی خلاف ورزی کرنے والے کے طور پر دیکھ کر، ان کے دل غم سے بھر گئے اور انہوں نے اس کے مقدس سبت کو منا کر خدا کے ساتھ وفاداری کا اظہار کیا۔
ان کے عقیدے کو ختم کرنے کے لیے بے شمار اور بے پناہ کوششیں کی گئیں۔
کوئی بھی یہ دیکھنے میں ناکام نہیں ہو سکتا تھا کہ اگر زمینی مقدّس آسمانی کا نمونہ یا نمونہ تھا، تو زمینی صندوق میں جمع قانون آسمانی صندوق میں پائے جانے والے قانون کی عین نقل ہے۔ اور یہ کہ آسمانی مقدس کی سچائی کو قبول کرنے میں خدا کے قانون کے دعووں کو تسلیم کرنا، اور چوتھے حکم کے سبت کے دن کی ذمہ داری شامل ہے۔ اس میں صحیفوں کی ہم آہنگی کی نمائش کی تلخ اور پرعزم مخالفت کا راز پوشیدہ ہے، جس نے آسمانی مقدس میں مسیح کی خدمت کا انکشاف کیا۔

لوگ اس دروازے کو بند کرنے کی کوشش کرتے تھے جسے خدا نے کھولا تھا، اور اسے کھولنے کی کوشش کی جسے اس نے بند کر دیا تھا۔ لیکن "وہ جو کھولتا ہے، اور کوئی بند نہیں کرتا؛ اور بند کرتا ہے، اور کوئی نہیں کھولتا،" نے کہا تھا: "دیکھو، میں نے تمہارے سامنے ایک کھلا دروازہ رکھا ہے، اور کوئی اسے بند نہیں کر سکتا۔" (Apoc. 3:7 اور 8۔)
مسیح نے مقدس ترین جگہ کا دروازہ، یا وزارت کھول دیا تھا۔ آسمانی حرم میں اس کھلے دروازے سے روشنی چمک رہی تھی، اور وہاں موجود شریعت میں شامل چوتھا حکم دکھایا گیا تھا۔ جو خدا نے قائم کیا ہے اسے کوئی انسان ختم نہیں کر سکتا۔
جنہوں نے مسیح کی ثالثی اور خدا کے قانون کے دائمی ہونے کے بارے میں روشنی کو قبول کیا انہوں نے دریافت کیا کہ یہ وہ سچائیاں ہیں جو مکاشفہ کے 41ویں باب میں بیان کی گئی ہیں۔ اس باب میں پیغامات ایک ٹرپل انتباہ ہیں جو زمین کے باشندوں کو رب کی دوسری آمد کے لیے تیار کرنا چاہیے۔ اعلان: "اس کے فیصلے کا وقت آنے والا ہے"، انسانوں کی نجات کے لیے مسیح کی وزارت کو بند کرنے کے کام کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یہ ایک سچائی کا اعلان کرتا ہے جس کا اعلان اس وقت تک کیا جانا چاہیے جب تک کہ نجات دہندہ کی شفاعت ختم نہ ہو جائے اور وہ اپنے لوگوں کو تلاش کرنے کے لیے زمین پر واپس آجائے۔ فیصلے کا کام، جو 1844میں شروع ہوا، اس وقت تک جاری رہنا چاہیے جب تک کہ زندہ اور مردہ دونوں کے مقدمات کا فیصلہ نہیں ہو جاتا۔ یہ اس کے بعد ہے کہ یہ انسانوں کے لیے فضل کے وقت کے اختتام تک رہے گا۔ تاکہ لوگ تیار ہو سکیں اور عدالت میں کھڑے ہو سکیں، پیغام حکم دیتا ہے کہ خدا سے ڈریں اور اس کی تمجید کریں، "اور اس کی عبادت کریں جس نے آسمان اور زمین، سمندر اور پانی کے چشموں کو بنایا۔" ان پیغامات کی قبولیت کا نتیجہ ان الفاظ میں دیا گیا ہے: "یہ وہ ہیں جو خدا کے احکام اور یسوع کے ایمان کو مانتے ہیں۔" فیصلے کے لیے تیاری کرنے کے لیے، مردوں کے لیے ضروری ہے کہ وہ خدا کے قانون کو برقرار رکھیں۔ یہ قانون فیصلے میں کردار کا معیار ہوگا۔ پولوس رسول اعلان کرتا ہے: "جن لوگوں نے شریعت کے تحت گناہ کیا ہے ان کا فیصلہ شریعت کے ذریعے کیا جائے گا... جس دن خدا یسوع مسیح کے ذریعے انسانوں کے رازوں کا فیصلہ کرے گا۔" اور وہ مزید کہتا ہے: "جو لوگ شریعت پر عمل کرتے ہیں وہ راستباز ٹھہریں گے" (رومیوں 2:12-16۔)خدا کے قانون کو ماننے کے لیے ایمان ضروری ہے۔ کیونکہ "ایمان کے بغیر اسے خوش کرنا ناممکن ہے۔" "اور جو چیز ایمان میں نہیں ہے وہ گناہ ہے۔" (عبرانیوں 11:6؛ رومیوں 14:23۔)

پہلے فرشتے کے پیغام کے ذریعے، انسانوں کو خدا سے ڈرنے اور اس کو جلال دینے، اور آسمان اور زمین کے خالق کے طور پر اس کی عبادت کرنے کے لئے بلایا گیا ہے۔ ایسا کرنے کے لیے، اُنہیں اُس کے قانون کی اطاعت کرنی چاہیے۔ عقلمند کہتا ہے: "خدا سے ڈرو، اور اس کے احکام پر عمل کرو، کیونکہ یہ ہر آدمی کا فرض ہے۔" (واعظ 12:13۔)اس کے احکام کی اطاعت کے بغیر کوئی عبادت خدا کے نزدیک پسندیدہ نہیں ہو سکتی۔ "یہ خُدا کی محبت ہے، کہ ہم اُس کے احکام پر عمل کریں۔" "جو شخص شریعت کو سننے سے اپنے کان پھیرے، اس کی دعا بھی مکروہ ہوگی۔" (1 جان 5:3؛ امثال 28:9۔)

خدا کی عبادت کرنے کا فرض اس حقیقت پر مبنی ہے کہ وہ خالق ہے، اور یہ کہ باقی تمام مخلوقات اپنے وجود کے مرہون منت ہیں۔ اور بائبل میں، جہاں کہیں بھی غیر قوموں کے دیوتاؤں سے بڑھ کر اس کی تعظیم اور پرستش کا حق پیش کیا گیا ہے، وہاں اس کی تخلیقی طاقت کے ثبوت پیش کیے گئے ہیں۔ "لوگوں کے تمام دیوتا فضول چیزیں ہیں؛ لیکن رب نے آسمان بنایا۔" (زبور 96:5۔)"تو پھر آپ مجھے کس کے لیے اپنا جیسا بنائیں گے کہ میں بنوں؟

Machine Translated by Google

اسی طرح؟ اپنی آنکھیں اونچی طرف اٹھاؤ اور دیکھو کہ یہ چیزیں کس نے پیدا کی ہیں۔" "خداوند جس نے آسمانوں کو بنایا، وہ خدا جس نے زمین کو بنایا اور اسے بنایا۔ ... میں رب ہوں، اور کوئی دوسرا نہیں ہے۔" (یسعیٰ 40:25اور ۔(45:18 ؛26زبور نویس کہتا ہے: "جان لو کہ رب ہی خدا ہے: وہ تھا، ہم نہیں، جو ہمیں اپنی قوم بنایا۔ آئیے ہم خُداوند کے آگے گھٹنے ٹیکیں جس نے ہمیں پیدا کیا ہے۔" (زبور 95:6 ؛100:3اور وہ مقدس مخلوق جو آسمان پر خدا کی پرستش کرتے ہیں بیان کرتے ہیں کہ اُن کی تعظیم اُس کے لیے کیوں ہے: "اے رب، تو قبول کرنے کے لائق ہے۔ جلال، اور عزت، اور طاقت؛ کیونکہ تُو نے سب چیزیں پیدا کی ہیں۔" (مکاشفہ ۔(4:11

مکاشفہ 14میں، مردوں کو خالق کی عبادت کے لیے بلایا گیا ہے۔ اور پیشن گوئی ایک ایسے طبقے پر روشنی ڈالتی ہے جو، تین گنا پیغام کے نتیجے میں، خدا کے احکام پر عمل پیرا ہے۔ ان میں سے ایک حکم براہ راست خدا کی طرف خالق کے طور پر اشارہ کرتا ہے۔ چوتھا حکم بیان کرتا ہے: "ساتواں دن رب تمہارے خدا کا سبت ہے... کیونکہ چھ دنوں میں رب نے آسمان اور زمین، سمندر اور جو کچھ ان میں ہے بنایا، اور ساتویں دن آرام کیا۔ اِس لیے اُس نے رب کو سبت کے دن کی برکت دی، اور اُسے پاک کیا۔" (سابقہ 20:10اور ۔(11سبت کے بارے میں، خُداوند کہتا ہے کہ یہ بھی "ایک نشانی ہے... تاکہ تم جان لو کہ میں تمہارا خُداوند ہوں" ۔(Ezek. 20:20)اور وجہ بتائی گئی ہے: "کیونکہ خداوند نے چھ دنوں میں آسمان اور زمین بنائے، اور ساتویں دن آرام کیا اور تازہ دم ہوا۔" .(Ex. 31:17)

"تخلیق کی یادگار کے طور پر ہفتہ کی اہمیت یہ ہے کہ یہ ہمیشہ خدا کی عبادت کی حقیقی وجہ پیش کرتا ہے"، کیونکہ وہ خالق ہے اور ہم اس کی مخلوق ہیں۔ "لہٰذا سبت، الٰہی عبادت کی بنیاد پر ہے، کیونکہ یہ اس عظیم سچائی کو انتہائی متاثر کن انداز میں سکھاتا ہے، اور کوئی دوسرا ادارہ ایسا نہیں کرتا۔ الٰہی عبادت کی حقیقی بنیاد، نہ کہ صرف ساتویں دن کی جانے والی عبادت۔ لیکن تمام عبادتیں خالق اور اس کی مخلوق کے درمیان فرق میں مضمر ہیں۔ یہ اہم حقیقت کبھی متروک نہیں ہو سکتی، اور اسے کبھی فراموش نہیں کیا جانا چاہیے۔" اس سچائی کو ہمیشہ لوگوں کے ذہنوں میں رکھنے کے لیے خدا نے عدن میں سبت کا آغاز کیا۔ اور جب تک یہ حقیقت ہے کہ وہ ہمارا خالق ہے اسی وجہ سے ہمیں اس کی عبادت کرنی چاہیے، سبت اس کی نشانی اور یادگار رہے گا۔ اگر سبت کا دن عالمی طور پر منایا جاتا تو انسانوں کے خیالات اور جذبات خالق کی طرف تعظیم اور عبادت کے لیے بھیجے جاتے اور کبھی بھی کوئی مشرک، ملحد یا کافر نہ ہوتا۔ سبت کا دن منانا سچے خدا کے ساتھ وفاداری کی علامت ہے، "وہ جس نے آسمان، زمین، سمندر اور پانی کے چشمے بنائے۔" اس سے معلوم ہوا کہ وہ پیغام جو انسانوں کو خدا کی عبادت کرنے اور اس کے احکام پر عمل کرنے کا حکم دیتا ہے، انہیں خاص طور پر چوتھے حکم کی اطاعت کی طرف بلاتا ہے۔

ان لوگوں کے برعکس جو خدا کے حکموں پر عمل کرتے ہیں اور یسوع پر ایمان رکھتے ہیں، تیسرا فرشتہ آدمیوں کے ایک اور طبقے کی طرف اشارہ کرتا ہے، جن کی غلطیوں کے خلاف وہ ایک پختہ اور خوفناک تنبیہ کرتا ہے: "اگر کوئی حیوان اور اس کی شکل کی پرستش کرتا ہے، اور اسے قبول کرتا ہے۔ اس کی پیشانی پر یا اس کے ہاتھ پر نشان، وہ بھی خدا کے غضب کی شراب پیے گا۔" Apoc. 14:9)اور ۔(10اس پیغام میں استعمال ہونے والی علامتوں کی صحیح تشریح ضروری ہے۔ حیوان، شبیہ اور نشان سے کیا ظاہر ہوتا ہے؟

پیشین گوئیوں کا سلسلہ جس میں یہ علامتیں پائی جاتی ہیں مکاشفہ کے باب 12سے شروع ہوتی ہے، اس ڈریگن کے ساتھ جس نے مسیح کو اس کی پیدائش کے وقت تباہ کرنے کی کوشش کی۔
ڈریگن کو شیطان قرار دیا گیا ہے (مکاشفہ ؛12:9یہ وہی تھا جس نے نجات دہندہ کو مارنے کے لیے ہیرودیس پر عمل کیا۔ لیکن عیسائی عہد کی پہلی صدیوں کے دوران مسیح اور اس کے لوگوں کے خلاف جنگ چھیڑنے میں شیطان کا سب سے بڑا ایجنٹ رومی سلطنت تھی، جس میں بت پرستی غالب مذہب تھی۔ اس طرح، اگرچہ ڈریگن بنیادی طور پر شیطان کی نمائندگی کرتا ہے، یہ ایک ثانوی معنوں میں، کافر روم کی علامت ہے۔

باب 13میں ایک اور حیوان "چیتے کی طرح" بیان کیا گیا ہے، جس کو ڈریگن نے "اپنی طاقت، اپنا تخت، اور عظیم طاقت" دی۔ یہ علامت، سب سے زیادہ کی طرح

Machine Translated by Google

پروٹسٹنٹ مانتے ہیں، پوپ کے عہد کی نمائندگی کرتے ہیں، جو اس طاقت، تخت اور اختیار کا جانشین تھا جو کبھی قدیم رومن سلطنت کے پاس تھا۔ چیتے جیسے حیوان کے بارے میں یہ اعلان کیا گیا ہے: "اُسے بڑی باتیں اور کفر بکنے کے لیے ایک منہ دیا گیا تھا... اور اس نے اپنا منہ خدا کے خلاف، اس کے نام، اس کے خیمہ اور اس میں رہنے والوں کے خلاف کفر بکنے کے لیے کھولا۔ آسمان۔ اور اسے مقدسوں سے جنگ کرنے اور ان پر غالب آنے کے لئے دیا گیا تھا: اور اسے ہر قبیلے، زبان اور قوم پر اختیار دیا گیا تھا۔" یہ پیشینگوئی، جو تقریباً ڈینیل 7کی چھوٹی نوک کے طور پر بیان کی گئی ایک جیسی ہے، بلاشبہ پوپ کے عہد کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

"انہیں بیالیس ماہ تک جاری رہنے کا اختیار دیا گیا تھا۔" اور نبیﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کے سر میں سے ایک کو ایسا دیکھا کہ گویا وہ زخمی ہو کر مر گیا ہے۔ اور پھر: "اگر کوئی قیدی کی رہنمائی کرتا ہے تو وہ اسیر ہو جائے گا؛ اگر کوئی تلوار سے قتل کرے تو اسے تلوار سے مارا جائے۔" بیالیس مہینے "وقت، اوقات، اور آدھا وقت" کے برابر ہیں، ڈینیئل 7 کے ساڑھے تین سال یا 1,260دن، اس وقت کے دوران پوپ کی طاقت خدا کے لوگوں پر ظلم کرے گی۔ یہ دور، جیسا کہ پچھلے ابواب میں بیان کیا گیا ہے، 538عیسوی میں پاپائیت کے قیام سے شروع ہوا۔ ،.Cاور 1798میں ختم ہوا۔ اس موقع پر، جب پوپ کا عہد ختم کر دیا گیا اور پوپ کو فرانسیسی فوج نے اسیر کر لیا، پوپ کی طاقت کو ایک جان لیوا زخم لگا اور یہ پیشین گوئی پوری ہو گئی: "اگر کسی کو قید کر لیا جائے تو اسیر ہو جائے گا۔ "

اس موقع پر، ایک اور علامت متعارف کرایا جاتا ہے. نبی کہتے ہیں: "میں نے ایک اور حیوان کو زمین سے اٹھتے دیکھا، اور اس کے دو سینگ بھیڑ کے بچے کی طرح تھے۔" .(Rev. 13:11)اس درندے کی ظاہری شکل اور اس کے ظہور کا طریقہ دونوں ہی اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ یہ جس قوم کی نمائندگی کرتا ہے وہ اس سے مختلف ہے جو پچھلے نشانات کے تحت شناخت کی گئی ہیں۔ دنیا پر حکمرانی کرنے والی عظیم سلطنتیں دانیال نبی کو شکاری حیوانوں کے طور پر پیش کی گئیں، جو اس وقت اُٹھیں جب "آسمان کی چار ہوائیں بڑے سمندر میں لڑیں" (ڈینیئل 7:2)۔مکاشفہ 17میں، ایک فرشتے نے واضح کیا کہ پانی "لوگوں، گروہوں، قوموں اور زبانوں" کی نمائندگی کرتا ہے (آیت 15)۔ہوائیں تنازعات کی علامت ہیں۔

عظیم سمندر میں لڑنے والی آسمان کی چار ہوائیں فتح اور انقلاب کے خوفناک مناظر کی نمائندگی کرتی ہیں، جن کے ذریعے سلطنتیں طاقت حاصل کرتی ہیں۔
لیکن بھیڑ کے بچے کی طرح سینگوں والے جانور کو "زمین سے اٹھتے ہوئے" دیکھا گیا۔ اپنے آپ کو قائم کرنے کے لیے دوسری طاقتوں کو ختم کرنے کے بجائے، اس طرح کی نمائندگی کرنے والی قوم کو پہلے کے غیر آباد علاقے میں ابھرنا چاہیے، آہستہ آہستہ اور پرامن طور پر بڑھنا چاہیے۔ لہٰذا، یہ پرانی دنیا کی گنجان آباد اور جنگجو قوموں میں سے پیدا نہیں ہو سکتا تھا -وہ "لوگوں، بھیڑ، قوموں اور زبانوں" کا ہنگامہ خیز سمندر۔ اس ملک کو مغربی براعظم میں تلاش کیا جانا چاہیے۔

1798میں، نئی عالمی قوم نے خود کو کیا پایا، طاقت اور عظمت کے اشارے لہراتے ہوئے، اور دنیا کی توجہ اپنی طرف مبذول کرائی؟ علامت کا اطلاق بلا شبہ تسلیم کرتا ہے۔ ایک قوم، اور صرف ایک، اس پیشین گوئی کی تصریحات کو پورا کرتی ہے جو واضح طور پر شمالی امریکہ کی ریاستہائے متحدہ کی طرف اشارہ کرتی ہے۔

بار بار یہ خیال، مقدس مصنف کے تقریباً عین الفاظ، غیر شعوری طور پر مقرر اور مؤرخ اس قوم کے ظہور اور ترقی کو بیان کرنے کے لیے استعمال کرتے نظر آتے ہیں۔ جانور کو "زمین سے اٹھتے ہوئے" دیکھا گیا تھا۔ اور، مترجمین کے مطابق، یہاں لفظ "اٹھنا" کا ترجمہ کیا گیا ہے لفظی معنی ہے "پودے کی طرح اگنا یا اگنا۔" اور، جیسا کہ ہمیں پہلے ہی دیکھنے کا موقع ملا ہے، قوم کو پہلے سے غیر آباد علاقے میں ابھرنا چاہیے۔ ایک ممتاز مصنف، ریاستہائے متحدہ کے ظہور کی وضاحت کرتے ہوئے، "خالی پن سے اس کی اصل کے اسرار" کے بارے میں بات کرتا ہے اور کہتا ہے: "ایک خاموش بیج کی طرح، ہم ایک سلطنت میں ترقی کرتے ہیں." 1850میں ایک یورپی اخبار نے ریاستہائے متحدہ کو ایک ابھرتی ہوئی شاندار سلطنت کے طور پر بیان کیا، اور "زمین کی خاموشی کے درمیان، طاقت اور غرور میں روز بروز بڑھ رہی ہے۔" ایڈورڈ ایورٹ نے اپنے ملک کے بانی حاجیوں پر ایک لیکچر میں کہا: "انہوں نے کیا کسی ویران جگہ کی تلاش نہ کریں، اس کی غیر واضح اور بے ضرر ہونے کی وجہ سے

Machine Translated by Google

آمروں کے ظلم و ستم سے دوری سے محفوظ، جہاں لیڈن کا چھوٹا چرچ ضمیر کی آزادی سے لطف اندوز ہوسکتا ہے؟ ان طاقتور خطوں کو دیکھو جن پر، پرامن فتح میں... انہوں نے صلیب کے منڈپ لگائے!"

"اور اس کے دو سینگ بھیڑ کے بچے کی طرح تھے۔" بھیڑ کے بچے کی طرح کے سینگ جوانی، معصومیت اور شائستگی کی نشاندہی کرتے ہیں، جو 1798میں جب پیغمبر کو "بڑھتے ہوئے" کے طور پر پیش کیا گیا تو امریکہ کے کردار کی مناسب نمائندگی کرتے ہیں۔ شہری اور مذہبی آزادی کی وسیع بنیاد پر حکومت قائم کرنے کا عزم۔ آزادی کا اعلان اس عظیم سچائی کو قائم کرتا ہے کہ "تمام آدمی برابر بنائے گئے ہیں" اور "زندگی، آزادی، اور خوشی کی تلاش" کے ناقابل تنسیخ حق سے نوازا گیا ہے۔ اور آئین عوام کو ایک خود مختار حکومت قائم کرنے کے حق کی ضمانت دیتا ہے، اس بات کو یقینی بناتا ہے کہ عوامی ووٹوں سے منتخب ہونے والے نمائندے قوانین بنائیں اور ان کا نظم کریں۔ مذہبی عقیدے کی آزادی کی بھی ضمانت دی گئی تھی، ہر آدمی کو اپنے ضمیر کے حکم کے مطابق خدا کی عبادت کرنے کی اجازت تھی۔

ریپبلکن ازم اور پروٹسٹنٹ ازم قوم کے بنیادی اصول بن گئے۔
یہ اصول آپ کی طاقت اور خوشحالی کا راز ہیں۔ عیسائی دنیا کے مظلوم اور بے بس لوگ دلچسپی اور امید کے ساتھ اس سرزمین کا رخ کرتے ہیں۔ لاکھوں لوگ اس کے ساحل پر پہنچ چکے ہیں اور ریاستہائے متحدہ نے زمین پر سب سے زیادہ طاقتور ممالک میں ایک ممتاز مقام حاصل کر لیا ہے۔

لیکن میمنہ کی طرح سینگوں والا حیوان "ایک اژدھے کی طرح بولا۔ اور اس نے اپنی موجودگی میں پہلے حیوان کی ساری طاقت استعمال کی، اور زمین اور اس میں رہنے والوں کو پہلے حیوان کی پرستش کرنے پر مجبور کیا، جس کا مہلک زخم ٹھیک ہو گیا تھا۔ ... .. زمین پر رہنے والوں کو بتانا کہ وہ اس درندے کی ایک تصویر بنائیں جس کو تلوار کا زخم لگا اور وہ زندہ ہو گیا" ۔(Apoc. 13:11-14)

اس علامت کے بھیڑ کے بچے جیسے سینگ اور ڈریگن جیسی آواز اس قوم کے پیشوں کی نمائندگی کرنے والے اور اس کے عمل کے درمیان ایک زبردست تضاد کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ کسی قوم کی "بات" اس کے قانون ساز اور عدالتی حکام کا عمل ہے۔ اس طرح کے عمل سے وہ ان لبرل اور پرامن اصولوں سے متصادم ہو جائے گا جنہیں اس نے اپنی پالیسی کی بنیاد بنایا تھا۔ یہ پیشین گوئی کہ وہ "ایک ڈریگن کی طرح" بولے گا اور "پہلے حیوان کی تمام طاقت" کا استعمال کرے گا، واضح طور پر ایک عدم برداشت اور اذیت دینے والے جذبے کی نشوونما کا اندازہ لگاتا ہے جو اژدھے اور چیتے جیسے درندے کی نمائندگی کرنے والی قوموں کے ذریعے ظاہر ہوا تھا۔ یہ اعلان کہ دو سینگوں والا حیوان "زمین اور اس میں رہنے والوں کو پہلے حیوان کی پرستش کرنے کا باعث بنتا ہے"، اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ اس قوم کے اختیار کو کچھ ایسی پابندیوں کو نافذ کرنے کے لیے استعمال کیا جانا چاہیے جو کہ پوپ کے عہد کا احترام ہے۔

اس طرح کا رویہ اس حکومت کے اصولوں، اس کے آزاد اداروں کے کردار، اعلانِ آزادی اور آئین کے براہِ راست اور پختہ بیانات کے خلاف ہو گا۔ قوم کے بانیوں نے دانشمندی کے ساتھ چرچ کے سیکولر طاقت کے استعمال سے بچنے کی کوشش کی، جس کا ناگزیر نتیجہ —عدم برداشت اور ظلم و ستم۔ آئین یہ قائم کرتا ہے کہ "کانگریس مذہب کے قیام، یا اس کے آزادانہ استعمال پر پابندی لگانے کے حوالے سے کوئی قانون نہیں بنائے گی،" اور یہ کہ "امریکہ کے تحت عوامی اعتماد کے کسی بھی عہدے کے لیے اہلیت کے طور پر کسی مذہبی کردار کے ثبوت کی ضرورت نہیں ہوگی۔ "ملک کی آزادی کے ان تحفظات کی صریح خلاف ورزی میں ہی سول اتھارٹی کی طرف سے کسی بھی مذہبی پابندی کو متاثر کیا جا سکتا ہے۔ لیکن اس طرح کے موقف کی عدم مطابقت اس سے زیادہ نہیں ہے جس کی علامت علامت سے ظاہر ہوتی ہے۔ یہ وہ حیوان ہے جس کے سینگ بھیڑ کے بچے کی طرح ہوتے ہیں، جو پاک، خیر خواہ اور بے ضرر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، جو ڈریگن کی طرح بولتا ہے۔

Machine Translated by Google

"زمین پر رہنے والوں کو بتانا کہ حیوان کی تصویر بنائیں۔" یہاں حکومت کی وہ شکل واضح طور پر پیش کی گئی ہے جس میں قانون سازی کا اختیار عوام سے حاصل ہوتا ہے۔ اس بات کا سب سے قائل ثبوت کہ امریکہ وہ قوم ہے جس کی پیشن گوئی میں اشارہ کیا گیا ہے۔

لیکن "حیوان کی تصویر" کیا ہے؟ اور اس کی تشکیل کیسے ہونی چاہیے؟ یہ تصویر دو سینگوں والے درندے نے بنائی ہے، اور یہ پہلے حیوان کی تصویر ہے۔ اسے حیوان کی تصویر بھی کہا جاتا ہے۔ لہذا، یہ جاننے کے لیے کہ تصویر کیا ہے اور یہ کیسے بنتی ہے، ہمیں خود حیوان کی خصوصیات کا مطالعہ کرنے کی ضرورت ہے۔ جب ابتدائی کلیسیا خوشخبری کی سادگی سے منہ موڑ کر اور کافرانہ رسومات اور رسم و رواج کو قبول کر کے بگڑ گئی، تو اس نے خُدا کی روح اور طاقت کھو دی۔ اور عوام کے ضمیر کو قابو میں رکھنے کے لیے سیکولر طاقت سے تعاون طلب کیا۔ اس رویہ کا نتیجہ پاپائیت تھا، ایک چرچ جس نے ریاست کی طاقت کو کنٹرول کیا اور اسے اپنے مقاصد کو آگے بڑھانے کے لیے استعمال کیا، خاص طور پر "بدعت" کی سزا میں۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے لیے حیوان کی تصویر بنانے کے لیے، مذہبی طاقت کو شہری طاقت کو کنٹرول کرنا چاہیے، تاکہ ریاستی اختیار کو چرچ اپنے مقاصد کے حصول کے لیے استعمال کرے۔

جب بھی چرچ نے سیکولر طاقت حاصل کی، اس نے اسے ان لوگوں کو سزا دینے کے لیے استعمال کیا جو اس کے عقائد سے متفق نہیں تھے۔ پروٹسٹنٹ گرجا گھر جنہوں نے سیکولر طاقتوں کے ساتھ اتحاد بنا کر روم کے نقش قدم پر چلتے ہوئے ضمیر کی آزادی کو محدود کرنے کی اسی خواہش کو ظاہر کیا ہے۔ اس کی ایک مثال اینجلیکن چرچ کی طرف سے اختلاف کرنے والوں پر طویل ظلم و ستم میں دیکھی جا سکتی ہے۔ 16ویں اور 17ویں صدی کے دوران، ہزاروں غیر موافق وزراء کو اپنے گرجا گھر چھوڑنے پر مجبور کیا گیا، اور بہت سے، پادری اور لوگ دونوں، جرمانے، قید، اذیت اور شہادت کے تابع تھے۔

یہ ارتداد ہی تھا جس کی وجہ سے ابتدائی کلیسیا نے مدد کے لیے سول حکومت کی طرف دیکھا، اور اس نے پوپ کے عہد یعنی حیوان کی ترقی کی راہ ہموار کی۔ پولس نے کہا کہ "ارتداد" آئے گا، اور "گناہ کا آدمی" ظاہر ہو جائے گا (II تھیس. 2:3)۔ اس طرح چرچ میں ارتداد حیوان کی شبیہ کی تشکیل کا راستہ تیار کرے گا۔ اور بائبل اعلان کرتی ہے کہ خُداوند کے آنے سے پہلے پہلی صدیوں کی طرح مذہبی زوال کی حالت ہو گی۔ "آخری دنوں میں خطرناک وقت آئے گا، کیونکہ ایسے لوگ ہوں گے جو اپنے آپ سے محبت کرنے والے، لالچی، گھمنڈ کرنے والے، تکبر کرنے والے، باپ اور ماں کے نافرمان، ناشکرے، ناپاک، فطری محبت کے بغیر، ناقابل مصالحت، غیبت کرنے والے، بے ضمیر، ظالم ہوں گے۔ اچھے کی طرف محبت کے بغیر، غدار، ضدی، متکبر، خدا سے محبت کرنے والوں سے زیادہ لذتوں کے چاہنے والے، خدا پرستی کی ایک شکل رکھتے ہیں لیکن اس کی طاقت سے انکار کرتے ہیں۔" (2 تیم. 3:1-5)۔ "لیکن روح واضح طور پر کہتی ہے کہ بعد کے وقتوں میں کچھ لوگ دھوکہ دینے والی روحوں اور شیاطین کے عقائد پر دھیان دیتے ہوئے ایمان سے ہٹ جائیں گے۔" (1 تیم. 4:1)۔ شیطان "پوری طاقت، نشانیوں، جھوٹے عجائبات، اور ہر طرح کی بدکاری کے ساتھ" کام کرے گا۔ اور وہ تمام لوگ جنہوں نے "بچائے جانے کے لیے سچائی کی محبت حاصل نہیں کی" انہیں "غلطی کے عمل کو قبول کرنے کے لیے آزاد چھوڑ دیا جائے گا، تاکہ وہ جھوٹ پر یقین کریں" (II Thess. 2:9-11)۔ جب ایسی بےحیائی کی حالت ہو جائے گی تو وہی نتائج ظاہر ہوں گے جو پہلی صدیوں میں تھے۔

پروٹسٹنٹ گرجا گھروں میں عقائد کے وسیع تنوع کو بہت سے لوگ اس بات کے قطعی ثبوت کے طور پر دیکھتے ہیں کہ جبری یکسانیت کو یقینی بنانے کی کوئی کوشش کبھی نہیں کی جا سکتی ہے۔ لیکن برسوں سے، پروٹسٹنٹ عقیدے کے گرجا گھروں میں، نظریے کے مشترکہ نکات پر مبنی اتحاد کے حق میں ایک مضبوط اور بڑھتا ہوا احساس ہے۔ اس طرح کی پابندی کو یقینی بنانے کے لیے، بائبل کے نقطہ نظر سے اہمیت کے باوجود، ایسے موضوعات پر کسی بھی بحث سے گریز کرنا چاہیے جن پر کوئی اتفاق نہیں ہے۔

چارلس بیچر نے 1846 میں دیے گئے ایک خطبے میں اعلان کیا کہ "ایوینجلیکل پروٹسٹنٹ فرقوں" کی وزارت "نہ صرف خوفناک کے تحت تشکیل دی گئی ہے۔

Machine Translated by Google

سادہ لوح انسانی خوف کا دباؤ، لیکن وہ بنیادی طور پر بگڑی ہوئی چیزوں کے ماحول میں جیتا، چلتا اور سانس بھی لیتا ہے، اور ہر لمحہ اپنی فطرت کے ہر ادنیٰ عنصر سے اپیل کرتا ہے، تاکہ سچائی کو چھپانے اور ارتداد کی طاقت کے سامنے گھٹنے ٹیک دے۔ کیا روم کے ساتھ معاملات ایسے نہیں تھے؟ کیا ہم ایک بار پھر اُس کی راہوں پر نہیں چل رہے؟ اور ہم اپنے سامنے کیا دیکھ سکتے ہیں؟ ایک اور جنرل کونسل! ایک عالمی کنونشن! ایک انجیلی بشارت کا عہد اور آفاقی عقیدہ!" جب یہ مکمل ہو جائے گا، تب، مکمل یکسانیت حاصل کرنے کی کوشش میں، طاقت کا سہارا لینے کے لیے صرف ایک قدم باقی رہے گا۔ , اگر وہ ریاست کو اس کے احکام کو نافذ کرنے اور اس کے اداروں کی حمایت کے لیے اثر انداز کرتے ہیں، تو پروٹسٹنٹ امریکہ رومن درجہ بندی کی تصویر بنائے گا، اور اختلاف کرنے والوں پر دیوانی سزاؤں کا اطلاق لامحالہ نتیجہ ہوگا۔

دو سینگوں والا حیوان "چھوٹے اور بڑے، امیر اور غریب، آزاد اور غلام، ہر ایک کے دائیں ہاتھ یا ماتھے پر نشان لگاتا ہے؛ تاکہ کوئی خرید و فروخت نہ کر سکے سوائے اس کے جس کے پاس نشان ہو۔ یا جانور کا نام، یا اس کے نام کا نمبر" 13:16 .Apoc)اور ۔(17تیسرے فرشتے کی تنبیہ ہے: "اگر کوئی جانور اور اس کی شکل کی پرستش کرتا ہے، اور اس کے ماتھے یا ہاتھ پر اس کا نشان لگاتا ہے، تو وہ بھی خدا کے غضب کی شراب پیے گا۔" اس پیغام میں ذکر کردہ "حیوان"، جس کی پرستش کا حکم دو سینگوں والا جانور ہے، مکاشفہ 13کا پہلا یا چیتے جیسا حیوان ہے۔ "حیوان کی تصویر" مرتد پروٹسٹنٹ ازم کی شکل کی نمائندگی کرتی ہے جو اس وقت پروان چڑھے گی جب پروٹسٹنٹ گرجا گھر اپنے عقیدے کو مسلط کرنے کے لیے شہری طاقت کی مدد حاصل کریں گے۔ "حیوان کے نشان" کی وضاحت ابھی باقی ہے۔

حیوان اور اس کی شبیہ کی پرستش کے خلاف انتباہ کے بعد، پیشن گوئی اعلان کرتی ہے: "یہ وہ ہیں جو خدا کے احکام اور یسوع کے ایمان کو مانتے ہیں۔"
اس بات پر غور کرتے ہوئے کہ جو لوگ خدا کے احکام کی پابندی کرتے ہیں وہ اس طرح ان لوگوں کے برعکس ہیں جو حیوان اور اس کی شبیہ کی پرستش کرتے ہیں اور اس کا نشان حاصل کرتے ہیں، اس سے یہ ہوتا ہے کہ ایک طرف خدا کے قانون کی پابندی اور دوسری طرف اس کی خلاف ورزی، خدا کے پرستاروں اور حیوان کے پرستاروں میں فرق کرنا چاہیے۔

حیوان کی خاص خصوصیت، اور اس لیے اس کی شبیہ، خدا کے احکام کی خلاف ورزی ہے۔ چھوٹے سینگ، پاپسی کے بارے میں، ڈینیل نبی کہتے ہیں: "وہ وقت اور قانون کو تبدیل کرنے کا خیال رکھے گا." .(Dan. 7:25)اور پولس نے اسی طاقت کو "گناہ کے آدمی" کے طور پر قابل بنایا، جو خود کو خدا سے بلند کرنے کا دعوی کرے گا۔ ایک پیشن گوئی دوسری کی تکمیل ہے۔ صرف خُدا کے قانون کو بدل کر پوپ کا عہدہ خود کو خُداوند سے بلند کر سکتا ہے۔ جو شخص بھی دیانتداری کے ساتھ اس طرح تبدیل شدہ قانون کا مشاہدہ کرتا ہے وہ اس طاقت کا اعلیٰ اعزاز کر رہا ہو گا جس کے ذریعے تبدیلی کی گئی تھی۔ پوپ کے قوانین کی اطاعت کا ایسا عمل خدا کی بجائے پوپ کی وفاداری کی علامت ہوگا۔

پاپسی نے خدا کے قانون کو بدلنے کی کوشش کی۔ دوسرا حکم، جو تصویروں کی پوجا سے منع کرتا ہے، کو قانون سے ہٹا دیا گیا، اور چوتھے کو ساتویں دن کی بجائے سبت کے دن کو منانے کی اجازت دینے کے لیے تبدیل کر دیا گیا۔ لیکن پاپسٹ دوسرے حکم کو چھوڑنے کی وجہ کے طور پر اصرار کرتے ہیں کہ یہ غیر ضروری ہے کیونکہ یہ پہلے میں شامل ہے، اور وہ قانون کو بالکل وہی دے رہے ہیں جو خدا نے انسانوں کو سمجھانے کا ارادہ کیا ہے۔ یہ وہ تبدیلی نہیں ہو سکتی جس کی پیشین گوئی نبی نے کی تھی۔ ایک جان بوجھ کر، جان بوجھ کر تبدیلی پیش کی جاتی ہے۔ "وہ وقت اور قانون کو بدلنے کا خیال رکھے گا۔" چوتھے حکم میں تبدیلی پیشگوئی کو بالکل پورا کرتی ہے۔ اس کے لیے صرف مبینہ اتھارٹی چرچ کی ہے۔ یہاں پوپ کی طاقت کھلے عام خود کو خدا سے اوپر رکھتی ہے۔

جبکہ خدا کے پرستاروں کو خاص طور پر چوتھے حکم کے احترام سے پہچانا جائے گا، کیونکہ یہ اس کی تخلیقی طاقت کی نشانی ہے، اور گواہی دیتا ہے۔

Machine Translated by Google

انسان کی تعظیم اور تعظیم کا ان کا حق، حیوان کے پرستار ان کی ان کوششوں کے لیے کھڑے ہوں گے جن کا مقصد خالق کی یادگار کو توڑنا اور رومی ادارے کی سربلندی ہے۔ اتوار کے حق میں اپنی پوزیشن کی وجہ سے ہی پاپائیت نے اپنے متکبرانہ دعوے کرنا شروع کر دیے۔ اس نے ریاستی طاقت سے پہلا وسیلہ جس کی درخواست کی وہ یہ تھا کہ اتوار کو "رب کے دن" کے طور پر منایا جائے۔ لیکن بائبل ساتویں دن کی طرف اشارہ کرتی ہے، پہلے نہیں، خداوند کے دن کے طور پر۔ مسیح نے کہا، "ابن آدم سبت کا بھی خداوند ہے۔" چوتھا حکم کہتا ہے: "ساتواں دن رب کا سبت ہے۔" اور یسعیاہ نبی کے ذریعہ خداوند اسے کہتے ہیں: "میرا مقدس دن۔" (سمندر.

;2:28ایک ھے. ۔(58:13
اکثر یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ مسیح نے سبت کے دن کو تبدیل کیا اس کے اپنے الفاظ سے تردید ہوتی ہے۔ پہاڑ پر اپنے واعظ میں اُس نے کہا، "یہ مت سمجھو کہ میں شریعت یا نبیوں کو ختم کرنے آیا ہوں، میں اُسے ختم کرنے نہیں آیا بلکہ اُسے پورا کرنے آیا ہوں۔ کیونکہ میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ جب تک آسمان اور زمین ختم نہ ہو جائیں، ہر چیز کی تکمیل کے بغیر کوئی ایک جملہ یا ایک لقمہ بھی شریعت سے خارج نہیں کیا جائے گا، پس جو کوئی ان چھوٹے سے چھوٹے حکم کی خلاف ورزی کرے اور انسانوں کو اس طرح سکھائے وہ آسمان کی بادشاہی میں سب سے چھوٹا کہلائے گا، لیکن جو ان کو پورا کرے اور سکھائے۔ آسمان کی بادشاہی میں عظیم کہلائے گا۔" (متی ۔(19-5:17

یہ ایک حقیقت ہے جسے عام طور پر پروٹسٹنٹ قبول کرتے ہیں کہ صحیفے کہیں بھی سبت کے دن کو تبدیل کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ یہ امریکن ٹریکٹ سوسائٹی اور امریکن سنڈے سکول یونین کی طرف سے شائع ہونے والی اشاعتوں میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ان کاموں میں سے ایک "نئے عہد نامہ کی مکمل خاموشی کو اتوار کے لیے ایک واضح حکم یا اس کی تعمیل کے لیے قطعی اصولوں کے بارے میں تسلیم کرتا ہے۔"

ایک اور کہتا ہے: "مسیح کی موت کے وقت تک، دن میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی تھی"؛ اور، "جہاں تک ریکارڈ سے ظاہر ہوتا ہے، انہوں نے [رسولوں] نے ساتویں دن سبت کے دن کو ترک کرنے اور ہفتے کے پہلے دن اس کی تعظیم کا کوئی واضح حکم نہیں دیا۔"

رومن کیتھولک تسلیم کرتے ہیں کہ سبت کے دن کی تبدیلی ان کے چرچ کی طرف سے کی گئی تھی اور اعلان کرتے ہیں کہ پروٹسٹنٹ، اتوار کو دیکھ کر، رومن چرچ کی طاقت کو تسلیم کر رہے ہیں۔ عیسائی مذہب کے کیتھولک کیٹیچزم میں ، چوتھے حکم کی تعمیل میں منائے جانے والے دن کے بارے میں ایک سوال کے جواب میں، یہ بیان دیا گیا ہے: "پرانے قانون کے تحت، سبت کا دن مقدس دن تھا، لیکن چرچ، ہدایت کرتا تھا ۔ یسوع مسیح کی طرف سے، اور خدا کی روح کی طرف سے ہدایت کی گئی، ہفتہ کو اتوار کے ساتھ بدل دیا؛ لہذا اب ہم ساتویں دن کو نہیں بلکہ پہلے دن کو مقدس کرتے ہیں۔ اتوار کا مطلب ہے خداوند کا دن۔"

کیتھولک چرچ کے اختیار کی علامت کے طور پر، پاپسٹ مصنفین نے "سبت کے دن کو اتوار میں تبدیل کرنے کے عمل کا حوالہ دیا ہے، جسے پروٹسٹنٹ تسلیم کرتے ہیں... کیونکہ اتوار کو سختی سے رکھنے میں وہ چرچ کی دعوتوں کو ترتیب دینے اور ان پر مسلط کرنے کی طاقت کو تسلیم کرتے ہیں۔ جرم کرنے والے کی سزا کے تحت۔" پھر، سبت کے دن کی تبدیلی اگر کلیسائے روم کی اتھارٹی یا "حیوان کا نشان" نہیں تو کیا ہے؟

روم کے چرچ نے بالادستی کے اپنے دعووں کو ترک نہیں کیا۔ اور کب
دنیا اور پروٹسٹنٹ گرجا گھر اپنی تخلیق سے آرام کے دن کو قبول کرتے ہیں، اگرچہ بائبل کے سبت کے دن کو مسترد کرتے ہوئے، وہ عملی طور پر ان دعووں کو تسلیم کرتے ہیں۔ وہ تبدیلی کے لیے روایت کی اتھارٹی اور چرچ کے باپ دادا سے درخواست کر سکتے ہیں، لیکن ایسا کرتے ہوئے وہ اس اصول کو نظر انداز کر دیتے ہیں جو انھیں روم سے الگ کرتا ہے، کہ "بائبل، اور صرف بائبل ہی پروٹسٹنٹ کا مذہب ہے۔" پاپسٹ دیکھ سکتے ہیں کہ وہ خود کو دھوکہ دے رہے ہیں، بے ساختہ اس کیس سے متعلق حقائق سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ جیسے ہی اتوار کی تحریک کو پذیرائی ملتی ہے، وہ خود کو مبارکباد دیتے ہیں، اس یقین کے ساتھ کہ یہ پوری پروٹسٹنٹ دنیا کو روم کے جھنڈے تلے اکٹھا کرے گی۔

Machine Translated by Google

رومنسٹ اعلان کرتے ہیں کہ "پروٹسٹنٹ کی طرف سے اتوار کا دن منانا ایک خراج ہے جو وہ ہر چیز کے باوجود، [کیتھولک] چرچ کی اتھارٹی کو دیتے ہیں۔" پروٹسٹنٹ گرجا گھروں کی طرف سے اتوار کو منانا مسلط کرنا پوپ کے فرقے - حیوان کا زبردستی ہے۔ جو لوگ چوتھے حکم کے تقاضوں کو سمجھتے ہوئے، سچے سبت کے بجائے جھوٹے سبت کو ماننے کا انتخاب کرتے ہیں، اس طرح اس طاقت کو خراج عقیدت پیش کر رہے ہیں جس کے ذریعے یہ حکم دیا گیا ہے۔ لیکن سیکولر طاقت کے ذریعے ایک مذہبی فریضہ عائد کرنے کے عمل میں، گرجا گھر حیوان کی تصویر بنا رہے ہوں گے۔ اس لیے ریاستہائے متحدہ میں اتوار کے دن کا نفاذ حیوان اور اس کی تصویر کی پوجا کی مجبوری ہے۔

لیکن پچھلی نسلوں کے عیسائیوں نے اتوار کا دن منایا، یہ فرض کرتے ہوئے کہ ایسا کرتے ہوئے وہ بائبل کے سبت کو مان رہے تھے۔ آج ہر گرجا گھر میں سچے مسیحی موجود ہیں، سوائے رومن کیتھولک کمیونٹی کے، جو ایمانداری سے یقین رکھتے ہیں کہ اتوار کو الٰہی طور پر قائم کردہ سبت ہے۔ خُدا اخلاص اور اخلاص کو قبول کرتا ہے۔ لیکن جب اتوار کا دن فرض ہو جاتا ہے اور دنیا سبت کے جائز ہونے کے بارے میں روشن خیال ہو جاتی ہے، تو جو شخص خدا کے حکم کی خلاف ورزی کرتا ہے کہ وہ اس حکم کی تعمیل کرتا ہے جس کا روم سے زیادہ کوئی اختیار نہیں ہے، وہ خدا کے اوپر پوپ کی عزت کرنے والا ہو گا۔ آپ روم کو خراج عقیدت پیش کر رہے ہوں گے اور اس طاقت کو جو روم کے حکم سے ایک ادارہ مسلط کرتا ہے۔ تم جانور اور اس کی شکل کی پرستش کر رہے ہوں گے۔ جب مرد کسی ایسے ادارے کو مسترد کرتے ہیں جسے خدا نے اپنے اختیار اور عزت کی علامت قرار دیا تھا اس کے بجائے جسے روم نے اپنی بالادستی کی نشانی کے طور پر منتخب کیا تھا، تو وہ اس طرح روم کی وفاداری کے نشان کو قبول کر رہے ہیں -"حیوان کا نشان"۔ جب یہ سوال واضح طور پر لوگوں کے سامنے رکھا جائے گا اور لوگوں کو خدا کے احکام اور انسانوں کے احکام میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنے پر مجبور کیا جائے گا، تو جو لوگ اپنی خطا کو جاری رکھتے ہیں انہیں "حیوان کا نشان" ملے گا۔

سب سے زیادہ خوفناک خطرہ جو انسانوں کو دیا گیا ہے وہ تیسرے فرشتے کے پیغام میں موجود ہے۔ یہ ایک ہولناک گناہ ہوگا جو خدا کے غضب کو اپنی طرف متوجہ کرے گا، جس میں رحمت کی آمیزش نہیں ہوگی۔ مردوں کو اس اہم موضوع پر اندھیرے میں نہیں چھوڑنا چاہیے۔ اس طرح کے گناہ کے خلاف تنبیہ الٰہی فیصلوں کے آنے سے پہلے دنیا کو دی جانی چاہیے، تاکہ سب کو معلوم ہو کہ یہ سزائیں کیوں ملتی ہیں، اور ان سے بچنے کا موقع مل جاتا ہے۔ پیشن گوئی اعلان کرتی ہے کہ پہلا فرشتہ "ہر قوم، رشتہ دار، زبان اور لوگوں کو" اعلان کرے گا۔ تیسرے فرشتے کی تنبیہ، جو کہ ٹرپل پیغام کا حصہ ہے، کم وسیع نہیں ہونی چاہیے۔ پیشن گوئی میں اس کی نمائندگی ایک بلند آواز کے ساتھ کی گئی ہے، ایک فرشتہ آسمان کے وسط سے پرواز کرتا ہے اور دنیا کی توجہ اپنی طرف مبذول کر رہا ہے۔

اس تنازعہ کے نتیجے میں، تمام عیسائیت دو عظیم طبقوں میں تقسیم ہو جائے گی -وہ جو خدا کے احکام اور یسوع کے ایمان کو مانتے ہیں، اور وہ جو حیوان اور اس کی شکل کی پرستش کرتے ہیں اور اس کا نشان حاصل کرتے ہیں۔ اگرچہ چرچ اور ریاست اپنی طاقتوں کو یکجا کرتے ہیں تاکہ "سب، چھوٹے اور بڑے، امیر اور غریب، آزاد اور بانڈ" کو "حیوان کا نشان" حاصل کرنے پر مجبور کریں ،(Apoc. 13:16)تاہم لوگوں کو خدا اسے قبول نہیں کرے گا۔ پتموس کا نبی غور کرتا ہے "وہ لوگ جو حیوان پر، اس کی شبیہ پر، اس کے نشان پر، اور اس کے نام کی تعداد پر، جو شیشے کے سمندر کے کنارے کھڑے تھے، اور خدا کے بربط والے تھے۔ اور انہوں نے موسیٰ کا گیت اور برّہ کا گیت گایا" Apoc. 15:2)اور ۔(3

Machine Translated by Google

باب 26

اصلاح کا کام

یسعیاہ کی پیشینگوئی میں سبت کے دن کی اصلاح کے کام کی پیشین گوئی کی گئی ہے: "خداوند یوں فرماتا ہے: عدالت کو قائم رکھو اور راستبازی کرو؛ کیونکہ میری نجات آنے کو ہے، اور میری راستبازی ظاہر ہونے والی ہے۔ مبارک ہے وہ آدمی جو ایسا کرتا ہے، اور ابن آدم جو اس کو پکڑے ہوئے ہے، جو اپنے آپ کو سبت کے دن کی بے حرمتی سے روکتا ہے، اور اپنے ہاتھ کو برائی سے روکتا ہے۔" "اُن پردیسیوں کے بچوں کے لیے جو خُداوند کے پاس آتے ہیں اُس کی خدمت کرنے، اور خُداوند کے نام سے پیار کرنے کے لیے، اور اِس طرح اُس کے بندے ہیں، وہ سب جو سبت کو مانتے ہیں اور اُس کی بے حرمتی نہیں کرتے، اور جو میرے عہد کو قبول کرتے ہیں۔ انہیں اپنے مقدس پہاڑ پر لے جاؤں گا، اور میں انہیں اپنے عبادت گاہ میں مناؤں گا۔" (یسعیٰ 56:1، 2، 6اور 7)۔

یہ الفاظ مسیحی نظام پر لاگو ہوتے ہیں، جیسا کہ سیاق و سباق سے ظاہر ہوتا ہے: "خداوند یہوواہ، جو اسرائیل کے منتشر لوگوں کو جمع کرتا ہے کہتا ہے: میں دوسروں کو ان کے پاس جمع کروں گا جو اس کے پاس جمع ہوں گے۔" (عیسیٰ 56:8)۔ یہاں انجیل کے ذریعے فروغ پانے والے غیر قوموں کے اجتماع کی پیشین گوئی کی گئی ہے۔ اور سبت کی تعظیم کرنے والوں پر برکت نازل ہوتی ہے۔ اس طرح، چوتھے حکم کی ذمہ داری مسیح کے مصلوب ہونے، جی اُٹھنے اور اُٹھائے جانے سے بڑھ کر اُس وقت تک پھیلے گی جب اُس کے بندوں کو تمام قوموں کو بشارت کے پیغام کی تبلیغ کرنی چاہیے۔

خداوند اسی نبی کے ذریعے حکم دیتا ہے: "گواہی کو باندھو، میرے شاگردوں کے درمیان قانون پر مہر لگاؤ۔" (عیسا 8:16)۔ خدا کے قانون کی مہر چوتھے حکم میں پائی جاتی ہے۔ یہ اکیلے، دس میں سے، نہ صرف نام بلکہ قانون ساز کا لقب بھی درج کرتا ہے۔ وہ اسے آسمانوں اور زمین کا خالق قرار دیتا ہے اور اس طرح سب سے بڑھ کر اس کی تعظیم اور عبادت کا حق ظاہر کرتا ہے۔ سوائے اس اصول کے، ڈیکالاگ میں یہ بتانے کے لیے کچھ نہیں ہے کہ یہ قانون کس کے اختیار سے دیا گیا ہے۔ جب سبت کو پوپ کی طاقت سے تبدیل کیا گیا تو قانون سے مہر ہٹا دی گئی۔ یسوع کے شاگردوں کو چوتھے حکم کے سبت کو دوبارہ قائم کرنے اور خالق کی یادگار اور اس کے اختیار کی نشانی کے طور پر اس کے صحیح مقام پر بلند کرنے کے لیے بلایا گیا ہے۔

"قانون اور گواہی کے لئے!" جب کہ متضاد عقائد اور نظریات بہت زیادہ ہیں، خدا کا قانون واحد ناقابل فہم اصول ہے جس کے ذریعے تمام آراء، عقائد اور نظریات کو پرکھا جانا چاہیے۔ نبی کا کہنا ہے: "جب تک وہ اس کلمہ کے مطابق بات نہ کریں، وہ صبح کو کبھی نہیں دیکھیں گے۔" (عیسا 8:20)۔

پھر حکم دیا گیا ہے: "بلند آواز سے پکارو، پیچھے نہ رہو، نرسنگے کی طرح اپنی آواز بلند کرو، اور میرے لوگوں کو ان کی خطا اور یعقوب کے گھرانے کو ان کے گناہوں کا اعلان کرو۔" یہ بُری دنیا نہیں ہے، بلکہ وہ لوگ ہیں جنہیں خُداوند "میرے لوگ" کے طور پر نامزد کرتا ہے، جنہیں اُن کی خطاؤں کے لیے ملامت کی جانی ہے۔ وہ مزید اعلان کرتا ہے: "اس کے باوجود، وہ ہر روز مجھے ڈھونڈتے ہیں، وہ میری راہوں کو جاننے میں خوشی محسوس کرتے ہیں، ایسے لوگوں کے طور پر جو راستبازی کرتے ہیں، اور اپنے خدا کے حکم کو ترک نہیں کرتے ہیں۔" (عیسیٰ 58:1اور 2)۔ یہاں ایک طبقہ جو اپنے آپ کو نیک سمجھتا ہے اور خدا کی خدمت میں بڑی دلچسپی ظاہر کرتا ہے، نمایاں کیا گیا ہے۔ لیکن دلوں کے پرکھنے والے کی سخت اور سخت تنقید ثابت کرتی ہے کہ وہ احکام الٰہی کو پامال کر رہے ہیں۔

اس طرح نبی اس آرڈیننس کی تمیز کرتا ہے جو فراموش کر دیا گیا تھا: "تم نسل در نسل بنیادیں اٹھاؤ گے؛ اور وہ تمہیں شگافوں کو ٹھیک کرنے والا، اور رہنے کے لیے راستوں کو بحال کرنے والا کہیں گے۔ سبت کا دن، اور میرے مقدس دن پر اپنی مرضی پوری کرنے سے، اور اگر آپ سبت کو خوشی کا دن کہتے ہیں، خداوند کا مقدس دن، عزت کے لائق، اور اس کی تعظیم کرتے ہیں، نہ اپنی راہوں پر چلتے ہیں، نہ اپنی مرضی کا دکھاوا کرتے ہیں۔ اور نہ ہی اپنی بات کہو، تب تم اپنے آپ کو خداوند میں خوش کرو گے۔"

Machine Translated by Google

(عیسیٰ ۔(14-58:12یہ پیشینگوئی ہمارے زمانے پر بھی لاگو ہوتی ہے۔ خُدا کے قانون کی خلاف ورزی اُس وقت کی گئی جب سبت کے دن کو رومی طاقت نے تبدیل کر دیا۔ لیکن وہ وقت آ گیا ہے جب خدائی ادارے کو بحال کیا جانا چاہیے۔ اس شگاف کی مرمت کی جانی چاہیے اور کئی نسلوں کے لیے بنیاد رکھی جانی چاہیے۔

خالق کے آرام اور برکت سے مقدس، سبت کا دن آدم نے مقدس عدن میں اپنی معصومیت میں رکھا تھا۔ آدم کی طرف سے اس کے زوال اور توبہ کے بعد، اپنے مبارک گھر سے نکالے جانے کے بعد۔ اس کی حفاظت ہابیل سے لے کر نیک نوح تک اور ابراہیم سے یعقوب تک تمام بزرگوں نے کی۔ لیکن جب خُداوند نے اِسرائیل کو نجات بخشی تو اُس نے اپنی شریعت کی بڑی شان کے ساتھ جمع بھیڑ کے سامنے اعلان کیا، تاکہ وہ اُس کی مرضی جانیں، اور اُس سے ڈریں اور اُس کی فرمانبرداری کریں۔

اس دن سے لے کر آج تک، زمین پر خدا کے قانون کا علم محفوظ ہے، اور چوتھے حکم کا سبت رکھا گیا ہے۔ اگرچہ "گناہ کا آدمی" خدا کے مقدس دن کو پامال کرنے میں کامیاب ہو گیا، تاہم، دجال کی بالادستی کے دور میں بھی، تنہائی میں چھپی ہوئی وفادار روحیں تھیں، جنہوں نے مقدس احکام کی تعظیم کی۔ اصلاح کے بعد سے ہر نسل میں کچھ ایسے ہیں جنہوں نے اس کی پابندی کو برقرار رکھا ہے۔ اگرچہ اکثر الزامات اور ظلم و ستم کے درمیان، خدا کے قانون کے دائمی ہونے اور تخلیق سبت کے مقدس فریضے کی مستقل گواہی دی گئی ہے۔

یہ سچائیاں، جیسا کہ مکاشفہ 14میں بیان کی گئی ہیں، "ابدی خوشخبری" کے سلسلے میں، مسیح کی کلیسیا کو اُس کے ظاہر ہونے کے وقت ممتاز کریں گی۔ کیونکہ تین گنا پیغام کے نتیجے میں یہ اعلان کیا گیا ہے: "یہ وہ ہیں جو خدا کے احکام اور یسوع کے ایمان کو مانتے ہیں۔" اور یہ پیغام رب کے آنے سے پہلے دیا جانے والا آخری پیغام ہے۔ اِس اعلان کے فوراً بعد، ابنِ آدم جلال کے ساتھ آتا ہے اور زمین کی فصل کاٹتا ہے، نبی کو نظر آتا ہے۔

جن لوگوں نے حرمت اور خدا کے قانون کی غیر متغیر ہونے کے بارے میں روشنی حاصل کی وہ خوشی اور جوش سے لبریز ہو گئے جب انہوں نے سچائی کے نظام کی خوبصورتی اور ہم آہنگی کو اپنی سمجھ کے مطابق ظاہر کیا۔ اُن کی خواہش تھی کہ وہ روشنی جو اُن کے لیے بہت قیمتی معلوم ہوتی ہے تمام مسیحیوں تک پہنچ جائے۔ اور وہ صرف یقین کر سکتے تھے کہ وہ خوشی سے قبول کر لی جائے گی۔ لیکن وہ سچائیاں جو اُنہیں دُنیا سے متصادم کر دیں گی اُن بہت سے لوگوں نے قبول نہیں کی جو مسیح کے پیروکار ہونے کا دعویٰ کرتے تھے۔

چوتھے حکم کی اطاعت کے لیے قربانی کی ضرورت تھی، جس کے سامنے زیادہ تر لوگ پیچھے ہٹ گئے۔

جب سبت کے مطالبات پیش کیے گئے تو بہت سے لوگوں نے دنیاوی نقطہ نظر سے استدلال کیا۔ کہنے لگے: "ہم نے ہمیشہ اتوار رکھا ہے، ہمارے باپ دادا نے بھی اسے رکھا ہے، اور بہت سے نیک اور پرہیزگار لوگ اس کو مانتے ہوئے خوشی سے مر گئے، اگر وہ صحیح ہیں تو ہم بھی ہیں۔ دنیا کے ساتھ ہم آہنگی ہو گی اور ہمارا اس پر کوئی اثر نہیں ہو گا۔ ساتویں دن کے محافظوں کا ایک چھوٹا سا گروہ اتوار کو پوری دنیا کے خلاف کیا کر سکتا ہے؟" یہ اسی طرح کے دلائل کے ساتھ تھا کہ یہودیوں نے اپنے مسیح کو مسترد کرنے کا جواز پیش کرنے کی کوشش کی۔ اس کے والدین کو خدا نے قربانی کی پیشکش کر کے قبول کر لیا تھا۔ اور بچے کیوں اسی طرز عمل پر چل کر نجات حاصل نہیں کر سکتے؟ اسی طرح، لوتھر کے زمانے میں، پاپسٹوں نے دلیل دی کہ سچے مسیحی کیتھولک عقیدے میں مر گئے تھے اور اس لیے وہ مذہب نجات کے لیے کافی تھا۔ اس طرح کی استدلال مذہبی عقیدے یا عمل میں تمام ترقی کے خلاف ایک مؤثر رکاوٹ ثابت ہوئی۔

بہت سے لوگوں نے اصرار کیا کہ اتوار کو منانا ایک قائم شدہ نظریہ اور کئی صدیوں سے چرچ کا ایک وسیع رواج رہا ہے۔ اس دلیل کے خلاف یہ دکھایا گیا کہ سبت اور اس کی پابندی پرانی اور زیادہ تھی۔

Machine Translated by Google

پروپیگنڈہ کیا، یہاں تک کہ خود دنیا کی طرح پرانا ہونا، اور خدا اور فرشتوں دونوں کی منظوری کو برداشت کرنا۔ جب زمین کی بنیادیں رکھی گئی تھیں، جب صبح کے ستارے مل کر گاتے تھے، اور خدا کے تمام فرزند خوشی مناتے تھے، تب سبت کے دن کی بنیاد رکھی گئی تھی (ایوب 38:6اور ؛7پیدایش ۔(2:1-3یہ ادارہ ہماری تعظیم کے لائق ہے۔ یہ کسی انسانی اتھارٹی کی طرف سے حکم نہیں دیا گیا تھا، اور انسانی روایات پر مبنی نہیں ہے. یہ ایام قدیم کے ذریعہ قائم کیا گیا تھا اور اس کے ابدی کلام کے ذریعہ مقرر کیا گیا تھا۔

جب لوگوں کی توجہ سبت کے دن کی اصلاح کے موضوع کی طرف مبذول کرائی گئی تو مقبول وزراء نے خدا کے کلام کو بگاڑ دیا، اپنی تشریحات اس طرح پیش کیں کہ پوچھنے والے ذہنوں کو پرسکون کر دیں۔ اور جنہوں نے اپنے لیے صحیفے کو تلاش نہیں کیا وہ ان نتائج کو قبول کر کے مطمئن ہو گئے جو ان کی خواہشات کے مطابق تھے۔ دلائل اور نفاست سے، باپ دادا اور چرچ کے حکام کی روایات سے، بہت سے لوگوں نے سچائی کو ختم کرنے کی کوشش کی ہے۔ بائبل کی سچائی کے محافظوں نے چوتھے حکم کی صداقت کا دفاع کرنے کے لیے مقدس کتاب کی طرف رجوع کیا۔ عاجز آدمیوں نے، جو صرف کلمہ حق سے لیس تھے، ایسے عالموں کے حملوں کا سامنا کیا جنہوں نے حیرت اور غصے کے ساتھ یہ دریافت کیا کہ ان کی فصاحت و بلاغت ان لوگوں کے سادہ اور براہ راست استدلال کے مقابلے میں بے بس تھی جو علمی نزاکتوں سے زیادہ صحیفوں کے ماہر تھے۔ .

ان کے حق میں بائبل کی گواہی کی عدم موجودگی میں، بہت سے لوگوں نے، ناقابل تسخیر ثابت قدمی کے ساتھ، اپنے دلائل پر اصرار کیا، یہ بھول گئے کہ مسیح اور اس کے رسولوں کے خلاف وہی استدلال کس طرح استعمال کیا گیا تھا: "ہمارے نامور آدمی سبت کے اس سوال کو کیوں نہیں سمجھتے؟ آپ کی طرح یقین کریں آپ صحیح نہیں ہو سکتے اور دنیا کے تمام پڑھے لکھے آدمی غلط ہو سکتے ہیں۔

اس طرح کے استدلال کی تردید کے لیے صرف صحیفوں کی تعلیمات اور تمام زمانوں میں اپنے لوگوں کے ساتھ خُداوند کے برتاؤ کی تاریخ کا حوالہ دینا ضروری تھا۔ خُدا اُن لوگوں کے ذریعے کام کرتا ہے جو اُس کی آواز سنتے ہیں اور اُس کی اطاعت کرتے ہیں، اُن کے ذریعے جو اگر ضروری ہو تو ناگوار سچ بولتے ہیں اور مقبول گناہوں کو ملامت کرنے سے نہیں ڈرتے۔ رب کی طرف سے اکثر تعلیم یافتہ اور اعلیٰ مقام رکھنے والے افراد کو اصلاحی تحریکوں کی قیادت کے لیے منتخب نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے عقائد، نظریات اور مذہبی نظاموں پر بھروسہ کرتے ہیں، اور خدا کی طرف سے سکھائے جانے کی ضرورت محسوس نہیں کرتے۔ صرف وہی لوگ جو حکمت کے ماخذ سے ذاتی تعلق رکھتے ہیں کلام کو سمجھنے یا سمجھانے کے قابل ہیں۔ کم علمی تعلیم کے حامل مردوں کو بعض اوقات سچائی کا اعلان کرنے کے لیے بلایا جاتا ہے، اس لیے نہیں کہ وہ ناخواندہ ہیں، بلکہ اس لیے کہ وہ خدا کی طرف سے سکھائے جانے کے لیے خود کفیل نہیں ہیں۔ وہ مسیح کے اسکول میں سیکھتے ہیں اور ان کی عاجزی اور فرمانبرداری انہیں عظیم بناتی ہے۔ انہیں اپنی سچائی کا علم سونپ کر خدا انہیں ایک ایسا اعزاز عطا کرتا ہے جس کے مقابلے میں زمینی شان و شوکت اور انسانی عظمتیں بے قدری میں ڈوب جاتی ہیں۔

زیادہ تر ایڈونٹسٹوں نے خدا کے مقدس مقام اور قانون سے متعلق سچائیوں کو مسترد کر دیا، اور بہت سے لوگوں نے ایڈونٹسٹ تحریک میں اپنے ایمان کو بھی ترک کر دیا، اس کام پر لاگو ہونے والی پیشین گوئیوں کے بارے میں غلط اور متضاد خیالات اپنائے۔
بعض کو مسیح کی آمد کے لیے بار بار ایک خاص وقت طے کرنے کی غلطی کی طرف لے جایا گیا ہے۔ اب حرمت کے معاملے سے چمکنے والی روشنی نے انہیں دکھایا ہو گا کہ کوئی بھی نبوت کا دور دوسری آمد تک نہیں بڑھتا۔ کہ اس واقعہ کے صحیح وقت کی پیش گوئی نہیں کی گئی ہے۔ لیکن، روشنی سے منہ موڑ کر، وہ بار بار رب کے آنے کے وقت کو نشان زد کرتے رہے، اور اکثر مایوس ہوتے رہے۔

جب تھیسالونیکا کی کلیسیا نے مسیح کی آمد کے بارے میں بے بنیاد خیالات سنے تو پولس رسول نے انہیں مشورہ دیا کہ وہ خدا کے کلام سے اپنی امیدوں اور توقعات کو احتیاط سے جانچیں۔ اس نے ان پیشین گوئیوں کا حوالہ دیا جنہوں نے مسیح کے آنے سے پہلے ہونے والے واقعات کو ظاہر کیا اور انہیں دکھایا کہ ان کے پاس اپنے دنوں میں خداوند کا انتظار کرنے کی کوئی بنیاد نہیں ہے۔ "کوئی بھی آپ کو کسی بھی طرح سے دھوکہ نہ دے" II)تھیس.

Machine Translated by Google

(2:3اس کے انتباہ کے الفاظ ہیں۔ اگر وہ ان توقعات پر پورا اترتے ہیں جن کی صحیفہ کی طرف سے منظوری نہیں دی گئی ہے تو انہیں غلط کارروائی کی طرف لے جایا جائے گا۔ مایوسی انہیں کافروں کے طعنوں سے دوچار کر دے گی اور وہ اپنی نجات کے لیے ضروری سچائیوں پر شک کرنے کے لالچ میں، حوصلہ شکنی کا شکار ہو جائیں گے۔ تھسلنیکیوں کو رسول کی نصیحت آخری دنوں میں رہنے والوں کے لیے ایک اہم سبق پر مشتمل ہے۔ بہت سے ایڈونٹسٹس نے محسوس کیا ہے کہ جب تک وہ خُداوند کے آنے کے لیے ایک مقررہ وقت پر اپنے ایمان کو ٹھیک نہیں کر سکتے، وہ تیاری کے کام میں جوش اور مستعد نہیں ہو سکتے۔ لیکن چونکہ ان کی امیدیں بار بار صرف تباہ ہونے کے لیے پرجوش رہتی ہیں، اس لیے ان کے ایمان کو ایسا جھٹکا لگتا ہے کہ ان کے لیے نبوت کی عظیم سچائیوں سے متاثر ہونا تقریباً ناممکن ہو جاتا ہے۔

فیصلے کے لیے ایک متعین وقت کی تبلیغ، پہلے پیغام کے اعلان میں، خدا کی طرف سے حکم دیا گیا تھا۔ ان پیشن گوئی کے ادوار کا حساب کتاب جن پر یہ پیغام مبنی تھا، 1844کے خزاں میں 2,300دنوں کے اختتام پر، بلا روک ٹوک رہتا ہے۔ عہد نبوی کے آغاز اور اختتام کے لیے نئی تاریخیں تلاش کرنے کی بار بار کی جانے والی کوششوں اور اس طرح کے عہدوں کی حمایت کے لیے ضروری غلط استدلال نے نہ صرف ذہنوں کو موجودہ سچائی سے ہٹا دیا ہے، بلکہ پیشین گوئیوں کی وضاحت کی تمام کوششوں پر حقارت کا اظہار کیا ہے۔ دوسری آمد کے لیے جتنی زیادہ کثرت سے ایک خاص وقت مقرر کیا جاتا ہے اور اسے جتنا وسیع پیمانے پر سکھایا جاتا ہے، اتنا ہی بہتر یہ شیطان کے مقاصد کو پورا کرتا ہے۔ وقت گزرنے کے بعد، وہ اپنے محافظوں کے لیے تضحیک اور حقارت کو ہوا دیتا ہے، اور اس طرح 1843اور 1844کی عظیم ایڈونسٹ تحریک کو بدنام کرتا ہے۔ . اس طرح وہ ایک جھوٹی حفاظت میں آرام کی طرف لے جائیں گے اور جب تک بہت دیر نہ ہو جائے جھوٹ کا پتہ نہیں چل سکے گا۔

قدیم اسرائیل کی تاریخ Adventistsکے گروپ کے ماضی کے تجربے کی ایک شاندار مثال ہے۔ خدا نے ایڈونٹسٹ تحریک میں اپنے لوگوں کی رہنمائی کی، جس طرح اس نے بنی اسرائیل کو مصر سے نکالا۔ بڑی مایوسی میں اُس کے ایمان کا بحیرہ احمر پر عبرانیوں کی طرح امتحان لیا گیا۔ اگر وہ اب بھی اس رہنما ہاتھ پر بھروسہ رکھتے جو ان کے سابق تجربے میں ان کے ساتھ تھا، تو وہ خدا کی نجات کو دیکھ چکے ہوتے۔ اگر 1844میں کام کرنے والے تمام لوگوں نے تیسرے فرشتے کے پیغام کو روح القدس کی طاقت میں قبول کیا اور اس کا اعلان کیا، تو خداوند ان کی کوششوں کے ذریعے طاقت سے کام کرتا۔ دنیا پر روشنی کا سیلاب بہایا جاتا۔ زمین کے باسیوں کو برسوں پہلے خبردار کر دیا گیا ہوتا، بندش کا کام مکمل ہو چکا ہوتا اور مسیح اپنے لوگوں کی نجات کے لیے تشریف لا چکے ہوتے۔

اسرائیل کے لیے یہ خدا کی مرضی نہیں تھی کہ وہ بیابان میں چالیس سال تک بھٹکتے رہیں۔
اس کی خواہش تھی کہ وہ انہیں براہ راست کنعان کی سرزمین پر لے جائے اور وہاں انہیں ایک مقدس اور خوش حال لوگوں کے طور پر قائم کرے۔ لیکن "وہ اپنے بے اعتقادی کی وجہ سے داخل نہ ہو سکے" (عبرانی۔
۔(3:19اپنی عجلت اور ارتداد کی وجہ سے وہ بیابان میں ہلاک ہو گئے، اور دوسروں کو موعودہ ملک میں داخل ہونے کے لیے اٹھایا گیا۔ اسی طرح، یہ خدا کی مرضی نہیں تھی کہ مسیح کی آمد میں اتنی تاخیر ہو، اور اس کے لوگ گناہ اور غم کی اس دنیا میں اتنے سال رہیں۔ لیکن کفر نے انہیں خدا سے جدا کر دیا۔ گویا وہ کام کرنے سے انکار کر دیا جس کی اس نے ان کی طرف اشارہ کیا تھا، دوسرے لوگ پیغام سنانے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ دنیا پر رحم کرتے ہوئے، یسوع اپنے آنے میں تاخیر کرتا ہے تاکہ گنہگاروں کو انتباہ سننے اور خُدا کا غضب نازل ہونے سے پہلے اُس میں پناہ حاصل کرنے کا موقع ملے۔

ماضی کے زمانے کی طرح آج بھی ایک ایسی سچائی کی پیشکش جو زمانے کے گناہوں اور غلطیوں کی تلقین کرتی ہے مخالفت کو جنم دے گی۔ "جو کوئی برائی کرتا ہے وہ روشنی سے نفرت کرتا ہے، اور روشنی کی طرف نہیں آتا، ورنہ اس کے اعمال کی ملامت ہو جائے گی۔" (یوحنا ۔(3:20
جب مرد دیکھتے ہیں کہ وہ صحیفوں کے مطابق اپنی حیثیت برقرار نہیں رکھ سکتے، بہت سے

Machine Translated by Google

وہ اسے تمام خطرات میں برقرار رکھنے کا عزم کرتے ہیں، اور ایک بدنیتی کے ساتھ وہ ان لوگوں کے کردار اور مقاصد پر حملہ کرتے ہیں جو غیر مقبول سچائی کے دفاع میں کھڑے ہوتے ہیں۔ یہ وہی پالیسی ہے جس پر ہر دور میں عمل کیا جاتا رہا ہے۔ ایلیاہ کو اسرائیل کا پریشان کن قرار دیا گیا، یرمیاہ پر غدار، پال پر بیت المقدس کی بے حرمتی کا الزام لگایا گیا۔ اُن دنوں سے لے کر آج تک، جو لوگ سچائی کے ساتھ وفادار رہنا چاہتے ہیں، اُن کو فتنہ پرور، بدعتی، یا فرقہ پرست قرار دیا جاتا رہا ہے۔ وہ بھیڑ جو پیشن گوئی کے یقینی کلام کو قبول کرنے کے لئے بہت زیادہ بے اعتقاد ہیں، بلا شبہ اعتقاد کے ساتھ ان لوگوں کے خلاف الزام وصول کریں گے جو جدید گناہوں کو ملامت کرنے کی جرات کرتے ہیں۔ یہ مزاج مزید بڑھے گا۔ اور بائبل واضح طور پر سکھاتی ہے کہ ایک وقت قریب آ رہا ہے جب ریاست کے قوانین خدا کے قانون سے اس قدر متصادم ہوں گے کہ جو کوئی خدا کے تمام احکام کی تعمیل کرنا چاہے گا اسے بدکردار کے طور پر سرزنش اور سزا کا سامنا کرنا پڑے گا۔

اس کے پیش نظر رسولِ حق کا کیا فرض ہے؟ کیا وہ یہ نتیجہ اخذ کرے گا کہ سچائی کو پیش نہیں کیا جانا چاہئے، کیونکہ اکثر مواقع پر اس کا واحد نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ آدمی اس کے مطالبات سے بچ جائیں یا مزاحمت کریں؟ نہیں؛ اس کے پاس خدا کے کلام کی گواہی کو روکنے کی کوئی بڑی وجہ نہیں ہے کیونکہ یہ مخالفت کو جنم دیتا ہے، جتنا کہ ابتدائی مصلحین کے پاس تھا۔ اولیاء اور شہداء کے ایمان کا اعتراف بعد کی نسلوں کے فائدے کے لیے ریکارڈ کیا گیا۔ پاکیزگی اور ثابت قدمی کی وہ زندہ مثالیں ہمارے پاس اتری ہیں تاکہ ہم ان لوگوں میں ہمت پیدا کریں جنہیں آج خدا کے گواہ کے طور پر کھڑے ہونے کے لیے بلایا جاتا ہے۔

انہوں نے فضل اور سچائی حاصل کی، صرف اپنے لیے نہیں، بلکہ اس لیے کہ ان کے ذریعے سے خدا کا علم زمین کو روشن کرے۔ کیا خدا نے اس نسل میں اپنے بندوں پر روشنی ڈالی ہے؟ اس لیے انہیں چاہیے کہ وہ اسے دنیا کے سامنے روشن کریں۔

قدیم زمانے میں خداوند نے اپنے نام سے بولنے والے کو اعلان کیا: "اسرائیل کا گھرانہ تمہاری نہیں سنے گا، کیونکہ وہ میری نہیں سنیں گے۔" پھر بھی اُس نے کہا، "تم اُن کو میری باتیں بتاؤ گے، چاہے وہ سنیں یا نہ سُنیں۔" .Ezek)

۔(2:7 ؛3:7خدا کے بندے کو، اس وقت، حکم سے خطاب کیا جاتا ہے: "اپنی آواز نرسنگا کی طرح بلند کرو اور میرے لوگوں کو ان کی خطا اور یعقوب کے گھرانے کو ان کے گناہوں کا اعلان کرو۔"
جہاں تک اس کے مواقع اجازت دیتے ہیں، ہر وہ شخص جس نے سچائی کی روشنی حاصل کی ہے اسی سنگین اور خوفناک ذمہ داری کے تحت ہے جو اسرائیل کے نبی کی تھی، جس پر خداوند کا کلام آیا، "لہذا، اے فرزند، تیرے پاس۔ اے آدمی، میں نے اسرائیل کے گھرانے پر ایک نگہبان مقرر کیا ہے، اس لیے تو میرے منہ سے کلام سُن کر اُن کو مجھ سے سنا دے گا۔ بدکار کو اُس کی راہ سے ہٹانے کے لیے بات نہ کرنا، وہ شریر اپنی بدکرداری میں مر جائے گا، لیکن مَیں اُس کے خون کا تیرے ہاتھ سے مطالبہ کروں گا۔ اور وہ اپنی راہ سے باز نہیں آئے گا، وہ اپنی بدکرداری میں مر جائے گا، لیکن تو نے اپنی جان کو بچایا ہے۔" (حزقی ۔(33:7-9

سچائی کی قبولیت اور اعلان دونوں میں سب سے بڑی رکاوٹ یہ ہے کہ اس میں تکلیف اور شرمندگی شامل ہے۔ حق کے خلاف یہ واحد دلیل ہے جس کی تردید اس کے محافظ کبھی نہیں کر سکے۔ لیکن یہ مسیح کے حقیقی پیروکاروں کو متزلزل نہیں کرتا۔ یہ سچائی کے مقبول ہونے کا انتظار نہیں کرتے۔ اپنے فرض کے قائل ہونے کی وجہ سے، وہ جان بوجھ کر صلیب کو قبول کرتے ہیں، پولس رسول کے ساتھ ہم آہنگی میں غور کرتے ہوئے، کہ "ہماری ہلکی اور لمحاتی مصیبت ہمارے لیے بہت زیادہ اور ابدی جلال پیدا کرتی ہے" ، " "،(II Cor. 4:17)قدیم میں سے ایک کے طور پر، "مسیح کی ملامت مصر کے خزانوں سے زیادہ دولت ہے" (عبرانیوں ۔(11:26

ان کا پیشہ کوئی بھی ہو، صرف وہی لوگ جو اپنے دل میں دنیا کے خادم ہیں، مذہبی معاملات میں اصول کی بجائے سیاست پر عمل کرتے ہیں۔ ہمیں حق کا انتخاب کرنا چاہیے کیونکہ یہ صحیح ہے، اور نتائج خدا پر چھوڑ دیں۔ اصولوں، ایمان اور دلیری کے حامل انسانوں کی دنیا عظیم کی مقروض ہے۔

Machine Translated by Google

اصلاحات ایسے آدمیوں کے ذریعے اس وقت کی اصلاح کا کام آگے بڑھانا چاہیے۔

خُداوند یوں فرماتا ہے: ”میری سنو، جو راستبازی کو جانتے ہو، اے لوگو، جن میں
میرا قانون دل میں ہے: آدمیوں کی ملامت سے مت ڈرو، نہ ان کی توہین سے پریشان ہو، کیونکہ کیڑا تمہیں کپڑے کی طرح
کھا جائے گا، اور کیڑا تمہیں اون کی طرح کھا جائے گا۔ لیکن میری صداقت ابد تک قائم رہے گی، اور میری نجات نسل در
نسل رہے گی۔" (یسعیاہ 51:7اور 8)۔

Machine Translated by Google

باب 27

جدید احیا

جہاں کہیں بھی خدا کے کلام کی وفاداری کے ساتھ تبلیغ کی گئی ہے، نتائج نے اس کی الٰہی اصل کی تصدیق کی ہے۔ خدا کی روح اپنے بندوں کے پیغام کے ساتھ آئی اور کلام کا اعلان طاقت کے ساتھ ہوا۔ گنہگاروں نے اپنے ضمیر کو جاگتے ہوئے محسوس کیا۔ "روشنی جو دنیا میں آنے والے ہر انسان کو روشن کرتی ہے" نے ان کی روحوں کے خفیہ خانوں کو واضح کیا اور اندھیرے کی چھپی ہوئی چیزوں کو ظاہر کر دیا گیا۔ گہرے یقین نے ان کے دل و دماغ پر قبضہ کر لیا۔ وہ گناہ، راستبازی اور آنے والے فیصلے کے قائل تھے۔ وہ یہوواہ کے انصاف کے احساس کے حامل تھے اور دلوں کے تلاش کرنے والے کے سامنے اپنے جرم اور ناپاکی میں ظاہر ہونے کی دہشت کو محسوس کرتے تھے۔ غصے میں وہ پکار اٹھے: "کون مجھے اس موت کے جسم سے چھڑائے گا؟" جیسا کہ کلوری کی صلیب، انسانوں کے گناہوں کے لیے اس کی لامحدود قربانی کے ساتھ، نازل ہوئی، انہوں نے دیکھا کہ مسیح کی خوبیوں کے علاوہ کچھ بھی ان کے گناہوں کا کفارہ دینے کے لیے کافی نہیں ہوگا۔ یہ اکیلے ہی انسان کو خدا کے ساتھ ملا سکتے ہیں۔ ایمان اور عاجزی کے ساتھ، انہوں نے خدا کے برّہ کو قبول کیا جو دنیا کے گناہوں کو لے جاتا ہے۔ یسوع کے خون کے ذریعے اُنہیں "پچھلے تمام گناہوں کی معافی" ملی۔

روحوں نے توبہ کے لائق پھل پیدا کئے۔ وہ ایمان لائے اور بپتسمہ لیا اور زندگی کی نئی زندگی میں چلنے کے لیے جی اٹھے —مسیح یسوع میں نئی مخلوق۔ اپنی سابقہ خواہشات کے مطابق نہیں بلکہ خُدا کے بیٹے پر ایمان لے کر، اُس کے نقشِ قدم پر چلیں، اُس کے کردار کی عکاسی کریں اور اپنے آپ کو بالکل اسی طرح پاک کریں جیسے وہ پاک ہے۔ جن چیزوں سے وہ کبھی نفرت کرتے تھے، اب وہ پیار کرتے تھے۔ اور وہ چیزیں جن سے وہ کبھی پیار کرتے تھے، اب نفرت کرتے ہیں۔ مغرور اور متکبر دل میں حلیم اور عاجز ہو گئے۔ بیکار اور مغرور سنجیدہ اور معمولی ہو گیا۔ ناپاک تعظیم ہو گیا، شرابی ہوشیار ہو گیا، اور ناپاک پاک ہو گیا۔ دنیا کے فضول فیشن کو ایک طرف رکھ دیا گیا۔ عیسائیوں نے "بیرونی چیز کی تلاش نہیں کی، جیسے جھرجھری دار بال، سونے کے زیورات، لباس؛ لیکن یہ دل کا باطنی آدمی ہو، نرم اور پرسکون روح کے لافانی لباس کے ساتھ متحد ہو، جو خُدا کے نزدیک بہت قیمتی ہے" 1)پطرس 3:3اور ۔(4

حیات نو نے گہری دل کی تلاش اور عاجزی پیدا کی۔ وہ مسیح کے خون کے حصول کے لیے نرم ہمدردی کے ذریعے گنہگار کے لیے پختہ اور پُرجوش اپیلوں کی خصوصیت رکھتے تھے۔ مردوں اور عورتوں نے روحوں کی نجات کے لیے خدا کے ساتھ دعا کی اور جنگ کی۔ ایسی بیداریوں کے ثمرات ان روحوں میں دیکھے گئے جو خود انکاری اور قربانی سے نہیں ہٹے بلکہ مسیح کی خاطر شرمندگی اور آزمائشوں کو جھیلنے کے لائق پائے جانے پر خوش ہوئے۔ مردوں نے یسوع کے نام کا دعویٰ کرنے والوں کی زندگیوں میں تبدیلی پر غور کیا۔ کمیونٹی نے اس کے اثر و رسوخ سے فائدہ اٹھایا۔ وہ مسیح کے ساتھ جمع ہوئے اور ابدی زندگی کی فصل کاٹنے کے لیے روح میں بویا۔

ان میں سے یہ کہا جا سکتا ہے: "آپ کو توبہ کرنے سے دکھ ہوا... کیونکہ خدائی غم نجات کے لیے توبہ پیدا کرتا ہے، جو کسی کو غم نہیں لاتا؛ لیکن دنیا کا غم موت پیدا کرتا ہے۔ کیونکہ اس نے تم میں کتنی فکر پیدا کی جو خدا کے مطابق غمگین تھے! کیا دفاع، کیا غصہ، کیا خوف، کیا تمنا، کیا جوش، کیا انتقام! ان تمام ثبوتوں میں آپ اس معاملے میں بے قصور ہیں۔ ۔(II Cor. 7:9-11)

یہ خدا کی روح کے کام کا نتیجہ ہے۔ حقیقی توبہ کا کوئی ثبوت نہیں ہے جب تک کہ وہ اصلاح کا کام نہ کرے۔ اگر گنہگار اپنے عہد کو واپس کرتا ہے، جو اس نے چوری کیا ہے اسے واپس کرتا ہے، اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہے، اور خدا اور اس کے ساتھی مردوں سے محبت کرتا ہے، کیا وہ

Machine Translated by Google

یقین رکھو کہ آپ کو خدا کے ساتھ امن مل گیا ہے۔ مذہبی بیداری کے بعد کے ابتدائی سالوں میں اس طرح کے اثرات تھے۔ ان کے پھلوں کے حساب سے، وہ انسانوں کی نجات اور انسانیت کی ترقی میں خدا کی نعمت کے طور پر جانے جاتے تھے۔

لیکن بہت سے جدید احیاء نے الٰہی فضل کے ان مظاہر کے ساتھ واضح تضاد پیش کیا ہے جو ابتدائی دنوں میں خدا کے بندوں کی محنت میں شریک ہوتے تھے۔ یہ سچ ہے کہ ایک وسیع دلچسپی پیدا ہوتی ہے، بہت سے لوگ مذہب کی تبدیلی کا دعویٰ کرتے ہیں اور گرجا گھروں میں بڑی تعداد میں ٹرن آؤٹ ہوتا ہے۔ تاہم، نتائج اس بات کی ضمانت نہیں دیتے کہ روحانی زندگی میں ایک متعلقہ اور حقیقی دلچسپی تھی۔ جو روشنی تھوڑی دیر کے لیے جلتی ہے وہ جلد ہی ختم ہو جاتی ہے اور اندھیرا پہلے سے زیادہ گھنا ہو جاتا ہے۔

مقبول احیاء اکثر تخیل کی اپیل، جذبات کے جوش اور اس کی محبت کی تسکین کے ذریعے لایا جاتا ہے جو نئی اور حیران کن ہے۔ اس طرح تبدیل ہونے والوں کو بائبل کی سچائی سننے کی بہت کم خواہش ہوتی ہے، نبیوں اور رسولوں کی گواہی میں بہت کم دلچسپی ہوتی ہے۔ جب تک دینی خدمت میں کوئی سنسنی خیز کردار نہ ہو، اس میں ان کے لیے کوئی کشش نہیں ہے۔ وہ پیغام جو بے حسی کی وجہ سے اپیل کرتا ہے کوئی جواب نہیں دیتا۔ خدا کے کلام کی واضح انتباہات اس کے ابدی مفادات کے بارے میں نہیں ہیں۔

سنا

ہر حقیقی طور پر تبدیل ہونے والی روح کے لیے، خدا کے ساتھ اور ابدی چیزوں کے ساتھ تعلق زندگی کا عظیم موضوع ہوگا۔ لیکن، ہمارے زمانے کے مقبول گرجا گھروں میں، خدا کے لیے تقدیس کی روح کہاں ہے؟ مذہب تبدیل کرنے والے دنیا کے لیے اپنے فخر اور محبت کو ترک نہیں کرتے۔ وہ خود سے انکار کرنے، اپنی صلیب اٹھانے، اور حلیم اور عاجز یسوع کی پیروی کرنے کو تیار نہیں ہیں، جیسا کہ وہ اپنی تبدیلی سے پہلے تھے۔ مذہب کافروں اور شکوک و شبہات کا کھیل بن گیا ہے کیونکہ اس کا نام لینے والے بہت سے لوگ اس کے اصولوں سے ناواقف ہیں۔ بہت سے گرجا گھروں سے خدا پرستی کی طاقت تقریباً ختم ہو چکی ہے۔ گرجا گھروں میں پکنک، تھیٹر اور نمائشوں، خوبصورت گھروں، ذاتی نمائشوں نے ہمارے خیالات کو خدا سے دور کر دیا ہے۔ زمینیں اور جائیدادیں اور دنیاوی پیشے ذہن کو مسحور کرتے ہیں، اور دائمی دلچسپی کی چیزیں مشکل سے ہی لمحہ بہ لمحہ توجہ حاصل کرتی ہیں۔

ایمان اور تقویٰ میں بڑے پیمانے پر کمی کے باوجود، ان گرجا گھروں میں مسیح کے سچے پیروکار موجود ہیں۔ زمین پر الٰہی فیصلوں کے آخری دورے سے پہلے رب کے لوگوں کے درمیان قدیم تقویٰ کا ایسا احیاء ہو گا جیسا کہ رسول کے زمانے سے کبھی نہیں دیکھا گیا تھا۔ خُدا کی روح اور قدرت اُس کے بچوں پر اُنڈیل دی جائے گی۔ اس وقت، بہت سے لوگ اپنے آپ کو ان گرجا گھروں سے الگ کر لیں گے جن میں اس دنیا کی محبت نے خدا اور اس کے کلام کی محبت کو جگہ دی ہے۔ بہت سے، وزیر اور لوگ دونوں، خوشی سے ان عظیم سچائیوں کو قبول کریں گے جن کا خدا نے اپنے وقت میں اعلان کرنے کا فیصلہ کیا ہے، تاکہ لوگوں کو خداوند کی دوسری آمد کے لیے تیار کیا جا سکے۔ جانوں کا دشمن اس کام میں رکاوٹ ڈالنا چاہتا ہے۔ اور، اس طرح کی تحریک کے وقت سے پہلے، وہ جعلی کو متعارف کروا کر اسے روکنے کی کوشش کرے گا۔ گرجا گھروں میں وہ اپنی دھوکہ دہی کی طاقت کے تحت لا سکتا ہے، وہ اسے ظاہر کرے گا جیسے ایک بہت ہی خاص نعمت نازل ہو رہی ہے؛ بہت سے لوگ جو سوچتے ہیں کہ ایک عظیم مذہبی دلچسپی ہوگی. لوگ خوشی منائیں گے کیونکہ خُدا اُن کے لیے عجائبات کر رہا ہے، جب کام دوسری روح کا ہے۔ مذہبی چھلاورن کے تحت شیطان مسیحی دنیا پر اپنا اثر و رسوخ بڑھانے کی کوشش کرے گا۔

پچھلی نصف صدی کے دوران رونما ہونے والے بہت سے احیاء میں وہی اثرات کام کر رہے ہیں، زیادہ یا کم حد تک، جو مستقبل میں بڑی تحریکوں میں ظاہر ہوں گے۔ جذباتی جوش و خروش ہے، سچ اور جھوٹ کا مرکب، جو دھوکہ دینے کے لیے موزوں ہے۔ تاہم، کسی کو بھی دھوکہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ خدا کے کلام کی روشنی میں ان تحریکوں کی نوعیت کا تعین کرنا مشکل نہیں ہے۔ جب بھی مرد گواہی کو نظرانداز کرتے ہیں۔

Machine Translated by Google

بائبل، ان واضح اور ثابت شدہ سچائیوں سے رجوع کرتے ہوئے جو خود انکار اور دنیا سے دستبردار ہونے کا مطالبہ کرتی ہیں، ہم یقین کر سکتے ہیں کہ وہاں خدا کی نعمت نہیں دی گئی تھی۔ اور اس اصول سے جو مسیح نے خود دیا تھا، ''ان کے پھلوں سے تم انہیں پہچانو گے'' (متی ،(7:16یہ ظاہر ہے کہ یہ حرکتیں خدا کی روح کا کام نہیں ہیں۔

اپنے کلام کی سچائیوں میں، خُدا نے انسانوں کو اپنی ذات کی وحی عطا کی ہے، اور جو بھی اُن کو قبول کرتے ہیں، وہ شیطان کے فریب کے خلاف ایک ڈھال ہیں۔ ان سچائیوں کی غفلت نے ہی ان برائیوں کے دروازے کھول دیے ہیں جو اب مذہبی دنیا میں بہت پھیلی ہوئی ہیں۔ خدا کے قانون کی نوعیت اور اہمیت بڑی حد تک نظروں سے اوجھل ہو گئی ہے۔ خدائی قانون کے کردار، دائمی اور واجبی نوعیت کے غلط تصور نے تبدیلی اور تقدیس کے سلسلے میں غلطیاں پیدا کی ہیں، اور اس کے نتیجے میں چرچ میں تقویٰ کے معیار کو گرا دیا ہے۔

یہ ہمارے زمانے کے احیاء میں روح کی کمی اور خدا کی طاقت کا راز ہے۔

مختلف فرقوں میں ایسے مرد ہیں جو ان کی تقویٰ کے لیے قابل ذکر ہیں اور جن کے ذریعے اس حقیقت کو تسلیم کیا جاتا ہے اور ان کی مذمت کی جاتی ہے۔ پروفیسر ایڈورڈ پارک، آج کے مذہبی خطرات کو پیش کرتے ہوئے، مناسب طور پر کہتا ہے: "خطرے کا ایک ذریعہ خدائی قانون کو نافذ کرنے کے لیے منبر کو نظر انداز کرنا ہے۔ ابتدائی دور میں منبر ضمیر کی آواز کی گونج تھا...
ہمارے سب سے نامور مبلغین نے اپنے آقا کی مثال کی پیروی کرتے ہوئے اور قانون، اس کے احکام اور دھمکیوں کو فوقیت دیتے ہوئے اپنی تقریروں کو زبردست عظمت بخشی۔ انہوں نے دو عظیم مادوں کو دہرایا کہ قانون الہٰی کمالات کی نقل ہے، اور یہ کہ جو آدمی قانون سے محبت نہیں کرتا وہ انجیل سے محبت نہیں کرتا، کیونکہ قانون اور انجیل دونوں ہی خدا کے حقیقی کردار کی عکاسی کرنے والا آئینہ ہیں۔ یہ خطرہ ایک اور طرف لے جاتا ہے، وہ ہے گناہ کی شرارت، اس کی شدت اور خرابی کو کم کرنے کا۔

حکم کے عدل کے تناسب سے اس کی نافرمانی ناانصافی ہے۔"
"خطرات سے متعلق جن کا پہلے ہی ذکر کیا گیا ہے وہ خدا کے انصاف کو کم کرنا ہے۔
جدید منبر کا رجحان یہ ہے کہ خدائی عدل کو خدائی احسان سے الگ کر دیا جائے، اسے کسی اصول پر بلند کرنے کے بجائے اسے احساس میں ڈوبا جائے۔ نیا تھیولوجیکل پرزم اس چیز کو الگ کرتا ہے جسے خدا نے جوڑا ہے۔ کیا خدائی قانون اچھا ہے یا برا؟ یہ ایک اچھی بات ہے۔
لہذا انصاف اچھا ہے، کیونکہ یہ قانون کی تعمیل پر آمادگی ہے۔ خدائی قانون اور انصاف کو کم کرنے کی عادت اور انسانی نافرمانی کے دائرہ اور خرابی سے، مرد آسانی سے اس فضل کو کم کرنے کی عادت میں پھسل جاتے ہیں جو گناہ کا کفارہ فراہم کرتا ہے۔" اس طرح خوشخبری مردوں کے ذہنوں میں اپنی اہمیت اور اہمیت کھو دیتی ہے، جو جلد ہی خود کو عملی طور پر بائبل کو ایک طرف رکھنے کے لیے تیار پاتے ہیں۔

مذہب کے بہت سے پروفیسر اس بات پر زور دیتے ہیں کہ مسیح نے اپنی موت سے اس قانون کو ختم کر دیا، اور لوگ اب اس کے دعووں سے آزاد ہیں۔ کچھ ایسے بھی ہیں جو اسے ایک تباہ کن جوئے کے طور پر پیش کرتے ہیں، اور، قانون کی غلامی کے برعکس، خوشخبری کے تحت حاصل ہونے والی آزادی کو پیش کرتے ہیں۔

لیکن انبیاء اور رسولوں نے خدا کے مقدس قانون کے حوالے سے ایسا نہیں کیا۔
داؤد نے کہا، "میں آزادی سے چلوں گا، کیونکہ میں نے تیرے احکام کی تلاش کی ہے۔" (زبور (119:45جیمز رسول، جس نے مسیح کی موت کے بعد لکھا، ڈیکالاگ کو "شاہی قانون" اور "آزادی کا کامل قانون" (جیمز (1:25 ؛2:8سے تعبیر کرتا ہے۔ اور مکاشفہ، مصلوبیت کے نصف صدی بعد، اُن لوگوں پر ایک برکت کا اعلان کرتا ہے جو "اُس کے احکام پر عمل کرتے ہیں، تاکہ وہ زندگی کے درخت میں طاقت حاصل کر سکیں اور دروازے سے شہر میں داخل ہو سکیں" .Apoc)

-22:14نظر ثانی شدہ اور درست امریکی ورژن)۔
یہ دعویٰ کہ مسیح نے اپنی موت سے اپنے باپ کی شریعت کو ختم کر دیا، بے بنیاد ہے۔ اگر قانون میں تبدیلی یا منسوخی ممکن ہوتی، تو مسیح کو انسان کو گناہ کی سزا سے بچانے کے لیے مرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ مسیح کی موت، قانون کو ختم کرنے سے بہت دور، ثابت ہوا کہ یہ ناقابل تغیر ہے۔ خُدا کا بیٹا "شریعت کی بڑائی اور اُسے جلال دینے کے لیے آیا" (یسعیٰ ۔(42:21اس نے کہا، "یہ مت سمجھو کہ میں شریعت یا انبیاء کو ختم کرنے آیا ہوں..."، "جب تک آسمان و زمین ٹل نہ جائیں، ایک حرف یا ایک لقمہ بھی نہیں

Machine Translated by Google

یہ کبھی بھی قانون سے باہر نہیں جائے گا" (متی 5:17اور ۔(18اور اپنے بارے میں وہ اعلان کرتا ہے: "اے میرے خدا، تیری مرضی پوری کرنا مجھے پسند ہے۔ میرے دل میں تیرا قانون ہے۔" (زبور (40:8
خدا کا قانون، اپنی فطرت کے اعتبار سے، ناقابل تغیر ہے۔ یہ اس کے مصنف کی مرضی اور کردار کا انکشاف ہے۔
خدا محبت ہے اور اس کا قانون محبت ہے۔ اس کے دو عظیم اصول ہیں خدا سے محبت اور انسان سے محبت۔ "قانون کی پیروی ہی محبت ہے۔" (روم۔
۔(13:10خدا کا کردار انصاف اور سچائی ہے۔ یہ اس کے قانون کی فطرت ہے۔ زبور نویس کہتا ہے: "تیری شریعت بذات خود سچائی ہے... تیرے تمام احکام راستبازی ہیں۔ (نمک۔
۔(172 ،119:142اور پولس رسول اعلان کرتا ہے: "شریعت مقدس ہے۔ اور حکم، مقدس، اور عادل، اور اچھا۔" (رومیوں
۔(7:12قانون، دماغ اور خدا کی مرضی کا اظہار ہونے کے ناطے، اس کے مصنف کی طرح دیرپا ہونا چاہیے۔

یہ تبدیلی اور تقدیس کا کام ہے تاکہ انسانوں کو خُدا کے ساتھ ملایا جائے، اُنہیں اُس کے قانون کے اصولوں کے ساتھ ہم آہنگ کیا جائے۔ انسان کو ابتدا میں، خُدا کی صورت میں پیدا کیا گیا تھا۔ وہ خدا کی فطرت اور قانون کے ساتھ کامل ہم آہنگی میں تھا۔ انصاف کے اصول اس کے دل میں لکھے ہوئے تھے۔ لیکن گناہ نے اسے اپنے خالق سے الگ کر دیا۔ اس نے اب خدائی تصویر کی عکاسی نہیں کی۔ اس کا دل خدا کے قانون کے اصولوں کے خلاف جنگ میں چلا گیا۔ "جسمانی دماغ خدا کے خلاف دشمنی ہے، کیونکہ یہ خدا کے قانون کے تابع نہیں ہے، اور نہ ہی یہ ہوسکتا ہے۔" (رومیوں (8:7لیکن، "خُدا نے دنیا سے ایسی محبت کی کہ اُس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخش دیا" تاکہ انسان کا خُدا کے ساتھ میل ملاپ ہو۔ مسیح کی خوبیوں کے ذریعے وہ اپنے خالق کے ساتھ ہم آہنگی میں بحال ہو سکتا ہے۔ آپ کے دل کو الہی فضل سے تجدید کرنے کی ضرورت ہے۔ اسے اوپر سے نئی زندگی کی ضرورت ہے۔ یہ تبدیلی نیا جنم ہے، جس کے بغیر، یسوع کہتے ہیں، "وہ

خدا کی بادشاہی کو نہیں دیکھ سکتا۔"
خُدا کے ساتھ مفاہمت کی طرف پہلا قدم گناہ کا یقین ہے۔ "گناہ قانون کی خلاف ورزی ہے۔" (1 یوحنا 4:3) "شریعت سے گناہ کا علم حاصل ہوتا ہے۔" (رومیوں ۔(3:20اپنے جرم کا احساس کرنے کے لیے، گنہگار کو اپنے کردار کو انصاف کے عظیم الہی معیار سے جانچنا چاہیے۔ وہ ایک آئینہ ہے جو صالح کردار کا کمال دکھاتا ہے اور انسان کو اپنے عیبوں کو پہچاننے کے قابل بناتا ہے۔

شریعت انسان پر اس کے گناہوں کو ظاہر کرتی ہے، لیکن ان کے لیے کوئی علاج فراہم نہیں کرتی ہے۔ جب کہ یہ فرمانبرداروں کے لیے زندگی کا وعدہ کرتا ہے، یہ اعلان کرتا ہے کہ موت فاسقوں کے لیے ہے۔ صرف مسیح کی خوشخبری ہی آپ کو گناہ کی مذمت یا آلودگی سے آزاد کر سکتی ہے۔ انسان کو خُدا کے سامنے توبہ کرنی چاہیے، جس کی شریعت کی خلاف ورزی کی گئی ہے، اور مسیح اور اُس کی کفارہ دینے والی قربانی پر ایمان لانا چاہیے۔ اس طرح وہ "گذشتہ گناہوں کی معافی" حاصل کرتا ہے اور الہی فطرت کا حصہ دار بن جاتا ہے۔ اب وہ خدا کا بچہ ہے، گود لینے کی روح حاصل کر کے، جس کے ذریعے وہ پکارتا ہے، "ابا، باپ!"

کیا اب وہ خدا کے قانون کی خلاف ورزی کرنے کے لیے آزاد ہے؟ پولس کہتا ہے، "پھر کیا ہم ایمان سے شریعت کو منسوخ کرتے ہیں؟ کوئی بالکل نہیں! اس سے پہلے ہم قانون کی تصدیق کرتے ہیں۔
"ہم اب بھی گناہ میں کیسے جییں گے، جو اس سے مر چکے ہیں؟" (رومیوں 3:21اور ۔(6:2
اور یوحنا بیان کرتا ہے: "کیونکہ خُدا کی محبت یہ ہے کہ ہم اُس کے احکام پر عمل کریں۔ اب اس کے احکام سخت نہیں ہیں۔"
1)یوحنا ۔(5:3نئے جنم میں، دل کو خدا کے ساتھ ہم آہنگی میں لایا جاتا ہے جیسا کہ اس کے قانون کے مطابق لایا جاتا ہے۔
جب گنہگار میں یہ طاقتور تبدیلی واقع ہوتی ہے، تو وہ موت سے زندگی میں، گناہ سے پاکیزگی، خطا اور بغاوت سے فرمانبرداری اور وفاداری کی طرف جاتا ہے۔ خدا سے جدائی کی پرانی زندگی ختم ہو گئی ہے۔ میل جول، ایمان اور محبت کی نئی زندگی شروع ہوتی ہے۔ تب "شریعت کی راستبازی" پوری ہوتی ہے "ہم میں، جو جسم کے مطابق نہیں بلکہ روح کے مطابق چلتے ہیں" (رومیوں ۔(8:4اور روح کی زبان ہوگی "میں تیری شریعت سے کتنا پیار کرتا ہوں! یہ میرا مراقبہ ہے، سارا دن! (پی ایس ۔(119:97

"خداوند کا قانون کامل ہے اور روح کو بحال کرتا ہے۔" (زبور ۔(19:7قانون کے بغیر، مردوں کو خدا کی پاکیزگی اور تقدس، یا ان کے اپنے جرم اور نجاست کا کوئی صحیح تصور نہیں ہے۔ وہ گناہ کے بارے میں کوئی حقیقی یقین نہیں رکھتے اور انہیں کوئی ضرورت محسوس نہیں ہوتی

Machine Translated by Google

توبہ کی. اپنی کھوئی ہوئی حالت کو خُدا کے قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے طور پر نہ دیکھ کر، وہ مسیح کے کفارہ دینے والے خون کی اپنی ضرورت کو نہیں سمجھتے۔ نجات کی امید دل کی بنیادی تبدیلی یا زندگی کی اصلاح کے بغیر قبول کی جاتی ہے۔ اس طرح، سطحی تبدیلیاں بکثرت ہیں اور بھیڑ مسیح میں شامل ہوئے بغیر گرجہ گھر میں شامل ہو جاتی ہے۔

مزید برآں، تقدیس کے بارے میں غلط نظریات الہٰی قانون کو نظر انداز کرنے یا مسترد کرنے سے پیدا ہونے والے جدید مذہبی تحریکوں میں نمایاں مقام رکھتے ہیں۔
یہ نظریات عقائد کے لحاظ سے غلط اور عملی نتائج کے لحاظ سے خطرناک ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ وہ عام طور پر قبولیت کے ساتھ ملتے ہیں یہ دوگنا ضروری بناتا ہے کہ ہر ایک کو اس بات کی واضح سمجھ ہونی چاہئے کہ صحیفے اس نکتے پر کیا تعلیم دیتے ہیں۔
حقیقی تقدیس ایک بائبل کا نظریہ ہے۔ پولس رسول، تھیسلنیکا کی کلیسیا کے نام اپنے خط میں اعلان کرتا ہے:
"کیونکہ یہ خُدا کی مرضی ہے، تمہاری تقدیس۔ اور وہ التجا کرتا ہے: "امن کا خدا آپ کو ہر چیز میں مقدس کرے" 1)تھیس. 4:3اور ۔(5:23بائبل واضح طور پر سکھاتی ہے کہ تقدیس کیا ہے اور اسے کیسے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ نجات دہندہ نے اپنے شاگردوں کے لیے دعا کی:

"انہیں سچائی سے پاک کرو۔ آپ کی بات سچ ہے۔" (یوحنا ۔(17:17اور پولس سکھاتا ہے کہ ایمانداروں کو روح القدس سے پاک ہونا چاہیے (روم ۔(15:16روح کا کام کیا ہے؟ یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا: "لیکن جب سچائی کا روح آئے گا، وہ آپ کو تمام سچائی میں رہنمائی کرے گا۔" (یوحنا ۔(16:13اور زبور نویس بیان کرتا ہے: "تیری شریعت سچائی ہے۔ خدا کے کلام اور روح کے ذریعے سے انصاف کے عظیم اصول جو اس کے قانون میں شامل ہیں مردوں کے لیے کھولے جاتے ہیں۔ اور چونکہ خدا کا قانون "مقدس، منصفانہ، اور اچھا" ہے، الہی کمال کی نقل ہے، اس کے بعد اس قانون کی فرمانبرداری میں بننے والا کردار مقدس ہوگا۔ مسیح ایسے کردار کی بہترین مثال ہے۔ وہ کہتا ہے، "میں نے اپنے باپ کے احکام پر عمل کیا ہے۔" "میں ہمیشہ وہی کرتا ہوں جو اسے خوش کرتا ہے۔"

(یوحنا ۔(8:29 ؛15:10مسیح کے پیروکار، خُدا کے فضل سے، اُس کی مانند بن جاتے ہیں تاکہ اُس کے مقدس قانون کے اصولوں کے مطابق کردار بنائیں۔ یہ بائبل کی تقدیس ہے۔

یہ کام صرف مسیح میں ایمان کے ذریعے، روح القدس کی طاقت کے ذریعے سے ہو سکتا ہے جو مومن میں کام کرتی ہے۔ پولس ایمانداروں کو نصیحت کرتا ہے: "خوف اور کانپتے ہوئے اپنی نجات کا کام کرو۔ کیونکہ یہ خُدا ہی ہے جو آپ میں اپنی مرضی اور اپنی مرضی کے مطابق کام کرنے کے لیے کام کرتا ہے۔ (فلپیوں 2:12اور ۔(13عیسائی گناہ کے اشارے محسوس کرے گا، لیکن اس کے خلاف مسلسل جنگ جاری رکھے گا۔ یہ وہ جگہ ہے جہاں مسیح کی مدد کی ضرورت ہے۔ انسانی کمزوری الہی طاقت اور ایمان کے ساتھ متحد ہوتی ہے: "خدا کا شکر ہے، جس نے ہمیں ہمارے خداوند یسوع مسیح کے ذریعے فتح بخشی۔" 1)کور ۔(15:57

صحیفے واضح طور پر ظاہر کرتے ہیں کہ تقدیس کا کام ترقی پذیر ہے۔
جب، تبدیلی کے وقت، گنہگار کفارہ دینے والے خون کے ذریعے خُدا کے ساتھ امن پاتا ہے، اُس کی زندگی کا آغاز ہی ہوتا ہے۔ اب اسے "کمال ہونے تک" جاری رکھنا چاہیے۔ "مسیح کی معموری کے قد کا پیمانہ تک بڑھنا۔" پولوس رسول کہتا ہے: "لیکن میں ایک کام کرتا ہوں: پیچھے کی چیزوں کو بھول کر اور آگے کی چیزوں کو جو میرے سامنے ہیں، میں مقصد کی طرف بڑھتا ہوں۔ مسیح یسوع میں خُدا کی اعلیٰ دعوت کے انعام کی طرف۔" (فلپیوں 3:13اور ۔(14اور پطرس ہمیں بائبل کی تقدیس کو حاصل کرنے کے اقدامات کے ساتھ پیش کرتا ہے: "اسی وجہ سے، آپ، اپنی پوری محنت کو جمع کرتے ہوئے، نیکی کو اپنے ایمان کے ساتھ جوڑتے ہیں؛ نیکی، علم؛ علم کے ساتھ، خود سے۔ قابو؛ ضبط نفس، استقامت؛ ثابت قدمی، دینداری؛ دینداری، بھائی چارہ؛ بھائی چارے، محبت کے ساتھ... کیونکہ اگر تم ایسا کرو گے تو کبھی ٹھوکر نہیں کھاؤ گے۔" ۔(1:5-10 (II Pet.

جو لوگ بائبل کی تقدیس کا تجربہ کرتے ہیں وہ عاجزی کا جذبہ ظاہر کریں گے۔ موسیٰ کی طرح، انہوں نے مقدس کی خوفناک عظمت کا نظارہ دیکھا ہے، اور لامحدود خدا کی پاکیزگی اور اعلیٰ کمال کے مقابلے میں اپنی نا اہلی کو دیکھا ہے۔

Machine Translated by Google

دانیال نبی حقیقی تقدیس کی ایک مثال تھا۔ ان کی طویل زندگی اپنے آقا کی خدمت سے بھرپور تھی۔ وہ جنت کی طرف سے "بہت پیارا" آدمی تھا۔
تاہم، خالص اور مقدس ہونے کا دعویٰ کرنے کے بجائے، اس عزت مآب نبی نے اسرائیل کی گنہگار حقیقت سے اپنے آپ کو پہچانا، جب اس نے اپنے لوگوں کی طرف سے خُدا کے حضور التجا کی: "ہم اپنی صداقت پر بھروسہ کرتے ہوئے، تجھ سے درخواست نہیں کرتے، لیکن تیری بے شمار رحمتوں میں۔" "ہم نے گناہ کیا ہے اور بُرے کام کیے ہیں۔" اور وہ اعلان کرتا ہے: "میں نے پھر بھی بات کی، دعا کی، اور اپنے گناہ اور اپنی قوم اسرائیل کے گناہ کا اقرار کیا..." (دانی. 15 ،9:18اور ۔(20اور جب، وقت کے آخر میں، جب خدا کا بیٹا اُسے ہدایت دینے کے لیے ظاہر ہوا، تو اُس نے کہا: "پس میں اکیلا رہا اور اس عظیم رویا کو دیکھا، اور مجھ میں کوئی طاقت باقی نہیں رہی۔ میرے چہرے کا رنگ بدل گیا اور بگڑ گیا، اور مجھ میں طاقت نہیں رہی۔" (ڈین ۔(10:8

جب ایوب نے خُداوند کی آواز کو آندھی سے نکلتے ہوئے سنا تو اُس نے زور سے کہا، "اس لیے میں اپنے آپ سے نفرت کرتا ہوں اور خاک اور راکھ میں توبہ کرتا ہوں۔" (ایوب ۔(42:6یہ وہ وقت تھا جب یسعیاہ نے خداوند کے جلال کو دیکھا اور کروبی کو پکارتے ہوئے سنا: "مقدس، مقدس، قدوس رب الافواج کا خدا ہے"، نبی نے پکارا: "افسوس ہے، میں ہلاک ہو رہا ہوں۔" (عیسیٰ ۔(5 ،6:3
پولس، تیسرے آسمان پر ترجمہ ہونے کے بعد اور ایسی باتیں سننے کے بعد جن کا اظہار کرنا انسان کے لیے ممکن نہیں تھا، اپنے آپ کو "تمام مقدسوں میں سب سے چھوٹا" کہا -II Cor. 12:2)
;4ایفیس۔ ۔(3:8یہ یوحنا تھا، پیارا شاگرد، جو یسوع کے سینے پر ٹیک لگا کر اس کے جلال کو دیکھ رہا تھا، جو فرشتے کے قدموں میں مردہ ہو کر گرا تھا (مکاشفہ ۔(22:8
کلوری کی صلیب کے سائے میں چلنے والوں کی طرف سے گناہ سے آزادی کا کوئی فخریہ دعویٰ نہیں ہو سکتا۔ وہ محسوس کرتے ہیں کہ یہ ان کا گناہ تھا جس کی وجہ سے وہ اذیت تھی جس نے خدا کے بیٹے کے دل کو توڑا، اور یہ سوچ انہیں اپنی ذلت کی طرف لے جائے گی۔ وہ لوگ جو یسوع کے قریب رہتے ہیں وہ واضح طور پر انسانی کمزوری اور گنہگاری کو پہچانتے ہیں، اور ان کی واحد امید مصلوب اور جی اٹھنے والے نجات دہندہ کی خوبی میں ہے۔

وہ تقدیس جو اب مذہبی دنیا میں اہمیت حاصل کر رہی ہے اپنے ساتھ خود سربلندی اور خدا کے قانون کی بے عزتی کا جذبہ لاتی ہے، جو اسے بائبل کے مذہب کے لیے غیر ملکی قرار دیتا ہے۔ اس کے حامی سکھاتے ہیں کہ تقدیس ایک فوری کام ہے، جس کے ذریعے، صرف ایمان کے ذریعے، کامل تقدس حاصل کیا جا سکتا ہے۔

"صرف یقین کرو،" وہ کہتے ہیں، "اور برکت آپ کی ہے۔" یہ نہیں مانا جاتا ہے کہ وصول کنندہ کی طرف سے کسی اضافی کوشش کی ضرورت ہے۔ ایک ہی وقت میں، وہ خدا کے قانون کے اختیار سے انکار کرتے ہیں، اس بات پر اصرار کرتے ہیں کہ وہ احکام کی پابندی کرنے کی ذمہ داری سے آزاد ہیں؛ لیکن کیا یہ ممکن ہے کہ انسان خدا کی مرضی اور کردار کے مطابق، ان اصولوں سے ہم آہنگ نہ ہوں جو اس کی فطرت اور مرضی کا اظہار ہیں، اور جو اس کی خوشنودی کو ظاہر کرتے ہیں؟

ایک آسان مذہب کی خواہش، جس کے لیے نہ جدوجہد، نہ خود کشی، اور نہ ہی دنیا کی حماقتوں سے علیحدگی کی ضرورت ہے، نے عقیدہ اور صرف ایمان کو ایک مقبول تعلیم بنا دیا ہے۔ لیکن خدا کا کلام کیا کہتا ہے؟ یعقوب رسول اسے اس طرح بیان کرتا ہے: "میرے بھائیو، کیا فائدہ اگر کوئی کہے کہ وہ ایمان رکھتا ہے لیکن کام نہیں کرتا؟

کیا ایسا ایمان اسے بچا سکتا ہے؟... کیا تم یقین جاننا چاہتے ہو، احمق آدمی، کہ عمل کے بغیر ایمان بے اثر ہے؟ کیا یہ کاموں سے نہیں تھا کہ ہمارے باپ ابراہیم کو راستباز ٹھہرایا گیا جب اس نے اپنے بیٹے اسحاق کو قربان گاہ پر پیش کیا؟ آپ دیکھتے ہیں کہ ایمان نے اس کے کاموں کے ساتھ کیسے کام کیا۔ درحقیقت، کاموں سے ہی ایمان پورا ہوا... آپ دیکھتے ہیں کہ ایک شخص صرف ایمان سے نہیں بلکہ اعمال سے راستباز ٹھہرایا جاتا ہے۔

(یعقوب (24-2:14
خدا کے کلام کی گواہی بغیر کام کے ایمان کے اس فریب پر مبنی نظریے کے خلاف ہے۔ یہ ایمان نہیں ہے کہ جن شرائط کے تحت رحم کیا جاتا ہے ان پر توجہ دیے بغیر جنت کے حق کا دعویٰ کرے۔ یہ مفروضہ ہے، کیونکہ حقیقی ایمان کی بنیاد کلام پاک کے وعدوں اور دفعات میں ہے۔

Machine Translated by Google

کوئی بھی اپنے آپ کو یہ سوچ کر دھوکہ نہ دے کہ وہ خدا کے کسی دعوے کی جان بوجھ کر خلاف ورزی کرتے ہوئے ولی بن سکتا ہے۔ ایک معلوم گناہ کا کمیشن روح کی گواہی دینے والی آواز کو خاموش کر دیتا ہے، اور روح کو خُدا سے الگ کر دیتا ہے۔
"گناہ قانون کی خلاف ورزی ہے۔" اور "ہر کوئی جو گناہ کرتا ہے اُس نے نہ اُسے دیکھا اور نہ ہی اُسے جانا" (1 یوحنا 3:6)۔اگرچہ جان، اپنے خطوط میں، محبت پر بہت زیادہ توجہ مرکوز کرتا ہے، پھر بھی وہ اس طبقے کے حقیقی کردار کو ظاہر کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا جو مقدس ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، جبکہ وہ خدا کے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے زندگی گزارتے ہیں۔ "جو کہتا ہے کہ میں اُسے جانتا ہوں، اور اُس کے احکام پر عمل نہیں کرتا، وہ جھوٹا ہے، اور اُس میں سچائی نہیں ہے۔ لیکن جو کوئی اُس کے کلام پر عمل کرتا ہے، اُس میں واقعی خدا کی محبت کامل ہو گئی ہے۔" (1 یوحنا 2:4اور 5)۔یہاں ہر آدمی کے پیشے کے ایمان کا ثبوت ہے۔ ہم آسمان اور زمین پر پاکیزگی کے واحد معیار کے خلاف پہلے اس کی پیمائش کیے بغیر تقدس کو منسوب نہیں کر سکتے۔ اگر مرد اخلاقی قانون کا کوئی وزن محسوس نہیں کرتے۔ اگر وہ احکام الٰہی کو کم اور ہلکا کرتے ہیں، اگر وہ ان میں سے ایک چھوٹے سے چھوٹے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں اور انسانوں کو اس طرح سکھاتے ہیں، تو آسمان کے نزدیک ان کی کوئی قدر نہیں ہوگی اور ہم جان سکتے ہیں کہ ان کے الزامات بے بنیاد ہیں۔

اور ان کا بے گناہ ہونے کا دعویٰ خود اس بات کا ثبوت ہے کہ وہ تقدس سے بہت دور ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ انہیں خدا کی لامحدود پاکیزگی اور تقدس کا کوئی حقیقی اندازہ نہیں ہے، یا یہ احساس نہیں ہے کہ اس کے کردار کے ساتھ ہم آہنگ ہونے کے لئے انہیں کیا بننا چاہئے۔ کیونکہ ان کے پاس یسوع کی پاکیزگی اور بلند و بالا دلکشی، اور گناہ کی بدنیتی کا کوئی صحیح تصور نہیں ہے، کہ لوگ اپنے آپ کو مقدس سمجھتے ہیں۔ ان کے اور مسیح کے درمیان جتنا زیادہ فاصلہ ہوگا، اور خدائی کردار اور دعووں کے بارے میں ان کے تصورات جتنے زیادہ غلط ہوں گے، وہ اپنی نظروں میں اتنے ہی زیادہ صالح نظر آتے ہیں۔

صحیفوں میں پیش کردہ تقدیس میں پورے وجود —روح، روح اور جسم شامل ہیں۔ پولس نے تھیسلنیکیوں کے لیے دعا کی، کہ "ہمارے خُداوند یسوع مسیح کے آنے پر آپ کی روح، جان اور جسم بے عیب اور بے عیب محفوظ رہیں" (1 تھیس.
5:23)۔ایک بار پھر وہ ایمانداروں کو لکھتا ہے: "اس لیے، بھائیو، خدا کی رحمتوں کے وسیلے سے میں آپ سے التجا کرتا ہوں کہ آپ اپنے جسموں کو ایک زندہ قربانی پیش کریں، مقدس، خدا کے لیے قابل قبول، جو آپ کی معقول خدمت ہے۔" (رومیوں 12:1)۔قدیم اسرائیل کے زمانے میں، خدا کے لیے قربانی کے طور پر لائے جانے والے ہر نذرانے کا بغور جائزہ لیا جاتا تھا۔ اگر قربانی کے جانور میں کوئی نقص پایا جاتا تھا، تو اسے رد کر دیا جاتا تھا، جیسا کہ خدا نے حکم دیا تھا کہ قربانی "بے عیب" ہو۔ لہٰذا، مسیحیوں کو دعوت دی جاتی ہے کہ وہ اپنے جسموں کو "زندہ قربانی کے طور پر، مقدس اور خُدا کو خوش کرنے والی" پیش کریں۔ ایسا کرنے کے لیے، آپ کی تمام طاقت کو بہترین ممکنہ حالت میں محفوظ رکھنا چاہیے۔ ہر وہ عمل جو جسمانی یا ذہنی قوت کو کمزور کرتا ہے انسان کو اپنے خالق کی خدمت کے لیے بے بس کر دیتا ہے۔ کیا خُداوند اُس بہترین چیز سے خوش ہو گا جو ہم پیش کر سکتے ہیں؟ یسوع نے کہا، "تم اپنے خُداوند اپنے خدا سے اپنے سارے دل سے محبت رکھو۔

جو لوگ اپنے تمام دلوں سے خُدا سے محبت کرتے ہیں وہ اپنی زندگی کی بہترین خدمت اُس کے لیے کرنا چاہیں گے، اور اپنے وجود کی ہر فیکلٹی کو اُن قوانین کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی مسلسل کوشش کریں گے جو اُن کی مرضی کو پورا کرنے کی صلاحیت کو فروغ دیتے ہیں۔ وہ بھوک یا جوش میں مبتلا ہو کر کمزور یا ناپاک نہیں ہوں گے، وہ نذرانہ جو وہ اپنے آسمانی باپ کو پیش کرتے ہیں۔

پطرس رسول کہتا ہے: "عزیز، میں آپ کو حجاج اور اجنبی ہونے کے ناطے نصیحت کرتا ہوں کہ آپ جسمانی جذبات سے پرہیز کریں، جو روح کے خلاف جنگ کرتے ہیں۔ (I Pet. 2:11).
ہر گناہ سے بھری مصلحت اس کی صلاحیتوں کو کمزور کرتی ہے اور ذہنی اور روحانی ادراک کو کمزور کرتی ہے، اور خدا کا کلام یا روح دل پر ایک کمزور اثر ڈالتا ہے۔ پولس، کرنتھیوں کو لکھتے ہوئے کہتا ہے: "آؤ ہم اپنے آپ کو جسم اور روح دونوں کی تمام ناپاکی سے پاک کریں اور خدا کے خوف سے اپنی پاکیزگی کو کامل کریں۔ (II Cor. 7:1)۔اور روح کے پھلوں کے ساتھ: "محبت، خوشی، امن،

Machine Translated by Google

تحمل، نرمی، نیکی، وفاداری، نرمی، خود پر قابو۔" (گل 5:22اور ۔(23

ان الہامی اعلانات کے باوجود، کتنے ہی عقیدہ رکھنے والے عیسائی اپنی طاقت نفع کے حصول یا فیشن کی عبادت میں ضائع کر رہے ہیں۔ کتنے ہی پیٹو، شراب پی کر اور حرام لذتوں کی تلاش میں اپنی مردانگی کو الٰہی صورت میں رسوا کر رہے ہیں۔ اور کلیسیا، ملامت کرنے کے بجائے، اپنے خزانے کو بھرنے کے لیے، جو کہ مسیح کی محبت فراہم کرنے کے لیے بہت کمزور ہے۔ اگر یسوع آج کے گرجا گھروں میں داخل ہو کر تہواروں اور مذہب کے نام پر ہونے والی بے حرمتی کی تجارت پر غور کرے تو کیا وہ ان بے حرمتی کرنے والوں کو اسی طرح نکال نہیں دے گا جس طرح اس نے پیسے بدلنے والوں کو ہیکل سے نکال دیا تھا؟

یعقوب رسول اعلان کرتا ہے کہ اوپر سے آنے والی حکمت "پہلی پاک" ہے۔
اگر اسے ان لوگوں سے ملنا پڑے جو تمباکو سے آلودہ ہونٹوں پر عیسیٰ کا قیمتی نام لیتے ہیں، جن کی سانس اور انسان اس کی نفرت انگیز بدبو سے متاثر ہیں، اور جو آسمان کی ہوا کو آلودہ کرتے ہیں اور اپنے اردگرد کے تمام لوگوں کو زہر پینے پر مجبور کرتے ہیں۔ انجیل کی پاکیزگی کے منافی کسی عمل کے ساتھ رابطہ کریں اور کیا وہ اسے "زمینی، جنسی اور شیطانی" قرار نہیں دیتا؟ تمباکو کے غلام، مکمل تقدیس کی نعمت کے حامل ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے، جنت کی اپنی امید کے بارے میں بات کرتے ہیں، لیکن خدا کا کلام واضح طور پر کہتا ہے کہ "اس میں کوئی بھی چیز ناپاک نہیں ہو گی۔" (copA. ۔(21.27

"کیا آپ نہیں جانتے کہ آپ کا جسم روح القدس کا ہیکل ہے جو آپ میں ہے، جو آپ کو خدا کی طرف سے ہے، اور آپ اپنے نہیں ہیں؟ کیونکہ آپ کو قیمت دے کر خریدا گیا تھا۔ اس لیے اب اپنے جسم میں خدا کی تمجید کرو۔ 1)کور. 6:19 اور ۔(20
وہ جس کا جسم روح القدس کا مندر ہے وہ کسی نقصان دہ عادت کا غلام نہیں رہے گا۔ اس کی توانائیاں مسیح کی ہیں، جس نے اسے خون کی قیمت پر خریدا۔ تیری جائیداد رب کی ہے۔ اس کے سپرد سرمایہ کو ضائع کر کے وہ جرم سے کیسے آزاد ہو سکتا ہے؟ عیسائیوں کا دعویٰ کرنے والے ہر سال بیکار اور نقصان دہ لذتوں پر بے تحاشا رقم خرچ کرتے ہیں، جبکہ روحیں کلامِ حیات کی کمی کی وجہ سے فنا ہو رہی ہیں۔ خُدا کا دسواں حصہ اور نذرانہ چھین لیا جاتا ہے، جب کہ وہ تباہ کن ہوس کی قربان گاہ پر اس سے زیادہ کھاتے ہیں جو وہ غریبوں کی مدد کرنے یا خوشخبری کی حمایت کے لیے دیتے ہیں۔ اگر وہ تمام لوگ جو مسیح کے پیروکار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، اگر واقعی مقدس قرار پاتے، تو ان کے وسائل، غیرضروری اور حتیٰ کہ نقصان دہ لذتوں پر خرچ ہونے کے بجائے، خُداوند کے خزانے کے لیے مختص کیے جاتے، اور مسیحی تحمل، خود پسندی اور قربانی کی مثال قائم کرتے۔ . پھر وہ دنیا کا نور ہوں گے۔

دنیا کو اپنی ہی تذلیل پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ "جسم کی ہوس، آنکھوں کی ہوس، اور زندگی کا غرور" عوام کو کنٹرول کرتے ہیں۔ لیکن مسیح کے پیروکاروں کے پاس ایک مقدس دعوت ہے۔ "چلے جاؤ، چلے جاؤ، وہاں سے نکل جاؤ، کسی ناپاک چیز کو ہاتھ مت لگاؤ۔" (عیسیٰ ۔(52:11خدا کے کلام کی روشنی میں ہم یہ اعلان کرنے میں جواز پیش کرتے ہیں کہ وہ تقدیس جو گناہ کی سرگرمیوں اور دنیاوی آسودگی کے اس مکمل ترک کو کام نہیں کرتی ہے وہ حقیقی نہیں ہے۔

ان لوگوں کے لیے جو شرائط پوری کرتے ہیں: "چلیں، چلے جائیں، وہاں سے نکل آئیں، ناپاک چیز کو ہاتھ نہ لگائیں"، خدا کا وعدہ ہے: "میں تمہیں قبول کروں گا، میں تمہارا باپ ہوں گا، اور تم میرے بیٹے اور بیٹیاں بنو گے۔ خداوند قادر مطلق فرماتا ہے۔" II Cor. 6:17)اور ۔(18یہ ہر مسیحی کا استحقاق اور فرض ہے کہ وہ خُدا کی چیزوں میں بھرپور اور وسیع تجربہ حاصل کرے۔
یسوع نے کہا: "میں دنیا کا نور ہوں؛ جو میری پیروی کرے گا وہ اندھیرے میں نہیں چلے گا۔ اس کے برعکس، اسے زندگی کی روشنی ملے گی۔" (یوحنا 21:8)۔ "لیکن راستبازوں کا راستہ فجر کی روشنی کی مانند ہے، جو دن کے کامل ہونے تک روشن اور چمکتا رہتا ہے۔" (vorP. .(4:18ایمان اور فرمانبرداری کا ہر قدم روح کو دنیا کی روشنی سے قریب تر کرتا ہے، جس میں کوئی تاریکی نہیں ہے۔ راستبازی کے سورج سے روشنی کی روشن کرنیں خدا کے بندوں پر چمکتی ہیں اور انہیں ان کی عکاسی کرنی چاہیے۔ جیسا کہ ستارے ہمیں ایک عظیم روشنی کے بارے میں بتاتے ہیں۔

Machine Translated by Google

آسمان، جس کا جلال انہیں روشن کرتا ہے، اس لیے عیسائیوں کو یہ ظاہر کرنا چاہیے کہ کائنات کے تخت پر ایک خدا ہے، جس کا کردار قابل تعریف اور قابل تقلید ہے۔ اس کی روح کے فضل، اس کے کردار کی پاکیزگی اور پاکیزگی، اس کے گواہوں میں ظاہر ہوگی۔

پولس، کولسیوں کے نام اپنے خط میں، خُدا کے بچوں کو عطا کی گئی بھرپور برکات پیش کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے: "اِسی وجہ سے ہم نے بھی، جس دن سے ہم نے سنا، آپ کے لیے دُعا کرنے اور مانگنے سے باز نہیں آئے کہ آپ پوری حکمت اور روحانی سمجھ کے ساتھ اُس کی مرضی کے علم سے بہہ جائیں۔ تاکہ تُم خُداوند کے لائق ہو اور اُس کی پوری رضا کے لِئے زندگی بسر کرو اور ہر نیک کام میں پھل لاؤ اور خُدا کی مکمل پہچان میں بڑھو۔ اُس کے جلال کی طاقت کے مُطابِق، تمام تر استقامت اور تحمل کے لیے تمام طاقت کے ساتھ مضبوط ہونا۔ خوشی سے۔" ۔(Col. 1:9-11)

ایک بار پھر وہ اپنی خواہش کے بارے میں لکھتا ہے کہ افیسس کے بھائی مسیحی کے استحقاق کی بلندی کو سمجھ سکتے ہیں۔ وہ ان کے سامنے، سب سے جامع زبان میں، وہ حیرت انگیز طاقت اور علم رکھتا ہے جو وہ اعلیٰ ترین کے بیٹے اور بیٹیوں کے طور پر حاصل کر سکتے ہیں۔ یہ اُن کے لیے تھا کہ "ان کی روح کے ذریعے طاقت کے ساتھ باطنی آدمی میں مضبوط ہو کر محبت میں جڑیں اور بنیاد رکھی جائیں، تاکہ آپ تمام مقدسین کے ساتھ یہ سمجھ سکیں کہ چوڑائی اور لمبائی اور اونچائی کیا ہے، اور گہرائی اور مسیح کی محبت کو جاننے کے لیے، جو علم سے بالاتر ہے، تاکہ تم خدا کی تمام معموری سے معمور ہو جاؤ" (افسیوں 3:16-19)۔

یہاں وہ بلندیاں ہیں جن تک ہم اپنے آسمانی باپ کے وعدوں پر ایمان کے ذریعے پہنچ سکتے ہیں۔ مسیح کی خوبیوں کے ذریعے ہمیں لامحدود طاقت کے تخت تک رسائی حاصل ہے۔ "جس نے اپنے بیٹے کو نہیں بخشا بلکہ ہم سب کے لیے اُسے دے دیا، کیا وہ اُس کے ساتھ ہمیں سب کچھ آزادانہ طور پر نہیں دے گا؟" (رومیوں 8:32)۔باپ نے بیٹے کو اپنی روح بغیر پیمائش کے دی، اور ہم بھی اس پرپورنتا میں حصہ لے سکتے ہیں۔ یسوع نے کہا، "اب اگر تم جو برے ہو اپنے بچوں کو اچھے تحفے دینا جانتے ہو، تو تمہارا آسمانی باپ اُن کو کتنا زیادہ پاک روح دے گا جو اُس سے مانگتے ہیں؟"

(لوقا 11:31)۔ "اور جو کچھ تم میرے نام سے مانگو گے، میں وہی کروں گا۔" (یوحنا 14:14)۔مانگو اور تمہیں ملے گا، تاکہ تمہاری خوشی پوری ہو جائے۔" (یوحنا 16:24)۔
جبکہ مسیحی کی زندگی عاجزی سے متصف ہے، لیکن اسے اداسی اور خود فرسودگی سے نشان زد نہیں کیا جانا چاہیے۔ یہ ہمارے آسمانی باپ کی مرضی نہیں ہے کہ ہم ہمیشہ مذمت اور تاریکی میں رہیں۔ سر جھکائے اور اپنے بارے میں خیالات سے بھرے دل کے ساتھ چلنا حقیقی عاجزی کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ ہم یسوع کے پاس آ سکتے ہیں اور پاک صاف ہو سکتے ہیں اور بے عزتی اور پچھتاوے کے قانون کے سامنے کھڑے ہو سکتے ہیں۔ " پس اب اُن کے لیے کوئی سزا نہیں جو مسیح یسوع میں ہیں ، جو جسم کے مطابق نہیں بلکہ روح کے مطابق چلتے ہیں۔" (رومیوں 8:1)۔

یسوع کے ذریعے، آدم کے گرے ہوئے بچے "خدا کے بچے" بنتے ہیں۔
"کیونکہ وہ جو پاک کرتا ہے اور وہ جو پاک ہوتے ہیں سب ایک سے آتے ہیں۔ اس لیے انہیں بھائی کہنے میں شرم نہیں آتی۔" (Heb. 2:11)۔ایک مسیحی کی زندگی خدا میں ایمان، فتح اور خوشی سے بھرپور ہونی چاہیے۔ "کیونکہ ہر کوئی خدا سے پیدا ہوا دنیا پر غالب آتا ہے۔ اور یہ وہ فتح ہے جو دنیا پر غالب آتی ہے: ہمارا ایمان۔" 1)یوحنا 5:4)۔

خدا کے خادم نحمیاہ نے پورے یقین کے ساتھ بات کی: "کیونکہ خداوند کی خوشی تمہاری طاقت ہے۔ (Nehem. 8:10)۔اور پولس نے کہا: "خداوند میں ہمیشہ خوش رہو۔ میں پھر کہتا ہوں: خوشی مناؤ۔ "ہمیشہ خوش رہو۔ بغیر کسی وقفے کے دعا کریں۔ ہر بات میں شکر کرو کیونکہ مسیح یسوع میں تمہارے لیے خدا کی یہی مرضی ہے۔ 1)تھیس. 5:16-18)۔

یہ بائبل کی تبدیلی اور تقدیس کے ثمرات ہیں۔ اور چونکہ خدا کے قانون میں بیان کردہ راستبازی کے عظیم اصولوں کو عیسائی دنیا میں اتنی بے حسی کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے، اس لیے یہ پھل بہت کم نظر آتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خُدا کے روح کے اس گہرے اور مستقل کام کو بہت کم دیکھا جاتا ہے جس نے پچھلے سالوں کے احیاء کو نشان زد کیا تھا۔

غور و فکر کے ذریعے ہی ہم تبدیل ہوتے ہیں۔ جب وہ مقدس احکام جن کے ذریعے خدا نے انسانوں کو کمال اور پاکیزگی کا مظاہرہ کیا ہے، نظرانداز کر دیا جاتا ہے۔

Machine Translated by Google

اس کے کردار، اور لوگوں کے ذہن انسانی تعلیمات اور نظریات کی طرف متوجہ ہوئے، یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ چرچ میں عملی تقویٰ میں کمی واقع ہوئی ہے۔ خُداوند فرماتا ہے: "میرے لوگوں نے دو برائیاں کی ہیں: اُنہوں نے مجھے زندہ پانی کا چشمہ چھوڑ دیا ہے، اور اُنہوں نے حوض کھودے ہیں، ٹوٹے ہوئے حوض جو پانی کو روک نہیں سکتے۔" (Jer. 2:13).

"مبارک ہے وہ آدمی جو شریروں کے مشورے پر نہیں چلتا... لیکن اس کی خوشی خداوند کی شریعت میں ہے، اور وہ دن رات اس کی شریعت پر غور کرتا ہے۔ وہ اُس درخت کی مانند ہے جو پانی کی ندیوں کے کنارے لگا ہوا ہے، جو مناسب وقت پر پھل دیتا ہے اور جس کا پتا نہیں مرجھاتا۔ اور جو کچھ وہ کرے گا وہ کامیاب ہو گا۔" (زبور 1:1-3)۔ خُداوند یُوں فرماتا ہے کہ راستے کے کنارے کھڑے ہو کر دیکھو، قدیم راستوں کی تلاش کرو، جو اچھا راستہ ہے۔ اس میں چلو اور تم اپنی روحوں کو سکون پاؤ گے۔" (Jer. 6: 16).

Machine Translated by Google

باب 28

تحقیقاتی فیصلہ

دانی ایل نبی کہتا ہے: ”مَیں دیکھتا رہا، یہاں تک کہ تخت قائم ہو گئے اور زمانہ قدیم بیٹھ گیا۔ اُس کا لباس برف کی طرح سفید تھا، اور اُس کے سر کے بال خالص اُون کی طرح تھے۔ اُس کا تخت آگ کے شعلے تھا، اور اُس کے پہیے جل رہے تھے۔ اُس کے سامنے سے آگ کا دریا بہتا تھا۔ ہزاروں ہزاروں نے اس کی خدمت کی، اور ہزاروں لاکھوں اس کے سامنے کھڑے تھے۔ عدالت بیٹھ گئی، اور کتابیں کھول دی گئیں۔

(دانی ایل 7:9اور ۔(10
اس طرح نبی کو اس عظیم اور پختہ دن کا رویا پیش کیا گیا، جب تمام زمین کے منصف کے سامنے انسانوں کے کردار اور زندگیوں کا جائزہ لیا جائے گا، اور ہر آدمی کو "اس کے کاموں کے مطابق" اجر ملنا چاہیے۔ قدیم زمانے کا خدا، باپ ہے۔ زبور نویس کہتا ہے: "پہاڑوں کے پیدا ہونے اور زمین اور دنیا کے بننے سے پہلے، ازل سے ابد تک، تو ہی خدا ہے۔" (زبور 90:2)وہی ہے جو تمام وجود کا، تمام قانون کا سرچشمہ ہے، جسے عدالت کی صدارت کرنی چاہیے۔ اور مقدس فرشتے، وزیروں اور گواہوں کے طور پر، بڑی تعداد میں "ہزاروں کی تعداد میں" اس عظیم عدالت میں حاضر ہوتے ہیں۔

"میں اپنی رات کی رویا میں دیکھ رہا تھا، اور دیکھو، ابن آدم جیسا ایک آسمان کے بادلوں کے ساتھ آیا، اور قدیم زمانے کے پاس آیا، اور وہ اسے اس کے قریب لے آئے، اسے بادشاہی اور جلال دیا گیا، اور بادشاہی، تاکہ قومیں، قومیں اور تمام زبانیں بولنے والے اُس کی خدمت کریں۔ اُس کی بادشاہی ایک ابدی سلطنت ہے جو کبھی ختم نہیں ہو گی اور اُس کی بادشاہی کبھی تباہ نہیں ہو گی۔“ (ڈین 7:13اور ۔(14یہاں بیان کیا گیا مسیح کی آمد زمین پر اس کی دوسری آمد نہیں ہے۔ وہ بادشاہی، جلال اور بادشاہی حاصل کرنے کے لیے آسمان میں قدیم ایام کے پاس آتا ہے، جو اسے ثالث کے طور پر اس کے کام کے اختتام پر دیا جائے گا۔ یہ آنے والا تھا، نہ کہ زمین پر اس کی واپسی، جس کی پیشن گوئی میں 1844میں 2,300 دنوں کے اختتام پر پوری ہونے کی پیشین گوئی کی گئی تھی۔ خدا کی موجودگی میں انسان کے حق میں اس کی وزارت کے آخری کاموں میں مشغول ہونا، تحقیقاتی فیصلے کو نافذ کرنا اور ان تمام لوگوں کا کفارہ دینا جو اس کے فوائد حاصل کرنے کے لائق سمجھے جاتے ہیں۔

عام خدمت میں، صرف وہی لوگ جو اقرار اور توبہ کے ساتھ خُدا کے سامنے پیش ہوئے تھے، اور جن کی خطاؤں کو، گناہ کی قربانی کے خون کے ذریعے، مقدس میں منتقل کیا گیا تھا، کفارہ کے دن خدمت میں حصہ لیتے تھے۔

اس طرح، کفارہ اور تحقیقاتی فیصلے کے عظیم آخری دن میں، صرف خدا کے دعویدار لوگوں کے معاملات پر غور کیا جاتا ہے۔ شریروں کا فیصلہ ایک الگ اور الگ کام ہے اور بعد میں ہوتا ہے۔ "کیونکہ خدا کے گھر سے عدالت کے شروع ہونے کا وقت آ گیا ہے۔ اب، اگر یہ ہمارے لیے پہلے آتا ہے، تو اُن کا انجام کیا ہوگا جو خُدا کی خوشخبری کو نہیں مانتے؟“ (1 پیٹر ۔(4:17

آسمانی ریکارڈ کی کتابیں، جن میں انسانوں کے نام اور اعمال درج ہیں، وہ فیصلے کے فیصلوں کا تعین کرنے کے لیے ہیں۔ دانیال نبی کہتا ہے: ”عدالت بیٹھی اور کتابیں کھولی گئیں۔ یوحنا مکاشفہ، اسی منظر کو بیان کرتے ہوئے، مزید کہتا ہے: ”ایک اور کتاب، کتابِ زندگی، کھولی گئی۔ اور مُردوں کا فیصلہ اُن کے کاموں کے مطابق کیا گیا، اُس کے مطابق جو کتابوں میں لکھا تھا۔ (مکاشفہ ۔(20:12

زندگی کی کتاب میں ان تمام لوگوں کے نام شامل ہیں جو خدا کی خدمت میں داخل ہوئے ہیں۔ یسوع نے اپنے شاگردوں سے کہا: ”خوش ہو، اس لیے نہیں کہ روحیں آپ کے تابع ہوں بلکہ اس لیے کہ آپ کا نام آسمان پر لکھا گیا ہے۔ (لوقا ۔(10:20پولس اپنے وفادار ساتھی کارکنوں کے بارے میں بات کرتا ہے، ''جن کے نام زندگی کی کتاب میں پائے جاتے ہیں'' (فل. ۔(4:3ڈینیل، ”مصیبت کے ایسے وقت کی طرف دیکھ رہا ہے جو کبھی نہیں تھا“، اعلان کرتا ہے کہ خدا کے لوگ

Machine Translated by Google

”ہر وہ شخص جو کتاب میں لکھا ہوا پایا جائے گا“ اُس سے چھڑایا جائے گا (دانی۔ 12:1)اور مکاشفہ کہتا ہے کہ صرف وہی لوگ جن کے نام ”برّہ کی کتاب زندگی میں لکھے گئے ہیں“ خدا کے شہر میں داخل ہوں گے ۔(Apoc. 21:27)

”اس کے سامنے ایک یادگار لکھی ہوئی ہے،“ جس میں ”خُداوند سے ڈرنے والوں اور اُس کے نام کو یاد کرنے والوں“ کے اچھے کام درج ہیں۔ اُس کے ایمان کے الفاظ اور محبت کے اعمال آسمان پر درج ہیں۔ نحمیاہ نے اِس بات کا حوالہ دیا جب اُس نے کہا: ”مجھے یاد رکھو اور اُن مہربانیوں کو مت مٹانا جو میں نے اپنے خُدا کے گھر اور اُس کی خدمت کے لیے کی ہیں۔ خدا کی یادگار کتاب میں انصاف کا ہر عمل لافانی ہے۔ وہاں، ہر فتنہ کا مقابلہ کیا گیا، ہر برائی پر قابو پایا گیا، نرم ترس کا اظہار کیا گیا ہر لفظ وفاداری کے ساتھ درج ہے۔ اور مسیح کی خاطر قربانی کا ہر عمل، ہر دکھ اور دکھ کو وہاں نشان زد کیا گیا ہے۔ زبور نویس کہتا ہے: ”جب میں ستایا گیا تو تم نے میرے قدم گنے۔ تم نے میرے آنسو اپنی بوتل میں جمع کیے کیا وہ تیری کتاب میں نہیں لکھے گئے؟ (زبور ۔(56:8

مردوں کے گناہوں کا ریکارڈ بھی ہے۔ ”کیونکہ خُدا ہر کام کو عدالت میں لائے گا، خواہ وہ چھپے ہوئے ہوں، خواہ وہ اچھے ہوں یا برے ہوں۔“ (واعظ 41:21)۔ ”میں تم سے کہتا ہوں کہ آدمی جو بھی لاپرواہی سے بولے گا، وہ قیامت کے دن اس کا حساب دیں گے۔ کیونکہ آپ اپنے الفاظ سے راستباز ٹھہرے جائیں گے اور اپنے الفاظ سے آپ کو مجرم ٹھہرایا جائے گا۔ (متی ۔(37 ،12:36خفیہ مقاصد اور محرکات غلط ریکارڈ میں ظاہر ہوتے ہیں، کیونکہ خُداوند ”تاریکی کی پوشیدہ چیزوں کو روشن کرے گا، لیکن وہ دلوں کے خیالات کو بھی ظاہر کرے گا“ (1 کرنتھیوں 5:4)۔ ”دیکھو، میرے سامنے [لکھے ہوئے ہیں]... تمہاری بدکرداری اور تمہارے باپ دادا کی بدکرداری ایک ساتھ“ (عیسا 65:6اور ۔(7

ہر آدمی کے کام کا خُدا کے سامنے جائزہ لیا جاتا ہے اور اُس کی وفاداری یا بے وفائی سے ریکارڈ کیا جاتا ہے۔
آسمانی کتابوں میں ہر نام کے بالمقابل، خوفناک درستگی کے ساتھ، ہر ناجائز بات، ہر خود غرضی، ہر ادھوری فرض، اور ہر پوشیدہ گناہ کے ساتھ، ہر مکروہ منافقت، آسمان کی طرف سے بھیجی گئی تنبیہات اور ملامتوں کی غفلت، وقت اور ضائع ہونے والے مواقع، اچھے یا برے کے لیے کیا گیا اثر و رسوخ، اس کے تمام دور رس نتائج کے ساتھ، یہ سب تحریری فرشتہ نے نوٹ کیا ہے۔

خدا کا قانون وہ معیار ہے جس کے ذریعے قیامت میں مردوں کے کرداروں اور زندگیوں کا جائزہ لیا جائے گا۔ دانشمند سلیمان کہتا ہے: ”خدا سے ڈرو اور اُس کے احکام پر عمل کرو۔ کیونکہ یہ ہر انسان کا فرض ہے۔ کیونکہ خدا تمام کاموں کو عدالت میں لائے گا۔ (واعظ 12:13اور ۔(14یعقوب رسول بھائیوں کو نصیحت کرتا ہے: ”ایسے انداز اور ایسے انداز میں بات کرو جس طرح آزادی کے قانون سے انصاف کیا جائے۔ (جیمز ۔(2:12جو لوگ قیامت میں اس لائق سمجھے جائیں گے وہ صالحین کے جی اٹھنے میں حصہ لیں گے۔ یسوع نے کہا: "لیکن وہ جو آنے والے زمانے اور مردوں میں سے جی اٹھنے کے لائق شمار کیے گئے ہیں... وہ فرشتوں کے برابر ہیں اور قیامت کے فرزند ہونے کے ناطے خدا کے فرزند ہیں۔" (لوقا 20:35اور ۔(36اور ایک بار پھر وہ اعلان کرتا ہے کہ ”جن لوگوں نے نیکی کی ہے وہ زندگی کے جی اُٹھنے کے لیے نکلیں گے“ (یوحنا ۔(5:29 صالح مردے اس وقت تک زندہ نہیں کیے جائیں گے جب تک کہ اس فیصلے کے بعد، جس میں وہ "زندگی کے جی اٹھنے" کے لائق سمجھے جاتے ہیں۔ اس وجہ سے جب ان کے ریکارڈ کی جانچ کی جائے گی اور ان کے مقدمات کا فیصلہ کیا جائے گا تو وہ عدالت میں ذاتی طور پر موجود نہیں ہوں گے۔

یسوع آپ کے وکیل کے طور پر ظاہر ہو گا، خدا کے سامنے آپ کی طرف سے التجا کرنے کے لیے۔ ”لیکن اگر کوئی گناہ کرتا ہے تو ہمارے پاس باپ کے پاس ایک وکیل ہے، یسوع مسیح راستباز۔“
1)یوحنا 1:2)۔ ”کیونکہ مسیح اپنے ہاتھوں سے بنائے گئے مقدس مقام میں داخل نہیں ہوا، جو حقیقی کی ایک قسم ہے، بلکہ خود آسمان میں، اب ہمارے لیے خُدا کے حضور حاضر ہونے کے لیے داخل ہوا ہے۔“
”اس لیے وہ اُن لوگوں کو بھی مکمل طور پر بچانے پر قادر ہے جو اُس کے ذریعے خُدا کے پاس آتے ہیں، ہمیشہ اُن کی شفاعت کرنے کے لیے زندہ رہتے ہیں۔“ (عبرانیوں ۔(7:35 ؛9:24
جیسے ہی ریکارڈ کی کتابیں قیامت کے وقت کھولی جاتی ہیں، ان تمام لوگوں کی زندگیوں کا جائزہ لیا جاتا ہے جو یسوع پر ایمان لائے ہیں خدا کے سامنے۔ ان کے ساتھ شروع کر رہے ہیں جو

Machine Translated by Google

سب سے پہلے زمین پر رہتے تھے، ہمارے وکیل ہر آنے والی نسل کے مقدمات پیش کرتے ہیں اور زندہ لوگوں کے مقدمات کے ساتھ بند ہوتے ہیں۔ ہر نام کا ذکر ہے اور ہر معاملے کی سختی سے چھان بین کی جاتی ہے۔ ناموں کو قبول کیا جاتا ہے اور ناموں کو مسترد کردیا جاتا ہے۔ جب کسی کے ناقابل معافی اور ناقابل معافی گناہ ہوں جو ریکارڈ کی کتابوں میں باقی رہتے ہیں، تو اس کا نام زندگی کی کتاب سے ہٹا دیا جائے گا اور اس کے اچھے کاموں کا ریکارڈ خدا کی یادگار کتاب سے مٹا دیا جائے گا۔ خداوند نے موسیٰ سے کہا، "میں اپنی کتاب سے ہر اس شخص کو مٹا دوں گا جو میرے خلاف گناہ کرے گا۔" (مثلاً ۔(32.33 اور اُس نے حزقی ایل نبی سے کہا: "لیکن اگر راست باز اپنی راستبازی سے منہ موڑ کر بدکاری کا ارتکاب کرے... راستبازی کے کام جو اُس نے کیے ہیں یاد نہیں کیے جائیں گے۔ اپنی خطا میں جو اس نے سرزد کی ہے اور اپنے گناہ میں جو اس نے کیا ہے، ان میں وہ مرے گا۔" .(Ezek. 18:24)

وہ تمام لوگ جنہوں نے اپنے گناہوں سے سچی توبہ کی ہے اور ایمان سے مسیح کے خون کو اپنے کفارہ کی قربانی کے طور پر قبول کیا ہے، آسمانی کتابوں میں ان کے نام کے ساتھ معافی چسپاں ہے۔ جیسا کہ وہ مسیح کی راستبازی کے حصہ دار بنیں گے اور ان کے کردار کو خدا کے قانون کے مطابق دیکھا جائے گا، ان کے گناہ مٹ جائیں گے اور وہ ابدی زندگی کے لائق پائے جائیں گے۔ خُداوند یسعیاہ نبی کے ذریعے اعلان کرتا ہے: "میں، میں ہی، وہ ہوں جو اپنی خاطر تمہاری خطاؤں کو مٹاتا ہوں، اور مجھے تمہارے گناہ یاد نہیں ہیں۔" (عیسیٰ ۔(43:25یسوع نے کہا: "جو غالب آئے گا وہ سفید لباس پہنے گا، اور میں اس کا نام زندگی کی کتاب سے ہرگز نہیں مٹاوں گا۔ اس کے برعکس، میں اپنے باپ اور اس کے فرشتوں کے سامنے اس کے نام کا اقرار کروں گا۔" .(Apoc

5:3)۔ "اس لیے جو کوئی آدمیوں کے سامنے میرا اقرار کرتا ہے، میں بھی اپنے آسمانی باپ کے سامنے اُس کا اقرار کروں گا۔ لیکن جو آدمیوں کے سامنے میرا انکار کرے گا، میں بھی اپنے آسمانی باپ کے سامنے اس کا انکار کروں گا۔" (متی 10:32اور 33)۔
زمینی عدالتوں کے فیصلوں میں مردوں میں ظاہر ہونے والی گہری دلچسپی صرف آسمانی عدالتوں میں دکھائی جانے والی دلچسپی کی نمائندگی کرتی ہے جب کتاب آف لائف میں لکھے گئے ناموں کا تمام زمین کے جج کے سامنے جائزہ لیا جاتا ہے۔ الہی شفاعت کرنے والا یہ التجا پیش کرتا ہے کہ ان تمام لوگوں کو جنہوں نے اس کے خون پر ایمان کے ساتھ فتح حاصل کی ہے ان کی خطاؤں کو معاف کیا جائے، انہیں ان کے ایڈنیک گھر میں بحال کیا جائے اور اس کے ساتھ "پہلی سلطنت" کے شریک وارث کے طور پر تاج پہنایا جائے۔ شیطان، ہماری نسل کو بہکانے اور دھوکہ دینے کی اپنی کوششوں میں، سوچتا تھا کہ وہ انسان کی تخلیق میں الہی منصوبہ کو ناکام بنا سکتا ہے، لیکن مسیح اب اپنے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کے لیے کہتے ہیں، گویا انسان کبھی گرا ہی نہیں تھا۔ وہ اپنے لوگوں کے لیے نہ صرف مکمل اور مکمل معافی اور جواز کی درخواست کرتا ہے، بلکہ اس کے جلال میں ایک حصہ اور اس کے تخت پر بیٹھنے کی درخواست کرتا ہے۔

جب یسوع اپنے فضل کے مضامین کے لیے التجا کر رہا ہے، شیطان ان پر خُدا کے سامنے فاسق کے طور پر الزام لگاتا ہے۔ عظیم دھوکے باز نے انہیں شکوک و شبہات کی طرف لے جانے کی کوشش کی، انہیں خدا پر بھروسہ کھو دینے، انہیں اس کی محبت سے الگ کرنے اور اس کے قانون کو توڑنے پر مجبور کرنے کی کوشش کی۔ اب وہ ان کی زندگیوں کے ریکارڈ کی طرف اشارہ کرتا ہے، کردار کے نقائص، مسیح سے تفاوت، جس نے ان کے نجات دہندہ کی بے عزتی کی ہے، ان تمام گناہوں کی طرف اشارہ کیا ہے جن کے ارتکاب کے لیے اس نے انہیں آزمایا ہے، اور ان کی وجہ سے وہ انہیں اپنی رعایا کے طور پر دعویٰ کرتا ہے۔

یسوع ان کے گناہوں کو معاف نہیں کرتا، لیکن اپنی توبہ اور ایمان کو ظاہر کرتا ہے اور، ان کے لیے معافی کا دعویٰ کرتے ہوئے، اپنے زخمی ہاتھ باپ اور مقدس فرشتوں کے سامنے اٹھاتے ہوئے کہتا ہے: "میں تمہیں نام سے جانتا ہوں۔ میں نے انہیں اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر کندہ کر رکھا ہے۔"
"خُدا کو خوش کرنے والی قربانیاں ٹوٹی ہوئی روح ہیں۔ ایک ٹوٹا ہوا اور پشیمان دل، اے خدا، آپ اسے حقیر نہیں جانیں گے۔" (زبور ۔(51:17اور اپنے لوگوں پر الزام لگانے والے کے لیے وہ اعلان کرتا ہے: ''اے شیطان، رب تجھے ملامت کرتا ہے۔ ہاں، رب، جس نے یروشلم کو چنا، تمہیں ملامت کرتا ہے۔ کیا یہ آگ سے نکالا ہوا برانڈ نہیں ہے؟" (زیک ۔(3:2مسیح اپنے وفاداروں کو اپنی راستبازی کا لباس پہنائے گا تاکہ وہ انہیں اپنے باپ کے سامنے "ایک شاندار کلیسیا کے طور پر پیش کر سکے، جس میں کوئی داغ یا شکن یا ایسی کوئی چیز نہیں" (افسیوں ۔(5:27ان کے نام باقی ہیں۔

Machine Translated by Google

زندگی کی کتاب میں درج ہے اور ان کے بارے میں لکھا ہے: ''وہ میرے ساتھ سفید لباس میں چلیں گے، کیونکہ وہ لائق ہیں'' (Apoc. 3:4)۔
اس طرح، نئے عہد کا وعدہ مکمل طور پر پورا ہو جائے گا: ”میں اُن کی بدکاریوں اور اُن کے گناہوں کو معاف کروں گا اور یاد نہیں رکھوں گا۔“ اُن دنوں اور اُس وقت، رب فرماتا ہے، اسرائیل کی بدکرداری کی تلاش کی جائے گی، اور وہ پھر نہیں ہو گی۔ یہوداہ کے گناہ، لیکن وہ پائے نہیں جائیں گے۔" (Jer. 31:34؛ 50:20)۔اُس دن خُداوند کی شاخ خوبصورتی اور جلال کی ہو گی۔ اور زمین کا پھل، اسرائیل کے بچ جانے والوں کے لیے فخر اور زینت۔ کیا صیون کے بقیہ اور یروشلم میں رہنے والے مقدس کہلائیں گے؟ وہ تمام لوگ جو یروشلم میں زندگی بھر کے لیے رجسٹرڈ ہیں۔ (یسعیٰ 4:2اور 3)۔

تحقیقاتی فیصلے کا کام اور گناہوں کو مٹانے کا کام رب کی دوسری آمد سے پہلے مکمل ہونا چاہیے۔ چونکہ مُردوں کا فیصلہ کتابوں میں لکھی ہوئی چیزوں سے ہونا ضروری ہے، اس لیے یہ ناممکن ہے کہ مردوں کے گناہوں کو عدالت کے اختتام سے پہلے مٹا دیا جائے، جہاں ان کے مقدمات کی تفتیش کی جاتی ہے۔ پطرس رسول واضح طور پر اعلان کرتا ہے کہ ایمانداروں کے گناہوں کو مٹا دیا جائے گا جب ”تازگی کا وقت آئے گا، اور وہ مسیح کو بھیجے گا جسے آپ کے لیے مقرر کیا گیا ہے، یسوع“ (اعمال 3:20)۔جب تحقیقاتی فیصلہ بند ہو جائے گا، مسیح آئے گا اور اس کا اجر اس کے پاس ہو گا کہ وہ ہر ایک کو اس کے کاموں کے مطابق دے گا۔

عام خدمت میں، اعلیٰ پادری، اسرائیل کے لیے کفارہ ادا کرنے کے بعد، باہر آ کر جماعت کو برکت دے گا۔
اس طرح، مسیح، ثالث کے طور پر اپنے کام کے اختتام پر، "دوسری بار، بغیر گناہ کے، ان لوگوں کے سامنے ظاہر ہوگا جو نجات کے لیے اس کا انتظار کرتے ہیں۔"
(Heb. 9:28)، اپنے متوقع لوگوں کو ابدی زندگی سے نوازنے کے لیے۔ جیسا کہ سردار کاہن نے مقدس جگہ سے گناہوں کو ہٹانے کے بعد، قربانی کے بکرے کے سر پر ان کا اقرار کیا، اسی طرح مسیح ان تمام گناہوں کو شیطان پر ڈالے گا، جو گناہ کا موجد اور اکسانے والا ہے۔ قربانی کا بکرا، جو اسرائیل کے گناہوں کا بوجھ اٹھاتا ہے، بھیجا گیا تھا۔

صحرا میں (لیوی 16:22)۔اس طرح، شیطان، ان تمام گناہوں کے جرم کا سامنا کرتے ہوئے جو اس نے خدا کے بندوں سے کروائے، ایک ہزار سال تک زمین تک محدود رہے گا، جو اس کے بعد ویران ہو جائے گا، بغیر باشندوں کے، اور آخر کار، اس کی کل سزا بھگتنا پڑے گی۔ ہم میں گناہ.
آگ جو تمام شریروں کو تباہ کر دے گی۔ اس طرح، نجات کا عظیم منصوبہ گناہ کے حتمی خاتمے اور ان تمام لوگوں کی نجات میں اپنی تکمیل کو پہنچے گا جو برائی کو ترک کرنے کے لیے تیار تھے۔

فیصلے کے لیے مقرر کردہ وقت، 2300دنوں کے اختتام پر، 1844میں، تحقیقات اور گناہوں کے خاتمے کا کام شروع ہوا۔ وہ تمام لوگ جنہوں نے کبھی مسیح کے نام کا دعویٰ کیا ہے اُن کو اُس کی قریبی جانچ سے گزرنا چاہیے۔ زندوں اور مُردوں دونوں کا فیصلہ "ان کے کاموں کے مطابق، کتابوں میں لکھے ہوئے کے مطابق" ہونا چاہیے۔

جن گناہوں سے توبہ نہیں ہوئی اور ترک نہیں کیا گیا ہے وہ معاف نہیں کیے جائیں گے اور ریکارڈ کی کتابوں سے مٹائے جائیں گے، لیکن وہ خدا کے دن گنہگار کے خلاف گواہی دینے کے لیے موجود رہیں گے۔ ہو سکتا ہے کہ اس نے دن کی روشنی میں یا رات کی تاریکی میں اپنی برائیاں کی ہوں، لیکن یہ اس کے سامنے کھلے اور ظاہر ہوں گے جس کے ساتھ ہمیں معاملہ کرنا ہے۔ خُدا کے فرشتوں نے ہر گناہ کا مشاہدہ کیا اور اُسے غلط ریکارڈوں میں درج کیا۔ ہو سکتا ہے کہ گناہ کو باپ، ماں، بیوی، بچوں اور ساتھیوں سے چھپایا گیا ہو، انکار کیا گیا ہو، چھپایا گیا ہو۔ خود مجرم کے علاوہ کسی کو برے کام کا ذرہ برابر بھی شبہ نہیں ہو سکتا، لیکن یہ آسمانی ذہانت کے سامنے عیاں ہے۔ اندھیری رات کی تاریکی، تمام فریبی فنون کے اسرار ابدی کے علم کی ایک سوچ کو چھپانے کے لیے کافی نہیں ہیں۔ خدا کے پاس ہر غیر منصفانہ حساب اور ہر بے ایمانی کا صحیح ریکارڈ ہے۔ وہ خدا پرستی کے ظہور سے دھوکہ نہیں کھاتا۔ وہ اپنے کردار کی تشخیص میں کوئی غلطی نہیں کرتا۔ مرد ان لوگوں کے دھوکے میں آسکتے ہیں جو دل کے فاسد ہوتے ہیں، لیکن خدا تمام بھیس میں گھس جاتا ہے اور اندرونی زندگی کو پڑھتا ہے۔

Machine Translated by Google

یہ سوچ کتنی پختہ ہے! دن بہ دن، ابدیت میں گزرتے ہوئے، یہ اپنے ریکارڈ کے حجم کو آسمانی کتابوں تک لے جاتا ہے۔ الفاظ ایک بار بولے گئے، اعمال جو ایک بار مرتکب ہوئے، اب منسوخ نہیں ہوسکتے۔ فرشتے نیکی اور بدی دونوں کو ریکارڈ کرتے ہیں۔ دنیا کا سب سے طاقتور فاتح ایک دن کے ریکارڈ کو پلٹ نہیں سکتا۔ ہمارے اعمال، ہمارے الفاظ اور یہاں تک کہ ہمارے انتہائی خفیہ محرکات سبھی خوشی یا بدقسمتی کے لیے ہماری قسمت کا فیصلہ کرنے میں کردار ادا کرتے ہیں۔ اگرچہ ہم بھول گئے ہیں، لیکن وہ اپنی گواہی کو جواز یا مذمت کے لیے دیں گے۔

جیسا کہ فوٹو گرافی میں چہرے کے خدوخال کو بے حد درستگی کے ساتھ دوبارہ پیش کیا جاتا ہے، اس لیے آسمانی کتابوں میں کردار کو ایمانداری سے بیان کیا گیا ہے۔ پھر بھی اس ریکارڈ کی طرف کتنی کم توجہ دی گئی ہے جو آسمانی مخلوق کی نگاہوں کے سامنے ہے۔ اگر ظاہری اور غیر مرئی دنیاؤں کو الگ کرنے والا پردہ ہٹا دیا جائے اور انسانوں کے بچے فرشتے پر غور کریں جو ہر قول و فعل کو ریکارڈ کر رہا ہے، جس کا قیامت میں دوبارہ سامنا کرنا پڑے گا، تو روزانہ کہی جانے والی کتنی باتیں بند ہو جائیں گی، کتنے اعمال باقی رہ جائیں گے۔ کالعدم!

فیصلے میں، ہر ہنر کے استعمال کو اچھی طرح سے جانچا جائے گا۔ ہم نے آسمان کی طرف سے ہمارے سپرد کردہ سرمائے کو کیسے استعمال کیا؟ کیا خُداوند کو ملے گا، اُس کے آنے پر، اُس کی دلچسپی کیا ہے؟ کیا ہم نے خدا کی شان اور دنیا کی نعمتوں کے لئے ہمارے سپرد کردہ دستی، جسمانی اور فکری صلاحیتوں کو بہتر بنایا ہے؟ ہم نے اپنا وقت، قلم، آواز، پیسہ اور اثر و رسوخ کیسے استعمال کیا؟ ہم نے مسیح کے لیے غریبوں، مصیبت زدوں، یتیموں یا بیواؤں کے لیے کیا کیا ہے؟ خدا نے ہمیں اپنے پاک کلام کا ذخیرہ بنایا ہے۔ ہم نے روشنی اور سچائی کے ساتھ کیا کیا ہے جو ہمیں انسانوں کو نجات کے لئے عقلمند بنانے کے لئے دیا ہے؟ مسیح میں ایمان کے محض پیشے کی کوئی قیمت نہیں ہے، بلکہ صرف کاموں سے ظاہر ہونے والی محبت ہی حقیقی شمار ہوتی ہے۔ یہ صرف محبت ہے، جنت کی نظر میں، جو کسی بھی عمل کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہے۔ جو کچھ بھی محبت میں کیا جاتا ہے، اگرچہ وہ مردوں کے خیال میں چھوٹا نظر آتا ہے، خدا کی طرف سے قبول کیا جاتا ہے اور اجروثواب حاصل ہوتا ہے۔

انسانوں کی پوشیدہ خود غرضی آسمانی کتابوں میں آشکار ہے۔
دوسروں کے لیے ادھورے فرائض، نجات دہندہ کے دعوؤں کو بھول جانے کا ریکارڈ موجود ہے۔ وہاں وہ دیکھیں گے کہ کتنی بار وقت، سوچ اور طاقت جو مسیح کا تھا شیطان کے حوالے کیا گیا تھا۔ فرشتے جو ریکارڈ جنت میں لے جاتے ہیں وہ افسوسناک ہے۔ ذہین مخلوق، جو کہ مسیح کے پیروکار ہیں، دنیاوی مال حاصل کرنے یا دنیاوی لذتوں سے لطف اندوز ہونے پر مرکوز ہیں۔ پیسہ، وقت اور طاقت نمائش اور خود غرضی میں قربان ہو جاتی ہے۔ تاہم، بہت کم ایسے لمحات ہیں جو دعا، صحیفوں کی تحقیق، روح کی تذلیل اور گناہوں کے اعتراف کے لیے وقف ہیں۔

شیطان ہمارے ذہنوں پر قبضہ کرنے کے لیے بے شمار آلات ایجاد کرتا ہے، تاکہ وہ اس کام پر توجہ نہ دیں جس سے ہمیں بہتر طور پر واقف ہونا چاہیے۔ دھوکہ دینے والا ان عظیم سچائیوں سے نفرت کرتا ہے جو کفارہ دینے والی قربانی اور ایک قادرِ مطلق ثالث کو ظاہر کرتی ہیں۔ وہ جانتا ہے کہ یہ سب کچھ یسوع اور اس کی سچائی سے ذہنوں کو ہٹانے پر منحصر ہے۔

جو لوگ نجات دہندہ کی ثالثی کے فوائد سے لطف اندوز ہونے کا ارادہ رکھتے ہیں انہیں چاہیے کہ وہ خدا کے خوف میں کامل پاکیزگی کے اپنے فرض میں کسی چیز کو رکاوٹ نہ ڈالیں۔ قیمتی گھنٹوں کو عیش و عشرت یا نفع کے حصول میں صرف کرنے کے بجائے کلمہ حق کے پرجوش اور لگن سے مطالعہ کرنا چاہیے۔ مقدس اور تحقیقاتی فیصلے کا موضوع خدا کے لوگوں کو واضح طور پر سمجھنا چاہئے۔ سب کو اپنے لیے اپنے عظیم پادری کے مقام اور کام کا علم درکار ہے۔ بصورت دیگر ان کے لیے ناممکن ہو جائے گا کہ وہ اس عقیدے پر عمل کریں جو اس وقت کے لیے ضروری ہے یا اس مقام پر فائز ہونا جس پر خدا چاہتا ہے کہ وہ اسے سنبھالیں۔ ہر فرد کو بچانے یا بچانے کے لیے ایک روح ہوتی ہے۔

Machine Translated by Google

کھو جانا. ہر ایک کو عظیم جج کا آمنے سامنے ہونا چاہیے۔ اس لیے کتنا ضروری ہے کہ ہر ایک کو کثرت سے اس پختہ منظر پر غور کرنا چاہیے جہاں عدالت بیٹھتی ہے اور کتابیں کھولی جاتی ہیں، جب، دانیال کے ساتھ، ہر فرد کو دنوں کے آخر میں اپنے حصے میں ہونا چاہیے۔

جن لوگوں نے ان موضوعات پر روشنی ڈالی ہے ان کو ان عظیم سچائیوں کی گواہی دینا ہوگی جو خدا
نے ان سے کی ہیں۔ آسمانی مقدس ان کی طرف سے مسیح کے کام کا حقیقی مرکز ہے۔ اس کا تعلق زمین پر موجود ہر جاندار سے ہے۔ ہمیں نجات کے منصوبے کی نقاب کشائی کریں، ہمیں آخری وقت تک لے جائیں اور انصاف اور گناہ کے درمیان تصادم کے فاتحانہ نتیجے کو ظاہر کریں۔ یہ انتہائی ضروری ہے کہ ہر کوئی ان معاملات کی گہرائی سے تحقیق کرے اور ہر اس شخص کو جواب دینے کے قابل ہو جو ان سے اس امید کی وضاحت کرنے کے لیے کہے جو ان میں ہے۔

آسمانی مقدس میں انسان کی طرف سے مسیح کی شفاعت نجات کے منصوبے کے لیے اتنی ہی ضروری
ہے جیسا کہ صلیب پر اس کی موت تھی۔ اپنی موت سے اس نے یہ کام شروع کیا، اور اپنے جی اٹھنے کے بعد اسے مکمل کرنے کے لیے آسمان پر چڑھ گیا۔ ایمان سے ہمیں اس کے ساتھ پردہ سے باہر داخل ہونا چاہیے "جہاں یسوع، ایک پیشوائی کے طور پر، ہمارے لیے داخل ہوا"
.(Heb. 6:20)وہاں کلوری کی روشنی منعکس ہوتی ہے۔ وہاں ہم چھٹکارے کے اسرار کے بارے میں واضح ادراک حاصل کر سکتے ہیں۔ انسان کی نجات لامحدود قیمت پر جنت تک پہنچتی ہے۔ کی گئی قربانی خدا کے قانون کی خلاف ورزی کے مکمل دعووں کے برابر ہے۔
یسوع نے باپ کے تخت کا راستہ کھولا، اور اس کی ثالثی کے ذریعے ان سب کی مخلصانہ خواہش جو ایمان کے ساتھ اس کے پاس آتے ہیں خدا کے سامنے پیش کی جا سکتی ہیں۔
"جو اپنے گناہوں کو چھپاتا ہے وہ کبھی فلاح نہیں پائے گا۔ لیکن جو اُن کا اقرار کرتا ہے اور ترک کرتا ہے اُس
پر رحم کیا جائے گا۔" .(Prov. 28:13)اگر وہ لوگ جو اپنی غلطیوں کو چھپاتے اور معاف کرتے ہیں وہ دیکھ سکتے کہ شیطان ان پر کس طرح خوش ہوتا ہے، اور وہ کس طرح مسیح اور مقدس فرشتوں کا ان کے طرز عمل سے مذاق اڑاتا ہے، وہ اپنے گناہوں کا اعتراف کرنے اور انہیں ترک کرنے میں جلدی کرتے۔ کردار کے نقائص کے ذریعے شیطان پورے دماغ پر قابو پانے کے لیے کام کرتا ہے، اور وہ جانتا ہے کہ اگر ان کی قدر کی جائے تو وہ اپنی کوشش میں کامیاب ہو گا۔ لہٰذا، وہ مسلسل مسیح کے پیروکاروں کو اپنی مہلک نفاست سے دھوکہ دینے کی کوشش کر رہا ہے کہ ان کے لیے جیتنا ناممکن ہے۔ لیکن یسوع اپنے زخمی ہاتھ اور جسم کو اپنے حق میں پیش کرتا ہے، اور اُس کی پیروی کرنے والوں کے لیے اعلان کرتا ہے: ”میرا فضل تمہارے لیے کافی ہے۔“ (II Cor. 12:9)"میرا جوا اپنے اوپر لے لو، اور مجھ سے سیکھو، کیونکہ میں نرم دل اور پست ہوں، اور تم اپنی جانوں کو آرام پاؤ گے۔ کیونکہ میرا

جوا آسان ہے، اور میرا بوجھ ہلکا ہے۔" (متی 11:29، 30)کوئی بھی آپ کے عیبوں کو لاعلاج نہ سمجھے۔ خدا ان پر قابو پانے کے لئے ایمان اور فضل عطا کرے گا۔
اب ہم کفارہ کے عظیم دن میں جی رہے ہیں۔ عام خدمت میں، جب سردار کاہن اسرائیل کے لیے کفارہ
دے رہا تھا، سب کو لوگوں میں سے کٹے جانے کے خوف سے، گناہ اور خُدا کے سامنے ذلت سے توبہ کرکے اپنی روحوں کو تکلیف دینے کی ضرورت تھی۔ اسی طرح، ان تمام لوگوں کو جن کے نام زندگی کی کتاب میں کندہ ہیں، اب، آزمائش کے وقت کے چند بقیہ دنوں میں، اپنی روحوں کو خدا کے حضور گناہ اور سچی توبہ کے لیے غمگین کرنا چاہیے۔ دل کی گہری اور ایماندار جانچ ہونی چاہیے۔ بہت سے دعویدار عیسائیوں کی طرف سے تفریح کرنے والی ہلکی اور غیر سنجیدہ روح کو ترک کر دینا چاہیے۔ ان سب کے سامنے ایک زبردست جدوجہد ہے جو غلبہ کے لیے لڑنے والے شیطانی رجحانات کو زیر کرنا چاہتے ہیں۔ تیاری کا کام انفرادی نوعیت کا ہے۔ ہم گروہوں میں محفوظ نہیں ہیں۔ ایک شخص کی پاکیزگی اور عقیدت دوسرے میں ان صفات کی ضرورت کو پورا نہیں کرتی۔ اگرچہ تمام قوموں کو خدا کے سامنے عدالت میں کھڑا ہونا ضروری ہے، پھر بھی وہ ہر فرد کے معاملے کو اتنی احتیاط اور دخول سے جانچے گا جیسے زمین پر کوئی دوسرا شخص ہی نہ ہو۔ ہر ایک کو داغ یا شکن یا اس جیسی کسی چیز کے بغیر آزمایا جانا چاہئے۔

پختہ مناظر کفارہ کے اختتامی کام سے جڑے ہوئے ہیں۔
اس میں شامل مفادات لمحہ فکریہ ہیں۔ عدالت میں اب فیصلہ ہو رہا ہے۔

Machine Translated by Google

آسمانی پناہ گاہ. چالیس سال سے زائد عرصے سے یہ کام جاری ہے۔ جلد ہی -کوئی نہیں جانتا کہ کتنی جلدی ہے -وہ زندہ رہنے کے معاملے میں آگے بڑھے گی۔ خُدا کی شاندار موجودگی سے پہلے ہماری زندگی کا جائزہ لینا چاہیے۔ اس وقت، کسی بھی دوسرے کے مقابلے میں، یہ مناسب ہے کہ ہر شخص نجات دہندہ کی انتباہ پر دھیان دے: "جاگتے رہو اور دعا کرو، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ وہ وقت کب آئے گا۔" (مرقس ۔(13:33"اور اگر تم نہ جاگے تو میں چور کی طرح تم پر آؤں گا اور تم نہیں جانو گے کہ کس گھڑی میں تم پر آؤں گا۔" (مکاشفہ ۔(3:3

تحقیقاتی فیصلے کا کام مکمل ہوا تو سب کا مقدر
زندگی یا موت کا فیصلہ ہو جائے گا۔ فیصلہ آسمان کے بادلوں میں خُداوند کے ظاہر ہونے سے پہلے ختم ہو جاتا ہے۔ مسیح، اس وقت کو دیکھتے ہوئے، مکاشفہ میں اعلان کرتا ہے: ''جو بے انصاف ہے وہ اب بھی ظالم ہی رہے گا۔ اور جو بھی گندا ہے اسے اب بھی گندا ہونا چاہیے۔ اور جو صادق ہے وہ اب بھی انصاف کرتا ہے۔ اور جو مُقدّس ہے اُسے اب بھی پاک کیا جائے۔ اور دیکھو میں جلدی آتا ہوں اور میرا اجر میرے پاس ہے کہ ہر ایک کو اس کے کام کے مطابق دوں۔ Apoc. 22:11)اور ۔(12

نیک اور بدکار اب بھی زمین پر اپنی فانی حالت میں رہ رہے ہوں گے۔ لوگ پودے لگا رہے ہوں گے اور
تعمیر کر رہے ہوں گے، کھاتے پی رہے ہوں گے، سب اس بات سے بے خبر ہوں گے کہ آخری اور اٹل فیصلہ آسمانی حرم میں سنایا جا چکا ہے۔
طوفان سے پہلے، نوح کے کشتی میں داخل ہونے کے بعد، خدا نے اسے بہت بڑی کشتی کے اندر بند کر دیا اور شریروں کو باہر چھوڑ دیا، لیکن لوگ سات دن تک، یہ نہ جانتے ہوئے کہ ان کی تباہی طے شدہ ہے، لذتوں کی محبت میں اپنی لاپرواہی کی زندگی میں جاری رہے اور ان کا مذاق اڑاتے رہے۔ آنے والے عذاب کی وارننگ نجات دہندہ نے کہا: ”ابن آدم کی آمد بھی اسی طرح ہوگی۔“ (میٹ ۔(24:39خاموشی سے، آدھی رات کو چور کی طرح کسی کا دھیان نہیں دیا گیا، فیصلہ کن گھڑی آئے گی جو ہر ایک کی تقدیر کے تعین کی نشان دہی کرے گی، مجرم مردوں کو رحم کی پیشکش کی آخری واپسی ہوگی۔

"اس لیے دیکھو... ایسا نہ ہو کہ وہ غیر متوقع طور پر آئے اور تمہیں سوتے ہوئے پائے۔"
(مرقس 13:35اور ۔(36خطرناک ہے ان لوگوں کی حالت جو دیکھتے دیکھتے تھک کر دنیا کی پرکشش مقامات کا رخ کرتے ہیں۔ جب کہ کاروباری آدمی نفع کے حصول میں مگن ہے، جب کہ لذت کا عاشق اپنی خواہشات کی تسکین کے لیے کوشاں ہے، جب کہ فیشن کا غلام اپنے آپ کو سنوار رہا ہے، شاید وہ وقت ہو جب تمام زمین کا قاضی یہ جملہ سنائے: "آپ کا وزن توازن میں تھا اور آپ کو ضرورت مند پایا گیا۔"

(ڈین ۔(5:27

Machine Translated by Google

باب 29

برائی کی اصل

بہت سے لوگوں کے لیے، گناہ کی ابتدا اور اس کے وجود کی وجہ بڑی پریشانی کا باعث ہے۔ وہ برائی کے کام کو بدقسمتی اور ویرانی کے خوفناک نتائج کے ساتھ دیکھتے ہیں اور سوال کرتے ہیں کہ یہ سب کچھ ایک ایسی ہستی کی حکمرانی میں کیسے ہو سکتا ہے جو حکمت، طاقت اور محبت میں لامحدود ہے۔ یہ ایک معمہ ہے جس کی وہ وضاحت نہیں پا سکتے۔ اور، اپنی بے یقینی اور شک میں، وہ خدا کے کلام میں پوری طرح سے نازل شدہ سچائیوں سے اندھے ہیں، جو نجات کے لیے ضروری ہیں۔ ایسے لوگ ہیں جو گناہ کے وجود کے بارے میں اپنی تحقیقات میں اس بات کی تحقیق کرنے کی کوشش کرتے ہیں جسے خدا نے کبھی ظاہر نہیں کیا۔ اس لیے انہیں اپنی مشکلات کا کوئی حل نظر نہیں آتا۔ جو لوگ شکوک و شبہات کی طرف راغب ہوتے ہیں وہ مقدس تحریروں کے الفاظ کو رد کرنے کے بہانے کے طور پر اس سے چمٹے رہتے ہیں۔ دوسرے، تاہم، برائی کے عظیم مسئلے کے بارے میں تسلی بخش تفہیم حاصل کرنے میں ناکام رہتے ہیں کیونکہ روایت اور غلط تشریح نے خدا کے کردار، اس کی حکومت کی نوعیت، اور گناہ سے نمٹنے کے اصولوں سے متعلق کلام پاک کی تعلیم کو دھندلا دیا ہے۔

گناہ کی ابتداء کو اس طرح بیان کرنا ناممکن ہے کہ اس کے وجود کی وجوہات فراہم کی جائیں۔ تاہم، اس کی اصل اور اس کے آخری مزاج کے سلسلے میں کافی سمجھا جا سکتا ہے، تاکہ برائی کے ساتھ اس کے تمام معاملات میں خدا کا انصاف اور احسان پوری طرح ظاہر ہو۔ صحیفوں میں اس سے زیادہ واضح طور پر کچھ نہیں سکھایا گیا ہے کہ خدا کسی بھی طرح گناہ کے داخلے کا ذمہ دار نہیں تھا۔ اور یہ کہ بغاوت کی بغاوت کا موقع فراہم کرنے کے لئے خدائی فضل کی کوئی من مانی واپسی نہیں تھی، اور نہ ہی خدائی حکومت میں کوئی کمی تھی۔ گناہ ایک گھسنے والا ہے جس کی موجودگی کی کوئی وجہ نہیں بتائی جا سکتی۔ یہ پراسرار اور ناقابل فہم ہے۔ اسے معاف کرنا اس کا دفاع کرنے کے مترادف ہے۔ اگر اس کے ظہور کے لیے کوئی عذر تلاش کیا جائے یا اس کے وجود کی وجہ بتا دی جائے تو یہ گناہ نہیں ہو گا۔ ہمارے گناہ کی صرف وہی تعریف ہے جو خدا کے کلام میں دی گئی ہے، یعنی: "قانون توڑنا"۔ وہ محبت کے عظیم قانون کے ساتھ جنگ میں ایک اصول کا عمل ہے، جو خدائی حکومت کی بنیاد ہے۔

برائی کے دخول سے پہلے، پوری کائنات میں امن اور خوشی تھی۔ ہر چیز خالق کی مرضی کے مطابق تھی۔ خدا کے لیے محبت اعلیٰ تھی اور ایک دوسرے سے محبت غیر جانبداری تھی۔ مسیح، کلام، خدا کا اکلوتا بیٹا، ابدی باپ کے ساتھ ایک تھا -فطرت، کردار اور مقصد میں -پوری کائنات میں واحد ہستی جو خدا کے تمام مشورے اور مقاصد میں داخل ہو سکتی ہے۔

مسیح کے ذریعے، باپ نے تمام آسمانی مخلوقات کی تخلیق میں کام کیا۔ "اُسی میں وہ تمام چیزیں پیدا کی گئیں جو آسمانوں میں ہیں... چاہے تخت ہوں، یا سلطنتیں، یا سلطنتیں، یا طاقتیں (کرنسی ۔(1:16مسیح کے ساتھ ساتھ باپ کے لیے، تمام آسمانی وفاداری وقف کر دی گئی ہے۔

جیسا کہ محبت کا قانون خدا کی حکومت کی بنیاد ہے، تمام مخلوقات کی خوشی اس کے عدل کے عظیم اصولوں کے ساتھ کامل ہم آہنگی پر منحصر ہے۔ خُدا اپنی تمام مخلوقات سے محبت بھری خدمت چاہتا ہے —وہ خراج جو اس کے کردار کی ذہین تعریف سے پیدا ہوتا ہے۔ وہ جبری فرمانبرداری سے خوش نہیں ہوتا، اور ہر ایک کو آزاد مرضی دیتا ہے تاکہ وہ اس کی رضاکارانہ خدمت کر سکیں۔ البتہ کوئی تھا جس نے اس آزادی کو خراب کرنے کو ترجیح دی۔ گناہ اس کے ساتھ شروع ہوا جسے، مسیح کے بعد، خدا کی طرف سے سب سے زیادہ عزت دی گئی تھی، اور آسمان کے باشندوں میں طاقت اور جلال میں سب سے زیادہ تھا۔ اس کے زوال سے پہلے، لوسیفر

Machine Translated by Google

وہ ڈھکنے والے کروبی فرشتوں میں سے پہلا، مقدس اور بے عیب تھا۔ "خداوند یہوواہ یوں فرماتا ہے: تُو پیمائش کرنے والا، حکمت سے معمور اور خوبصورتی میں کامل ہے۔ تُو عدن، خُدا کے باغ میں تھا، ہر قیمتی پتھر تیرا ڈھانپنا تھا۔" "تم حفاظت کے لیے مسح کیے گئے ایک کروبی تھے، اور میں نے تمہیں قائم کیا؛ خدا کے مقدس پہاڑ پر تم تھے، آگ کے پتھروں کے درمیان تم چلتے تھے، تم اپنی راہوں میں کامل تھے، جس دن سے تم پیدا ہوئے، اس دن تک جب تک کہ تم ظلم نہ ہو۔ تم میں پایا۔" (حزقی ۔28:12-15)

لوسیفر خدا کے حق میں رہ سکتا تھا، پورے فرشتہ میزبان کی طرف سے پیار اور عزت کرتا تھا، دوسروں کو برکت دینے اور اپنے خالق کی تمجید کرنے کے لیے اپنی عمدہ صلاحیتوں کا استعمال کر سکتا تھا۔ لیکن، نبی کہتے ہیں: "تیرے دل کو تیرے حسن کی وجہ سے بلند کیا گیا، تو نے اپنی چمک کی وجہ سے اپنی حکمت کو بگاڑ دیا۔" .(Ezek. 28:17)آہستہ آہستہ، لوسیفر خود کو سربلندی کی خواہش میں مبتلا کرنے آیا۔ "آپ اپنے دل کی قدر کرتے ہیں گویا یہ خدا کا دل ہے۔" "اور تم نے کہا... میں اپنے تخت کو خدا کے ستاروں سے بلند کروں گا، اور میں جماعت کے پہاڑ پر بیٹھوں گا... میں سب سے اونچے بادلوں کے اوپر چڑھوں گا، اور میں سب سے اعلیٰ کی طرح ہوں گا۔" (حزقی ؛28:6عیسیٰ 14:13اور ۔(14اپنی مخلوق کے پیار اور وفاداری میں خدا کو اعلیٰ بنانے کی کوشش کرنے کے بجائے، یہ لوسیفر کی ذہین کوشش تھی کہ وہ اپنے لیے ان کی خدمت اور خراج تحسین حاصل کرے۔

اس اعزاز کی خواہش کرتے ہوئے جو لامحدود باپ نے اپنے بیٹے کو عطا کیا تھا، اس فرشتہ شہزادے نے اس طاقت کی خواہش کی جو مسیح کا خصوصی اختیار تھا۔
تمام آسمان خالق کے جلال کو ظاہر کرنے اور اس کی حمد کا اعلان کرنے میں خوش ہوئے۔
اور جب کہ خُدا کو اس طرح عزت دی گئی، سب امن اور خوشی تھی۔ لیکن اب ایک متضاد نوٹ نے آسمانی ہم آہنگی کو مایوس کردیا۔ خود کی خدمت اور سربلندی نے، خالق کے منصوبے کے برخلاف، ذہنوں میں ایسی بُری نصیحتیں پیدا کیں جن کے لیے خدا کی شان سب سے زیادہ تھی۔ آسمانی کونسلوں نے لوسیفر سے اپیل کی۔ خدا کے بیٹے نے اس کے سامنے خالق کی عظمت، اچھائی اور انصاف، اور اس کے قانون کی مقدس اور غیر متغیر فطرت پیش کی۔ خدا نے خود آسمان کا حکم قائم کیا تھا۔ اور، اس سے منہ موڑ کر، لوسیفر اپنے خالق کی بے عزتی کرے گا، اپنے اوپر تباہی لائے گا۔ لیکن لامحدود محبت اور رحم کے ساتھ دی گئی وارننگ نے صرف مزاحمت کا جذبہ بیدار کیا۔

لوسیفر نے مسیح کے تئیں حسد کو غالب آنے دیا، اور وہ مزید پرعزم ہو گیا۔

اپنی شان میں غرور نے بالادستی کی خواہش کو ہوا دی۔ لوسیفر کو دیئے گئے اعلیٰ اعزازات کو خدا کی طرف سے تحفہ کے طور پر سراہا نہیں گیا تھا، اور خالق کے تئیں شکرگزار نہیں ہوا تھا۔ اس نے اپنی چمک اور سربلندی میں فخر کیا، اور خدا کے برابر ہونے کی تمنا کی۔ وہ آسمانی میزبان کی طرف سے پیار اور عزت کرتا تھا۔

فرشتے اس کے حکم پر عمل کرنے میں خوش تھے، اور وہ ان سب سے بڑھ کر حکمت اور جلال کا لباس پہنا ہوا تھا۔ تاہم، خدا کا بیٹا آسمان کا تسلیم شدہ خود مختار تھا، جو باپ کے ساتھ طاقت اور اختیار میں تھا۔

طاقتور فرشتے نے سوال کیا: "مسیح کو کیوں بالادستی حاصل کرنی چاہئے؟ اس طرح وہ لوسیفر سے اوپر کیوں عزت کرتا ہے؟"
خدا کی فوری موجودگی میں اپنی جگہ چھوڑ کر، لوسیفر فرشتوں کے درمیان عدم اطمینان کی روح پھیلانے کے لیے نکلا۔ پراسرار رازداری کے تحت کام کرتے ہوئے اور کچھ عرصے کے لیے اپنے حقیقی مقصد کو خدا کی تعظیم کے تحت چھپاتے ہوئے، اس نے ان قوانین کے خلاف عدم اطمینان پیدا کرنے کی کوشش کی جو آسمانی مخلوقات پر حکومت کرتے ہیں، یہ تجویز کرتے ہیں کہ وہ ان پر غیر ضروری پابندیاں عائد کرتے ہیں۔ ان کو ایک مقدس فطرت سے تشکیل دینے پر غور کرتے ہوئے، اس نے اصرار کیا کہ فرشتوں کو اپنی مرضی کے حکم کی تعمیل کرنی چاہیے۔ اس نے خود سے ہمدردی حاصل کرنے کی کوشش کی، یہ اعلان کرتے ہوئے کہ خدا نے مسیح کو اعلیٰ اعزاز عطا کرکے اس کے ساتھ غیر منصفانہ سلوک کیا ہے۔ اس نے برقرار رکھا کہ زیادہ طاقت اور عزت کی آرزو میں، اس نے خود سربلندی کا خیال نہیں رکھا، بلکہ اس نے تمام آسمانی باشندوں کے لیے آزادی حاصل کرنے کی کوشش کی، تاکہ اس کے ذریعے وہ وجود کی اعلیٰ حالت حاصل کر سکیں۔

Machine Translated by Google

خدا نے اپنی عظیم رحمت میں لوسیفر کو طویل عرصے تک برداشت کیا۔ جب اس نے پہلی بار عدم اطمینان کا جذبہ پیدا کیا تو اسے فوری طور پر اس کے اعلیٰ عہدے سے ہٹایا نہیں گیا تھا، اور نہ ہی جب اس نے وفادار فرشتوں کے سامنے اپنے جھوٹے دعوے پیش کرنا شروع کیے تھے۔ ایک لمبے عرصے تک انہیں جنت میں رکھا گیا، بار بار توبہ و استغفار کی شرط پر معافی کی پیشکش کی گئی۔ اسے اپنی غلطی پر قائل کرنے کی کوششیں جو صرف لامحدود محبت اور حکمت ہی وضع کر سکتی تھیں۔ جنت میں عدم اطمینان کی روح کبھی معلوم نہیں تھی۔ وہ اپنے جذبات کی اصل نوعیت کو نہیں سمجھ سکا۔ لیکن لوسیفر کو یہ دکھایا گیا کہ اس کی ناراضگی کی کوئی وجہ نہیں تھی، وہ اس بات پر قائل تھا کہ وہ غلطی پر تھا، کہ خدائی دعوے درست تھے، اور اسے تمام آسمانوں کے سامنے انہیں تسلیم کرنا چاہیے۔ . اس وقت اس نے ابھی تک خدا سے اپنی بیعت کو مکمل طور پر ترک نہیں کیا تھا۔ اگرچہ اس نے کروب کو ڈھانپنے کی حیثیت سے اپنا عہدہ کھو دیا تھا، پھر بھی اگر وہ خدا کی طرف لوٹنے پر آمادہ ہوتا، خالق کی حکمت کو پہچانتا اور اس کے عظیم منصوبے میں اس کے لیے مقرر کردہ جگہ کو پُر کرنے پر راضی ہوتا، تو اسے اپنے عہدے پر بحال کر دیا جاتا۔ . لیکن غرور نے اسے سر تسلیم خم کرنے سے روک دیا۔

اس نے مستقل طور پر اپنے طرز عمل کا دفاع کیا، اس مقدمے کی التجا کی کہ توبہ کی ضرورت نہیں ہے، اور پھر اپنے خالق کے خلاف بڑے تنازعہ میں پوری طرح سے ڈوب گیا۔

اس کے مراعات یافتہ ذہن کی تمام صلاحیتیں اس وقت فریب کے کام میں لگ گئیں، تاکہ ان فرشتوں کی ہمدردی حاصل کی جا سکے جو اس کے حکم میں تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ مسیح نے اس برگزیدہ فرشتے کو متنبہ کیا اور نصیحت کی تھی اپنے غدارانہ عزائم کی تکمیل کے لیے مسخ کر دی گئی۔ ان لوگوں کے لیے جن کے انتہائی اعتماد نے انہیں اپنے قریب سے باندھ رکھا تھا، شیطان نے اس بات کی نمائندگی کی کہ اس کے ساتھ ناانصافی کی گئی تھی، دلیل دی کہ اس کے عہدے کا احترام نہیں کیا گیا تھا، اور اس کی آزادی سلب کی گئی تھی۔ مسیح کے الفاظ میں ملاوٹ کرنے سے، اس نے تعصب اور صریح جھوٹ کی طرف بڑھتے ہوئے، خدا کے بیٹے پر الزام لگایا کہ وہ اسے آسمان کے باشندوں کے سامنے ذلیل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور ان تمام لوگوں کو جن کو وہ اپنی طرف متوجہ نہ کر سکا اور اس کی طرف متوجہ نہ ہو سکا، اس نے مفادات سے لاتعلقی کا الزام لگایا۔ آسمانی مخلوق وہی کام جو وہ خود کر رہا تھا، اس نے ان لوگوں پر ڈالا جو خدا کے وفادار رہے۔ اور اس پر خدا کی طرف سے ناانصافی کے الزام کا دفاع کرنے کے لیے، اس نے خالق کے قول و فعل میں تحریف کا استعمال کیا۔ خدائی مقاصد کے بارے میں باریک دلائل کے ذریعے فرشتوں کو الجھن میں ڈالنا اس کا حربہ تھا۔ ہر وہ چیز جو سادہ تھی اس نے اسرار سے گھرا ہوا تھا، اور چالاک کج روی کے ذریعے اس نے یہوواہ کے واضح ترین بیانات پر شک کیا۔ اس کے اعلیٰ مقام نے، خدائی انتظامیہ کے ساتھ اس طرح کے گہرے تعلق میں، اس کے دلائل کو بڑی طاقت بخشی، اور بہت سے لوگوں کو آسمانی اتھارٹی کے خلاف بغاوت میں اس کے ساتھ شامل ہونے پر آمادہ کیا گیا۔

خُدا نے، اپنی حکمت میں، شیطان کو اُس وقت تک اپنا کام جاری رکھنے کی اجازت دی جب تک کہ عدم اطمینان کا جذبہ فعال بغاوت میں پک نہ جائے۔ یہ اس کے منصوبوں کو مکمل طور پر تیار کرنے کے لئے ضروری تھا، تاکہ اس کی اصل فطرت اور رجحان سب کو نظر آئے۔ ایک مسح شدہ کروبی کے طور پر، لوسیفر کو بہت بلند کیا گیا تھا؛ آسمانی مخلوقات سے بہت پیار کرتے تھے، ان پر اس کا اثر بہت مضبوط تھا۔ خُدا کی حکومت میں نہ صرف آسمان کے باشندے شامل تھے، بلکہ اُن تمام جہانوں کے جو اُس نے پیدا کیے تھے۔ اور شیطان نے سوچا کہ اگر وہ آسمان کے فرشتوں کو بغاوت کی طرف لے جا سکتا ہے، تو وہ دوسری دنیا کے لیے بھی ایسا کر سکتا ہے۔ اپنے مقاصد کے حصول کو یقینی بنانے کے لیے اس نے چالاکی کے ساتھ معاملے کا اپنا پہلو پیش کیا، نفاست اور دھوکہ دہی سے کام لیا۔ دھوکہ دینے کی اس کی طاقت بہت زیادہ تھی۔ اور باطل کے لبادے میں بھیس بدل کر فائدہ حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ یہاں تک کہ وفادار فرشتے بھی اُس کے کردار کو پوری طرح نہیں جان سکتے تھے، یا یہ نہیں دیکھ سکتے تھے کہ اُس کا کام کہاں جا رہا ہے۔

Machine Translated by Google

شیطان کو بہت عزت دی گئی تھی اور اس کے تمام اعمال اس قدر اسرار میں ڈوبے ہوئے تھے کہ فرشتوں کے سامنے اس کے کام کی اصل نوعیت کو ظاہر کرنا مشکل تھا۔ اس سے پہلے کہ یہ مکمل طور پر ترقی کر لیتا، گناہ اپنی حقیقی بدنیتی میں ظاہر نہیں ہوتا تھا۔ اس وقت تک یہ خدا کی کائنات میں نہیں ہوا تھا، اور مقدس مخلوقات کو اس کی فطرت اور کج روی کا کوئی تصور نہیں تھا۔ وہ الٰہی قانون کو ایک طرف رکھنے کے نتیجے میں ہونے والے سنگین نتائج کو نہیں جان سکتے تھے۔ شیطان نے شروع میں اپنے کام کو خُدا کی وفاداری کے چالاک پیشے کے تحت چھپایا تھا۔ اس نے دعویٰ کیا کہ اس نے خدا کی عزت، اس کی حکومت کے استحکام، اور تمام آسمانی باشندوں کی بھلائی کو فروغ دینے کی کوشش کی۔ اس کے حکم کے تحت فرشتوں کی روحوں میں عدم اطمینان پیدا کرتے ہوئے، اس نے چالاکی سے یہ ظاہر کیا کہ وہ اس کی تلاش میں ہے۔ عدم اطمینان کو دور کرنے کے لئے. جب اس نے اصرار کیا کہ خدا کی حکومت کے حکم اور قوانین میں تبدیلیاں کی جانی چاہئیں تو یہ اس بنیاد پر تھا کہ وہ جنت میں ہم آہنگی کے تحفظ کے لیے ضروری ہیں۔

گناہ کے ساتھ اپنے معاملات میں، خُدا صرف انصاف اور سچائی کا استعمال کر سکتا ہے۔
شیطان استعمال کر سکتا ہے جو خدا استعمال نہیں کرے گا: چاپلوسی اور دھوکہ دہی۔ دشمن نے خدا کے کلام کو جھوٹا ثابت کرنے کی کوشش کی تھی اور فرشتوں کے سامنے اس کی حکومت کے منصوبے کی جھوٹی نمائندگی کی تھی، یہ کہتے ہوئے کہ خداوند آسمان کے باشندوں کے لیے قوانین اور قوانین کو جاری کرنے میں منصفانہ نہیں ہے۔ کہ وہ اپنی مخلوق سے اطاعت اور فرمانبرداری کا مطالبہ کرتے ہوئے صرف اپنے آپ کو سربلند کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ لہٰذا آسمان کے باشندوں اور تمام مخلوقات کے سامنے یہ ظاہر ہونا چاہیے کہ خدا کی حکومت عادل ہے اور اس کا قانون کامل ہے۔ شیطان نے یہ ظاہر کر دیا تھا کہ وہ کائنات کی بھلائی کو فروغ دینا چاہتا ہے۔ غاصب کا اصل کردار اور اس کا اصل مقصد سب کو سمجھنا چاہیے۔

شیطان نے آسمان میں اس کے اپنے رویے کی وجہ سے خدا کے قانون اور حکومت کو اختلاف قرار دیا۔ انہوں نے اعلان کیا کہ تمام برائیاں خدائی انتظامیہ کا نتیجہ ہیں۔ اس نے دلیل دی کہ اس کا مقصد یہوواہ کے قوانین کو بہتر بنانا تھا۔

اس لیے اس کے لیے ضروری تھا کہ وہ اپنے دعوؤں کی نوعیت اور اس کی مبینہ تبدیلیوں کے اثرات کو ظاہر کرے۔ اس کا اپنا کام اس کی مذمت کرے۔
شیطان نے شروع سے دعویٰ کیا کہ وہ بغاوت میں نہیں تھا۔ پوری کائنات کو دھوکے باز کی نقاب کشائی کو دیکھنا چاہئے۔

یہاں تک کہ جب یہ فیصلہ کیا گیا کہ وہ مزید جنت میں نہیں رہ سکتا، لامحدود حکمت نے شیطان کو تباہ نہیں کیا۔ چونکہ صرف محبت بھری خدمت ہی خدا کے لیے قابل قبول ہو سکتی ہے، اس لیے اس کی مخلوقات کی وفاداری اس کے انصاف اور احسان کے یقین پر قائم ہونی چاہیے۔ آسمان اور دوسری دنیا کے باشندے، گناہ کی نوعیت یا نتائج کو سمجھنے کے لیے تیار نہیں تھے، اس وقت شیطان کی حتمی تباہی میں خدا کے انصاف اور رحم کو سمجھ نہیں سکتے تھے۔

اگر وہ فوری طور پر وجود سے مٹا دیا جاتا تو وہ محبت سے زیادہ خوف سے خدا کی خدمت کرتے۔ دھوکے باز کا اثر پوری طرح سے ختم نہیں ہوتا اور نہ ہی بغاوت کا جذبہ مکمل طور پر ختم ہوتا۔ خدا برائی کو مکمل طور پر بالغ ہونے کی اجازت دے گا۔ لامتناہی صدیوں میں پوری کائنات کی بھلائی کے لیے، شیطان کو اپنے اصولوں کو مزید مکمل طور پر تیار کرنا چاہیے، تاکہ حکومت الٰہی کے خلاف اس کے الزامات کو تمام مخلوق اپنی حقیقی روشنی میں دیکھ سکے۔ تاکہ خدا کا انصاف اور رحم اور اس کے قانون کی تبدیلی ہمیشہ کے لیے ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر ہو جائے۔

شیطان کی سرکشی تمام عمر کے لیے پوری کائنات کے لیے ایک سبق، فطرت اور گناہ کے خوفناک نتائج کی دائمی گواہی کے لیے ہونی تھی۔
شیطان کی حکمرانی کے نتائج، انسانوں اور فرشتوں دونوں پر اس کے اثرات، الٰہی اختیار کو ایک طرف رکھنے کا نتیجہ ظاہر کریں گے۔ وہ اس بات کی تصدیق کریں گے کہ تمام مخلوقات کی فلاح و بہبود کا انحصار خدا کی حکومت اور اس کے قانون کے وجود پر ہے۔ اس طرح بغاوت کے ہولناک تجربے کی کہانی

Machine Translated by Google

یہ تمام مقدس ذہانتوں کے لیے ایک دائمی حفاظت ہونا چاہیے، انھیں جرم کی نوعیت کے دھوکے میں آنے سے روکنا، اور انھیں گناہ کرنے اور اس کی سزا بھگتنے سے بچانا چاہیے۔

جب تک کہ جنت میں تنازعہ ختم نہیں ہوا، عظیم غاصب خود کو درست ثابت کرتا رہا۔
جب یہ اعلان کیا گیا کہ اسے اور اس کے تمام ہمدردوں کو خوشی کے آسمانی ٹھکانوں سے نکال دیا جائے گا، باغی رہنما نے دلیری سے خالق کے قانون کی توہین کا اعلان کیا۔ اس نے اپنے دعوے کو دہرایا کہ فرشتوں کو قابو میں رکھنے کی ضرورت نہیں ہے، لیکن انہیں ان کی اپنی مرضی کی پیروی کرنے کے لیے آزاد چھوڑ دیا جانا چاہیے، جو ہمیشہ ان کی راہنمائی کرے گا۔ اس نے الٰہی قوانین کو اپنی آزادی پر پابندی قرار دیتے ہوئے اس کی مذمت کی اور کہا کہ اس کا مقصد قانون کی تنسیخ کو حاصل کرنا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس پابندی سے آزاد ہو کر آسمانی میزبان ایک اعلیٰ اور شاندار وجودی حالت تک پہنچ سکتے ہیں۔

مشترکہ رضامندی سے شیطان اور اس کے میزبان نے اپنی بغاوت کا الزام مکمل طور پر مسیح پر ڈال دیا، یہ اعلان کرتے ہوئے کہ اگر ان پر الزام نہ لگایا جاتا تو وہ زندہ نہ ہوتے۔ اس طرح، اپنی بے وفائی پر اٹل اور نافرمان، خدا کی حکومت کا تختہ الٹنے کے لیے بے سود کوشش کرتے ہوئے، توہین رسالت کے ساتھ احتجاج کرتے ہوئے کہ وہ ایک جابرانہ طاقت کے بے گناہ شکار ہوئے ہیں، باغی اور اس کے ہمدردوں کو آخر کار جنت سے نکال دیا گیا۔

وہی جذبہ جس نے جنت میں بغاوت کو جنم دیا تھا وہ اب بھی زمین پر بغاوت کرتا ہے۔ شیطان نے انسانوں کے بارے میں وہی پالیسی اپنائی ہے جو فرشتوں کے بارے میں ہے۔ اس کی روح اب نافرمانی کے بچوں پر راج کرتی ہے۔ اس کی مثال کی پیروی کرتے ہوئے، مرد خدا کے قانون کے نفاذ کو توڑنا چاہتے ہیں اور اس کے مقدس احکام کی خلاف ورزی کے ذریعے آزادی کا وعدہ کرتے ہیں۔ گناہ کی ملامت اب بھی نفرت اور مزاحمت کے جذبے کو بیدار کرتی ہے۔ جب الٰہی انتباہی پیغامات ضمیر سے مخاطب ہوتے ہیں، تو شیطان انسانوں کو اپنے آپ کو درست ثابت کرنے اور دوسروں سے ان کے گناہ بھرے طریقوں کے لیے ہمدردی حاصل کرنے کی رہنمائی کرتا ہے۔ وہ اپنی غلطیوں کو سدھارنے کے بجائے ان کو ملامت کرنے والے سے ناراض ہو جاتے ہیں، گویا وہ مشکل کا سبب ہے۔ راستباز ہابیل کے زمانے سے لے کر ہمارے زمانے تک، ایسی روح ہے جو گناہ کی مذمت کرنے کی ہمت کرنے والوں پر ظاہر ہوتی رہی ہے۔

الٰہی کردار کی اسی تحریف سے جو اس نے آسمان میں استعمال کیا تھا، جس کی وجہ سے خُداوند کو غاصب اور غاصب کے طور پر دیکھا گیا، شیطان نے انسانوں کو گناہ پر آمادہ کیا۔ اور اپنے مقصد میں کامیاب ہونے کے بعد، اس نے اعلان کیا کہ خدا کی غیر منصفانہ پابندیاں انسان کے زوال کا باعث بنی ہیں، جس طرح انہوں نے خود اس کی بغاوت کو جنم دیا ہے۔

لیکن ازلی خود اپنے کردار کا اعلان کرتا ہے: "یہوواہ، خداوند، ایک رحم کرنے والا اور رحم کرنے والا خدا، غصہ کرنے میں دھیما اور شفقت اور سچائی میں بہت زیادہ، ہزاروں کی تعداد میں شفقت رکھنے والا، بدکاری اور خطا اور گناہ کو معاف کرنے والا؛ جو مجرم کو نہیں سمجھتا۔ بے گناہ." (مثلاً 34:6اور ۔(7

شیطان کو آسمان سے نکال کر، خدا نے اپنی راستبازی کا اعلان کیا اور اپنے تخت کی عزت کو برقرار رکھا۔ لیکن جب انسان نے اس مرتد روح کے فریب میں مبتلا ہو کر گناہ کیا، تو خُدا نے اپنے اکلوتے بیٹے کو گرنے والی نسل کے لیے مرنے کے لیے پیش کر کے اپنی محبت کا ثبوت دیا۔ خدا کا کردار کفارہ میں ظاہر ہوتا ہے۔ صلیب کی طاقتور دلیل پوری کائنات کو ظاہر کرتی ہے کہ گناہ کا راستہ، جو لوسیفر نے چنا تھا، کبھی بھی خدائی حکومت سے منسوب نہیں ہو سکتا۔

نجات دہندہ کی زمینی وزارت کے دوران مسیح اور شیطان کے درمیان تنازعہ میں، عظیم دھوکے باز کے کردار کو بے نقاب کیا گیا تھا۔ کوئی بھی چیز شیطان کو آسمانی فرشتوں اور پوری وفادار کائنات کی محبتوں سے اتنی مؤثر طریقے سے ختم نہیں کر سکتی تھی جیسا کہ دنیا کے نجات دہندہ کے خلاف اس کی ظالمانہ جدوجہد تھی۔ اس کے مفروضے کی بے باک توہین جس سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ مسیح اسے خراج عقیدت پیش کرے، اسے پہاڑ کی چوٹی اور ہیکل کی چوٹی تک لے جانے میں اس کی بیکار دلیری، وہ بدنیتی پر مبنی ارادہ جو اس سے ظاہر ہوا۔

Machine Translated by Google

اس بات پر اصرار کہ ہمارے رب نے اپنے آپ کو عمودی اونچائی سے پھینک دیا، ناقابل تسخیر بدنیتی جس نے جگہ جگہ اس پر حملہ کیا، پادریوں اور لوگوں کے دلوں کو اس کی محبت کو مسترد کرنے کے لیے ابھارا، اور آخری پکار: "اسے مصلوب کرو، مصلوب کرو" -تمام اس نے کائنات کی حیرت اور غصے کو جنم دیا۔

یہ شیطان ہی تھا جس نے دنیا کو مسیح کو مسترد کرنے پر اکسایا۔ برائی کے شہزادے نے یسوع کو تباہ کرنے کے لیے اپنی پوری طاقت اور بصیرت کا استعمال کیا۔ کیونکہ اس نے دیکھا کہ نجات دہندہ کی رحمت اور محبت، اس کی شفقت اور نرم مٹھاس، دنیا کے سامنے خدا کے کردار کی نمائندگی کر رہی تھی۔ شیطان نے ابنِ آدم کے ہر بیان کی مخالفت کی، اور اُس نے نجات دہندہ کی زندگی کو مصائب اور دکھ سے بھرنے کے لیے اپنے ایجنٹوں کے طور پر مردوں کو ملازمت دی۔ وہ نفاست اور جھوٹ جس کے ذریعے اس نے یسوع کے کام کو شرمندہ کرنے کی کوشش کی، نافرمانی کے بچوں سے صریح نفرت، اس کے خلاف اس کے ظالمانہ الزامات جس کی زندگی بے مثال نیکیوں میں سے ایک تھی، یہ سب بدلہ لینے کی گہری خواہش سے آگے بڑھے۔ حسد اور بغض، نفرت اور انتقام کی دبی ہوئی آگ کلوری پر خُدا کے بیٹے کے خلاف بھڑک اٹھی، جب کہ تمام آسمان خاموشی سے یہ منظر دیکھتا رہا۔

جب عظیم قربانی مکمل ہو گئی، مسیح آسمان پر چڑھ گیا، فرشتوں کی عبادت سے انکار کرتے ہوئے یہاں تک کہ اس نے یہ درخواست پیش کی: "میں چاہتا ہوں کہ جہاں میں ہوں، وہ بھی ہوں جہاں میں ہوں"۔ (یوحنا 17:24)۔ پھر بے مثال محبت اور طاقت کے ساتھ باپ کے تخت سے جواب آیا: "اور خدا کے تمام فرشتے اس کی عبادت کریں۔"

(عبرانیوں 1:6)۔ یسوع پر کوئی داغ نہیں لگا۔ اس کی ذلت ختم ہو گئی، اس کی قربانی ختم ہو گئی، اور تمام ناموں سے بڑھ کر ایک نام اسے دیا گیا۔
اب شیطان کا جرم بغیر کسی عذر کے ظاہر کیا گیا۔ اس نے جھوٹے اور قاتل کے طور پر اپنا اصل کردار ظاہر کیا تھا۔
وہی جذبہ جس کے ساتھ اس نے انسانوں کے بچوں پر حکومت کی تھی جو اس کے ماتحت تھے، وہ ظاہر تھا، جسے وہ ظاہر کرتا اگر اسے جنت کے باشندوں پر قابو پانے کی اجازت ہوتی۔ اور بلندی. تاہم جو دیکھا گیا وہ انحطاط اور غلامی تھی۔

الٰہی کردار اور حکومت کی شیطان کی جھوٹی مذمت
ان کی حقیقی روشنی میں ظاہر ہوا۔ اس نے خدا پر الزام لگایا کہ وہ اپنی مخلوق سے اطاعت اور فرمانبرداری کا تقاضا کر کے محض اپنی ذات کی سربلندی چاہتا ہے اور اعلان کیا کہ جب کہ خالق دوسروں سے خود انکاری کا مطالبہ کرتا ہے، اس نے خود اس پر عمل نہیں کیا اور کوئی قربانی نہیں دی۔ اب یہ بات زیادہ واضح ہو گئی ہے کہ کائنات کے گورنر نے، گرے ہوئے اور گنہگار نسل کی نجات کے لیے، سب سے بڑی قربانی دی جو محبت کر سکتی ہے، کیونکہ "خدا مسیح میں تھا، دنیا کو اپنے ساتھ ملا رہا تھا" (II Cor. 5:19)۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ جب لوسیفر نے عزت اور بالادستی کی خواہش کی وجہ سے گناہ کے داخل ہونے کا دروازہ کھولا، تو مسیح نے گناہ کو ختم کرنے کے لیے، اپنے آپ کو عاجز کیا اور موت تک فرمانبردار رہا۔

خدا نے بغاوت کے اصولوں سے اپنی نفرت ظاہر کی تھی۔ تمام آسمان والوں نے دیکھا کہ اس کی راستبازی شیطان کی مذمت اور انسان کی نجات دونوں میں ظاہر ہوتی ہے۔
لوسیفر نے اعلان کیا تھا کہ اگر خدا کا قانون ناقابل تغیر ہے، اور اس کی سزا سابقہ نہیں ہوسکتی ہے، تو تمام فاسقوں کو ہمیشہ کے لیے خالق کے حق سے خارج کردیا جانا چاہیے۔ شیطان نے دلیل دی تھی کہ گنہگار نسل نے اپنے آپ کو چھٹکارے کی پہنچ سے بہت دور رکھا ہے اور اس لیے وہ اس کا صحیح شکار ہے۔ لیکن مسیح کی موت انسان کے لیے ایک ناقابل تردید دلیل تھی۔ قانون کی سزا اس پر پڑی جو خدا کے برابر تھا، اور انسان مسیح کی راستبازی کو قبول کرنے کے لئے آزاد تھا اور توبہ اور ذلت کی زندگی کے ذریعے، خدا کے بیٹے کے طور پر شیطان کی طاقت پر فتح پانے کے قابل تھا۔ . اس طرح خُدا اُن تمام لوگوں کا انصاف کرنے والا اور انصاف کرنے والا ہے جو یسوع پر ایمان رکھتے ہیں۔

لیکن یہ محض انسان کے مخلصی کو پورا کرنے کے لیے نہیں تھا کہ مسیح دکھ جھیلنے اور مرنے کے لیے زمین پر آیا۔
وہ "قانون کو بڑا کرنے" اور "اسے شاندار بنانے" کے لیے آیا تھا۔ نہیں

Machine Translated by Google

صرف اس لیے کہ اس دنیا کے باشندے قانون کی تعریف کر سکیں جیسا کہ اس کی تعریف کی جانی چاہیے، بلکہ تمام جہانوں کے سامنے یہ ظاہر کرنے کے لیے کہ خدا کا قانون ناقابل تغیر ہے۔ کیا ان کے دعووں کو ایک طرف رکھا جا سکتا ہے، خدا کے بیٹے کو مقدس احکام کی خلاف ورزی کا کفارہ ادا کرنے کے لیے اپنی جان دینے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ مسیح کی موت ناقابل تغیر ثابت ہوئی۔ وہ قربانی جس کے لیے لامحدود محبت نے باپ اور بیٹے کو اکسایا، تاکہ گنہگاروں کو چھٹکارا مل سکے، پوری کائنات کو ظاہر کرتا ہے (اور صرف یہ کفارہ دینے والا منصوبہ پورا کرنے کے لیے کافی تھا) کہ انصاف اور رحم خدا کے قانون اور حکومت کی بنیاد ہے۔

فیصلے کے حتمی نفاذ میں ایک بار پھر ثابت ہو جائے گا کہ گناہ کے وجود کا کوئی سبب نہیں ہے۔ جب تمام زمین کا قاضی شیطان سے پوچھے گا: "تم نے مجھ سے بغاوت کیوں کی ہے، اور میری بادشاہی کی رعایا کو مجھ سے چرا لیا ہے؟"، تو برائی کا آغاز کرنے والا کوئی جواب نہیں دے سکے گا۔ ہر ایک کا منہ بند ہو جائے گا اور تمام باغی لشکر بے آواز ہو جائیں گے۔

کلوری کی صلیب، قانون کی عدم تغیر کا اعلان کرتے ہوئے، کائنات کو اعلان کرتی ہے کہ گناہ کی اجرت موت ہے۔ مرتے ہوئے نجات دہندہ کی اذیت ناک پکار میں، "یہ ختم ہو گیا،" شیطان کے لیے موت کا فیصلہ سنایا۔ اس بڑے جھگڑے کا جو اتنے عرصے سے چلا آرہا تھا پھر فیصلہ ہوا اور برائی کا حتمی خاتمہ یقینی ہوگیا۔ خُدا کا بیٹا قبر کے دروازوں سے گزرا، تاکہ "موت کے ذریعے وہ اُسے تباہ کر دے جس کے پاس موت کی طاقت تھی، یعنی شیطان" (عبرانیوں 2:14)۔

لوسیفر کی خود سربلندی کی خواہش نے اسے یہ کہنے پر مجبور کیا تھا: "میں اپنے تخت کو خدا کے ستاروں سے بلند کروں گا... میں سب سے اعلیٰ کی طرح ہوں گا۔" خدا اعلان کرتا ہے: "اور میں نے تمہیں زمین پر راکھ کر دیا... اور تم ہمیشہ کے لیے نہیں رہو گے۔" (عیسیٰ 14:13؛ حزقی. 28:18 اور 19)۔ جب وہ دن آئے گا، "تندر کی طرح جل رہا ہے... تمام مغرور اور تمام بدکار بھوسے کی مانند ہو جائیں گے، اور وہ دن جو آنے والا ہے انہیں جلا دے گا، ربُّ الافواج فرماتا ہے، تاکہ وہ ان کی جڑ اور شاخ بھی نہ چھوڑو۔" (ملا 4:1)۔

پوری کائنات گناہ کی نوعیت اور نتائج کی گواہ بن جائے گی۔ اور ان کا قطعی خاتمہ، جو پہلے فرشتوں میں خوف اور خدا کی بے عزتی پیدا کرتا تھا، اب اس کی محبت کو ثابت کرے گا اور اس کی عزت کو پوری کائنات کے سامنے قائم کرے گا جو اس کی مرضی کو پورا کرنے میں خوش ہیں، اور جن کے دل میں اس کا قانون ہے۔ پھر کبھی برائی خود کو ظاہر نہیں کرے گی۔ خدا کا کلام کہتا ہے: "مصیبت دو بار نہیں آئے گی۔" (نحوم 1:9)۔ خُدا کا قانون، جس پر شیطان غلامی کا جوا پکڑے ہوئے ہے، آزادی کے قانون کے طور پر اس کی تعظیم کی جائے گی۔ ایک آزمائی ہوئی اور آزمائی ہوئی تخلیق پھر کبھی اس ذات کی وفاداری سے ہٹ نہیں سکتی جس کا کردار ان کے سامنے ہے پناہ محبت اور لامحدود حکمت کے اظہار کے طور پر پوری طرح سے ظاہر تھا۔

Machine Translated by Google

باب 30

انسان اور شیطان کے درمیان دشمنی۔

”میں تیرے اور عورت کے درمیان، اور تیری نسل اور اُس کی نسل کے درمیان دشمنی ڈالوں گا؛ وہ تیرے سر کو کچل دے گی، اور تو اُس کی ایڑی کو کچلے گا“ (پیدائش 3:15)۔انسان کے زوال کے بعد شیطان کے خلاف جو آسمانی جملہ سنایا گیا وہ بھی ایک پیشین گوئی تھی جو ہر زمانے کے آخر تک پہنچتی ہے، اس عظیم تصادم کی توقع کرتی ہے جس میں زمین پر رہنے والے انسانوں کی تمام نسلیں شامل ہوں گی۔

خدا اعلان کرتا ہے، "میں دشمنی رکھوں گا۔" یہ دشمنی فطری نہیں ہے۔ جب انسان نے قانون الٰہی کو توڑا تو اس کی فطرت بری ہو گئی اور وہ شیطان کے ساتھ ہم آہنگی میں نہیں بلکہ اختلاف میں پڑ گیا۔ گناہگار انسان اور گناہ کے موجد کے درمیان کوئی فطری دشمنی نہیں ہے۔ دونوں ارتداد کے نتیجے میں برے ہو گئے۔ مرتد کو سکون نہیں ملتا سوائے اس کے جب وہ دوسروں کو اپنی مثال پر چلنے کی ترغیب دے کر ہمدردی اور حمایت حاصل کرے۔ اس وجہ سے، گرے ہوئے فرشتے اور شریر آدمی مایوس صحبت میں متحد ہو جاتے ہیں۔ اگر خدا نے اپنے آپ کو خصوصی طور پر دخل نہ دیا ہوتا تو شیطان اور انسان آسمان کے خلاف اتحاد کر لیتے اور اپنے دلوں میں شیطان کے خلاف دشمنی رکھنے کے بجائے پورا انسانی خاندان خدا کی مخالفت میں متحد ہو جاتا۔

شیطان نے انسان کو گناہ پر آمادہ کیا، جیسا کہ اس نے فرشتوں کو بغاوت پر آمادہ کیا تھا، تاکہ وہ آسمان کے خلاف اپنی جدوجہد میں تعاون حاصل کر سکے۔ان کے اور گرے ہوئے فرشتوں کے درمیان خدا سے نفرت کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں تھا۔ جب کہ دیگر تمام نکات پر اختلاف تھا، وہ کائنات کے قانون دینے والے کے اختیار کی مخالفت میں مضبوطی سے متحد تھے۔ لیکن جب شیطان نے یہ اعلان سنا کہ اپنے اور عورت کے درمیان دشمنی ہوگی، اور اس کی نسل اور اس کی نسل کے درمیان، اس نے محسوس کیا کہ انسانی فطرت کو خراب کرنے کی اس کی کوششیں بند ہو جائیں گی۔ کہ کسی نہ کسی طریقے سے انسان کو اس کی طاقت کا مقابلہ کرنے کے قابل بنایا جائے۔

جو چیز نسل انسانی کے خلاف شیطان کی دشمنی کو بھڑکاتی ہے وہ یہ ہے کہ یہ، مسیح کے ذریعے، خدا کی محبت اور رحمت کا مقصد ہے۔ وہ انسان کی نجات کے الٰہی منصوبے کو ناکام بنانا چاہتا ہے، خدا کی بے عزتی کرنا چاہتا ہے، اس کے ہاتھ کے کام کو بگاڑ کر اور خراب کر کے؛ وہ جنت میں درد پیدا کرے گا، اور زمین کو لعنت اور ویرانی سے بھر دے گا۔ اور وہ ان تمام برائیوں کو انسان کی تخلیق میں خدا کے کام کا نتیجہ قرار دیتا ہے۔

یہ وہ فضل ہے جو مسیح روح میں پیوست کرتا ہے جو انسان میں شیطان کے خلاف دشمنی پیدا کرتا ہے۔ اس تبدیل کرنے والے فضل اور تجدید کی طاقت کے بغیر، انسان شیطان کا اسیر رہے گا، ایک بندہ ہمیشہ اس کے حکموں کو بجا لانے کے لیے تیار ہے۔ لیکن روح میں متعارف کرایا گیا نیا اصول ایک تنازعہ پیدا کرتا ہے جہاں اب تک امن کا راج تھا۔ مسیح جو طاقت دیتا ہے وہ انسان کو ظالم اور غاصب کا مقابلہ کرنے کے قابل بناتا ہے۔ جو کوئی گناہ سے محبت کرنے کے بجائے نفرت کرتا ہے، جو کوئی مزاحمت کرتا ہے اور اس کے دل میں راج کرنے والے جذبوں کو فتح کرتا ہے، ظاہر کرتا ہے کہ اس کے اندر ایک اصول کام کرتا ہے جو اوپر سے مکمل طور پر آتا ہے۔

مسیح کی روح اور شیطان کی روح کے درمیان جو دشمنی ہے وہ سب سے زیادہ واضح طور پر دنیا میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے استقبال میں دکھائی گئی۔ یہ اتنا زیادہ نہیں تھا کہ وہ دنیاوی دولت، شان و شوکت یا شان و شوکت کے بغیر ظاہر ہوا، جس کی وجہ سے یہودی اسے مسترد کرنے پر مجبور ہوئے۔ انہوں نے دیکھا کہ اس کے پاس ایک ایسی طاقت ہے جو ان ظاہری فوائد کی کمی کو پورا کرنے سے زیادہ ہے۔ لیکن مسیح کی پاکیزگی اور پاکیزگی نے اس پر بدکاروں کی نفرت کو اپنی طرف متوجہ کیا۔ اس کی بے گناہ خود انکاری اور عقیدت کی زندگی ایک متکبر اور حساس لوگوں کے لیے ایک دائمی سرزنش تھی۔ اسی نے مجھے جگایا

Machine Translated by Google

خدا کے بیٹے کے خلاف دشمنی شیطان اور اس کے شیطانی فرشتے شریر آدمیوں کے ساتھ متحد ہو گئے ہیں۔ ارتداد کی تمام طاقتوں نے حق کے محافظ کے خلاف سازش کی۔

وہی دشمنی جو مالک کے خلاف ظاہر ہوئی تھی مسیح کے پیروکاروں کے خلاف ظاہر ہوتی ہے۔ جو کوئی گناہ کے مکروہ کردار کو دیکھتا ہے اور اوپر سے طاقت کے ساتھ، فتنہ کا مقابلہ کرتا ہے، وہ یقیناً شیطان اور اس کی رعایا کے غضب کو بھڑکا دے گا۔ سچائی کے خالص اصولوں سے نفرت اور ان کے حامیوں پر الزام تراشی اور ایذا رسانی اس وقت تک موجود رہے گی جب تک گناہ اور گناہگار موجود ہیں۔ مسیح کے پیروکار اور شیطان کے بندے ہم آہنگ نہیں ہو سکتے۔ صلیب کا ظلم ختم نہیں ہوا ہے۔ "وہ تمام لوگ جو مسیح یسوع میں دینداری کے ساتھ زندگی گزارنا چاہتے ہیں ظلم سہیں گے" (2۔ تیمتھیس ۔(3:12

شیطان کے کارندے اس کی حکومت کو قائم کرنے اور خدا کی حکومت کے خلاف اپنی بادشاہی بنانے کے لیے مسلسل اس کی ہدایت پر کام کر رہے ہیں۔
اس مقصد کے لیے وہ مسیح کے شاگردوں کو دھوکہ دینے اور ان کو اپنی اطاعت سے بہکانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اپنے رہنما کی طرح، وہ اپنے مقصد کو حاصل کرنے کے لیے صحیفوں کو توڑ مروڑ کر پیش کرتے ہیں۔ جس طرح شیطان نے خدا پر الزامات لگانے کی کوشش کی، اسی طرح اس کے ایجنٹ خدا کے لوگوں پر جھوٹے الزامات لگانے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ روح جس نے مسیح کو مار ڈالا وہ برے آدمیوں کو اپنے شاگردوں کو تباہ کرنے کی تحریک دیتی ہے۔ یہ سب اس پہلی پیشینگوئی میں متوقع ہے: "میں تیرے اور عورت کے درمیان اور تیری نسل اور اس کی نسل کے درمیان دشمنی ڈالوں گا۔" اور ایسا ہی وقت کے آخر تک ہوتا رہے گا۔

شیطان اپنی تمام قوتیں اکٹھا کرتا ہے اور اپنی تمام طاقت لڑائی میں جھونک دیتا ہے۔
آپ کو زیادہ مزاحمت کا سامنا کیسے نہیں ہوتا؟ مسیح کے سپاہی اس قدر سوئے ہوئے اور لاتعلق کیوں ہیں؟ وہ اتنی بے حسی کیوں دکھاتے ہیں؟ کیونکہ اس کا مسیح کے ساتھ حقیقی تعلق بہت کم ہے۔ کیونکہ وہ اس کی روح سے بہت محروم ہیں۔ گناہ ان کے لیے مکروہ اور مکروہ نہیں ہے جیسا کہ ان کے مالک کے لیے تھا۔ وہ اس کا سامنا نہیں کرتے، جیسا کہ مسیح نے کیا، فیصلہ کن اور پرعزم مزاحمت کے ساتھ۔ وہ گناہ کی حد سے زیادہ شرارت اور بدنیتی کو نہیں سمجھتے، اور تاریکی کے شہزادے کے کردار اور طاقت سے اندھے ہیں۔ شیطان اور اس کے کاموں کے خلاف تھوڑی دشمنی ہے کیونکہ اس کی طاقت اور بددیانتی کے بارے میں بہت زیادہ جہالت ہے، اور مسیح اور اس کی کلیسیا کے خلاف اس کی جدوجہد کی ہے حد حد تک۔ ہجوم اس حوالے سے دھوکے میں ہیں۔

وہ نہیں جانتے کہ ان کا دشمن ایک طاقتور جرنیل ہے جو شیطانی فرشتوں کے ذہنوں کو کنٹرول کرتا ہے اور جو اچھی طرح سے تیار شدہ منصوبوں اور انتہائی ہنر مندانہ حرکات کے ساتھ روحوں کی نجات کو روکنے کے لیے مسیح کے خلاف جنگ لڑ رہا ہے۔ عیسائیوں کا دعویٰ کرنے والے، اور یہاں تک کہ انجیل کے وزراء کے درمیان، شیطان کا کوئی حوالہ کم ہی سنا جاتا ہے، سوائے اس کے کہ منبر میں ایک اتفاقی ذکر ہو۔ وہ اپنی مسلسل سرگرمی اور کامیابی کے ثبوت پر آنکھیں بند کر لیتے ہیں۔ وہ اس کی باریک بینی کے بہت سے انتباہات کو نظرانداز کرتے ہیں۔ وہ اپنے وجود سے بے خبر لگتے ہیں۔

جب کہ مرد اپنی غلطیوں سے ناواقف ہیں، یہ چوکنا دشمن ہر لمحہ ان کے راستے میں کھڑا ہے۔ وہ گھر کے ہر کونے میں، ہمارے شہروں کی ہر گلی میں، گرجا گھروں میں، قومی کونسلوں میں، انصاف کی عدالتوں میں، ہر جگہ مردوں، عورتوں اور بچوں کی روحوں اور جسموں کو الجھانے، فریب دینے، بہکانے، برباد کرنے میں اپنی موجودگی کا تعارف کروا رہا ہے۔ خاندانوں کو الگ کرنا، نفرت، دشمنی، جھگڑے اور قتل کے بیج بونا۔ اور عیسائی دنیا ان چیزوں کو یوں سمجھتی ہے جیسے خدا نے خود انہیں رکھا ہے، اور ان کا وجود ہونا چاہیے۔

شیطان مسلسل ان رکاوٹوں کو توڑ کر خدا کے لوگوں پر قابو پانے کی کوشش کر رہا ہے جو انہیں دنیا سے الگ کرتی ہیں۔ قدیم اسرائیل کو گناہ کی طرف مائل کیا گیا تھا جب انہوں نے غیر قوموں کے ساتھ ناجائز رفاقت کی کوشش کی۔ اسی طرح جدید اسرائیل کو بھی گمراہ کیا جا رہا ہے۔ "اس زمانے کے خدا نے کافروں کے ذہنوں کو اندھا کر دیا ہے، تاکہ مسیح کی جلالی خوشخبری کی روشنی، جو خدا کی صورت ہے، ان پر چمک نہ پائے" (2 کرنتھیوں ۔(4:4تمام

Machine Translated by Google

جو مسیح کے پرعزم پیروکار نہیں ہیں، وہ شیطان کے بندے ہیں۔ غیر تخلیق شدہ دل میں گناہ کی محبت ہے، اور اس کی قدر کرنے اور معاف کرنے کی خواہش ہے۔ تجدید شدہ دل میں گناہ کے لیے نفرت اور اس کے خلاف پرعزم مزاحمت ہے۔

جب عیسائی بدکاروں اور کافروں کے معاشرے کا انتخاب کرتے ہیں تو وہ اپنے آپ کو فتنہ میں مبتلا کرتے ہیں۔ شیطان صاف نظروں میں چھپ جاتا ہے اور چوری چھپے اپنی آنکھوں پر پٹی باندھ دیتا ہے۔ وہ یہ نہیں دیکھ سکتے کہ ایسی کمپنی ان کو نقصان پہنچانے کے لیے شمار کی جاتی ہے، اور جب کہ وہ ہر وقت کردار، قول اور فعل میں دنیا سے مشابہت رکھتے ہیں، وہ دن بدن اندھے ہو جاتے ہیں۔

دنیا کے رسم و رواج کے مطابق کلیسیا کو دنیا میں بدل دیتا ہے۔ یہ کبھی بھی دنیا کو مسیح میں تبدیل نہیں کرتا ہے۔ گناہ سے آشنائی لامحالہ اسے کم مکروہ محسوس کرے گی۔ جو شخص شیطان کے بندوں کے ساتھ رفاقت کا انتخاب کرتا ہے وہ جلد ہی اپنے مالک سے ڈرنا چھوڑ دے گا۔ جب، فرض کی راہ میں، ہمیں امتحان میں ڈالا جاتا ہے، جیسا کہ ڈینیئل بادشاہ کے دربار میں تھا، ہم یقین کر سکتے ہیں کہ خدا ہماری حفاظت کرتا ہے۔ لیکن اگر ہم خود کو آزمائش کے رحم و کرم پر رکھتے ہیں، جلد یا بدیر، ہم گر جائیں گے۔

آزمائش کرنے والا اکثر ان لوگوں کے ذریعے سب سے زیادہ کامیابی سے کام کرتا ہے جن پر اس کے قابو میں ہونے کا کم سے کم شبہ ہوتا ہے۔ جو لوگ ہنر اور تعلیم کے مالک ہیں ان کی تعریف اور عزت کی جاتی ہے، گویا یہ صفات خدا کے خوف کی کمی کو پورا کر سکتی ہیں یا انسانوں کو اس کے فضل کے لائق بنا سکتی ہیں۔ سخت معنوں میں دیکھا جائے تو ہنر اور ثقافت خدا کی طرف سے تحفے ہیں، لیکن جب ان کا استعمال تقویٰ کی جگہ لے لیا جاتا ہے، جب وہ روح کو خدا کے قریب کرنے کے بجائے اس سے دور کر دیتے ہیں، تو یہ لعنت اور جال بن جاتے ہیں۔ بہت سے لوگوں میں یہ رائے غالب ہے کہ ہر وہ شخص جو شائستہ یا پاکیزہ دکھائی دیتا ہے، کسی نہ کسی لحاظ سے، ایک مسیحی ہونا چاہیے۔ اس سے بڑی غلطی کبھی نہیں ہوئی۔ یہ صفات ہر مسیحی کے کردار کو سنوارنے چاہئیں، کیونکہ یہ سچے مذہب کے حق میں زبردست اثر ڈالیں گی۔ لیکن انہیں خدا کے لیے مخصوص کیا جانا چاہیے، یا وہ برائی کی طاقت بھی ہیں۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو عقل مند اور اچھے اخلاق کے حامل ہیں جو اس سے باز نہیں آتے جسے عام طور پر ایک غیر اخلاقی فعل کہا جاتا ہے۔ یہ شیطان کے ہاتھ میں ایک پالش آلہ سے زیادہ کچھ نہیں۔ ان کے اثر و رسوخ کا غدار، دھوکہ باز کردار انہیں خدا کی راہ میں جاہل اور ان پڑھ لوگوں سے زیادہ خطرناک دشمن بنا دیتا ہے۔

پرجوش دعا اور خُدا پر بھروسا کرنے کے ذریعے، سلیمان نے ایسی حکمت حاصل کی جس نے دنیا کو حیران اور حیران کر دیا۔ لیکن جب وہ اپنی طاقت کے منبع سے ہٹ گیا اور اپنے آپ پر بھروسہ کرتے ہوئے آگے بڑھا تو وہ آزمائش کا شکار ہو گیا۔ پھر اس ذہین ترین بادشاہ کو جو حیرت انگیز صلاحیتیں عطا کی گئی تھیں، انہوں نے اسے روحوں کے مخالف کا زیادہ موثر ایجنٹ بنا دیا۔

جب کہ شیطان مسلسل ان کے ذہنوں کو اس حقیقت سے اندھا کرنے کی کوشش کر رہا ہے کہ مسیحی کبھی نہیں بھولیں گے کہ وہ "خون اور خون سے نہیں بلکہ بادشاہتوں، طاقتوں کے خلاف، اس دنیا کے تاریک حکمرانوں کے خلاف، اونچی جگہوں پر بد روحوں کے خلاف لڑتے ہیں" (افسیوں 6:12)۔ یہ الہامی تنبیہ ہمارے زمانے میں صدیوں سے گونج رہی ہے: " ہوشیار رہو اور ہوشیار رہو، تمہارے مخالف کے لیے شیطان شیر کی طرح گرجتا ہے، ڈھونڈتا ہے کہ وہ کس کو کھا جائے" (1 پطرس 5:8)۔

"خُدا کے سارے ہتھیار پہن لو، تاکہ تم شیطان کی چالوں کا مقابلہ کر سکو" (افسیوں 6:11)۔

آدم کے زمانے سے لے کر ہمارے زمانے تک ہمارے عظیم دشمن نے اپنی طاقت کو ظلم اور تباہی کے لیے استعمال کیا ہے۔ اب وہ چرچ کے خلاف اپنی تازہ ترین مہم کی تیاری کر رہا ہے۔ وہ تمام لوگ جو یسوع کی پیروی کرنے کی کوشش کرتے ہیں اس بے رحم دشمن کے ساتھ ٹکراؤ میں لایا جائے گا۔ عیسائی جتنا قریب سے الٰہی نمونے کی تقلید کرتا ہے، اتنا ہی زیادہ یقین رکھتا ہے کہ وہ خود کو اس کے حملوں کا نشانہ بنائے گا۔

Machine Translated by Google

شیطان۔ وہ تمام لوگ جو خُدا کے کام میں سرگرم عمل ہیں، شریر کے فریبوں کو بے نقاب کرنے اور مسیح کو لوگوں کے سامنے پیش کرنے کی کوشش میں، پولس کی گواہی میں شامل ہو سکیں گے، جس میں وہ پوری عاجزی کے ساتھ خُدا کی خدمت کرنے کی بات کرتا ہے۔ دماغ،، بہت سے آنسوؤں اور آزمائشوں کے ساتھ.

شیطان نے اپنے سب سے زیادہ پرتشدد اور لطیف فتنوں کے ساتھ مسیح پر حملہ کیا، لیکن ہر تنازعہ
میں اسے مسترد کر دیا گیا۔ وہ لڑائیاں ہمارے حق میں لڑی گئیں، وہ فتح ہمارے لیے جیتنا ممکن بناتی ہے۔ مسیح اُن سب کو طاقت دے گا جو اُس کی تلاش کرتے ہیں۔ کوئی بھی انسان اپنی مرضی کے بغیر شیطان سے مغلوب نہیں ہو سکتا۔ آزمائش کرنے والے کو اپنی مرضی پر قابو پانے یا روح کو گناہ پر مجبور کرنے کی طاقت نہیں ہے۔ یہ تکلیف دے سکتا ہے، لیکن آلودہ نہیں۔ یہ اذیت کا باعث تو ہو سکتا ہے، لیکن بدعنوانی نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ مسیح جیت گیا اس کے پیروکاروں کو گناہ اور شیطان کے خلاف اپنی پوری طاقت کے ساتھ جنگ لڑنے کی ہمت کے ساتھ ترغیب دینی چاہیے۔

Machine Translated by Google

باب 31

بری روحوں کا آپریشن

غیر مرئی دنیا کے ساتھ مرئی دنیا کا تعلق، خدا کے فرشتوں کی وزارت اور بد روحوں کی کارروائی کو صحیفوں میں واضح طور پر آشکار کیا گیا ہے، اور انسانی تاریخ کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں۔ بد روحوں کے وجود میں یقین نہ کرنے کا رجحان بڑھتا جا رہا ہے، جبکہ مقدس فرشتے جو "ان کی خدمت کرتے ہیں جو نجات کے وارث ہوں گے" (عبرانیوں 1:14)بہت سے لوگوں کو مردوں کی روحیں مانتے ہیں۔ لیکن صحیفے نہ صرف فرشتوں کے وجود کی تعلیم دیتے ہیں، اچھے اور برے دونوں، بلکہ اس بات کے ناقابل تردید ثبوت بھی دکھاتے ہیں کہ یہ مردہ انسانوں کی بے جسم روحیں نہیں ہیں۔

انسان کی تخلیق سے پہلے، فرشتے پہلے سے موجود تھے، کیونکہ جب زمین کی بنیاد رکھی گئی تھی، "صبح کے ستارے حمد گاتے تھے اور خُدا کے تمام فرزند خوشی کے نعرے لگاتے تھے" (ایوب 38:7)۔انسان کے زوال کے بعد، فرشتوں کو زندگی کے درخت کی حفاظت کے لیے بھیجا گیا، اور یہ اس سے پہلے تھا کہ انسان کا انتقال ہو جائے۔ فرشتے فطرت میں انسان سے برتر ہیں، کیونکہ زبور نویس کہتا ہے کہ انسان کو "فرشتوں سے تھوڑا نیچے" بنایا گیا تھا (زبور 8:6)۔

مقدس صحیفے ہمیں آسمانی مخلوقات کی تعداد، طاقت اور جلال، خدا کی حکومت کے ساتھ ان کے تعلق اور نجات کے کام کے ساتھ ان کے تعلق کے بارے میں معلومات فراہم کرتے ہیں۔

"خداوند نے اپنا تخت آسمان پر قائم کیا ہے، اور اس کی بادشاہی سب پر حکومت کرتی ہے۔"
اور نبی کہتا ہے، "میں نے تخت کے ارد گرد بہت سے فرشتوں کی آواز سنی۔" وہ بادشاہوں کے بادشاہ کے تخت کے کمرے میں خدمت کرتے ہیں، "فرشتہ، طاقت میں زبردست،" "اس کے وزیر، جو اس کے حکموں کو بجا لاتے ہیں،" "اور اس کے کلام کو مانتے ہیں" (زبور 103:19-21؛ مکاشفہ 5:11)۔دس ہزار گنا دس ہزار اور ہزاروں ہزار آسمانی رسول تھے جو دانیال نبی نے دیکھے تھے۔ پولس رسول اُن کو "فرشتوں کے لاتعداد لشکر" کے طور پر بیان کرتا ہے۔

(عبرانیوں 12:22)۔خُدا کے رسول کے طور پر، وہ "بجلی کی طرح" آگے بڑھتے ہیں (حزقی ایل 1:14)، اِس لیے اُن کی شان و شوکت شاندار ہے اور اُن کی پرواز اتنی تیز ہے۔ وہ فرشتہ جو خُداوند کی قبر پر ظاہر ہوا، اور جس کی ظاہری شکل بجلی کی مانند تھی اور اُس کا لباس برف جیسا سفید تھا، اُس نے پہرے داروں کو خوف سے کانپ دیا، اور وہ "مُردہ کی طرح" (متی 28:3اور . (4جب سنہیریب، مغرور اسوری، نے خدا کی توہین اور توہین کی اور اسرائیل کو تباہ کرنے کی دھمکی دی، "ایسا ہوا کہ اسی رات خداوند کا ایک فرشتہ نکلا، اور اسوریوں کے کیمپ میں ایک لاکھ پچاسی ہزار آدمیوں کو مار ڈالا۔ "سنحیریب کی فوج کے تمام بہادر مرد اور قائدین اور سپہ سالاروں کو "تباہ کر دیا گیا تھا۔ "پھر وہ شرمندہ ہو کر اپنے ملک کو لوٹا" (II Chronicles 32:21؛ II Kings 19:35)۔

فرشتے خدا کے بچوں کے لیے رحمت کے مشن پر بھیجے گئے تھے۔ ابراہیم کو، نیک لوط کو شعلے سے موت سے بچانے کے لیے برکت کے وعدوں کے ساتھ؛ ایلیاہ کو، جب وہ صحرا میں تھکاوٹ اور بھوک سے مرنے والا تھا۔ الیشع کو، رتھوں اور آگ کے گھوڑوں کے ساتھ اس چھوٹے سے شہر کو گھیرے ہوئے جہاں وہ اپنے دشمنوں سے گھرا ہوا تھا۔ ڈینیئل کو، جب اس نے ایک کافر بادشاہ کے دربار میں الٰہی حکمت کی تلاش کی، یا شیروں کا شکار بننے کے لیے چھوڑ دیا؛ پیٹر کو، ہیرودیس کی جیل میں موت کی سزا؛ فلپی میں قیدیوں کو؛ پولس اور اس کے ساتھیوں کو، سمندر میں طوفانی رات میں؛ انجیل کو قبول کرنے کے لیے کارنیلیس کے ذہن کو کھولنا؛ پطرس کو بھیجنے کے لیے، نجات کے پیغام کے ساتھ غیر قوموں کے اجنبی کو -اس طرح مقدس فرشتوں نے، تمام عمروں میں، خدا کے لوگوں کی خدمت کی ہے۔

Machine Translated by Google

مسیح کے ہر پیروکار کے لیے ایک محافظ فرشتہ مقرر کیا گیا ہے۔ یہ آسمانی دستے راست بازوں کو شریر کی طاقت سے بچاتے ہیں۔ شیطان نے خود اس بات کو پہچان لیا جب اس نے کہا: "کیا ایوب خدا سے ڈرتا ہے؟ "کیا تم نے اس کی، اس کے گھر کی اور اس کے پاس جو کچھ ہے اس کی حفاظت نہیں کی؟" (ایوب 1:9اور 10)۔وہ ذرائع جن کے ذریعے خُدا اپنے لوگوں کی حفاظت کرتا ہے زبور نویس کے الفاظ میں پیش کیا گیا ہے: "یہوواہ کا فرشتہ اُن لوگوں کے ارد گرد ڈیرے ڈالتا ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں، اور اُن کو بچاتا ہے" (زبور 34:7)۔نجات دہندہ نے اُن لوگوں کے بارے میں کہا جو اُس پر ایمان رکھتے ہیں: "دیکھو کہ تم اِن چھوٹوں میں سے کسی کو حقیر نہ جانو، کیونکہ میں تم سے کہتا ہوں کہ آسمان پر اُس کے فرشتے میرے آسمانی باپ کا چہرہ دیکھنا بند نہیں کرتے" (متی 18: 10)۔خُدا کے بچوں کی خدمت کے لیے مامور فرشتوں کو ہر وقت اُس کی موجودگی تک رسائی حاصل ہوتی ہے۔

اس طرح، خدا کے لوگ، تاریکی کے شہزادے کی دھوکہ دہی کی طاقت اور مسلسل بددیانتی سے بے نقاب، اور برائی کی تمام قوتوں کے ساتھ ٹکراتے ہوئے، آسمانی فرشتوں کے لامتناہی محافظ کی یقین دہانی کراتے ہیں۔ اور یہ تحفظ غیر ضروری طور پر نہیں دیا جاتا۔ اگر خدا نے اپنے بچوں کو فضل اور تحفظ کے وعدے کی ضمانت دی ہے تو اس کی وجہ یہ ہے کہ برائی کے طاقتور ایجنٹوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے -بے شمار، پرعزم اور انتھک ایجنٹ جن کی بدنیتی اور طاقت کو کوئی بھی محفوظ طور پر حقیر یا جاہل نہیں کرسکتا۔

بری روحیں، جو بے گناہ شروع میں پیدا کی گئی تھیں، فطرت، طاقت اور جلال میں ان مقدس ہستیوں کے برابر تھیں جو اب خدا کے رسول ہیں۔ لیکن ایک بار گناہ سے گرنے کے بعد، وہ خدا کی بے عزتی کرنے اور انسانوں کو تباہ کرنے کے لیے اکٹھے ہو گئے۔
شیطان کے ساتھ اُس کی بغاوت میں متحد ہو کر، اور اُس کے ساتھ آسمان سے اُتارا، اُنہوں نے بے در بے تمام عمروں میں اُس کے ساتھ اُس کی الٰہی اختیار کے خلاف جنگ میں تعاون کیا ہے۔
ہمیں صحیفوں میں ان کی کنفیڈریشن اور حکومت کے بارے میں، ان کے مختلف احکامات، ان کی ذہانت اور باریک بینی اور انسانوں کے امن اور خوشی کے خلاف ان کے شیطانی عزائم سے آگاہ کیا گیا ہے۔

عہد نامہ قدیم کی تاریخ اس کے وجود اور سرگرمیوں کا کبھی کبھار ذکر کرتی ہے۔ لیکن یہ اس وقت کے دوران تھا جب مسیح زمین پر تھا کہ بری روحوں نے اپنی طاقت کو انتہائی متاثر کن انداز میں ظاہر کیا۔ مسیح انسان کی نجات کے لیے بنائے گئے منصوبے کو پورا کرنے کے لیے آیا، اور شیطان نے دنیا پر حکمرانی کے اپنے حق پر زور دینے کا فیصلہ کیا۔ وہ فلسطین کی سرزمین کے علاوہ زمین کے ہر حصے میں بت پرستی کی پیوند کاری کرنے میں کامیاب رہا۔ اس واحد سرزمین پر جس نے آزمائش کے اثر کے سامنے مکمل طور پر ہتھیار نہیں ڈالے تھے، مسیح لوگوں پر آسمان کی روشنی ڈالنے آیا۔ دو حریف طاقتوں نے بالادستی کا دعویٰ کیا۔ یسوع اپنی محبت کے بازو پھیلا رہا تھا، ان تمام لوگوں کو دعوت دے رہا تھا جو اس میں معافی اور امن حاصل کرنا چاہتے تھے۔ اندھیرے کے میزبانوں نے دیکھا کہ ان کے پاس لامحدود کنٹرول نہیں ہے، اور وہ سمجھ گئے کہ اگر مسیح کا مشن کامیاب ہو گیا، تو اس کی حکومت جلد ہی ختم ہو جائے گی۔ شیطان پنجرے میں بند شیر کی طرح غصے میں آیا اور انسانوں کے جسموں اور روحوں دونوں پر اپنی طاقت کا مظاہرہ کیا۔

نئے عہد نامے میں واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ بعض آدمیوں پر بدروحیں تھیں۔ اس طرح متاثر ہونے والے لوگ محض بیماریوں میں مبتلا نہیں تھے جن کی وجوہات فطری تھیں۔ مسیح کو ان لوگوں کا کامل علم تھا جن کے ساتھ وہ معاملہ کر رہا تھا، اور اس نے روحوں کی براہ راست موجودگی اور عمل کو پہچانا۔

برا

ان کی تعداد، طاقت اور بدنیتی، اور مسیح کی طاقت اور رحم کی بھی ایک شاندار مثال، صحیفہ میں گیڈرینز کی سرزمین کے آسیب زدہ لوگوں کی شفا کے بارے میں دی گئی ہے۔ وہ منحوس پاگل، ہر طرح کی تحمل کو نظر انداز کرتے ہوئے، کراہتے، جھاگ بھرتے، مشتعل، اپنی چیخ و پکار سے ہوا بھر رہے تھے، اپنے آپ سے بدسلوکی کر رہے تھے اور ان کے قریب آنے والوں کو خطرے میں ڈال رہے تھے۔

ان کے خون آلود جسموں اور کھوئے ہوئے ذہنوں نے اندھیرے کے شہزادے کو ایک خوش کن تماشا پیش کیا۔ بدروحوں میں سے ایک جس نے متاثرین کو قابو میں رکھا تھا اعلان کیا: "میرا نام لشکر ہے، کیونکہ ہم بہت سے ہیں" (مرقس 5:9)۔میں

Machine Translated by Google

رومی فوج میں ایک لشکر تین سے پانچ ہزار آدمیوں پر مشتمل تھا۔ شیطان کے میزبانوں کو بھی کمپنیوں میں منظم کیا گیا ہے، اور وہ واحد کمپنی جس سے یہ شیاطین اکیلے تعلق رکھتے تھے، ایک لشکر سے کم نہیں۔

یسوع کے حکم پر، بری روحوں نے اپنے شکاروں کو چھوڑ دیا، انہیں سکون سے خُداوند کے قدموں میں بٹھا دیا، فرمانبردار، ذہین اور مہربان۔ لیکن بدروحوں کو خنزیروں کا ایک غول سمندر میں پھینکنے کی اجازت دی گئی، اور گڈرینیس کی سرزمین کے باشندوں کے لیے ان کا نقصان ان نعمتوں سے زیادہ قیمتی تھا جو مسیح نے عطا کی تھیں، اور الٰہی طبیب کو جانے کی دعوت دی گئی۔ یہ وہ نتیجہ تھا جو شیطان حاصل کرنا چاہتا تھا۔ اپنے نقصان کا الزام یسوع پر ڈال کر، اس نے لوگوں میں خود غرضانہ خوف پیدا کیا، اور انہیں اس کے الفاظ سننے سے روکا۔ شیطان مسلسل مسیحیوں پر الزام لگا رہا ہے کہ وہ نقصان، رسوائی اور مصائب کا سبب بن رہا ہے، بجائے اس کے کہ یہ ملامت اپنے اور اپنے ایجنٹوں پر پڑے۔

لیکن مسیح کے مقاصد مایوس نہیں ہوئے تھے۔ اس نے بد روحوں کو خنزیروں کے ریوڑ کو تباہ کرنے کی اجازت دی، ان یہودیوں کے لیے ملامت کے طور پر جنہوں نے منافع کی محبت کے لیے، ان ناپاک جانوروں کی پرورش کی۔ اگر مسیح نے بدروحوں کو نہ روکا ہوتا تو وہ نہ صرف خنزیروں کو بلکہ ان کے چرواہوں اور مالکان کو بھی سمندر میں پھینک دیتے۔

پادریوں اور مالکان دونوں کا تحفظ صرف اور صرف اس کی طاقت کی وجہ سے تھا، ان کی نجات کے لیے رحمدلی سے استعمال کیا گیا۔ اس کے علاوہ، یہ واقعہ رونما ہونے دیا گیا تاکہ شاگرد انسانوں اور جانوروں دونوں پر شیطان کی ظالمانہ طاقت کو دیکھ سکیں۔ نجات دہندہ چاہتا تھا کہ اس کے پیروکار اس دشمن سے باخبر رہیں جس کا وہ سامنا کریں گے، تاکہ وہ دھوکہ نہ کھائیں اور ان کے فریبوں سے مغلوب نہ ہوں۔ یہ بھی اس کی مرضی تھی کہ اس علاقے کے لوگ شیطان کی غلامی کو توڑنے اور اپنے قیدیوں کو آزاد کرنے کی اس طاقت کو دیکھ سکیں۔ اور اگرچہ یسوع چلا گیا، مردوں کو اس قدر حیرت انگیز طور پر نجات ملی اپنے محسن کی رحمت کا اعلان کرنے کے لیے۔

اسی نوعیت کے دیگر واقعات کلام پاک میں درج ہیں۔ سائروفونیشین عورت کی بیٹی کو ایک بدروح نے بری طرح ستایا تھا جسے یسوع نے اپنے کلام سے نکال دیا تھا (مرقس 7:26-30)۔ایک "شیطان کے قبضے میں، اندھا اور گونگا" (متی 12:22)،ایک نوجوان آدمی جس میں ایک گونگا روح تھا، جو اکثر اسے "آگ اور پانی میں پھینک دیتا تھا تاکہ اسے مار ڈالے" (مرقس 9:17-27)، "ایک ناپاک شیطان کی روح" (لوقا 4:33-36)کی طرف سے اذیت میں مبتلا تھے، کفرنحوم کی عبادت گاہ میں سبت کے دن کے سکون کو پریشان کر رہے تھے، سب کو رحمدل نجات دہندہ سے شفا ملی۔ تقریباً تمام معاملات میں، مسیح نے شیطان کو ایک ذہین ہستی کے طور پر مخاطب کیا، اسے حکم دیا کہ وہ اپنے شکار کو چھوڑ دے اور اسے مزید اذیت نہ دے۔ کفرنحوم کے پرستار، اُس کی عظیم قدرت کو دیکھ کر، ”سب حیران ہوئے اور آپس میں کہنے لگے، ”یہ کیسی بات ہے جو اِختیار اور طاقت سے ناپاک روحوں کو حکم دیتی ہے اور وہ نکلتی ہیں؟“ (لوقا 4:36)۔

جن لوگوں پر بدروحیں ہیں ان کو عام طور پر بڑے مصائب کی حالت میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ لیکن اس اصول کے مستثنیات ہیں. مافوق الفطرت طاقت حاصل کرنے کے لیے، کچھ لوگوں نے رضاکارانہ طور پر اپنے آپ کو شیطانی اثر کے حوالے کر دیا ہے۔ ان کا، ظاہر ہے، بدروحوں کے ساتھ کوئی تنازعہ نہیں تھا۔ اس زمرے میں وہ لوگ شامل ہیں جن کے پاس جہالت کی روح تھی: شمعون، جادوگر، ایلیماس، جادوگر، اور وہ نوجوان عورت جو فلپی میں پولس اور سیلاس کی پیروی کرتی تھی۔

ان لوگوں سے زیادہ کسی کو بری روحوں کے زیر اثر آنے کا خطرہ نہیں ہے جو صحیفوں کی براہ راست اور کافی گواہی کے باوجود شیطان اور اس کے فرشتوں کے وجود اور عمل کا انکار کرتے ہیں۔ جب کہ ہم ان کی چالوں کو نظر انداز کرتے ہیں، ان کا تقریباً ناقابل فہم فائدہ ہے، اور بہت سے لوگ ان کی تجاویز پر عمل کرتے ہیں جب کہ وہ اپنی حکمت کے حکم پر عمل کرتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ، جیسے جیسے وقت کا خاتمہ قریب آتا ہے، جب شیطان دھوکہ دینے کے لیے زیادہ طاقت کے ساتھ کام کرے گا۔

Machine Translated by Google

تباہ، وہ ہر جگہ اس عقیدے کا پرچار کرتا ہے کہ وہ موجود نہیں ہے۔ اس کا طریقہ کار خود کو چھپانے اور اس کے کام کرنے کا طریقہ ہے۔
کوئی بھی چیز ایسی نہیں ہے جس سے بڑا بہکانے والا اتنا ڈرتا ہے جتنا کہ ہم اس کی چالوں سے واقف ہو جاتے ہیں۔
اپنے کردار اور مقاصد کو بہتر طور پر چھپانے کے لیے، اس نے اس کی نمائندگی اس طرح کروائی کہ وہ تمسخر اور حقارت سے بڑھ کر جذبات کو ابھارے نہیں۔ وہ مضحکہ خیز یا نفرت انگیز، آدھا جانور اور آدھا انسان کے طور پر پینٹ کرنا پسند کرتا ہے۔
آپ کے نام کو ان لوگوں کے ذریعہ تفریح اور طنز کے طور پر استعمال کرتے ہوئے سن کر خوشی ہوتی ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ذہین اور باخبر ہیں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ اس نے اپنے آپ کو کامل مہارت کے ساتھ نقاب پوش کیا ہے کہ اس سوال کا وسیع پیمانے پر پوچھا گیا ہے: "کیا واقعی ایسا وجود ہے؟" یہ اس کی کامیابی کا ثبوت ہے کہ مذہبی دنیا میں عام طور پر صحیفہ کی واضح گواہی کے سلسلے میں جھوٹ کو پیش کرنے والے نظریات کو پیش کیا جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ شیطان ان لوگوں کے ذہنوں پر اتنی آسانی سے قابو پا سکتا ہے جو اس کے اثر سے بے خبر ہیں کہ خدا کا کلام ہمیں اس کے برے کاموں کی بہت سی مثالیں دیتا ہے، اس کی خفیہ قوتیں ہم پر ظاہر کرتا ہے، اور اس طرح ہمیں اس کے حملوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ .

شیطان اور اس کے میزبان کی طاقت اور بدنیتی بجا طور پر ہمیں خطرے میں ڈال سکتی ہے، اس حقیقت کے باوجود کہ ہمیں اپنے نجات دہندہ کی اعلیٰ طاقت میں پناہ اور نجات مل سکتی ہے۔ ہم احتیاط سے اپنے گھروں کو بولٹ اور تالے لگا کر محفوظ کرتے ہیں تاکہ اپنی املاک اور اپنی جانوں کو شریر آدمیوں سے محفوظ رکھا جا سکے۔ لیکن ہم شاذ و نادر ہی ان شیطان فرشتوں کے بارے میں سوچتے ہیں جو مسلسل ہم تک رسائی کے خواہاں ہیں، اور ان کے خلاف جن کے حملے ہمارے پاس ہیں، اپنی طاقت میں، دفاع کا کوئی طریقہ نہیں۔ اگر اجازت دی جائے تو وہ ہمارے ذہنوں کو بھٹکا سکتے ہیں، بے ترتیبی پیدا کر سکتے ہیں، ہمارے جسموں کو اذیت پہنچا سکتے ہیں، ہمارے مال اور زندگی کو تباہ کر سکتے ہیں۔ ان کی خوشی صرف غم اور تباہی ہے۔ خوفناک حالت ان لوگوں کی ہے جو خدائی مطالبات کے خلاف مزاحمت کرتے ہیں اور شیطان کی آزمائشوں کے سامنے جھک جاتے ہیں، جب تک کہ خدا انہیں بد روحوں کے قابو میں نہ کر دے۔ لیکن جو لوگ مسیح کی پیروی کرتے ہیں وہ ہمیشہ اُس کی دیکھ بھال میں محفوظ رہتے ہیں۔ طاقت سے زیادہ فرشتے ان کی حفاظت کے لیے آسمان سے بھیجے جاتے ہیں۔ شیطان اس پہرے پر غالب نہیں آسکتا جو خدا نے اپنے لوگوں پر رکھا ہے۔

Machine Translated by Google

باب 32

شیطان کے جال

مسیح اور شیطان کے درمیان عظیم کشمکش جو تقریباً چھ ہزار سال سے جاری ہے، جلد ہی ختم ہو جائے گی، اور شیطان انسان کے لیے مسیح کے کام کو تباہ کرنے اور روحوں کو اپنے جال میں پھنسانے کی اپنی کوششوں کو دوگنا کر دے گا۔ وہ لوگوں کو اندھیرے اور توبہ میں قید کرنا چاہتا ہے جب تک کہ نجات دہندہ کی ثالثی ختم نہیں ہو جاتی اور گناہ کے لیے مزید کوئی قربانی نہیں ہوتی -یہی وہ مقصد ہے جسے وہ حاصل کرنا چاہتا ہے۔

جب اس کی طاقت کا مقابلہ کرنے کے لیے کوئی خاص کوشش نہیں ہوتی، جب کلیسیا اور دنیا میں بے حسی غالب ہوتی ہے، شیطان پریشان نہیں ہوتا؛ کیونکہ اسے ان لوگوں کو کھونے کا کوئی خطرہ نہیں ہے جنہیں وہ اپنی مرضی کے مطابق اسیر کر رہا ہے۔ لیکن جب توجہ ابدی چیزوں کی طرف بلائی جاتی ہے اور روحیں پوچھتی ہیں، "بچائے جانے کے لیے مجھے کیا کرنا چاہیے؟" وہ توجہ کرتا ہے، مسیح کی طاقت کے سامنے اپنی طاقت کا مقابلہ کرنے اور روح القدس کے اثر کا مقابلہ کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

صحیفے اعلان کرتے ہیں کہ، ایک موقع پر، جب خُدا کے فرشتے اپنے آپ کو خُداوند کے سامنے پیش کرنے کے لیے گئے، تو شیطان بھی اُن کے درمیان چلا گیا (ایوب ،(1:6ابدی بادشاہ کے سامنے جھکنے کے لیے نہیں، بلکہ اُس کے خلاف اپنے مذموم عزائم کو فروغ دینے کے لیے۔ تم
نیک اسی مقصد کے ساتھ وہ موجود ہوتا ہے جب لوگ خدا کی عبادت کے لیے جمع ہوتے ہیں۔ اگرچہ نظروں سے پوشیدہ ہے، لیکن وہ نمازیوں کے ذہنوں پر قابو پانے کے لیے پوری تندہی سے کام کر رہا ہے۔ ایک تجربہ کار جنرل کی طرح وہ اپنے منصوبے پہلے سے طے کرتا ہے۔ جب وہ خدا کے رسول کو صحیفوں کی جانچ کرتے ہوئے دیکھتا ہے، تو وہ لوگوں کے سامنے پیش کیے جانے والے موضوع کو نوٹ کرتا ہے۔ پھر وہ حالات پر قابو پانے کے لیے اپنی پوری ذہانت اور بصیرت کو بروئے کار لاتا ہے تاکہ یہ پیغام ان لوگوں تک نہ پہنچے جن کو وہ اس مقام پر دھوکہ دے رہا ہے۔ جس کو سب سے زیادہ انتباہ کی ضرورت ہے وہ کسی تجارتی لین دین میں ملوث ہو گا جس میں اس کی موجودگی کی ضرورت ہے یا کسی اور ذریعہ سے، ایسے الفاظ سننے سے روکا جائے گا جو زندگی کی خوشبو بن سکتے ہیں۔

شیطان خُداوند کے بندوں کو خوف کی نگاہ سے دیکھتا ہے کیونکہ روحانی تاریکی لوگوں کو گھیر لیتی ہے۔ بے حسی، لاپرواہی اور سستی کے جادو کو توڑنے کے لئے خدائی فضل اور طاقت کی بھیک مانگنے والے وزراء کی پرجوش دعائیں سنیں۔

پھر، نئے جوش کے ساتھ، وہ اپنی چالوں میں مصروف ہو جاتا ہے۔ یہ مردوں کو اپنی بھوک یا خود تسکین کی کسی دوسری شکل میں شامل کرنے پر اکساتا ہے، اس طرح ان کی حساسیت کو ختم کر دیتا ہے، تاکہ وہ وہ چیزیں نہیں سن پاتے جن کی انہیں سب سے زیادہ سیکھنے کی ضرورت ہے۔

شیطان اچھی طرح جانتا ہے کہ وہ جن کو بھی نماز کو نظرانداز کرنے اور صحیفوں کی جانچ پڑتال کی طرف لے جا سکتا ہے وہ اس کے حملوں سے مغلوب ہو جائیں گے۔ اس لیے ذہن کو جذب کرنے کے لیے ہر ممکن تدبیر ایجاد کریں۔ تقویٰ کا دعویٰ کرنے والا ایک طبقہ ہمیشہ سے رہا ہے جو علم حق کے حصول کے بجائے اپنے مذہب کو ان لوگوں میں کردار کی کمی یا عقیدہ کی خرابی کی تلاش بناتا ہے جن سے وہ اختلاف کرتے ہیں۔ ایسے لوگ شیطان کے مددگار ہوتے ہیں۔ بھائیوں پر الزام لگانے والے کم نہیں ہیں۔ جب خُدا کام پر ہوتا ہے تو وہ ہمیشہ کام پر ہوتے ہیں، اور اُس کے بندے اُسے سچی خراج عقیدت پیش کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ ان لوگوں کے قول و فعل کو باطل رنگ دیں گے جو حق سے محبت کرتے ہیں اور ان کی اطاعت کرتے ہیں۔ وہ مسیح کے سب سے زیادہ پرجوش، پرجوش، اور خود کو قربان کرنے والے بندوں کو دھوکہ دینے اور دھوکہ دہی کے طور پر پیش کریں گے۔ ہر سچے اور نیک عمل کے محرکات کو مسخ کرنا، قیاس آرائیاں کرنا اور ناتجربہ کاروں کے ذہنوں میں شبہات پیدا کرنا اس کا کام ہے۔

ہر قابل فہم طریقے سے وہ اس چیز کو خالص بنانے کی کوشش کریں گے جسے صرف نفرت انگیز اور دھوکہ دہی کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔

Machine Translated by Google

لیکن ان کے بارے میں کسی کو دھوکہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ کوئی بھی آسانی سے دیکھ سکتا ہے کہ وہ کس کے بچے ہیں، وہ کس کی مثال اور کام کی پیروی کرتے ہیں۔ "ان کے پھلوں سے تم انہیں پہچانو گے۔" (میٹ ۔(7:16اس کا طرز عمل شیطان سے مشابہت رکھتا ہے، مکروہ بہتان، "ہمارے بھائیوں پر الزام لگانے والا" (مکاشفہ ۔(12:10

عظیم دھوکے باز کے پاس بہت سے ایجنٹ ہیں جو روحوں کو پھنسانے کے لیے ہر قسم کی غلطی پیش کرنے کے لیے تیار ہیں: بدعت ان لوگوں کے مختلف ذوق اور صلاحیتوں کو پورا کرنے کے لیے تیار ہیں جنہیں وہ برباد کرنا چاہتا ہے۔ اس کا مقصد کلیسیا میں غیرجانبدار اور غیر تخلیقی عناصر کو لانا ہے، جو شک اور اعتقاد کی حوصلہ افزائی کریں گے، ان تمام لوگوں کو روکیں گے جو خدا کے کام کو ترقی دیکھنا چاہتے ہیں، اور اس کے ساتھ آگے بڑھتے ہیں۔ بہت سے لوگ جو خدا یا اس کے کلام پر سچا ایمان نہیں رکھتے سچائی کے کچھ اصولوں کو قبول کرتے ہیں اور اپنے آپ کو مسیحی کے طور پر چھوڑ دیتے ہیں۔ اس طرح وہ اپنی غلطیوں کو صحیفائی عقائد کے طور پر گھس سکتے ہیں۔

یہ مؤقف کہ اس کا کوئی نتیجہ نہیں ہے جس پر مرد یقین رکھتے ہیں شیطان کے سب سے کامیاب فریبوں میں سے ایک ہے۔ وہ جانتا ہے کہ سچائی محبت میں حاصل کرنے والے کی روح کو پاک کرتی ہے۔ لہذا، وہ مسلسل جھوٹے نظریات اور افسانوں یا کسی اور انجیل سے اس کی جگہ لینے کی کوشش کر رہا ہے۔ شروع سے، خدا کے بندوں نے جھوٹے اساتذہ سے مقابلہ کیا، نہ صرف بگڑے ہوئے آدمیوں کے طور پر، بلکہ جھوٹ کے پرچار کرنے والوں کے طور پر جو روح کے لیے مہلک ہیں۔ ایلیاہ، یرمیاہ، پال، نے مضبوطی اور دلیری سے ان لوگوں کا مقابلہ کیا جو لوگوں کو خدا کے کلام سے ہٹا رہے تھے۔ رواداری جو صحیح مذہبی عقیدے کو غیر اہم سمجھتی ہے، سچائی کے ان مقدس محافظوں کے ساتھ کوئی احسان نہیں پایا۔

صحیفوں کی مبہم اور فرضی تشریحات اور عیسائی دنیا میں پائے جانے والے مذہبی عقیدے سے متعلق بہت سے متضاد نظریات ہمارے عظیم مخالف کا کام ہیں کہ اس طرح ذہنوں کو الجھا دیں تاکہ وہ سچائی کو پہچان نہ سکیں۔ اور عیسائیت کے کلیسیاؤں کے درمیان جو اختلاف اور تفریق پائی جاتی ہے، وہ بڑی حد تک کسی پسندیدہ نظریہ کی تائید کے لیے صحیفوں میں تحریف کرنے کے مروجہ رواج کی وجہ سے ہے۔ خدا کی مرضی کا علم حاصل کرنے کے لیے دل کی عاجزی کے ساتھ خدا کے کلام کا بغور مطالعہ کرنے کے بجائے، بہت سے لوگ صرف کچھ خاص یا منفرد دریافت کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

غلط عقائد یا عیسائی مخالف طریقوں کی حمایت کرنے کے لیے، کچھ سیاق و سباق سے الگ بائبل کے اقتباسات سے چمٹے رہتے ہیں، شاید اپنے نقطہ نظر کے ثبوت کے طور پر آدھی آیت کا حوالہ دیتے ہیں، جب باقی حصہ، اگر دکھایا جائے، تو بالکل الٹا مطلب لے گا۔ سانپ جیسی بصیرت کے ساتھ، انہوں نے اپنی جسمانی خواہشات کو پورا کرنے کے لیے تیار کردہ متضاد بیانات کے پیچھے خود کو روک لیا۔ بہت سے لوگ جان بوجھ کر خدا کے کلام کو اس طرح بگاڑتے ہیں۔ دوسرے، فعال تخیل کے حامل، مقدس تصانیف کے اعداد و شمار اور علامتوں سے چمٹے رہتے ہیں، اپنے تخیل کے مطابق ان کی ترجمانی کرتے ہیں، صحیفوں کی گواہی کو اپنے مترجم کے طور پر بہت کم اہمیت دیتے ہیں، اور پھر اپنے تصورات کو بائبل کی تعلیمات کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ .

جب بھی صحیفوں کا مطالعہ بغیر دعا کے، اور نرمی اور عاجزی کے بغیر کیا جائے گا، تو سب سے واضح اور آسان اقتباسات کے ساتھ ساتھ سب سے مشکل بھی اپنے حقیقی معنی سے ہٹ جائیں گے۔ پوپ کے رہنما صحیفے کے ایسے حصوں کو منتخب کرتے ہیں جو ان کے مقصد کو بہترین طریقے سے پورا کرتے ہیں، ان کی تشریح کرتے ہیں جیسا کہ وہ مناسب سمجھتے ہیں، اور پھر انہیں لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں، جبکہ انہیں بائبل کا مطالعہ کرنے اور اس کی مقدس سچائیوں کو اپنے لیے سمجھنے کے استحقاق سے انکار کرتے ہیں۔

مکمل بائبل لوگوں کو تحریری طور پر دی جانی چاہئے۔ اُن کے لیے یہ بہتر ہوگا کہ وہ بائبل کی تعلیم حاصل نہ کریں، بجائے اس کے کہ وہ اتنی بے دردی سے تحریف شدہ صحیفائی تعلیم حاصل کریں۔

بائبل کا مقصد ان تمام لوگوں کے لیے رہنمائی کرنا تھا جو اپنے خالق کی مرضی سے خود کو آشنا کرنا چاہتے ہیں۔ خدا نے مردوں کو نبوت کا یقینی کلام دیا ہے۔ فرشتے اور

Machine Translated by Google

مسیح خود دانیال اور یوحنا کو اُن چیزوں سے آگاہ کرنے آیا تھا جو جلد ہی ہونے والی ہیں۔ یہ اہم معاملات جو ہماری نجات سے متعلق ہیں پر اسرار نہیں چھوڑے گئے ہیں۔ وہ اس طرح نازل نہیں ہوئے تھے کہ انتشار پیدا کریں اور سچائی کے دیانتدار طالب کو دھوکہ دیں۔ رب نے حبقوق نبی کے ذریعے کہا: "رویا کو لکھو، اور اسے واضح طور پر پڑھنے کے قابل بناو... تاکہ جو بھاگتا ہے وہ اسے پڑھ سکے۔" (حب 2:2)خدا کا کلام ان سب پر واضح ہے جو اس کا پچھتاوا دل کے ساتھ مطالعہ کرتے ہیں۔ ہر سچی مخلص روح سچائی کی روشنی میں آئے گی۔ "نور راستبازوں کے لیے بویا جاتا ہے۔" (زبور 11 : 97)اور کوئی بھی کلیسیا پاکیزگی میں ترقی نہیں کر سکتی جب تک کہ اس کے ممبران چھپے ہوئے خزانے کی طرح سچائی کی تلاش میں نہ ہوں۔

لبرلیت کی پکار پر، آدمی مخالف کے فریب میں اندھے ہو جاتے ہیں، جب کہ وہ اپنے آپ کو اپنے مقصد کے حصول کے لیے مستقل طور پر کام کرتا ہوا پاتا ہے۔ جب وہ انسانی قیاس آرائیوں کے ذریعے بائبل سے آگے نکلنے میں کامیاب ہو جاتا ہے، تو خدا کے قانون کو ایک طرف رکھ دیا جاتا ہے اور گرجہ گھر اپنے آپ کو گناہ کی غلامی میں پاتے ہیں، حالانکہ وہ خود کو اس سے آزاد ہونے کا اعلان کرتے ہیں۔

بہت سے لوگوں کے لیے سائنسی تحقیق ایک لعنت بن چکی ہے۔ خدا نے سائنسی اور فنکارانہ دریافتوں میں دنیا پر روشنی کے سیلاب کو بہانے کی اجازت دی۔ لیکن بڑے سے بڑے دماغ بھی، اگر وہ اپنی تحقیق میں خدا کے کلام سے رہنمائی نہیں لیتے ہیں، تو سائنس اور مکاشفہ کے درمیان تعلقات کی تحقیق کرنے کی اپنی کوششوں میں مایوس ہو جائیں گے۔

انسانی علم، مادی اور روحانی دونوں چیزوں کا، جزوی اور نامکمل ہے۔ لہٰذا، بہت سے لوگ اپنی سائنسی رائے کو کلام پاک کے بیانات سے ہم آہنگ کرنے سے قاصر ہیں۔ بہت سے لوگ محض نظریات اور قیاس آرائیوں کو سائنسی حقائق کے طور پر قبول کرتے ہیں اور محسوس کرتے ہیں کہ خدا کے کلام کو "جھوٹی نام نہاد سائنس" کی تعلیمات سے آزمایا جانا چاہیے۔ خالق اور اس کے کام آپ کی سمجھ سے باہر ہیں۔ اور چونکہ وہ قدرتی قوانین کے ذریعے ان کی وضاحت نہیں کر سکتے، بائبل کی تاریخ کو ناقابل اعتبار سمجھا جاتا ہے۔ جو لوگ پرانے اور نئے عہد نامے کے ریکارڈوں کی معتبریت پر شک کرتے ہیں وہ اکثر ایک قدم آگے بڑھ کر خدا کے وجود پر شک کرتے ہیں اور قدرت کو لامحدود طاقت قرار دیتے ہیں۔ اپنے لنگر کو چھوڑنے کے بعد، وہ کفر کی چٹانوں پر گرنے کے لیے رہ گئے ہیں۔

اس طرح بہت سے لوگ ایمان سے بھٹک جاتے ہیں اور شیطان کے بہکاوے میں آتے ہیں۔ مردوں نے اپنے خالق سے زیادہ عقلمند ہونے کی کوشش کی ہے۔ انسانی فلسفہ نے ایسے اسرار و رموز کو سمجھنے اور سمجھانے کی کوشش کی ہے جو تمام ابدی زمانوں تک کبھی بھی ظاہر نہیں ہوں گے۔ اگر لوگ تحقیق کریں اور سمجھیں کہ خدا نے اپنے اور اپنے مقاصد کے بارے میں کیا بتایا ہے، تو وہ یہوواہ کے جلال، عظمت اور قدرت کے بارے میں ایسا نظریہ حاصل کر لیں گے، کہ وہ اپنی ذات کے بارے میں ہوش میں آ جائیں گے، اور جو کچھ نازل کیا گیا ہے اس پر قناعت کریں گے۔ وہ خود اور ان کے بچے۔

یہ شیطان کا فریب کا شاہکار ہے کہ انسانوں کے ذہنوں کو ان چیزوں کے بارے میں کھوج اور قیاس آرائیاں کرتا رہے جن کو خدا نے ظاہر نہیں کیا ہے اور جن کو سمجھنے کا وہ ارادہ نہیں رکھتا ہے۔ اس طرح لوسیفر نے جنت میں اپنا مقام کھو دیا۔
وہ غیر مطمئن تھا کیونکہ خدا کے مقاصد کے تمام راز اس کے سپرد نہیں کیے گئے تھے۔ اس کے بعد اس نے اپنے کام کے بارے میں جو کچھ نازل کیا گیا تھا اس کو اس نے پوری طرح نظر انداز کر دیا، اس اعلیٰ مقام پر جو اسے تفویض کیا گیا تھا۔ اپنے حکم کے تحت فرشتوں میں اسی طرح کی ناراضگی کو ہوا دے کر ان کے زوال کا سبب بنا۔ اب گرا ہوا مہاراج فرشتہ انسانوں کے ذہنوں کو اسی روح سے بھرنے کی کوشش کرتا ہے، اور انہیں خدا کے براہ راست احکام کی بے عزتی کرنے کی طرف لے جاتا ہے۔

وہ لوگ جو بائبل کی واضح اور کٹی ہوئی سچائیوں کو قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہیں وہ اپنے ضمیر کو پرسکون کرنے کے لیے مسلسل خوشنما کہانیوں کی تلاش میں رہتے ہیں۔ پیش کردہ عقائد کو جتنا کم روحانی، خود انکاری، اور ذلیل کرنے والا ہے، اتنا ہی زیادہ احسان ہوگا جس کے ساتھ ان کا استقبال کیا جائے گا۔ یہ لوگ اپنی فکری صلاحیتوں کو نیچا دکھاتے ہیں۔

Machine Translated by Google

ان کی جسمانی خواہشات کی خدمت کریں۔ اپنے معنوں میں صحیفوں کو روح کی تسکین اور الٰہی رہنمائی کے لئے پرجوش دعا کے ساتھ جانچنے کے لئے بہت عقلمند، وہ فریب کے خلاف دفاع کے بغیر رہ گئے ہیں۔ شیطان دل کی خواہش کو پورا کرنے کے لیے تیار ہے اور حق کی جگہ اپنے فریب کو پیش کرتا ہے۔ اس طرح پوپ نے مردوں کے ذہنوں پر اپنا تسلط حاصل کیا، اور سچائی کو مسترد کر کے، جیسا کہ اس میں صلیب شامل ہے، پروٹسٹنٹ بھی اسی راستے پر چل رہے ہیں۔ وہ تمام لوگ جو مصلحت اور سیاست کا مطالعہ کرنے کے لیے خدا کے کلام کو نظرانداز کرتے ہیں، ایسا نہ ہو کہ وہ دنیا سے متصادم ہو جائیں، مذہبی سچائی کی جگہ قابل مذمت بدعت کا سامنا کرنے کے لیے چھوڑ دیا جائے گا۔

غلطی کی ہر قابل فہم شکل وہ لوگ قبول کریں گے جو جان بوجھ کر حق کو رد کرتے ہیں۔ جو ایک غلطی پر وحشت سے دیکھتا ہے وہ دوسری غلطی کو آسانی سے قبول کر لیتا ہے۔ پولوس رسول، اُن لوگوں کے بارے میں بات کرتے ہوئے جنھوں نے "بچائے جانے کے لیے سچائی کی محبت حاصل نہیں کی"، اعلان کرتا ہے: "اس وجہ سے خُدا اُن پر گمراہی کا عمل بھیجے گا، تاکہ وہ جھوٹ پر یقین کریں؛ تاکہ اُن سب کا انصاف کیا جائے۔ جنہوں نے سچائی پر یقین نہیں کیا، لیکن وہ بدکرداری سے لطف اندوز ہوئے" (II تھیس. 2:10-12)۔ ہمارے سامنے اس طرح کی تنبیہ کے ساتھ، یہ ضروری ہے کہ ہم اس بارے میں ہوشیار رہیں کہ ہمیں کون سے عقائد موصول ہوتے ہیں۔

عظیم دھوکے باز کی سب سے کامیاب سرگرمیوں میں روحانیت کی مخصوص تعلیمات اور جھوٹے عجائبات ہیں۔ روشنی کے فرشتے کے بھیس میں، وہ اپنے جال پھیلاتا ہے جہاں کم سے کم توقع کی جاتی ہے۔ اگر لوگ خدا کی کتاب کا مطالعہ دل سے دعا کے ساتھ کریں تاکہ وہ اسے سمجھ سکیں، تو وہ غلط عقائد حاصل کرنے کے لیے اندھیرے میں نہیں چھوڑے جائیں گے۔ لیکن چونکہ وہ سچائی کو مسترد کرتے ہیں، وہ دھوکے کا شکار ہو جاتے ہیں۔

ایک اور سنگین غلطی وہ نظریہ ہے جو مسیح کی الوہیت کا انکار کرتا ہے، یہ دعویٰ کرتا ہے کہ وہ اس دنیا میں آنے سے پہلے موجود نہیں تھا۔ اس نظریہ کو ایک بہت بڑے طبقے کی طرف سے پذیرائی ملی ہے جو بائبل کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ تاہم، یہ نظریہ ہمارے نجات دہندہ کے باپ کے ساتھ اس کے تعلق، اس کے الٰہی کردار، اور اس کے پہلے وجود کے بارے میں واضح ترین بیانات سے متصادم ہے۔ صحیفوں کی انتہائی غیر معقول تحریف کیے بغیر اسے حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ یہ نہ صرف نجات کے کام کے بارے میں انسان کے تصورات کو کم کرتا ہے، بلکہ بائبل میں خدا کے مکاشفہ کے طور پر ایمان کو بھی کمزور کرتا ہے۔ اگرچہ یہ اسے زیادہ خطرناک بناتا ہے، اس کا سامنا کرنا بھی مشکل بنا دیتا ہے۔ اگر مرد مسیح کی الوہیت کے بارے میں الہامی صحیفوں کی گواہی کو رد کرتے ہیں، تو اس بات پر ان سے بحث کرنا بے کار ہے۔ کوئی دلیل، چاہے حتمی کیوں نہ ہو، انہیں قائل نہیں کر سکی۔ "فطری آدمی خدا کے روح کی باتوں کو نہیں سمجھتا، کیونکہ وہ اسے بے وقوفی معلوم ہوتی ہیں؛ اور وہ ان کو نہیں سمجھ سکتا، کیونکہ وہ روحانی طور پر سمجھی جاتی ہیں۔" (1 کور. 2:14)۔ اس غلطی کا دفاع کرنے والا کوئی بھی شخص مسیح کے کردار یا مشن یا انسان کی نجات کے لیے خدا کے عظیم منصوبے کا صحیح تصور نہیں کر سکتا۔

پھر بھی ایک اور لطیف اور مہلک غلطی تیزی سے پھیلتا ہوا عقیدہ ہے کہ شیطان ایک ذاتی وجود کے طور پر موجود نہیں ہے۔ کہ یہ نام صحیفوں میں محض انسان کے بُرے خیالات اور خواہشات کی نمائندگی کے لیے استعمال ہوا ہے۔

یہ تعلیم مقبول منبروں سے اس قدر وسیع پیمانے پر گونجتی ہے کہ مسیح کی دوسری آمد ہر فرد کے پاس موت کے وقت اس کی آمد ہے، آسمان کے بادلوں میں اس کی ذاتی آمد سے مردوں کے ذہنوں کو ہٹانے کا ایک چالاک آلہ ہے۔ شیطان برسوں سے کہہ رہا ہے، "دیکھو، وہ گھر کے اندر ہے" (متی 24:23-26؛) اور اس جھوٹ کو قبول کرنے کی وجہ سے بہت سی جانیں ضائع ہو چکی ہیں۔

دنیاوی حکمت سکھاتی ہے کہ دعا ضروری نہیں ہے۔ سائنس کے لوگ اعلان کرتے ہیں کہ دعا کا کوئی حقیقی جواب نہیں ہو سکتا۔ کہ یہ قانون کی خلاف ورزی ہوگی، ایک معجزہ، اور معجزات موجود نہیں ہیں۔ کائنات، وہ کہتے ہیں، مقررہ قوانین کے تحت چلتی ہے، اور خدا خود کچھ نہیں کرتا جو ان قوانین کے خلاف ہو۔

اس طرح وہ خدا کی نمائندگی کرتے ہیں جیسا کہ اس کے اپنے قوانین کے پابند ہیں، گویا خدائی قوانین کا عمل خدا کی آزادی کو خارج کر سکتا ہے۔ ایسی تعلیم گواہی کے خلاف ہے۔

Machine Translated by Google

صحیفوں کے. کیا مسیح اور اس کے رسولوں نے معجزے نہیں دکھائے؟ وہی مہربان نجات دہندہ آج زندہ ہے، اور ایمان کی دعا سننے کے لیے اتنا ہی تیار ہے جیسا کہ جب وہ مردوں کے درمیان واضح طور پر چلتا تھا۔ قدرتی مافوق الفطرت کے ساتھ تعاون کرتا ہے۔ یہ خدا کے منصوبے کا حصہ ہے کہ وہ ہمیں عطا کرے، ایمان کی دعا کے جواب میں، جو وہ ہمیں نہیں دے گا اگر ہم اسے نہ مانگیں۔

بے شمار غلط عقائد اور خیالی نظریات ہیں جو عیسائیت کے گرجا گھروں میں پکڑے جا رہے ہیں۔ خدا کے کلام کے ذریعہ طے شدہ نشانیوں میں سے کسی ایک نشان کو ہٹانے کے برے نتائج کا اندازہ لگانا ناممکن ہے۔ بہت کم جو ایسا کرنے کا ارادہ کرتے ہیں وہ ایک سچائی کو مسترد کرنے پر رک جاتے ہیں۔ اکثریت حق کے اصولوں کو یکے بعد دیگرے چھوڑتی رہتی ہے، یہاں تک کہ وہ حقیقی کافر ہو جائیں۔

مقبول الٰہیات کی غلطیوں نے بہت سی روحوں کو شکوک و شبہات میں مبتلا کر دیا ہے، جو بصورت دیگر صحیفوں پر یقین رکھتے تھے۔ ان کے لیے ایسے عقائد کو قبول کرنا ناممکن ہے جو ان کے انصاف، رحم اور احسان کے احساس کو بدنام کرتے ہیں۔ اور ایک بار جب ان کو بائبل کی تعلیمات کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، تو وہ اسے خدا کے کلام کے طور پر قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں۔

اور یہی وہ ارادہ ہے جسے شیطان پورا کرنا چاہتا ہے۔ خدا اور اس کے کلام پر بھروسے کو ختم کرنے کے علاوہ وہ کچھ نہیں چاہتا۔ شیطان شک کرنے والوں کی عظیم فوج کے سر پر ہے، اور اپنی صفوں میں روحوں کو جیتنے کے لیے اپنی پوری طاقت سے کام کرتا ہے۔ شک کرنا فیشن بنتا جا رہا ہے۔ ایک وسیع طبقہ ہے جو خدا کے کلام کو شک کی نگاہ سے دیکھتا ہے، اسی وجہ سے اس کے مصنف کی طرح، کیونکہ یہ گناہ کی مذمت اور مذمت کرتا ہے۔ جو لوگ اس کے تقاضوں کو ماننے کو تیار نہیں ہیں وہ اس کے اختیار کو ختم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ بائبل پڑھتے ہیں یا اس کی تعلیمات کو سنتے ہیں جیسا کہ مقدس منبر سے بیان کیا گیا ہے محض ان میں یا خطبہ میں غلطی تلاش کرنے کے لیے۔

کچھ لوگ اپنے فرض سے غفلت کا جواز پیش کرنے یا عذر کرنے کے لئے کافر نہیں بنتے ہیں۔ دوسرے لوگ غرور یا سستی کی وجہ سے شکی اصولوں کو اپناتے ہیں۔ عزت کے لائق کسی بھی چیز کی تکمیل کی طرف متوجہ ہونے کے لیے خودغرضی کے بہت زیادہ چاہنے والے، جس کے لیے عزم اور خود انکار کی ضرورت ہوتی ہے، وہ بائبل کی تنقید کے ذریعے اپنے لیے اعلیٰ حکمت کے مالک ہونے کے لیے شہرت حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ صحیفوں میں بہت کچھ ہے کہ محدود ذہن، جو الٰہی حکمت سے روشن نہیں، سمجھنے سے قاصر ہے۔ اور اس لیے انہیں اس پر تنقید کرنے کا موقع ملتا ہے۔ بہت سے ایسے ہیں جو لگتا ہے کہ یہ ایک فضیلت ہے

اپنے آپ کو کفر، شکوک و شبہات اور کفر کی طرف رکھیں۔ لیکن، اخلاص کی آڑ میں، یہ واضح ہو جائے گا کہ یہ لوگ خود اعتمادی اور غرور سے کارفرما ہیں۔ بہت سے لوگ صحیفوں میں ایسی چیز تلاش کرنے میں خوش ہوتے ہیں جو دوسروں کے ذہنوں کو الجھا دیتے ہیں۔ کچھ شروع میں تنقید اور بحث کرتے ہیں، جھگڑے کی سادہ محبت سے۔ وہ نہیں سمجھتے کہ وہ شکاری کے جال میں پھنس رہے ہیں۔

لیکن، کھلے عام اپنے کفر کا اظہار کرنے کے بعد، وہ محسوس کرتے ہیں کہ انہیں اپنی پوزیشن برقرار رکھنی چاہیے۔
اس طرح وہ بدکاروں کے ساتھ اتحاد کر لیتے ہیں اور جنت کے دروازے اپنے لیے بند کر لیتے ہیں۔
خُدا نے اپنے کلام میں اپنے الٰہی کردار کا کافی ثبوت دیا ہے۔ ہمارے مخلصی سے متعلق عظیم سچائیاں واضح طور پر دکھائی گئی ہیں۔ روح القدس کی مدد سے، جس کا وعدہ ان تمام لوگوں سے کیا گیا ہے جو سچے دل سے اس کے طالب ہیں، ہر آدمی ان سچائیوں کو اپنے لیے سمجھ سکتا ہے۔ خدا نے انسانوں کو ایک مضبوط بنیاد دی ہے جس پر ان کے ایمان کو سکون ملتا ہے۔

تاہم، مردوں کے محدود ذہن لامحدود کے منصوبوں اور مقاصد کو پوری طرح سے سمجھنے کے قابل نہیں ہیں۔ ہم کبھی بھی تحقیق کے ذریعے خدا کو دریافت نہیں کر سکتے۔ ہمیں متکبرانہ ہاتھ سے اس پردے کو اٹھانے کی کوشش نہیں کرنی چاہئے جس کے پیچھے وہ اپنی عظمت کو چھپاتا ہے۔ رسول نے کہا، "اُس کے فیصلے کتنے ناقابلِ تلاش ہیں، اور اُس کے طریقے کتنے ناقابلِ غور ہیں!" (رومیوں 11:33)۔ہم اپنے ساتھ اُس کے برتاؤ اور اُن مقاصد کو سمجھ سکتے ہیں جن کے ذریعے وہ عمل کرتا ہے، تاکہ ہم اُس کی لامحدود محبت اور رحمت کو لامحدود طاقت کے ساتھ مل کر جان سکیں۔ ہمارا آسمانی باپ

Machine Translated by Google

حکمت اور انصاف کے ساتھ ہر چیز کا حکم دیتا ہے، اور ہمیں مایوسی اور بے اعتمادی کا شکار نہیں ہونا چاہیے، بلکہ احترام کے ساتھ سر تسلیم خم کرنا چاہیے۔ وہ ہم پر اپنے بہت سے مقاصد ظاہر کرے گا، جتنا یہ جاننا ہماری بھلائی کے لیے ہے، اور اس سے بھی زیادہ کہ ہمیں اس ہاتھ پر بھروسہ کرنا چاہیے جو قادرِ مطلق ہے، اس دل میں جو محبت سے بھرا ہوا ہے۔

اگرچہ خدا نے ہمیں ایمان کے لئے کافی ثبوت دیا ہے، اس نے کبھی بھی کفر کے تمام عذروں کو نہیں ہٹایا ہے۔ ہر کوئی اپنے شکوک و شبہات کو لٹکانے کے لئے ہکس ڈھونڈتا ہے انہیں مل جائے گا۔ اور جو لوگ خدا کے کلام کو قبول کرنے اور ماننے سے انکار کرتے ہیں جب تک کہ ہر اعتراض کو دور نہ کر دیا جائے، اور شک کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے، وہ کبھی روشنی میں نہیں آئیں گے۔

خدا میں بے اعتمادی ایک غیر تجدید دل کا فطری نتیجہ ہے، جو کہ ہے۔
لیکن ایمان روح القدس سے متاثر ہوتا ہے اور اسی طرح پھلے پھولے گا جیسے اس کی آبیاری کی جائے گی۔ کوئی بھی آدمی بغیر پختہ کوشش کے ایمان میں مضبوط نہیں ہو سکتا۔ حوصلہ افزائی سے کفر میں اضافہ ہوتا ہے، اور اگر مرد، اپنے ایمان کو برقرار رکھنے کے لیے خدا کی طرف سے دیے گئے شواہد پر غور کرنے کے بجائے، اگر وہ اپنے آپ کو سوال کرنے کی اجازت دیتے ہیں، تو وہ پائیں گے کہ ان کے شکوک و شبہات اور زیادہ پختہ ہو جاتے ہیں۔

لیکن جو لوگ خدا کے وعدوں پر شک کرتے ہیں اور اس کے یقین پر شک کرتے ہیں۔
اس کا فضل، وہ اس کی بے عزتی کر رہے ہیں۔ اور اس کا اثر، دوسروں کو مسیح کی طرف راغب کرنے کے بجائے، انہیں اس سے دور کرنے کا رجحان رکھتا ہے۔ یہ غیر پیداواری درخت ہیں جو اپنی سیاہ شاخوں کو وسیع پیمانے پر پھیلاتے ہیں، سورج کی روشنی کو دوسرے پودوں پر گرنے سے روکتے ہیں، اور
انہیں اٹرافی اور ٹھنڈے سائے میں مرنے دیں۔ ان لوگوں کا کام ان کے خلاف ایک بے لچک گواہ کے طور پر سامنے آئے گا۔ وہ شکوک و شبہات کے بیج بو رہے ہیں اور ایک لازوال فصل پیدا کریں گے۔

ان تمام لوگوں کے لیے صرف ایک ہی راستہ ہے جو اپنے شکوک و شبہات سے پاک رہنا چاہتے ہیں۔ جس چیز کو وہ سمجھ نہیں سکتے اس کے بارے میں سوال کرنے اور گھورنے کے بجائے، انہیں اس روشنی کو سننے دیں جو پہلے ہی ان پر چمک رہا ہے، اور وہ زیادہ روشنی حاصل کریں گے۔ ہر اس فرض کو پورا کرو جو پہلے سے تمہاری سمجھ میں واضح ہو، اور تم ان کو سمجھنے اور پورا کرنے کے قابل ہو جاؤ گے جن کے بارے میں تمہیں ابھی تک شک ہے۔

ہو سکتا ہے کہ شیطان سچائی سے ملتا جلتا ایک جعل پیش کرے کہ وہ ان لوگوں کو دھوکہ دے جو دھوکے میں آنے کے لیے تیار ہیں، جو حق کی طرف سے مانگی گئی خود انکاری اور قربانی سے بچنا چاہتے ہیں۔ لیکن اس کے لیے یہ ناممکن ہے کہ وہ کسی ایک جان کو اپنے اختیار میں رکھے جو کسی بھی قیمت پر سچائی کو جاننا چاہتا ہو۔ مسیح سچائی اور "روشنی ہے جو دنیا میں آنے والے ہر انسان کو روشنی دیتا ہے" (یوحنا 1:9)۔روحِ حق کو انسانوں کی تمام سچائیوں کی رہنمائی کے لیے بھیجا گیا تھا۔ اور خدا کے بیٹے کے اختیار سے یہ اعلان کیا گیا ہے: "تلاش کرو، اور تمہیں مل جائے گا۔" "اگر کوئی اس کی مرضی پر عمل کرنا چاہے تو اسی نظریے سے وہ جان لے گا کہ آیا یہ خدا کی طرف سے ہے۔" (متی 7:7؛یوحنا 7:17)۔

مسیح کے پیروکار ان سازشوں کے بارے میں بہت کم جانتے ہیں جو شیطان اور اس کے لشکر ان کے خلاف کر رہے ہیں۔ تاہم، وہ جو آسمانوں میں بیٹھا ہے اس بات کو یقینی بنائے گا کہ یہ تمام تدبیریں اس کے گہرے ڈیزائنوں کی تکمیل کی طرف ہیں۔ خُداوند اپنے لوگوں کو آزمائش کی آگ سے دوچار ہونے کی اجازت دیتا ہے، اس لیے نہیں کہ وہ اُن کے دکھ اور تکلیف میں خوش ہوتا ہے، بلکہ اِس لیے کہ یہ عمل اُن کی آخری فتح کے لیے ضروری ہے۔ وہ اپنی شان کے مطابق، انہیں آزمائش سے بچا نہیں سکتا تھا، کیونکہ آزمائش کا مقصد انہیں برائی کی تمام کششوں کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار کرنا ہے۔

نہ تو شریر آدمی اور نہ شیطان خُدا کے کام میں رکاوٹ ڈال سکتے ہیں اور نہ ہی اُس کی موجودگی کو اُس کے لوگوں سے چھپا سکتے ہیں اگر وہ پشیمان اور مطیع دل ہو کر اپنے گناہوں کا اقرار کریں اور ترک کر دیں، اور ایمان کے ساتھ اُس کے وعدوں کا دعویٰ کریں۔ ہر فتنہ، ہر مخالف اثر، خواہ کھلا ہو یا خفیہ، کامیابی کے ساتھ قابو پایا جا سکتا ہے، "طاقت سے، نہ تشدد سے، بلکہ میری روح سے، رب الافواج فرماتا ہے۔"

(زیک 4:6)۔

Machine Translated by Google

"خُداوند کی نظر راستبازوں پر ہے، اور اُس کے کان اُن کی دعاؤں پر دھیان دیتے ہیں... اور کون ہے جو آپ کو نقصان پہنچائے اگر آپ نیکی کے لیے پرجوش ہیں؟" 1)پیٹر 3:12اور ۔(13جب بلعام نے بڑے انعامات کے وعدے سے لالچ میں آ کر اسرائیل پر جادو کیا، اور رب کے لیے قربانیاں دے کر اپنے لوگوں پر لعنت بھیجنے کی کوشش کی، تو رب کی روح نے اس برائی کو روک دیا جس کا وہ اعلان کرنا چاہتا تھا، اور بلعام مجبور ہو گیا۔ یہ کہنا، "میں اس پر کیسے لعنت کروں جس پر خدا لعنت نہیں کرتا؟ اور جب خداوند نفرت نہیں کرتا تو میں کیسے نفرت کروں؟" "میری روح صالحین کی موت مرے، اور میرا انجام تیرے جیسا ہو۔" جب قربانی دوبارہ پیش کی گئی تو، بدکار نبی نے اعلان کیا: "دیکھو، مجھے برکت دینے کا حکم دیا گیا ہے، کیونکہ اس نے برکت دی ہے، اور میں اسے منسوخ نہیں کر سکتا۔ اُس نے اسرائیل میں کوئی بدی نہیں دیکھی، نہ یعقوب میں بُرائی دیکھی۔ خُداوند اُس کا خُدا اُس کے ساتھ اور اُس میں ہے اور اُن کے درمیان بادشاہ کی للکار سُنائی دیتی ہے۔" کیونکہ یعقُوب کے خلاف نہ کوئی طاقت ہے اور نہ ہی اِسرائیل کے خلاف قیاس کرنے کا کوئی فائدہ ہے۔

اس وقت یعقوب اور اسرائیل کے بارے میں کہا جائے گا: خدا نے کیا کیا ہے؟" (گنتی 21 ،10 ،23:8اور (23پھر بھی ایک تیسری قربان گاہ کھڑی کی گئی اور بلعام نے دوبارہ لعنت بھیجنے کی کوشش کی۔ ہچکچاہٹ کے ذریعے نبی کے ہونٹوں پر، خدا کے روح نے اپنے چنے ہوئے لوگوں کی خوشحالی کا اعلان کیا، اور ان کے دشمنوں کی حماقت اور شرارت کو ملامت کیا: "مبارک ہیں وہ جو تجھے برکت دیتے ہیں، اور لعنتی ہیں وہ جو تجھ پر لعنت کرتے ہیں" (نمبر ۔(24:9

اس وقت، بنی اسرائیل خدا کے وفادار تھے اور جب تک وہ اس کے قانون کی اطاعت میں رہے، کوئی دنیوی یا جہنی طاقت ان پر غالب نہیں آ سکتی تھی۔
لیکن وہ لعنت جو بلعام کو خدا کے لوگوں پر سنانے کی اجازت نہیں تھی، آخرکار وہ انہیں گناہ کی طرف مائل کرکے ان پر لانے میں کامیاب ہوگیا۔ خُدا کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہوئے، اُنہوں نے پھر خود کو اُس سے الگ کر لیا اور تباہ کرنے والے کی طاقت کو محسوس کرنے کے لیے چھوڑ دیا گیا۔

شیطان اچھی طرح جانتا ہے کہ مسیح میں باقی رہنے والی کمزور ترین روح اندھیرے کے لشکروں کا مقابلہ کرنے کے لیے کافی ہے، اور یہ کہ، اگر وہ اپنے آپ کو کھلے عام ظاہر کرے گا، تو وہ مل کر شکست کھا جائے گا۔ اس لیے، وہ صلیب کے سپاہیوں کو ان کے طاقتور قلعوں سے ہٹانے کی کوشش کرتا ہے، اپنی فوجوں کے ساتھ تاک میں رہتے ہوئے، ان تمام لوگوں کو تباہ کرنے کے لیے تیار رہتا ہے جو اس کے علاقے میں داخل ہوتے ہیں۔ صرف خُدا پر عاجزی بھروسا اور اُس کے تمام احکام کی فرمانبرداری سے ہی ہم محفوظ رہ سکتے ہیں۔

کوئی مرد یا عورت ایک دن یا ایک گھنٹہ بھی بغیر نماز کے محفوظ نہیں ہے۔
ہمیں خاص طور پر خُداوند سے اُس کے کلام کو سمجھنے کے لیے حکمت مانگنی چاہیے۔ فتنہ انگیزوں کے فریب اور اسباب کا انکشاف ہوا ہے جن کے ذریعے ان کا کامیابی سے مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ شیطان کلام پاک کا حوالہ دینے کا ماہر ہے، اپنی تشریح ان اقتباسات کی دیتا ہے جن سے وہ ہمیں پھنسانے کی امید رکھتا ہے۔ ہمیں دل کی عاجزی کے ساتھ بائبل کا مطالعہ کرنا چاہیے، خدا کے لیے اپنی تابعداری کو کبھی نہیں کھونا چاہیے۔

جب کہ ہمیں شیطان کے پھندوں سے مسلسل خود کو بچانا چاہیے، ہمیں ایمان کے ساتھ مسلسل دعا کرنی چاہیے: "ہمیں آزمائش میں نہ ڈالو۔"

Machine Translated by Google

باب 33

پہلی بڑی غلطی

انسان کی تاریخ کے ابتدائی وقت میں، شیطان نے ہماری نسل کو دھوکہ دینے کی کوششیں شروع کر دیں۔ وہ جس نے جنت میں بغاوت پر اکسایا تھا وہ زمین کے باشندوں کو خدا کی حکومت کے خلاف اپنی جدوجہد میں اس کے ساتھ متحد ہونے کی رہنمائی کرنا چاہتا تھا۔ آدم اور حوا خدا کے قانون کی اطاعت میں بالکل خوش تھے، اور یہ حقیقت اس دعوے کے خلاف ایک مستقل گواہی تھی جو شیطان نے آسمان میں کیا تھا کہ خدا کا قانون ظالمانہ اور اس کی مخلوق کی بھلائی کے خلاف ہے۔ اور، اس کے علاوہ، شیطان کی حسد جاگ گئی جب اس نے بے گناہ جوڑے کے لیے تیار کردہ خوبصورت گھر کو دیکھا۔ اُس نے اُن کے زوال کا ارادہ کر لیا، تاکہ اُنہیں ایک بار خُدا سے الگ کر کے، اور اُن کو اُس کے اختیار میں لا کر، وہ زمین پر قبضہ کر لے، اور وہاں اُس کی بادشاہی قائم کر لے، اُس کی مخالفت میں۔

اگر شیطان اپنے حقیقی کردار میں خود کو ظاہر کرتا تو وہ فوراً پسپا ہو جاتا، کیونکہ آدم اور حوا کو اس خطرناک دشمن سے خبردار کیا گیا تھا، لیکن اس نے اپنے مقصد کو چھپاتے ہوئے سائے میں کام کیا، تاکہ وہ اپنے مقصد کو زیادہ مؤثر طریقے سے حاصل کر سکے۔ سانپ کو اپنے ذریعہ کے طور پر استعمال کرتے ہوئے، جو اس وقت ایک دلکش شکل کی مخلوق تھی، اس نے حوا کو مخاطب کرتے ہوئے کہا: "کیا ایسا ہے کہ خدا نے کہا: تم باغ کے ہر درخت کا پھل نہ کھاؤ؟" (پیدائش 3:1)۔ اگر وہ آزمائش کرنے والے کے ساتھ بحث کرنے سے انکار کر دیتی تو وہ محفوظ رہتی۔ لیکن اس نے اس کے ساتھ استدلال کرنے کی کوشش کی، اور اس کے فریب کا شکار ہو گئی۔ اس طرح بہت سے لوگ ہمیشہ ہار جاتے ہیں۔ وہ خدا کے تقاضوں کے حوالے سے شکوک و شبہات اور بحث کرتے ہیں، اور خدائی احکامات پر عمل کرنے کے بجائے، وہ انسانی نظریات کو قبول کرتے ہیں جو شیطان کے فریب پر پردہ ڈالنے کے علاوہ کچھ نہیں کرتے۔

عورت نے اُس سے کہا، ہم باغ کے درختوں کا پھل کھا سکتے ہیں، لیکن اُس درخت کا پھل جو باغ کے بیچ میں ہے، خُدا نے کہا ہے، تم اُس میں سے نہ کھاؤ گے اور نہ ہی کھاؤ گے۔ اسے چھو، ایسا نہ ہو کہ تم مر جاؤ۔ پھر سانپ نے عورت سے کہا: تم نہیں مرو گی۔ کیونکہ خُدا جانتا ہے کہ جس دن تم اُسے کھاؤ گے، تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی، اور تم خُدا کی طرح اچھے اور برے کو جانو گے" (پیدائش 3:2-5)۔ اس نے اعلان کیا کہ وہ خدا کی مانند بن جائیں گے، پہلے سے کہیں زیادہ حکمت کے مالک ہوں گے، اور یہ کہ وہ وجود کی اعلیٰ حالت میں داخل ہو سکیں گے۔ حوا نے آزمائش میں ڈال دیا اور اس کے اثر سے آدم کو گناہ پر آمادہ کیا گیا۔ انہوں نے سانپ کے الفاظ کو قبول کیا کہ خدا کا وہ مطلب نہیں تھا جو اس نے اصل میں کہا تھا۔ انہوں نے اپنے خالق پر اعتماد کیا اور تصور کیا کہ وہ ان کی آزادی کو محدود کر رہا ہے، اور وہ اس کے قانون کی خلاف ورزی کر کے عظیم حکمت اور سربلندی حاصل کر سکتے ہیں۔

لیکن آدم نے، اپنے گناہ کے بعد، ان الفاظ کے معنی کو کیا دیکھا: "جس دن تم اسے کھاؤ گے یقیناً مر جاؤ گے؟" کیا اُس نے اُن کو اِس بات کی نشاندہی کرتے ہوئے دیکھا، جیسا کہ شیطان نے اُسے یقین دلایا تھا، کہ اُس کو وجود کی ایک بلند ترین حالت میں لے جانے والا تھا؟ تب یقیناً بہت بڑی بھلائی ہوتی جو زیادتی سے حاصل ہوتی، اور شیطان اپنے آپ کو دوڑ کے لیے مددگار ثابت کرتا۔ تاہم، آدم نے ثابت کیا کہ یہ خدائی اعلان کا مفہوم نہیں تھا۔ خُدا نے اعلان کیا کہ، اُس کے گناہ کی سزا کے طور پر، انسان کو اُس زمین پر واپس آنا چاہیے جہاں سے اُسے لیا گیا تھا: "تم خاک ہو، اور خاک میں واپس آؤ گے" (پیدائش 3:19)۔ شیطان کے الفاظ، "تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی،" صرف اس معنی میں سچ ثابت ہوئے: آدم اور حوا نے خدا کی نافرمانی کے بعد، ان کی آنکھیں ان کی حماقت کو جاننے کے لیے کھل گئیں۔ وہ بُرائی جانتے تھے اور گناہ کا کڑوا پھل چکھتے تھے۔

Machine Translated by Google

عدن کے وسط میں زندگی کا درخت اُگا جس کے پھل میں زندگی کو قائم رکھنے کی طاقت تھی۔ اگر آدم خدا کا فرمانبردار رہتا تو وہ اس درخت تک مفت رسائی کا حقدار ہوتا اور وہ ہمیشہ زندہ رہتا۔ لیکن جب اس نے گناہ کیا، تو وہ زندگی کے درخت میں حصہ لینے سے محروم ہو گیا، اور موت کے تابع ہو گیا۔ الٰہی جملہ: "تم خاک ہو، اور خاک میں واپس آؤ گے"، زندگی کے مکمل ناپید ہونے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

لافانی، جس کا انسان سے فرمانبرداری کی شرط پر وعدہ کیا گیا تھا، سرکشی کے ذریعے کھو گیا تھا۔ آدم اپنی نسل کو وہ چیز منتقل نہیں کر سکتا تھا جو اس کے پاس نہیں تھا۔ اور زوال پذیر نسل کے لیے کوئی امید نہ ہوتی، اگر خُدا نے اپنے بیٹے کی قربانی کے ذریعے لافانی کو ان کی پہنچ میں نہ رکھا ہوتا۔ جب کہ "موت اس طرح تمام آدمیوں پر گزر گئی، کیونکہ سب نے گناہ کیا،" مسیح نے "زندگی اور لافانی زندگی کو خوشخبری کے ذریعے روشن کیا" (رومیوں 5:12، II تیمتھیس 1:10)۔ اور صرف مسیح کے ذریعے ہی لافانی حاصل ہو سکتی ہے۔ یسوع نے کہا: "جو کوئی بیٹے پر ایمان رکھتا ہے اُس کی ہمیشہ کی زندگی ہے۔ لیکن جو کوئی بیٹے کے خلاف باغی رہے گا وہ زندگی نہیں دیکھے گا" (یوحنا 3:36)۔ ہر آدمی اس بے پایاں نعمت کو حاصل کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ شرائط کو پورا کرے۔ تمام "جو، نیکی کرتے رہتے ہیں، جلال اور عزت اور لافانی کی تلاش کرتے ہیں،" ہمیشہ کی زندگی حاصل کریں گے (رومیوں 2:7)۔

واحد شخص جس نے آدم سے نافرمانی میں ابدی زندگی کا وعدہ کیا تھا وہ بڑا دھوکہ باز تھا۔ اور سانپ کا عدن میں حوا سے اعلان -"تم یقیناً نہیں مرو گے" -
یہ پہلا واعظ تھا جو روح کی لافانییت پر منادی کیا گیا تھا۔ اور یہ وہی اعلان، جس کی بنیاد صرف اور صرف شیطان کے اختیار پر رکھی گئی ہے، عیسائیت کے منبروں سے گونجتی ہے، اور بنی نوع انسان کی اکثریت نے اسے اتنی ہی آسانی سے قبول کیا ہے جیسا کہ ہمارے پہلے والدین نے کیا تھا۔ الٰہی جملے کے لیے: "جو روح گناہ کرتی ہے وہ مر جائے گی"

(حزقی ایل 18:20)، مندرجہ ذیل معنی دیا گیا ہے: وہ روح جو گناہ نہیں مرے گی، بلکہ ہمیشہ کے لیے زندہ رہے گی۔ ہم اس عجیب و غریب ضد کی تعریف نہیں کر سکتے جس کی وجہ سے لوگ شیطان کی باتوں کے بارے میں اس قدر بے اعتمادی کا مظاہرہ کرتے ہیں اور خدا کے کلام کے بارے میں اس قدر ناقابل یقین۔

اگر انسان کو، اس کے زوال کے بعد، زندگی کے درخت تک آزادانہ رسائی حاصل ہوتی، تو وہ ہمیشہ کے لیے زندہ رہتا، اور اس طرح گناہ کو لافانی کر دیا جاتا۔ لیکن ایک کروبی اور ایک بھڑکتی ہوئی تلوار "زندگی کے درخت کے راستے" کی حفاظت کرتی ہے (پیدائش 3:24)، اور آدم کے خاندان کے کسی فرد کو اس رکاوٹ سے گزرنے اور زندگی کا پھل کھانے کی اجازت نہیں دی گئی ہے۔ اس لیے کوئی لافانی گنہگار نہیں ہیں۔

لیکن زوال کے بعد، شیطان نے اپنے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ انسان کی فطری لافانییت پر یقین پیدا کرنے کے لیے خاص کوشش کریں۔ اور لوگوں کو اس غلطی پر آمادہ کرنے کے بعد، انہیں اس نتیجے پر پہنچانا چاہیے کہ گنہگار ابدی مصائب میں رہے گا۔ اب اندھیرے کا شہزادہ، اپنے ایجنٹوں کے ذریعے کام کرتے ہوئے، خدا کو انتقامی ظالم کے طور پر پیش کرتا ہے، اور اعلان کرتا ہے کہ وہ ان تمام لوگوں کو جہنم میں ڈالتا ہے جو اسے خوش نہیں کرتے، اور انہیں ہمیشہ کے لیے اس کے غضب کے اثرات کا احساس دلاتا ہے۔ اور یہ کہ جب وہ ناقابل بیان اذیت کا شکار ہیں، اور ابدی شعلوں میں بھڑک رہے ہیں، ان کا خالق ان پر اطمینان سے دیکھتا ہے۔

اس طرح قدیم دشمن انسانیت کے خالق اور محسن کو اپنی صفات کے ساتھ معکوس کرتا ہے۔ ظلم شیطانی ہے۔ خدا محبت ہے؛ اور اس کی تخلیق کردہ ہر چیز خالص، مقدس اور پیاری تھی، یہاں تک کہ گناہ کو پہلے عظیم باغی نے متعارف کرایا تھا۔ شیطان خود دشمن ہے جو انسان کو گناہ کرنے پر اکساتا ہے، اور پھر اگر ہو سکے تو اسے تباہ کر دیتا ہے۔ جب وہ اپنے شکار کے بارے میں خود کو یقین دلاتا ہے، تو وہ اپنی بربادی پر خوش ہوتا ہے۔ اگر اسے اجازت دی گئی تو وہ پوری نسل انسانی کو اپنے جال میں قید کر لے گا۔ اگر خدائی طاقت کی مداخلت نہ ہوتی تو آدم کا کوئی بیٹا یا بیٹی بچ نہ پاتا۔

وہ آج مردوں پر قابو پانے کی کوشش کر رہا ہے، جیسا کہ اس نے ہمارے پہلے والدین پر غالب آ کر، اپنے خالق پر ان کے اعتماد کو متزلزل کیا، اور انہیں اس کی حکومت کی حکمت اور اس کے قوانین کے انصاف پر شک کرنے کا باعث بنا۔ شیطان اور اُس کے نمائندے خُدا کو اپنے سے بھی بدتر کے طور پر پیش کرتے ہیں، تاکہ اُن کی اپنی شرارت اور بغاوت کا جواز پیش کیا جا سکے۔ بڑا

Machine Translated by Google

دھوکہ باز کوشش کرتا ہے کہ اپنے خوفناک ظلم کو ہمارے آسمانی باپ پر منسوب کرے، تاکہ وہ اپنے آپ کو آسمان سے نکالے جانے سے شدید زخمی ہونے والے کے طور پر ظاہر کرے، کیونکہ وہ اتنی ظالم حکومت کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کرے گا۔ وہ دنیا کے سامنے وہ آزادی پیش کرتا ہے جس سے وہ اپنی نرم حکومت کے تحت لطف اندوز ہو سکتے ہیں، یہوواہ کے سخت احکام کے ذریعے مسلط کردہ غلامی کے برعکس۔ اس طرح وہ روحوں کو خدا کے ساتھ اپنے عہد سے ہٹانے میں کامیاب ہے۔

محبت اور رحم کے ہر احساس اور یہاں تک کہ ہمارے انصاف کے احساس سے بھی یہ نظریہ کتنا ناگوار ہے کہ مرنے کے بعد بدکار مردوں کو ہمیشہ کے لیے جلتی ہوئی جہنم میں آگ اور گندھک سے عذاب دیا جاتا ہے، کہ ایک مختصر زمینی زندگی کے گناہوں کے لیے انہیں عذاب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ جب تک خدا زندہ ہے۔ اس کے باوجود یہ نظریہ عام طور پر بڑے پیمانے پر پڑھایا جاتا ہے اور اب بھی عیسائی دنیا کے بہت سے عقائد میں شامل ہے۔ الوہیت کے ایک ماہر ڈاکٹر نے کہا: "جہنم کے عذابوں کا تماشہ ہمیشہ کے لیے سنتوں کی خوشی کو بڑھاتا رہے گا۔ جب وہ اپنے جیسی فطرت کے دوسرے مخلوقات کو دیکھیں گے جو انہی حالات میں پیدا ہوئے ہیں، ایسے ہی مصائب میں ڈوبے ہوئے ہیں، جب کہ وہ اس طرح کے مختلف حالات میں ہیں، تو وہ اپنی خوشی کا لطف زیادہ محسوس کریں گے۔" ایک اور نے مندرجہ ذیل الفاظ استعمال کیے: "جب کہ غضب کی چیزوں پر ملامت کا حکم ہمیشہ کے لئے نافذ کیا جاتا ہے، ان کے عذابوں کا دھواں ان لوگوں کی نظروں میں ہمیشہ کے لیے اٹھتا رہے گا جو رحمت کی چیزیں ہیں، جو ان کے ساتھ ہمدردی کرنے کے بجائے، چیخیں: آمین! ہیلیلویاہ! رب کی عبادت کرو!"

خدا کے کلام کے صفحات میں ایسی تعلیم کہاں مل سکتی ہے؟ کیا جنت میں چھٹکارا پانے والا ہمدردی اور ہمدردی کے تمام جذبات سے، اور یہاں تک کہ انسانیت کے ایک معمولی نمائش سے بھی خالی ہوگا؟ کیا ان احساسات کی جگہ ہے حس کی بے حسی ہوگی یا وحشی کا ظلم؟ نہیں، نہیں -یہ خدا کی کتاب کی تعلیم نہیں ہے۔ اوپر بیان کی گئی رائے پڑھے لکھے اور یہاں تک کہ ایماندار آدمیوں کی طرف سے بھی آ سکتی ہے، لیکن وہ شیطان کی نفاست سے دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ وہ انہیں مقدس صحیفوں کے واضح تاثرات کو غلط انداز میں بیان کرنے کی طرف لے جاتا ہے، زبان کو تلخی اور بدنیتی کا رنگ دیتا ہے جو کہ خود سے تعلق رکھتی ہے، لیکن خالق کی نہیں۔ خُداوند خُدا فرماتا ہے کہ مَیں اپنی زندگی کی قَسم میں شرِیر کی موت سے خوش نہیں ہوں بلکہ اِس بات میں کہ شریر اپنی راہ سے مُڑ جائے اور جیتا رہے۔ تم پھر جاؤ، اپنی بُری راہوں سے باز آؤ، کیوں کہ اے اسرائیل کے گھرانے، تم کیوں مرو گے؟" (حزقی ایل ۔(33:11

خدا کو کیا فائدہ ہوگا اگر ہم تسلیم کریں کہ وہ مسلسل اذیتیں دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ کون آہوں، درد کے رونے اور مصیبت زدہ مخلوق کے نقوش سے خوش ہوتا ہے وہ جہنم کے شعلوں میں رکھتا ہے؟ کیا یہ خوفناک آوازیں لامحدود محبت کے کانوں میں موسیقی ہو سکتی ہیں؟ یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ شریروں پر لامتناہی مصائب کا سامنا خدا کی گناہ سے نفرت کو ایک برائی کے طور پر ظاہر کرتا ہے جو کائنات کے امن و امان کے لیے تباہ کن ہے۔ اوہ، خوفناک توہین! گویا گناہ سے خُدا کی نفرت ہی اس کی وجہ تھی کہ وہ گناہ کو دوام بخشتا ہے۔ کیونکہ، ان علمائے دین کی تعلیمات کے مطابق، رحم کی امید کے بغیر مسلسل اذیتیں اس کے بدقسمت متاثرین کو دیوانہ بنا دیتی ہیں، اور اپنے غصے کا اظہار لعنتوں اور گستاخیوں سے کر کے اپنے جرم کے بوجھ میں اضافہ کرتے ہیں۔ خُدا کا جلال اِس طرح مسلسل بڑھنے اور گناہوں کو دائمی زمانوں تک جاری رکھنے سے نہیں بڑھتا۔

ابدی عذاب کی بدعت سے جو برائی ہوئی ہے اس کا اندازہ لگانا انسانی ذہن کی طاقت سے باہر ہے۔ بائبل کا مذہب، جو محبت اور مہربانی سے بھرا ہوا ہے، اور ہمدردی سے بھرا ہوا ہے، توہم پرستی سے اندھیرا ہے، اور دہشت کا لباس پہنا ہوا ہے۔
جب ہم غور کرتے ہیں کہ شیطان نے خدا کے کردار کو کن جھوٹے رنگوں میں رنگا ہے، تو کیا ہم سوچ سکتے ہیں کہ ہمارے مہربان خالق کافر، خوف اور نفرت بھی ہے؟ خدا کے بارے میں چونکا دینے والے خیالات جن کا پرچار کیا گیا ہے۔

Machine Translated by Google

منبر کی تعلیمات سے دنیا کے بارے میں ہزاروں، لاکھوں، لاکھوں شکوک و شبہات کو کافر بنا دیا ہے۔

ابدی عذاب کا نظریہ ان جھوٹے عقائد میں سے ایک ہے جو بابل کی مکروہ شراب کی تشکیل کرتی ہے، جسے وہ تمام قوموں کو پینے کے لیے دیتی ہے" (مکاشفہ 14:8، 17:2)۔ یہ کہ مسیح کے وزیر اس بدعت کو قبول کر سکتے تھے اور منبر مقدس سے اس کا اعلان کر سکتے تھے یہ واقعی ایک معمہ ہے۔ وہ اسے روم سے حاصل کریں، جیسا کہ انہوں نے جھوٹا سبت بھی حاصل کیا تھا۔ یہ یقینی ہے کہ یہ عظیم اور اچھے آدمیوں نے سکھایا ہے۔ لیکن اس معاملے کی روشنی ان کو نہیں دی گئی تھی جیسا کہ ہمیں دیا گیا ہے۔ وہ صرف اس روشنی کے ذمہ دار تھے جو ان کے زمانے میں چمکتی تھی۔ ہمیں اس کے لیے جواب دینا ہوگا جو ہمارے دنوں میں چمکتا ہے۔ اگر ہم خدا کے کلام کی گواہی سے منہ موڑ لیں اور جھوٹے عقائد کو قبول کر لیں کیونکہ ہمارے باپ دادا نے انہیں سکھایا تھا، تو ہم بابل پر ہونے والی مذمت کے تحت آتے ہیں، ہم اس کے مکروہات کی شراب پی رہے ہیں۔

ایک بڑا طبقہ جس کی طرف ابدی عذاب کا نظریہ بغاوت کر رہا ہے وہ مخالف گمراہی کی طرف گامزن ہے۔ وہ دیکھتے ہیں کہ صحیفے خدا کو محبت اور ہمدردی کے ہستی کے طور پر پیش کرتے ہیں، اور وہ یقین نہیں کر سکتے کہ وہ اپنی مخلوقات کو ابدی جلتی ہوئی جہنم کے شعلوں کے حوالے کر دے گا۔ لیکن اس عقیدے کو قبول کرتے ہوئے کہ روح قدرتی طور پر لافانی ہے، انہیں اس نتیجے پر پہنچنے کے سوا کوئی چارہ نظر نہیں آتا کہ تمام انسانیت بالآخر نجات پائے گی۔ بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ بائبل کی دھمکیوں کا مقصد صرف لوگوں کو خوفزدہ کرنا ہے اور نہ کہ لفظی طور پر پورا کیا جانا ہے۔ اس طرح گنہگار خدا کے تقاضوں کو نظر انداز کرتے ہوئے، خود غرض خوشیوں میں زندگی بسر کر سکتا ہے، اور پھر بھی اس امید کے ساتھ کہ آخرکار اس کے حق میں وصول کیا جائے گا۔ اس طرح کا نظریہ، خدا کی رحمت پر یقین رکھتا ہے، لیکن اس کے انصاف سے ناواقف ہے، جسمانی دل کو خوش کرتا ہے، اور شریروں کو ان کی بدکاری میں حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

یہ دکھانے کے لیے کہ جو لوگ آفاقی نجات پر یقین رکھتے ہیں وہ کس طرح اپنی روح کو تباہ کرنے والے عقیدوں کی حمایت کے لیے صحیفے کے معنی کو توڑ مروڑتے ہیں، بس ان کے اپنے بیانات کا حوالہ دیں۔ ایک نوجوان ملحد کے جنازے میں، جو ایک حادثے سے فوری طور پر ہلاک ہو گیا تھا، ایک عالمگیر وزیر نے اپنے متن کے طور پر داؤد کے بارے میں صحیفے کے بیان کو منتخب کیا: "اس نے اپنے آپ کو امنون کے بارے میں تسلی دی تھی، جو مر گیا تھا" (2 سموئیل 13:39)۔

"مجھ سے اکثر پوچھا جاتا ہے،" مقرر نے کہا، "ان لوگوں کا کیا حشر ہوگا جو گناہ میں دنیا سے چلے جاتے ہیں، مرتے ہیں، شاید نشے کی حالت میں، یا جو اپنے کپڑوں سے دھوئے ہوئے جرم کے خونی داغ کے ساتھ مر جاتے ہیں، یا کون مرے اس نوجوان کی موت کیسے ہوئی، اس نے کبھی کوئی پیشہ اختیار نہیں کیا یا مذہب کا تجربہ نہیں کیا۔ آئیے ہم کلام پاک پر قناعت کریں، ان کے جواب سے زبردست مسئلہ حل ہو جائے گا۔ امنون انتہائی گنہگار تھا۔ اس نے توبہ نہیں کی، وہ نشے میں تھا اور نشے کی حالت میں اسے مار دیا گیا۔ داؤد خدا کا نبی تھا، وہ جانتا ہوگا کہ امنون آنے والی دنیا میں اچھا ہوگا یا برا۔ آپ کے دل کے تاثرات کیا تھے؟ 'بادشاہ داؤد کی روح ابی سلوم کو دیکھنا چاہتی تھی کیونکہ وہ امنون کی موت کو دیکھ کر تسلی دیتا تھا۔'

"ہمیں ان الفاظ سے کیا اخذ کرنا چاہیے؟ کیا ایسا نہیں ہے کہ لامتناہی مصائب اس کے مذہبی عقیدے کا حصہ نہیں تھے؟ لہذا ہم اسے سمجھتے ہیں، اور یہاں ہمیں حتمی پاکیزگی اور امن اور عالمگیریت کے سب سے زیادہ قابل قبول، سب سے زیادہ روشن خیال، اور سب سے زیادہ خیر خواہ مفروضے کی حمایت میں ایک فاتحانہ دلیل ملتی ہے۔ اسے تسلی ہوئی، یہ دیکھ کر کہ اس کا بیٹا مر چکا ہے۔ یہ اس لئے کیوں کے؟ کیونکہ پیشن گوئی کی آنکھ سے وہ شاندار مستقبل کی طرف دیکھ سکتا تھا، اور دیکھ سکتا تھا کہ بیٹے کو تمام آزمائشوں سے بہت دور، قید سے آزاد اور گناہ کی خرابیوں سے پاک کیا گیا ہے، اور کافی حد تک پاک اور روشن ہونے کے بعد، مجلس میں داخل کیا گیا ہے۔ روحیں بلند اور خوش ہوئیں۔ اس کی تسلی صرف یہ تھی کہ گناہوں اور مصائب کی موجودہ حالت سے نکال کر اس کا پیارا بیٹا وہاں چلا گیا جہاں حضور کی اعلیٰ ترین سانسیں تھیں۔

Machine Translated by Google

اس کی تاریک روح پر روح نازل کی جائے گی۔ جہاں اس کا دماغ آسمان کی حکمت اور لافانی محبت کی میٹھی خوشیوں کے لیے کھل جائے گا، اور اس طرح وہ ابدی وراثت کے آرام اور رفاقت سے لطف اندوز ہونے کے لیے ایک مقدس فطرت کے ساتھ تیار ہوگا۔

"ان خیالات میں، ہمارا مطلب یہ ہے کہ ہم یقین رکھتے ہیں کہ جنت کی نجات کسی بھی طرح سے اس بات پر منحصر نہیں ہے کہ ہم اس زندگی میں کیا کر سکتے ہیں۔ نہ دل کی موجودہ تبدیلی، نہ موجودہ عقیدہ، یا مذہب کے موجودہ پیشے کا۔"

اس طرح مسیح کا پیش کردہ وزیر عدن میں سانپ کے کہے گئے جھوٹ کو دہراتا ہے: "تم نہیں مرو گے۔" "جس دن تم اسے کھاؤ گے، تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی، اور تم خدا کی مانند ہو جاؤ گے۔" وہ اعلان کرتا ہے کہ گنہگاروں میں سے بد ترین -قاتل، چور اور زنا کرنے والا -موت کے بعد لافانی جلال میں داخل ہونے کے لیے تیار کیا جائے گا۔

کتاب مقدس کی یہ تحریف کرنے والا اپنا نتیجہ کہاں نکالتا ہے؟ ایک سادہ جملے سے جو ڈیوڈ کے پرووِیڈنس کے حوالے سے تسلیم کرنے کا اظہار کرتا ہے۔ اُس کی روح "ابی سلوم سے ملنے کی خواہش رکھتی تھی: کیونکہ اُسے امنون کے بارے میں تسلی ملی تھی، جو مر گیا تھا۔ اس غم کی شدت کو وقت کے ساتھ چھوڑ دیا گیا تھا، اور اس کے خیالات موت سے اپنے زندہ بیٹے کی طرف مڑ گئے، اپنے جرم کی انصاف کے خوف سے خود کو جلاوطن کر دیا گیا۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ بے حیائی، شرابی امنون کو اس کی موت پر فوراً خوشی کے گھر میں لے جایا گیا تھا، تاکہ اسے پاک کیا جائے اور وہاں بے عیب فرشتوں کے معاشرے کے لیے تیار کیا جائے! ایک خوشگوار افسانہ، یقیناً، جسمانی دل کو مطمئن کرنے کے لیے بہت موزوں! یہ شیطان کا اپنا نظریہ ہے، اور یہ مؤثر طریقے سے اثر انداز ہوتا ہے۔ کیا ہم حیران ہوں گے کہ ایسی ہدایات کے ساتھ بدکاری بہت زیادہ ہے؟

اس جھوٹے استاد کا طرز عمل بہت سے دوسرے لوگوں کے طرز عمل کو ظاہر کرتا ہے۔ کلام پاک کے چند الفاظ کو ان کے سیاق و سباق سے الگ کیا گیا ہے، جو کہ بہت سے معاملات میں ان کو دی گئی تشریح کے بالکل برعکس ظاہر کرتے ہیں۔ یہ منقطع عبارتیں بگڑی ہوئی ہیں اور ان عقائد کو ثابت کرنے کے لیے استعمال کی گئی ہیں جن کی خدا کے کلام میں کوئی بنیاد نہیں ہے۔ ثبوت کے طور پر پیش کردہ گواہی کہ شرابی امنون جنت میں ہے محض ایک قیاس ہے، جو صحیفے کے واضح اور مثبت بیان سے براہ راست متصادم ہے کہ کوئی شرابی خدا کی بادشاہی کا وارث نہیں ہوگا 1)کرنتھیوں ۔(6:10
اس طرح شک کرنے والے، کافر اور شک کرنے والے سچ کو جھوٹ میں بدل دیتے ہیں۔ اور ہجوم کو ان کی نفاست سے دھوکہ دیا گیا ہے اور جسمانی سلامتی کے گہوارہ میں سونے کے لئے تیار ہیں۔

اگر یہ سچ تھا کہ تمام انسانوں کی روحیں موت کے وقت براہِ راست جنت میں جاتی ہیں، تو ہم زندگی کے بجائے اس کی خواہش کر سکتے ہیں۔ بہت سے لوگ اپنے وجود کو ختم کرنے کے لیے اس عقیدے کی قیادت کر رہے ہیں۔ جب پریشانیوں، الجھنوں اور مایوسیوں کے بوجھ تلے دبے ہوں تو زندگی کے نازک دھاگے کو توڑنا اور اپنے آپ کو ابدی دنیا کی خوشیوں میں ڈالنا ایک آسان کام لگتا ہے۔

خدا نے اپنے کلام میں فیصلہ کن ثبوت دیا ہے کہ وہ اپنے قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سزا دے گا۔ وہ لوگ جو اپنی چاپلوسی کرتے ہیں کہ وہ گنہگار پر انصاف کرنے کے لیے بہت مہربان ہے، انہیں صرف کلوری کی صلیب کی طرف دیکھنا پڑتا ہے۔ خدا کے بے عیب بیٹے کی موت گواہی دیتی ہے کہ "گناہ کی اجرت موت ہے"

(رومیوں ،(6:23کہ خدا کے قانون کی ہر خلاف ورزی کو اس کا منصفانہ بدلہ ملنا چاہیے۔
مسیح، بے عیب، انسان کے لیے گناہ بن گیا۔ اُس نے خطا کا جرم اُٹھایا اور اپنے باپ کے چہرے کو چھپایا، اُس کا دل ٹوٹا اور اُس کی زندگی تباہ ہو گئی۔ اور یہ قربانی اس لیے کی گئی تاکہ گنہگاروں کو چھٹکارا مل سکے۔ کسی اور طریقے سے انسان کو گناہ کی سزا سے آزاد نہیں کیا جا سکتا تھا۔ ہر وہ ذی روح جو اتنی قیمت پر حاصل کیے گئے کفارے کا حصہ دار بننے سے انکار کرتا ہے، اسے اپنے ہی نفس میں گناہ اور جرم کی سزا برداشت کرنی ہوگی۔

آئیے غور کریں کہ بائبل شریروں کے بارے میں کیا تعلیم دیتی ہے۔
نافرمان، جسے عالمگیر لوگ مقدس اور خوش فرشتوں کے طور پر جنت میں تلاش کرتے ہیں۔
"جو پیاسا ہے، میں اُسے زندگی کے پانی کے چشمے سے مفت دوں گا" (مکاشفہ ۔(21:6
یہ وعدہ صرف پیاسے لوگوں کے لیے ہے۔ محسوس کرنے والوں کے علاوہ کوئی نہیں۔

Machine Translated by Google

زندگی کے پانی کی ضرورت ہے اور جو اسے دوسری تمام چیزوں کے نقصان پر ڈھونڈتا ہے، وہ اسے حاصل کر لے گا۔ "جو غالب آئے گا وہ ان چیزوں کا وارث ہو گا، اور میں اس کا خدا ہوں گا، اور وہ میرا بیٹا ہو گا۔"
(مکاشفہ 21:7)۔ یہاں بھی شرائط بیان کی گئی ہیں۔ ہر چیز کے وارث ہونے کے لیے ہمیں گناہ کا مقابلہ کرنا چاہیے اور اس پر قابو پانا چاہیے۔
خداوند یسعیاہ نبی کے ذریعے اعلان کرتا ہے: "صادقوں سے کہو کہ ان کا بھلا ہو گا۔" "شریروں پر افسوس! یہ اُن کے لیے بُرا ہوگا، کیونکہ اُن کے ہاتھوں کے کاموں کے مطابق اُنہیں اجر ملے گا" (اشعیا 3:10اور 11)۔ "اگر ایک گنہگار سو بار برائی کرے،" دانشمند کہتا ہے، "اور اُس کے دن طویل ہوں، میں یقین سے جانتا ہوں کہ خدا سے ڈرنے والوں کا بھلا ہوگا۔ لیکن شریروں کا بھلا نہیں ہوگا" (واعظ 8:12اور 13)۔ اور پولس گواہی دیتا ہے کہ گنہگار اپنے لیے "غضب کے دن کے لیے غضب کو جمع کر رہا ہے جب خُدا کا راست فیصلہ ظاہر ہو گا، جو ہر ایک کو اُس کے کاموں کے مطابق بدلہ دے گا۔" "ہر اُس آدمی کی پوری جان پر مصیبت اور تکلیف آتی ہے جو برائی کرتا ہے" (رومیوں 2:6اور 9)۔

"کوئی بھی جو بے ضمیر ہے، یا ناپاک ہے، یا لالچی ہے، جو بت پرست ہے، اس کی مسیح اور خدا کی بادشاہی میں کوئی میراث نہیں ہے" (افسیوں 5:5)۔ "تمام آدمیوں کے ساتھ امن اور پاکیزگی کی پیروی کرو، جس کے بغیر کوئی خداوند کو نہیں دیکھے گا" (عبرانیوں 12:14)۔ "مبارک ہیں وہ جو اُس کے حکموں پر عمل کرتے ہیں، تاکہ اُن کو زندگی کے درخت کا حق ملے، اور وہ دروازے سے شہر میں داخل ہو سکیں۔ لیکن باہر کتے، جادوگر، ناپاک، قاتل، بت پرست اور ہر وہ شخص جو جھوٹ سے محبت کرتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے" (مکاشفہ 22:14اور 15)۔

خُدا نے انسانوں کو اپنے کردار اور گناہ سے نمٹنے کے طریقے کا بیان دیا ہے۔ "خداوند، خُداوند، مہربان، مہربان اور صبر کرنے والا، اور رحم اور وفاداری میں فراوانی؛ جو ہزار نسلوں تک رحم کو محفوظ رکھتا ہے، جو بدکاری اور خطا اور گناہ کو معاف کرتا ہے، پھر بھی مجرموں کو صاف نہیں کرتا۔" (خروج 34:6اور 7)۔ "وہ تمام شریروں کو تباہ کر دے گا۔" "جہاں تک فاسقوں کا تعلق ہے، وہ ایک ایک کر کے تباہ ہو جائیں گے۔ شریروں کی نسلیں ختم ہو جائیں گی۔" (زبور 37:38، 145:20)۔ خدائی حکومت کی طاقت اور اختیار بغاوت کو ختم کرنے کے لیے استعمال کیا جائے گا، اور پھر بھی اس کے انتقامی عدل کے تمام مظاہر ایک رحمدل، صبر کرنے والے، اور خیر خواہ کے طور پر خدا کے کردار سے بالکل ہم آہنگ ہوں گے۔

خدا کسی کی مرضی یا فیصلے کو مجبور نہیں کرتا۔ وہ غلامانہ فرمانبرداری سے لطف اندوز نہیں ہوتا۔
وہ چاہتا ہے کہ مخلوقات اس کے ہاتھ سے اس سے محبت کریں کیونکہ وہ محبت کے لائق ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ وہ اس کی اطاعت کریں کیونکہ وہ اس کی حکمت، انصاف، اور احسان کی ذہین تعریف رکھتے ہیں۔ اور جو لوگ ان صفات کا صحیح تصور رکھتے ہیں وہ اس سے محبت کریں گے کیونکہ وہ اس کی صفات کی تعریف سے اس کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

رحم دلی، رحم اور محبت کے اصول جو ہمارے نجات دہندہ کے ذریعہ سکھائے گئے اور اس کی مثال دی گئی ہے وہ خُدا کی مرضی اور کردار کی نقل ہے۔ مسیح نے اعلان کیا کہ اس نے کچھ نہیں سکھایا سوائے اس کے جو اس نے اپنے باپ سے حاصل کیا تھا۔ الٰہی حکومت کے اصول نجات دہندہ کے فرمان کے ساتھ کامل ہم آہنگی میں ہیں: "اپنے دشمنوں سے پیار کرو۔" خُدا اپنے انصاف کو شریروں پر، کائنات کی بھلائی کے لیے، اور یہاں تک کہ ان لوگوں کی بھلائی کے لیے بھی جن پر اس کے فیصلے آتے ہیں۔ وہ انہیں خوش کرے گا، اگر وہ اپنی حکومت کے قوانین اور اپنے کردار کی راستبازی کے مطابق ایسا کر سکتا ہے۔ وہ انہیں اپنی محبت کے چھوؤں سے گھیر لیتا ہے، انہیں اپنے قانون کا علم عطا کرتا ہے، اور اپنی رحمت کی پیشکش کے ساتھ ان کی پیروی کرتا ہے۔ لیکن وہ اس کی محبت کو حقیر جانتے ہیں، اس کے قانون کو باطل کرتے ہیں، اور اس کی رحمت کو رد کرتے ہیں۔ جب وہ مسلسل اس کے تحفے وصول کر رہے ہیں، وہ دینے والے کی بے عزتی کرتے ہیں۔ وہ خدا سے نفرت کرتے ہیں کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ وہ ان کے گناہوں سے نفرت کرتا ہے۔ خُداوند اپنی کج روی کو ایک لمبے عرصے تک برداشت کرتا ہے، لیکن فیصلہ کن گھڑی آ جائے گی، جب اُس کی تقدیر کا فیصلہ ہو گا۔ کیا پھر وہ ان باغیوں کو اپنے ساتھ باندھے گا؟ کیا وہ انہیں اپنی مرضی کے مطابق کرنے پر مجبور کرے گا؟

جن لوگوں نے شیطان کو اپنا رہنما منتخب کیا ہے اور اس کی طاقت سے قابو کیا گیا ہے وہ خدا کے حضور میں داخل ہونے کے لیے تیار نہیں ہیں۔
غرور، فریب، بے حیائی، ظلم اس کے کردار میں جڑ پکڑ گیا۔ وہ کر سکتے ہیں۔

Machine Translated by Google

جنت میں داخل ہوں، ان لوگوں کے ساتھ ہمیشہ رہنے کے لیے جن سے وہ زمین پر حقیر اور نفرت کرتے تھے؟ جھوٹے کے لیے سچ کبھی خوش گوار نہیں ہوتا، حلیمی باطل اور غرور کو تسکین نہیں دیتی، پاکیزگی بدعنوانوں کے لیے قابل قبول نہیں، بے غرض محبت خودغرض کو دلکش نہیں لگتی۔ زمین کی خود غرضی میں مگن رہنے والوں کو جنت کس قسم کی خوشیاں دے سکتی ہے؟

کیا وہ لوگ جن کی زندگی خدا کے خلاف بغاوت میں گزری ہے اچانک جنت میں لے جایا جا سکتا ہے اور کمال کی اعلیٰ اور مقدس حالت کا مشاہدہ کر سکتا ہے جو ہمیشہ وہاں موجود ہے، ہر روح محبت سے بھری ہوئی ہے، ہر چہرہ خوشی سے چمکتا ہے، سریلی آوازوں میں بے حد موسیقی بلند ہوتی ہے؟ خُدا اور برّہ کی تعظیم میں، اور تخت پر بیٹھے اُس کے چہرے سے نجات پانے والے پر روشنی کی نہ ختم ہونے والی کرنیں، کیا وہ لوگ جن کے دلوں میں خُدا کی نفرت، سچائی اور تقدس سے بھرا ہوا ہے، اُس کے ساتھ مل سکتے ہیں؟ آسمانی بھیڑ اور ان کی تعریف کی آوازوں میں شامل ہو؟ کیا وہ خُدا اور برّہ کا جلال برداشت کر سکتے تھے؟ -نہیں، نہیں، انہیں سالوں کی آزمائش دی گئی تاکہ وہ جنت کے لیے کردار بنا سکیں، لیکن انھوں نے کبھی اپنے ذہن کو پاکیزگی سے محبت کرنے کی تربیت نہیں دی، انھوں نے کبھی آسمانی زبان نہیں سیکھی اور اب بہت دیر ہو چکی ہے۔ خُدا کے خلاف بغاوت کی زندگی نے اُنہیں جنت کے لیے نا اہل بنا دیا۔

اس کی پاکیزگی، تقدس اور سکون ان کے لیے اذیت کا باعث ہوگا، خدا کی شان ان کے لیے بھسم کرنے والی آگ ہوگی۔ وہ اُس مقدس جگہ سے فرار ہونے کی آرزو کریں گے۔ وہ خوشی سے تباہی کا استقبال کریں گے، تاکہ وہ اُس کے چہرے سے پوشیدہ رہیں جو اُن کو چھڑانے کے لیے مر گیا تھا۔ بدکاروں کی قسمت ان کی اپنی مرضی سے طے ہوتی ہے۔

جنت سے اس کا اخراج اس کی اپنی مرضی کا عمل ہے، اور خدا کی طرف سے انصاف اور رحم کا عمل ہے۔

سیلاب کے پانی کی طرح، عظیم دن کے شعلے خدا کے فیصلے کا اعلان کریں گے کہ شریر لاعلاج ہیں۔ وہ خدائی اختیار کے آگے سر تسلیم خم کرنے کو تیار نہیں۔ وہ بغاوت میں استعمال کیے گئے ہیں۔ اور جب زندگی ختم ہو جاتی ہے تو اپنے خیالات کے دھارے کو مخالف سمت میں موڑنے میں بہت دیر ہو چکی ہوتی ہے، حد سے بڑھ کر اطاعت کی طرف، نفرت سے محبت کی طرف جانے میں بہت دیر ہو جاتی ہے۔

قابیل، قاتل، کی زندگی کو بچانے کے ذریعے، خدا نے دنیا کو ایک مثال دی کہ ایک گنہگار کو بدکاری کی بے تحاشا زندگی گزارنے کی اجازت دینے کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ قابیل کی تعلیم اور مثال کے اثر سے، اُس کی نسلوں کی کثرت کو گناہ کی طرف لے جایا گیا، یہاں تک کہ "زمین پر انسان کی شرارت بہت زیادہ تھی، اور اُس کے دل کا ہر ایک دماغ مسلسل بُرا تھا" اور تشدد سے بھرا ہوا" (پیدائش 6:5اور -11)

دنیا پر رحم کرتے ہوئے، خدا نے نوح کے زمانے میں اس کے بدکار باشندوں کو ختم کر دیا۔ شیطان کی دھوکہ دہی کی طاقت کے ذریعے، بدکاری کے کارکن ہمدردی اور تعریف حاصل کرتے ہیں، اور یوں مسلسل دوسروں کو بغاوت کی طرف راغب کر رہے ہیں۔ قابیل اور نوح کے زمانے میں اور ابراہیم اور لوط کے زمانے میں ایسا ہی تھا۔ اور یہ ہمارے وقت میں ہے. یہ کائنات کی طرف رحمت ہے کہ خدا آخرکار اپنے فضل کے انکار کرنے والوں کو تباہ کر دے گا۔

”کیونکہ گناہ کی اجرت موت ہے، لیکن خُدا کا تحفہ ہمارے خُداوند مسیح یسوع میں ہمیشہ کی زندگی ہے“ (رومیوں -(6:23جبکہ زندگی نیک لوگوں کی میراث ہے، موت بدکاروں کا حصہ ہے۔ موسیٰ نے اسرائیل سے اعلان کیا: ”دیکھو کہ آج میں زندگی اور اچھائی، موت اور برائی کی تجویز پیش کرتا ہوں“ (استثنا -(30:15یہ صحیفے جس موت کا حوالہ دیتے ہیں وہ آدم پر بیان نہیں کی گئی ہے، کیونکہ تمام انسانیت اس کی سرکشی کی سزا بھگت رہی ہے۔ یہ "دوسری موت" ہے جو ابدی زندگی کے برعکس ہے۔

Machine Translated by Google

آدم کے گناہ کے نتیجے میں، موت پوری نسل انسانی کو منتقل ہوئی۔ ہر کوئی قبر میں برابر اترتا ہے۔ اور نجات کے منصوبے کے ذریعے سب کو ان کی قبروں سے نکالا جانا ہے۔ "صادق اور ناراست دونوں کی قیامت ہوگی" (اعمال 51:42)۔ "کیونکہ جس طرح آدم میں سب مرتے ہیں، اسی طرح مسیح میں سب زندہ کیے جائیں گے" (1 کرنتھیوں 15:22)۔ لیکن ان دو طبقوں کے درمیان ایک فرق کیا گیا ہے جو دوبارہ زندہ کیے جائیں گے۔ "...وہ سب جو قبروں میں ہیں اس کی آواز سنیں گے اور باہر نکل آئیں گے: جنہوں نے اچھے کام کیے ہیں، زندگی کی قیامت تک۔ اور جنہوں نے بُرے کام کیے ہیں، اُن کو سزا کے جی اُٹھنے تک" (یوحنا 5:28 اور 29)۔ وہ لوگ جو زندگی کے جی اُٹھنے کے "لائق شمار" ہیں وہ "مبارک اور مقدس" ہیں۔ "ان پر دوسری موت کا کوئی اختیار نہیں"

(مکاشفہ 20:6)۔ لیکن جن لوگوں نے توبہ اور ایمان کے ذریعے معافی حاصل نہیں کی ہے، انہیں لازمی طور پر سرکشی کی سزا ملنی چاہیے: "گناہ کی اجرت۔"
وہ مدت اور شدت میں مختلف سزا بھگتیں گے، "ان کے کاموں کے مطابق،" لیکن آخرکار دوسری موت پر ختم ہو گی۔ جیسا کہ اس کے عدل اور اس کی رحمت کے مطابق، خدا کے لیے گنہگار کو اس کے گناہوں میں بچانا ناممکن ہے، اس لیے وہ اسے اس وجود سے محروم کر دیتا ہے جس سے اس کی خطائیں پہلے ہی سمجھوتہ کر چکی تھیں، اور جس سے اس نے خود کو نااہل ظاہر کیا ہے۔ ایک الہامی مصنف کہتا ہے: "تھوڑا اور وقت اور شریر باقی نہیں رہیں گے۔ تُو اپنی جگہ ڈھونڈے گا اور نہ پائے گا" (زبور 37:10)۔ اور دوسرا اعلان کرتا ہے: "وہ ایسے ہوں گے جیسے وہ کبھی نہیں تھے" (عبادیہ 16)۔ بدنامی سے ڈھکے ہوئے، وہ مایوس، ابدی فراموشی میں پڑ جاتے ہیں۔

اس طرح گناہ کا خاتمہ ہو جائے گا، اس کے نتیجے میں ہونے والی تمام لعنتوں اور بربادیوں کے ساتھ۔ زبور نویس کہتا ہے: "تُو شریروں کو تباہ کرتا ہے اور اُن کا نام ہمیشہ کے لیے مٹا دیتا ہے۔ جہاں تک دشمنوں کا تعلق ہے، وہ ختم ہو چکے ہیں، ان کے کھنڈرات ابدی ہیں۔"
(زبور 9:5 اور 6)۔ جان، مکاشفہ میں، ابدیت کا انتظار کرتے ہوئے، تعریف کا ایک عالمگیر اینٹی فون سنتا ہے، جس میں کسی بھی قسم کی بے ضابطگی کی کوئی بات نہیں ہوتی۔ آسمان اور زمین پر موجود تمام مخلوقات کو خدا کی تمجید کرتے ہوئے سنا گیا (مکاشفہ 5:13)۔
تب خدا کی توہین کرنے کے لئے کوئی کھوئی ہوئی روح نہیں ہوگی، نہ ختم ہونے والے عذاب میں لرز رہی ہو گی، کوئی مخلوق نہیں ہوگی جو جہنم میں اپنی چیخوں میں منتخب لوگوں کے گانوں کے ساتھ شامل ہو۔

فطری لافانی کی بنیادی غلطی موت میں ضمیر کے عقیدے پر منحصر ہے، ایک ایسا نظریہ جو ابدی عذاب کی طرح، کلام پاک کی تعلیمات، عقل کے احکام اور انسانیت کے احساسات کے خلاف ہے۔

مقبول عقیدے کے مطابق، جنت میں چھٹکارا پانے والے زمین پر ہونے والی ہر چیز سے واقف ہیں، اور خاص طور پر ان دوستوں کی زندگیوں سے جو انہوں نے پیچھے چھوڑ دی ہیں۔ لیکن مُردوں کے لیے یہ کیونکر خوشی کا باعث ہو سکتا ہے کہ وہ زندوں کے دکھوں اور تکالیف کو جانیں، اپنے ہی پیاروں کے گناہوں کا مشاہدہ کریں، اور انھیں زندگی کی تمام تکالیف، مایوسیوں اور پریشانیوں کو برداشت کرتے ہوئے دیکھیں؟

جو لوگ زمین پر اپنے دوستوں پر منڈلا رہے ہوں گے ان کو جنت کی کتنی نعمتیں نصیب ہوں گی۔ اور یہ عقیدہ کس قدر سراسر بغاوت ہے کہ جیسے ہی سانس جسم سے نکلتی ہے، بے گناہ کی روح کو جہنم کے شعلوں میں ڈال دیا جاتا ہے! اُن لوگوں کو کس اذیت کے اتھاہ گہرائیوں میں ڈوب جانا چاہیے جو اپنے دوستوں کو بغیر تیاری کے قبر میں جاتے ہوئے دیکھتے ہیں، لعنت اور گناہ کی ابدیت میں داخل ہونے کے لیے!

بہت سے لوگ اس اذیت ناک سوچ سے پاگل ہو چکے ہیں۔ صحیفے ان چیزوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟ ڈیوڈ اعلان کرتا ہے کہ انسان موت میں ہوش میں نہیں ہے۔ "اُن کی روح نکل جاتی ہے، اور وہ خاک میں مل جاتے ہیں، اُسی دن اُن کے سارے منصوبے فنا ہو جاتے ہیں" (زبور 146:4)۔ سلیمان وہی گواہی دیتا ہے: "کیونکہ جو زندہ ہیں وہ جانتے ہیں کہ وہ مریں گے، لیکن مُردے کچھ نہیں جانتے۔" ان کے لیے محبت، نفرت اور حسد پہلے ہی ختم ہو چکے ہیں۔ ہمیشہ کے لئے سورج کے نیچے جو کچھ کیا جاتا ہے اس میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ "جہاں تم جاتے ہو وہاں کوئی کام، کوئی منصوبہ، کوئی علم، کوئی حکمت نہیں ہوتی" (واعظ 9:5، 6 اور 10)۔

Machine Translated by Google

جب اس کی دعا کے جواب میں حزقیاہ کی عمر پندرہ سال کی ہو گئی تو شکر گزار بادشاہ نے خدا کو
اس کی عظیم رحمت کے لئے خراج تحسین پیش کیا۔ اپنے گیت میں وہ خوشی کی وجہ بتاتا ہے: "قبر تیری تعریف نہیں کر
سکتی، نہ موت تیری تسبیح کر سکتی ہے۔ گڑھے میں گرنے والے تیری وفاداری کا انتظار نہ کریں۔ زندہ، صرف زندہ ہی تیری
تعریف کرتے ہیں جیسا کہ میں آج کرتا ہوں" (اشعیا 38:18اور ۔(19مقبول الٰہیات صادقین مردہ کو جنت میں ہونے کے طور
پر پیش کرتا ہے، برکت میں داخل ہونے کے بعد، اور ایک لافانی زبان سے خدا کی تعریف کرتا ہے۔ لیکن حزقیاہ موت میں ایسا
کوئی شاندار امکان نہیں دیکھ سکتا تھا۔ اُس کے الفاظ زبور نویس کی گواہی سے متفق ہیں: ''کیونکہ موت میں تیری یاد
نہیں رہتی۔ قبر میں کون تیری تعریف کرے گا؟" (زبور 5:6)۔ "مُردے خُداوند کی حمد نہیں کرتے، نہ وہ جو خاموشی کی
سرزمین پر جاتے ہیں" (زبور ۔(115:17

پیٹر، پنتیکوست کے دن، اعلان کیا کہ بزرگ ڈیوڈ "مر گیا اور دفن کیا گیا، اور اس کی قبر آج تک ہمارے
درمیان موجود ہے"۔ "کیونکہ داؤد آسمان پر نہیں چڑھا" (اعمال 2:29اور ۔(34یہ حقیقت کہ داؤد قیامت کے دن تک قبر
میں رہے گا یہ ثابت کرتا ہے کہ صالحین جب مرتے ہیں تو جنت میں نہیں جاتے۔ یہ صرف قیامت کے ذریعے ہی ہے، اور اس
حقیقت کی وجہ سے کہ مسیح کو زندہ کیا گیا تھا، کہ داؤد آخر کار خدا کے داہنے ہاتھ پر بیٹھنے کے قابل ہو گا۔

اور پولس نے کہا، ''اگر مردے نہیں جی اٹھے تو مسیح بھی نہیں جی اُٹھا۔ اور اگر مسیح زندہ نہیں کیا
گیا ہے، تو آپ کا ایمان باطل ہے، اور آپ اب بھی اپنے گناہوں میں پڑے رہتے ہیں۔ اور اس سے بڑھ کر یہ کہ جو مسیح میں
سو گئے وہ کھو گئے" (1 کرنتھیوں ۔15:16
۔(18اگر چار ہزار سال تک موت کے وقت راستباز براہِ راست آسمان پر چلے گئے تھے، تو پولس کیسے کہہ سکتا تھا کہ، اگر
قیامت نہیں ہے، "وہ بھی جو مسیح میں سو گئے ہیں کھو گئے؟" قیامت کی ضرورت نہ پڑے گی۔

شہید ٹنڈیل نے، اس نظریے کا دفاع کرتے ہوئے کہ مُردے سوتے ہیں، اعلان کیا: "آپ، [مُردوں کو] جنت،
جہنم اور پاک کرنے والی جگہوں پر رکھ کر، اُس دلیل کو تباہ کر دیتے ہیں جس کے ذریعے مسیح اور پولس کے جی اُٹھنے کو
ثابت کرتے ہیں۔" اگر روحیں جنت میں ہیں تو مجھے بتائیں کہ وہ فرشتوں کی طرح اچھی حالت میں کیوں نہیں ہیں؟ اور
پھر قیامت کے لیے کیا محرک ہو گا؟"

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ موت میں لافانی برکت کی امید نے جی اٹھنے کے بائبل کے نظریے کو
بڑے پیمانے پر نظرانداز کیا ہے۔ اس رجحان کی نشاندہی ڈاکٹر ایڈم کلارک نے کی تھی، جس نے موجودہ صدی کے اوائل میں
کہا تھا: ''ایسا لگتا ہے کہ ابتدائی مسیحیوں میں قیامت کے نظریے کو اب کے مقابلے میں بہت زیادہ اثر سمجھا جاتا ہے ! یہ
کیسے ہو سکتا ہے؟ رسول مسلسل اس کی تاکید کر رہے تھے، اور اس کے ذریعے خُدا کے پیروکاروں کو مستعدی، فرمانبرداری
اور ہمت کی تاکید کر رہے تھے۔ اور موجودہ دور میں ان کے جانشین اس کا ذکر کم ہی کرتے ہیں! جیسا کہ رسولوں نے منادی
کی، ابتدائی مسیحی ایمان لائے، اور جیسا کہ ہم تبلیغ کرتے ہیں، ہمارے سننے والے یقین کرتے ہیں۔ انجیل میں کوئی نظریہ
نہیں ہے جو زیادہ اہم ہے؛ اور موجودہ نظامِ تبلیغ میں کوئی ایسا نظریہ نہیں ہے جس سے زیادہ حقارت سے پیش آتا ہو!

یہ اس وقت تک جاری رہا جب تک کہ قیامت کی شاندار سچائی کو تقریباً مکمل طور پر دھندلا دیا
گیا اور مسیحی دنیا کی نظروں سے اوجھل نہ ہو گیا۔ اس طرح ایک تسلیم شدہ مذہبی مصنف، I Thessمیں پولس کے
الفاظ پر تبصرہ کرتا ہے۔ ،4:13-18کہتا ہے: "تسلی کے تمام عملی مقاصد کے لیے، راستبازوں کی بابرکت لافانی کا نظریہ
ہمارے لیے خُداوند کی دوسری آمد کے کسی بھی مشکوک نظریے کی جگہ لیتا ہے۔

جب ہم مرتے ہیں تو رب ہمارے پاس آتا ہے۔ یہ وہی ہے جس کی ہمیں توقع کرنی ہے اور جس کے لیے ہمیں چوکنا رہنا چاہیے۔
مردہ پہلے ہی جلال میں داخل ہو چکے ہیں۔ وہ اپنے فیصلے اور برکت حاصل کرنے کے لئے صور کا انتظار نہیں کرتے ہیں۔"

جب یسوع اپنے شاگردوں کو چھوڑنے ہی والا تھا تو اس نے انہیں یہ نہیں بتایا کہ وہ جلد ہی اس کے
ساتھ شامل ہو جائیں گے۔"میں تمہارے لیے جگہ تیار کرنے جا رہا ہوں،" اس نے کہا۔ "اور جب میں جاؤں گا اور تمہارے لیے
جگہ تیار کروں گا، میں دوبارہ آؤں گا اور تمہیں اپنے پاس لے لوں گا" (یوحنا 14:2اور ۔(3

Machine Translated by Google

پولس بعد میں ہمیں بتاتا ہے کہ ''خداوند خود، اپنے حکم کے کلام کے ساتھ، مہاراج فرشتے کی آواز کے ساتھ، اور خُدا کے نرسنگے کے ساتھ، آسمان سے اُترے گا، اور مسیح میں مُردے پہلے جی اُٹھیں گے۔ تب ہم، زندہ، جو باقی ہیں، بادلوں میں اُن کے ساتھ اُٹھائے جائیں گے تاکہ ہوا میں خُداوند سے ملیں، اور یوں ہم ہمیشہ کے لیے خُداوند کے ساتھ رہیں گے۔" اور وہ مزید کہتا ہے: "پس ان الفاظ سے ایک دوسرے کو تسلی دیں" (1۔ تھسلنیکیوں ۔(18-4:16تسلی کے اِن الفاظ اور اُوپر نقل کیے گئے عالمگیر وزیر کے الفاظ میں کتنا بڑا فرق ہے!

مؤخر الذکر نے اپنے غمزدہ دوستوں کو اس یقین دہانی کے ساتھ تسلی دی کہ مرحوم خواہ کتنا ہی گناہ گار کیوں نہ ہو، آخری سانس لینے کے بعد فرشتوں میں اس کا استقبال کیا جائے گا۔ پولس اپنے بھائیوں کو مستقبل میں خُداوند کی آمد کی طرف ہدایت کرتا ہے، جب زنجیریں ٹوٹ جائیں گی اور "مسیح میں مُردوں" کو ہمیشہ کی زندگی کے لیے زندہ کیا جائے گا۔

اس سے پہلے کہ کوئی بھی حویلی مبارک میں داخل ہو، ان کے معاملات کی تحقیق ہونی چاہیے اور ان کے کردار و اعمال کا خدا کے سامنے جائزہ لینا چاہیے۔
ہر ایک کو کتابوں میں لکھی ہوئی چیزوں کے مطابق فیصلہ کیا جانا چاہئے اور ان کے کاموں کے مطابق بدلہ دیا جانا چاہئے۔
یہ فیصلہ موت کے وقت نہیں کیا جاتا۔ پولس کے الفاظ پر غور کریں: "کیونکہ اُس نے ایک دن مقرر کیا ہے جس میں وہ اُس شخص کے ذریعے جس کو اُس نے مقرر کیا اور سب کے سامنے ایمان لایا، اُسے مُردوں میں سے جی اُٹھا کر راستبازی سے دُنیا کی عدالت کرے گا۔ (اعمال ۔(17:31یہاں رسول نے واضح طور پر اعلان کیا کہ دنیا کے فیصلے کے لیے ایک متعین، اس لیے مستقبل کا وقت مقرر ہے۔

یہوداہ اسی دور کی طرف اشارہ کرتا ہے: "اور فرشتے جنہوں نے اپنی اصلی حالت کو برقرار نہیں رکھا
بلکہ اپنے گھر کو چھوڑ دیا، اُس نے عظیم دن کے فیصلے تک تاریکی میں، ابدی زنجیروں میں قید رکھا۔ اور پھر وہ حنوک کے الفاظ کا حوالہ دیتا ہے: "دیکھو، خُداوند اپنے مقدس ہزارہاوں کے درمیان آیا، تاکہ سب پر عدالت کرے" (یہوداہ ۔(15 ،14 ،6 یوحنا اعلان کرتا ہے کہ اُس نے "مُردوں کو، بڑے اور چھوٹے، تخت کے سامنے کھڑے دیکھا۔ پھر کتابیں کھولی گئیں۔" "اور مُردوں کا فیصلہ اُن کے کاموں کے مطابق کیا گیا، کتابوں میں لکھی گئی چیزوں کے مطابق" (مکاشفہ ۔(20:12

لیکن اگر مردے پہلے ہی جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہوں یا جہنم کے شعلوں میں جھلس رہے ہوں تو مستقبل کے فیصلے کی کیا ضرورت ہے؟ ان اہم نکات کے بارے میں خدا کے کلام کی تعلیمات نہ تو مبہم ہیں اور نہ ہی متضاد؛ انہیں عام ذہنوں کے ذریعے سمجھا جا سکتا ہے۔ لیکن کون سا صادق ذہن موجودہ نظریہ میں حکمت یا انصاف کو دیکھ سکتا ہے؟ کیا صادقین، عدالت میں اپنے مقدمات کی چھان بین کے بعد، سجاوٹ حاصل کریں گے: "شاباش، نیک اور وفادار نوکر،" "اپنے رب کی خوشی میں داخل ہو جاؤ" (متی (25:21جب وہ پہلے سے ہی رہائش پذیر ہوں گے۔ وہ اس کی موجودگی میں، شاید طویل عمروں کے لیے؟ کیا بدکاروں کو عذاب کی جگہ سے بلایا جائے گا کہ وہ تمام زمین کے جج کی سزا وصول کرے: "مجھ سے دور ہو جاؤ، لعنتی، جہنم کی آگ میں؟" (متی ۔(25:41اوہ، رسمی مذاق! خدا کی حکمت اور انصاف کے لیے شرمناک جرم!

روح کی لافانییت کا نظریہ ان جھوٹے عقائد میں سے ایک تھا جسے روم نے کافر پرستی سے مستعار لے کر عیسائیت کے مذہب میں شامل کیا۔ مارٹن لوتھر نے اسے "خراب رومی فرمان کے بے شمار افسانوں" میں درجہ بندی کیا۔ واعظ میں سلیمان کے الفاظ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہ مُردے کچھ نہیں جانتے، مصلح نے کہا: "ایک اور ثبوت کہ مُردے بے حس ہوتے ہیں۔ اس لیے سلیمان سوچتا ہے کہ مردہ عموماً سوتے ہیں اور کچھ نہیں سوچتے۔ وہ آرام کرتے ہیں، دنوں یا سالوں کی گنتی نہیں کرتے، لیکن جب بیدار ہوتے ہیں تو انہیں ایسا لگتا ہے جیسے وہ ایک لمحہ بھی کم ہی سوئے ہوں۔"

مقدس صحیفوں کے کسی بھی حوالے سے یہ بیان نہیں ملتا کہ نیک لوگ موت کے وقت اپنی جزا کے لیے جاتے ہیں یا بدکار اپنی سزا کے لیے۔
بزرگوں اور پیغمبروں نے ایسی کوئی یقین دہانی نہیں چھوڑی۔ مسیح اور اس کے رسولوں نے ایسا نہیں کیا۔

Machine Translated by Google

اس کا ہلکا سا ذکر کیا۔ بائبل واضح طور پر سکھاتی ہے کہ مردہ فوری طور پر جنت میں نہیں جاتے ہیں، انہیں قیامت کے دن تک سوتے ہوئے دکھایا گیا ہے 1)تھیسلنیکیوں ،4:14ایوب ۔(12-14:10اسی دن جب چاندی کا دھاگہ ٹوٹ جاتا ہے اور سونے کا پیالہ بکھر جاتا ہے (واعظ ،(12:6مردوں کے خیالات فنا ہو جاتے ہیں۔ قبر پر اترنے والے خاموش ہیں۔ وہ کچھ نہیں جانتے کہ سورج کے نیچے کیا کیا جاتا ہے (ایوب ۔(14:21تھکے ہوئے راستبازوں کے لیے مبارک آرام! وقت چاہے لمبا ہو یا چھوٹا، ان کے لیے ایک لمحے سے زیادہ کچھ نہیں۔ وہ سوتے ہیں اور خُدا کے نرسنگے سے شاندار لافانی کے لیے بیدار ہوتے ہیں۔ "صور پھونکا جائے گا، مُردے لافانی جی اٹھیں گے... اور جب یہ فانی جسم لافانی ہو جائے گا، اور بشر لافانی ہو جائے گا، تب لکھا ہوا کلام پورا ہو گا: موت فتح میں نگل گئی ہے۔ 1) "کرنتھیوں ۔(54-15:52جس لمحے وہ اپنی گہری نیند سے بیدار ہوں گے، وہ اپنے خیالات کا سلسلہ وہیں سے شروع کر دیں گے جہاں اس میں خلل پڑا تھا۔ آخری احساس موت کی اذیت تھی، آخری خیال یہ تھا کہ وہ قبر کے زور کی زد میں آ رہے ہیں۔

جب وہ قبر سے اٹھیں گے، تو ان کا پہلا خوش کن خیال فاتحانہ پکار میں گونجے گا: "اے موت، تیری فتح کہاں ہے؟ اے موت تیرا ڈنک کہاں ہے؟ 1)کرنتھیوں ۔(15:55

Machine Translated by Google

باب 34

روحانیت

مقدس فرشتوں کی وزارت، جیسا کہ مقدس صحیفوں میں پیش کیا گیا ہے، مسیح کے ہر پیروکار کے لیے ایک انتہائی تسلی بخش اور قیمتی سچائی ہے۔ لیکن اس نکتے پر بائبل کی تعلیم کو مقبول الٰہیات کی غلطیوں سے مبہم اور بگاڑ دیا گیا ہے۔ فطری لافانی کے نظریے نے، جو پہلے کافر فلسفہ سے مستعار لیا گیا تھا، اور عظیم ارتداد کے اندھیرے میں مسیحی عقیدے میں شامل کیا گیا تھا، اس نے سچائی کو اس قدر واضح طور پر صحیفہ میں سکھایا ہے کہ "مُردے کچھ نہیں جانتے"۔

بہت سے لوگوں نے یقین کیا کہ مُردوں کی روحیں "خدمت کرنے والی روحیں ہیں، جو ان لوگوں کی خدمت کے لیے بھیجی جاتی ہیں جو نجات کے وارث ہوں گے"۔ اور یہ آسمانی فرشتوں کے وجود اور انسان کی تاریخ سے ان کے تعلق کے بارے میں صحیفوں کی گواہی کے باوجود، اس سے پہلے کہ کوئی مردہ آدمی موجود تھا۔

موت میں انسان کے شعور کا نظریہ، خاص طور پر یہ عقیدہ کہ مردہ کی روحیں زندہ کی خدمت میں واپس آتی ہیں، جدید روحانیت کی راہ ہموار کرتی ہے۔ اگر مردے خدا اور مقدس فرشتوں کے حضور میں داخل کیے جاتے ہیں، اور ان کو علم سے نوازا جاتا ہے جو ان کے پاس پہلے کے علم سے کہیں زیادہ ہے: وہ زندہ لوگوں کو روشن کرنے اور ہدایت دینے کے لئے زمین پر واپس کیوں نہیں آتے؟ جی ہاں، جیسا کہ مشہور عالم دین سکھاتے ہیں، مُردوں کی روحیں زمین پر اپنے دوستوں پر تیر رہی ہیں۔ انہیں ان کے ساتھ بات چیت کرنے کی اجازت کیوں نہیں دی جانی چاہئے کہ وہ انہیں برائی سے خبردار کریں، یا ان کے دکھوں میں انہیں تسلی دیں؟ جو لوگ موت کے وقت انسان کے شعور پر یقین رکھتے ہیں وہ کیسے رد کر سکتے ہیں جو ان کے پاس الہٰی روشنی کے طور پر آتا ہے جو جلالی روحوں کے ذریعہ پہنچایا جاتا ہے؟ یہاں ایک ایسا چینل ہے جسے مقدس سمجھا جاتا ہے، جس کے ذریعے شیطان اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے کام کرتا ہے۔

گرے ہوئے فرشتے جو اس کے احکامات پر عمل کرتے ہیں وہ روحانی دنیا کے پیغامبر کے طور پر ظاہر ہوتے ہیں۔ زندہ لوگوں کو مردہ کے ساتھ رابطے میں لانے کا دعویٰ کرتے ہوئے، برائی کا شہزادہ ان کے ذہنوں پر اپنا دلکش اثر ڈالتا ہے۔

اس کے پاس یہ طاقت ہے کہ وہ مردوں کے سامنے ان کے عزیزوں کی ظہور کو لے آئے۔ جعل سازی کامل ہے: مانوس شکل، الفاظ اور لہجے کو شاندار درستگی کے ساتھ دوبارہ پیش کیا گیا ہے۔ بہت سے لوگوں کو اس یقین دہانی سے تسلی ملتی ہے کہ ان کے پیارے جنت کی نعمت سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ اور خطرے کے شبہ کے بغیر، وہ "بھکانے والی روحوں اور شیطانوں کی تعلیمات" پر دھیان دیتے ہیں۔

کتنے انسانوں کو یہ یقین دلایا گیا ہے کہ مردہ حقیقت میں ان کے ساتھ بات چیت کرنے کے لئے واپس آتے ہیں، اس طرح شیطان ان پر یہ ظاہر کرتا ہے کہ جو لوگ قبر میں گئے وہ تیار نہیں تھے۔ یہ کہتے ہیں کہ وہ جنت میں خوش ہیں، اور یہاں تک کہ اعلیٰ عہدوں پر فائز ہیں۔ اور اس طرح یہ غلطی بڑے پیمانے پر سکھائی جاتی ہے کہ نیک اور بدکار میں کوئی فرق نہیں کیا جاتا۔ روحانی دنیا سے آنے والے مہمان کبھی کبھی ایسی تنبیہات اور تنبیہات کرتے ہیں جو درست ثابت ہوتی ہیں۔ پھر، جیسے ہی اعتماد حاصل ہوتا ہے، وہ ایسے عقائد پیش کرتے ہیں جو براہِ راست صحیفوں میں ایمان کو تباہ کر دیتے ہیں۔

زمین پر اپنے دوستوں کی فلاح و بہبود میں گہری دلچسپی ظاہر کرتے ہوئے، وہ انتہائی خطرناک غلطیوں کی نشاندہی کرتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ کچھ سچ بولتے ہیں اور بعض اوقات مستقبل کے واقعات کی پیشین گوئی کرنے کے قابل ہوتے ہیں ان کے بیانات کو معتبریت کی شکل دیتا ہے، اور ان کی جھوٹی تعلیمات کو بھیڑ بڑی تندہی کے ساتھ قبول کرتی ہے اور آنکھیں بند کرکے یقین کرتی ہے، جیسے کہ وہ سب سے مقدس سچائی ہیں۔ بائبل. خدا کے قانون کو ایک طرف رکھ دیا گیا ہے، فضل کی روح کو حقیر سمجھا جاتا ہے، عہد کے خون کو ناپاک سمجھا جاتا ہے۔ روحیں مسیح کی الوہیت کا انکار کرتی ہیں، اور یہاں تک کہ خالق کو بھی اپنے جیسا درجہ رکھتی ہیں۔ تو ایک نئے بھیس میں،

Machine Translated by Google

عظیم باغی خدا کے خلاف اس جنگ کو جاری رکھے ہوئے ہے جو آسمان سے شروع ہوئی اور زمین پر تقریباً چھ ہزار سال تک جاری رہی۔
بہت سے لوگ روحانی مظاہر کی وضاحت کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور انہیں دھوکہ دہی اور میڈیم
کی طرف سے ہاتھ کی چال سے منسوب کرتے ہیں۔ لیکن جب کہ یہ سچ ہے کہ دھوکہ دہی کے نتائج اکثر حقیقی مظہر کے طور پر گزر چکے ہیں، وہاں مافوق الفطرت طاقت کے نشانات بھی دکھائے گئے ہیں۔ وہ پراسرار آہیں جن کے ساتھ جدید روحانیت کا آغاز ہوا وہ دھوکہ دہی یا انسانی چالاکی کا نتیجہ نہیں تھا، بلکہ شیطانی فرشتوں کا براہ راست کام تھا، جس نے اس طرح روحوں کی تباہی میں ایک کامیاب ترین فریب متعارف کرایا۔ بہت سے لوگ اس عقیدے میں پھنس جائیں گے کہ روحانیت محض ایک انسانی دھوکہ ہے۔ لیکن جب وہ ان مظاہر کے ساتھ آمنے سامنے لائے جائیں گے جن کے مافوق الفطرت کردار سے انکار نہیں کیا جا سکتا، تو وہ دھوکہ کھا جائیں گے، اور انہیں خدا کی عظیم طاقت کے طور پر قبول کرنے پر مجبور کر دیں گے۔

یہ لوگ شیطان اور اس کے کارندوں کے عجائبات کے بارے میں صحیفوں کی گواہی کو نظرانداز کرتے
ہیں۔ یہ شیطان کی مدد سے تھا کہ فرعون کے جادوگر خدا کے کام کا مقابلہ کرنے کے قابل ہوئے۔ پولوس گواہی دیتا ہے کہ مسیح کی دوسری آمد سے پہلے شیطانی طاقت کے اسی طرح کے مظاہر ہوں گے۔ خُداوند کی آمد سے پہلے "شیطان کی تمام طاقت، نشانوں، جھوٹی عجائبات اور تمام غیر شرعی فریب کے ساتھ" کام کرنا چاہیے (II Thessalonians 2:9)اور ۔(10اور یوحنا رسول، اُس معجزاتی قوت کو بیان کرتے ہوئے جو آخری دنوں میں ظاہر ہو گی، اعلان کرتا ہے: ”وہ بڑے بڑے نشان دکھاتا ہے یہاں تک کہ آسمان سے آگ انسانوں کے سامنے زمین پر آتی ہے۔ وہ اُن نشانیوں کی وجہ سے جو اُسے دکھانے کے لیے دیے گئے تھے زمین پر رہنے والوں کو بہکاتا ہے“ (مکاشفہ 13:13اور ۔(14یہاں محض نقالی کی پیش گوئی نہیں کی گئی ہے۔ انسانوں کو ان معجزات سے دھوکہ دیا جاتا ہے جو شیطان کے کارندے انجام دینے کی طاقت رکھتے ہیں، نہ کہ وہ جو کرنا چاہتے ہیں۔

تاریکی کا شہزادہ، جس نے اپنے اعلیٰ دماغ کی طاقتوں کو دھوکہ دہی کے کام کی طرف راغب کیا ہے،
مہارت سے اپنے فتنوں کو ہر طبقے اور حالات کے مردوں کے لیے ڈھال لیتا ہے۔ ثقافت اور تطہیر کے لوگوں کے لیے وہ روحانیت کو اس کے سب سے بہتر اور فکری پہلو میں پیش کرتا ہے، اور اس طرح بہت سے لوگوں کو اپنے فریب کی طرف راغب کرنے میں کامیاب ہوتا ہے۔ روحانیت جس حکمت کا اظہار کرتی ہے وہ ہے جو رسول جیمز کے ذریعہ بیان کی گئی ہے، جو ”وہ نہیں ہے جو اوپر سے آتی ہے بلکہ زمینی، حیوانی اور شیطانی ہے“ (جیمز ۔(3:15تاہم، یہ بڑا دھوکہ باز چھپاتا ہے، جب اسے چھپانے سے اس کا مقصد بہتر ہوتا ہے۔ وہ جو آزمائش کے صحرا میں مسیح کے سامنے آسمانی سرافیم کی چمک سے ملبوس ظاہر ہو سکتا ہے، وہ سب سے زیادہ دلکش انداز میں، روشنی کے فرشتے کے طور پر مردوں کے پاس آتا ہے۔ وہ بلند و بالا موضوعات کی پیش کش کے ذریعے استدلال کی اپیل کرتا ہے، دلفریب مناظر سے حواس کو خوش کرتا ہے، اور محبت اور خیرات کی فصیح تصویروں کے ذریعے محبتوں کو ہدایت دیتا ہے۔ وہ تخیل کو شاندار پروازوں پر اکساتا ہے اور انسانوں کو اپنی حکمت پر اتنا فخر کرنے پر اکساتا ہے کہ وہ اپنے دلوں میں ابدی ہستی کو حقیر سمجھتے ہیں۔ یہ طاقتور ہستی جو دنیا کے نجات دہندہ کو ایک بہت ہی اونچے پہاڑ پر پہنچانے پر قادر تھی اور اس کی نظر کے سامنے زمین کی تمام سلطنتیں اور اس کی شان و شوکت انسانوں کے سامنے اس طرح پیش کرے گی کہ سب کے حواس خراب ہو جائیں۔ جو خدائی طاقت سے محفوظ نہیں ہیں۔

شیطان، آج، انسانوں کو بہکاتا ہے جیسا کہ اس نے عدن میں حوا کو خوشامد کے ذریعے بہکایا، ان میں
حرام علم حاصل کرنے کی خواہش، خود سربلندی کے ذریعے دلچسپ خواہش پیدا کی۔ انہی برائیوں کا سہارا ہی اس کے زوال کا سبب بنا اور ان کے ذریعے وہ انسانوں کی بربادی کی کوشش کرتا ہے۔ ”تم خدا کی مانند بنو گے،“ وہ اعلان کرتا ہے، ”اچھے اور برے کو جاننے والے“ (پیدائش ۔(3:5روحانیت سکھاتی ہے "کہ انسان ترقی کی طرف ایک مخلوق ہے؛ کہ آپ کی پیدائش سے آپ کا مقدر ترقی کرنا ہے، یہاں تک کہ ابد تک، الوہیت کی طرف۔" اور پھر: "ہر ایک ضمیر خود فیصلہ کرے گا اور دوسرے کا نہیں۔" "فیصلہ منصفانہ ہو گا، کیونکہ یہ نفس کا فیصلہ ہے۔ (...)عدالت آپ میں ہے۔ ایک روحانی استاد نے کہا، جب "روحانی شعور" بن جاتا ہے۔

Machine Translated by Google

اس کے اندر بیدار ہوا: "میرے ساتھی مرد تمام ناپید دیوتا تھے۔" اور دوسرا اعلان کرتا ہے: "کوئی بھی صادق اور کامل وجود مسیح ہے۔"
اس طرح، لامحدود خدا کے انصاف اور کمال کی جگہ، عبادت کا حقیقی مقصد؛ قانون کی کامل
راستبازی، انسانی کامیابی کے حقیقی معیار کی جگہ، شیطان نے انسان کی اپنی گمراہ، گنہگار فطرت کو عبادت کا واحد مقصد، فیصلے کا واحد اصول یا کردار کا معیار بنا دیا ہے۔ یہ اوپر کی طرف نہیں بلکہ نیچے کی طرف ترقی ہے۔

فکری اور روحانی دونوں نوعیت کا ایک قانون ہے کہ غور و فکر سے ہم بدل جاتے ہیں۔ دماغ آہستہ آہستہ
خود کو ان چیزوں کے مطابق ڈھال لیتا ہے جن پر اسے رہنے کی اجازت ہے۔ انسان اپنی پاکیزگی، نیکی یا سچائی کے معیار سے کبھی بلند نہیں ہوگا۔ اگر نفس آپ کا اعلیٰ ترین آئیڈیل ہے تو آپ کبھی بھی اس سے بڑھ کر کوئی چیز حاصل نہیں کر پائیں گے۔ اس کے برعکس، یہ مسلسل نیچے اور نیچے گر جائے گا. صرف خدا کا فضل ہی انسان کو سربلند کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اپنے آپ کو چھوڑ دیا، اس کا کورس لامحالہ نیچے کی طرف ہو گا۔

خودغرض، لذت کے چاہنے والوں کے لیے، حسی، روحانیت اپنے آپ کو کم لطیف بھیس میں اس وقت
پیش کرتی ہے جب یہ خود کو زیادہ بہتر اور ذہین لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے۔ ان کی مجموعی شکلوں میں وہ وہ چیز پاتے ہیں جو ان کے میلان کے مطابق ہے۔ شیطان انسانی فطرت کی ہر نقص کا مطالعہ کرتا ہے، ان گناہوں کی نشان دہی کرتا ہے جن کے ارتکاب کی طرف ہر فرد انفرادی طور پر مائل ہوتا ہے، اور پھر یہ دیکھتا ہے کہ برے رجحانات کی تسکین کے مواقع کی کمی نہ ہو۔ یہ مردوں کو اپنے آپ میں جائز چیزوں میں زیادتی کرنے پر آمادہ کرتا ہے، ان کو بے رحمی کے ذریعے، ان کی جسمانی، اخلاقی اور روحانی طاقت کو کمزور کرنے کی طرف لے جاتا ہے۔ اس نے جذبوں کی آغوش میں ہزاروں لوگوں کو تباہ کر دیا ہے اور تباہ کر رہا ہے، اس طرح انسان کی پوری فطرت کو وحشیانہ بنا رہا ہے۔ اور اپنے کام کو مکمل کرنے کے لیے، وہ روحوں کے ذریعے اعلان کرتا ہے کہ "حقیقی علم مردوں کو تمام قانون سے بالاتر رکھتا ہے"۔ کہ "جو بھی صحیح ہے"؛ کہ "خدا مذمت نہیں کرتا"؛ اور یہ کہ "تمام گناہ جو کیے گئے ہیں وہ بے گناہ ہیں"۔

جب لوگوں کو یہ یقین دلایا جائے کہ خواہش ہی سب سے بڑا قانون ہے تو کون سوچ سکتا ہے کہ ہر ہاتھ میں بدعنوانی اور بدحالی پھیلی ہوئی ہے؟ بہت سے لوگ بے تابی سے ان تعلیمات کو قبول کرتے ہیں جو انہیں جسمانی دل کی خواہشات پر عمل کرنے کے لیے آزاد چھوڑ دیتی ہیں۔ ضبط نفس کی لگام ہوس کے ہاتھ میں چھوڑ دی جاتی ہے، دماغ کی طاقتیں بدل جاتی ہیں اور حیوانی رجحانات کے تابع ہو جاتی ہیں، اور شیطان اپنے ہزاروں لوگوں کو جو مسیح کے پیروکار ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں، اپنے جال میں پھنستا ہے۔

لیکن روح پرستی کے جھوٹے بیانات سے کسی کو دھوکہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ خدا نے دنیا کو کافی
روشنی دی ہے تاکہ وہ اس جال کو دریافت کر سکیں۔
جیسا کہ پہلے ہی دکھایا گیا ہے، وہ نظریہ جو روح پرستی کی ایک ہی بنیاد کو تشکیل دیتا ہے، کلام پاک کے واضح ترین بیانات کے ساتھ جنگ میں ہے۔ بائبل اعلان کرتی ہے کہ مردے کچھ نہیں جانتے، کہ ان کے خیالات ختم ہو گئے ہیں۔ جو کچھ سورج کے نیچے کیا جاتا ہے اس میں ان کا کوئی حصہ نہیں ہے۔ وہ زمین پر اپنے پیاروں کی خوشیوں یا غموں کے بارے میں کچھ نہیں جانتے ہیں۔

مزید برآں، خُدا نے مُردوں کی روحوں کے ساتھ تمام مبینہ رابطے کو واضح طور پر ممنوع قرار دیا۔
عبرانیوں کے زمانے میں لوگوں کا ایک طبقہ تھا جو آج کے روحانیت پسندوں کی طرح مردہ لوگوں کے ساتھ رابطہ قائم رکھنے کا ارادہ رکھتا تھا۔ لیکن "جان پہچان روحیں" جیسا کہ دوسری دنیا سے آنے والوں کو کہا جاتا ہے، بائبل میں "شیاطین کی روحیں" قرار دیا گیا ہے (موازنہ نمبر 25:1-2؛ زبور 106:28؛ I کور. 10:20 ؛ Rev. 16:14)۔ مانوس روحوں کے ساتھ تعلق رکھنے کے کام کو خُداوند کے لیے مکروہ قرار دیا گیا تھا، اور سزائے موت کے تحت سختی سے منع کیا گیا تھا (لیوی 20:27؛ 19:31)۔

جادو ٹونے کا نام بھی اب حقارت سے لیا جاتا ہے۔ اس بیان کو کہ مرد بری روحوں کے ساتھ بات چیت کر
سکتے ہیں ایک سمجھا جاتا ہے۔

Machine Translated by Google

تاریک دور کا افسانہ۔ لیکن روح پرستی، جس کی تعداد سیکڑوں، ہاں، لاکھوں ہے، جنہوں نے سائنسی حلقوں میں اپنا راستہ بنایا، گرجا گھروں پر حملہ کیا، اور قانون سازی کی مجلسوں میں، اور یہاں تک کہ بادشاہوں کے درباروں میں بھی حمایت حاصل کی -یہ زبردست دھوکہ ایک حیات نو سے زیادہ کچھ نہیں، ماضی کے قابل مذمت اور ممنوعہ جادو کی ایک نئی شکل میں۔

اگر روح پرستی کے حقیقی کردار کا کوئی دوسرا ثبوت نہ ہوتا تو ہر مسیحی کے لیے یہ جان لینا کافی ہوتا
کہ روحیں انصاف اور گناہ میں، مسیح کے رسولوں میں سب سے زیادہ شریف اور پاکیزہ اور شیطان کے سب سے بدعنوان بندوں کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتیں۔ بدترین آدمیوں کو جنت میں ہونے کے طور پر ظاہر کرتے ہوئے، وہاں انتہائی بلند و بالا ہونے کے بعد، شیطان دنیا سے کہتا ہے: "اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ آپ کتنے بدکار ہیں، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ آپ خدا اور بائبل پر یقین رکھتے ہیں یا نہیں مانتے۔ جیو جیسا آپ چاہتے ہیں؛ جنت تمہارا گھر ہے۔" روحانی اساتذہ عملی طور پر اعلان کرتے ہیں: "جو کوئی برائی کرتا ہے وہ خداوند کی نظر میں اچھا سمجھا جاتا ہے، اور وہ ان سے خوش ہوتا ہے۔ یا: عدالت کا خدا کہاں ہے؟

(ملا ۔(2:17خدا کا کلام کہتا ہے: "افسوس اُن پر جو برائی کو اچھا اور اچھائی کو بُرا کہتے ہیں۔ جو اندھیرے کو روشنی اور روشنی کو تاریکی بناتے ہیں! (یسعیاہ ۔(5:20
رسولوں کو، جیسا کہ ان جھوٹی روحوں کے ذریعے ظاہر کیا گیا ہے، ان کی نمائندگی کی گئی ہے جو انہوں
نے روح القدس کے الہام سے لکھی تھی جب وہ زمین پر تھے۔ وہ بائبل کی الہی اصل سے انکار کرتے ہیں، اور اس طرح مسیحی امید کی بنیاد کو ختم کر دیتے ہیں، اور اس روشنی کو بجھا دیتے ہیں جو آسمان کی طرف جانے کا راستہ ظاہر کرتی ہے۔

شیطان دنیا کو یہ باور کرا رہا ہے کہ بائبل محض ایک افسانہ ہے، یا زیادہ سے زیادہ ایک کتاب ہے جو نسل انسانی کے بچپن کے لیے موزوں ہے، لیکن اسے اب نظر انداز کر دینا چاہیے یا اسے متروک سمجھ کر پھینک دینا چاہیے۔ اور خُدا کے کلام کی جگہ لینے کے لیے اُس کے روحانی مظاہر ہیں۔ یہاں ایک چینل مکمل طور پر آپ کے کنٹرول میں ہے۔ اس طرح سے وہ دنیا کو یقین دلا سکتا ہے کہ وہ کیا چاہتا ہے۔ وہ بالکل وہی جگہ رکھتا ہے جہاں وہ چاہتا ہے، سائے میں، کتاب جو اسے اور اس کے پیروکاروں دونوں کا فیصلہ کرتی ہے۔ وہ دنیا کے نجات دہندہ کو ایک عام آدمی سے زیادہ ظاہر کرتا ہے۔ اور جس طرح یسوع کی قبر کی حفاظت کرنے والے رومی محافظ نے اس جھوٹی خبر کو پھیلایا جو پادریوں اور بزرگوں نے اس کے جی اٹھنے کا انکار کرنے کے لیے ان کے منہ میں ڈالا تھا، اسی طرح وہ بھی جو روحانی مظاہر پر یقین رکھتے ہیں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ حالات میں کوئی معجزہ نہیں ہے۔ نجات دہندہ کی زندگی کا۔ اس طرح یسوع کو توجہ سے ہٹانے کی کوشش کرنے کے بعد، وہ اپنے ہی معجزات کی طرف توجہ مبذول کراتے ہیں، اور اعلان کرتے ہیں کہ یہ مسیح کے کاموں سے کہیں زیادہ ہیں۔

یہ بات یقینی ہے کہ روح پرستی اب اپنی شکل بدل رہی ہے اور اپنے کچھ انتہائی قابل اعتراض پہلوؤں
پر پردہ ڈال رہی ہے، یہ عیسائی بھیس اختیار کر رہی ہے۔ لیکن پلیٹ فارم اور پریس میں ان کے بیانات تقریباً چالیس سال سے عوام کے سامنے ہیں اور ان میں ان کا اصل کردار اب بھی ظاہر ہوتا ہے۔

ان تعلیمات سے انکار یا چھپایا نہیں جا سکتا۔
اپنی موجودہ شکل میں بھی، پہلے سے زیادہ رواداری کا حقدار نہیں، حقیقت میں اپنے فریب کی زیادہ
باریکیوں کی وجہ سے پہلے سے زیادہ خطرناک ہے۔ جب کہ اس نے پہلے مسیح اور بائبل پر حملہ کیا تھا، اب وہ دونوں کو قبول کرنے کا دعویٰ کرتا ہے۔ لیکن بائبل کی تشریح اس طرح کی گئی ہے جس سے نئے سرے سے دل کو خوش ہو جائے، جبکہ اس کی پختہ اور اہم سچائیوں کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ محبت کو خُدا کی سب سے بڑی صفت کے طور پر رکھا گیا ہے، لیکن یہ کمزور جذباتیت کی طرف مائل ہو جاتی ہے، اچھے اور برے کے درمیان بہت کم فرق کرتے ہیں۔ خُدا کی راستبازی، اُس کی گناہ کی ملامت، اُس کے مقدس قانون کے تقاضے، سب نظروں سے اوجھل ہیں۔

لوگوں کو سکھایا جاتا ہے کہ ڈیکالاگ کو مردہ خط سمجھیں۔ خوشگوار اور دلکش افسانے حواس کو موہ لیتے ہیں اور مردوں کو بائبل کو اپنے ایمان کی بنیاد کے طور پر مسترد کرنے پر آمادہ کرتے ہیں۔ مسیح پہلے کی طرح صحیح معنوں میں انکاری ہے۔ لیکن شیطان نے لوگوں کی آنکھیں اس قدر اندھی کر دی ہیں کہ فریب کا پتہ نہیں چلتا۔

Machine Translated by Google

بہت کم ایسے ہیں جو روح پرستی کی فریب دینے والی طاقت اور اس کے زیر اثر آنے کے خطرے کا کوئی
منصفانہ تصور رکھتے ہیں۔ بہت سے لوگ محض اپنے تجسس کو پورا کرنے کے لیے اس سے نمٹتے ہیں۔ ان کا اس پر کوئی
سچا ایمان نہیں ہے، اور وہ اپنے آپ کو روحوں کے تسلط کے لیے چھوڑ دینے کے خیال سے ہیبت سے بھر جائیں گے۔ لیکن وہ
ممنوعہ زمین کی طرف قدم بڑھاتے ہیں، اور زبردست تباہ کن ان کی مرضی کے خلاف ان پر اپنی طاقت استعمال کرتا ہے۔
اپنے ذہنوں کو اس کی سمت میں جمع کرنے کی ترغیب دینے کے لیے انھیں ایک بار لگتا ہے، اور یہ انھیں اسیر بنا دیتا ہے۔ ان
کے لیے، اپنی طاقت میں، جادوگرنی اور دلکش جادو کو توڑنا ناممکن ہے۔ ایمان کی پرجوش دعا کے جواب میں خدا کی
طاقت کے سوا کوئی چیز ان پھنسے ہوئے روحوں کو آزاد نہیں کر سکتی۔

وہ تمام لوگ جو کردار کی گنہگار خصلتوں میں مبتلا ہوتے ہیں یا جان بوجھ کر کسی معروف گناہ کو پسند کرتے
ہیں وہ شیطان کے فتنوں کو دعوت دے رہے ہیں۔ وہ اپنے آپ کو خدا اور اس کے فرشتوں کی دیکھ بھال سے الگ کرتے ہیں۔
اور جب شریر اپنے فریب کو پیش کرتا ہے، تو وہ بے دفاع ہوتے ہیں، اور ایک آسان شکار بن جاتے ہیں۔ جو لوگ اس طرح اپنے
آپ کو اس کی طاقت کے نیچے رکھتے ہیں وہ بہت کم جانتے ہیں کہ ان کا راستہ کہاں ختم ہوگا۔

ان کے زوال کو حاصل کرنے کے بعد، آزمائش کرنے والا انہیں اپنے ایجنٹوں کے طور پر دوسروں کو برباد کرنے کی طرف راغب
کرے گا۔
یسعیاہ نبی کہتا ہے: ”جب وہ تم سے کہتے ہیں: نجومیوں اور کاہنوں سے مشورہ کرو، جو چہچہاتے اور بڑبڑاتے ہیں،
تو کیا لوگ اپنے خدا سے مشورہ نہیں کریں گے؟ کیا زندہ لوگوں کی طرف سے مردہ سے مشورہ کیا جائے گا؟ قانون اور گواہی
کے لیے! اگر وہ اس طرح نہیں بولیں گے تو وہ صبح کو کبھی نہیں دیکھیں گے“ (اشعیا 8:19اور ۔(20اگر انسان سچائی کو
حاصل کرنا چاہتے تھے جو صحیفوں میں انسان کی فطرت اور مردوں کی حالت کے بارے میں واضح طور پر بیان کی گئی
ہے، تو وہ روحانیت کے اعلانات اور مظاہر میں شیطان کی طاقت اور جھوٹی نشانیوں اور عجائبات کے ساتھ عمل کرتے ہوئے
دیکھتے۔ لیکن اس آزادی کو ترک کرنے کے بجائے جس سے وہ دل کو عزیز رکھتے ہیں اور ان گناہوں کو ترک کر دیتے ہیں جن
سے وہ محبت کرتے ہیں، لوگ روشنی کی طرف آنکھیں بند کر لیتے ہیں، اور انتباہات کی پرواہ کیے بغیر آگے بڑھتے ہیں، جب
کہ شیطان ان کے گرد اپنے فریب کو بُنتا ہے، اور وہ ان کا شکار بن جاتے ہیں۔ . "چونکہ انہوں نے سچائی کی محبت کو قبول
نہیں کیا تاکہ نجات حاصل کی جائے"، اس لیے "خدا ان کو غلطی کا آپریشن بھیجتا ہے، تاکہ جھوٹ کو سہرا دیا جائے"

II Thess. 2:10)اور ۔(11
جو لوگ روحانیت کی تعلیمات کی مخالفت کرتے ہیں وہ نہ صرف انسانوں پر بلکہ شیطان اور اس کے فرشتوں پر
بھی حملہ آور ہوتے ہیں۔ اُنہوں نے آسمانی جگہوں پر طاقتوں، سلطنتوں اور بد روحوں کے خلاف جنگ لڑی ہے۔ شیطان ایک
انچ زمین بھی نہیں دیتا سوائے اس کے کہ جب آسمانی رسولوں کی طاقت سے پیچھے ہٹ جائے۔ خُدا کے لوگ اِس کو پورا
کرنے کے قابل ہیں، جیسا کہ ہمارے نجات دہندہ نے اِن الفاظ کے ساتھ کیا، ”یہ لکھا ہوا ہے۔“ شیطان آج بھی مقدس صحیفوں
کا حوالہ دے سکتا ہے جیسا کہ مسیح کے دنوں میں تھا اور اپنے فریب کی حمایت کے لیے ان کی تعلیمات کو خراب کر دے
گا۔ جو لوگ اس خطرے کے وقت میں ثابت قدم رہیں گے انہیں اپنے لیے صحیفوں کی گواہی کو سمجھنا چاہیے۔

بہت سے لوگوں کو شیطانی روحوں کا سامنا کرنا پڑے گا جو رشتہ داروں یا عزیز دوستوں کی نقالی
کرتے ہیں، اور انتہائی خطرناک بدعتوں کا اعلان کرتے ہیں۔ یہ زائرین ہماری انتہائی ہمدردیوں سے اپیل کریں گے اور اپنے دعووں
کو برقرار رکھنے کے لیے معجزے کریں گے۔ ہمیں بائبل کی سچائی کے ساتھ ان کا مقابلہ کرنے کے لیے تیار رہنا چاہیے کہ مردے
کچھ نہیں جانتے اور جو اس طرح ظاہر ہوتے ہیں وہ شیاطین کی روحیں ہیں۔

”آزمائش کی گھڑی جو پوری دنیا پر آئے گی، زمین پر رہنے والوں کو آزمانے کے لیے“ ہمارے سامنے ہے
(مکاشفہ ۔(3:10
جن کا ایمان خدا کے کلام پر مضبوطی سے قائم نہیں ہے وہ دھوکے اور شکست کھا جائیں گے۔ شیطان انسانوں کے بچوں پر
قابو پانے کے لیے ''ہر طرح کے فریب سے کام لیتا ہے''۔ اور ان کے فریب میں مسلسل اضافہ ہوتا جائے گا۔ لیکن وہ اپنا مقصد
صرف اسی وقت حاصل کر سکتا ہے جب مرد رضاکارانہ طور پر اس کے آگے جھک جائیں۔

Machine Translated by Google

لالچ جو لوگ خلوص کے ساتھ سچائی کے علم کی تلاش میں ہیں، اور اطاعت کے ذریعے اپنی روح کو پاک کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، اس طرح وہ اپنے آپ کو تصادم کے لیے تیار کرنے کے لیے جو کچھ کر سکتے ہیں، کر رہے ہیں، وہ سچائی کے خدا میں محفوظ پناہ پائیں گے۔ "چونکہ تم نے میری ثابت قدمی کی بات کو برقرار رکھا ہے، میں بھی تمہیں رکھوں گا۔"

(مکاشفہ ،(3:10نجات دہندہ کا وعدہ ہے۔ وہ جلد ہی آسمان کے تمام فرشتوں کو اپنے لوگوں کی حفاظت کے لیے بھیجے گا، اس سے کہ ایک بھی روح جو اس پر بھروسہ کرتی ہے شیطان کے ہاتھوں مغلوب ہو جائے۔

یسعیاہ نبی اُس خوفناک فریب کو سامنے لاتا ہے جو شریروں پر آئے گا، جس سے وہ یہ مانیں گے کہ وہ خُدا کے فیصلوں سے محفوظ ہیں: ”ہم نے موت کے ساتھ عہد باندھا ہے، اور آخرت کے ساتھ ہم نے ایک معاہدہ کیا ہے۔ جب آفت کا سیلاب گزرے گا تو وہ ہم تک نہیں پہنچے گا، کیونکہ ہمارے پاس جھوٹ ہماری پناہ ہے اور ہم نے اپنے آپ کو جھوٹ کے نیچے چھپا رکھا ہے۔
(یسعیاہ ۔(28:15یہاں بیان کردہ طبقے میں وہ لوگ شامل ہیں جو، اپنی ضدی توبہ میں، اپنے آپ کو اس یقین کے ساتھ تسلی دیتے ہیں کہ گناہ گار کے لیے کوئی سزا نہیں ہے۔ کہ تمام انسانیت، خواہ کتنی ہی بدعنوان کیوں نہ ہو، خدا کے فرشتوں کی مانند بننے کے لیے آسمان تک پہنچ جائے گی۔ لیکن، اس سے بھی زیادہ زور سے، وہ لوگ ہیں جو ان سچائیوں کو ترک کر دیتے ہیں جو آسمان نے مصیبت کے دن راستبازوں کے لیے دفاع کے طور پر فراہم کی ہیں، اور ان کی جگہ شیطان کی طرف سے پیش کیے گئے جھوٹ کی پناہ کو قبول کرتے ہیں -روح پرستی کے جھوٹے بہانے، موت کے ساتھ عہد اور جہنم جیسا سودا۔

حیرت انگیز طور پر، اظہار سے باہر، اس نسل کے لوگوں کا اندھا پن ہے۔ ہزاروں لوگ خُدا کے کلام کو اعتقاد کے لائق نہیں سمجھ کر مسترد کرتے ہیں، اور پورے اعتماد کے ساتھ شیطان کے فریبوں کو قبول کرتے ہیں۔ شک کرنے والے اور طعنہ دینے والے ان لوگوں کے جنون کی مذمت کرتے ہیں جو انبیاء اور رسولوں کے عقیدے کا دعویٰ کرتے ہیں، اور مسیح اور نجات کے منصوبے کے بارے میں صحیفوں کے پختہ اعلانات کو مضحکہ خیز کہہ کر اور حق کے منکروں کی زیارت کو مضحکہ خیز قرار دیتے ہیں۔ وہ اتنے تنگ، کمزور اور توہم پرست ذہنوں پر بڑا ترس کھاتے ہیں کہ وہ خدا کے تقاضوں کو تسلیم کرتے ہیں، اور اس کے قانون کے تقاضوں کو مانتے ہیں۔ وہ اس طرح کی یقین دہانی کو ظاہر کرتے ہیں جیسے، حقیقت میں، انہوں نے موت کے ساتھ ایک معاہدہ اور جہنم کے ساتھ ایک عہد کیا ہے -گویا انہوں نے اپنے اور خدا کے انتقام کے درمیان ایک ناقابل تسخیر، ناقابل تسخیر رکاوٹ کھڑی کر دی ہے۔ کوئی بھی چیز آپ کے خوف کو جگا نہیں سکتی۔ وہ پوری طرح سے آزمائش کے سامنے جھک گئے ہیں، وہ اس کے ساتھ اتنے قریبی طور پر متحد ہیں، اور اس کی روح سے اس قدر مکمل طور پر پیوست ہیں کہ ان کے پاس اس کے پھندے سے بچنے کی نہ طاقت ہے اور نہ ہی خواہش۔

شیطان طویل عرصے سے دنیا کو دھوکہ دینے کی اپنی آخری کوشش کی تیاری کر رہا ہے۔ اس کے کام کی بنیاد عدن میں حوا کو دی گئی یقین دہانی سے رکھی گئی تھی: ”تم نہیں مرو گے۔“ ”جس دن تم اسے کھاؤ گے تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی، اور تم اچھے اور برے کو خدا کی طرح جانو گے“ (پیدائش 3:4اور ۔(5آہستہ آہستہ اس نے روح پرستی کی ترقی میں دھوکہ دہی کے اپنے شاہکار کے لئے راستہ تیار کیا ہے۔ اس نے ابھی تک اپنے ڈیزائن کی مکمل تکمیل حاصل نہیں کی ہے۔ لیکن یہ آخری باقی وقت میں حاصل کیا جائے گا. نبی کہتا ہے: "میں نے تین ناپاک روحیں دیکھی ہیں، مینڈکوں کی طرح؛ ... وہ شیاطین کی روحیں ہیں، نشانیاں دکھاتی ہیں، اور وہ تمام دنیا کے بادشاہوں کے پاس آتی ہیں تاکہ انہیں سب کے عظیم دن کی جنگ کے لیے اکٹھا کریں۔ خدا۔ طاقتور" (مکاشفہ 16:13اور ۔(14سوائے اُن کے جو خدا کی قدرت سے اُس کے کلام پر ایمان کے ذریعے محفوظ رکھے جائیں، ساری دنیا اس دھوکے کے جال میں پھنس جائے گی۔ لوگ تیزی سے ایک مہلک سلامتی کی طرف لپکے جا رہے ہیں، صرف خدا کے غضب کے نازل ہونے سے بیدار ہونے کے لیے۔

خُداوند خُدا فرماتا ہے: مَیں عدالت کو حاکم اور راستبازی کو ساہول بناؤں گا۔ اولے جھوٹ کی پناہ گاہ کو بہا لے جائیں گے، اور پانی چھپنے کی جگہ کو بہا لے جائے گا۔ موت کے ساتھ تمہارا عہد منسوخ ہو جائے گا، اور آخرت کے ساتھ تمہارا معاہدہ باقی نہیں رہے گا۔ اور جب عذاب کا سیلاب گزرے گا تو تم اس سے کچل جاؤ گے“ (اشعیا 28:17اور ۔(18

Machine Translated by Google

باب 35

پاپیسی کا کردار اور ارادے

پروٹسٹنٹ کے ذریعہ رومانیت کو اب سابقہ سالوں کے مقابلے میں بہت زیادہ پسند کیا جاتا ہے۔ ان ممالک میں جہاں کیتھولک ازم عروج پر نہیں ہے، اور پاپسٹ اثر و رسوخ حاصل کرنے کے لیے مفاہمت کا راستہ اختیار کر رہے ہیں، وہاں ان عقائد کی طرف بڑھتی ہوئی بے حسی ہے جو ریفارمڈ گرجا گھروں کو پوپل کے درجہ بندی سے الگ کرتے ہیں۔ رائے یہ ثابت ہو رہی ہے کہ، آخر کار، ہم اہم نکات پر اتنے وسیع پیمانے پر اختلاف نہیں رکھتے جیسا کہ سمجھا جاتا ہے، اور ہماری طرف سے ایک چھوٹی سی رعایت ہمیں روم کے ساتھ بہتر تفہیم پر لے آئے گی۔ ایک وقت تھا جب پروٹسٹنٹ اتنی قیمت پر خریدی گئی ضمیر کی آزادی کو بہت اہمیت دیتے تھے۔

انہوں نے اپنے بچوں کو پوپ کے عہد سے نفرت کرنا سکھایا اور یہ برقرار رکھا کہ روم کے ساتھ ہم آہنگی تلاش کرنا خدا کے ساتھ بے وفائی ہوگی۔ لیکن آج کے جذبات کتنے مختلف ہیں!

پاپسی کے محافظ اعلان کرتے ہیں کہ چرچ کو بدنام کیا گیا ہے؛ اور پروٹسٹنٹ دنیا اس اعلان کو قبول کرنے کے لیے مائل ہے۔ بہت سے لوگ کہتے ہیں کہ آج کلیسیا کو ان مکروہات اور بیہودگیوں کے لیے فیصلہ کرنا ناانصافی ہے جنہوں نے صدیوں کی جہالت اور تاریکی کے دوران اس کے غلبہ کو نشان زد کیا۔ وہ اپنے خوفناک ظلم کو زمانے کی بربریت کا نتیجہ قرار دیتے ہیں، اور دعویٰ کرتے ہیں کہ جدید تہذیب کے اثرات نے ان کے جذبات کو بدل دیا ہے۔

کیا یہ لوگ بے بسی کے دعوے بھول گئے ہیں؟
آٹھ سو سال تک اس استکباری طاقت سے؟ ترک کیے جانے سے دور، اس بیان کی تصدیق 91ویں صدی میں پہلے سے کہیں زیادہ مثبتیت کے ساتھ ہوئی ہے۔
چونکہ روم کا دعویٰ ہے کہ کلیسیا نے "کبھی غلطی نہیں کی اور نہ ہی کبھی غلطی ہو سکتی ہے،" یہ کیسے اُن اصولوں کو ترک کر سکتا ہے جنہوں نے گزشتہ ادوار میں اس کی راہ کو تشکیل دیا؟
پوپ کا کلیسیا کبھی بھی اپنی غلطی کے دعوے کو ترک نہیں کرے گا۔ اس نے جو کچھ بھی اس کے
عقیدوں کی تردید کرنے والوں کے ظلم و ستم میں کیا وہ اسے درست قرار دیتا ہے۔ اور کیا وہ وہی حرکتیں نہیں دہرائے گی، کیا موقع دیا گیا؟ سیکولر حکومتوں کی طرف سے اس وقت عائد کردہ پابندیوں کو منسوخ کریں اور روم کو اس کی سابقہ طاقت پر بحال ہونے دیں، اور اس کے ظلم و ستم کا جلد از جلد احیاء ہو گا۔

ایک جدید مصنف (جوشیہ سٹرانگ، ڈی ڈی، ہمارے ملک میں، صفحہ -46
(48اس طرح ضمیر کی آزادی کے بارے میں پوپ کے درجہ بندی کے رویے اور ان خطرات کے بارے میں بات کرتا ہے جو خاص طور پر اس کی پالیسی کی کامیابی کے سلسلے میں امریکہ کو خطرہ لاحق ہیں:

"بہت سے ایسے ہیں جو ریاستہائے متحدہ میں رومن کیتھولک مذہب کے کسی بھی خوف کو جنونیت
یا بچگانہ پن سے منسوب کرنے کو تیار ہیں۔ ایسے لوگوں کو رومانیت کے کردار اور رویے میں ایسی کوئی چیز نظر نہیں آتی
جو ہمارے آزاد اداروں کے خلاف ہو، یا اس کی نشوونما میں کوئی نمایاں چیز نظر نہ آئے۔ تو آئیے پہلے اپنی حکومت کے کچھ بنیادی اصولوں کا کیتھولک چرچ کے اصولوں سے موازنہ کریں۔

"امریکہ کا آئین ضمیر کی آزادی کی ضمانت دیتا ہے۔
کچھ بھی زیادہ مہنگا یا بنیادی نہیں ہے۔ Pius IXکو، اپنے 15اگست 1854کے انسائیکلیکل خط میں، کہا: 'ضمیر کی آزادی کے دفاع میں مضحکہ خیز اور غلط نظریے یا چیخیں سب سے زیادہ مہلک غلطی ہیں -ایک وبا، جس کا خوف، دوسروں کے علاوہ، ہونا چاہیے۔ ایک ریاست.' اسی پوپ نے 8دسمبر 1864کے اپنے انسائیکلیکل خط میں 'ان لوگوں کو جو ضمیر کی آزادی پر زور دیتے ہیں

Machine Translated by Google

اور مذہبی عبادت'، اور یہ بھی 'بیانات جیسے کہ چرچ طاقت کا استعمال نہیں کر سکتا۔'

"ریاستہائے متحدہ میں روم کا پرامن لہجہ دل کی تبدیلی کا مطلب نہیں ہے۔ جہاں وہ بے اختیار ہے وہاں وہ برداشت کرتی ہے۔ بشپ O'Connor کہتے ہیں: 'مذہبی آزادی کو صرف اس وقت تک برداشت کیا جاتا ہے جب تک کہ کیتھولک دنیا کے لیے بغیر کسی خطرے کے مخالفت نہ کی جائے۔'" "سینٹ لوئس کے آرچ بشپ نے ایک بار کہا تھا: 'بدعت اور کفر جرم ہیں۔ اور عیسائی ممالک میں، جیسا کہ اٹلی اور اسپین میں، مثال کے طور پر، جہاں تمام لوگ کیتھولک ہیں، اور جہاں کیتھولک مذہب ملک کے قانون کا لازمی حصہ ہے، انہیں دیگر جرائم کی طرح سزا دی جاتی ہے۔"

"کیتھولک چرچ میں ہر کارڈینل، آرچ بشپ، اور بشپ پوپ سے وفاداری کا حلف اٹھاتا ہے، جس میں درج ذیل الفاظ پائے جاتے ہیں: "مذہبی، غیر ملکی، اور ہمارے لارڈ پوپ، یا اس کے جانشینوں کے خلاف باغی، میں ان کے ساتھ ظلم کروں گا۔ میری ساری طاقت۔ میری طاقت۔"

یہ سچ ہے کہ کیتھولک چرچ کی کمیونین میں سچے مسیحی ہیں۔ اُس گرجہ گھر میں ہزاروں لوگ اپنی بہترین روشنی کے مطابق خُدا کی خدمت کر رہے ہیں۔ اُنہیں اُس کے کلام تک رسائی کی اجازت نہیں دی گئی ہے اور اِس لیے وہ سچائی کو نہیں سمجھتے۔ انہوں نے ایک زندہ دلی خدمت اور محض تقریبات اور شکلوں کے دائرے میں کبھی فرق نہیں دیکھا۔ خُدا ان روحوں پر شفقت کے ساتھ دیکھتا ہے، کیونکہ وہ ایک ایسے عقیدے میں پرورش پاتے ہیں جو دھوکہ دینے والا اور غیر اطمینان بخش ہے۔ وہ روشنی کی کرنوں کو گھنے اندھیرے میں گھسنے کا سبب بنے گا جو ان کے چاروں طرف ہے۔ وہ ان پر سچائی ظاہر کرے گا، جیسا کہ یہ یسوع میں ہے، اور بہت سے لوگ اب بھی اس کے لوگوں کے ساتھ اپنا موقف رکھیں گے۔

لیکن رومانیت، ایک نظام کے طور پر، اپنی تاریخ کے کسی بھی سابقہ دور کے مقابلے میں اب مسیح کی خوشخبری کے ساتھ ہم آہنگ نہیں ہے۔ پروٹسٹنٹ گرجا گھر بڑی تاریکی میں ہیں، ورنہ وہ زمانے کی نشانیوں کو سمجھ لیتے۔ رومن چرچ کے اپنے دور رس منصوبے اور کام کرنے کے طریقے ہیں۔ یہ اپنے اثر و رسوخ کو بڑھانے اور دنیا پر دوبارہ کنٹرول حاصل کرنے، ایک بار پھر ظلم و ستم قائم کرنے، اور جو پروٹسٹنٹ ازم نے کیا ہے اسے ختم کرنے کے لیے ایک شدید اور پرعزم تصادم کی تیاری کے لیے اپنی طاقت بڑھانے کے لیے کوئی بھی ذریعہ استعمال کر رہا ہے۔ کیتھولک مذہب ہر طرف سے مضبوط ہو رہا ہے (ملاحظہ کریں ضمیمہ، نوٹ 10)۔ امریکہ میں ان کے کالجوں اور مدرسوں کی مقبولیت کو نوٹ کریں، جو کہ بڑے پیمانے پر پروٹسٹنٹ کے زیر اہتمام ہیں۔ انگلستان میں رسم پرستی کی ترقی اور کیتھولک کی صفوں میں کثرت سے انحراف کو نوٹ کریں۔ ان چیزوں کو ان تمام لوگوں کی پریشانی کو جنم دینا چاہیے جو خوشخبری کے خالص اصولوں کی قدر کرتے ہیں۔

پروٹسٹنٹ نے خود کو اس میں شامل کر لیا ہے اور پوپ کی سرپرستی کی ہے۔ انہوں نے ایسے سمجھوتے اور رعایتیں کی ہیں جنہیں دیکھ کر پاپسٹ خود حیران ہیں، اور سمجھ نہیں سکتے۔ مرد رومانیت کے حقیقی کردار اور اس کی بالادستی کے خطرات سے آنکھیں بند کر رہے ہیں جن کی جھلک ابھی باقی ہے۔ شہری اور مذہبی آزادی کے اس خطرناک ترین دشمن کی پیش قدمی کا مقابلہ کرنے کے لیے لوگوں کو بیدار کرنے کی ضرورت ہے۔

بہت سے پروٹسٹنٹ یہ سمجھتے ہیں کہ کیتھولک مذہب غیر دلکش ہے، اور یہ کہ ان کی عبادت بے معنی تقریبات کا ایک تھکا دینے والا حلقہ ہے۔ یہاں وہ غلطی کرتے ہیں۔ اگرچہ رومانیت کی بنیاد دھوکہ دہی پر ہے، لیکن یہ کوئی گھٹیا اور غیر مہذبانہ دھوکہ دہی نہیں ہے۔ رومن چرچ کی عبادت ایک بہت ہی متاثر کن رسم ہے۔ ان کی پختہ رسومات اور نمائشی مناظر لوگوں کے حواس کو مسحور کر دیتے ہیں اور عقل و ضمیر کی آواز کو خاموش کر دیتے ہیں۔ نظارہ مسحور کن ہے۔ شاندار گرجا گھر، مسلط جلوس، سنہری قربان گاہیں، زیورات سے مزین اشیاء، منتخب پینٹنگز اور شاندار مجسمے خوبصورتی کی محبت کو اپیل کرتے ہیں۔ موسیقی بے مثال ہے۔ عظیم پائپ آرگن کے گہرے نوٹ اس کے عظیم کیتھیڈرلز کے بلند و بالا گنبد، ستونوں والی راہداریوں کے درمیان گونجنے والی بہت سی آوازوں کی دھنوں کے ساتھ گھل مل جاتے ہیں، لیکن احترام اور عقیدت کے ساتھ ذہنوں کو متاثر نہیں کر سکتے۔

Machine Translated by Google

ظاہری شان و شوکت، رونقیں اور تقاریب، جو صرف بیمار اور گناہ گار روح کی آرزو کو مایوس کرتی ہیں، اندرونی فساد کی دلیل ہے۔ مسیح کے مذہب کو قابل ستائش ہونے کے لیے ایسی کشش کی ضرورت نہیں ہے۔ صلیب کی چمکتی کرنوں میں حقیقی مسیحیت اتنی پاکیزہ اور پیاری نظر آتی ہے کہ کوئی بیرونی سجاوٹ اس کی حقیقی قدر کو بڑھا نہیں سکتی۔ یہ پاکیزگی کی خوبصورتی ہے، ایک نرم اور پرسکون روح، جو خدا کے لیے قابل قدر ہے۔

اسلوب کی چمک ضروری نہیں کہ خالص اور بلند فکر کی علامت ہو۔ آرٹ کے اعلیٰ تصورات، ذائقہ کی نازک تطہیر، عام طور پر ذہنوں میں موجود ہیں جو زمینی اور حساس ہیں۔ وہ اکثر شیطان کی طرف سے انسانوں کو روح کی ضروریات کو بھولنے، مستقبل، غیر فانی زندگی کی نظروں سے محروم کرنے، انہیں اپنے لامحدود مددگار سے ہٹانے، اور صرف اس دنیا کے لیے جینے کے لیے کام کرتے ہیں۔

ظاہری رسومات کا مذہب غیر تجدید دل کے لیے پرکشش ہے۔ کیتھولک عبادت کی شان و شوکت اور تقریب میں ایک موہک، پرفتن طاقت ہوتی ہے، جس سے بہت سے لوگوں کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔ اور وہ رومن کلیسیا کو جنت کا دروازہ مانتے ہیں۔کوئی نہیں سوائے ان لوگوں کے جنہوں نے سچائی کی بنیاد پر اپنے پاؤں مضبوطی سے لگائے ہیں، اور جن کے دل خدا کی روح سے تجدید ہوئے ہیں، اس کے اثر سے محفوظ ہیں۔ ہزاروں لوگ جن کے پاس مسیح کے بارے میں کوئی تجرباتی علم نہیں ہے وہ خدا پرستی کی بے اختیار شکلوں کو قبول کرنے کی طرف لے جائیں گے۔ ایسا مذہب بالکل وہی ہے جو عوام چاہتے ہیں۔

معاف کرنے کا حق رکھنے کا چرچ کا دعویٰ رومنسٹوں کو گناہ کرنے کے لیے آزاد محسوس کرتا ہے۔ اور اقرار کا آرڈیننس، جس کے بغیر اس کی معافی یقینی نہیں ہے، برائی کو لائسنس دینے کا رجحان بھی رکھتا ہے۔ وہ جو گرے ہوئے آدمیوں کے سامنے گھٹنے ٹیکتا ہے اور ایک گرے ہوئے آدمی کے دل کے خفیہ خیالات اور تخیلات کو کھولتا ہے، وہ اس کی انسانیت کو ختم کر رہا ہے اور اس کی روح کی ہر نیک جبلت کو رسوا کر رہا ہے۔

ایک پجاری کے سامنے اپنی زندگی کے گناہوں کا پردہ فاش کرنے میں -ایک پسماندہ اور گناہ گار بشر، اور اکثر شراب اور بے حیائی سے خراب ہوتا ہے -اس کے کردار کا معیار پست ہو جاتا ہے، اور اس کے نتیجے میں وہ آلودہ ہو جاتا ہے۔ خدا کے بارے میں ان کا تصور زوال پذیر انسانیت کی شکل میں گرا ہوا ہے۔ کیونکہ پادری خدا کا نمائندہ رہتا ہے۔ انسان کے سامنے انسان کا یہ ذلت آمیز اعتراف وہ خفیہ ذریعہ ہے جس سے بہت سی برائیاں نکلی ہیں جو دنیا کو بگاڑ رہی ہیں اور اسے آخری تباہی کے لیے تیار کر رہی ہیں۔ پھر بھی، جو شخص خود پسندی سے محبت کرتا ہے، اس کے لیے یہ زیادہ خوشگوار ہے کہ وہ اپنے ساتھی انسان کے سامنے اپنے آپ کو تسلیم کر لے، اس سے زیادہ کہ اپنی جان کو خدا کے سامنے کھولے۔ انسان کی فطرت کو گناہ ترک کرنے کے بجائے توبہ کرنا زیادہ منظور ہے۔ جسمانی خواہشات کو مصلوب کرنے کے مقابلے میں پتلیوں، نٹلوں اور پھٹے ہوئے زنجیروں کے ذریعے گوشت کو مارنا آسان ہے۔ وہ جوا بھاری ہے جسے جسمانی دل مسیح کے جوئے کے تابع ہونے کی بجائے اٹھانے کو تیار ہے۔

مسیح کی پہلی آمد کے وقت چرچ آف روم اور یہودی کلیسیا کے درمیان حیرت انگیز مماثلت پائی جاتی ہے۔ جب کہ یہودیوں نے خدا کے قانون کے ہر اصول کو خفیہ طور پر پامال کیا، وہ اس کے احکام کی پابندی میں ظاہری طور پر سختی سے کام لے رہے تھے، اس پر غلو اور روایات کا بوجھ ڈال رہے تھے جو اطاعت کو تکلیف دہ اور تھکا دینے والی تھیں۔ جس طرح یہودیوں نے قانون کی تعظیم کا دعویٰ کیا، اسی طرح رومی صلیب کی تعظیم کا دعویٰ کرتے ہیں۔ وہ مسیح کے مصائب کی علامت کو بلند کرتے ہیں، جبکہ وہ اپنی زندگی میں اس کا انکار کرتے ہیں جس کی یہ علامت نمائندگی کرتی ہے۔

پاپسٹ اپنے گرجا گھروں، اپنی قربان گاہوں اور اپنے ملبوسات پر صلیبیں رکھتے ہیں۔ ہر طرف صلیب کا نشان نظر آتا ہے۔ ہر جگہ وہ ظاہری طور پر معزز اور سربلند ہے۔ لیکن مسیح کی تعلیمات بے معنی روایات، جھوٹی تاویلات، اور سخت بھتہ خوری کے ڈھیر میں دب چکی ہیں۔ منافق یہودیوں کے بارے میں نجات دہندہ کے الفاظ اور بھی زیادہ لاگو ہوتے ہیں۔

Machine Translated by Google

کیتھولک رہنماؤں کو طاقت: "وہ بھاری اور مشکل بوجھ کو اٹھانے اور مردوں کے کندھوں پر رکھنے کے لیے باندھتے ہیں۔ پھر بھی وہ خود انہیں انگلیوں سے ہلانا بھی نہیں چاہتے" (متی ۔(23:4باضمیر روحوں کو مسلسل دہشت میں رکھا جاتا ہے، ناراض خُدا کے غضب سے ڈرتے ہیں، جب کہ چرچ کے معززین ہوس اور جنسی لذت میں جی رہے ہیں۔

تصویروں اور آثار کی پوجا، سنتوں کی دعوت اور پوپ کی سربلندی لوگوں کے ذہنوں کو خدا اور اس کے بیٹے سے دور رکھنے کے لیے شیطان کے فریب ہیں۔ ان کی بربادی کو یقینی بنانے کے لیے، وہ ان کی توجہ اس سے ہٹانے کی کوشش کرتا ہے جو تنہا نجات پا سکتا ہے۔ وہ روحوں کو کسی بھی چیز کی طرف لے جائے گا جو اس کی جگہ لے سکتا ہے جس نے کہا تھا، "میرے پاس آؤ، جو محنت کش اور بوجھ سے دبے ہوئے ہو، اور میں تمہیں آرام دوں گا" (متی ۔(11:28

یہ شیطان کی مسلسل کوشش ہے کہ خدا کے کردار، گناہ کی نوعیت، اور عظیم تنازعہ میں داؤ پر لگے حقیقی نتائج کو غلط انداز میں پیش کرے۔ ان کے تصوف الٰہی قانون کی ذمہ داری کو کم کرتے ہیں، اور انسان کو گناہ کا لائسنس دیتے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ، یہ انہیں خدا کے بارے میں غلط تصورات کو پالنے پر مجبور کرتا ہے، تاکہ وہ اسے محبت کی بجائے خوف اور نفرت کی نگاہ سے دیکھیں۔ اس کے اپنے کردار میں موروثی ظلم خالق کی طرف منسوب ہے۔ یہ مذہب کے نظاموں میں مجسم ہے، اور عبادت کے طریقوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ اس طرح انسانوں کی عقلیں اندھی ہو جاتی ہیں، اور شیطان ان کو خدا کے خلاف جنگ کرنے کے لیے اپنا ایجنٹ بناتا ہے۔ خدائی صفات کے بگڑے ہوئے تصورات کی وجہ سے، کافر قوموں کو یہ ماننے پر مجبور کیا گیا کہ دیوتا کی رضا حاصل کرنے کے لیے انسانی قربانیاں ضروری ہیں، اور بت پرستی کی مختلف شکلوں کے تحت ہولناک مظالم کیے جاتے رہے ہیں۔ کیتھولک چرچ نے، کافر پرستی اور عیسائیت کی شکلوں کو یکجا کرتے ہوئے، اور، کافر پرستی کی طرح، بمشکل خدا کے کردار کی نمائندگی کرتے ہوئے، کم ظالمانہ اور بغاوت کرنے والے طریقوں کا سہارا لیا ہے۔ روم کی بالادستی کے دنوں میں لوگوں کو اس کے عقائد کو قبول کرنے پر مجبور کرنے کے لیے اذیت رسانی کے آلات موجود تھے۔ اپنے مطالبات پر رعایت نہ کرنے والوں کے لیے داؤ پر لگا ہوا تھا۔ اتنے بڑے پیمانے پر قتل و غارت گری ہوئی جو قیامت تک ظاہر ہونے تک کبھی نہیں جان سکے گی۔ چرچ کے معززین نے، اپنے آقا شیطان کی قیادت میں، شکار کی زندگی کو ختم کیے بغیر، ممکنہ طور پر سب سے زیادہ اذیت دینے کے طریقے ایجاد کرنے کا مطالعہ کیا۔ جہنمی عمل کو انسانی برداشت کی انتہائی حد تک دہرایا گیا، یہاں تک کہ قدرت نے ہتھیار ڈال دیے، اور مریض نے موت کو میٹھی راحت کے طور پر خوش آمدید کہا۔

روم کے مخالفین کا یہی حال تھا۔ اس کے ارکان کے لیے اس میں کوڑے مارنے کا نظم تھا، بھوک کا عذاب، اور تمام قابل فہم جسمانی اذیتیں، جو انتہائی تکلیف دہ تصور کی جا سکتی ہیں۔ جنت کے حق کو حاصل کرنے کے لیے، توبہ کرنے والوں نے خدا کے قوانین کی خلاف ورزی کی، فطرت کے قوانین کی خلاف ورزی کی۔ انہیں ہر اس بندھن کو تحلیل کرنا سکھایا گیا جو اس نے زمین پر انسان کے قیام کو برکت اور خوشی دینے کے لیے قائم کیا تھا۔ چرچ کے قبرستانوں میں لاکھوں متاثرین ہوتے ہیں، جنہوں نے اپنی فطری محبتوں کو مسخر کرنے کے لیے، اپنے ساتھی مردوں کے حق میں ہر سوچ اور ہمدردی کے جذبات کو خدا کے لیے ناگوار قرار دینے کے لیے اپنی زندگیاں فضول کاموں میں گزاری ہیں۔ اگر ہم شیطان کے پرعزم ظلم کو سمجھنا چاہتے ہیں، جو سینکڑوں صدیوں سے ظاہر ہوتا ہے، ان لوگوں میں سے نہیں جنہوں نے خدا کے بارے میں کبھی نہیں سنا، بلکہ عیسائیت کے بالکل دل میں اور اس کی وسعت میں، ہمیں صرف رومن ازم کی تاریخ کو دیکھنا ہوگا۔ دھوکہ دہی کے اس زبردست نظام کے ذریعے، برائی کا شہزادہ خدا کی بے عزتی اور انسان کو تکلیف پہنچانے کا اپنا مقصد حاصل کرتا ہے۔

جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ اپنا بھیس بدلنے میں کامیاب ہے، اور کلیسیا کے رہنماؤں کے ذریعے اپنا کام پورا کر رہا ہے، ہم بہتر طور پر سمجھ سکتے ہیں کہ بائبل کے تئیں اس کی اتنی بڑی دشمنی کیوں ہے۔ اگر یہ کتاب پڑھی جائے تو خدا کی رحمت اور محبت ظاہر ہو جائے گی۔ یہ دیکھا جائے گا کہ وہ ان میں سے کوئی بھی بھاری بوجھ مردوں پر نہیں ڈالتا۔

وہ صرف ایک ٹوٹا ہوا اور پشیمان دل، ایک فروتن، فرمانبردار روح کے لیے مانگتا ہے۔

Machine Translated by Google

مسیح نے اپنی زندگی میں مردوں اور عورتوں کے لیے جنت کے لیے تیار ہونے کے لیے اپنے آپ کو خانقاہوں میں بند کرنے کے لیے کوئی مثال قائم نہیں کی۔اس نے کبھی یہ نہیں سکھایا کہ محبت اور ہمدردی کو دبایا جانا چاہیے۔ نجات دہندہ کا دل محبت سے بھر گیا۔ انسان اخلاقی کمال کے جتنا قریب آتا ہے، اس کی حساسیتیں اتنی ہی بہتر ہوتی ہیں، گناہ کے بارے میں اس کا ادراک اتنا ہی زیادہ ہوتا ہے، اور مصیبت زدہ کے لیے اس کی ہمدردی اتنی ہی گہری ہوتی ہے۔ پوپ اپنے آپ کو مسیح کا پادری ہونے کا اعلان کرتا ہے۔ لیکن اس کا کردار نجات دہندہ کے کردار سے کیسے موازنہ کرتا ہے؟ کیا مسیح ہمیشہ مردوں کو جیل یا عذاب میں منتقل کرنے کے لیے جانا جاتا تھا کیونکہ انہوں نے آسمان کے بادشاہ کے طور پر اُس کی تعظیم نہیں کی؟ کیا اُس کی آواز اُن لوگوں کو موت کی سزا سنائی گئی جنہوں نے اُسے قبول نہیں کیا؟ جب سامری گاؤں کے لوگوں نے اُسے حقیر جانا، تو یوحنا رسول غصے سے بھر گیا، اور اُس نے پوچھا، "اے خُداوند، کیا آپ چاہتے ہیں کہ ہم اُن کو بھسم کرنے کے لیے آسمان سے آگ برسائیں، جیسا کہ ایلیاہ نے کیا تھا؟" (لوقا 9:54)۔یسوع نے اپنے شاگردوں پر رحم کی نگاہ سے دیکھا، اور ان کی سخت روح کو ڈانٹا، یہ کہتے ہوئے، "ابن آدم انسانوں کی جانوں کو تباہ کرنے نہیں آیا، بلکہ انہیں بچانے آیا" (لوقا 9:56)۔مسیح کی طرف سے ظاہر ہونے والی روح سے کتنی مختلف ہے جو کہ اس کے دعویدار وکر کی ہے۔

کیتھولک چرچ اب دنیا کے سامنے ایک خوشگوار چہرہ پیش کر رہا ہے، اپنی معذرت کے ساتھ اپنے خوفناک ظلم کے ریکارڈ کو ڈھانپ رہا ہے۔ اُس نے اپنے آپ کو مسیح کا لباس پہنایا۔ لیکن یہ تبدیل نہیں ہوا. پاپائیت کا ہر وہ اصول جو ماضی میں موجود تھا آج بھی موجود ہے۔ تاریک دور میں ایجاد کردہ عقائد آج بھی برقرار ہیں۔

کسی کو بیوقوف نہ بنایا جائے۔ پاپائیت جس کا پروٹسٹنٹ اب احترام کرنے کے لیے بہت تیار ہیں وہی ہے جس نے اصلاح کے دنوں میں دنیا پر حکمرانی کی، جب خدا کے لوگ، اپنی جان کے خطرے میں، اپنی بدکاری کو بے نقاب کرنے کے لیے اٹھے۔ اس کے پاس وہی غرور اور تکبر ہے جس کے ساتھ اس نے بادشاہوں اور شہزادوں پر غلبہ حاصل کیا اور اپنے آپ کو خدا کے امتیازات سے منسوب کیا۔ اس کی روح اب اس سے کم ظالمانہ یا جابر نہیں ہے جب اس نے انسانی آزادی کو تباہ کیا، اور اعلیٰ کے مقدسین کو قتل کیا۔

پوپ کا عہدہ بالکل وہی ہے جس کی پیشن گوئی نے اعلان کیا کہ یہ ہوگا: آخری ایام کا ارتداد (II تھیسالونیکیوں 2:3اور 4)۔یہ اس کی پالیسی کا حصہ ہے کہ وہ کردار کو سنبھالے جو اسے اپنے مقاصد کو بہتر طریقے سے حاصل کرنے کی اجازت دیتا ہے۔ لیکن گرگٹ کی متغیر ظاہری شکل کے نیچے، سانپ کے ناقابل تغیر زہر کو چھپاتا ہے۔ یہ اعلان کرتا ہے: "ہمیں ایمان اور بدعتیوں سے وعدوں کو برقرار رکھنے کی ضرورت نہیں ہے"۔ کیا یہ طاقت، جس کا ریکارڈ ایک ہزار سالوں سے مقدسین کے خون میں لکھا گیا ہے، جسے اب مسیح کے کلیسیا کا حصہ تسلیم کیا گیا ہے؟

یہ بلا وجہ نہیں ہے کہ پروٹسٹنٹ ممالک میں یہ اعلان کیا گیا ہے کہ کیتھولک ازم پروٹسٹنٹ ازم سے سابقہ دور کے مقابلے میں کم وسیع ہے۔
ایک تبدیلی آئی ہے؛ لیکن تبدیلی پاپائیت میں نہیں ہے۔ کیتھولک ازم درحقیقت آج موجود پروٹسٹنٹ ازم کی طرح نظر آتا ہے، کیونکہ پروٹسٹنٹ ازم اصلاح پسندوں کے زمانے سے بہت زیادہ زوال پذیر ہے۔

جہاں پروٹسٹنٹ گرجا گھر دنیا کی خوشنودی کے خواہاں ہیں، جھوٹی خیرات نے انہیں اندھا کر دیا ہے۔
ان کا ماننا ہے کہ تمام برائیوں کو اچھا سمجھنا مناسب ہے۔ اور، ایک ناگزیر نتیجہ کے طور پر، وہ آخر کار تمام بھلائیوں کو برا سمجھیں گے۔ اولیاء کرام کو دیے گئے عقیدے کے دفاع میں کھڑے ہونے کے بجائے، وہ اب، جیسا کہ ظاہر ہوتا ہے، روم سے ان کے بارے میں اپنی غیر منصفانہ رائے کے لیے معافی مانگ رہے ہیں، اپنی جنونیت کے لیے معافی مانگ رہے ہیں۔

ایک بڑا طبقہ، یہاں تک کہ ان لوگوں میں سے جو رومانیت کو بغیر کسی احسان کے دیکھتے ہیں، اس کی طاقت اور اثر و رسوخ سے پیدا ہونے والے خطرے کو بہت کم سمجھتے ہیں۔
بہت سے لوگ اعلان کرتے ہیں کہ قرون وسطی کے دوران جو فکری اور اخلاقی تاریکی پھیلی ہوئی تھی اس نے اپنے عقیدوں، توہمات اور جبر کو پھیلانے کا حامی تھا، اور یہ کہ جدید دور کی زیادہ ذہانت، علم کا عام پھیلاؤ، اور مذہب کے معاملات میں بڑھتی ہوئی آزادی، اس کی ممانعت کرتی ہے۔ عدم برداشت اور ظلم کی بحالی.

یہاں تک کہ اس خیال کا بھی کہ اس روشن خیال دور میں ایسی حالت ہو گی۔ یہ سچ ہے کہ عظیم علمی، اخلاقی اور مذہبی روشنی چمک رہی ہے۔

Machine Translated by Google

اس نسل کے بارے میں خدا کے پاک کلام کے کھلے صفحات میں، آسمان سے روشنی دنیا پر ڈالی گئی ہے۔ لیکن یہ یاد رکھنا چاہیے کہ جتنی زیادہ روشنی دی جائے گی، اُس کو بگاڑنے یا رد کرنے والوں کا اندھیرا اتنا ہی زیادہ ہوگا۔

دعا کے ساتھ بائبل کا مطالعہ پروٹسٹنٹ کو پاپائیت کا اصل کردار دکھائے گا، اور انہیں نفرت اور اس سے بچنے کی طرف لے جائے گا۔ لیکن بہت سے لوگ اپنی رائے میں اتنے عقلمند ہیں کہ وہ عاجزی کے ساتھ خدا کو تلاش کرنے کی کوئی ضرورت محسوس نہیں کرتے تاکہ وہ سچائی کی طرف لے جائیں۔ اگرچہ وہ اپنی تعلیم پر فخر کرتے ہیں، لیکن وہ صحیفوں اور خدا کی قدرت دونوں سے ناواقف ہیں۔ انہیں اپنے ضمیر کو پرسکون کرنے کے لیے کسی چیز کی ضرورت ہوتی ہے، اور وہ اس چیز کی تلاش کرتے ہیں جو کم روحانی اور ذلت آمیز ہو۔ وہ جو چاہتے ہیں وہ خدا کو بھولنے کا ایک طریقہ ہے، جو اسے یاد کرنے کا طریقہ بن جاتا ہے۔ ان سب کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے پاپائیت اچھی طرح سے ڈھال لی گئی ہے۔

وہ انسانوں کے دو طبقوں کے لیے تیار ہے جو تقریباً ہر ایک کا احاطہ کرتے ہیں –وہ جو اپنی خوبیوں سے نجات پانا چاہتے ہیں اور وہ جو اپنے گناہوں میں نجات پانا چاہتے ہیں۔ یہ ہے آپ کی طاقت کا راز۔

عظیم فکری تاریکی کا ایک دن پاپائیت کی کامیابی کے لیے سازگار ثابت ہوا ہے۔ یہ اب بھی ظاہر کیا جائے گا کہ ایک عظیم فکری روشنی کا دن اس کی کامیابی کے لیے اتنا ہی سازگار ہے۔ گزشتہ زمانوں میں، جب لوگ خدا کے کلام کے بغیر تھے، اور سچائی کے علم کے بغیر، ان کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہوئی تھی، اور ہزاروں لوگ اپنے پیروں کے لیے پھیلے ہوئے جال کو نہیں دیکھ رہے تھے۔ اس نسل میں، بہت سے ایسے ہیں جن کی آنکھیں انسانی قیاس آرائیوں کی چکاچوند سے چمکتی ہیں، "جھوٹی سائنس کہلاتی ہے"؛ وہ جال کو نہیں پہچانتے، اور اس میں اتنی آسانی سے داخل ہوتے ہیں جیسے ان کی آنکھوں پر پٹی بندھی ہو۔ خدا نے ڈیزائن کیا ہے کہ انسان کی فکری صلاحیتوں کو ان کے خالق کی طرف سے تحفہ سمجھا جائے، اور انہیں حق اور انصاف کی خدمت میں لگایا جائے؛ لیکن جب غرور اور تمنائیں پالی جاتی ہیں، اور لوگ اپنے نظریات کو خدا کے کلام سے بلند کرتے ہیں، تو ذہانت جہالت سے زیادہ نقصان پہنچا سکتی ہے۔ اس طرح انیسویں صدی کی جھوٹی سائنس، جو کہ بائبل پر ایمان کو کمزور کرتی ہے، اپنی خوشنما شکلوں کے ساتھ پاپائیت کی قبولیت کا راستہ تیار کرنے میں اتنی ہی کارگر ثابت ہو گی، جیسا کہ علم کی برقراری نے اس کی ترقی کا راستہ کھولا۔ تاریک دور.

ریاستہائے متحدہ میں چرچ کے اداروں اور طریقوں کو ریاست کی حمایت حاصل کرنے کے لیے اب جو تحریکیں جاری ہیں، پروٹسٹنٹ پاپسٹوں کے نقش قدم پر چل رہے ہیں (ملاحظہ کریں، نوٹ 11۔مزید برآں، وہ پروٹسٹنٹ امریکہ میں پوپ کے اقتدار کے لیے دروازے کھول رہے ہیں جو اس نے پرانی دنیا میں کھو دی تھی۔ اور جو چیز اس تحریک کو زیادہ اہمیت دیتی ہے وہ یہ ہے کہ جس چیز پر غور کیا گیا ہے وہ اتوار کے دن کو نافذ کرنا ہے -ایک رواج جو روم سے شروع ہوا ہے، اور جسے وہ اپنے اختیار کی علامت قرار دیتی ہے۔ یہ پوپ کے عہد کی روح ہے -دنیاوی رسم و رواج کے مطابق ہونے کا جذبہ، خدا کے احکام سے بالاتر انسانی روایات کی تعظیم -جو پروٹسٹنٹ گرجا گھروں میں پھیلی ہوئی ہے، اور انہیں اتوار کی سربلندی کا وہی کام کرنے کی رہنمائی کر رہی ہے جو پوپ کا کرتا ہے۔ ان سے پہلے کیا.

اگر قاری یہ جاننا چاہتا ہے کہ آنے والے مقابلے میں کون سے ذرائع استعمال کیے جائیں گے، تو اسے صرف ان ذرائع کا پتہ لگانا ہے جن سے روم نے گزشتہ ادوار میں اسی چیز کے لیے استعمال کیا ہے۔ اگر آپ یہ جاننا چاہتے ہیں کہ متحدہ پاپسٹ اور پروٹسٹنٹ ان لوگوں کے ساتھ کیسے نمٹیں گے جو اپنے عقیدے کو مسترد کرتے ہیں، تو اس جذبے کو دیکھیں جو روم نے سبت کے دن اور اس کے محافظوں کے بارے میں ظاہر کیا تھا۔

شاہی فرمودات، جنرل کونسلز، اور چرچ کے آرڈیننس جو سیکولر طاقت کی حمایت میں تھے وہ اقدامات تھے جن کے ذریعے کافر تہوار نے عیسائی دنیا میں اپنے اعزاز کا مقام حاصل کیا۔ اتوار کے دن کو منانے کا پہلا عوامی اقدام قسطنطین 321)عیسوی) کا نافذ کردہ قانون تھا۔ اس حکم نامے کے تحت شہر کے باشندوں کو "سورج کے قابل احترام دن" پر آرام کرنے کی ضرورت تھی لیکن اس کی اجازت تھی۔

Machine Translated by Google

ملک کے لوگ اپنے زرعی پیشوں کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اگرچہ عملی طور پر ایک کافر قانون تھا، لیکن یہ شہنشاہ نے اپنے برائے نام عیسائیت کو قبول کرنے پر نافذ کیا تھا۔
جیسا کہ شاہی حکم الہٰی اختیار کو کافی حد تک بدلنے والا نہیں لگتا تھا، یوسیبیئس، ایک بشپ جو شہزادوں کے حق میں تھا اور جو قسطنطنیہ کا قریبی دوست اور چاپلوس تھا، نے اس اعلان کو فروغ دیا کہ مسیح نے آرام کے دن کو سبت سے منتقل کر دیا ہے۔ اتوار. نئے نظریے کے ثبوت میں صحیفوں کی ایک سادہ سی گواہی بھی پیش نہیں کی گئی۔ یوسیبیئس بھی لاشعوری طور پر اس کے جھوٹ کو تسلیم کرتا ہے، اور تبدیلی کے حقیقی مصنفین کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

وہ کہتے ہیں، "سب کچھ جو سبت کے دن ہونا تھا، ہم نے رب کے دن میں منتقل کر دیا ہے۔" لیکن اتوار کے حق میں دلیل، جیسا کہ یہ بے بنیاد تھا، نے مردوں کو رب کے سبت کے دن کو روندنے کی ترغیب دی۔

ہر وہ شخص جو دنیا کی طرف سے اعزاز حاصل کرنا چاہتا تھا مقبول چھٹی کو قبول کیا.
جیسے ہی پوپ کی حکومت مضبوطی سے قائم ہوئی، اتوار کی بلندی کا کام جاری رکھا گیا۔ ایک وقت کے لئے، لوگ زرعی مزدوری میں مصروف تھے جب وہ چرچ میں نہیں جاتے تھے، اور ساتویں دن کو سبت کا دن سمجھا جاتا تھا۔ لیکن پرسکون اور کنٹرول میں، ایک تبدیلی کا اثر ہوا. مقدس دفتر میں شامل مجسٹریٹس کو اتوار کے روز کسی بھی شہری تنازعہ میں فیصلہ سنانے سے منع کیا گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد، تمام لوگوں کو، کسی بھی طبقے کے، آزاد مردوں کے جرمانے اور نوکروں کے معاملے میں کوڑے مارنے کی سزا کے تحت، عام کام سے پرہیز کرنے کا حکم دیا گیا۔ بعد میں، یہ حکم دیا گیا کہ امیروں کو ان کے آدھے مال کے نقصان کے ساتھ سزا دی جائے گی؛ اور آخر میں، اگر وہ نافرمانی پر اصرار کرتے ہیں، تو انہیں غلام بنا دیا جائے گا. نچلے طبقے کے لوگوں کو دائمی جلاوطنی کا سامنا کرنا پڑا۔

معجزات بھی استعمال ہوتے تھے۔ دوسرے عجائبات میں سے یہ کہا جاتا ہے کہ ایک کسان جو اتوار کو کھیت میں ہل چلانے جا رہا تھا اس نے اپنے ہل کو لوہے سے صاف کیا جو اس کے ہاتھ میں گھس گیا تھا اور پورے دو سال تک وہ اسے نہیں نکال سکا، "اس کی حد سے زیادہ تکلیف اور شرمندگی کی وجہ سے۔ "

بعد میں، پوپ نے پیرش پادریوں کو حکم دیا کہ وہ اتوار کی خلاف ورزی کرنے والوں کو خبردار کریں اور انہیں چرچ میں نماز پڑھنے کے لیے آمادہ کریں، ایسا نہ ہو کہ ان پر اور ان کے پڑوسیوں پر کوئی بڑی آفت نازل ہو۔ ایک کلیسائی کونسل نے اس دلیل کو منظور کیا جو اس وقت سے اکثر استعمال کیا جاتا ہے، یہاں تک کہ پروٹسٹنٹ بھی، اس حقیقت کے پیش نظر کہ اتوار کو کام کرتے ہوئے آسمانی بجلی گرنے سے کچھ لوگ مارے گئے تھے، یہ سبت کا دن ہونا چاہیے۔ "یہ نظر آتا ہے" -

پرلیٹس نے کہا -"اس دن کو نظرانداز کرنے والوں سے خدا کی کتنی ناراضگی تھی"۔ اس کے بعد پادریوں اور وزیروں، بادشاہوں اور شہزادوں اور تمام وفاداروں سے اپیل کی گئی کہ "ہر ممکن حد تک کوشش کریں کہ یہ دن اس کی تعظیم کو بحال کیا جا سکے، اور مسیحیت کے فائدے کے لیے، زیادہ عقیدت سے منایا جائے۔ وقت پر۔" آنے کے لیے۔

چونکہ کونسلوں کے حکم نامے ناکافی ثابت ہوئے، سیکولر حکام سے کہا گیا کہ وہ ایک ایسا حکم نامہ جاری کریں جو لوگوں کے دلوں میں دہشت پیدا کرے، اور انہیں اتوار کو کام سے کنارہ کش ہونے پر مجبور کرے۔ روم میں منعقدہ ایک کونسل میں، تمام سابقہ فیصلوں کی زیادہ طاقت اور سنجیدگی کے ساتھ تصدیق کی گئی۔

انہیں کلیسیائی قانون میں بھی شامل کیا گیا تھا اور مسیحی دنیا کے بیشتر حصوں میں سول حکام کی طرف سے نافذ کیا گیا تھا۔
اس کے باوجود، اتوار کو منانے کے حق میں بائبل کے اختیار کی کمی نے بہت سی مشکلات کا باعث بنا۔
لوگوں نے یہوواہ کے مثبت اعلان کو رد کرنے کے اپنے اساتذہ کے حق پر سوال اٹھایا: سورج کے دن کی تعظیم کے لیے "ساتواں دن رب تمہارے خدا کا سبت ہے۔" بائبل کی گواہی کی کمی کو پورا کرنے کے لیے، دوسرے مصائب کی ضرورت تھی۔ اتوار کا ایک پرجوش وکیل، جس نے بارہویں صدی کے آخر میں انگلینڈ کے گرجا گھروں کا دورہ کیا، سچائی کے وفادار گواہوں کی طرف سے مزاحمت کی گئی۔ اور اس کی کوششیں اتنی بے سود تھیں کہ اس نے کچھ لوگوں کے لیے ملک چھوڑ دیا۔

Machine Translated by Google

اپنی تعلیمات کو تقویت دینے کے طریقوں کی تلاش میں وقت۔ جب وہ واپس آیا تو وہ کمی پوری ہو چکی تھی اور اب وہ اپنے کام میں زیادہ کامیاب ہو گیا تھا۔ وہ اپنے ساتھ ایک طومار لایا جسے اس نے خود خدا کی طرف سے پیش کیا۔ جس میں نافرمانوں کو خوفزدہ کرنے کی خوفناک دھمکیوں کے ساتھ اتوار کو منانے کا ضروری حکم تھا۔

یہ دعویٰ کیا گیا تھا کہ یہ قیمتی دستاویز، جس ادارے کو محفوظ کرنے کا ارادہ رکھتی تھی، ایک دھوکہ دہی، آسمان سے گر گئی تھی، اور یروشلم میں، سینٹ شمعون کی قربان گاہ پر، گولگوتھا پر ملی تھی۔ لیکن حقیقت میں، یہ روم میں پوپ کا محل تھا جہاں سے وہ آیا تھا۔ چرچ کی طاقت اور خوشحالی کو آگے بڑھانے کے لیے دھوکہ دہی اور ملاوٹ کو ہر دور میں پوپ کے درجہ بندی نے درست سمجھا ہے۔

اس رول میں ہفتہ کی سہ پہر تین بجے سے لے کر پیر کو طلوع آفتاب تک کام کرنے پر پابندی تھی۔ اور
اس کے اقتدار کی تصدیق بہت سے معجزات سے ہوئی۔ اس میں کہا گیا ہے کہ جن لوگوں نے مقررہ وقت سے زیادہ کام کیا تھا ان پر فالج کا حملہ ہوا تھا۔ ایک کسان جس نے اپنی گندم کو پیسنے کی کوشش کی تو دیکھا کہ آٹے کے بجائے خون کے ایک چھینٹے اور پانی کی مقدار کے باوجود چکی کا پہیہ رک گیا۔ ایک عورت نے تندور میں آٹا ڈالا تھا اور جب اس نے اسے نکالا تو اسے کچا پایا، حالانکہ تندور بہت گرم تھا۔ ایک اور جس نے نویں بجے روٹی پکانے کے لیے اپنا آٹا تیار کیا تھا، لیکن اسے پیر تک چھوڑنے کا فیصلہ کیا، اگلے دن اسے روٹی میں تبدیل ہو کر الہی طاقت سے پکایا گیا۔ ایک شخص جس نے ہفتے کے دن نویں گھنٹے کے بعد روٹی پکائی، جب اس نے اگلی صبح اسے توڑا تو دیکھا کہ اس میں سے خون نکل رہا ہے۔ ایسی لغو اور توہم پرست ایجادات سے اتوار کے حامیوں نے اسے مقدس بنانے کی کوشش کی۔

اسکاٹ لینڈ اور انگلینڈ دونوں میں اتوار کو قدیم سبت کے ایک حصے کے ساتھ ملا کر اس کا بہتر احترام
کیا گیا۔ تاہم، وہ وقت مختلف ہے جو مقدس کے طور پر رکھا جانا چاہئے. سکاٹ لینڈ کے بادشاہ کی طرف سے ایک فرمان میں اعلان کیا گیا کہ ہفتہ کو دوپہر کے بعد سے مقدس سمجھا جائے اور اس لمحے سے پیر کی صبح تک کوئی بھی دنیاوی کام میں مشغول نہ ہو۔

تاہم، اتوار کے تقدس کو قائم کرنے کی تمام تر کوششوں کے باوجود، انہی پاپسٹوں نے کھلے عام سبت کے
الہی اختیار اور اس ادارے کی انسانی ابتدا کا اعتراف کیا جس کے ذریعے اس کی جگہ لی گئی تھی۔ سولہویں صدی میں، پوپ کی ایک کونسل نے واضح طور پر حکم دیا: "تمام مسیحیوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ ساتویں دن کو خدا نے مخصوص کیا تھا اور نہ صرف یہودیوں نے بلکہ ان تمام لوگوں نے بھی جو خدا کی عبادت کرنے کا دعویٰ کرتے تھے، قبول کیا اور منایا۔ پھر بھی ہم عیسائیوں نے اپنے سبت کے دن کو رب کے دن میں بدل دیا ہے۔ جو لوگ خدائی قانون کو پامال کر رہے تھے وہ اپنے کام کے کردار سے ناواقف نہیں تھے۔ وہ جان بوجھ کر اپنے آپ کو خدا کے اوپر رکھ رہے تھے۔

روم کی ان لوگوں کے خلاف پالیسی کی ایک چونکا دینے والی مثال جو اس سے متفق نہیں تھے والڈینس
کے طویل اور خونی ظلم و ستم میں دی گئی تھی، جن میں سے کچھ سبت کے رکھوالے تھے۔ دوسروں نے بھی چوتھے حکم کی وفاداری کی وجہ سے اسی طرح کا نقصان اٹھایا۔ ایتھوپیا کے گرجا گھروں کی تاریخ خاص طور پر اہم ہے۔ تاریک دور کے اندھیروں کے درمیان، وسطی افریقہ کے عیسائی نظروں سے اوجھل ہو گئے اور دنیا سے بھول گئے، اور کئی صدیوں تک انہوں نے اپنے عقیدے کے استعمال میں آزادی کا لطف اٹھایا۔ لیکن آخر کار روم نے اس کے وجود کے بارے میں سنا، اور ایتھوپیا کے شہنشاہ نے جلد ہی پوپ کو مسیح کا وکر تسلیم کرنے پر آمادہ کیا۔

دیگر مراعات کی پیروی کی۔ سخت ترین سزاؤں کے تحت سبت کے دن کو منانے پر پابندی کا حکم جاری کیا گیا۔ تاہم، پوپ کا ظلم جلد ہی ایک ایسا کڑوا جوا بن گیا کہ حبشیوں نے اسے اپنی گردنوں سے توڑنے کا عزم کیا۔ ایک خوفناک جدوجہد کے بعد، رومیوں کو ان کے تسلط سے نکال دیا گیا، اور قدیم عقیدہ بحال ہو گیا۔

گرجا گھروں نے اپنی آزادی پر خوشی کا اظہار کیا، اور روم کی دھوکہ دہی، جنونیت اور غاصبانہ طاقت کے بارے میں جو سبق سیکھا اسے کبھی نہیں بھولے۔ وہ تھے

Machine Translated by Google

اپنی جزیرے کی بادشاہی کے درمیان رہنے کے لیے مواد، باقی عیسائی دنیا کے لیے نامعلوم ہے۔

افریقہ کے گرجا گھروں نے سبت کا دن منایا جیسا کہ پوپل چرچ نے اس کے مکمل ارتداد سے پہلے اسے منایا تھا۔ جب کہ انہوں نے ساتویں دن کو خدا کے حکم کی تعمیل میں منایا، وہ اتوار کو چرچ کے رواج کے مطابق کام کرنے سے باز رہے۔ اعلیٰ طاقت حاصل کر کے، روم نے خدا کے آرام کے دن کو اپنی سربلندی کے لیے روند دیا تھا۔ لیکن افریقہ کے گرجا گھر، جو تقریباً ایک ہزار سال سے نامعلوم تھے، اس ارتداد میں کوئی حصہ نہیں رکھتے تھے۔ جب وہ روم کی حکمرانی میں گرے تو وہ سچے کو ایک طرف رکھنے اور جھوٹے سبت کو سربلند کرنے پر مجبور ہوئے، لیکن انہوں نے صرف اپنی آزادی حاصل کی اور چوتھے حکم کی اطاعت کی طرف لوٹ آئے۔

ماضی کے یہ ریکارڈ واضح طور پر سچے سبت اور اس کے محافظوں کے خلاف روم کی دشمنی کو ظاہر کرتے ہیں، اور وہ ذرائع جو وہ اپنی تخلیق کے ادارے کو عزت دینے کے لیے استعمال کرتا ہے۔ خدا کا کلام سکھاتا ہے کہ یہ اس وقت دہرائے جائیں گے جب پاپسٹ اور پروٹسٹنٹ اتوار کی سربلندی میں متحد ہوں گے۔

مکاشفہ 13کی پیشین گوئی اعلان کرتی ہے کہ حیوان کی طرف سے جس طاقت کی نمائندگی بھیڑ کے بچوں کی طرح سینگوں سے ہوتی ہے وہ "زمین اور اس میں بسنے والوں" کو پوپ کے عہد کی پرستش کرنے پر مجبور کرے گی -یہاں حیوان "چیتے کی طرح" کی علامت ہے۔ دو سینگوں والا حیوان "زمین پر رہنے والوں کو بھی بتائے گا کہ وہ حیوان کی تصویر بنائیں"، اور اس سے بھی بڑھ کر، وہ ہر ایک کو حکم دے گا، "چھوٹے اور بڑے، امیر و غریب، آزاد اور غلام"، وصول کریں "جانور کا نشان" (مکاشفہ 13:11-16)۔ یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ وہ طاقت ہے جس کی نمائندگی حیوان کے دو میمنے کی طرح کے سینگوں سے ہوتی ہے، اور یہ پیشین گوئی اس وقت پوری ہو گی جب ریاستہائے متحدہ اتوار کے دن کو نافذ کرے گا، جسے روم نے خصوصی تسلیم کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس کی بالادستی. لیکن پاپائیت کو خراج تحسین پیش کرنے میں، امریکہ تنہا نہیں ہوگا۔ ان ممالک میں روم کا اثر و رسوخ جنہوں نے ایک بار اس کی حکمرانی کو تسلیم کیا تھا، تباہ ہونے سے بہت دور ہے۔ اور پیشن گوئی اُس کی طاقت کی بحالی کی پیشینگوئی کرتی ہے: ”میں نے اُس کے سروں میں سے ایک کو ایسے دیکھا جیسے اُسے مارا گیا ہو، لیکن وہ مہلک زخم ٹھیک ہو گیا تھا۔ اور ساری زمین حیران رہ گئی جب اس نے حیوان کا پیچھا کیا“ (مکاشفہ 13:3)۔ مرنے والے زخم کے واقعات 1798میں پوپ کے عہد کے خاتمے کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اس کے بعد، نبی کہتے ہیں: "اس کا فانی زخم ٹھیک ہو گیا، اور پوری زمین حیوان کے پیچھے رہ کر حیران رہ گئی"۔ پولس واضح طور پر اعلان کرتا ہے کہ گناہ کا آدمی دوسری آمد تک باقی رہے گا (II تھسلنیکیوں 2:8)۔ آخری وقت تک وہ اپنے فریب کا کام جاری رکھے گا۔ اور وحی کرنے والا اعلان کرتا ہے، پوپ کے عہد کا حوالہ دیتے ہوئے: "زمین پر رہنے والے سب اس کی عبادت کریں گے، جن کے نام زندگی کی کتاب میں نہیں لکھے گئے ہیں۔"

(مکاشفہ 13:8)۔ پرانی اور نئی دونوں جہانوں میں، پوپ کا عہدہ اس اعزاز کے ذریعے حاصل کرے گا جو اتوار کے ادارے کو دیا جائے گا، جو مکمل طور پر رومن چرچ کے اختیار پر ہے۔

تقریباً چالیس سال سے امریکہ میں علم نبوت کے طلباء نے یہ شہادت دنیا کے سامنے پیش کی ہے۔ اس وقت رونما ہونے والے واقعات میں اس پیشین گوئی کی تکمیل کی طرف تیزی سے پیش رفت نظر آتی ہے۔ پروٹسٹنٹ کے ساتھ اتوار کے دن منانے کے لیے الہی اختیار کا وہی دعویٰ ہے، اور صحیفائی ثبوتوں کی وہی کمی ہے، جیسا کہ پوپ کے حکمران جنہوں نے خدا کے حکم کو بدلنے کے لیے معجزات گھڑ لیے تھے۔ یہ دعویٰ کہ اتوار کے آرام کی خلاف ورزی کے ذریعہ خدا کے فیصلے مردوں پر آتے ہیں دہرایا جائے گا۔ یہ آج پہلے ہی اعلان کیا جا رہا ہے۔ اور اتوار کو منانے کے لیے ایک تحریک تیزی سے زور پکڑ رہی ہے۔

اپنی چالاکی اور بصیرت میں حیرت انگیز رومن چرچ ہے۔ آپ مستقبل پڑھ سکتے ہیں۔ وہ اپنے وقت کا خیال رکھتی ہے، یہ دیکھ کر کہ پروٹسٹنٹ گرجا گھر جھوٹے سبت کو قبول کرنے میں اسے خراج عقیدت پیش کر رہے ہیں، اور یہ کہ وہ اسے نافذ کرنے کی تیاری کر رہے ہیں۔

Machine Translated by Google

اسی طرح اس نے خود بھی پچھلے دنوں استعمال کیا تھا۔ جو لوگ سچائی کی روشنی کو مسترد کرتے ہیں وہ اب بھی اس طاقت کی مدد لیں گے جو خود کو معصوم کہتی ہے، اس ادارے کو سربلند کرنے کے لیے جس کی ابتدا اس سے ہوئی ہے۔ یہ اندازہ لگانا مشکل نہیں کہ وہ اس کام میں پروٹسٹنٹ کی مدد کے لیے کتنی آسانی سے آئے گی۔ پوپ کے لیڈروں سے بہتر کون سمجھ سکتا ہے کہ چرچ کے نافرمانوں کے ساتھ کیسے نمٹا جائے؟

رومن چرچ، پوری دنیا میں اپنی تمام شاخوں کے ساتھ، ایک وسیع تنظیم تشکیل دیتا ہے، جو پوپ کی آنکھ کے کنٹرول میں ہے، اور اپنے مفادات کی تکمیل کے لیے مقدر ہے۔ دنیا کے ہر ملک میں اس کے لاکھوں پیروکاروں کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ خود کو پوپ کے ساتھ اتحاد میں متحد سمجھیں۔ آپ کی قومیت یا حکومت کچھ بھی ہو، آپ کو کلیسیا کے اختیار کو دوسروں سے بڑھ کر سمجھنا چاہیے۔

اگرچہ وہ ریاست کے ساتھ وفاداری کا وعدہ کرتے ہوئے حلف اٹھا سکتے ہیں، لیکن اس کے پیچھے روم کی اطاعت کا عہد پوشیدہ ہے، ان کے مفادات کے خلاف کسی بھی وعدے سے انہیں بری کرنا۔

پروٹسٹنٹ بہت کم جانتے ہیں کہ وہ کیا کر رہے ہیں جب وہ اتوار کی سربلندی کے کام میں روم کی مدد قبول کرنے کی تجویز پیش کرتے ہیں۔ جب وہ اپنے مقصد کو قائم کرنے پر تلے ہوئے ہیں، روم اپنی طاقت کو دوبارہ قائم کرنے، اپنی کھوئی ہوئی بالادستی کو دوبارہ حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ تاریخ گواہی دیتی ہے کہ قوموں کے معاملات میں مداخلت کی ان کی چالاک اور مسلسل کوششیں اور اپنے قدم جمائے، اپنے مقاصد کو آگے بڑھانے کے لیے، یہاں تک کہ شہزادوں اور لوگوں کی بربادی کی قیمت پر۔ رومنزم کھلے عام اعلان کرتا ہے کہ پوپ "قوموں کے قانون، خدا اور انسان کے قانون سے متصادم جملے اور فیصلے سنا سکتا ہے" ("ڈیکریٹالیا")۔

اور یہ یاد رہے کہ روم کبھی نہ بدلنے پر فخر کرتا ہے۔ گریگوری VIIاور Innocent IIIکے اصول اب بھی رومن کیتھولک چرچ کے اصول ہیں۔
اور، اگر اس کے پاس طاقت ہوتی، تو وہ ان کو اب بھی اتنی ہی جوش و خروش کے ساتھ عملی جامہ پہناتی جس طرح اس نے پچھلی صدیوں میں کیا تھا۔ ریاستہائے متحدہ میں ایک بار اس اصول کو قائم ہونے دیں، کہ چرچ ریاست کی طاقت کو ملازمت یا کنٹرول کر سکتا ہے؛ کہ سیکولر قوانین کے ذریعے مذہبی پابندیاں عائد کی جا سکتی ہیں۔ مختصر یہ کہ چرچ اور ریاست کا اختیار ضمیر پر حاوی ہونا چاہیے، اور اس ملک میں روم کی فتح یقینی ہے۔

خدا کے کلام نے آسنن خطرے کی وارننگ دی ہے۔ اس پر توجہ نہ دی جائے اور پروٹسٹنٹ دنیا سیکھے گی کہ روم کے حقیقی مقاصد کیا ہیں تبھی جب اس جال سے بچنے میں بہت دیر ہو چکی ہو۔ وہ خاموشی سے اقتدار میں بڑھ رہی ہے۔ اس کے عقائد قانون سازی کی عدالتوں، گرجا گھروں اور مردوں کے دلوں میں اپنا اثر و رسوخ استعمال کر رہے ہیں۔ وہ اپنے اونچے اور بڑے ڈھانچے تعمیر کر رہی ہے، خفیہ وقفوں میں جہاں ماضی کے ظلم و ستم کو دہرایا جائے گا۔ جب بغاوت کا وقت آتا ہے تو پوشیدہ اور غیر مشکوک طور پر اپنے مقاصد کے حصول کے لیے اپنی قوتوں میں اضافہ کر رہا ہے۔ وہ صرف ایک موقع چاہتی ہے، اور یہ اسے پہلے ہی دیا جا رہا ہے۔ ہم جلد ہی دیکھیں گے اور محسوس کریں گے کہ رومی جسم کے مقاصد کیا ہیں۔ جو کوئی بھی خدا کے کلام پر ایمان لاتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے وہ پھر مذمت اور اذیت کا شکار ہوگا۔

Machine Translated by Google

باب 36

آسنن تنازعہ -اس کی وجوہات

آسمان میں عظیم تنازعہ کی ابتدا کے بعد سے، یہ شیطان کا مقصد رہا ہے کہ وہ خدا کے قانون کو تباہ کرے۔ اس کو پورا کرنے کے لیے اس نے خالق کے خلاف بغاوت شروع کر دی۔ اور اگرچہ اسے جنت سے نکال دیا گیا تھا، اس نے زمین پر وہی جنگ جاری رکھی ہے۔ لوگوں کو دھوکہ دینا، اور اس طرح انہیں خدا کے قانون کی خلاف ورزی پر اکسانا، وہ مقصد ہے جس کا اس نے مضبوطی سے تعاقب کیا ہے۔ چاہے یہ پورے قانون کو پس پشت ڈال کر حاصل کیا جائے، یا اس کے کسی ایک اصول کو رد کر کے، نتیجہ بالآخر ایک ہی نکلے گا۔ وہ جو "ایک نقطے میں" تجاوز کرتا ہے، وہ پورے قانون کی توہین کرتا ہے۔ اس کا اثر اور مثال سرکشی کی طرف ہے۔ وہ "سب کا مجرم" بن جاتا ہے (جیمز 2:10)۔

خدائی قوانین کی توہین کرنے کی کوشش کرتے ہوئے، شیطان نے بائبل کے عقائد کو بگاڑ دیا ہے، اور اب غلطیاں ہزاروں لوگوں کے ایمان میں شامل ہو گئی ہیں جو صحیفوں پر یقین کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ سچائی اور غلطی کے درمیان آخری عظیم تصادم خدا کے قانون سے متعلق طویل عرصے سے جاری تنازعہ کی آخری جدوجہد سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ اب ہم اس جنگ میں داخل ہو رہے ہیں —ایک جنگ جو مردوں کے قوانین اور یہوواہ کے احکام کے درمیان، بائبل کے مذہب اور افسانہ اور روایت کے مذہب کے درمیان ہے۔

جو ایجنسیاں اس تنازعہ میں حق و انصاف کے خلاف متحد ہوں گی وہ اب سرگرم عمل ہیں۔ خدا کا پاک کلام، جو ہم تک اتنی تکلیفوں اور خون کی قیمت پر پہنچایا گیا ہے، اس کا بہت کم خیال رکھا گیا ہے۔ بائبل ہر کسی کے لیے دستیاب ہے، لیکن بہت کم لوگ اسے زندگی کے لیے رہنما کے طور پر قبول کرتے ہیں۔ بے وفائی ایک خطرناک حد تک پھیلی ہوئی ہے، نہ صرف دنیا میں بلکہ کلیسیا میں بھی۔

بہت سے لوگ ان عقائد کی تردید کرتے آئے ہیں جو عیسائی عقیدے کے بنیادی ستون ہیں۔ تخلیق کی عظیم سچائیاں جو کہ الہامی مصنفین نے پیش کی ہیں، انسان کا زوال، کفارہ، اور خدا کے قانون کے دائمی رہنا، کا دعویٰ مسیحی دنیا کے ایک بڑے حصے نے عملی طور پر، مکمل یا جزوی طور پر رد کر دیا ہے۔ ہزاروں لوگ جو اپنی دانشمندی اور آزادی پر فخر کرتے ہیں بائبل پر مکمل بھروسہ کرنے کو کمزوری کا ثبوت سمجھتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کا فخر اعلیٰ ہنر کا ثبوت ہے، اور وہ صحیفوں کے بارے میں قیاس آرائیاں کرنا، اور اس کی اہم ترین سچائیوں کو روحانی بنانا اور مسخ کرنا سیکھتے ہیں۔ بہت سے وزراء اپنے ارکان کو تعلیم دے رہے ہیں، اور بہت سے اساتذہ اور اساتذہ اپنے طالب علموں کو ہدایت دے رہے ہیں کہ خدا کا قانون تبدیل یا ختم کر دیا گیا ہے۔ اور جو لوگ اس کے تقاضوں کو ابھی تک درست سمجھتے ہیں، لفظی طور پر اس کی اطاعت کی جائے، انہیں صرف تمسخر یا تحقیر کے مستحق قرار دیا جاتا ہے۔

سچائی کو مسترد کرتے ہوئے، مرد اپنے مصنف کو مسترد کرتے ہیں۔ خدا کے قانون کو پامال کر کے وہ قانون دینے والے کے اختیار کا انکار کرتے ہیں، جھوٹے عقائد اور نظریے کا بت بنانا اتنا ہی آسان ہے جتنا لکڑی یا پتھر سے تراشنا۔ خدا کی صفات کو غلط بیان کر کے، شیطان انسانوں کو اس کے کردار کے بارے میں غلط تصور کی طرف لے جاتا ہے۔ بہت سے فلسفیانہ بت یہوواہ کی جگہ پر تخت نشین ہیں۔ جبکہ زندہ خدا، جیسا کہ وہ اپنے کلام میں، مسیح میں، اور تخلیق کے کاموں میں ظاہر ہوا ہے، بہت کم لوگ اس کی پرستش کرتے ہیں۔ ہزاروں لوگ فطرت کو دیوتا کرتے ہیں، جبکہ فطرت کے خدا کا انکار کرتے ہیں۔ اگرچہ ایک مختلف شکل میں، بت پرستی آج بھی مسیحی دنیا میں اسی طرح موجود ہے جس طرح ایلیاہ کے زمانے میں قدیم اسرائیل میں موجود تھی۔ بہت سے پیشے والے دانشمندوں کا خدا، فلسفیوں، شاعروں، سیاست دانوں، صحافیوں کا خدا -حلقوں کا خدا

Machine Translated by Google

پالش فیشن، بہت سے کالجوں اور یونیورسٹیوں سے، یہاں تک کہ کچھ مذہبی اداروں سے بھی -یہ فونیشیا کے سورج دیوتا بعل سے تھوڑا بہتر ہے۔
عیسائی دنیا کی طرف سے قبول کی جانے والی کوئی بھی غلطی آسمانی اتھارٹی کے خلاف زیادہ دلیری سے نہیں مارتی، کوئی بھی عقل کے احکام کا براہ راست مخالف نہیں، کوئی بھی اس کے نتائج میں اس سے زیادہ نقصان دہ نہیں، جدید نظریے سے، جو اتنی تیزی سے زمین حاصل کر رہا ہے، کہ خدا نہ کرے یہ مردوں کے لیے زیادہ زوردار ہے۔ ہر قوم کے اپنے قوانین ہوتے ہیں، جن کے لیے احترام اور اطاعت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کے بغیر کوئی حکومت قائم نہیں رہ سکتی۔ اور کیا یہ تصور کیا جا سکتا ہے کہ آسمانوں اور زمین کے خالق کے پاس اپنی بنائی ہوئی مخلوقات پر حکومت کرنے کا کوئی قانون نہیں ہے؟ فرض کریں کہ ممتاز وزراء کو عوامی سطح پر یہ سکھانا تھا کہ ان کے ملک پر حکومت کرنے والے اور شہریوں کے حقوق کی حفاظت کرنے والے قوانین پابند نہیں ہیں -کہ وہ لوگوں کی آزادیوں کو محدود کرتے ہیں اور اس لیے ان کی اطاعت کی ضرورت نہیں ہے۔ کب تک ایسے آدمیوں کو منبر پر برداشت کیا جائے گا؟ لیکن کیا ریاستوں اور قوموں کے قوانین کو نظر انداز کرنا اس سے بڑا جرم ہے کہ خدائی احکام کو پامال کیا جائے جو تمام حکومتوں کی بنیاد ہیں؟

اقوام عالم کے لیے اپنے قوانین کو ختم کرنا اور لوگوں کو اپنی مرضی کے مطابق عمل کرنے کی اجازت دینا اس سے کہیں زیادہ مطابقت رکھتا ہو گا کہ کائنات کا حاکم اپنے قانون کو منسوخ کر دے، اور مجرموں کی مذمت یا جواز پیش کرنے کے معیار کے بغیر دنیا سے رخصت ہو جائے۔ فرمانبردار کیا ہمیں خدا کے قانون کو کالعدم قرار دینے کے نتائج معلوم ہوں گے؟ تجربہ پہلے ہی آزمایا جا چکا ہے۔ خوفناک مناظر تھے فرانس میں جب الحاد کنٹرول کرنے والی طاقت بن گیا۔

اس کے بعد دنیا کے سامنے یہ ثابت ہوا کہ خدا نے جو پابندیاں لگائی ہیں ان کو پھینک دینا بدترین ظالم کی حکومت کو قبول کرنا ہے۔ جب انصاف کے معیار کو ایک طرف رکھ دیا جاتا ہے تو برائی کے شہزادے کے لیے زمین پر اپنی طاقت قائم کرنے کا راستہ کھل جاتا ہے۔
جہاں کہیں بھی الٰہی احکام کو رد کیا جاتا ہے، وہاں گناہ گناہ کی شکل میں ظاہر ہونا چھوڑ دیتا ہے، یا راستبازی مطلوب ہے۔ جو لوگ خدا کی حکومت کے تابع ہونے سے انکار کرتے ہیں وہ خود پر حکومت کرنے کے مکمل طور پر نااہل ہیں۔ ان کی نقصان دہ تعلیمات کے ذریعے، ان بچوں اور نوجوانوں کے دلوں میں سرکشی کا جذبہ پیوست کیا جاتا ہے، جو قدرتی طور پر کنٹرول کے عدم برداشت کے حامل ہوتے ہیں۔ اور معاشرے میں لاقانونیت کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ خُدا کے تقاضوں کو ماننے والوں کی غلط فہمی کا مذاق اُڑاتے ہوئے، ہجوم بے تابی سے شیطان کے فریب کو قبول کرتا ہے۔ وہ بے حیائی کو لگام دیتے ہیں، اور ان گناہوں پر عمل کرتے ہیں جو غیر قوموں کو سزائیں دیتے ہیں۔

جو لوگوں کو یہ سکھاتے ہیں کہ خدا کے احکام کو ہلکے سے لیں، نافرمانی کے بیج بوتے ہیں، نافرمانی کی فصل کاٹتے ہیں۔ خدائی قانون کی طرف سے لگائی گئی پابندی کو مکمل طور پر ہٹا دیا جائے، اور انسانی قوانین کو جلد ہی نظر انداز کر دیا جائے گا۔ کیونکہ خُدا بے ایمانی، لالچ، جھوٹ اور دھوکہ دہی سے منع کرتا ہے، اس لیے لوگ اپنی دنیاوی خوشحالی کی راہ میں رکاوٹ کے طور پر اس کے قوانین کو پامال کرنے کے لیے تیار ہیں۔ لیکن ان اصولوں کی جلاوطنی کے نتائج ایسے ہوں گے جس کا انہوں نے اندازہ نہیں لگایا تھا۔ اگر قانون نافذ نہ ہوتا تو اس کے ٹوٹنے کا خوف کیوں ہوتا؟ جائیداد اب محفوظ نہیں رہے گی۔ مرد اپنے پڑوسیوں کا مال تشدد سے حاصل کریں گے۔ اور مضبوط ترین امیر ترین بن جائے گا۔ زندگی خود قابل احترام نہیں ہوگی۔ شادی کا عہد اب خاندان کی حفاظت کے لیے ایک مقدس جھنڈا نہیں رہے گا۔ جس کے پاس طاقت تھی اگر وہ چاہے تو اپنے پڑوسی کی بیوی کو تشدد سے لے لے۔ پانچویں حکم کو چوتھے کے ساتھ الگ کر دیا جائے گا۔ بچے اپنے والدین کی جان لینے سے نہیں ڈریں گے، اگر ایسا کرنے سے وہ اپنے کرپٹ دلوں کی خواہش کو پورا کر سکیں۔ مہذب دنیا ڈاکوؤں اور قاتلوں کی بھیڑ بن جائے گی۔ اور امن، آرام اور خوشی زمین سے ختم ہو جائے گی۔

یہ نظریہ کہ مرد خدا کے تقاضوں کی اطاعت سے مستثنیٰ ہیں، اخلاقی ذمہ داری کی قوت کو کمزور کر دیا ہے، اور دنیا میں بدکاری کے سیلاب کے دروازے کھول دیے ہیں۔ لاقانونیت، انتشار اور بدعنوانی ایک جابر پھندے کی طرح ہم پر پھیلی ہوئی ہے۔ شیطان خاندان میں کام کر رہا ہے۔ آپ کا

Machine Translated by Google

جھنڈا لہرا رہا ہے، یہاں تک کہ عیسائیت کا دعویٰ کرنے والے میں بھی۔ نفرت ہے، بدگمانی ہے، منافقت ہے، جھگڑا ہے، جھوٹ ہے، اختلاف ہے، مقدس سچائیوں سے خیانت ہے، لغزش ہے۔ مذہبی اصولوں اور عقائد کا پورا نظام، جسے سماجی زندگی کی بنیاد اور بنیاد بنانا چاہیے، ایک غیر مستحکم اجتماعی شکل میں نظر آتا ہے، جو ٹوٹنے کے لیے تیار ہے۔ بدترین مجرموں کو، جب ان کے جرائم کی وجہ سے جیل میں ڈالا جاتا ہے، اکثر تحائف اور توجہ کا سامان بنا دیا جاتا ہے، جیسے کہ انہوں نے قابل رشک امتیاز حاصل کر لیا ہو۔ اس کے کردار اور جرائم کی خوب تشہیر کی جاتی ہے۔ پریس اس نائب کی بغاوت کرنے والی تفصیلات شائع کرتا ہے، اس طرح دوسروں کو دھوکہ دہی، چوری اور قتل کی مشق میں شروع کرتا ہے۔ اور شیطان اپنے شیطانی منصوبوں کی کامیابی پر خوش ہوتا ہے۔ برائی کا لالچ، زندگی کی شہوت انگیز طرز عمل، بے راہ روی کا خوفناک اضافہ اور ہر ترتیب اور درجے کی بدکرداری کو خدا سے ڈرنے والے تمام لوگوں کو یہ دریافت کرنے کے لیے بیدار کرنا چاہیے کہ برائی کے دھارے کو روکنے کے لیے کیا کیا جا سکتا ہے۔

انصاف کی عدالتیں کرپٹ ہیں۔ گورنر حاصل کرنے کی خواہش، اور جنسی لذت کی محبت سے متاثر ہوتے ہیں۔ بے رحمی نے بہت سے لوگوں کی صلاحیتوں کو تاریک کر دیا ہے، جس سے شیطان ان پر تقریباً مکمل کنٹرول رکھتا ہے۔ فقیہ بگڑے ہوئے، رشوت خور، فریب میں مبتلا ہیں۔ شرابی اور ننگا ناچ، جنون، حسد، ہر قسم کی بے ایمانی، ان لوگوں میں ظاہر کی جاتی ہے جو قوانین کا انتظام کرتے ہیں۔ "انصاف دور کھڑا ہے؛ کیونکہ سچائی گلیوں میں ٹھوکر کھاتی ہے، اور صداقت داخل نہیں ہو سکتی" (اشعیا ۔(59:14

بے انصافی اور روحانی تاریکی جو روم کی بالادستی میں غالب تھی، اس کے صحیفوں کو دبانے کا ناگزیر نتیجہ تھا۔ لیکن مذہبی آزادی کے دور میں انجیل کی روشنی کے مکمل شعلے کے نیچے وسیع پیمانے پر کفر، خدا کے قانون کو مسترد کرنے اور اس کے نتیجے میں ہونے والی بدعنوانی کی وجہ کہاں تلاش کی جائے؟

اب جب کہ شیطان صحیفوں کو چھپا کر دنیا کو اپنے قابو میں نہیں رکھ سکتا، اسی مقصد کو حاصل کرنے کے لیے وہ دوسرے طریقوں کا سہارا لیتا ہے۔ بائبل میں ایمان کو تباہ کرنا اس کے مقصد کے ساتھ ساتھ خود بائبل کو بھی تباہ کرتا ہے۔ اس عقیدے کو متعارف کراتے ہوئے کہ خدا کا قانون اب نافذ نہیں ہے، وہ مؤثر طریقے سے مردوں کو اس طرح سرکشی کی طرف لے جاتا ہے جیسے وہ اس کے احکام سے بالکل ناواقف ہوں۔ اور اب، ماضی کی طرح، اس نے اپنے ڈیزائن کو آگے بڑھانے کے لیے چرچ کے ذریعے کام کیا ہے۔ آج مذہبی تنظیموں نے صحیفوں میں واضح طور پر سامنے آنے والی غیر مقبول سچائیوں کو سننے سے انکار کر دیا ہے، اور ان کا مقابلہ کرنے کے لیے انہوں نے ایسی تاویلیں اختیار کی ہیں اور ایسے مؤقف اختیار کیے ہیں جنہوں نے بڑے پیمانے پر شکوک و شبہات کے بیج بوئے ہیں۔ موت میں انسان کی فطری لافانی اور شعور کی پوپ کی غلطی سے چمٹے ہوئے، انہوں نے روحانیت کے فریب کے خلاف واحد دفاع کو مسترد کر دیا۔ ابدی عذاب کے نظریے نے بہت سے لوگوں کو بائبل پر یقین نہیں کیا۔ اور جب چوتھے حکم کے مطالبات لوگوں کے سامنے پیش کیے جاتے ہیں تو دیکھا جاتا ہے کہ ساتویں دن یعنی سبت کے دن کو منانے کا حکم دیا گیا ہے۔ اور انہیں اس فرض سے رہائی کا واحد طریقہ جس کو وہ انجام دینے کے لیے تیار نہیں ہیں، مقبول اساتذہ اعلان کرتے ہیں کہ خدا کا قانون اب نافذ نہیں ہے۔ اس لیے وہ شریعت اور سبت کو ایک ساتھ پھینک دیتے ہیں۔

جیسے جیسے سبت کے دن کی اصلاح کا کام پھیلتا جائے گا، چوتھے حکم کے بیانات سے بچنے کے لیے الٰہی قانون کا یہ ردّ تقریباً عالمگیر ہو جائے گا۔ مذہبی رہنماؤں کی تعلیمات نے کفر، روح پرستی، خدا کے مقدس قانون کی توہین کے دروازے کھول دیے ہیں، اور یہ رہنما عیسائی دنیا میں موجود بدکاری کے لیے ایک خوفناک ذمہ داری اٹھاتے ہیں۔

یہی طبقہ اس اعلان پر بھی قائل ہے کہ تیزی سے پھیلنے والی بدعنوانی بڑی حد تک نام نہاد "عیسائی سبت" کی بے حرمتی سے منسوب ہے اور یہ کہ اتوار کے دن کے نفاذ سے معاشرے کے اخلاق میں بہت بہتری آئے گی۔ اس بیان پر خاص طور پر امریکہ میں زور دیا جاتا ہے، جہاں سچے سبت کے نظریے کی سب سے زیادہ تبلیغ کی گئی ہے۔ یہاں اخلاقی اصلاحات میں سے ایک سب سے نمایاں اور اہم کام تحمل کا ہے۔

Machine Translated by Google

اکثر اتوار کی تحریک کے ساتھ مل کر، اور مؤخر الذکر کے حامی خود کو معاشرے کے اعلیٰ ترین مفادات کو فروغ دینے کے لیے کام کرنے کے طور پر پیش کرتے ہیں۔ اور جو لوگ ان کے ساتھ اتحاد سے انکار کرتے ہیں ان کو تحمل اور اصلاح کا دشمن قرار دیا جاتا ہے۔ لیکن یہ حقیقت کہ غلطی کو قائم کرنے کی تحریک کا تعلق کسی ایسے کام سے ہے جو بذات خود اچھا ہے، غلطی کے حق میں کوئی دلیل نہیں ہے۔ ہم زہر کو صحت بخش خوراک میں ملا کر اسے چھپا سکتے ہیں، لیکن ہم اس کی فطرت کو نہیں بدل سکتے۔ اس کے برعکس، اسے زیادہ خطرناک بنا دیا جاتا ہے کیونکہ یہ نادانستہ طور پر لینے کا امکان زیادہ ہوتا ہے۔ شیطان کے فریبوں میں سے ایک یہ ہے کہ صرف کافی سچائی کو جھوٹ کے ساتھ جوڑ دیا جائے تاکہ اسے قابل فہم بنایا جا سکے۔ اتوار کی تحریک کے قائدین ان اصلاحات کی وکالت کر سکتے ہیں جن کی لوگوں کو ضرورت ہے، ایسے اصول جو بائبل سے ہم آہنگ ہیں، لیکن پھر بھی ایک ایسی ضرورت ہے جو خدا کے قانون کے خلاف ہو۔

کوئی بھی چیز ان کو خدا کے احکام کو مردوں کے اصولوں کے حق میں چھوڑنے کا جواز پیش نہیں کر سکتی۔

دو عظیم غلطیوں، روح کی لافانییت اور اتوار کی تقدیس کے ذریعے، شیطان لوگوں کو اپنے فریب میں لے جائے گا۔ جب کہ سابق روح پرستی کی بنیاد رکھتا ہے، مؤخر الذکر روم کے ساتھ ہمدردی کا رشتہ پیدا کرتا ہے۔ ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں پروٹسٹنٹ روحانیت سے مصافحہ کرنے کے لیے خلیج میں اپنے ہاتھ پھیلانے والے پہلے ہوں گے۔ وہ پاتال میں سے گزریں گے اور رومی طاقت کا ہاتھ پکڑ لیں گے۔ اور اس ٹرپل یونین کے زیر اثر یہ ملک ضمیر کے حقوق کو پامال کرتے ہوئے روم کے نقش قدم پر چلے گا۔

چونکہ روح پرستی آج کی برائے نام عیسائیت سے زیادہ مشابہت رکھتی ہے، اس لیے اس میں دھوکہ دینے اور موہ لینے کی زیادہ طاقت ہے۔ شیطان خود تبدیل ہوتا ہے، موجودہ ترتیب کے مطابق۔ وہ نور کے فرشتے کے کردار میں نظر آئے گا۔ روح پرستی کی ایجنسی کے ذریعے، معجزے کیے جائیں گے: بیمار شفا پائیں گے اور بہت سے ناقابل تردید عجائبات کیے جائیں گے۔

دعویٰ کرنے والے مسیحیوں اور بدکاروں کے درمیان فرق کی لکیر اب شاید ہی سمجھی جا سکتی ہے۔ چرچ کے ارکان دنیا سے محبت کرتے ہیں، اور اس کے ساتھ متحد ہونے کے لیے تیار ہیں۔ اور شیطان نے ان کو ایک جسم میں متحد کرنے کا ارادہ کیا ، (AccENT WITHDRAWN)اور اس طرح ان سب کو روحانیت کی صفوں میں گھسیٹ کر اپنے مقصد کو مضبوط کرتا ہے۔ پاپسٹ، جو اپنے آپ کو سچے چرچ کی یقینی نشانی کے طور پر معجزات پر فخر کرتے ہیں، اس حیرت انگیز کام کرنے والی طاقت سے آسانی سے دھوکہ کھا جائیں گے۔ اور پروٹسٹنٹ، سچائی کی ڈھال کو پھینک کر، بھی دھوکہ کھا جائیں گے۔ پاپسٹ، پروٹسٹنٹ، اور دنیا کے لوگ یکساں طور پر طاقت کے بغیر خدا پرستی کی شکل کو قبول کریں گے، اور وہ اس اتحاد میں دنیا کی تبدیلی اور طویل انتظار کی صدی کے آغاز کی طرف ایک عظیم تحریک دیکھیں گے۔

روحانیت کے ذریعے، شیطان نسل کے محسن کے طور پر ظاہر ہوتا ہے، لوگوں کی بیماریوں کا علاج کرتا ہے، اور مذہبی عقیدے کا ایک نیا اور زیادہ اعلیٰ نظام پیش کرنے کا دعویٰ کرتا ہے۔ لیکن ایک ہی وقت میں وہ ایک تباہ کن کے طور پر کام کرتا ہے۔ اس کے فتنے لوگوں کو تباہی کی طرف لے جا رہے ہیں۔ استقامت عقل کو ختم کر دیتی ہے۔ جنسی لذت، لڑائی، اور خونریزی اس کے بعد ہوتی ہے۔ جنگ میں شیطان خوش ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ روح کے بدترین جذبوں کو اکساتی ہے، اور پھر اپنے متاثرین کو برائی اور خون میں ڈوبی ہوئی ابدیت کی طرف لے جاتی ہے۔ ان کا مقصد قوموں کو ایک دوسرے کے خلاف جنگ پر اکسانا ہے۔ کیونکہ اس طرح وہ لوگوں کے ذہنوں کو خدا کے دن میں کھڑے ہونے کی تیاری کے کام سے ہٹا سکتا ہے۔

شیطان ان عناصر کے ذریعے بھی کام کرتا ہے کہ وہ اپنی فصل کی کٹائی میں غیر تیار روحوں کو جمع کرے۔ اس نے فطرت کی تجربہ گاہوں کے رازوں کا مطالعہ کیا ہے، اور وہ اپنی تمام تر طاقت عناصر کو کنٹرول کرنے کے لیے استعمال کرتا ہے جتنا خدا اجازت دیتا ہے۔ جب وہ ایوب کو تکلیف پہنچانے کی کوشش کرنے گیا تو کتنی جلدی ریوڑ اور چرواہے، نوکر، گھر، بچے، تباہ ہو گئے، ایک لمحے میں ایک مصیبت دوسری کے پیچھے پڑ گئی۔ اور خدا

Machine Translated by Google

جو اپنی مخلوق کی حفاظت کرتا ہے، اور انہیں تباہ کرنے والے کی طاقت سے روکتا ہے۔ لیکن مسیحی دنیا نے یہوواہ کے قانون کی توہین کی ہے۔ اور رب وہی کرے گا جو اس نے اعلان کیا تھا کہ وہ کرے گا، وہ زمین سے اپنی نعمتیں واپس لے لے گا، اور ان لوگوں سے اپنی حفاظتی دیکھ بھال کو ہٹا دے گا جو اس کے قانون کے خلاف بغاوت کر رہے ہیں، اور دوسروں کو تعلیم اور مجبور کر رہے ہیں۔ شیطان ان سب پر قابو رکھتا ہے جن کی خدا خاص طور پر حفاظت نہیں کرتا ہے۔ وہ اپنے ارادوں کو آگے بڑھانے کے لیے، کچھ کی حمایت اور خوشحالی کرے گا، اور دوسروں پر بدقسمتی لائے گا، اور لوگوں کو یہ یقین دلائے گا کہ یہ خدا ہی ہے جو انہیں تکلیف پہنچا رہا ہے۔

انسانوں کے بچوں کے سامنے ایک عظیم طبیب کے طور پر ظاہر ہوتا ہے جو ان کی تمام بیماریوں کا علاج کر سکتا ہے، وہ بیماری اور تباہی لائے گا، یہاں تک کہ آبادی والے شہر تباہی اور ویران ہو جائیں۔ اب بھی وہ کام کر رہا ہے۔ خشکی اور سمندر کے حادثوں اور آفات میں، بڑے بڑے ہنگاموں میں، شدید طوفانوں اور خوفناک ژالہ باری میں، طوفانوں، سیلابوں، طوفانوں، سونامیوں اور زلزلوں میں، ہر جگہ اور ہزار روپوں میں شیطان اپنی طاقت کا استعمال کر رہا ہے۔ وہ پکنے والی فصل کو تباہ کر دیتا ہے، اور قحط اور مصیبتیں آتی ہیں۔ یہ دورے زیادہ سے زیادہ بار بار اور تباہ کن ہوتے جائیں گے۔ تباہی انسانوں اور جانوروں دونوں پر پڑے گی۔ "زمین ماتم کرتی ہے اور مٹ جاتی ہے،" "لوگوں کی اونچی جگہیں... سڑ جاتی ہیں۔ حقیقت میں، زمین اپنے باشندوں کی وجہ سے ناپاک ہے، کیونکہ وہ قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں، آئین کی خلاف ورزی کرتے ہیں، اور ابدی عہد کو توڑتے ہیں" (اشعیا 4 : (24اور ۔(5

اور پھر بڑا دھوکہ باز آدمیوں کو قائل کرے گا کہ جو لوگ خدا کی خدمت کرتے ہیں وہ ان برائیوں کو جنم دیتے ہیں۔
وہ طبقہ جس نے جنت کی ناراضگی کو ہوا دی ہے وہ اپنی تمام بدحالیوں کا ذمہ ان لوگوں پر ڈالیں گے جن کی فرمانبرداری خدا کے حکم کی تعمیل فاسق کے لیے دائمی ملامت ہے۔ یہ اعلان کیا جائے گا کہ مرد اور عورت اتوار کی خلاف ورزی کر کے خدا کو ناراض کر رہے ہیں، کہ ان کے گناہ نے ایسی آفتیں لائی ہیں جو اس وقت تک ختم نہیں ہوں گی جب تک کہ اتوار کے دن کو سختی سے نافذ نہ کیا جائے، اور جو لوگ چوتھے حکم کے دعوے پیش کرتے ہیں، اس طرح تعظیم کو تباہ کر دیتے ہیں۔ اتوار، وہ لوگوں کے مشتعل ہیں، ان کی بحالی الٰہی اور دنیاوی خوشحالی کو روکتے ہیں۔ اس طرح خدا کے بندے کے خلاف ماضی میں جو الزام لگایا گیا تھا اسے دہرایا جائے گا، اور برابر کی بنیاد پر۔ "اور ایسا ہوا کہ جب اخی اب نے ایلیاہ کو دیکھا تو اخی اب نے اُس سے کہا، کیا تُو ہی ہے جو اِسرائیل کو تکلیف دیتا ہے؟ اُس نے جواب دیا، میں نے اِسرائیل کو پریشان نہیں کیا بلکہ تُو اور تیرے باپ کا گھرانہ اِس میں خُداوند کے احکام کو بھول گئے ہیں۔ خداوند، اور بعلوں کی پیروی کی" 1)کنگز 18:17اور ۔(18

جب لوگوں کا غصہ جھوٹے الزامات سے بھڑک اٹھے گا، تو وہ خدا کے سفیروں کے سلسلے میں ایسا ہی راستہ اختیار کریں گے جو ایلیاہ کے سلسلے میں مرتد اسرائیل نے کیا تھا۔

روحانیت کے ذریعے ظاہر ہونے والی معجزاتی طاقت ان لوگوں پر اپنا اثر ڈالے گی جو انسانوں کی بجائے خدا کی اطاعت کا انتخاب کرتے ہیں۔
روحوں کی طرف سے مواصلات یہ اعلان کریں گے کہ خدا نے انہیں اتوار کو مسترد کرنے والوں کو ان کی غلطی پر قائل کرنے کے لئے بھیجا ہے، اس بات پر زور دیتے ہوئے کہ زمین کے قوانین کو خدا کے قانون کی طرح ماننا چاہئے۔ وہ دنیا کی عظیم ہے دینی پر افسوس کا اظہار کریں گے، مذہبی اساتذہ کی اس گواہی کی تائید کریں گے کہ اخلاق کی گرتی ہوئی حالت اتوار کی بے حرمتی کی وجہ سے ہے۔ اُن سب کے خلاف جو اُس کی گواہی کو قبول کرنے سے انکار کرتے ہیں، بہت بڑا غصہ ہو گا۔

خدا کے لوگوں کے ساتھ اس آخری تنازعہ میں شیطان کی پالیسی وہی ہے جو اس نے آسمان میں عظیم تنازعہ کو کھولنے کے لیے استعمال کی تھی، اس نے حکومت الٰہی کے استحکام کو فروغ دینے کا دعویٰ کیا تھا، جبکہ خفیہ طور پر وہ اس کی سرکوبی کے لیے ہر ممکن کوشش کی ہدایت کر رہا تھا۔ اور جس کام کو وہ اس طرح پورا کرنے کی کوشش کر رہا تھا، اس نے وفادار فرشتوں کو خراج تحسین پیش کیا۔ فریب کی اسی پالیسی نے رومن کلیسیا کی تاریخ کو نشان زد کیا ہے۔ اس نے آسمان کے نمائندے کے طور پر کام کرنے کا دعویٰ کیا ہے، جب کہ وہ اپنے آپ کو خدا سے بالاتر کرنے اور اس کے قانون کو تبدیل کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ کی حکومت کے تحت

Machine Translated by Google

روم، خوشخبری کے لیے اپنی وفاداری کے لیے موت کا سامنا کرنے والوں کو بدکردار قرار دیا گیا۔ ان کے بارے میں کہا گیا کہ وہ شیطان کے ساتھ ہیں۔ اور ان کو شرمندگی سے ڈھانپنے، لوگوں کی نظروں میں، حتیٰ کہ اپنے آپ کو بھی، مجرموں میں سے بدترین کے طور پر ظاہر کرنے کے لیے ہر ممکن طریقہ استعمال کیا گیا۔ تو اب ہو جائے گا۔ جیسا کہ شیطان ان لوگوں کو تباہ کرنے کی کوشش کرتا ہے جو خدا کے قانون کی تعظیم کرتے ہیں، وہ ان پر قانون شکنی کرنے والوں کے طور پر، ایسے آدمیوں کے طور پر جو خدا کی بے عزتی کرتے ہیں، اور دنیا پر فیصلے لاتے ہیں۔

خُدا کبھی مرضی یا ضمیر کو مجبور نہیں کرتا۔ لیکن شیطان کا مستقل وسیلہ -جن پر قابو پانا وہ دوسری صورت میں بہکا نہیں سکتا -ظلم کی مخالفت ہے۔ خوف یا طاقت کے ذریعے وہ شعور پر حکومت کرنے، اور اپنے لیے احترام کو محفوظ بنانے کے لیے کام کرتا ہے۔ اس کو حاصل کرنے کے لیے، وہ مذہبی اور سیکولر دونوں حکام کے ذریعے کام کرتا ہے، جس کی وجہ سے وہ خدا کے قانون کی خلاف ورزی کرتے ہوئے انسانی قوانین کو نافذ کرتے ہیں۔

بائبل سبت کا احترام کرنے والوں کو امن و امان کے دشمن، معاشرے کی اخلاقی پابندیوں کو گرانے، انارکی اور بدعنوانی کا باعث بننے والے، اور زمین پر خدا کے فیصلوں کو دعوت دینے کے طور پر مذمت کی جائے گی۔ ان کی ضمیر فروشی کو ہٹ دھرمی، ضد اور اختیار کی توہین کہا جائے گا۔ ان پر حکومت سے بے وفائی کا الزام لگایا جائے گا۔ جو وزراء خدائی قانون کی ذمہ داری سے انکار کرتے ہیں وہ منبر سے یہ فرض پیش کریں گے کہ وہ خدا کے حکم کے مطابق سول حکام کی اطاعت کریں۔ قانون سازی کے ایوانوں اور عدل کی عدالتوں میں احکام کے رکھوالوں کی بہتان اور مذمت کی جائے گی۔ تمہاری باتوں کو جھوٹا رنگ دیا جائے گا۔ آپ کے مقاصد پر بدترین تشریح کی جائے گی۔

جیسا کہ پروٹسٹنٹ گرجا گھر خدا کے قانون کے دفاع میں صحیفے کے واضح دلائل کو مسترد کرتے ہیں، وہ ان لوگوں کو خاموش کرنا چاہیں گے جن کے ایمان کو وہ بائبل کے ذریعے تبدیل نہیں کر سکتے۔ اگرچہ وہ اس حقیقت سے آنکھیں بند کر لیتے ہیں، لیکن اب وہ ایک ایسا طریقہ اختیار کر رہے ہیں جو انہیں ان لوگوں کو ستانے کی طرف لے جائے گا جو ایمانداری کے ساتھ وہ کام کرنے سے انکار کرتے ہیں جو باقی عیسائی دنیا کر رہی ہے، اور پوپل سبت کے دعووں کو تسلیم کریں۔

چرچ اور ریاست کے معززین اتوار کو عزت دینے کے لیے تمام طبقات کو رشوت دینے، راضی کرنے یا مجبور کرنے کے لیے متحد ہوں گے۔ الٰہی اختیار کی کمی کو جابرانہ احکام سے پورا کیا جائے گا۔ سیاسی بدعنوانی انصاف کی محبت اور سچائی کے احترام کو تباہ کر رہی ہے۔ اور یہاں تک کہ آزاد امریکہ میں بھی، گورنرز اور قانون ساز، عوامی حمایت حاصل کرنے کے لیے، اتوار کے دن کو منانے کے لیے قانون نافذ کرنے کے لیے عوامی مطالبے کو تسلیم کریں گے۔ ضمیر کی آزادی، جس کی اتنی بڑی قربانی کی قیمت چکانی پڑی، اب اس کا احترام نہیں کیا جائے گا۔ قریب آنے والے تنازعہ میں، ہم نبی کے الفاظ کی مثال دیکھیں گے: "اژدہا عورت سے ناراض تھا اور اس کی باقی اولادوں کے ساتھ لڑنے چلا گیا، جو خدا کے حکموں کو مانتے ہیں اور یسوع کی گواہی رکھتے ہیں، اور سمندر کی ریت پر کھڑا تھا" (مکاشفہ 12:17۔

Machine Translated by Google

باب 37

صحیفے—ایک حفاظت

"شریعت اور گواہی کے لیے! اگر وہ اس کلام کے مطابق نہیں بولیں گے تو ان کے لیے صبح نہیں ہوگی۔" (عیسا
۔(8:20خدا کے لوگوں کو مقدس صحیفوں کی طرف ہدایت دی جاتی ہے کیونکہ وہ جھوٹے اساتذہ کے اثر و رسوخ اور تاریک روحوں کی دھوکہ دہی کی طاقت سے حفاظت کرتے ہیں۔ شیطان ہر ممکن حربہ استعمال کرتا ہے تاکہ انسانوں کو کلام پاک کا علم حاصل کرنے سے روکا جائے، کیونکہ خدا کے کلام کی واضح تعلیمات اس کے فریب کو بے نقاب کرتی ہیں۔ خُدا کے ہر کام کے احیاء میں برائی کا شہزادہ اپنے آپ کو زیادہ شدید سرگرمی کے لیے بیدار پاتا ہے۔ اب مسیح اور اُس کے پیروکاروں کے خلاف آخری لڑائی کے لیے اپنی پوری کوشش کریں۔ آخری عظیم دھوکہ دہی کو جلد ہی ہمارے سامنے لانا ہوگا۔ دجال ہماری نظر میں اپنے شاندار کام انجام دے گا۔

جعل سازی سچائی کے اس قدر قریب ہوگی کہ کتاب مقدس کے علاوہ ان دونوں میں فرق کرنا ناممکن ہوگا۔ کتاب مقدس کی گواہی کے ذریعے ہر بیان اور ہر معجزہ کو پرکھنا چاہیے۔

جو لوگ خدا کے تمام احکام پر عمل کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہ مخالفت اور تضحیک کا شکار ہوں
گے۔ وہ صرف خدا میں مزاحمت کر سکتے ہیں. اس امتحان کا سامنا کرنے کے لیے جو ان کے سامنے ہے، انہیں خدا کی مرضی کو سمجھنے کی ضرورت ہے جیسا کہ اس کے کلام میں ظاہر کیا گیا ہے۔ وہ صرف اس کے کردار، حکومت اور مقاصد کے بارے میں صحیح تصور رکھنے اور ان کے مطابق عمل کرنے سے ہی اس کی تعظیم کر سکتے ہیں۔

کوئی بھی نہیں مگر ان لوگوں کے جنہوں نے بائبل کی سچائیوں سے اپنے دماغ کو مضبوط کیا ہے آخری عظیم تنازعہ میں کھڑا نہیں ہو سکے گا۔ ایک سخت امتحان ہر نفس پر آئے گا: کیا میں مردوں کی بجائے خدا کی اطاعت کروں گا؟ فیصلہ کن گھڑی بالکل کونے کے آس پاس ہے۔ کیا ہمارے پاؤں خدا کے غیر متبدل کلام کی چٹان پر لگائے گئے ہیں؟ کیا ہم خُدا کے احکام اور یسوع کے ایمان کے دفاع میں ثابت قدم رہنے کے لیے تیار ہیں؟

اپنی مصلوبیت سے پہلے، نجات دہندہ نے اپنے شاگردوں کو سمجھایا کہ اسے مارا جانا چاہیے، اور قبر
سے دوبارہ جی اٹھنا چاہیے۔ آسمانی فرشتے مسیح کے پیروکاروں کے ذہنوں اور دلوں پر خُداوند کے الفاظ کو کندہ کرنے کے لیے موجود تھے۔ لیکن شاگرد رومی جوئے سے وقتی نجات کے منتظر تھے، اور یہ سوچ برداشت نہیں کر سکتے تھے کہ وہ جس پر ان کی تمام امیدیں مرکوز تھیں ایک بدنام زمانہ موت کا شکار ہو جائیں۔ وہ الفاظ جو انہیں یاد رکھنے کی ضرورت تھی وہ ان کے ذہنوں سے نکل گئے۔ اور، جب آزمائش کا وقت آیا، اس نے انہیں بغیر تیاری کے پکڑ لیا۔ مسیح کی موت نے ان کی امیدوں کو مکمل طور پر تباہ کر دیا، گویا اس نے انہیں پہلے سے خبردار نہیں کیا تھا۔ پیشین گوئیوں میں، مستقبل اس طرح ہمارے سامنے کھلا ہے جیسا کہ مسیح کے الفاظ کے ذریعے شاگردوں پر ظاہر کیا گیا تھا۔ آزمائش کے وقت کے اختتام اور اذیت کے دور کی تیاری کے کام سے جڑے واقعات کو واضح طور پر پیش کیا گیا ہے۔ لیکن ہجوم کوئی زیادہ نہیں ہے۔

ان اہم سچائیوں کی سمجھ ان کے مقابلے میں ہوتی اگر وہ ان پر کبھی ظاہر نہ ہوتیں۔ شیطان ہر اُس تاثر کو چھیننے کے لیے چوکنا رہتا ہے جو اُن کو نجات کے لیے دانشمند بنا دے، اور مصیبت کا وقت اُن کو تیار نہیں پائے گا۔

جب خُدا انسانوں کو انتباہات بھیجتا ہے جو اس قدر اہم ہے کہ ان کی نمائندگی آسمان میں اڑنے والے
مقدس فرشتوں کے ذریعے کی جاتی ہے، تو وہ مطالبہ کرتا ہے کہ استدلال کی طاقتوں سے مالا مال ہر شخص اس پیغام پر دھیان دے۔
حیوان اور اس کی شبیہ کی پرستش کے خلاف سنائے گئے خوفناک فیصلے (مکاشفہ -14:9
،(11ہر ایک کو پیشن گوئیوں کے عملی مطالعہ کی طرف لے جانا چاہئے تاکہ یہ جان سکیں کہ حیوان کا نشان کیا ہے اور انہیں اسے حاصل کرنے سے کیسے بچنا چاہئے۔ تاہم، عوام الناس، سچائی کے لیے اپنے کان بند کر لیتے ہیں، افسانوں کو ترجیح دیتے ہیں۔ پولوس رسول، کو دیکھ کر

Machine Translated by Google

آخری دنوں نے کہا: "وہ وقت آئے گا جب وہ صحیح نظریے سے دوچار نہیں ہوں گے۔" .(II Tim. 4:3)وہ وقت آچکا ہے۔ ہجوم بائبل کی سچائی کی خواہش نہیں کرتے کیونکہ یہ ان کے گنہگار، دنیا سے محبت کرنے والے دلوں کی خواہشات میں مداخلت کرتی ہے۔ اور شیطان انہیں وہ فریب دیتا ہے جن سے وہ محبت کرتے ہیں۔

لیکن خدا کے پاس زمین پر ایسے لوگ ہوں گے جو بائبل کو برقرار رکھیں گے، اور صرف بائبل کو، تمام عقائد کے معیار اور تمام اصلاحات کی بنیاد کے طور پر۔ اہل علم کی آراء، سائنس کی کٹوتیاں، کلیسیائی کونسلوں کے عقائد یا فیصلے، جتنے متعدد اور غیر متنازعہ ہیں جتنے چرچ اکثریت کی آواز کی نمائندگی کرتے ہیں -ان میں سے کوئی بھی چیز اور ان سب کو کسی کے حق یا خلاف ثبوت کے طور پر نہیں دیکھا جانا چاہیے۔ مذہبی عقیدے کا نقطہ. کسی بھی نظریے یا اصول کو قبول کرنے سے پہلے، ہمیں ایک واضح مطالبہ کرنا چاہیے "خداوند یوں فرماتا ہے۔"

شیطان خدا کی بجائے انسان کی طرف متوجہ ہونے کی مسلسل کوشش کر رہا ہے۔ وہ لوگوں کو بشپس، پادریوں، اور مذہبیات کے اساتذہ کو اپنے گائیڈ کے طور پر دیکھنے کی طرف راغب کرتا ہے، بجائے اس کے کہ وہ صحیفے کو خود یہ جان سکیں کہ ان کا فرض کیا ہے۔ پھر ان لیڈروں کے ذہنوں پر قابو پا کر وہ اپنی مرضی کے مطابق ہجوم کو متاثر کر سکتا ہے۔

جب مسیح زندگی کی باتیں کہنے آیا تو عام لوگ خوشی سے اُس کی باتیں سنتے تھے۔ اور بہت سے، یہاں تک کہ کاہنوں اور شہزادوں میں سے، اُس پر ایمان لائے۔ لیکن قوم کے سردار کاہن اور مرد اس کی تعلیمات کی مذمت اور تردید کرنے کے لیے پرعزم تھے۔ اگرچہ اُنہوں نے اُس پر الزامات لگانے کی اپنی تمام کوششوں کو بے سود دیکھا۔ اگرچہ وہ مدد نہیں کر سکتے تھے لیکن اس کے کلام کو دیکھ کر خدائی طاقت اور حکمت کے اثر کو محسوس کرتے تھے، لیکن اس کے باوجود انہوں نے تعصب میں پناہ لی۔

انہوں نے اس کے مسیحی کردار کے واضح ثبوت کو مسترد کر دیا، اس ڈر سے کہ وہ اس کے شاگرد بننے پر مجبور ہو جائیں گے۔ یسوع کے یہ مخالف وہ لوگ تھے جن کی تعظیم کے لیے لوگوں کو بچپن سے ہی سکھایا گیا تھا، جن کے اختیار کے سامنے وہ جھکنے کے عادی ہو چکے تھے۔ اُنہوں نے پوچھا: "یہ کیونکر ہے کہ ہمارے پیشوا اور دانشمند فقیہ عیسیٰ کو نہیں مانتے؟ کیا یہ نیک لوگ اُسے قبول نہیں کرتے اگر وہ مسیح ہوتے؟" یہ ایسے اساتذہ کا اثر تھا جس کی وجہ سے یہودی قوم نے اپنے نجات دہندہ کو مسترد کر دیا۔

وہ جذبہ جو ان پادریوں اور لیڈروں میں کام کرتا تھا اب بھی بہت سے لوگوں میں ظاہر ہوتا ہے جو تقویٰ کا اعلیٰ پیشہ بناتے ہیں۔ وہ اس وقت کے لیے خاص سچائیوں کے بارے میں کلام پاک کی گواہی کو جانچنے سے انکار کرتے ہیں۔ وہ اپنی تعداد، دولت اور مقبولیت کی طرف اشارہ کرتے ہیں، اور حق کے حامیوں کو کم تعداد میں، غریب اور غیر مقبول، ایک ایسا عقیدہ رکھتے ہیں جو انہیں دنیا سے الگ کرتا ہے۔

مسیح نے پیشین گوئی کی تھی کہ کاتبوں اور فریسیوں کی طرف سے اختیار کے ساتھ غیر مناسب تعمیل یہودیوں کے منتشر ہونے کے ساتھ ختم نہیں ہوگی۔ پیشن گوئی کے ساتھ، اس نے ضمیر پر حکومت کرنے کے لیے انسانی اختیار کو سربلند کرنے کے کام کی پیشین گوئی کی، جو ہر دور میں چرچ کے لیے ایک خوفناک لعنت رہی ہے۔ اور کاتبوں اور فریسیوں کے بارے میں اس کی خوفناک مذمت کے ساتھ ساتھ لوگوں کو ان اندھی راہنماؤں کی پیروی نہ کرنے کی تنبیہ، آنے والی نسلوں کے لیے نصیحت کے طور پر درج کی گئی۔

رومن چرچ پادریوں کے لیے صحیفوں کی تشریح کا حق محفوظ رکھتا ہے۔ اس الزام کے تحت کہ صرف کلیسائی ہی خدا کے کلام کی وضاحت کرنے کے اہل ہیں، بائبل کو عام لوگوں سے چھین لیا گیا ہے۔ اگرچہ اصلاح نے صحیفوں کو سب کے لیے قابل رسائی بنا دیا، پھر بھی وہی اصول جو روم نے برقرار رکھا تھا پروٹسٹنٹ گرجا گھروں میں بھیڑ کو اپنے لیے بائبل کی جانچ کرنے سے روکتا ہے۔ ان کو کلیسیا کی تشریح کے مطابق ان کی تعلیمات کو قبول کرنا سکھایا جاتا ہے ۔ اور ہزاروں ایسے ہیں جو کچھ بھی حاصل کرنے کی ہمت نہیں کرتے، حالانکہ صحیفوں میں واضح طور پر نازل کیا گیا ہے، جو ان کے عقیدے یا ان کے چرچ کی قائم کردہ تعلیم کے خلاف ہے۔

Machine Translated by Google

اگرچہ بائبل جھوٹے اساتذہ کے خلاف تنبیہات سے بھری ہوئی پائی جاتی ہے، لیکن بہت سے لوگ اپنی جانوں کی حفاظت پادریوں کو سونپنے کے لیے تیار ہیں۔ آج ایسے ہزاروں لوگ ہیں جو مذہب کا دعویٰ کرتے ہیں، جو اپنے عقیدے کے لیے اس کے علاوہ کوئی اور وجہ نہیں دے سکتے جس کے بارے میں انھیں ان کے مذہبی رہنماؤں نے ہدایات دی ہیں۔ وہ نجات دہندہ کی تعلیمات کو دیکھے بغیر ہی گزر جاتے ہیں اور وزیروں کی باتوں پر مکمل اعتماد کرتے ہیں۔ لیکن کیا وزراء معصوم ہیں؟ جب تک ہم خدا کے کلام سے یہ نہ جان لیں کہ وہ روشنی کے علمبردار ہیں تو ہم اپنی روحوں کو ان کی سمت کیسے سونپ سکتے ہیں؟ اخلاقی جرأت کا فقدان دنیا کے اچھے بھٹکے ہوئے راستے سے بھٹکنے کے لیے بہت سے لوگوں کو اہل علم کے نقش قدم پر چلنے کا باعث بنتا ہے۔ اور خود تحقیق کرنے سے ہچکچاتے ہوئے وہ نا امیدی کے ساتھ گمراہی کی زنجیروں میں جکڑے جا رہے ہیں۔ وہ دیکھتے ہیں کہ اس وقت کی سچائی بائبل میں واضح طور پر آشکار ہوئی ہے اور وہ روح القدس کی طاقت کو محسوس کرتے ہیں جو اس کے اعلان کو دیکھ رہے ہیں، پھر بھی وہ پادریوں کی مخالفت کو انہیں روشنی سے ہٹانے کی اجازت دیتے ہیں۔ اگرچہ عقل اور ضمیر قائل ہیں، لیکن یہ فریب خوردہ روحیں وزیر سے مختلف سوچنے کی ہمت نہیں رکھتیں۔ اور اس کا انفرادی ادراک، اس کے ابدی مفادات دوسروں کے کفر، غرور اور تعصب پر قربان ہو جاتے ہیں۔

بہت سے ایسے ذرائع ہیں جن کے ذریعے شیطان انسانی اثر و رسوخ کے ذریعے اپنے قیدیوں کو پھنسانے کے لیے کام کرتا ہے۔ وہ بھیڑ کو اپنی طرف متوجہ کرتا ہے، انہیں ان لوگوں کے ساتھ پیار کے ریشمی بندھنوں سے باندھتا ہے جو مسیح کی صلیب کے دشمن ہیں۔ آپ کا تعلق جو بھی ہو -پدرانہ، رشتہ دار، ازدواجی یا سماجی -اثر ایک ہی ہے؛ حق کے مخالف اپنے ضمیر پر قابو پانے کے لیے اپنی طاقت کا استعمال کرتے ہیں، اور ان کے زیر اثر روحوں میں اتنی ہمت یا آزادی نہیں ہوتی کہ وہ اپنے فرض کے عقائد کو مان سکیں۔

سچائی اور خدا کا جلال لازم و ملزوم ہیں۔ ہماری انگلیوں پر بائبل کے ساتھ، غلط رائے رکھ کر خدا کی عزت کرنا ہمارے لیے ناممکن ہے۔ بہت سے لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ کوئی شخص کیا مانتا ہے اگر صرف ان کی زندگی صادق ہو۔ لیکن زندگی ایمان سے بنتی ہے۔ اگر روشنی اور سچائی ہماری دسترس میں ہے اور ہم ان کو سننے اور دیکھنے کی سعادت سے لطف اندوز ہونے میں کوتاہی کرتے ہیں تو ہم نے عملی طور پر ان کو رد کر دیا ہے اور روشنی کی بجائے اندھیرے کا انتخاب کیا ہے۔

”ایک راستہ ایسا ہے جو انسان کو صحیح معلوم ہوتا ہے لیکن اس کا انجام موت کا راستہ ہے۔“ (vorP. ۔(16:25
جہالت غلطی یا گناہ کا کوئی عذر نہیں ہے جب خدا کی مرضی کو جاننے کا ہر موقع ہو۔ ایک آدمی سفر کر رہا ہے اور اس جگہ پہنچتا ہے جہاں کئی سڑکیں ہیں، اور ایک نشان یہ بتاتا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کہاں جاتا ہے۔ اگر وہ اشارے پر دیے گئے اشارے کو مدنظر نہیں رکھتا اور جو راستہ اسے درست معلوم ہوتا ہے اختیار کرتا ہے، تو وہ بہت مخلص ہو سکتا ہے، لیکن تمام امکان میں وہ اپنے آپ کو غلط راستے پر پائے گا۔

خُدا نے ہمیں اپنا کلام دیا تاکہ ہم اُس کی تعلیمات سے واقف ہو سکیں اور جان سکیں کہ وہ ہم سے کیا چاہتا ہے۔

جب وکیل یسوع کے پاس یہ سوال لے کر آیا: "میں ابدی زندگی کا وارث ہونے کے لیے کیا کروں؟"، نجات دہندہ نے اسے صحیفوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: "شریعت میں کیا لکھا ہے؟ آپ اسے کیسے پڑھتے ہیں؟" جہالت جوانوں یا بوڑھوں کو معاف نہیں کرے گی، اور نہ ہی یہ خدا کے قانون کی خلاف ورزی کی وجہ سے ان کو سزا سے آزاد کرے گی، کیونکہ ہر ایک کے ہاتھ میں اس قانون، اس کے اصولوں اور دعووں کی وفاداری پیش کش ہے۔ اچھے ارادوں کا ہونا کافی نہیں ہے۔ جو آدمی صحیح سمجھے، یا وزیر جو کہتا ہے اسے سچ سمجھنا کافی نہیں۔ اُن کی جانوں کی نجات داؤ پر لگی ہوئی ہے، اور اُنہیں اپنے لیے صحیفوں کو تلاش کرنا چاہیے۔ اگرچہ آپ کے یقین مضبوط ہوسکتے ہیں؛ اگرچہ وہ اس بات پر بھروسہ کر سکتے ہیں جس کے بارے میں وزیر جانتا ہے کہ وہ سچ ہے، لیکن یہ ان کی بنیاد نہیں ہونی چاہیے۔ ان کے پاس ایک نقشہ ہے جس میں جنت کی تمام سمتیں دکھائی دیتی ہیں، اور انہیں کسی چیز کے بارے میں قیاس نہیں کرنا چاہیے۔

Machine Translated by Google

ہر عقلی ہستی کا اولین اور اعلیٰ فریضہ یہ ہے کہ وہ صحیفوں سے سیکھے کہ سچائی کیا ہے، اور پھر روشنی میں چلنا، دوسروں کو ان کی مثال پر چلنے کی ترغیب دینا ہے۔ ہمیں دن بہ دن پوری تندہی سے بائبل کا مطالعہ کرنا چاہیے، ہر سوچ کو تولنا اور آیت کا آیت سے موازنہ کرنا چاہیے۔ الٰہی مدد کے ساتھ، ہمیں اپنے لیے اپنی رائے قائم کرنی چاہیے، جیسا کہ ہمیں خُدا کے سامنے اپنے لیے جواب دینا چاہیے۔

بائبل میں جو سچائیاں سب سے زیادہ واضح طور پر ظاہر کی گئی ہیں ان کو ایسے علما نے شک اور تاریکی میں ڈھانپ دیا ہے جو بڑی حکمت کے دکھاوے کے ساتھ یہ سکھاتے ہیں کہ صحیفوں کا ایک صوفیانہ، خفیہ معنی ہے، ایک روحانی معنی جو استعمال شدہ زبان میں ظاہر نہیں ہوتا۔ یہ لوگ جھوٹے استاد ہیں۔ یہ ایک ایسے طبقے کے لیے تھا کہ یسوع نے اعلان کیا: "تم اس لیے غلطی کرتے ہو کہ تم صحیفوں یا خدا کی قدرت کو نہیں جانتے۔" (مرقس 12:24مقدس ۔) صحیفوں کی زبان کو اس کے واضح معنی کے مطابق سمجھایا جانا چاہیے، جب تک کہ کوئی علامت یا اعداد و شمار استعمال نہ کیے جائیں۔ مسیح نے وعدہ کیا: "اگر کوئی اُس کی مرضی پر عمل کرنا چاہے تو وہ اُسی نظریے سے جان لے گا کہ آیا یہ خُدا کی طرف سے ہے۔" (یوحنا 7:17اگر مرد بائبل کو ویسا ہی لیں جیسے یہ ہے؛ اگر ان کے ذہنوں کو گمراہ کرنے اور الجھن میں ڈالنے کے لیے کوئی جھوٹے استاد نہ ہوتے تو ایک ایسا کام انجام پاتا جو فرشتوں کو خوش کرتا، اور یہ ہزاروں لاکھوں لوگوں کو مسیح کے حصار میں لے آتا جو اب گمراہی میں بھٹک رہے ہیں۔ ۔)

ہمیں صحیفوں کے مطالعہ کے لیے ذہن کی تمام صلاحیتوں کا اطلاق کرنا چاہیے، اور جہاں تک انسانوں کے لیے ممکن ہو، خدا کی گہری چیزوں کو سمجھنے کے لیے سمجھ بوجھ کو استعمال کرنا چاہیے۔ تاہم، ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیے کہ ایک بچے کی نرمی اور تابعداری سیکھنے کی حقیقی روح کو نمایاں کرتی ہے۔ صحیفوں میں پیش آنے والی مشکلات کو فلسفیانہ مسائل تک پہنچنے کے لیے استعمال کیے گئے طریقوں سے کبھی بھی دور نہیں کیا جا سکتا۔ ہمیں بائبل کے مطالعہ میں خود اعتمادی کے ساتھ مشغول نہیں ہونا چاہئے جس کے ساتھ بہت سے لوگ سائنس کے دائروں میں داخل ہوتے ہیں، بلکہ خدا پر تقویٰ کے ساتھ انحصار اور اس کی مرضی کو جاننے کی مخلص خواہش کے ساتھ۔ ہم عظیم میں ہوں کے بارے میں علم حاصل کرنے کے لیے ایک عاجزی اور سکھانے والے جذبے کے ساتھ آنا چاہیے۔ بصورت دیگر، شیطانی فرشتے ہمارے دماغوں کو اندھا کر دیں گے اور ہمارے دلوں کو سخت کر دیں گے تاکہ ہم سچائی سے متاثر نہ ہوں۔

صحیفے کے بہت سے حصے جنہیں علماء کہتے ہیں کہ ایک معمہ ہے، یا جنہیں غیر اہم قرار دیا گیا ہے، وہ اس شخص کے لیے تسلی اور ہدایات سے بھرا ہوا ہے جسے مسیح کے مکتب میں پڑھایا گیا ہے۔ بہت سے ماہرینِ الٰہیات کے پاس خدا کے کلام کی واضح سمجھ نہ ہونے کی ایک وجہ یہ ہے کہ وہ ان سچائیوں پر آنکھیں بند کر لیتے ہیں جن پر وہ عمل نہیں کرنا چاہتے۔ بائبل کی سچائی کو سمجھنے کا انحصار تحقیق پر لاگو ہونے والی دانشورانہ طاقت پر نہیں ہے، بلکہ مقصد کی واحدیت، انصاف کی شدید خواہش پر ہے۔

بائبل کا مطالعہ بغیر دعا کے کبھی نہیں کرنا چاہیے۔ صرف روح القدس ہی ہمیں ان چیزوں کی اہمیت کا احساس دلا سکتا ہے جو سمجھنے میں آسان ہیں یا ہمیں ان سچائیوں کو مسخ کرنے سے روک سکتی ہیں جنہیں سمجھنا مشکل ہے۔ یہ آسمانی فرشتوں کا کام ہے کہ وہ دل کو خدا کے کلام کو سمجھنے کے لیے اس طرح تیار کریں کہ ہم اس کی خوبصورتی سے مسحور ہوں، اس کی تنبیہات سے نصیحت حاصل کریں یا اس کے وعدوں سے حوصلہ افزائی اور تقویت حاصل کریں۔ ہمیں اپنی زبور نویس کی درخواست کو خود بنانا چاہئے: "میری آنکھیں کھول تاکہ میں تیری شریعت کے عجائبات دیکھوں۔" (زبور 119:18آزمائشیں اکثر ناقابلِ مزاحمت معلوم ہوتی ہیں کیونکہ، دُعا اور بائبل کے مطالعہ کو نظرانداز کرنے سے، آزمائش میں آنے والے آسانی سے خدا کے وعدوں کو یاد نہیں کر سکتے اور کتاب کے ہتھیاروں سے شیطان کا سامنا نہیں کر سکتے۔ لیکن فرشتے ان لوگوں کو گھیرے ہوئے ہیں جو الٰہی چیزیں سکھانے کے لیے تیار ہیں۔ اور سخت ضرورت کے وقت وہ آپ کی یاد میں وہی سچائیاں لائیں گے جن کی آپ کو ضرورت ہے۔ اس طرح، "جب دشمن پانی کے سیلاب کی طرح آتا ہے، رب کا روح اس کے خلاف اپنا معیار قائم کرے گا" (یسعیٰ 59:19۔)

Machine Translated by Google

یسوع نے اپنے شاگردوں سے وعدہ کیا: "مددگار، روح القدس، جسے باپ میرے نام سے بھیجے گا، وہ
تمہیں سب کچھ سکھائے گا، اور تمہیں وہ سب کچھ یاد دلائے گا جو میں نے تم سے کہا ہے" (یوحنا ۔(14:26لیکن مسیح کی
تعلیمات کو پہلے سے یادداشت کے پابند ہونا چاہیے، تاکہ خُدا کی روح اُنہیں خطرے کے وقت ہماری یاد کے لیے بلائے۔ ڈیوڈ نے
کہا، "میں نے تیرا کلام اپنے دل میں چھپا رکھا ہے، تاکہ میں تیرے خلاف گناہ نہ کروں" (زبور ۔(119:11

ان تمام لوگوں کو جو اپنے ابدی مفادات کی قدر کرتے ہیں انہیں شکوک و شبہات کے حملوں سے چوکنا
رہنا چاہیے۔ سچائی کی بنیادوں پر ہی حملہ کیا جائے گا۔ طنز و مزاح، جدید کفر کی گھٹیا اور وبائی تعلیمات کی پہنچ سے باہر
رہنا ناممکن ہے۔ شیطان اپنے فتنوں کو تمام طبقوں کے لیے ڈھال لیتا ہے۔ وہ ناخواندہوں پر طنز یا حقارت سے حملہ کرتا ہے،
جب کہ وہ سائنسی اعتراضات اور فلسفیانہ استدلال کے ساتھ تعلیم یافتہ لوگوں سے ملتا ہے، جس کا حساب کتاب پر عدم
اعتماد یا ان کی توہین کو ہوا دیتا ہے۔ یہاں تک کہ کم تجربہ رکھنے والے نوجوان بھی عیسائیت کے بنیادی اصولوں کے بارے
میں شکوک و شبہات کو دور کرتے ہیں۔ اور یہ جوانی کی بے وفائی، جیسا کہ سطحی ہے، اپنا اثر رکھتی ہے۔ اس طرح بہت
سے لوگوں کو اپنے باپ دادا کے عقیدے کا مذاق اڑانے، اور فضل کی روح کو حقیر سمجھنے پر مجبور کیا جاتا ہے (عبرانیوں
۔(10:29بہت سی زندگیاں جنہوں نے خدا کے لیے اعزاز اور دنیا کے لیے ایک نعمت ہونے کا وعدہ کیا تھا، کفر کی نفرت انگیز
سانسوں سے جھلس چکی ہے۔ وہ تمام لوگ جو انسانی عقل کے متکبرانہ فیصلوں پر بھروسہ کرتے ہیں اور الٰہی اسرار کی
وضاحت کرنے اور الٰہی حکمت کی مدد کے بغیر سچائی تک پہنچنے کا تصور کرتے ہیں، شیطان کے بندھن میں پھنسے ہوئے
ہیں۔

ہم اس دنیا کی تاریخ کے سب سے پختہ دور میں جی رہے ہیں۔ زمین کی بے تحاشا کثیر تعداد کی قسمت
کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ ہماری اپنی مستقبل کی فلاح و بہبود، اور دیگر روحوں کی نجات کا انحصار اس راستے پر ہے جس پر
ہم اب چل رہے ہیں۔ ہمیں سچائی کی روح سے رہنمائی حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ مسیح کے ہر پیروکار کو جانفشانی سے
پوچھنا چاہیے، "خداوند، آپ مجھ سے کیا کریں گے؟" ہمیں اپنے آپ کو رب کے سامنے عاجزی کرنے کی ضرورت ہے، روزے اور
دعا کے ساتھ، اور اس کے کلام پر خاص طور پر فیصلے کے مناظر پر بہت غور کرنا چاہیے۔ ہمیں اب خدا کی چیزوں میں ایک
گہرا اور زندہ تجربہ تلاش کرنا چاہیے۔ ہمارے پاس ضائع کرنے کے لیے ایک منٹ بھی نہیں ہے۔ ہمارے ارد گرد اہم واقعات رونما
ہو رہے ہیں۔ ہم شیطان کے جادوئی علاقے میں ہیں۔ اے خدا کے بندو، مت سو۔ دشمن ہمارے بہت قریب چھپا ہوا ہے، کسی
بھی لمحے تیار ہے، اگر آپ پر سکون اور غنودگی کا شکار ہو جائیں تو آپ پر چھلانگ لگانے اور آپ کو اپنا شکار بنانے کے لیے
تیار ہیں۔

بہت سے لوگ خدا کے سامنے اپنی حقیقی حیثیت کے بارے میں غلط فہمی کا شکار ہیں۔
وہ اپنے آپ کو ان برے کاموں پر مبارکباد دیتے ہیں جو وہ نہیں کرتے ہیں اور ان اچھے اور اچھے کاموں کی فہرست بنانا بھول
جاتے ہیں جو خدا ان سے چاہتا ہے، لیکن جن کو انجام دینے میں وہ کوتاہی کرتے ہیں۔ یہ کافی نہیں کہ وہ خدا کے باغ کے درخت
ہیں۔ انہیں پھل پیدا کرکے اس کی امیدوں پر پورا اترنا چاہیے۔ وہ ان کو تمام اچھے کام کرنے میں ناکامی کا ذمہ دار ٹھہراتا ہے
جو وہ اپنے مضبوط فضل کے ذریعے کر سکتے تھے۔ آسمانی کتابوں میں وہ زمین پر پریشانیوں کے طور پر درج ہیں۔ تاہم، اس
طبقے کا معاملہ بھی بالکل ناامید نہیں ہے۔ صبر کرنے والی محبت کا دل اب بھی ان لوگوں سے التجا کرتا ہے جنہوں نے خدا
کی رحمت کو حقیر جانا اور اس کے فضل کو غلط استعمال کیا۔ "چنانچہ وہ کہتا ہے، جاگ جا، جو سوتے ہیں، اور مُردوں میں
سے جی اُٹھیں گے، اور مسیح تجھے روشن کرے گا۔ اس لیے ہوشیار رہو کہ تم کیسے چلتے ہو... وقت کو چھڑاتے ہو؛ کیونکہ دن
برے ہیں۔"

(افسیوں ۔(16-5:14
جب آزمائش کا وقت آئے گا تو وہ لوگ ظاہر ہوں گے جنہوں نے خدا کے کلام کو اپنی زندگی کا اصول بنایا
ہے۔ گرمیوں میں، آپ کو سدا بہار اور دوسرے درختوں میں کوئی فرق محسوس نہیں ہوتا۔ لیکن جب سردیوں کے جھونکے
آتے ہیں، تو سدا بہار کوئی تبدیلی نہیں رہتی، جبکہ دوسرے درخت کھو جاتے ہیں اور اپنے پودوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔
اس طرح جھوٹے دل کا دعویٰ کرنے والا مسیحی اب سچے مسیحی سے ممتاز نہیں ہو سکتا۔ لیکن وقت آئے گا، اور یہ ہمارے
سامنے ہے، جب

Machine Translated by Google

فرق واضح ہو جائے گا. مخالفت اٹھتی ہے، جنون اور عدم برداشت دوبارہ سر اٹھاتا ہے، ظلم و ستم پھر سے سر اٹھاتا ہے، اور بے ایمان اور منافق ڈگمگاتے اور اپنے ایمان سے دست بردار ہوجاتے ہیں۔ لیکن سچا مسیحی چٹان کی طرح مضبوط کھڑا رہے گا، اس کا ایمان مضبوط ہو گا اور اس کی امید خوشحالی کے دنوں سے زیادہ روشن ہو گی۔

زبور نویس کہتا ہے: "میں تیری شہادتوں پر غور کرتا ہوں۔" "تیرے حکموں سے میں سمجھ آیا ہوں، اس لیے مجھے ہر جھوٹی راہ سے نفرت ہے۔" (پی ایس 119:99اور ۔(104

"مبارک ہے وہ آدمی جس کو حکمت ملتی ہے۔" "یہ پانی کے کنارے لگائے گئے درخت کی طرح ہو گا، جو اپنی جڑیں ندی کی طرف پھیلاتا ہے، اور جب گرمی آتی ہے تو ڈرتا نہیں، لیکن اس کے پتے سبز رہتے ہیں؛ اور خشک سال میں وہ محنت نہیں کرتا، نہ پھل دینا بند کرتا ہے۔ ۔(Prov. 3:13؛ Jer. 17:8) "

Machine Translated by Google

باب 38

آخری وارننگ

”میں نے ایک اور فرشتہ کو آسمان سے اُترتے ہوئے دیکھا جو بڑی طاقت رکھتا تھا اور زمین اُس کے جلال سے روشن ہو گئی تھی اور اُس نے بڑی آواز سے پکار کر کہا، عظیم بابل گر گیا، گر گیا اور اُس کا مسکن بن گیا۔ بدروحیں، اور تمام ناپاک روحوں کا ساتھ، اور ہر ناپاک اور نفرت انگیز پرندے کا ساتھ۔" "اور میں نے آسمان سے ایک اور آواز سنی، جس میں کہا گیا، اے میرے لوگو، اُس میں سے نکل آؤ، تاکہ تم اُس کے گناہوں کے شریک نہ بنو، اور تم اُس کی آفتوں سے متاثر نہ ہو۔" 2 Apoc. 18:1،)اور ۔(4

یہ حوالہ ایک ایسے وقت کی طرف اشارہ کرتا ہے جب بابل کے زوال کا اعلان، جیسا کہ مکاشفہ 14کے دوسرے فرشتے نے اعلان کیا تھا، ان بدعنوانیوں کے اضافی ذکر کے ساتھ دہرایا جانا چاہیے جو اس پیغام کے بعد سے بابل کی تشکیل کرنے والی مختلف تنظیموں میں پھیلی ہیں۔ پہلی بار 1844کے موسم گرما میں دیا گیا۔ یہاں مذہبی دنیا کی خوفناک حالت بیان کی گئی ہے۔ حق کے ہر رد کے ساتھ، لوگوں کے ذہنوں پر مزید بادل چھائے جائیں گے اور ان کے دلوں میں مزید نفرت پیدا ہو جائے گی، یہاں تک کہ لوگ دلیرانہ کفر میں مبتلا ہو جائیں گے۔ الٰہی دھمکیوں کی مخالفت میں، وہ decalogueکے اصولوں میں سے ایک کو روندتے رہیں گے، یہاں تک کہ وہ ان لوگوں کو اذیتیں پہنچاتے رہیں گے جو اسے مقدس سمجھتے ہیں۔ مسیح کو اُس کے کلام اور لوگوں پر ڈالے جانے والے حقارت کے ساتھ حقیر سمجھا جاتا ہے۔ جب روحانیت کی تعلیمات کو کلیساؤں کے ذریعے قبول کیا جائے گا تو جسمانی قلب پر عائد پابندی ختم ہو جائے گی اور مذہبی پیشے انتہائی مکروہ بدکاری کو چھپانے کے لیے ایک چادر بن جائے گا۔ روحانی مظاہر پر یقین دھوکہ دینے والی روحوں اور شیاطین کے عقائد کا دروازہ کھولتا ہے، اور اس طرح گرجا گھروں میں شیطان فرشتوں کا اثر محسوس کیا جائے گا۔

بابل کے بارے میں، پیشن گوئی کے مقرر کردہ وقت پر، یہ اعلان کیا گیا ہے: "اس کے گناہ آسمان پر جمع ہو گئے ہیں، اور خدا نے اس کی بدکرداری کو یاد کر لیا ہے۔" .Apoc)
۔(18:5اس نے اپنے جرم کا پیمانہ بھر لیا ہے اور تباہی اس پر آنے والی ہے۔ لیکن خدا اب بھی بابل میں ایک قوم ہے; اور، اس کے فیصلوں کے آنے سے پہلے، ان وفاداروں کو اس میں سے بلایا جانا چاہیے، تاکہ اس کے گناہوں میں شریک نہ ہوں اور اس کی آفتوں میں مبتلا نہ ہوں۔ یہی وجہ ہے کہ تحریک کی علامت آسمان سے نازل ہونے والا فرشتہ ہے، جو زمین کو اپنی شان سے منور کرتا ہے، اور بلند آواز سے پکارتا ہے، بابل کے گناہوں کا اعلان کرتا ہے۔ اس کے پیغام کے سلسلے میں یہ پکار سنائی دیتی ہے: "میرے لوگو، اس سے باہر آؤ۔" یہ انتباہات، تیسرے فرشتے کے پیغام میں شامل ہو کر، زمین کے باشندوں کو دی جانے والی آخری وارننگ ہیں۔

اس کا نتیجہ جو دنیا آخرکار حاصل کرے گی وہ خوفناک ہے۔ زمین کی طاقتیں، خدا کے احکام کے خلاف جنگ کرنے کے لیے متحد ہو کر، یہ حکم دیں گی کہ "چھوٹے اور بڑے، امیر اور غریب، آزاد اور بندے" ،(Rev. 13:16)کلیسیا کے رسم و رواج کے مطابق ہوں۔ جھوٹے ہفتہ کا مشاہدہ. تمام لوگ جو تعمیل کرنے سے انکار کرتے ہیں انہیں سول قانون کے قواعد کے تحت سزا دی جائے گی اور آخر کار، موت کے قابل قرار دیا جائے گا۔ دوسری طرف، خُدا کا قانون، خالق کے آرام کے دن کو مسلط کرتا ہے، اطاعت کا مطالبہ کرتا ہے اور، خُدا کے راست غضب کے ساتھ، اُن تمام لوگوں کو دھمکی دیتا ہے جو اُس کے احکام کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔

اس معاملے کے ساتھ جو اس طرح واضح طور پر بیان کیا گیا ہے، جو کوئی انسانی حکم کی تعمیل کرنے کے لیے خدا کے قانون کی خلاف ورزی کرے گا اسے حیوان کا نشان ملے گا۔ وہ اس طاقت کی وفاداری کے نشان کو قبول کرتا ہے جسے وہ خدا کے بجائے اطاعت کرنے کا انتخاب کرتا ہے۔ آسمان کی طرف سے انتباہ یہ ہے: "اگر کوئی حیوان اور اس کی شکل کی پرستش کرتا ہے، اور اس کے ماتھے یا ہاتھ پر اس کا نشان لگاتا ہے، تو وہ بھی خدا کے غضب کی شراب پیے گا، جو پیالے میں بغیر ملاوٹ کے بہائی جاتی ہے۔ اس کے غضب کا" Apoc. 14:9)اور ۔(10

Machine Translated by Google

لیکن کوئی بھی شخص اس وقت تک خدا کے غضب کا شکار نہیں ہو گا جب تک کہ اس کے دماغ اور ضمیر کے سامنے سچائی پیش نہ ہو اور اس کی طرف سے رد نہ کر دیا جائے۔ بہت سے ایسے ہیں جنہیں اس وقت کے لیے خاص سچائیاں سننے کا موقع نہیں ملا۔ چوتھے حکم کی ذمہ داری ان کے سامنے اس کی حقیقی روشنی میں کبھی پیش نہیں کی گئی۔ وہ جو ہر دل کو پڑھتا ہے اور ہر مقصد کو تولتا ہے وہ اس تنازعہ کے نتیجہ کے بارے میں کسی کو بھی فریب میں نہیں آنے دے گا جو سچائی کا علم چاہتا ہے۔ فرمان عوام پر آنکھیں بند کرکے مسلط نہیں کیا جائے گا۔ ہر شخص کو اتنی روشنی ملے گی کہ وہ سمجھداری سے فیصلہ کر سکے۔

ہفتہ وفاداری کا عظیم امتحان ہوگا، کیونکہ یہ سچائی کا خاص طور پر متنازعہ نقطہ ہے۔ جب انسانوں پر آخری امتحان آئے گا، تب خدا کی خدمت کرنے والوں اور اس کی خدمت نہ کرنے والوں کے درمیان فرق کی لکیر کھینچ دی جائے گی۔ جبکہ جھوٹے سبت کی تعمیل، ریاست کے قانون کے مطابق اور چوتھے حکم کی مخالفت میں، اس طاقت سے بیعت کا اقرار ہے جو خدا کی مخالفت کرتی ہے، حقیقی سبت کی پابندی، الٰہی قانون کی اطاعت میں، خالق سے وفاداری کا ثبوت ہے۔ جہاں ایک طبقہ زمینی طاقتوں کی تابعداری کی نشانی کو قبول کر کے حیوان کا نشان حاصل کرتا ہے تو دوسرا طبقہ الٰہی اختیار کی اطاعت کے نشان کو ترجیح دیتے ہوئے خدا کی مہر حاصل کرتا ہے۔

اب تک، جنہوں نے تیسرے فرشتے کے پیغام کی سچائیاں پیش کی ہیں، اکثر محض خطرے کی گھنٹی بجانے والے کے طور پر دیکھے گئے ہیں۔ اس کی یہ پیشین گوئیاں کہ ریاستہائے متحدہ میں مذہبی عدم برداشت کنٹرول حاصل کر لے گی، کہ چرچ اور ریاست خدا کے احکام پر عمل کرنے والوں کو ستانے کے لیے متحد ہو جائیں گے، کو بے بنیاد اور مضحکہ خیز قرار دے کر مسترد کر دیا گیا۔ یہ اعتماد کے ساتھ اعلان کیا گیا تھا کہ یہ قوم اس کے سوا کچھ نہیں بن سکتی جو یہ ہمیشہ سے رہی ہے: مذہبی آزادی کی محافظ۔ لیکن، چونکہ اتوار کو لازمی طور پر منانے کا مسئلہ بڑے پیمانے پر مشتعل ہے، اس واقعہ کی، جس میں طویل عرصے سے شک اور کفر تھا، اس کی تصدیق ہو گئی، گویا دروازے پر۔ اور تیسرا پیغام ایسا اثر پیدا کرے گا جس کا نتیجہ پہلے نہیں ہو سکتا تھا۔

ہر نسل میں، خدا نے اپنے بندوں کو گناہ کی سرزنش کرنے کے لیے بھیجا ہے، دنیا اور کلیسیا دونوں میں۔ لیکن لوگ چاہتے ہیں کہ ان سے ہموار باتیں کہی جائیں، اور سچائی، خالص اور سادہ، قبول نہیں کی جاتی۔ بہت سے مصلحین، جب اپنا کام شروع کرتے تھے، کلیسیا اور قوم کے گناہوں پر حملہ کرنے میں بہت احتیاط برتنے کا عزم کرتے تھے۔

اُنہوں نے اُمید کی کہ خالص مسیحی زندگی کی مثال سے، لوگوں کو بائبل کے عقائد کی طرف واپس لے جانا۔ لیکن خُدا کا روح اُن پر آیا، جیسا کہ وہ ایلیاہ پر آیا تھا، اُسے ایک بے دین بادشاہ اور مرتد لوگوں کے گناہوں کی سرزنش کرنے کی تاکید کرتا تھا۔ وہ مقدس صحیفوں کے واضح تاثرات کی تبلیغ سے گریز نہیں کر سکتے تھے —وہ عقائد جنہیں وہ پیش کرنے سے گریزاں تھے۔ انہوں نے محسوس کیا کہ (اسمارٹ مارک ہٹا دیا گیا) جوش کے ساتھ سچائی اور اس خطرے کا اعلان کرنے پر مجبور کیا گیا جس سے ان کی جانوں کو خطرہ تھا۔ وہ الفاظ جو رب نے انہیں دیے تھے، انہوں نے ممکنہ نتائج کی پرواہ کیے بغیر، بے خوفی سے اعلان کر دیا، اور لوگ انتباہ سننے پر مجبور ہو گئے۔

اس طرح تیسرے فرشتے کا پیغام سنایا جائے گا۔ جب وقت آتا ہے کہ اسے زیادہ طاقت کے ساتھ دیا جائے، تو خُداوند عاجزانہ آلات کے ذریعے کام کرے گا، اُن لوگوں کے ذہنوں کو ہدایت دے گا جو خود کو اُس کی خدمت کے لیے مخصوص کرتے ہیں۔ کارکنان، بلکہ، تعلیمی اداروں میں حاصل کی جانے والی تعلیمی تیاری کے بجائے اس کی روح کے مسح سے اہل ہوں گے۔ ایمان اور دعا کے لوگ مقدس جوش کے ساتھ آگے بڑھنے پر مجبور ہوں گے، ان الفاظ کا اعلان کرتے ہوئے جو خدا انہیں دیتا ہے۔ بابل کے گناہ بے نقاب ہوں گے۔ سول اتھارٹی کی طرف سے مسلط کردہ کلیسیا کی واجبی پابندیوں کے گھناؤنے نتائج، روحانیت کے حملے، پوپ کی طاقت کی خفیہ لیکن تیز رفتار ترقی، سب بے نقاب ہو جائیں گے۔ ان پختہ تنبیہات سے لوگ متاثر ہوں گے۔ ہزاروں لاکھوں جنہوں نے اس طرح کے الفاظ کبھی نہیں سنے ہوں گے وہ انہیں سنیں گے۔ وہ حیرت کے ساتھ یہ گواہی سنیں گے کہ بابل کلیسیا ہے، اپنی غلطیوں اور گناہوں کی وجہ سے گرا ہوا ہے، کیونکہ اس کی طرف سے بھیجی گئی سچائی کو اس نے مسترد کر دیا تھا۔

Machine Translated by Google

آسمان۔ جب لوگ اپنے قدیم اساتذہ کی طرف متوجہ ہوتے ہیں، فکر مند سوال کے ساتھ: "کیا واقعی چیزیں ایسی ہیں؟"، وزیر اپنے خوف کو پرسکون کرنے اور اپنے بلند ضمیر کو خاموش کرنے کے لیے افسانے پیش کرتے ہیں، خوشگوار باتیں پیش کرتے ہیں۔ لیکن چونکہ بہت سے لوگ صرف مردوں کے اختیار سے مطمئن ہونے سے انکار کرتے ہیں، واضح طور پر "خداوند فرماتا ہے"، مقبول وزارت، پرانے فریسیوں کی طرح، ان کے اختیار پر غصے سے بھری ہوئی، اس پیغام کو آنے والے قرار دے گی۔ شیطان کی طرف سے، اور گناہ سے محبت کرنے والی بھیڑ کو اُکسائے گا کہ وہ اس کا اعلان کرنے والوں کی توہین اور اذیت کریں۔

جیسے جیسے تنازعہ نئے میدانوں میں پھیلے گا، اور جیسے ہی لوگوں کی توجہ خُدا کے پامال شدہ قانون کی طرف مبذول ہوگی، شیطان حرکت میں آئے گا۔ پیغام کی مدد کرنے والی طاقت صرف ان لوگوں کو مشتعل کرے گی جو اس کی مخالفت کرتے ہیں۔ پادری روشنی کو بند کرنے کے لیے تقریباً مافوق الفطرت کوششیں کریں گے، اس ڈر سے کہ یہ ان کے ریوڑ کو روشن کر دے گی۔ وہ اپنی طاقت میں ہر طرح سے ان اہم معاملات پر بحث سے بچنے کی کوشش کریں گے۔ چرچ شہری طاقت کے مضبوط بازو سے اپیل کرے گا، اور اس کام میں پاپسٹ اور پروٹسٹنٹ متحد ہوں گے۔ جیسے جیسے اتوار کے نفاذ کی تحریک مزید دلیر اور فیصلہ کن ہوتی جائے گی، احکام کی پابندی کرنے والوں کے خلاف قانون کی گرفت کی جائے گی۔

انہیں جرمانے اور قید کی دھمکیاں دی جائیں گی، اور کچھ کو اثر و رسوخ کے عہدوں اور دیگر انعامات اور فوائد کی پیشکش کی جائے گی، اپنے عقیدے کو ترک کرنے کی ترغیب کے طور پر۔ لیکن اس کا غیر منقولہ جواب ہے، "ہمیں خدا کے کلام سے ہماری غلطی دکھاؤ،" وہی درخواست لوتھر نے اسی طرح کے حالات میں کی تھی۔ جو لوگ عدالتوں کے سامنے پیش کیے جائیں گے وہ سچائی کی سختی سے تصدیق کریں گے، اور کچھ جو ان کو سنیں گے وہ خدا کے تمام احکام کی تعمیل کرنے کے لیے کھڑے ہو جائیں گے۔ اس طرح، روشنی ہزاروں لوگوں تک پہنچائی جائے گی جو بصورت دیگر ان سچائیوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتے ہوں گے۔

خدا کے کلام کی مخلصانہ اطاعت کو بغاوت سمجھا جائے گا۔

شیطان سے اندھا ہو کر باپ مومن بیٹے کے ساتھ ظالم اور سخت ہو گا۔ مالک یا مالکن اس ملازم پر ظلم کرے گا جو احکام کی پابندی کرتا ہے۔ پیار واپس لیا جائے گا۔ بچوں کو وراثت سے محروم اور گھر سے نکال دیا جائے گا۔ پولوس رسول کے الفاظ لفظی طور پر پورے ہوں گے: "وہ سب جو مسیح یسوع میں دینداری سے زندگی گزاریں گے ظلم سہیں گے۔" (II Tim. 3:12) کیونکہ سچائی کے محافظ اتوار کے آرام کا احترام کرنے سے انکار کر دیں گے، ان میں سے کچھ کو جیل میں ڈال دیا جائے گا، جلاوطن کر دیا جائے گا، اور دوسروں کے ساتھ غلاموں جیسا سلوک کیا جائے گا۔ انسانی عقل کی نظر میں یہ سب کچھ اب ناممکن نظر آتا ہے، لیکن جیسے ہی خدا کی روک تھام کرنے والی روح انسانوں سے واپس لے لی جائے گی اور وہ شیطان کے قابو میں آ جائیں گے، جو احکام الٰہی سے نفرت کرتا ہے، عجیب و غریب واقعات رونما ہوں گے۔ جب خدا کا خوف اور محبت ختم ہو جائے تو دل بہت ظالم ہو سکتا ہے۔

جیسے جیسے طوفان قریب آتا ہے، ایک بے شمار طبقہ جو تیسرے فرشتے کے پیغام پر ایمان کا دعویٰ کرتا ہے، لیکن حق کی اطاعت سے پاک نہیں ہوا، اپنے عہدے سے دستبردار ہو جاتا ہے اور مخالفوں کی صف میں شامل ہو جاتا ہے۔ دنیا کے ساتھ اتحاد اور اس کی روح میں شرکت کے ذریعے، وہ چیزوں کو تقریباً ایک ہی روشنی میں دیکھتے ہیں۔ اور، جب امتحان آئے گا، وہ خود کو آسان اور زیادہ مقبول سائیڈ کو منتخب کرنے کے لیے تیار پائیں گے۔ باصلاحیت اور ملنسار آداب کے آدمی، جو کبھی سچائی میں خوش ہوتے تھے، اپنی صلاحیتوں کو روحوں کو دھوکہ دینے اور گمراہ کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ وہ اپنے سابقہ بھائیوں کے سخت ترین دشمن بن جاتے ہیں۔ جب سبت کے رکھوالوں کو ان کے عقیدے کا جواب دینے کے لیے عدالتوں کے سامنے پیش کیا جائے گا، تو یہ مرتد شیطان کے سب سے زیادہ کارآمد ایجنٹ ہوں گے کہ وہ انہیں جھوٹی روشنی میں پیش کریں اور ان پر الزامات عائد کریں اور جھوٹی گواہیوں اور ترغیبات کے ذریعے حکمرانوں کو ان کے خلاف حرکت دیں۔

ظلم و ستم کے اس وقت میں رب کے بندوں کے ایمان کا امتحان لیا جائے گا۔ اُنہوں نے وفاداری کے ساتھ تنبیہ کی، اپنی نگاہیں صرف خُدا اور اُس کے کلام پر جمائے رکھی۔ خُدا کی روح، اُن کے دلوں میں کام کر رہی تھی، اُنہیں بولنے پر مجبور کر دیا تھا۔ ایک مقدس جوش اور غیر متزلزل الٰہی تحریک سے حوصلہ افزائی کرتے ہوئے، انہوں نے اپنے فرض کو سرد مہری سے لوگوں کو اس کلام کی تبلیغ کرنے کے نتائج کا حساب لگانے میں روکے بغیر پورا کیا جو خداوند نے انہیں دیا تھا۔

Machine Translated by Google

انہوں نے اپنے وقتی مفادات سے مشورہ نہیں کیا اور نہ ہی انہوں نے اپنی ساکھ اور زندگی کو بچانے کی کوشش کی۔ پھر بھی، جب مخالفت اور چوٹ کا طوفان اُن پر ٹوٹے گا، تو کچھ لوگ، جو اضطراب کے مارے ہوئے ہیں، یہ کہنے کے لیے تیار ہوں گے: "اگر ہم اپنے الفاظ کے نتائج کو دیکھ لیتے تو ہم پر سکون رہتے۔" وہ خود کو مشکلات میں گھرے ہوئے پاتے ہیں۔ شیطان ان پر سخت فتنوں سے حملہ کرتا ہے۔ انہوں نے جو کام شروع کیا ہے وہ پورا کرنے کی صلاحیت سے کہیں زیادہ ہے۔ انہیں تباہی کی دھمکیاں دی جاتی ہیں۔ وہ جوش و جذبہ جس نے انہیں متحرک کیا تھا وہ ختم ہو گیا ہے، تاہم، یہ واپس نہیں آسکتا ہے۔ پھر وہ اپنی بے بسی کو محسوس کرتے ہوئے اس کی طرف بھاگتے ہیں جو طاقت کے لیے طاقتور ہے۔ اُنہیں یاد ہے کہ جو الفاظ اُنہوں نے کہے تھے وہ اُن کے نہیں تھے بلکہ اُس کے تھے جس نے اُنہیں خبردار کرنے کا حکم دیا تھا۔ خدا نے ان کے دلوں میں سچائی ڈال دی اور وہ اس کا اعلان کرنے کے علاوہ مدد نہ کر سکے۔

ماضی میں خُدا کے آدمیوں نے ایک جیسی آزمائشوں کا تجربہ کیا تھا۔
وائکلف، ہس، لوتھر، ٹنڈیل، بیکسٹر، ویزلی نے زور دے کر کہا کہ تمام عقائد کو بائبل سے ثابت کیا جانا چاہیے، یہ اعلان کرتے ہوئے کہ وہ ہر اس چیز کو ترک کر دیں گے جس کی اس نے مذمت کی ہے۔ ان لوگوں پر بے تحاشا غصے کے ساتھ ظلم و ستم برپا ہوا، تاہم، وہ سچائی کا اعلان کرنے سے باز نہیں آئے۔ کلیسیا کی تاریخ کے مختلف ادوار میں ہر ایک کو کسی نہ کسی خاص سچائی کی نشوونما سے نشان زد کیا گیا ہے، جو اُس وقت کے خدا کے لوگوں کی ضروریات کے مطابق تھا۔ ہر نئے سچ نے نفرت اور مخالفت کے درمیان ایک راستہ بنایا ہے۔ جن لوگوں کو اس کے نور سے نوازا گیا ہے انہوں نے آزمائشوں اور آزمائشوں کا تجربہ کیا ہے۔ رب ہنگامی حالات میں لوگوں کو ایک خاص سچائی دیتا ہے۔ کون اس کا اعلان کرنے کی ہمت نہیں رکھتا؟ وہ اپنے بندوں کو رحمت کی آخری دعوت دنیا کے سامنے پیش کرنے کا حکم دیتا ہے۔ وہ اپنی جان کے خطرے کے سوا خاموش نہیں رہ سکتے۔ مسیح کے سفیروں کا نتائج سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ اپنا فرض ادا کریں اور نتائج اللہ پر چھوڑ دیں۔

جب مخالفت زیادہ پرتشدد ہوتی ہے، تو خدا کے بندے پھر پریشان ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ ایسا لگتا ہے کہ انہوں نے بحران پیدا کیا۔ لیکن ضمیر اور خدا کا کلام انہیں یقین دلاتا ہے کہ ان کی سمت درست ہے، اور اگرچہ آزمائشیں جاری رہتی ہیں، وہ ان کو برداشت کرنے کے لیے مضبوط ہوتے ہیں۔ تنازعہ مزید شدت اختیار کر جاتا ہے اور شدید ہو جاتا ہے، لیکن ہنگامی حالات کے ساتھ ان کا ایمان اور ہمت بڑھ جاتی ہے۔ اس کی گواہی یہ ہے: "ہم خدا کے کلام کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے کی ہمت نہیں کرتے، اس کے مقدس قانون کو تقسیم کرتے ہیں، ایک حصے کو ضروری اور دوسرے کو غیر ضروری قرار دیتے ہیں، دنیا کی خوشنودی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ جس رب کی ہم خدمت کرتے ہیں وہ ہمیں نجات دینے کے قابل ہے۔ مسیح نے زمین کی طاقتوں پر فتح حاصل کی۔

کیا ہم پہلے ہی شکست خوردہ دنیا سے ڈرتے ہیں؟"
ظلم و ستم اپنی مختلف شکلوں میں ایک اصول کی نشوونما ہے جو اس وقت تک برقرار رہے گا جب تک شیطان موجود ہے اور عیسائیت اہم طاقت رکھتی ہے۔ تاریکی کے لشکروں کی مخالفت کو راغب کیے بغیر کوئی بھی خدا کی خدمت نہیں کر سکتا۔ شیطانی فرشتے آپ پر حملہ کریں گے، اس ڈر سے کہ ان کا اثر آپ کے ہاتھوں سے شکار چھین لے گا۔

برے لوگ، جو وفاداروں کی مثال سے ملامت کرتے ہیں، برائی کی قوتوں کے ساتھ متحد ہو جائیں گے، اور انہیں فتنہ انگیزی کے ذریعے خدا سے الگ کرنے کی کوشش کریں گے۔ جب یہ کامیاب نہیں ہوتے تو ضمیر کو مجبور کرنے کے لیے لازمی طاقت کی اپیل کی جاتی ہے۔
لیکن جب تک یسوع آسمانی مقدّس میں انسان کے شفاعت کرنے والے کے طور پر رہے گا، روح القدس کے روکے ہوئے اثر کو حکمران اور لوگ یکساں طور پر محسوس کریں گے۔ یہ اب بھی کسی حد تک ملک کے قوانین پر کنٹرول رکھتا ہے۔ اگر یہ احکام نہ ہوتے تو دنیا کی صورت حال اس سے کہیں زیادہ ابتر ہوتی۔ اگرچہ ہمارے بہت سے حکمران شیطان کے سرگرم کارندے ہیں، لیکن قوم کے سرکردہ افراد میں خدا بھی اپنے آلہ کار رکھتا ہے۔ دشمن اپنے بندوں سے ایسے اقدامات تجویز کرنے کی تاکید کرتا ہے جو خدا کے کام میں بہت زیادہ رکاوٹ ڈالیں۔ لیکن ریاست کار، جو رب سے ڈرتے ہیں، مقدس فرشتوں سے متاثر ہوتے ہیں کہ وہ ناقابل جواب دلائل کے ساتھ ایسی تجاویز کی مخالفت کریں۔ اس طرح، مردوں کی لڑائی برائی کے طاقتور دھارے کو چیک کرے گی۔ حق کے دشمنوں کی مخالفت کو روکا جائے گا۔

Machine Translated by Google

تاکہ تیسرے فرشتے کا پیغام اپنا کام پورا کر سکے۔ جب آخری تنبیہ دی جائے گی، تو یہ ان نامور آدمیوں کی توجہ مبذول کرے گا جن کے ذریعے رب اب کام کر رہا ہے، اور ان میں سے کچھ اسے قبول کر لیں گے اور ہر مصیبت کے وقت خدا کے لوگوں کے ساتھ شامل ہوں گے۔

جو فرشتہ تیسرے فرشتے کے پیغام کا اعلان کرنے میں شامل ہوتا ہے اسے اپنے جلال سے پوری زمین کو روشن کرنا چاہیے۔ یہاں دنیا بھر کے دائرہ کار اور غیر معمولی طاقت کے کام کی پیشین گوئی کی گئی ہے۔ 1840سے 1844تک ایڈونٹسٹ تحریک خدا کی قدرت کا شاندار مظہر تھی۔ پہلے فرشتے کا پیغام دنیا کے ہر مشنری سائٹ پر لے جایا گیا، اور کچھ ممالک میں سولہویں صدی کی اصلاح کے بعد کسی بھی قوم میں سب سے زیادہ مذہبی دلچسپی دیکھنے میں آئی۔ لیکن تیسرے فرشتے کی آخری انتباہ کے تحت طاقتور تحریک سے یہ بہت آگے نکل جانا چاہیے۔

یہ کام پینتیکوست کے دن کی طرح ہوگا۔ جس طرح "ابتدائی بارش" روح القدس کے نزول میں، انجیل کی تبلیغ کے شروع میں، قیمتی بیج کے انکرن کو پیدا کرنے کے لیے دی گئی تھی، اسی طرح "آخر کی بارش" اس کے پکنے کے قریب دی جائے گی۔ فصل "آئیے ہم خداوند کو جانیں اور جانتے رہیں؛ اس کا نکلنا صبح ہو گا؛ اور وہ بارش کی طرح ہمارے پاس آئے گا، جیسا کہ بعد کی بارش جو زمین کو سیراب کرتی ہے" (اوس 3:6)۔ "اور اے صیون کے بچو، خُداوند اپنے خُدا میں خوشی مناؤ اور شادمان ہو، کیونکہ وہ تمہیں راستبازی کا اُستاد دے گا، اور بارش برسائے گا، ابتدائی بارش برسائے گا" (جوئیل . (2:23 "اور آخری دنوں میں ایسا ہو گا، خُدا فرماتا ہے، کہ میں اپنی روح سے تمام جسموں پر اُنڈیل دوں گا۔" "اور ایسا ہو گا کہ جو کوئی خُداوند کا نام لے گا نجات پائے گا" (اعمال 2:17اور ۔(21خوشخبری کا عظیم کام خُدا کی قدرت کے اس سے کم مظہر کے ساتھ ختم نہیں ہونا چاہیے جس نے اس کی شروعات کی تھی۔ انجیل کے اعلان کے شروع میں، سابقہ بارش کے برسنے میں پوری ہونے والی پیشین گوئیاں، بعد کی بارش میں، اس کے اختتام پر دوبارہ پوری ہونی چاہئیں۔ یہ "تازگی کے اوقات" ہیں جو پطرس رسول کے ذہن میں تھے جب اس نے کہا: "اس لیے توبہ کرو اور تبدیل ہو جاؤ، تاکہ تمہارے گناہ مٹ جائیں اور تازگی کے اوقات خداوند کے حضور سے آئیں، اور اسے یسوع مسیح کے لیے" (اعمال 3:19اور ۔(20

خدا کے بندے، چہروں کے ساتھ روشن اور مقدس تقدیس کے ساتھ چمکتے ہوئے، آسمان سے پیغام کا اعلان کرنے کے لئے جگہ جگہ جلدی کریں گے۔ پوری زمین پر ہزاروں آوازوں کے ذریعہ انتباہ دیا جائے گا۔ معجزے دکھائے جائیں گے، بیماروں کو شفا ملے گی، اور نشانیاں اور عجائبات مومنوں کے پیچھے آئیں گے۔ شیطان جھوٹے عجائبات بھی کرتا ہے، یہاں تک کہ انسانوں کی نظر میں آسمان سے آگ نازل کرتا ہے ۔(Apoc. 13:13)اس طرح زمین کے باشندوں کو ان کی پوزیشن لینے کے لئے لے جایا جائے گا.

پیغام دلائل سے اتنا نہیں پہنچایا جائے گا جتنا خدا کے روح کے گہرے یقین سے۔ دلائل پیش کیے گئے۔ بیج بویا جا چکا ہے اور اب وہ اگے گا اور پھل لائے گا۔ مشنری کارکنوں کی طرف سے تقسیم کی گئی اشاعتوں نے اپنا اثر و رسوخ استعمال کیا ہے۔ تاہم، بہت سے لوگوں کو جن کے ذہن متاثر ہوئے تھے، سچائی کی مکمل سمجھ حاصل کرنے یا اس کی فرمانبرداری کرنے سے روک دیا گیا تھا۔ اب روشنی کی شعاعیں ہر طرف پھیلی ہوئی ہیں، سچائی اپنی واضح شکل میں نظر آتی ہے، اور خدا کے مخلص فرزند ان بندھنوں کو توڑ دیتے ہیں جنہوں نے انہیں قید کر رکھا تھا۔

خاندانی روابط، چرچ کے رشتے، اب ان کو روکنے کے لیے بے اختیار ہیں۔ سچائی کے خلاف تمام سازوسامان کے یکجا ہونے کے باوجود، ایک بڑی تعداد رب کی طرف اپنی جگہ لے لیتی ہے۔

Machine Translated by Google

باب 39

اذیت کا وقت

"اس وقت مائیکل، عظیم شہزادہ، جو آپ کے لوگوں کے بچوں کے لیے کھڑا ہے، اٹھے گا، اور ایک مصیبت کا وقت آئے گا، جیسا کہ اس وقت تک کوئی قوم نہیں تھی، لیکن اس وقت آپ کے لوگ پہنچا دیا جائے گا، ہر وہ شخص جو کتاب میں لکھا ہوا پایا جائے گا۔" (ڈین ۔12:1

جب تیسرے فرشتے کا پیغام اپنے اختتام کو پہنچے گا، تو رحم زمین کے مجرم باشندوں کے حق میں مزید کوشش نہیں کرے گا۔ خدا کے لوگ اپنا کام مکمل کر لیں گے۔ اُس نے "آخری بارش" حاصل کی ہے، "خُداوند کے حضور سے تازگی" (اعمال ،3:19اور وہ اس کے سامنے آزمائش کی گھڑی کے لیے تیار ہے۔ جنت میں فرشتے ایک جگہ سے دوسری جگہ دوڑتے ہیں۔ زمین سے واپس آنے والا ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ اس کا کام ہو گیا ہے۔ آخری امتحان دنیا پر لاگو کیا گیا تھا اور جو بھی الٰہی احکام پر وفادار ثابت ہوئے انہیں "زندہ خدا کی مہر" حاصل ہوئی (مکاشفہ ۔7:2پھر یسوع آسمانی مقدس میں اپنی شفاعتی وزارت کو ختم کرتا ہے۔ وہ اپنے ہاتھ اٹھاتا ہے اور اونچی آواز میں کہتا ہے، "یہ ہو گیا ہے،" اور پورا فرشتہ میزبان اپنے تاج اتار دیتا ہے جیسا کہ مسیح پختہ اعلان کرتا ہے۔ "جو ناانصافی ہے وہ اب بھی ظلم کرے؛ اور جو ناپاک ہے، وہ گندا ہی رہے؛ اور جو صادق ہے، وہ اب بھی راستبازی کرے؛ اور جو پاک ہے، اسے اب بھی پاک کیا جائے۔" .Apoc)

۔(22:11تمام مقدمات کا فیصلہ زندگی یا موت کا تھا۔ مسیح نے اپنے لوگوں کے لیے کفارہ دیا اور ان کے گناہوں کو مٹا دیا۔ اس کے مضامین کی تعداد پوری ہو چکی تھی۔ "اور بادشاہی، سلطنت، اور تمام آسمان کے نیچے کی سلطنتوں کی عظمت" (دانی. (7:27نجات کے وارثوں کو دی جانے والی ہے، اور یسوع بادشاہوں کے بادشاہ اور رب کے طور پر حکومت کرنے والا ہے۔ آقا

جب وہ حرم سے نکلتا ہے تو زمین کے باشندوں پر اندھیرا چھا جاتا ہے۔
اُس خوفناک وقت میں، راستبازوں کو ایک مقدس خُدا کی نظر میں، بغیر کسی سفارشی کے رہنا چاہیے۔ وہ پابندی جو شریروں پر تھی ہٹا دی گئی ہے، اور شیطان آخرکار نافرمانوں پر مکمل کنٹرول رکھتا ہے۔ الٰہی صبر ختم ہو گیا ہے۔ دنیا نے اس کی رحمت کو رد کیا، اس کی محبت کو حقیر جانا، اور اس کے قانون کو پامال کیا۔

بدکار اپنی آزمائش کی حد سے بڑھ گئے ہیں۔ خُدا کا روح، جو مسلسل مزاحمت کرتا رہا، آخرکار ہٹا دیا گیا۔ الٰہی فضل کی پناہ کے بغیر، وہ شیطان کے خلاف کوئی تحفظ نہیں رکھتے ہیں. پھر شیطان زمین کے باشندوں کو ایک عظیم آخری مصیبت میں ڈال دے گا۔ جب خدا کے فرشتے انسانی جذبات کی تباہ کن ہواؤں کو روکنا چھوڑ دیں گے تو جھگڑے کے تمام عناصر ڈھیلے ہو جائیں گے۔ پوری دنیا اس سے بھی زیادہ خوفناک کھنڈر میں لپٹی ہوگی جو ماضی میں یروشلم پر گرا تھا۔

ایک فرشتے نے مصریوں کے تمام پہلوٹھوں کو تباہ کر دیا اور زمین کو ماتم سے بھر دیا۔ جب داؤد نے لوگوں کی مردم شماری کر کے خدا کو ناراض کیا تو ایک فرشتے نے وہ خوفناک تباہی برپا کی جس کے ذریعے اس کے گناہ کی سزا دی گئی۔ وہی تباہ کن طاقت جو مقدس فرشتے خدا کے حکم کے تحت استعمال کرتے ہیں جب وہ اس کی اجازت دے گا تو برے فرشتے استعمال کریں گے۔ اب طاقتیں تیار ہیں، دور دور تک ویرانی پھیلانے کے لیے صرف خدائی اجازت کا انتظار ہے۔

جو لوگ خدا کے قانون کا احترام کرتے ہیں ان پر دنیا پر فیصلے لانے کا الزام لگایا گیا ہے، اور انہیں فطرت کے خوفناک فسادات، جنگوں اور انسانوں کے درمیان خونریزی، ہر اس چیز کی وجہ کے طور پر دیکھا جائے گا جو زمین کو بدقسمتی سے بھر رہی ہے۔ انتباہ کے آخری پیغام میں شرکت کرنے والی طاقت نے شریروں کو مشتعل کر دیا ہے۔ اس کا غضب ان تمام لوگوں کے خلاف بھڑکتا ہے جنہوں نے پیغام وصول کیا اور شیطان نفرت اور ظلم و ستم کے جذبے کو اور بھی زیادہ شدت تک پہنچا دے گا۔

Machine Translated by Google

جب آخرکار یہودی قوم سے خُدا کی موجودگی کو ہٹا دیا گیا تو پادریوں اور لوگوں نے اس پر توجہ نہیں دی۔ شیطان کے قبضے میں رہنے اور انتہائی خوفناک اور ٹیڑھے جذبات سے کام لینے کے باوجود، وہ پھر بھی اپنے آپ کو خدا کے چنے ہوئے لوگوں کے طور پر دیکھتے تھے۔ مندر کی وزارت جاری رہی؛ ان کی آلودہ قربان گاہوں پر قربانیاں چڑھائی جاتی تھیں، اور روزانہ الٰہی برکتیں ان لوگوں پر مانگی جاتی تھیں جو خدا کے پیارے بیٹے کے خون کے مجرم تھے اور اس کے وزیروں اور رسولوں کو موت تک ستا رہے تھے۔ اس طرح جب حرمت کا اٹل فیصلہ سنایا جائے گا اور دنیا کی تقدیر ہمیشہ کے لیے طے ہو جائے گی تو زمین کے باشندے اس سے بے خبر ہوں گے۔

مذہب کی شکلیں ایسے لوگوں کے ذریعہ برقرار رہیں گی جن سے، آخر کار، خدا کی روح واپس لے لی گئی ہو گی۔ اور شیطانی جوش جس کے ساتھ برائی کا شہزادہ انہیں اپنے شیطانی عزائم کو انجام دینے کی ترغیب دے گا وہ خدا کے لیے جوش کے مترادف ہوگا۔

چونکہ سبت کا دن پورے عیسائیت میں تنازعہ کا خاص نقطہ بن گیا ہے، اور مذہبی اور سیکولر حکام نے اتوار کے دن کو نافذ کرنے کے لیے مل کر ایک چھوٹی سی اقلیت کی طرف سے مقبول مطالبے کو تسلیم کرنے سے مسلسل انکار اسے عالمگیر قتل عام کا اعتراض بنا دے گا۔ . یہ الزام لگایا جائے گا کہ چند لوگ جو چرچ اور ریاستی قانون کے کسی ادارے کی مخالفت میں رہتے ہیں ان کے لیے لذت برداشت نہیں کی جائے گی۔ اس سے بہتر ہے کہ ان کا شکار ہو جائے اس سے کہ ساری قومیں انتشار اور لاقانونیت میں پڑ جائیں۔ یہی دلیل انیس سو سال پہلے "عوام کے قائدین" نے مسیح کے خلاف استعمال کی تھی۔ مخصوص کائفا نے کہا: "ایک آدمی کو لوگوں کے لیے مرنا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ پوری قوم ہلاک ہو جائے" (جان ۔(11:50 یہ دلیل حتمی نظر آئے گی۔ اور آخر کار ان لوگوں کے خلاف ایک حکم نامہ جاری کیا جائے گا جو چوتھے حکم کے سبت کے دن کی تقدیس کرتے ہیں، انہیں سخت ترین سزا کے مستحق قرار دیتے ہوئے اور لوگوں کو ایک خاص وقت کے بعد انہیں قتل کرنے کی آزادی دیتے ہیں۔ پرانی دنیا میں رومانیت اور نئی میں مرتد پروٹسٹنٹ ازم ان لوگوں کے ساتھ ایک جیسے طرز عمل کی پیروی کرے گا جو تمام الٰہی احکام کا احترام کرتے ہیں۔

پھر، خدا کے لوگ مصیبت اور پریشانی کے ان مناظر میں ڈوب جائیں گے جنہیں نبی نے یعقوب کی مصیبت کے وقت کے طور پر بیان کیا ہے۔" خداوند یوں فرماتا ہے: ہم نے کانپنے، خوف کی آواز سنی، لیکن امن کی نہیں۔ کیا اُنہوں نے اپنے تمام چہرے مضطرب کر لیے ہیں؟ آہ! وہ دن اتنا بڑا ہے کہ اُس جیسا کوئی دوسرا نہیں تھا، اور یہ یعقوب کے لیے مصیبت کا وقت ہے، لیکن وہ اُس سے نجات پائے گا" (یرم. - (30:5

۔(7
یعقوب کی اذیت کی رات، جب وہ عیسو کے ہاتھوں سے نجات کے لیے دعا میں لڑا تھا (جنرل ،(30-32:24 مصیبت کے وقت خدا کے لوگوں کے تجربے کی نمائندگی کرتا ہے۔ اپنے والد کی برکت کو حاصل کرنے کے لیے کیے جانے والے دھوکے کی وجہ سے، جو اصل میں عیسو کے لیے تھا، جیکب اپنے بھائی کی طرف سے کہی گئی جان لیوا دھمکیوں سے خوفزدہ ہو کر اپنی جان بچانے کے لیے بھاگ گیا تھا۔ کئی سال جلاوطنی میں گزارنے کے بعد، وہ خدا کے حکم پر اپنی عورتوں، بچوں اور بھیڑوں کے ساتھ اپنے آبائی شہر واپس چلا گیا۔ سرزمین کی سرحدوں پر پہنچ کر، وہ عیسو کے جنگجوؤں کے ایک گروہ کو کمانڈ کرنے کی خبر سن کر دہشت سے بھر گیا اور بلا شبہ بدلہ لینے کے لیے مائل ہو گیا۔ یعقوب کا قافلہ، غیر مسلح اور بے دفاع، گرنے کے لیے تیار دکھائی دیتا تھا، تشدد اور قتل عام کا شکار تھا۔ اور اضطراب اور خوف کے بوجھ میں خود ملامت کا کچلنے والا وزن شامل کیا گیا۔ کیونکہ یہ اس کا اپنا گناہ تھا جس نے یہ خطرہ پیدا کیا تھا۔ اس کی واحد امید خدا کی رحمت میں تھی۔ آپ کا دفاع صرف نماز ہونا چاہیے۔

تاہم، جیکب اپنی غلطی کو ٹھیک کرنے اور خطرناک خطرے سے بچنے کے لیے، جہاں تک وہ کر سکتا ہے، کچھ بھی نہیں چھوڑتا ہے۔ اس طرح، جیسے جیسے مصیبت کا وقت قریب آتا ہے، مسیح کے پیروکاروں کو اپنے آپ کو مناسب روشنی میں رکھنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیے تاکہ تعصب کو ختم کیا جا سکے اور اس خطرے سے بچ سکیں جس سے ضمیر کی آزادی کو خطرہ ہو۔

Machine Translated by Google

اپنے خاندان کو آگے بھیجنے کے بعد، تاکہ وہ اس کی تکلیف کا مشاہدہ نہ کریں، یعقوب کو خدا سے شفاعت کرنے کے لیے تنہا چھوڑ دیا گیا۔ وہ اپنے گناہ کا اقرار کرتا ہے اور شکرگزاری کے ساتھ، خدا کی اس پر رحمت کو تسلیم کرتا ہے، جب کہ، گہری ذلت کے ساتھ، وہ اپنے والدین کے ساتھ کیے گئے عہد کو پورا کرنے کی درخواست کرتا ہے، اور بیتھل اور زمین میں رات کے خواب میں اس سے کیے گئے وعدوں کی تکمیل کی دعا کرتا ہے۔ اس کی جلاوطنی کے. اس کی زندگی کا بحران آ پہنچا تھا۔ سب کچھ داؤ پر ہے. تاریکی اور تنہائی میں وہ دعا کرتا رہتا ہے اور خُدا کے سامنے عاجزی کرتا ہے۔ اچانک اسے اپنے کندھے پر ہاتھ رکھا ہوا محسوس ہوا۔ یہ سوچ کر کہ یہ ایک دشمن ہے جو اس کی جان کو مارنے کی کوشش کر رہا ہے، وہ مایوسی سے حاصل ہونے والی تمام توانائی کے ساتھ حملہ آور کا مقابلہ کرتا ہے۔ فجر کے وقت، اجنبی اپنی مافوق الفطرت طاقت کا استعمال کرتا ہے۔ اس کے چھونے پر، مضبوط آدمی مفلوج لگتا ہے اور اپنے پراسرار مخالف کی گردن پر روتا اور التجا کرتا ہے۔ یعقوب اب جانتا ہے کہ وہ عہد کے فرشتے کے ساتھ کشتی لڑ رہا تھا۔ اگرچہ معذور اور انتہائی دردناک درد میں مبتلا ہے، لیکن وہ اپنا مقصد نہیں چھوڑتا۔ ایک لمبے عرصے تک اس نے اپنے گناہ پر پریشانی، پچھتاوا اور غم برداشت کیا۔ اب اسے اس بات کا یقین کرنے کی ضرورت تھی کہ اسے معاف کر دیا گیا ہے۔ الٰہی مہمان رخصت کرتا ہے؛ یعقوب، تاہم، برکت کی بھیک مانگتے ہوئے اس سے چمٹا رہتا ہے۔ فرشتہ اصرار کرتا ہے: "مجھے جانے دو، کیونکہ صبح طلوع ہو چکی ہے"؛ لیکن بزرگ کہتے ہیں: "میں آپ کو جانے نہیں دوں گا، جب تک آپ مجھے برکت نہ دیں۔" یہاں کیسا اعتماد، کتنی مضبوطی اور استقامت دکھائی دیتی ہے! اگر یہ بیان مغرور اور متکبرانہ دعویٰ ہوتا تو یعقوب فوراً تباہ ہو جاتا۔ لیکن اس کا یقین اس شخص کا تھا جس نے اپنی کمزوری اور نااہلی کا اعتراف کیا تھا، لیکن پھر بھی اس خدا کی رحمت پر بھروسہ کیا جو اس کے عہد کی پاسداری کرتا ہے۔

"وہ فرشتے کے ساتھ لڑا اور غالب ہوا" (اوسی. ۔(12:4ذلت، توبہ اور خود سپردگی کے ذریعے، یہ گمراہ اور گنہگار انسان آسمان کی عظمت پر غالب آ گیا، وہ کانپتے ہوئے لیکن مضبوطی سے خدا کے وعدوں سے چمٹا ہوا تھا، اور لامحدود محبت کا دل گنہگار کی درخواستوں سے منہ نہیں موڑ سکتا تھا۔ اس کی فتح اور دوسروں کو اس کی مثال کی نقل کرنے کی ترغیب دینے کے ثبوت کے طور پر، اس کا نام ایک سے بدل دیا گیا جس نے اسے اس کے گناہ کی یاد دلائی جس نے اس کی فتح کا جشن منایا۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یعقوب خدا کے ساتھ غالب ہوا اس بات کی یقین دہانی تھی کہ وہ مردوں پر غالب آئے گا۔ وہ اب اپنے بھائی کے غضب کا سامنا کرنے سے نہیں ڈرتا تھا، کیونکہ خُداوند اُس کا دفاع تھا۔

شیطان نے یعقوب پر خُدا کے فرشتوں کے سامنے الزام لگایا تھا، اور اُس کے گناہ کی وجہ سے اُسے تباہ کرنے کے حق کا دعویٰ کیا تھا۔ اس نے عیسو کو اس کے خلاف مارچ کرنے پر اکسایا تھا، اور سرپرست کی جدوجہد کی طویل رات کے دوران، شیطان نے اس کے اندر اپنے جرم کا احساس ڈالنے کی کوشش کی، اس کا مقصد اس کی حوصلہ شکنی اور خدا سے اس کی وابستگی کو توڑنا تھا۔ یعقوب تقریباً مایوسی کی طرف دھکیل رہا تھا۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ جنت کی مدد کے بغیر اسے دم توڑ دینا چاہیے۔
اس نے اپنے عظیم گناہ سے سچے دل سے توبہ کی تھی اور خدا کی رحمت کی اپیل کی تھی۔ اس نے اپنا مقصد ترک نہیں کیا، بلکہ فرشتہ سے مضبوطی سے چمٹا رہا اور پرجوش اور اذیت ناک رونے کے ساتھ اپنی درخواست پر اصرار کیا، یہاں تک کہ وہ غالب آ گیا۔
جس طرح شیطان نے عیسو کو یعقوب کے خلاف مارچ کرنے کے لیے اکسایا، اسی طرح وہ مصیبت کے وقت بدکاروں کو خدا کے لوگوں کو تباہ کرنے کے لیے اکسائے گا۔ اور جیسا کہ اس نے یعقوب پر الزام لگایا، وہ خدا کے لوگوں کی مذمت کرے گا۔ وہ دنیا کے باشندوں کو اپنی رعایا سمجھتا ہے۔ لیکن خدا کے احکام پر عمل کرنے والا چھوٹا گروہ اس کی بالادستی کی مزاحمت کر رہا ہے۔ اگر وہ اپنے وجود کو زمین سے مٹا دے تو اس کی فتح مکمل ہو جائے گی۔

وہ دیکھتا ہے کہ مقدس فرشتے ان کی حفاظت کر رہے ہیں اور اندازہ لگاتا ہے کہ ان کے گناہ معاف ہو گئے ہیں۔ لیکن وہ نہیں جانتا کہ اس کے مقدمات کا فیصلہ آسمانی حرم میں ہوا تھا۔ قدیم دشمن کو ان لوگوں کے گناہوں کا صحیح علم ہے ("انہیں" ہٹا دیا اور "انسرٹ" ٹو") جس کا ارتکاب کرنے کے لئے اس نے انہیں آزمایا، اور ان خطاؤں کو رب کے سامنے سب سے زیادہ واضح روشنی میں پیش کرتا ہے، یہ کہتے ہوئے کہ یہ لوگ بہت زیادہ مستحق ہیں۔ اپنے آپ کو جنت کے حق سے خارج کرنا۔ اعلان کرتا ہے کہ رب انصاف کے ساتھ معاف نہیں کر سکتا

Machine Translated by Google

ان کے گناہ اور اسے اور اس کے فرشتوں کو تباہ کر دیں۔ وہ انھیں اپنے شکار کے طور پر دعویٰ کرتا ہے اور مطالبہ کرتا ہے کہ انھیں تباہ کرنے کے لیے انھیں اس کے ہاتھ میں دے دیا جائے۔
جب کہ شیطان خُدا کے لوگوں پر اُن کے گناہوں کی وجہ سے الزام لگاتا ہے، خُداوند اُسے اُن کو زیادہ سے زیادہ آزمانے کی اجازت دیتا ہے۔ خدا پر آپ کا بھروسہ، ایمان اور مضبوطی کا سخت امتحان لیا جائے گا۔ جیسے ہی وہ اپنے ماضی کا جائزہ لیتے ہیں، ان کی امیدیں ماند پڑ جاتی ہیں، کیونکہ اپنی پوری زندگی میں وہ بہت کم اچھا دیکھ پاتے ہیں۔ وہ اپنی کمزوری اور نالائقی سے پوری طرح واقف ہیں۔ شیطان یہ سوچ کر انہیں خوفزدہ کرنے کی کوشش کرتا ہے کہ ان کے معاملات ناامید ہیں، ان کی پستی کا داغ کبھی نہیں ہٹے گا۔ وہ اُن کے ایمان کو اس طرح تباہ کرنے کی امید رکھتا ہے کہ وہ اپنی آزمائشوں میں پڑ جائیں گے اور خدا کے لیے اپنی وفاداری سے منہ موڑ لیں گے۔

اگرچہ خدا کے لوگ دشمنوں سے گھرے ہوئے ہیں جو ان کو ختم کرنے کے لئے اپنے راستے سے ہٹ جاتے ہیں، لیکن وہ جس تکلیف میں مبتلا ہیں وہ سچائی کی وجہ سے ظلم و ستم کے خوف کی وجہ سے نہیں ہے۔ وہ ڈرتے ہیں کہ انہوں نے ہر گناہ سے توبہ نہیں کی ہے اور یہ کہ، ان کی کسی غلطی کی وجہ سے، نجات دہندہ کا وعدہ پورا نہیں ہوگا: "میں تمہیں آزمائش کی اس گھڑی سے بچاوں گا جو پوری دنیا پر آئے گا" (مکاشفہ 3:10)۔ اگر وہ معافی کا یقین رکھتے، تو وہ اذیت یا موت سے پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ لیکن اگر وہ نااہل ہوتے اور اپنے کردار کے نقائص کی وجہ سے اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے تو خدا کے مقدس نام کی توہین کی جائے گی۔

ہر طرف سے وہ غداری کی سازشیں سنتے ہیں اور بغاوت کے فعال آپریشن کا مشاہدہ کرتے ہیں۔ اپنے اندر، ایک شدید خواہش بھڑکتی ہے، روح کی ایک جلتی تڑپ، کہ اس عظیم ارتداد کو روکا جائے اور شریروں کی بے عزتی ختم ہو جائے۔ لیکن جب وہ خدا سے بغاوت کے کام کو ختم کرنے کی التجا کرتے ہیں، تو یہ خود کو ملامت کے شدید احساس کے ساتھ محسوس کرتے ہیں کہ ان کے پاس برائی کی زبردست لہر کا مقابلہ کرنے اور اسے زبردستی واپس لانے کی طاقت نہیں ہے۔ وہ محسوس کرتے ہیں کہ اگر اُنہوں نے اپنی تمام صلاحیتیں مسیح کی خدمت کے لیے وقف کر دی ہوتیں، طاقت سے آگے بڑھتے، تو شیطان کی شکلیں اُن پر غالب آنے کی کم طاقت ہوتی۔

وہ خُدا کے سامنے اپنی روحوں کو غمگین کرتے ہیں، اپنے بہت سے گناہوں پر اپنے ماضی کی توبہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اور نجات دہندہ کے وعدے کے لیے اپیل کرتے ہیں: "میری طاقت کو پکڑو، اور مجھ سے صلح کرو، یہاں تک کہ وہ مجھ سے صلح کر لے" (عیسیٰ 27:5)۔ آپ کا ایمان خراب نہیں ہوتا کیونکہ آپ کی دعائیں فوراً قبول نہیں ہوتیں۔ اگرچہ انتہائی گھمبیر اضطراب، گہری دہشت اور ہڑپ کرنے والی اذیت میں مبتلا ہیں، لیکن ان کی شفاعتیں ختم نہیں ہوتیں۔ وہ خدا کی طاقت کا استعمال کرتے ہیں جیسا کہ یعقوب نے فرشتہ کا استعمال کیا تھا؛ اور اس کی روح کی زبان ہے، "میں تمہیں جانے نہیں دوں گا، جب تک تم مجھے برکت نہ دو۔"

اگر یعقوب نے پہلے دھوکہ دہی کے ذریعے پیدائشی حق کا درجہ حاصل کرنے کے گناہ سے توبہ نہ کی ہوتی، تو خدا اس کی دعا نہ سنتا اور رحم کے ساتھ اس کی زندگی کو محفوظ رکھتا۔ اس طرح، مصیبت کے وقت، اگر خدا کے لوگوں کے گناہوں کا اقرار نہ کیا گیا تھا جو خوف اور تکلیف میں مبتلا ہوتے ہوئے ان کے سامنے ظاہر ہوئے تھے، تو وہ شکست کھا جائیں گے۔ مایوسی ان کے ایمان کو ختم کر دے گی اور وہ اپنی نجات کے لیے خدا سے التجا کرنے کا بھروسہ نہیں رکھ سکتے تھے۔ لیکن اگرچہ وہ اپنی نااہلی کا گہرا احساس رکھتے ہیں، لیکن ظاہر کرنے کے لیے ان میں کوئی پوشیدہ غلطیاں نہیں ہیں۔ ان کے گناہوں کا پہلے سے جائزہ لیا گیا اور فیصلے میں مٹا دیا گیا اور ان کی یادداشت میں نہیں لایا جا سکتا۔

شیطان بہت سے لوگوں کو یہ یقین کرنے کی طرف لے جاتا ہے کہ خدا زندگی کے چھوٹے معاملات میں ان کی بے وفائی کو نظر انداز کر دے گا۔ لیکن خداوند یعقوب کے ساتھ اپنے تعلقات میں ظاہر کرتا ہے کہ وہ کسی بھی طرح سے برائی کو منظور یا برداشت نہیں کرے گا۔ وہ تمام لوگ جو اپنے گناہوں کو معاف کرنے یا چھپانے کی کوشش کرتے ہیں، انہیں آسمانی کتابوں میں بغیر اقرار اور معافی کے رہنے کی اجازت دیتے ہیں، شیطان ان پر غالب آجائے گا۔ ان کا پیشہ جتنا بلند ہوگا اور جس مقام پر وہ فائز ہوں گے اتنا ہی ان کا طرز عمل خدا کے سامنے زیادہ سنجیدہ ہوگا اور عظیم مخالف کی فتح اتنی ہی زیادہ یقینی ہوگی۔ جو ملتوی کرتے ہیں۔

Machine Translated by Google

خدا کے دن کی تیاری، وہ اسے مصیبت کے وقت یا اس کے بعد کے وقت میں حاصل نہیں کر سکتے۔ ان سب کا معاملہ ناامید ہے۔
ظاہر کردہ مسیحی جو آخری خوفناک تنازعہ کے لیے بغیر تیاری کے آتے ہیں، مایوسی کے الفاظ میں اپنے گناہوں کا شدت سے اعتراف کریں گے، جب کہ شریر اپنی اذیت میں خوش ہوں گے۔ یہ اعترافات عیسو یا یہوداہ کی طرح ہیں، ان لوگوں کے جو سرکشی کے نتیجے پر ماتم کرتے ہیں ، لیکن اپنے جرم پر نہیں۔ وہ برائی کی طرف حقیقی تردید یا پسپائی محسوس نہیں کرتے۔

وہ سزا کے خوف سے اپنے گناہ کو تسلیم کرتے ہیں، لیکن، پرانے فرعون کی طرح، اگر وہ فیصلے ہٹا دیے گئے تو وہ اپنے جنت کی مخالفت میں واپس آجائیں گے۔
یعقوب کی کہانی بھی یقینی ہے کہ خُدا اُن لوگوں کو رد نہیں کرے گا جو گناہ کے فریب میں، لالچ اور بہکاوے میں آئے ہیں، لیکن جنہوں نے سچی توبہ کے ساتھ اُس کی طرف رجوع کیا ہے۔ جب کہ شیطان اس طبقے کو تباہ کرنا چاہتا ہے، خدا بھیجے گا۔
آپ کے فرشتے خطرے کے وقت آپ کی تسلی اور حفاظت کے لیے۔ شیطان کے حملے شدید اور پرعزم ہیں۔ ان کی غلطیاں، خوفناک؛ لیکن خُداوند کی آنکھیں اپنے لوگوں پر ہیں اور اُس کے کان اُن کی فریاد سُنتے ہیں۔ اُن کی مصیبت بڑی ہے، بھٹی کے شعلے اُن کو بھسم کرنے کے لیے تیار دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن ریفائنر انہیں آگ میں آزمایا ہوا سونا پیش کرے گا۔ اپنے بچوں کے لیے ان کی شدید ترین آزمائش کے دور میں خُدا کی محبت اتنی ہی مضبوط اور نرم ہے جتنی کہ ان کی دھوپ بھری خوشحالی کے دنوں میں۔ لیکن انہیں آگ کی بھٹی میں ڈالنا ضروری ہے۔ آپ کی زمینی فطرت کو استعمال کرنے کی ضرورت ہے تاکہ مسیح کی شبیہ پوری طرح سے جھلک سکے۔

غم اور مصیبت کا دور جو ہمارے سامنے ہے اس کے لیے ایک ایسے ایمان کی ضرورت ہوگی جو تھکاوٹ، تاخیر اور بھوک کو برداشت کر سکے —ایسا ایمان جو سخت کوشش کے باوجود ناکام نہیں ہوتا۔ رعایتی مدت ہر ایک کو اس وقت کی تیاری کے لیے دی گئی ہے۔ یعقوب غالب آیا کیونکہ وہ ثابت قدم اور ثابت قدم تھا۔ اس کی جیت دعا کی طاقت کا ثبوت ہے۔ وہ تمام لوگ جو خدا کے وعدوں پر قائم رہتے ہیں جیسا کہ اس نے کیا تھا، اور بزرگ کی طرح پرجوش اور ثابت قدم رہتے ہیں، اس کی طرح کامیاب ہوں گے۔ جو لوگ اپنے آپ کو جھٹلانے، خدا کے حضور تڑپنے، اس کی نعمت کے لیے لمبی لمبی دعائیں مانگنے کے لیے تیار نہیں ہیں، وہ اسے حاصل نہیں کریں گے۔ خدا کے ساتھ کشتی -کتنے کم لوگ جانتے ہیں کہ اس کا کیا مطلب ہے! کتنے ہی کم لوگوں نے اپنے آپ کو خدا کی طرف متوجہ ہونے کی اجازت دی ہے روح کی تسکین کے ساتھ، خواہش کی شدت کے ساتھ، یہاں تک کہ ہر فیکلٹی اپنی زیادہ سے زیادہ پہنچ پر ہے! جب مایوسی کی لہریں کہ کوئی زبان دعا کرنے والے پر دھل نہیں سکتی، تو کتنے ہی لوگ خدا کے وعدوں پر اٹل ایمان کے ساتھ چمٹے رہتے ہیں!

جو لوگ کم ایمان کا استعمال کرتے ہیں وہ اب شیطانی فریبوں اور ضمیر کے پابند فرمان کی زد میں آنے کے زیادہ خطرے میں ہیں۔ اور اگر وہ امتحان میں بھی کھڑے ہو جائیں تو مصیبت کے وقت وہ شدید اذیت اور مصیبت میں ڈالے جائیں گے، کیونکہ انہوں نے کبھی بھی خدا پر بھروسہ کرنے کی عادت نہیں ڈالی۔ ایمان کے اسباق کو جو انہوں نے نظرانداز کیا ہے وہ حوصلہ شکنی کے خوفناک دباؤ میں سیکھنے پر مجبور ہوں گے۔

ہمیں اب خدا کے وعدوں کو ثابت کرتے ہوئے اس سے واقف ہونے کی ضرورت ہے۔ فرشتے ہر ایک پرجوش اور مخلصانہ دعا کو ریکارڈ کرتے ہیں۔ ہمیں خدا کے ساتھ میل جول کو نظر انداز کرنے کے بجائے خودغرضی کی تسکین سے دوچار ہونا چاہئے۔ سب سے گہری غربت، سب سے بڑا خود انکار، اس کی رضا کے ساتھ، اس کے بغیر دولت، عزت، آسانی اور دوستی سے بہتر ہے، ہمیں نماز کے لیے وقت نکالنا چاہیے۔ اگر ہم اپنے ذہنوں کو سیکولر مفادات میں جذب ہونے دیتے ہیں، تو خداوند ہمیں وقت دے سکتا ہے کہ ہم سے سونے کے بت، مکانات یا زرخیز زمین کو ہٹا دیں۔

نوجوانوں کو گناہ کی طرف مائل نہیں کیا جائے گا اگر وہ کسی ایسے راستے پر چلنے سے انکار کر دیں جس میں وہ خدا کی برکت حاصل کر سکیں۔ اگر دنیا کو آخری اور پختہ تنبیہ کرنے والے پیغمبر خدا کی نعمت کے لیے سرد، بے رغبتی اور بے کار طریقے سے نہیں بلکہ جوش اور ایمان کے ساتھ دعا کرتے، جیسا کہ یعقوب نے کیا تھا، تو وہ بہت سی جگہیں دریافت کر لیتے جہاں وہ کہہ سکتے تھے۔ "میں نے دیکھا ہے۔

Machine Translated by Google

خُدا آمنے سامنے تھا، اور میری جان بچ گئی" (جنرل 32:30)۔اُنہیں آسمانی شہزادے سمجھیں گے، جن کو خُدا اور انسانوں کے ساتھ غالب آنے کی طاقت ہوگی۔
"مصیبت کا ایسا وقت جو کبھی نہیں تھا" ہم پر ٹوٹنے والا ہے۔ اور ہمیں ایک ایسے تجربے کی ضرورت ہوگی جو اب ہمارے پاس نہیں ہے، اور جسے حاصل کرنے کے لیے بہت سے لوگ بے بس ہیں۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ غم کو حقیقت سے بڑا تصور کیا جاتا ہے۔ ایسا نہیں ہے، البتہ اس بحران کے حوالے سے جو ہمارے سامنے ہے۔ سب سے واضح بیانیہ ثبوت کی وسعت تک نہیں پہنچ سکتا۔ آزمائش کے اس وقت میں ہر ذی روح کو خدا کے سامنے کھڑا ہونا چاہیے۔ "یہاں تک کہ اگر نوح، دانیال اور ایوب زمین پر ہوتے، جیسا کہ میں زندہ ہوں، خداوند یہوواہ فرماتا ہے، وہ بیٹے یا بیٹی کو نہ بچائیں گے، بلکہ وہ اپنی راستبازی کے ذریعے صرف اپنی جانوں کو بچائیں گے" (حزقی 14:20)۔

اب، جب کہ ہمارا عظیم سردار کاہن ہمارے لیے کفارہ دے رہا ہے، ہمیں مسیح میں کامل بننے کی کوشش کرنی چاہیے۔ ایک سوچ کے ذریعے بھی ہمارے نجات دہندہ کو آزمائش کی طاقت کے سامنے پیش نہیں کیا جا سکتا تھا۔ شیطان انسان کے دلوں میں پاؤں جمانے کے لیے جگہ ڈھونڈتا ہے۔ کچھ پالی ہوئی گناہ کی خواہش، جس کے ذریعے آزمائشیں اپنی طاقت کو ظاہر کرتی ہیں۔ لیکن مسیح نے اپنے بارے میں اعلان کیا، "اس دنیا کا شہزادہ آتا ہے، اور مجھ میں اس کا کچھ نہیں ہے" (یوحنا 14:30)۔

شیطان خدا کے بیٹے میں کچھ بھی نہیں پا سکتا تھا جو اسے فتح حاصل کرنے دیتا۔ اس نے اپنے باپ کے احکام پر عمل کیا تھا، اور اس میں کوئی گناہ نہیں تھا جسے شیطان اپنے فائدے کے لیے استعمال کر سکتا تھا۔ یہ وہ حالت ہے جس میں مصیبت کے وقت کھڑے ہونے والوں کو ملنا چاہیے۔

یہ اسی زندگی میں ہے کہ ہمیں اپنے آپ کو گناہ سے، خون میں ایمان کے ذریعے سے الگ کرنا چاہیے۔
مسیح کا کفارہ ہمارا قیمتی نجات دہندہ ہمیں دعوت دیتا ہے کہ ہم اپنے آپ کو اس کے ساتھ متحد کریں، اپنی کمزوری کو اس کی طاقت سے، ہماری جہالت کو اس کی حکمت سے، ہماری نااہلی کو اس کی خوبیوں سے جوڑیں۔ خدا کا پرووِیڈنس وہ اسکول ہے جس میں ہمیں یسوع کی حلیمی اور عاجزی کو سیکھنا چاہیے۔ خُداوند ہمیشہ ہمارے سامنے رکھتا ہے، وہ راستہ نہیں جسے ہم چُنیں گے، جو آسان اور زیادہ خوشگوار معلوم ہوتا ہے، بلکہ زندگی کے حقیقی مقاصد ہیں۔ ہمارا حصہ ان ایجنسیوں کے ساتھ تعاون کرنا ہے جو آسمان ہمارے کرداروں کو الہی ماڈل کے مطابق کرنے کے کام میں کام کرتا ہے۔ کوئی بھی شخص اس کام میں کوتاہی یا تاخیر نہیں کر سکتا، اس کی روح کو خوفناک خطرہ نہیں ہے۔

ایک رویا میں، یوحنا رسول نے آسمان پر ایک بڑی آواز سنائی، جس میں کہا گیا: "افسوس ہے اُن پر جو زمین اور سمندر میں بستے ہیں؛ کیونکہ شیطان تم پر اُتر آیا ہے، اور یہ جانتے ہوئے کہ اُس کے پاس ایک چھوٹا بچہ ہے۔ وقت" (Apoc. 12: 12)خوفناک وہ مناظر ہیں جو آسمانی آواز کے اس اظہار کو پیدا کرتے ہیں۔ وقت کم ہونے کے ساتھ ساتھ شیطان کا قہر بڑھتا جاتا ہے، اور اس کا فریب اور تباہی کا کام مصیبت کے وقت اپنی انتہا کو پہنچ جاتا ہے۔

ایک مافوق الفطرت نوعیت کے خوفناک نظارے جلد ہی آسمانوں میں، معجزاتی کام کرنے والی شیطانی طاقت کی نشانیوں کے طور پر ظاہر ہوں گے۔ شیطانی روحیں زمین اور پوری دنیا کے بادشاہوں کے پاس جائیں گی تاکہ انہیں فریب میں پھنسائیں اور انہیں آمادہ کریں کہ وہ آسمانی حکومت کے خلاف آخری جدوجہد میں شیطان کا ساتھ دیں۔ . لوگ خود مسیح ہونے کا دعویٰ کرتے ہوئے اٹھیں گے اور اس لقب اور عبادت کا دعویٰ کریں گے جو صرف اور صرف دنیا کے نجات دہندہ سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ شاندار شفا بخش معجزات انجام دیں گے، یہ اعلان کریں گے کہ ان کے پاس آسمان سے ایسے انکشافات ہیں جو صحیفوں کی گواہی سے متصادم ہیں۔

دھوکہ دہی کے عظیم ڈرامے کے اختتامی عمل کے طور پر، شیطان خود مسیح کو ظاہر کرے گا۔ چرچ نے طویل عرصے سے نجات دہندہ کی آمد کو اپنی امیدوں کی تکمیل کے طور پر دیکھنے کا دعویٰ کیا ہے۔ تب بڑا دھوکہ باز ظاہر کرے گا کہ مسیح آیا ہے۔ زمین کے مختلف حصوں میں، شیطان اپنے آپ کو انسانوں کے درمیان ایک شاندار ہستی کے طور پر ظاہر کرے گا، شاندار چمک کے ساتھ، خدا کے بیٹے کی وضاحت سے مشابہت رکھتا ہے جو یوحنا نے Apocalypseمیں دیا تھا (Rev. 1:13-15)۔اُس کے چاروں طرف جو شان و شوکت ہے اُس سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے جسے فانی آنکھوں نے دیکھا ہے۔ فتح کے نعرے۔

Machine Translated by Google

وہ ہوا میں آواز دیتے ہیں: "مسیح آ گیا ہے! مسیح آ گیا ہے!" لوگ اس کے قدموں میں سجدہ کرتے ہیں، جب کہ وہ اپنے ہاتھ اٹھاتا ہے اور ان پر برکت کا اعلان کرتا ہے، بالکل اسی طرح جیسے مسیح نے اپنے شاگردوں کو برکت دی جب وہ زمین پر تھا۔ ، کچھ ایسی ہی مہربان آسمانی سچائیاں پیش کرتا ہے جو نجات دہندہ نے بیان کی ہیں؛ لوگوں کی بیماریوں کو شفا بخشتا ہے، اور پھر، مسیح کے اپنے قیاس کردہ کردار میں، سبت کے دن کو اتوار میں تبدیل کرنے کا دعویٰ کرتا ہے، اور سب کو اس دن کو مقدس رکھنے کا حکم دیتا ہے۔ برکت دی ہے کہ جو لوگ ساتویں دن کو منانے پر اڑے رہتے ہیں وہ اس کے نام کی توہین کر رہے ہیں ، اس کے فرشتوں کو سننے سے انکار کر کے جو ان کی طرف روشنی اور سچائی کے ساتھ بھیجے گئے ہیں ، یہ ایک طاقتور اور تقریبا ناقابل تلافی دھوکہ ہے۔

سامریوں کی طرح جن کو سائمن میگس نے دھوکہ دیا تھا، بھیڑ، چھوٹے سے بڑے تک، ان جادوگروں کو سنتے ہیں، کہتے ہیں، "یہ خدا کی عظیم صفت ہے" (اعمال ۔8:10

لیکن خدا کے لوگ گمراہ نہیں ہوں گے۔ اس جھوٹے مسیح کی تعلیمات کلام پاک کے مطابق نہیں ہیں۔ اس کی برکت حیوان اور اس کی شبیہ کے پرستاروں پر نازل کی جاتی ہے، وہی طبقہ جس پر بائبل اعلان کرتی ہے کہ خدا کا غضب، رحمت کے بغیر، انڈیل دیا جائے گا۔

مزید برآں، تاہم، شیطان کو مسیح کی آمد کے طریقے کو غلط ثابت کرنے کی اجازت نہیں ہوگی۔ نجات دہندہ نے اس مقام پر اپنے لوگوں کو دھوکہ دہی کے خلاف خبردار کیا، اور واضح طور پر اس کی دوسری آمد کے طریقے کی پیشین گوئی کی۔ "جھوٹے مسیح اور جھوٹے نبی اُٹھیں گے، اور ایسی عظیم نشانیاں اور عجائبات دکھائیں گے کہ، اگر ممکن ہو تو، وہ چنے ہوئے لوگوں کو بھی دھوکہ دیں گے... اس لیے اگر وہ تم سے کہیں کہ دیکھو، وہ بیابان میں ہے، تو باہر نہ جانا۔ دیکھو وہ گھر کے اندر ہے، یقین نہ کرو کیونکہ جس طرح بجلی مشرق سے آتی ہے اور مغرب تک دکھائی دیتی ہے اسی طرح ابن آدم کی آمد بھی ہو گی۔

(متی ۔(27-24:24اس آنے کو جعل سازی نہیں کیا جا سکتا۔ یہ عالمگیر طور پر جانا جاتا ہے اور پوری دنیا میں اس کا مشاہدہ کیا جائے گا۔
صرف وہی لوگ جو صحیفوں کے محنتی طالب علم ہیں، اور جو سچائی کی محبت حاصل کرتے ہیں، اس طاقتور فریب سے بچیں گے جو دنیا کو اسیر کر لیتی ہے۔
بائبل کی گواہی کے ذریعے، وہ اپنے بھیس میں دھوکے باز کا پتہ لگائیں گے۔ آزمائش کا وقت سب پر آئے گا۔ آزمائش کی چھانٹ کے ذریعے حقیقی مسیحی ظاہر کیے جائیں گے۔ کیا خُدا کے لوگ اب اُس کے کلام میں اِس قدر مضبوطی سے قائم ہیں کہ وہ اپنے حواس کے ثبوت کے سامنے نہیں جھکیں گے؟ ایسے بحران میں، کیا آپ صرف بائبل اور بائبل سے چمٹے رہیں گے؟ اگر ممکن ہو تو شیطان کوشش کرے گا کہ وہ اُس دن کھڑے ہونے کے لیے ضروری تیاری نہ کر سکیں۔ وہ حالات کو اس طرح ترتیب دے گا کہ ان کا راستہ روکیں؛ وہ انہیں زمینی خزانوں سے شرمندہ کرے گا۔ وہ ان پر بھاری اور تھکا دینے والا بوجھ اٹھائے گا، تاکہ ان کے دل اس زندگی کی فکروں سے بوجھل ہوجائیں اور ان پر چور کی طرح آزمائش کا دن آئے۔

جب عیسائیت کے مختلف حکمرانوں کی طرف سے احکام کی پابندی کرنے والوں کے خلاف جاری ہونے والا حکم ان سے حکومت کا تحفظ ختم کر کے انہیں ان لوگوں کے ہاتھ میں چھوڑ دے گا جو ان کی تباہی کے خواہاں ہیں تو خدا کے لوگ شہروں اور قصبوں سے بھاگ کر جمع ہو جائیں گے۔ گروپوں میں اکٹھے، انتہائی ویران اور تنہا جگہوں پر رہتے ہیں۔ بہت سے لوگوں کو پہاڑی قلعے میں پناہ ملے گی۔ پیڈمونٹ کی وادیوں کے عیسائیوں کی طرح، وہ زمین کی اونچی جگہوں کو اپنی پناہ گاہیں بنائیں گے، "چٹانوں کے قلعوں" کے لیے خدا کا شکر ادا کریں گے (عیسا ۔(33:16لیکن بہت سے، تمام اقوام اور تمام اعلی اور نچلے طبقے، امیر اور غریب، سیاہ اور سفید، سب سے زیادہ غیر منصفانہ اور ظالمانہ غلامی میں پھینک دیا جائے گا. خدا کے پیارے دردناک دن گزاریں گے، ہتھکڑیاں لگائیں گے، جیل کی سلاخوں میں قید ہوں گے، موت کی سزا سنائی جائے گی اور، بظاہر، اندھیرے اور گھناؤنی تہھانے میں بھوکے رہنے کے لیے چھوڑ دیا جائے گا۔ ان کی فریاد سننے کے لیے کوئی انسانی کان نہیں کھلے گا۔ کوئی انسانی ہاتھ ان کی مدد کے لیے تیار نہیں ہوگا۔

Machine Translated by Google

کیا رب اپنے لوگوں کو اس مشکل گھڑی میں بھول جائے گا؟ کیا وہ وفادار نوح کو بھول گیا تھا جب خُدا کے فیصلے مخالف دنیا پر گرے تھے؟ کیا وہ لوط کو بھول گیا جب میدان کے شہروں کو بھسم کرنے کے لیے آسمان سے آگ نازل ہوئی؟

کیا آپ یوسف کو بھول گئے جو مصر میں بت پرستوں میں گھرا ہوا تھا؟ کیا وہ ایلیاہ کو بھول گیا تھا، جب ایزبل کے حلف نے اسے بعل کے نبیوں کی قسمت سے ڈرایا تھا؟ کیا وہ یرمیاہ کو اپنی جیل کی تاریک اور مایوس کن غار میں بھول گیا تھا؟ کیا آپ تین قابل عبرانیوں کو آگ کی بھٹی میں بھول گئے؟ یا شیروں کی ماند میں دانیال؟

"لیکن صیون کہتا ہے، رب نے مجھے چھوڑ دیا، اور رب نے مجھے بھلا دیا ہے۔
کیا کوئی عورت اپنے پیٹ کے بچے کو اتنا بھول سکتی ہے کہ اسے اس پر ترس نہ آئے؟ لیکن اگر یہ بھول بھی جائے تو میں تمہیں نہیں بھولوں گا۔ دیکھ، میں نے تجھے اپنے ہاتھوں کی ہتھیلیوں پر کندہ کیا ہے۔" (یسعیٰ -49:14

۔(16رب الافواج نے کہا، "جو تمہیں چھوتا ہے وہ اس کی آنکھ کے سیب کو چھوتا ہے" (زیک ۔(2:8

اگرچہ دشمنوں نے انہیں جیلوں میں ڈال دیا، تہھانے کی دیواریں ان کی روح اور مسیح کے درمیان رابطے میں رکاوٹ نہیں بن سکتیں۔ وہ جو اپنی تمام کمزوریوں کو جانتا ہے، جو ہر آزمائش سے واقف ہے، وہ تمام دنیاوی طاقتوں سے بالاتر ہے۔ فرشتے ان کے پاس خلوت خانے میں آئیں گے، آسمان سے روشنی اور سکون لے کر آئیں گے۔ قید خانہ ایک محل کی طرح ہو گا۔ کیونکہ ایمان سے مالا مال لوگ وہاں بسیں گے، اور اندھیرے والی دیواریں آسمانی روشنی سے منور ہوں گی، جیسا کہ جب پولس اور سیلاس نے فلپی کے تہھانے میں آدھی رات کو دعا کی اور حمد گائی۔

خُدا کے فیصلے اُن تمام لوگوں کا دورہ کریں گے جو اُس کے لوگوں پر ظلم اور تباہی پھیلانا چاہتے ہیں۔ شریروں کے لیے ان کی تحمل انہیں گناہ میں مزید دلیر بناتی ہے، لیکن ان کی سزا، اگرچہ طویل عرصے تک موخر کی جاتی ہے، اس کے لیے کم یقینی اور خوفناک نہیں ہے۔ "رب اُٹھے گا جیسے کوہِ پرازیم پر، اور غضبناک ہو گا جیسا کہ جبعون کی وادی میں، اپنا کام، اپنا عجیب کام، اور اپنا کام، اپنا عجیب کام کرنے کے لیے" (یسعیاہ ۔(28:21ہمارے مہربان خدا کے لیے سزا دینے کا عمل ایک عجیب عمل ہے۔ "خداوند یہوواہ فرماتا ہے، میں اپنی زندگی کی قسم، میں شریروں کی موت سے خوش نہیں ہوں" (حزقی۔

۔(33:11خُداوند "مہربان اور مہربان، غصہ کرنے میں دھیما، اور نیکی اور سچائی میں فراوانی کرنے والا... بدکاری اور خطا اور گناہ کو معاف کرنے والا ہے۔" تاہم، "مجرموں کو بے قصور نہیں سمجھا جاتا۔" خُداوند غصہ کرنے میں دھیما ہے، لیکن طاقت میں بڑا ہے، اور وہ قصوروراوں کو بے قصور نہیں ٹھہراتا ہے" (خروج 34:6اور ؛7نحوم ۔(1:3قانون اس سزا کی شدت جو فاسق کے انتظار میں ہے اس کا اندازہ رب کی عدل پر عمل کرنے میں ہچکچاہٹ سے لگایا جا سکتا ہے۔ جس قوم کو وہ اتنی دیر تک برداشت کرتا ہے، جسے وہ اس وقت تک سزا نہیں دیتا جب تک کہ وہ اپنے گناہوں کا حساب کتابوں میں نہ بھر لے۔ خدا کا، وہ آخر کار غضب کے پیالے سے بغیر رحم کے پیے گا۔

جب مسیح مقدِس میں اپنی شفاعت بند کر دے گا، بغیر رحم کے غضب اُن لوگوں پر نازل ہو گا جنہوں نے حیوان اور اُس کی شکل کی پرستش کی، اور اُس کا نشان حاصل کیا (مکاشفہ 14:9اور ۔(10مصر پر جو آفتیں نازل ہوئیں جب خدا اسرائیل کو نجات دلانے والا تھا وہ ان شدید ترین اور ہولناک فیصلوں سے ملتے جلتے تھے جو خدا کے لوگوں کی آخری نجات سے عین پہلے دنیا پر پڑنے چاہئیں۔

Apocalypseکا مصنف، ان خوفناک آفات کو بیان کرتے ہوئے کہتا ہے: "ان آدمیوں پر ایک برا اور مہلک زخم آیا جن پر حیوان کا نشان تھا اور جو اس کی شبیہ کی پرستش کرتے تھے۔"
سمندر "ایک مردہ آدمی کی طرح خون میں بدل گیا، اور ہر زندہ جان سمندر میں مر گئی۔"
اور پانی کے دریا اور چشمے "خون میں بدل گئے۔" یہ کوڑے جتنے بھیانک ہیں، خدا کا انصاف پوری طرح ثابت ہے۔ خدا کا فرشتہ اعلان کرتا ہے: "اے، تو راستباز ہے۔
رب ... آپ نے ان چیزوں کا فیصلہ کیوں کیا ہے؟ چونکہ اُنہوں نے مقدسوں اور نبیوں کا خون بہایا، اِس لیے تُو نے اُنہیں پینے کے لیے خون بھی دیا۔ کیونکہ وہ اس کے مستحق ہیں"
(مکاشفہ ۔(6-16:2خُدا کے لوگوں کو موت کی سزا دیتے ہوئے، اُنہوں نے واقعی اپنے خون کا قصور اُٹھایا ہے، جیسے اُن کے اپنے ہاتھوں سے بہایا گیا ہو۔ میں

Machine Translated by Google

اسی طرح، یسوع نے اپنے وقت کے یہودیوں کو ان تمام مقدس مردوں کے خون کا مجرم قرار دیا جو ہابیل کے دنوں سے بہایا گیا تھا۔ کیونکہ وہ ایک ہی روح کے مالک تھے اور وہی کام کرنے کی کوشش کر رہے تھے جو نبیوں کے قاتلوں کی طرح کرتے تھے۔

اس کے بعد آنے والی طاعون میں، سورج کو "آگ سے آدمیوں کو جھلسا دینے کا اختیار دیا گیا ہے۔ اور لوگ بڑی گرمی سے جھلس گئے" (آیات 8اور ۔(9اس طرح انبیاء اس خوفناک وقت میں زمین کی حالت کو بیان کرتے ہیں: "اور زمین غمگین ہے (...)کیونکہ کھیت کی فصل ختم ہو گئی ہے۔" "کھیت کے سب درخت سوکھ گئے ہیں، اور بنی آدم میں خوشی سوکھ گئی ہے۔" "بیج اپنے ڈھیروں تلے سڑ گیا، گودام برباد ہو گئے۔" "مویشی کیسے کراہتے ہیں! گایوں کے ریوڑ پریشان ہیں، کیونکہ ان کے پاس چراگاہ نہیں ہے: ... دریا سوکھ گئے ہیں، اور آگ نے صحرا کی چراگاہوں کو کھا لیا ہے۔" رب یہوواہ فرماتا ہے، "اس دن ہیکل کے گیت درد کی چیخیں ہوں گے؛ لاشیں بہت ہوں گی؛ وہ ہر جگہ خاموشی کے ساتھ پھینک دی جائیں گی" (جوئیل ؛20-17 1:10-12،عاموس ۔(8:3

یہ وبائیں آفاقی نہیں ہیں، ورنہ زمین کے تمام باشندے مکمل طور پر ختم ہو جائیں گے۔ تاہم، وہ انسانوں کے لیے جانی جانے والی سب سے خوفناک لعنتیں ہوں گی۔ مردوں کے بارے میں تمام فیصلے، پروبیشن کے اختتام سے پہلے، رحمت کے ساتھ مل گئے تھے۔ مسیح کے شفاعتی خون نے گنہگار کو اپنے جرم کا پورا پیمانہ حاصل کرنے سے روک دیا ہے۔ لیکن آخری فیصلے میں غضب رحم کی ملاوٹ کے بغیر بہایا جاتا ہے۔

اس دن، بھیڑ خدا کی رحمت کی پناہ کی خواہش کرے گی، جسے وہ اتنے عرصے سے حقیر سمجھتے تھے۔ "دیکھو، وہ دن آرہے ہیں، خداوند خداوند فرماتا ہے، جب میں زمین پر کال بھیجوں گا، نہ روٹی کا قحط، نہ پانی کا پیاس، بلکہ خداوند کی باتیں سننے کا۔ اور وہ ایک سے بھٹک جائیں گے۔ سمندر سے دوسرے سمندر تک، اور شمال سے مشرق تک؛ وہ خداوند کے کلام کو ڈھونڈتے ہوئے ہر طرف دوڑیں گے، لیکن اسے نہیں پائیں گے" (عاموس 8:11اور ۔(12

خدا کے لوگ مصائب سے آزاد نہیں ہوں گے۔ لیکن، اگرچہ وہ ستائے گئے اور پریشان ہیں، اگرچہ وہ سختی اور خوراک کی کمی کو برداشت کرتے ہیں، لیکن انہیں ہلاک ہونے کے لیے نہیں چھوڑا جائے گا۔ خدا جس نے ایلیاہ کی دیکھ بھال کی وہ اپنے بے لوث بچوں میں سے کسی کو نظر انداز نہیں کرے گا۔ جو اپنے سر کے بالوں کو گنتا ہے وہ ان کی دیکھ بھال کرے گا۔ اور قحط کے وقت وہ سیر ہو جائیں گے۔ جب کہ بدکار بھوک اور وبا سے مر رہے ہیں، فرشتے راستبازوں کی حفاظت کریں گے اور ان کی ضروریات پوری کریں گے۔ اُس کے لیے جو "صداقت پر چلتا ہے" وعدہ ہے: "اس کی روٹی اُسے دی جائے گی، اُس کا پانی یقینی ہوگا۔

مصیبت زدہ اور محتاج پانی ڈھونڈتے ہیں، لیکن کوئی نہیں، اور ان کی زبان پیاس سے سوکھ جاتی ہے۔ لیکن میں، خداوند، ان کی سنوں گا، میں، اسرائیل کا خدا، انہیں ترک نہیں کروں گا" (یسعیاہ ۔(41:17 ؛33:16
"اگرچہ انجیر کا درخت نہیں پھولتا اور نہ انگور کی بیل پر پھل ہے؛ زیتون کے درخت کی پیداوار ہے، اور کھیتوں میں خوراک نہیں پیدا ہوتی ہے؛ گھاس کے میدان سے بھیڑیں اٹھا لی جاتی ہیں، اور باڑوں میں گائے نہیں ہیں، پھر بھی جو اُس سے ڈرتے ہیں وہ خوش ہوں گے وہ خُداوند میں ہوں گے اور اپنی نجات کے خُدا میں خوش ہوں گے" (حب 3:17اور ۔(18

"رب وہی ہے جو آپ کی حفاظت کرتا ہے؛ رب آپ کے داہنے ہاتھ پر آپ کا سایہ ہے۔ دن کو سورج آپ کو نقصان نہیں پہنچائے گا اور نہ ہی رات کو چاند۔ رب آپ کو تمام برائیوں سے بچائے گا، وہ آپ کی جان کی حفاظت کرے گا۔ "

"وہ تم کو مرغیوں کے پھندے سے اور مہلک وبا سے چھڑائے گا، وہ تمہیں اپنے پروں سے ڈھانپے گا، اور تم اس کے پروں کے نیچے محفوظ رہو گے؛ اس کی سچائی ڈھال اور بکھری ہے۔
تُو نہ رات کو دہشت سے ڈرے گا، نہ دن کو اڑنے والے تیر سے، نہ تاریکی میں پھیلنے والی وبا سے، نہ دوپہر کو تباہ ہونے والی تباہی سے۔ ایک ہزار آپ کی طرف اور دس ہزار آپ کے دائیں طرف گریں گے، لیکن آپ کو مارا نہیں جائے گا. صرف اپنی آنکھوں سے دیکھو گے اور بدکاروں کا بدلہ دیکھو گے۔ کیونکہ تُو، اے رب، میری پناہ ہے۔ سب سے اعلیٰ تیرا ٹھکانہ ہے۔ تجھے کوئی نقصان نہیں پہنچے گا اور نہ ہی کوئی وبا تیرے خیمے کے قریب آئے گی" (زبور ۔(10-91:3 ؛7-121:5

Machine Translated by Google

تاہم، انسانی آنکھوں کے سامنے یہ ظاہر ہو گا کہ خدا کے لوگوں کو جلد ہی اپنے خون سے اپنی گواہی پر مہر لگانی چاہیے، جیسا کہ ان سے پہلے شہیدوں کے ساتھ ہوا تھا۔ وہ خود ڈرنے لگتے ہیں کہ رب نے انہیں اپنے دشمنوں کے قبضے میں آنے کے لیے چھوڑ دیا ہے۔ یہ زبردست اذیت کا وقت ہے۔ وہ دن رات خدا سے نجات کے لیے فریاد کرتے ہیں۔ شریر خوشی مناتے ہیں اور ٹھٹھوں کی چیخیں سنائی دیتی ہیں: اب ان کا ایمان کہاں ہے؟ اگر تم واقعی اس کے لوگ ہو تو خدا تمہیں ہمارے ہاتھ سے کیوں نہیں چھڑاتا؟

لیکن متوقع مقدسین یسوع کو کلوری کی صلیب پر مرتے ہوئے یاد کرتے ہیں، اور سردار کاہن اور شہزادے طنز کرتے ہوئے کہتے ہیں، "اس نے دوسروں کو بچایا، اور وہ خود کو نہیں بچا سکتا۔ اگر وہ اسرائیل کا بادشاہ ہے، تو اب صلیب سے نیچے آؤ، اور ہم۔ اس پر ایمان لائے گا" (متی ۔(27:42یعقوب کی طرح، ہر کوئی خدا کے ساتھ کشتی لڑ رہا ہے۔ آپ کا چہرہ

اندرونی کشمکش کا اظہار کرتا ہے۔ ہر چہرے پر پیلر کی مہر ثبت ہے۔ تاہم، ان کی پرجوش شفاعت ختم نہیں ہوتی۔

کیا لوگ آسمانی وژن کے ساتھ صورتحال کو دیکھ سکتے ہیں، وہ قدرت میں بہترین فرشتوں کے گروہ کو دیکھیں گے، جو مسیح کے صبر کے کلام پر عمل کرنے والوں کے ارد گرد تعینات ہیں۔ فرشتوں نے نہایت شفقت کے ساتھ آپ کی اذیت کو دیکھا اور آپ کی دعائیں سنیں۔ وہ انہیں خطرے سے چھیننے کے لیے اپنے کمانڈر کی طرف سے بات کے منتظر ہیں۔ لیکن انہیں تھوڑا انتظار کرنا ہوگا۔ خدا کے لوگوں کو پیالہ پینا چاہئے اور بپتسمہ کے ساتھ بپتسمہ لینا چاہئے۔ بہت تاخیر، ان کے لیے بہت تکلیف دہ، ان کی درخواستوں کا بہترین جواب ہے۔ جب وہ اعتماد کے ساتھ رب کے کام کرنے کا انتظار کرنے کی کوشش کرتے ہیں، تو انہیں ایمان، امید اور صبر کا مظاہرہ کرنے کی طرف راغب کیا جاتا ہے، جو اپنے مذہبی تجربے کے دوران بہت کم مصروف تھے۔ تاہم، منتخب لوگوں کی محبت کے لئے، مصیبت کا وقت مختصر ہو جائے گا. "اور کیا خُدا اپنے چنے ہوئے لوگوں کو انصاف نہیں دے گا، جو دن رات اُس سے فریاد کرتے ہیں...؟ میں تم سے کہتا ہوں، وہ انہیں جلد انصاف فراہم کرے گا" (لوقا 18:7اور ۔(8آخر مردوں کی توقع سے زیادہ تیزی سے آئے گا۔

گیہوں کو جمع کیا جائے گا اور خدا کے گودام کے لیے پنڈلیوں میں باندھا جائے گا۔ تباہی کی آگ کے لیے جھاڑیوں کو بنڈلوں میں باندھ دیا جائے گا۔
آسمانی متولی، اپنی امانت کے وفادار، اپنی چوکسی کا مظاہرہ کرتے رہتے ہیں۔ اگرچہ ایک عام فرمان نے وہ وقت متعین کر دیا ہے جس میں احکام پر عمل کرنے والوں کو قتل کیا جا سکتا ہے، لیکن بعض صورتوں میں ان کے دشمن اس فرمان کا اندازہ لگانا چاہتے ہیں اور مقررہ وقت سے پہلے ان کے وجود کو مٹانے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن ہر وفادار روح کے ارد گرد تعینات طاقتور سرپرستوں سے کوئی نہیں گزر سکتا۔ شہروں اور قصبوں سے بھاگتے ہوئے بعض پر حملہ کیا جاتا ہے۔ لیکن ان کے خلاف اٹھی ہوئی تلواریں بکھر جاتی ہیں اور تنکے کی طرح بے بس ہو کر زمین پر گر پڑتی ہیں۔ دوسروں کا دفاع جنگجوؤں کی شکل میں فرشتوں کے ذریعے کیا جاتا ہے۔

تمام عمروں میں، خدا نے اپنے لوگوں کو بچانے اور نجات دلانے کے لیے مقدس فرشتوں کے ذریعے کام کیا ہے۔ آسمانی مخلوقات نے انسانی معاملات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔ وہ بجلی کی طرح چمکدار لباس میں ملبوس نظر آئے ہیں۔ وہ مسافروں کے لباس میں مردوں کی طرح آئے ہیں۔ فرشتے خدا کے بندوں کو انسانی شکل میں ظاہر ہوئے ہیں۔ انہوں نے دوپہر کو بلوط کے نیچے آرام کیا ہے، جیسے وہ تھک گئے ہوں۔ انہوں نے انسانی گھروں کی مہمان نوازی قبول کی ہے۔ انہوں نے رات کو حیران ہونے والے مسافروں کے لیے رہنما کا کام کیا ہے۔ اپنے ہاتھوں سے وہ قربان گاہ پر آگ جلاتے تھے۔

انہوں نے جیل کے دروازے بھی کھولے اور رب کے بندوں کو آزاد کر دیا۔ آسمانی زرہ بکتر میں ملبوس، وہ قبر سے پتھر ہٹانے آئے جہاں نجات دہندہ پڑا تھا۔
انسانوں کی شکل میں فرشتے اکثر صالحین کی مجلسوں میں پائے جاتے ہیں اور وہ بدکاروں کی مجلسوں میں بھی جاتے ہیں، جس طرح وہ سدوم میں اپنے اعمال کی رپورٹ دینے کے لیے گئے تھے، تاکہ یہ معلوم کیا جا سکے کہ آیا وہ حدود سے گزر چکے ہیں۔ خدا کا صبر۔ رب رحم سے خوش ہوتا ہے۔ اور چند لوگوں کی وجہ سے جو حقیقی معنوں میں اس کی خدمت کرتے ہیں، وہ آفات کو روکتا ہے اور بھیڑ کے سکون کو طول دیتا ہے۔ خُدا کے خلاف گنہگار بہت کم سمجھتے ہیں کہ وہ اپنی زندگیوں کے لیے اُن وفادار چند لوگوں کے مقروض ہیں جن کا وہ مذاق اُڑانے اور ظلم کرنے میں خوشی محسوس کرتے ہیں۔

Machine Translated by Google

اس حقیقت کے باوجود کہ دنیا کے حکمران اس حقیقت کو نظر انداز کرتے ہیں، فرشتے اکثر ان کی مجلسوں میں ترجمان رہے ہیں۔ انسانی آنکھوں نے انہیں دیکھا ہے۔ انسانی کانوں نے ان کی فریادیں سنی ہیں۔ انسانی ہونٹوں نے ان کی تجاویز کی مخالفت کی ہے اور ان کے مشوروں کا مذاق اڑایا ہے۔ انسانی ہاتھوں نے ان کی توہین اور بدسلوکی کا سامنا کیا ہے۔ کونسل کے ایوانوں اور انصاف کی عدالتوں میں، ان آسمانی رسولوں نے انسانی تاریخ سے گہری واقفیت کا مظاہرہ کیا ہے۔ انہوں نے اپنے آپ کو مظلوموں کی حمایت میں سب سے زیادہ قابل اور فصیح محافظوں سے زیادہ قابل ثابت کیا ہے۔ انہوں نے مقاصد کو شکست دی ہے اور برائیوں کو روک دیا ہے جس سے خدا کے کام میں بہت زیادہ تعطل پیدا ہوتا اور اس کے لوگوں کو بڑی تکلیف پہنچتی۔

خطرے اور مصیبت کے وقت، "خُداوند کا فرشتہ اُن لوگوں کے ارد گرد ڈیرے ڈالتا ہے جو اُس سے ڈرتے ہیں، اور اُن کو بچاتا ہے" (زبور 34:7)۔
شدید خواہش کے ساتھ، خدا کے لوگ اپنے آنے والے بادشاہ کی نشانیوں کا انتظار کرتے ہیں۔
جب دیواروں پر چوکیداروں سے پوچھا جاتا ہے: "پہرے، رات کو کیا ہوا"؟ جواب بغیر کسی ہچکچاہٹ کے دیا گیا ہے: "صبح آرہی ہے، اور رات بھی" (یسعیاہ 21:11اور -(12پہاڑوں کی چوٹیوں کے اوپر بادلوں پر روشنی چمک رہی ہے۔ عنقریب اس کا جلال ظاہر ہو گا۔ انصاف کا سورج طلوع ہونے کو ہے۔ صبح اور شام قریب ہیں -صادقوں کے لیے نہ ختم ہونے والے دن کی صبح، اور بدکاروں کے لیے ابدی رات کا ڈھلنا۔

جیسا کہ جدوجہد کرنے والے مومن اپنی درخواستیں خُداوند کے سامنے بھیجتے ہیں، ایسا لگتا ہے کہ وہ پردہ جو اُنہیں پوشیدہ سے الگ کرتا ہے تقریباً اُٹھتا جا رہا ہے۔ آسمان ابدی دن کے ٹوٹنے کے ساتھ چمکتا ہے اور فرشتوں کے گانوں کی طرح، یہ الفاظ کانوں میں گونجتے ہیں: "اپنی وفاداری پر قائم رہو، مدد آنے والی ہے۔" مسیح، قادر مطلق فاتح، اپنے تھکے ہوئے جنگجوؤں کو لافانی جلال کا تاج فراہم کرتا ہے۔ اور اس کی آواز آدھے کھلے پورٹلز کے ذریعے پروجیکٹ کرتی ہے: "دیکھو، میں تمہارے ساتھ ہوں، مت ڈرو۔

میں تیری تمام پریشانیوں سے واقف ہوں۔ میں نے آپ کے دکھ برداشت کیے ہیں۔ آپ غیر ثابت شدہ دشمنوں کے خلاف نہیں لڑ رہے ہیں۔ میں نے آپ کی طرف سے جنگ لڑی ہے، اور آپ میرے نام پر فاتح سے بڑھ کر ہیں۔"

قیمتی نجات دہندہ مدد بھیجے گا جب ہمیں اس کی سب سے زیادہ ضرورت ہوگی۔ جنت کا راستہ اس کے قدموں کے نشانوں سے مخصوص ہے۔ ہر کانٹا جو ہمارے پاؤں کو چوٹ پہنچاتا ہے، اس کو تکلیف دیتا ہے۔ ہر وہ صلیب جسے ہم اٹھانے کے لیے بلایا جاتا ہے، اس نے ہمارے سامنے اٹھایا ہے۔ رب امن کے لیے روح کو تیار کرنے کے مقصد کے لیے تنازعات کی اجازت دیتا ہے۔ مصیبت کا وقت خدا کے لوگوں کے لیے ایک ہولناک آزمائش ہے۔ بہر حال، یہ وقت ہے کہ ہر سچے مومن اپنی نگاہیں اٹھائے اور ایمان سے، وعدہ کی محراب کو اپنے گرد گھیرے ہوئے دیکھے۔

"وہ لوگ جو خداوند کے ذریعہ چھڑائے گئے ہیں، واپس آئیں گے، اور خوشی کے ساتھ صیون میں آئیں گے، اور ہمیشہ کی خوشی ان کے سروں پر ہو گی؛ خوشی اور خوشی ان پر چھا جائے گی، غم اور کراہنا بھاگ جائیں گے۔
میں، میں وہ ہوں جو تمہیں تسلی دیتا ہے۔ پس تُو کون ہے کہ اِنسان سے ڈرے جو فانی ہے یا اِنسان کے بیٹے سے جو گھاس بن جائے گا؟ اور کیا آپ اُس رب کو بھول جاتے ہیں جس نے آپ کو پیدا کیا... اور کیا آپ سارا دن پریشان کن کے غضب سے ڈرتے رہتے ہیں، جب وہ تباہ کرنے کی تیاری کر رہا ہے؟ کہاں ہے اس کا غصہ جس نے تمہیں پریشان کیا؟ جلاوطن قیدی جلد ہی رہا ہو جائے گا، اور وہ غار میں نہیں مرے گا، اور اسے اپنی روٹی کی کمی نہیں ہوگی۔ کیونکہ میں خداوند تمہارا خدا ہوں جو سمندر کو تقسیم کرتا ہے اور اس کی لہریں گرجتی ہیں۔ ربّ الافواج اُس کا نام ہے۔ اور میں نے اپنی باتیں تیرے منہ میں ڈال دی ہیں، اور میں نے تجھے اپنے ہاتھ کے سائے سے ڈھانپ لیا ہے" (یسعیاہ 51:11-16)۔

"اس لیے اب یہ سنو، اے مظلوم اور شرابی ہو، لیکن شراب سے نہیں۔ تمہارا رب، یہوواہ، اور تمہارا خدا یوں فرماتا ہے، جو اپنے لوگوں کی حمایت کرے گا: دیکھ، میں تمہارے ہاتھ سے ہچکچاہٹ کا پیالہ لیتا ہوں۔ میرے غضب کے پیالے کا اخراج؛ تم اسے مزید نہیں پیو گے۔
لیکن میں اسے ان لوگوں کے ہاتھ میں دوں گا جو آپ کو غمگین کرتے ہیں، جو آپ کی جان سے کہتے ہیں، 'جھک جاؤ، تاکہ ہم آپ کے اوپر سے گزر جائیں۔ اور تُو نے اپنی پیٹھ کو مسافروں کے لیے زمین اور راستہ بنالیا" (یسعیاہ 51:21-23)۔

Machine Translated by Google

خُدا کی نگاہیں، صدیوں سے نیچے کی طرف دیکھ کر، اُس بحران پر لگی ہوئی ہیں جب اُس کے لوگوں کو اُس وقت سامنا کرنا پڑتا ہے جب زمینی طاقتیں اُن کے خلاف صف آراء ہوتی ہیں۔ اسیر جلاوطنی کی طرح، وہ بھوک یا تشدد سے موت سے خوفزدہ ہوں گے۔ لیکن وہ قدوس جس نے بحیرہ احمر کو اسرائیل کے سامنے تقسیم کیا تھا وہ انہیں قید سے آزاد کر کے اپنی لامحدود طاقت کو ظاہر کرے گا۔ "وہ میرے ہوں گے، ربُّ الافواج فرماتا ہے، اُس دن جب میں اُنہیں اپنے لیے خزانہ بناؤں گا؛ میں اُن کو اس طرح بچاؤں گا جیسے کوئی آدمی اپنے بیٹے کو بچاتا ہے جو اُس کی خدمت کرتا ہے" (ملا 3:17)۔ اگر اُس وقت مسیح کے وفادار گواہوں کا خون بہایا جاتا، تو یہ شہدا کے خون کی طرح، خُدا کے لیے فصل پیدا کرنے کے لیے بوئے گئے بیج کی طرح نہیں ہوتا۔ آپ کی وفاداری دوسروں کو سچائی پر قائل کرنے کی گواہی نہیں ہوگی۔ کیونکہ سخت دل نے رحم کی لہروں کو رد کر دیا، جب تک کہ وہ واپس نہ آ سکیں۔ اگر صادقین اب باقی رہ جاتے

اپنے دشمنوں کو شکار بنایا، یہ اندھیرے کے شہزادے کی فتح ہوگی۔ زبور نویس کہتا ہے: "مصیبت کے دن وہ مجھے اپنے برآمدے میں چھپائے گا؛ اپنے خیمہ کے راز میں وہ مجھے چھپائے گا" (زبور 27:5)۔ مسیح نے حکم دیا: "اس لیے اے میرے لوگو، اپنے حجروں میں داخل ہو جاؤ اور اپنے دروازے تم پر بند کر دو، اپنے آپ کو صرف ایک لمحے کے لیے چھپاؤ، جب تک کہ غضب ختم نہ ہو جائے۔ زمین، اُن کی بدکرداری کی وجہ سے" (عیسیٰ 26:20)۔ اور (21ان لوگوں کی نجات شاندار ہو گی جنہوں نے صبر سے اس کے آنے کا انتظار کیا، اور جن کے نام زندگی کی کتاب میں لکھے گئے ہیں۔

Machine Translated by Google

باب 40

خدا کے لوگوں کی نجات

جب خدا کے قانون کا احترام کرنے والوں سے انسانی قوانین کا تحفظ واپس لے لیا جائے گا، تو مختلف ممالک میں بیک وقت ایک تحریک شروع ہو گی جس کا مقصد ان کی تباہی ہے۔ جیسے جیسے حکم نامے میں طے شدہ وقت قریب آئے گا، عوام نفرت انگیز فرقے کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کی سازش کریں گے۔ یہ طے ہو گا کہ ایک ہی رات میں فیصلہ کن حملہ ہو جائے گا، جو اختلاف اور نامنظور کی آواز کو مکمل طور پر خاموش کر دے گا۔

خدا کے لوگ -کچھ قید خانے میں، کچھ جنگلوں اور پہاڑوں کے تنہا اعتکاف میں چھپے ہوئے -اب بھی خدا سے حفاظت کی بھیک مانگتے ہیں، جب کہ ہر علاقے میں مسلح افراد کے گروہ، جن کو شیطانی فرشتوں کے لشکروں کے ذریعے چلایا جاتا ہے، تباہ کن کام کی تیاری کر رہے ہیں۔ . اب، انتہائی انتہائی گھڑی میں، اسرائیل کا خدا اپنے چنے ہوئے لوگوں کی نجات کے لیے مداخلت کرے گا۔ خُداوند فرماتا ہے: "تمہارے درمیان ایک گیت ہو گا، جیسے تہوار منایا جاتا ہے، اور دل کی خوشی، جیسے وہ شخص جو منگنی بجاتا ہے، رب کے پہاڑ پر، چٹان کے پاس آنے کے لیے نکلتا ہے۔ اسرائیل۔ اور خُداوند اُسے اپنی آواز کا جلال سنائے گا، اور وہ غضب کے غضب میں اپنے بازو کو نیچا دکھائے گا، اور اپنی بھسم کرنے والی آگ، بجلی اور سیلاب اور اولے دکھائے گا۔" (عیسیٰ 30:29اور ۔(30

فتح، تمسخر اور لعنت کے نعروں کے ساتھ، بہت سے شریر اپنے شکار پر چڑھ دوڑتے ہیں، جب، دیکھو، ایک گھنا اندھیرا، رات کی تاریکی سے بھی گہرا، زمین پر چھا جاتا ہے۔ پھر قوس قزح، خُدا کے عرش سے جلال کے ساتھ چمکتی ہوئی، آسمانوں کو عبور کرتی ہوئی، ہر ایک گروہ کو دعا میں لپیٹتی دکھائی دیتی ہے۔ مشتعل ہجوم اچانک رک جاتا ہے۔ ان کی طنزیہ گرجیں دم توڑ دیتی ہیں۔ اس کے قاتلانہ غضب کا مقصد بھول گیا ہے۔ خوفناک شگون کے ساتھ وہ الٰہی عہد کی علامت پر غور کرتے ہیں، اس کی تسخیر چمک کے نیچے ڈھالنے کی خواہش رکھتے ہیں۔

خدا کے لوگ ایک صاف اور سریلی آواز سنتے ہیں، "اوپر دیکھو"؛ اور، آسمان کی طرف اپنی آنکھیں اٹھا کر، وہ وعدے کے محراب کو دیکھتے ہیں۔ بادل
سیاہ اور خوفناک بادل جنہوں نے آسمان کو ڈھانپ لیا تھا، ہٹ جاتے ہیں اور سٹیفن کی طرح آسمان کی طرف ثابت قدمی سے دیکھتے ہیں اور خدا کے جلال اور ابن آدم کو اپنے تخت پر بیٹھے ہوئے دیکھتے ہیں۔ اس کی الٰہی شکل میں اس کی ذلت کے نشانات کو پہچانیں۔ اور اس کے ہونٹوں سے وہ اپنے باپ اور مقدس فرشتوں کے سامنے پیش کی گئی درخواست سنتے ہیں: "میں چاہتا ہوں کہ جن کو تو نے مجھے دیا ہے، جہاں میں ہوں، وہ بھی میرے ساتھ ہوں۔" (یوحنا ۔(17:24

ایک بار پھر، ایک سریلی، فاتحانہ آواز سنائی دیتی ہے، "وہ آتے ہیں، وہ آتے ہیں!
مقدس، معصوم اور بے عیب۔ اُنہوں نے میرے صبر کی بات پر عمل کیا۔ وہ فرشتوں کے درمیان چلیں گے"؛ اور ان لوگوں کے پیلے اور کانپتے ہونٹ جنہوں نے اپنے ایمان کو مضبوط رکھا، فاتحانہ پکار پکاری۔

یہ آدھی رات ہے جب خدا اپنے لوگوں کی آزادی کے لیے اپنی طاقت ظاہر کرتا ہے۔ سورج اپنی طاقت میں
چمکتا دکھائی دیتا ہے۔ نشانیاں اور عجائبات تیزی سے ایک دوسرے کا پیچھا کرتے ہیں۔ شریر خوف اور حیرت سے اس منظر کو دیکھ رہے ہیں، جب کہ نیک لوگ اپنی نجات کے آثار کو پختہ اطمینان کے ساتھ دیکھتے ہیں۔ فطرت میں ہر چیز اپنے معمول سے ہٹ کر دکھائی دیتی ہے۔ دھارے بہنا بند ہو جاتے ہیں۔ گہرے، بھاری بادل نمودار ہوتے ہیں اور ایک دوسرے سے ٹکراتے ہیں۔ طوفانی آسمانوں کے بیچ میں ناقابل بیان جلال کا ایک واضح خلا نظر آتا ہے، جہاں سے بہت سے پانیوں کی آواز کی طرح خدا کی آواز آتی ہے، "یہ ہو گیا"۔ .(Rev. 16:17)

یہ آواز زمین و آسمان کو ہلا دیتی ہے۔ ایک زبردست زلزلہ آیا ہے "ایسا کبھی نہیں آیا جب سے انسان
زمین پر تھے؛ یہ اتنا بڑا تھا۔

Machine Translated by Google

زلزلہ" (مکاشفہ ۔(16:18آسمان کھلتا اور بند ہوتا دکھائی دیتا ہے۔ خدا کے تخت کا جلال آسمانی خلا میں چمکتا دکھائی دیتا ہے۔ پہاڑ ہوا سے اچھلتے سرکنڈوں کی طرح ہلتے ہیں، اور ہر طرف ناہموار چٹانیں پھینکی جاتی ہیں۔ ایک آنے والے طوفان کی طرح گرج رہی ہے سمندر غضب سے لپٹ رہا ہے۔

سمندری طوفان کی تیز آواز، جیسے تباہی کے مشن پر شیطانوں کی آواز۔ پوری زمین سمندر کی لہروں کی طرح اٹھتی اور پھیلتی ہے۔ اس کی سطح بکھری ہوئی ہے۔
اس کی بنیادیں ہی راستہ دیتی نظر آتی ہیں۔ پہاڑی سلسلے ڈوب رہے ہیں۔ آبادی والے جزیرے غائب۔ بندرگاہیں جو اپنی شرارتوں سے سدوم کی مانند ہو گئی ہیں، بپھرے ہوئے پانیوں نے نگل لیں۔ عظیم بابل خدا کے سامنے یاد میں آیا، "اسے اپنے غضب کے غضب کی شراب کا پیالہ دینے کے لیے" (Apoc. 16:19)اور ۔(21بڑے بڑے اولے، ہر ایک "ایک ہنر کا وزن"، اپنی تباہی کا کام کر رہے ہیں۔ زمین کے سب سے شاندار شہر ذیل میں درج ہیں۔ وہ عالیشان محلات جن میں دنیا کے بڑے آدمیوں نے اپنی شان و شوکت کے لیے اپنی دولتیں بکھیریں، ان کی آنکھوں کے سامنے ملبے میں تبدیل ہو گئے۔ جیلوں کی دیواریں پھٹ جاتی ہیں، اور خدا کے لوگ، جو اپنے ایمان کی وجہ سے قید کیے گئے تھے، رہا ہو جاتے ہیں۔

قبریں کھلیں گی اور "زمین کی خاک میں سوئے ہوئے بہت سے لوگ جاگیں گے، کچھ ابدی زندگی کے لیے،
اور کچھ شرمندگی اور ابدی حقارت کے لیے" (ڈین.
۔(12:2وہ سب جو تیسرے فرشتے کے پیغام پر ایمان کے ساتھ مر گئے قبر سے اُٹھ کر جلال کے ساتھ، اُن کے ساتھ امن کے الٰہی عہد کو سننے کے لیے جنہوں نے اُس کی شریعت پر عمل کیا۔ ”وہی جس نے اُسے چھیدا“ (مکاشفہ ،(1:7وہ جنہوں نے مسیح کی اذیت کا مذاق اڑایا، اور اُس کی سچائی اور اُس کے لوگوں کے سخت ترین مخالف، اُسے اُس کے جلال میں دیکھنے کے لیے دوبارہ اُٹھیں، اور عزت کو دیکھیں۔ وفادار اور فرمانبرداروں کو عطا کیا۔

کومپیکٹ بادل اب بھی آسمان کو ڈھانپے ہوئے ہیں۔ تاہم، سورج وقتاً فوقتاً ان کے پاس سے گزرتا ہے،
یہوواہ کی انتقام لینے والی نگاہوں کی طرح دکھائی دیتا ہے۔ آسمان سے پرتشدد بجلی گرتی ہے، جو زمین کو شعلوں کی چادر میں لپیٹ لیتی ہے۔ گرج کی خوفناک کڑک کے اوپر، پراسرار اور خوفناک آوازیں شریروں کے عذاب کا اعلان کرتی ہیں۔ بولے گئے الفاظ ہر کسی کی سمجھ میں نہیں آتے۔ لیکن وہ جھوٹے اساتذہ کے ذریعہ واضح طور پر سمجھے جاتے ہیں۔ جو لوگ اس سے پہلے اتنے بے فکر، اتنے متکبر اور سرکش تھے، خدا کے حکم کی پابندی کرنے والوں کے ساتھ ظلم کرنے میں اس قدر خوش تھے، اب خوف سے کچلے اور کانپ رہے ہیں۔ ان کی چیخیں عناصر کی آواز سے اوپر سنی جاتی ہیں۔ شیاطین مسیح کی الوہیت کو پہچانتے ہیں اور اس کی طاقت سے کانپتے ہیں، جب کہ مرد رحم کے لیے پکار رہے ہیں اور ناگوار دہشت میں رینگ رہے ہیں۔

پرانے زمانے کے نبیوں نے کہا جب انہوں نے خدا کے دن کو ایک مقدس رویا میں دیکھا: "چیخیں، کیونکہ
رب کا دن قریب ہے؛ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ویرانی کے طور پر آتا ہے۔" (یسعیاہ ۔(13:6"چٹانوں میں جا اور اپنے آپ کو خُداوند کی شاندار موجودگی اور اُس کی عظمت کے جلال سے خاک میں چھپا لے۔ لوگوں کی مغرور نظریں نیچی ہو جائیں گی، اور انسانوں کی تکبر خاک میں مل جائے گی؛ اور اکیلا رب ہی ہو گا۔ کیونکہ رب الافواج کا دن ہر اس شخص کے خلاف ہو گا جو مغرور اور مغرور ہے اور ہر اس شخص کے خلاف ہو گا جو اپنے آپ کو بڑا کرتا ہے تاکہ وہ پست ہو جائے۔" "اس دن آدمی اپنے چاندی کے بت اور سونے کے اپنے بتوں کو، جو اس نے سجدہ کرنے کے لیے بنائے ہیں، چھلوں اور چمگادڑوں کے سامنے ڈالے گا، اور چٹانوں کے دراڑوں اور چٹانوں کے غاروں میں چلا جائے گا۔ رب کی موجودگی کی وجہ سے، اور اس کی عظمت کے جلال کی وجہ سے، جب وہ زمین کو ستانے کے لیے اٹھتا ہے۔" (عیسیٰ 20 ،2:10اور ۔(21

بادلوں میں کھلنے کے ذریعے، ایک ستارہ چمکتا ہے جس کی چمک اندھیرے کے مقابلے میں چار گنا بڑھ
جاتی ہے۔ یہ وفاداروں کو امید اور خوشی پہنچاتا ہے، لیکن خدا کے قانون کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لیے سختی اور غضب بھی۔
جنہوں نے مسیح کے لیے سب کچھ قربان کر دیا وہ اب محفوظ ہیں، جیسے کسی پوشیدہ جگہ میں چھپے ہوئے ہیں۔

Machine Translated by Google

رب کے پویلین کا راز وہ آزمائے گئے اور، دنیا اور سچائی کو حقیر سمجھنے والوں کے سامنے، انہوں نے اپنی وفاداری کی گواہی دی جو ان کے لیے مرا۔ ایک حیرت انگیز تبدیلی ان لوگوں میں آتی ہے جنہوں نے ثابت قدمی سے اپنی سالمیت کو برقرار رکھا، یہاں تک کہ موت کے باوجود۔ وہ اچانک اندھیرے اور شیطانوں میں تبدیل ہونے والے انسانوں کے خوفناک ظلم سے آزاد ہو گئے۔ ان کے چہرے، حال ہی میں بہت پیلے، فکر مند اور بے چین ہیں، اب تعریف، ایمان اور محبت پھیلا رہے ہیں۔ اس کی آواز فاتحانہ گیت میں بلند ہوتی ہے: "خدا ہماری پناہ اور طاقت ہے، مصیبت میں ایک بہت ہی حاضر مدد ہے۔ اس لیے ہم خوفزدہ نہیں ہوں گے، اگرچہ زمین ہل جائے، اور پہاڑ سمندروں کے بیچ میں لے جائیں۔ پانی گرجتا ہے اور پریشان ہوتا ہے، اگرچہ پہاڑ اس کی سختی سے ہل جاتے ہیں۔" (زبور ۔(3-46:1

جیسے ہی یہ مقدس اعتماد کے الفاظ خُدا کی طرف بڑھتے ہیں، بادل چھٹ جاتے ہیں اور ستاروں سے بھرے آسمان، ہر طرف سیاہ اور بوجھل آسمان کے مقابلے میں ناقابل بیان حد تک شاندار۔ آسمانی شہر کی چمک اس کے آدھے کھلے دروازوں سے نکلتی ہے۔ اس کے بعد ایک ہاتھ آسمان کی طرف سلیوٹ کیا ہوا دکھائی دیتا ہے جس میں پتھر کی دو تختیاں ایک دوسرے پر لپٹی ہوئی ہیں۔ نبی کہتا ہے: "آسمان اس کی راستبازی کا اعلان کریں گے، کیونکہ خدا خود فیصلہ کرنے والا ہے۔" (زبور ۔(50:6وہ مقدس قانون، خدا کا انصاف، جس کی گرج اور شعلے کے درمیان سینا سے زندگی کے رہنما کے طور پر اعلان کیا گیا تھا، اب انسانوں پر فیصلے کی حکمرانی کے طور پر ظاہر ہوا ہے۔ ہاتھ گولیوں کو کھولتا ہے اور اس طرح decalogueکے اصول دکھائے جاتے ہیں، جیسے کہ ایک آگ کے قلم سے۔ الفاظ اتنے واضح ہیں کہ ہر کوئی انہیں پڑھ سکتا ہے۔ یادداشت جاگ جاتی ہے، توہم پرستی اور بدعت کا اندھیرا ہر ذہن سے دور ہو جاتا ہے، اور دس الٰہی احکام، مختصر، جامع اور مستند، زمین کے تمام باشندوں کے لیے پیش کیے جاتے ہیں۔

ان لوگوں کی وحشت اور مایوسی کو بیان کرنا ناممکن ہے جو خدا کے مقدس احکام پر فخر کرتے تھے۔
خُداوند نے اُنہیں اپنی شریعت دی۔ وہ اس کے کردار کا اس سے موازنہ کر سکتے تھے اور اس کے عیبوں کو دریافت کر سکتے تھے جب کہ توبہ اور اصلاح کا موقع باقی تھا۔ لیکن دنیا کے ساتھ احسان حاصل کرنے کے لیے، انہوں نے اپنے اصولوں کو ایک طرف رکھا اور دوسروں کو حد سے تجاوز کرنا سکھایا۔ اُنہوں نے خُدا کے لوگوں کو اُس کے سبت کے دن کی بے حرمتی کرنے پر مجبور کرنے کی کوشش کی۔ اب وہ اپنے آپ کو اس قانون کے ذریعے مجرم پاتے ہیں جس کو وہ کبھی حقیر سمجھتے تھے۔
خوفناک وضاحت کے ساتھ وہ سمجھتے ہیں کہ وہ بہانے سے باہر ہیں۔ انہوں نے منتخب کیا کہ وہ کس کی خدمت اور عبادت کرنا چاہتے ہیں۔ "پھر تم نیک اور بدکار کے درمیان فرق دیکھو گے؛ اس کے درمیان جو خدا کی خدمت کرتا ہے اور جو اس کی خدمت نہیں کرتا ہے۔" (ملا ۔(3:18

خدا کے قانون کے دشمن، وزیر سے لے کر چھوٹے تک، حق اور فرض کا ایک نیا تصور رکھتے ہیں۔ بہت
دیر سے وہ دیکھتے ہیں کہ چوتھے حکم کا سبت زندہ خدا کی مہر ہے۔ بہت دیر سے وہ دیکھتے ہیں کہ چوتھا حکم زندہ خدا کی مہر ہے۔ بہت دیر سے انہیں اپنے جعلی سبت کے دن کی اصل نوعیت، اور وہ ریتیلی بنیاد جس پر وہ تعمیر کر رہے تھے، دریافت کرتے ہیں۔

وہ سمجھتے ہیں کہ وہ خدا کے خلاف لڑ رہے ہیں۔ مذہبی اساتذہ نے جنت کے پورٹلز تک ان کی رہنمائی کا دعویٰ کرتے ہوئے روحوں کو تباہی کی طرف لے جایا۔ جب تک آخری حساب کا دن نہ آجائے، یہ معلوم نہ ہو گا کہ منصبِ مقدسہ میں مردوں کی ذمہ داری کتنی بڑی ہے اور ان کی کفر کے نتائج کتنے ہولناک ہیں۔ صرف ابدیت میں ہی ہم صحیح اندازہ لگا سکیں گے کہ ایک جان کے نقصان کی قیمت کتنی ہے۔

اُس کی تباہی ہو گی جس کے بارے میں خُدا کہتا ہے: اے بدکار بندے چلے جاؤ۔
آسمان سے خُدا کی آواز سنائی دیتی ہے، جو یسوع کے آنے کے دن اور گھڑی کا اعلان کرتی ہے اور اپنے
لوگوں سے ابدی عہد کا اظہار کرتی ہے۔ زبردست گرج کی طرح اس کے الفاظ پوری زمین میں گونجتے ہیں۔ خُدا کا اِسرائیل اُن کی سُنتا ہے اور اُن کی نظریں اُونچے پر جمی ہوئی ہیں۔ اس کا چہرہ اس کے جلال سے منور ہے، موسیٰ کے چہرے کی طرح جب وہ سینائی سے اترے تھے۔ شریر ان کی طرف نہیں دیکھ سکتے۔ اور جب ان لوگوں پر برکت نازل کی جاتی ہے جنہوں نے اس کے سبت کو منا کر خدا کی تعظیم کی ہے، تو فتح کی آواز بلند ہوتی ہے۔

Machine Translated by Google

جلد ہی مشرق میں ایک چھوٹا سا سیاہ بادل نمودار ہوتا ہے، جو آدمی کے ہاتھ کے سائز کا تقریباً آدھا
ہوتا ہے۔ یہ بادل ہے جو نجات دہندہ کو گھیرے ہوئے ہے، اور وہ دور سے، اندھیرے میں لپٹا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ خدا کے لوگ
جانتے ہیں کہ یہ ابن آدم کی نشانی ہے۔ گہری خاموشی میں وہ اپنی نگاہیں اس پر جمائے رکھتے ہیں جیسے جیسے یہ زمین
کے قریب آتی ہے، روشن اور زیادہ شاندار ہوتی جاتی ہے یہاں تک کہ یہ ایک عظیم سفید بادل بن جاتا ہے، جس کی بنیاد آگ
کی طرح جلتی ہے، اس کے اوپر قوس قزح ہوتی ہے۔ یسوع ایک طاقتور فاتح کے طور پر آگے بڑھ رہا ہے۔

اب "دکھ کے آدمی" کے طور پر نہیں، شرم اور غم کا کڑوا پیالہ پینے کے لیے، بلکہ آسمان اور زمین پر زندہ اور مردہ کا فیصلہ
کرنے کے لیے فتح یاب ہونے کے طور پر۔ "وفادار اور سچا،" وہ "انصاف کرتا ہے اور راستبازی کے لیے لڑتا ہے۔" اور "آسمان کی
فوجیں اُس کے پیچھے چلی آئیں"
(Apoc. 19:11)اور ۔(14آسمانی راگ کے بھجن کے ساتھ، مقدس فرشتے، ایک وسیع اور بے شمار ہجوم میں، اس کے راستے
پر اس کے ساتھ ہیں۔ آسمان روشن شکلوں سے بھرا ہوا لگتا ہے —ہزاروں ہزاروں، لاکھوں لاکھوں۔

نہ کوئی انسانی قلم اس منظر کو پیش کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی فانی ذہن خود کو پا سکتا ہے۔
اس کی شان کو تصور کرنے کے قابل۔ "اس کے جلال نے آسمانوں کو ڈھانپ لیا" اور زمین اس کی حمد سے بھر گئی۔ اور اُس
کی چمک روشنی کی مانند تھی۔" (حب (4 ،3:3جیسے جیسے بادل قریب آتا ہے، سب نے زندگی کے شہزادے کو دیکھا۔ اب
کانٹوں کا کوئی تاج مقدس سر کو بگاڑ نہیں سکتا، لیکن جلال کا ایک نشان اس پر ٹکا ہوا ہے۔ مقدس پیشانی۔ الٰہی چہرہ
دوپہر کے سورج کی چمکدار چمک سے کہیں زیادہ ہے۔ "اور اس کے لباس اور اس کی ران پر اس نے یہ نام لکھا ہے: بادشاہوں
کا بادشاہ اور ربوں کا رب۔" ۔(Apoc. 19: 16)

اُس کی موجودگی سے پہلے "تمام چہرے بے چین ہو گئے"۔ جو لوگ خدا کی رحمت کو رد کرتے ہیں ان پر
ابدی مایوسی کا خوف آتا ہے۔ "ان کے دل پگھل جاتے ہیں، ان کے گھٹنے کانپتے ہیں،" "اور ان کے چہرے پیلے پڑ جاتے ہیں۔" (یر.
؛30:6نحوم ۔(2:10کانپتے ہوئے راستباز پکارتے ہیں، کون کھڑا ہو سکتا ہے؟ فرشتوں کا گانا خاموش ہو جاتا ہے اور خوفناک
خاموشی کا وقت ہوتا ہے۔ پھر یسوع کی آواز سنائی دیتی ہے، "میرا فضل تیرے لیے کافی ہے۔" راستبازوں کے چہرے روشن ہو
جاتے ہیں اور زمین سے ہر دل خوشی سے بھر جاتا ہے۔

بادشاہوں کا بادشاہ بادل پر اُترتا ہے، جو آگ میں لپٹا ہوا ہے۔ آسمان طومار کی طرح لپکتا ہے، اور زمین
اس کے سامنے کانپتی ہے، اور تمام پہاڑ اور جزیرے اپنی جگہ سے ہٹ جاتے ہیں۔ "ہمارا خدا آئے گا، اور خاموش نہیں رہے گا؛
اس کے سامنے آگ بھسم کرے گی، اور اس کے گرد ایک بڑا طوفان آئے گا۔ وہ آسمانوں کو اوپر سے اور زمین کو اپنے لوگوں کا
انصاف کرنے کے لیے بلائے گا۔" (زبور 50:3اور ۔(4

"اور زمین کے بادشاہوں اور بڑے آدمیوں اور امیروں اور قبائلیوں اور زور آوروں اور ہر نوکر اور ہر آزاد
آدمی نے اپنے آپ کو غاروں اور پہاڑوں کی چٹانوں میں چھپایا۔ پہاڑوں اور چٹانوں سے کہا: ہم پر گر پڑو، اور ہمیں اس کے
چہرے سے چھپاؤ جو تخت پر بیٹھا ہے، اور برّہ کے غضب سے، کیونکہ اس کے غضب کا عظیم دن آنے والا ہے؛ اور کون کھڑا
رہ سکتا ہے؟ (مکاشفہ ۔(17-6:15

طنزیہ لطیفے رک گئے۔ جھوٹے ہونٹ بند۔ ہتھیاروں کی گرج اور جنگ کا ہنگامہ "شور کے ساتھ، اور کپڑے
خون میں لتھڑے ہوئے ہیں" (عیسا (9:5خاموش ہو جاتے ہیں۔ اب کچھ سنائی نہیں دیتا مگر فریادوں کی آواز اور رونے اور
نوحہ کی آواز۔ ہونٹوں سے جن کا حال ہی میں مذاق اڑایا گیا تھا، پکار نکلتی ہے: "اس کے غضب کا عظیم دن آنے والا ہے؛ اور
کون کھڑا ہو سکتا ہے؟" بدکار پہاڑوں کی چٹانوں کے نیچے دفن ہونے کو کہتے ہیں، بجائے اس کے کہ اس کا چہرہ دیکھیں جسے
وہ حقیر اور مسترد کرتے تھے۔

وہ اس آواز کو جانتے ہیں جو مُردوں کے کانوں تک پہنچتی ہے۔ کتنی بار ان کی میٹھی، التجا بھری اپیلیں
انہیں توبہ کی دعوت دیتی تھیں! کتنی بار اسے ایک دوست، ایک بھائی، ایک نجات دہندہ کی چھونے والی دعاؤں کے ذریعے
سنا گیا!
اس کے فضل سے انکار کرنے والوں کے لیے اس قدر بھری ہوئی آواز کوئی اور نہیں ہو سکتی

Machine Translated by Google

مذمت، اتنی مذمتوں سے بھری ہوئی، جیسے وہ شخص جس نے اتنی دیر تک التجا کی: "اپنی بُری راہوں سے باز آؤ، کیوں مرو گے؟"
.(Ezek. 33:11)کاش یہ آواز ان کے لیے عجیب ہو! یسوع کہتے ہیں: "میں نے پکارا، اور تم نے انکار کیا؛ کیونکہ میں نے اپنا ہاتھ بڑھایا، اور کوئی سننے والا نہیں تھا؛ لیکن تم نے میری تمام صلاحوں کو رد کر دیا، اور میری ڈانٹ کو نہیں چاہا۔" 1:24 .(Prov)اور ۔(25
وہ آواز ان یادوں کو جنم دیتی ہے جنہیں وہ خوشی سے غائب کر دیں گے -انتباہات کو نظر انداز کر دیا گیا، دعوت نامے سے انکار کر دیا گیا، مراعات کو نظر انداز کر دیا گیا۔
وہ لوگ ہیں جنہوں نے مسیح کی تذلیل میں مذاق اڑایا۔ اس کے ذہن میں زبردست طاقت کے ساتھ
مصیبت زدہ کے الفاظ ابھرتے ہیں، جب، سردار کاہن کی طرف سے بلایا گیا، اس نے سنجیدگی سے اعلان کیا: "تم جلد ہی ابن آدم کو قدرت کے داہنے ہاتھ پر بیٹھے ہوئے اور آسمان کے بادلوں پر آتے دیکھیں گے۔ "

(میٹ ۔(26:64اب وہ اُسے اُس کے جلال میں دیکھتے ہیں، اور پھر بھی اُنہیں اُسے قدرت کے داہنے ہاتھ پر بیٹھا ہوا دیکھنا چاہیے۔
وہ لوگ جنہوں نے خدا کا بیٹا ہونے کے اس کے دعوے کا مذاق اڑایا وہ اب بے آواز ہیں۔ مغرور ہیروڈ ہے،
جس نے اس کے شاہی لقب پر طنز کیا، طنز کرنے والے سپاہیوں کو حکم دیا کہ وہ اسے بادشاہ کا تاج پہنائیں۔ وہ لوگ ہیں جنہوں نے شریر ہاتھوں سے اسے ارغوانی رنگ کا لباس پہنایا اور اس کی مقدس پیشانی پر کانٹوں کا تاج رکھا۔ جس نے اپنے ہاتھ میں بغیر مزاحمت کے عصا کی علامت بھی رکھ دی اور گستاخانہ طنزیہ انداز میں اس کے سامنے جھک گئے۔

وہ لوگ جنہوں نے زندگی کے شہزادے کو مارا اور اُس پر تھوک دیا، اب اُس کی موجودگی کے غالب جلال سے بھاگنے کی کوشش کرتے ہوئے گھسنے والی نگاہوں سے منہ موڑ لیتے ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے اس کے ہاتھوں اور پیروں میں کیلیں ماری تھیں اور وہ سپاہی جس نے اس کے پہلو میں چھید کیا تھا، ان نشانوں کو دہشت اور پشیمانی سے دیکھتے ہیں۔

پجاریوں اور شہزادوں نے خوفناک جانفشانی کے ساتھ کلوری کے واقعات کو یاد کیا۔ خوف سے لرزتے
ہوئے، انہیں یاد آیا کہ کس طرح، شیطانی خوشی میں سر ہلاتے ہوئے، انہوں نے کہا: "اس نے دوسروں کو بچایا اور وہ خود کو نہیں بچا سکتا۔ اگر وہ اسرائیل کا بادشاہ ہے، تو اسے اب صلیب سے نیچے آنے دو، اور ہم اس پر ایمان لائیں گے۔ اسے۔"؛ خدا پر بھروسہ کیا؛ اسے ابھی آزاد کرو، اگر تم اس سے محبت کرتے ہو۔" (میٹ 27:42اور ۔(43

وہ کسانوں کی تمثیل کو واضح طور پر یاد کرتے ہیں جنہوں نے اپنے مالک کو انگور کے باغ کا پھل دینے
سے انکار کیا، اس کے نوکروں کے ساتھ بدسلوکی کی اور اس کے بیٹے کو مار ڈالا۔
انہیں وہ جملہ بھی یاد ہے جو انہوں نے خود سنایا تھا: انگور کے باغ کا مالک "شریروں کو شرمناک موت دے گا"۔ ان بے وفا آدمیوں کے گناہ اور سزا میں پادریوں اور بزرگوں کا اپنا طرز عمل بھی نظر آتا ہے اور انصاف کی سزا بھی۔ اب فانی اذیت کی چیخ اٹھتی ہے۔ اس آواز سے زیادہ بلند آواز: "اسے مصلوب کرو، اسے مصلوب کرو"، جو یروشلم کی گلیوں میں گونج رہا تھا، خوفناک اور مایوس کن پکار گونجتی ہے: "وہ خدا کا بیٹا ہے! وہی سچا مسیحا ہے!" وہ بادشاہوں کے بادشاہ کی موجودگی سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔

عناصر کی جنگ سے بکھرے ہوئے زمین کے گہرے غاروں میں چھپنے کی بے سود کوشش کرتے ہیں۔

سچائی کو جھٹلانے والوں کی زندگیوں میں ایسے لمحات آتے ہیں جب ضمیر جاگتا ہے، جب یاد منافقت
کی زندگی کی اذیت ناک یاد پیش کرتی ہے، اور روح فضول دکھوں سے پریشان ہوتی ہے۔ لیکن یہ کیا ہے جب اس دن کے پچھتاوے سے موازنہ کیا جائے جب "خوف تباہی کے طور پر آتا ہے، جب تباہی طوفان کی طرح آتی ہے!" ؟(Prov. 1:27)وہ جو مسیح اور اُس کے وفادار لوگوں کو تباہ کر دیں گے اب اُس جلال کی گواہی دیتے ہیں جو اُن پر ہے۔ اپنی دہشت کے درمیان وہ اولیاء کی آوازیں خوشی کے دھنوں میں سنتے ہیں، "دیکھو، یہ ہمارا خدا ہے، جس کا ہم انتظار کر رہے ہیں، اور وہ ہمیں بچائے گا۔" (عیسیٰ ۔(25:9

زمین کی حرکت، بجلی کی چمک اور گرج کے درمیان، خدا کے بیٹے کی آواز سوئے ہوئے مقدسوں کو
پکارتی ہے۔ وہ صالحین کی قبر کی طرف دیکھتا ہے اور پھر آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر پکارتا ہے: "جاگو، جاگ، جاگ، اے خاک میں سوئے ہو، اور جاگ!" زمین کی لمبائی اور چوڑائی میں،

Machine Translated by Google

مُردے اُس آواز کو سُنیں گے اور جو سُنیں گے وہ زندہ ہوں گے۔ اور پوری زمین ہر قوم، قبیلے، زبان اور لوگوں کی غیر معمولی بڑی فوج کے قدموں کی آواز سے گونج اٹھے گی۔ موت کے تہھانے سے، وہ لافانی جلال میں ملبوس آتے ہیں، پکارتے ہیں: "اے موت، تیرا ڈنک کہاں ہے؟ اے جہنم، تیری فتح کہاں ہے؟" 1)کور ۔(15:55

اور زندہ صالحین اور جی اٹھنے والے مقدسین فتح کی ایک لمبی اور خوشی بھری پکار میں اپنی آوازیں یکجا کرتے ہیں۔

ہر کوئی قبر کو اسی اونچائی کے ساتھ چھوڑتا ہے جب وہ اس میں داخل ہوا تھا۔ آدم، جو زندہ کیے جانے
والوں کی بھیڑ میں سے ہے، بڑے قد اور شان دار شکل کا ہے، لیکن خدا کے بیٹے سے تھوڑا چھوٹا ہے۔ یہ بعد کی نسلوں کے لوگوں کے ساتھ ایک زبردست تضاد پیش کرتا ہے۔ صرف اس ایک پہلو سے نسل کا زبردست انحطاط ظاہر ہوتا ہے۔ تاہم، سب ابدی جوانی کے جوش اور توانائی کے ساتھ ظاہر ہوتے ہیں۔ ابتدا میں انسان کو خدا کی مشابہت میں پیدا کیا گیا تھا، نہ صرف کردار میں، بلکہ شکل اور خصوصیات میں بھی۔ گناہ نے الٰہی شبیہ کو بگاڑ دیا اور تقریباً مٹا دیا ہے۔ لیکن مسیح اس کو بحال کرنے کے لیے آیا جو کھو گیا تھا۔ وہ ہمارے ناپاک جسم کو بدل دے گا، اسے اپنے شاندار جسم کے مطابق ڈھال لے گا۔ فانی شکلیں، فانی، فضل سے خالی اور گناہ سے داغدار، کامل، خوبصورت اور لافانی بن جاتی ہیں۔ تمام خرابیاں اور خامیاں قبر میں رہ جاتی ہیں۔ عدن میں طویل عرصے سے کھوئے ہوئے زندگی کے درخت کو بحال کیا گیا، چھٹکارا پانے والا اپنی اولین شان میں نسل کے مکمل قد تک بڑھے گا۔ گناہ کی لعنت کی آخری باقیات کو ہٹا دیا جائے گا، اور مسیح کے وفادار "خداوند ہمارے خدا کی خوبصورتی میں" ظاہر ہوں گے، روح، روح اور جسم میں، اپنے رب کی کامل شبیہہ میں ظاہر ہوں گے۔ اوہ!

شاندار چھٹکارا! یہ بہت طویل افواہ ہے، بہت طویل انتظار کیا گیا ہے، بے چین توقع کے ساتھ غور کیا گیا ہے، لیکن مکمل طور پر کبھی نہیں سمجھا!
زندہ راستباز "ایک لمحے میں، پلک جھپکتے میں" بدل جاتے ہیں۔ خدا کی آواز پر وہ جلال پائے گئے۔ اب
وہ لافانی ہو گئے ہیں اور جی اٹھے ہوئے اولیاء کے ساتھ ہوا میں اپنے رب سے ملنے کے لیے اٹھائے گئے ہیں۔ فرشتے "اس کے چنے ہوئے لوگوں کو آسمان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک چاروں ہواؤں سے جمع کریں گے۔" چھوٹے بچوں کو مقدس فرشتے اپنی ماؤں کی بانہوں میں لے جاتے ہیں۔ موت کی وجہ سے طویل عرصے سے جدا ہونے والے دوست دوبارہ کبھی جدا نہ ہونے کے لیے دوبارہ مل جاتے ہیں، اور خوشی کے گیتوں کے ساتھ وہ خدا کے شہر میں ایک ساتھ چڑھتے ہیں۔

بادلوں کے رتھ کے ہر طرف پر ہیں، اور اس کے نیچے زندہ پہیے دیکھے جا سکتے ہیں۔ اور، جیسے ہی گاڑی
اٹھتی ہے، پہیے پکارتے ہیں، "مقدس"، اور پروں، حرکت کرتے ہوئے، پکارتے ہیں، "مقدس،" اور فرشتے کا سامان پکارتا ہے، "مقدس، مقدس، مقدس، رب قادرِ مطلق۔" اور چھٹکارا پانے والے چیختے ہیں: "ہلّیلُویاہ!" —جیسے ہی گاڑی نیو یروشلم کی طرف جاری ہے۔

خدا کے شہر میں داخل ہونے سے پہلے، نجات دہندہ اپنے پیروکاروں کو فتح کے نشانات عطا کرتا ہے، اور
انہیں ان کی شاہی ریاست کے نشان کے ساتھ سرمایہ کاری کرتا ہے۔ چھٹکارے کے شاندار پروں کو ایک کھوکھلے مربع کی شکل میں ان کے بادشاہ کے ارد گرد ترتیب دیا گیا ہے، جس کی شاندار شکلیں اولیاء اور فرشتوں سے بہت اوپر کھڑی ہیں، جن کا چہرہ سب کے لئے مہربان محبت کی پوری روشنی دیتا ہے۔ چھٹکارا پانے والوں کے لاتعداد لشکر کے ذریعے، ہر آنکھ اُس پر جمی ہوئی ہے، ہر آنکھ اُس کے جلال کو دیکھتی ہے جس کی ”شکل بہت بگڑی ہوئی تھی، کسی دوسرے سے زیادہ، اور اُس کی شکل مردوں کے بچوں سے زیادہ“۔ فاتحین کے سروں پر، یسوع اپنے دائیں ہاتھ سے جلال کا تاج رکھتا ہے۔ ہر ایک کے لیے ایک تاج ہے جس پر اس کا "نیا نام" (مکاشفہ (2:17ہے، اور یہ تحریر ہے: "خداوند کی پاکیزگی"۔ ہر ایک ہاتھ میں فاتح کی ہتھیلی اور شاندار بربط رکھا ہوا ہے۔ پھر، جب حکمراں فرشتے لہجے پر ضرب لگاتے ہیں، تو تمام ہاتھ بربط کی تاروں پر مہارت سے حرکت کرتے ہیں، جس سے بھرپور اور مدھر راگوں میں میٹھی موسیقی کی آواز آتی ہے۔ ناقابل بیان خوشی ہر دل کو ہلاتی ہے، اور ہر آواز شکر گزار تعریف میں بلند ہوتی ہے: "اس کے لیے جو ہم سے محبت کرتا ہے، اور

Machine Translated by Google

اس کے خون نے ہمیں ہمارے گناہوں سے دھویا، اور ہمیں خدا اور اس کے باپ کے لیے بادشاہ اور کاہن بنایا۔ اُس کا جلال اور قدرت ابد تک رہے" (copA. 1:5اور ۔(6
بچائے گئے لوگوں کی بھیڑ سے پہلے مقدس شہر ہے۔ یسوع مکمل طور پر موتیوں کے دروازے کھول دیتا ہے اور وہ قومیں داخل ہوتی ہیں جنہوں نے سچائی کا مشاہدہ کیا ہے۔ وہاں وہ اپنی معصومیت میں خدا کی جنت، آدم کے گھر پر غور کرتے ہیں۔ پھر وہ آواز، کسی بھی موسیقی سے زیادہ بے خودی، جو انسانوں نے کبھی سنی ہو، کہتی ہے: "تمہارا تنازعہ ختم ہو گیا ہے۔" "آؤ، میرے باپ کی طرف سے برکت پانے والے، اس بادشاہی کے وارث بنو جو دنیا کی بنیاد سے تمہارے لیے تیار کی گئی ہے۔"

پھر اپنے شاگردوں کی طرف سے نجات دہندہ کی دعا پوری ہو جاتی ہے: "میں چاہتا ہوں کہ جن کو تو نے مجھے دیا ہے، جہاں میں ہوں، وہ بھی میرے ساتھ ہوں۔"
"بے قصور، خوشی کے ساتھ، اس کے جلال کے سامنے" (یہوداہ ،(24مسیح انہیں اپنے باپ کے سامنے اپنے خون کی خریداری کے طور پر پیش کرتا ہے، یہ اعلان کرتے ہوئے، "میں حاضر ہوں، ان بچوں کے ساتھ جو تو نے مجھے دیا ہے۔" "میں نے وہ رکھ لیا ہے جو تم نے مجھے دیا تھا۔" اوہ! محبت کو چھڑانے کے عجائبات! اس گھڑی کی بے خودی جب لامحدود باپ، بچائے گئے لوگوں کو دیکھ کر، اپنی شبیہ پر غور کرتا ہے، بغیر گناہ کے اختلاف اور اس کی لعنت کو ہٹائے، جب انسان ایک بار پھر الٰہی کے ساتھ ہم آہنگ ہوتا ہے!

ناقابل بیان محبت کے ساتھ، یسوع اپنے وفاداروں کو سلام کرتا ہے اور انہیں "اپنے رب کی خوشی" میں خوش آمدید کہتا ہے۔ نجات دہندہ کی خوشی، جلال کی بادشاہی میں، ان روحوں کو دیکھنے میں شامل ہے جو اس کی اذیت اور ذلت سے بچائے گئے تھے۔ اور چھٹکارا پانے والے اُس کی خوشی میں شریک ہوں گے، کیونکہ وہ اُن مبارک لوگوں کے درمیان سوچتے ہیں جو مسیح کے لیے اپنی دعاؤں، محنتوں اور محبت کی قربانیوں کے ذریعے جیت گئے ہیں۔ جیسے ہی وہ عظیم سفید تخت کے گرد جمع ہوں گے، ایک ناقابل بیان خوشی ان کے دلوں کو بھر دے گی جب وہ ان لوگوں کو دیکھیں گے جن کو انہوں نے مسیح میں جیت لیا ہے، اور دیکھیں گے کہ ایک نے دوسروں کو جیت لیا ہے، اور یہ باقی بھی ہیں، سب کو آرام کی پناہ گاہ میں، وہاں پہنچایا گیا ہے۔ اپنے تاج کو یسوع کے قدموں میں رکھیں اور ابدیت کی لامتناہی صدیوں تک اس کی تعریف کریں۔

جس لمحے چھٹکارا پانے والوں کو خدا کے شہر میں خوش آمدید کہا جاتا ہے، عبادت کی خوشی بھری پکار فضا میں گونجتی ہے۔ دونوں ایڈمز ملنے والے ہیں۔ خُدا کا بیٹا ہماری نسل کے باپ کو قبول کرنے کے لیے بازو پھیلا کر کھڑا ہے —وہ ہستی جسے اس نے پیدا کیا اور جس نے اپنے خالق کے خلاف گناہ کیا، اور جس کے گناہ کے لیے مصلوب کے نشان نجات دہندہ کے جسم پر ظاہر ہوتے ہیں۔ جیسے ہی آدم ظالمانہ ناخنوں کے نشانات کو دیکھتا ہے، وہ اپنے رب کی چھاتی پر نہیں گرتا، بلکہ ذلت کے ساتھ اپنے آپ کو اس کے قدموں پر پھینکتا ہے، یہ کہتے ہوئے: "قابل، لائق برہ ہے جو مارا گیا!" نرمی سے، نجات دہندہ اسے اوپر اٹھاتا ہے، اسے ایڈنیک گھر پر دوبارہ نظر ڈالنے کی دعوت دیتا ہے جہاں سے وہ اتنے عرصے سے جلاوطن تھا۔

عدن سے نکالے جانے کے بعد، زمین پر آدم کی زندگی اداسی سے بھر گئی۔ ہر مرجھا ہوا پتا، ہر قربانی کا شکار، فطرت کے منصفانہ چہرے کا ہر بگاڑ، انسان کی پاکیزگی پر ہر داغ، اس کے گناہ کی تازہ یاد دہانی تھی۔

اس کے پچھتاوے کی اذیت خوفناک تھی کیونکہ اس نے موجودہ بدکاری کو دیکھا، اور، ان کے انتباہات کے جواب میں، گناہ کی وجہ کے طور پر اس پر لگائے گئے الزام کا سامنا کرنا پڑا۔ صبر سے عاجزی کے ساتھ، اس نے تقریباً ایک ہزار سال تک سرکشی کی سزا برداشت کی۔ اس نے وفاداری سے اپنے گناہ سے توبہ کی، وعدہ شدہ نجات دہندہ کی خوبیوں پر بھروسہ کرتے ہوئے، اور قیامت کی امید میں مر گیا۔ خُدا کے بیٹے نے انسان کی ناکامی اور زوال کو چھڑایا۔ اور اب، کفارہ کے کام کے ذریعے، آدم کو اس کی پہلی سلطنت میں بحال کیا گیا ہے۔

بہتی ہوئی خوشی کی بے خودی میں، وہ ان درختوں کو دیکھتا ہے جو کبھی اس کی خوشی ہوا کرتے تھے- وہی درخت جن کا پھل اس نے خود اپنی معصومیت اور خوشی کے دنوں میں اکٹھا کیا تھا۔ وہ ان بیلوں کا مشاہدہ کرتا ہے جنہیں اس نے اپنے ہاتھ سے پالا تھا، وہی پھول جن کو پالنے میں اسے بہت خوشی ہوئی تھی۔ آپ کا دماغ منظر کی حقیقت کو پکڑ لیتا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ یہ واقعی عدن کی بحالی ہے،

Machine Translated by Google

اب اس سے کہیں زیادہ خوبصورت ہے جب اسے اس سے نکال دیا گیا تھا۔ نجات دہندہ اسے زندگی کے درخت کی طرف لے جاتا ہے، شاندار پھل توڑتا ہے، اور اسے کھانے کا حکم دیتا ہے۔ آدم اپنے ارد گرد دیکھتا ہے اور دیکھتا ہے کہ اس کے خاندان کی کثیر تعداد کو خدا کی جنت میں چھٹکارا دیا گیا ہے۔ اس کے بعد وہ اپنا شاندار تاج یسوع کے قدموں میں پھینکتا ہے اور اس کے سینے پر گر کر نجات دہندہ کو گلے لگاتا ہے۔ وہ اپنے سنہری بربط کو کھینچتا ہے اور آسمانی آرکیڈز فاتحانہ گیت گونجتے ہیں: "قابل، لائق، لائق وہ برہ ہے جو مارا گیا تھا اور دوبارہ زندہ ہو گیا ہے!" آدم کی اولاد نے دھن اٹھائی اور اپنا تاج نجات دہندہ کے قدموں میں ڈال دیا۔ عبادت میں اس کے آگے جھکنا۔

اس ملاقات کو فرشتوں نے دیکھا جو آدم کے گرنے پر روئے اور خوشی منائی جب یسوع، اپنے جی اٹھنے
کے بعد، آسمان پر چڑھے، اور ان سب کی قبریں کھول دیں جو اس کے نام پر ایمان لائے تھے۔ اب وہ چھٹکارے کے کام کو مکمل ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں، اور تعریف کے گیت میں اپنی آوازوں میں شامل ہوتے ہیں۔

کرسٹل سمندر پر، تخت کے سامنے، شیشے کے اس سمندر میں آگ سے ملے ہوئے -خدا کے جلال کے
ساتھ بہت چمکدار -ان لوگوں کی بھیڑ کو جمع کیا گیا ہے جو "حیوان پر، اور اس کی شبیہ پر اور اس سے زیادہ فتح حاصل کرتے ہوئے نکلے تھے۔ اس کا نشان، اور آپ کے نام کی تعداد سے زیادہ"
(مکاشفہ 15:2۔)کوہ صیون پر برّہ کے ساتھ، "خدا کے بربط والے،" وہ ایک لاکھ 44ہزار ہیں جو انسانوں میں سے چھڑائے گئے تھے۔ اور وہاں بہت سارے پانیوں کی آواز اور گرج چمک کی طرح سنائی دیتی ہے، "بربط بجانے والوں کی آواز"۔ اور اُنہوں نے تخت کے سامنے ایک نیا گیت گایا —ایک ایسا گیت جسے ایک لاکھ چوالیس ہزار کے سوا کوئی نہیں جان سکتا تھا۔ یہ موسیٰ اور برّہ کا گیت ہے —نجات کا گیت۔ ایک سو چالیس کے سوا کوئی نہیں -چار ہزار، آپ وہ گانا سیکھ سکتے ہیں، کیونکہ یہ آپ کے تجربے کی موسیقی ہے -اور کسی کو بھی ایسا تجربہ نہیں ہوا ہے۔ "یہ وہ لوگ ہیں جو برّہ جہاں بھی جاتا ہے اس کی پیروی کرتے ہیں۔" زمین، جانداروں میں سے، وہ خُدا اور برّہ کا پہلا پھل سمجھا جاتا ہے۔" ۔(Apoc. 14:1-5؛ 15:3)

"یہ وہ ہیں جو بڑی مصیبت سے نکلے ہیں" (ریوای. ؛(7:14وہ ایسے مصیبت کے دور سے گزرے ہیں جیسے کہ جب سے کوئی قوم تھی کبھی نہیں گزری۔ انہوں نے یعقوب کی مصیبت کے وقت کی اذیت کو برداشت کیا۔ وہ خُدا کے فیصلوں کے آخری وقت کے دوران کسی سفارشی کے بغیر رہے۔ لیکن وہ آزاد ہو گئے، کیونکہ "اُنہوں نے اپنے کپڑے دھوئے، اور برّہ کے خون سے اُنہیں سفید کر دیا۔" "ان کے منہ میں کوئی فریب نہیں پایا گیا؛ کیونکہ وہ خدا کے سامنے بے عیب ہیں۔" "اس لیے وہ خُدا کے تخت کے سامنے کھڑے ہیں، اور اُس کی ہیکل میں دن رات اُس کی عبادت کرتے ہیں؛ اور جو تخت پر بیٹھا ہے وہ اُن پر سایہ کرے گا۔" .(Rev. 7:15)انہوں نے قحط اور وبا سے متاثرہ زمین پر غور کیا۔ انہوں نے سورج کو مردوں کو اعلی درجہ حرارت کے ساتھ سزا دیتے دیکھا، اور وہ خود تکلیف، بھوک اور پیاس کو برداشت کرتے تھے۔ لیکن "وہ پھر کبھی بھوکے نہیں ہوں گے، وہ پھر کبھی پیاسے نہیں ہوں گے، نہ سورج اور نہ ہی سکون ان پر پڑے گا۔ کیونکہ برّہ جو تخت کے درمیان ہے، اُنہیں کھانا کھلائے گا، اور پانی کے چشموں تک اُن کی رہنمائی کرے گا۔ زندگی کی؛ اور خُدا اُنہیں اپنی آنکھوں کے آنسوؤں سے پاک کر دے گا" (Apoc. 7:16اور ۔17)

تمام عمروں میں نجات دہندہ کے منتخب کردہ افراد کو پروبیشن کے اسکول میں تعلیم اور نظم و ضبط
دیا گیا ہے۔ وہ زمین پر تنگ راستوں پر چلتے تھے۔ وہ مصیبت کی بھٹی میں پاک ہو گئے۔ یسوع کی وجہ سے انہوں نے مخالفت، نفرت اور بہتان برداشت کیا۔ وہ شدید تنازعات کے ذریعے اس کی پیروی کرتے تھے۔ انہوں نے خود سے انکار کیا اور تلخ مایوسیوں کا تجربہ کیا۔ اپنے دردناک تجربے کے ذریعے انہوں نے گناہ کی بدنیتی، اس کی طاقت، جرم اور بدقسمتی کو سمجھا۔ اور انہوں نے اسے نفرت سے دیکھا۔ ان کے علاج کے لیے کی گئی لامحدود قربانی کا احساس انہیں اپنی نظروں میں عاجز کر دیتا ہے، اور ان کے دلوں کو شکر اور تعریف سے بھر دیتا ہے، جس کی قدر کرنے والے کبھی گر نہیں سکتے۔ وہ بہت پیار کرتے ہیں، کیونکہ بہت کچھ معاف کر دیا گیا ہے. مسیح کے دکھوں میں شریک ہونے کے بعد، وہ اُس کے جلال کے شریک ہونے کے اہل ہیں۔

خدا کے وارث چھتوں سے، جھونپڑیوں سے، کوٹھڑیوں سے، سہاروں سے، پہاڑوں سے، صحراؤں سے،
زمین اور سمندر کے غاروں سے آئے ہیں۔ زمین پر وہ تھے۔

Machine Translated by Google

"بے بس، مصیبت زدہ اور بدسلوکی"۔ لاکھوں لوگ بدنامی سے لدے ہوئے قبر میں اتر گئے، کیونکہ انہوں نے ثابت قدمی سے شیطان کے فریب کاروں کے سامنے سر تسلیم خم کرنے سے انکار کیا۔ انسانی عدالتوں کی طرف سے انہیں بدترین مجرم قرار دیا گیا۔
لیکن اب "خدا خود منصف ہے" (زبور 50:6)۔ اب دنیاوی فیصلے الٹ رہے ہیں۔
"وہ اپنے لوگوں کی ملامت کو دور کرے گا۔" (عیسیٰ 25:8)۔ "وہ ان کو پکاریں گے: مقدس لوگ، رب کی طرف سے چھٹکارا پانے والے۔" اس نے فیصلہ کیا کہ "انہیں راکھ کے بدلے خوبصورتی، غم کے بدلے خوشی کا تیل، بھاری پن کے جذبے کے لیے تعریف کا لباس دیا جائے" (یسعیاہ 61:3؛ 62:12)۔ وہ اب کمزور، مصیبت زدہ، جلاوطن اور مظلوم نہیں رہے۔ اب سے آپ ہمیشہ کے لیے رب کے ساتھ رہیں گے۔
وہ تخت کے سامنے کھڑے ہیں جو زمین پر سب سے اعلیٰ ترین لوگوں کے پہننے والوں سے زیادہ امیر لباس میں ملبوس ہیں۔ ان کے سروں پر دنیا کے بادشاہوں کے سروں پر رکھے جانے والے مہروں سے زیادہ شاندار تاج پہنائے گئے ہیں۔ درد اور آنسو کے دن ہمیشہ کے لیے ختم ہو گئے ہیں۔ جلال کے بادشاہ نے تمام چہروں سے آنسو پونچھ دیے۔ درد کی ہر وجہ کو ہٹا دیا گیا تھا.
کھجور کی شاخوں کے جھونکے کے درمیان وہ تعریف کا ایک صاف، میٹھا اور مدھر گیت گاتے ہیں۔ تمام آوازیں اس ہم آہنگی میں شامل ہوتی ہیں جو آسمانی محراب کو اس گانے سے بھر دیتی ہے: "نجات ہمارے خدا کے لیے جو تخت پر بیٹھا ہے، اور برّہ کے لیے۔ اور آسمان کے تمام باشندے اس طرح جواب دیتے ہیں: "آمین۔ حمد، جلال، حکمت، شکرگزاری، عزت، طاقت اور طاقت ہمارے خدا کے لیے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔" (مکاشفہ 7:10 اور 12)۔

اس زندگی میں ہم چھٹکارے کے شاندار موضوع کو ہی سمجھنا شروع کر سکتے ہیں۔ اپنی محدود سمجھ کے ساتھ ہم ملامت اور جلال، زندگی اور موت، انصاف اور رحم، جو صلیب پر ملے تھے، بہت قریب سے غور کر سکتے ہیں۔ تاہم، اپنی ذہنی صلاحیتوں کی شدید ترین کوشش کے باوجود، ہم اس کے مکمل معنی کو نہیں سمجھ سکتے۔ محبت کو چھڑانے کی لمبائی اور چوڑائی، گہرائی اور اونچائی مگر سمجھ میں نہیں آتی۔ چھٹکارے کی منصوبہ بندی پوری طرح سے سمجھ میں نہیں آئے گی یہاں تک کہ جب بچائے گئے لوگ ویسا ہی دیکھتے ہیں جیسے وہ دیکھتے ہیں، اور جیسا کہ وہ جانتے ہیں جانتے ہیں۔ لیکن ابدی زمانوں میں حیرت زدہ اور مسرور ذہن پر نئی سچائیاں مسلسل آشکار ہوتی رہیں گی۔ اگرچہ زمین کے دکھ، درد اور آزمائشیں ختم ہو چکی ہیں اور ان کے اسباب کو ختم کر دیا گیا ہے، خدا کے لوگوں کے پاس ہمیشہ ایک الگ اور ذہین علم رہے گا کہ ان کی نجات کی قیمت کتنی ہے۔

مسیح کی صلیب تمام ازل سے نجات پانے والوں کا علم اور گیت ہو گی۔ جلالی مسیح میں وہ مصلوب مسیح کو دیکھیں گے۔ یہ کبھی فراموش نہیں کیا جا سکے گا کہ جس کی قدرت نے خلا کی وسعتوں میں بے شمار دنیاؤں کو تخلیق کیا اور برقرار رکھا -خدا کا محبوب، آسمان کی عظمت، وہ جس کی پرستش کرنے کے لئے کروبی اور شاندار سرافیم نے اپنے آپ کو انسان کو بلند کرنے کے لئے عاجز کیا۔ گرا ہوا کہ اس نے گناہ کے جرم اور ملامت اور اپنے باپ کے چہرے کو چھپانے کا بوجھ اٹھایا، یہاں تک کہ ایک کھوئی ہوئی دنیا کی پریشانیوں نے اس کے دل کو توڑ دیا اور کلوری کی صلیب پر اس کی زندگی کو بجھا دیا۔ کہ تمام جہانوں کا خالق، تمام تقدیر کا حکم دینے والا، انسان کی محبت کے لیے اپنی شان و شوکت سے دستبردار ہو جائے گا، اور کائنات کی ابدی تعریف اور تعظیم کو اپنی طرف متوجہ کرے گا۔ جب نجات پانے والی قومیں اپنے نجات دہندہ کو دیکھتی ہیں اور باپ کے ابدی جلال کو اس کے چہرے پر چمکتی ہوئی دیکھتی ہیں۔ جب وہ اُس کے تخت کو دیکھتے ہیں جو ازل سے ابد تک ہے، اور جانتے ہیں کہ اُس کی بادشاہی کا کوئی خاتمہ نہیں ہو گا، وہ ایک پرجوش گیت میں پھوٹ پڑے: "قابل، لائق ہے وہ برّہ جو مارا گیا، اور اُس نے ہمیں خُدا کے لیے اپنی قیمتی ترین قیمت سے چھڑایا۔ خون!"

صلیب کا اسرار دوسرے تمام اسرار کی وضاحت کرتا ہے۔ کلوری سے آنے والی روشنی میں، خدا کی صفات جو ہمیں خوف اور خوف سے بھر دیتی ہیں وہ خوبصورت اور دلکش دکھائی دیتی ہیں۔ رحم، شفقت اور پدرانہ محبت کو تقدس، انصاف اور طاقت کے ساتھ خلط ملط دیکھا جاتا ہے۔ جب ہم اُس کے بلند اور عظیم تخت کی عظمت پر غور کرتے ہیں، تو ہم اُس کے کردار کو اُس کے مہربان مظاہر میں دیکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں، جیسا کہ پہلے کبھی نہیں، اُس پیار بھرے لقب، "ہمارے باپ" کا مفہوم ہے۔

Machine Translated by Google

یہ سمجھا جائے گا کہ وہ جو حکمت میں لامحدود ہے ہمیں چھڑانے کا کوئی منصوبہ نہیں بنا سکتا
سوائے اس کے جس کے لیے اپنے بیٹے کی قربانی کی ضرورت ہو۔ اس قربانی کا معاوضہ زمین کو نجات یافتہ، مقدس،
خوش اور لافانی مخلوقات سے بھرنے کی خوشی ہے۔ تاریکی کی طاقتوں کے ساتھ نجات دہندہ کے تصادم کا نتیجہ نجات
پانے والوں کی خوشی ہے، جس کے نتیجے میں ہمیشہ کے لیے خُدا کا جلال ہوتا ہے۔ اور ہر ایک جان کی قیمت ایسی ہے کہ
باپ ادا کی گئی قیمت سے مطمئن ہو جاتا ہے۔ اور مسیح خود بھی اپنی عظیم قربانی کے پھل کو دیکھ کر مطمئن ہو جاتا
ہے۔

Machine Translated by Google

باب 41

زمین کی ویرانی

"اس کے گناہ آسمان پر جمع ہو گئے ہیں، اور خدا نے اس کی بدکرداری کو یاد کر لیا ہے۔" "جس پیالے میں اس نے تمہیں پینے کے لیے دیا تھا، اسے دوگنا دو۔ جس طرح اس نے اپنے آپ کو جلال دیا، اور خوشی میں تھا، اتنا ہی اسے عذاب اور ماتم میں دو؛ کیونکہ وہ اپنے دل میں کہتی ہے: میں ملکہ کی طرح بیٹھی ہوں، اور میں بیوہ نہیں ہوں اور میں ماتم نہیں دیکھوں گی، اس لیے ایک ہی دن آفتیں آئیں گی اور موت، ماتم اور کال ہو گا اور وہ آگ میں جل جائے گی، کیونکہ خداوند خدا جو اس کا انصاف کرتا ہے مضبوط ہے۔ اور زمین کے بادشاہ جنہوں نے اس کے ساتھ بدکاری کی اور خوشی سے زندگی بسر کی، وہ اس پر روئیں گے، اور اس پر ماتم کریں گے... کہیں گے، ہائے اس عظیم بابل پر، اس مضبوط شہر پر، کیونکہ اس کا فیصلہ آ گیا ہے۔ ایک گھنٹے میں" (مکاشفہ -18:5

۔(10
"زمین کے سوداگر" جو "اس کی نعمتوں کی کثرت سے دولت مند ہو گئے ہیں،" "اس کے عذاب کے خوف سے دور کھڑے ہوں گے، روئیں گے اور ماتم کریں گے، اور کہیں گے، ہائے ہائے ہائے، وہ عظیم شہر! باریک کتان، ارغوانی اور قرمزی رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے؛ اور سونے اور قیمتی پتھروں اور موتیوں سے آراستہ؛ کیونکہ ایک گھنٹے میں بہت ساری دولت برباد ہوگئی۔" 15 ،18:3 .Apoc)اور ۔(16

یہ وہ فیصلے ہیں جو بابل پر، خُدا کے غضب کے آنے کے دن ہوتے ہیں۔
اُس نے اُن کی بدکاری کا پیمانہ پورا کیا۔ تمہارا وقت آ گیا ہے تباہی کے لئے تیار ہے.

جب خدا کی آواز اس کے لوگوں کی اسیری کو پلٹ دے گی، تو ان لوگوں کی خوفناک بیداری ہوگی جو زندگی کی عظیم کشمکش میں اپنا سب کچھ کھو چکے ہیں۔ جب پروبیشن اثر میں تھا، وہ شیطان کے فریبوں سے اندھے ہو گئے، اور اپنے گناہ پر مبنی طرز عمل کو جائز قرار دیا۔ امیروں کو ان لوگوں پر اپنی برتری پر فخر تھا جو کم پسند تھے۔ لیکن انہوں نے خدا کے قانون کی خلاف ورزی کر کے اپنی دولت حاصل کی تھی۔ انہوں نے بھوکوں کو کھانا کھلانے، ننگے کو کپڑے پہنانے، انصاف سے پیش آنے اور رحم سے محبت کرنے میں کوتاہی کی۔ انہوں نے اپنے آپ کو سربلند کرنے اور اپنے ساتھی مردوں کی تعظیم حاصل کرنے کی کوشش کی۔ اب ان سے ہر وہ چیز چھین لی گئی ہے جس نے انہیں عظیم بنایا تھا، اور وہ غریب اور بے دفاع رہ گئے ہیں۔ وہ اپنے خالق کے بجائے ان بتوں کی تباہی کو خوف کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ انہوں نے اپنی جانوں کو دنیاوی دولت اور لذتوں کے لیے بیچ دیا، اور خدا کے سامنے امیر بننے کی کوشش نہیں کی۔ نتیجہ: اس کی زندگی مکمل ناکام رہی۔ تمہاری خوشیاں اب پت کی کڑواہٹ میں بدل جائیں گی۔ ان کے خزانے خراب ہو گئے ہیں۔ زندگی بھر کا منافع ایک ہی لمحے میں چھین لیا گیا۔ امیر اپنے محلات کی تباہی پر، اپنے سونا چاندی کے بکھرنے پر افسوس سے دیکھتے ہیں۔ لیکن ان کے نوحہ کو اس خوف سے خاموش کر دیا جاتا ہے جو ان کے بتوں کے ساتھ فنا ہونے کا ان کو رکھتا ہے۔

بدکار غم سے بھرے ہوتے ہیں، خُدا اور اُن کے ساتھی آدمیوں کو اُن کی گناہ بھری نظر اندازی کی وجہ سے نہیں، بلکہ اِس لیے کہ خُدا نے غالب آ گیا ہے۔ انہیں افسوس ہے کہ نتیجہ وہی ہے جو اب وہ دیکھ رہے ہیں۔ لیکن وہ اپنی بدکاری سے توبہ نہیں کرتے۔
وہ، اگر وہ کر سکتے ہیں، جیتنے کا کوئی طریقہ آزمانے میں ناکام نہیں ہوں گے۔
دنیا ان لوگوں کو دیکھتی ہے جن کا انہوں نے مذاق اڑایا اور ان کا مذاق اڑایا، جن کو وہ ختم کرنے کے درپے تھے، وباؤں، طوفانوں اور زلزلوں سے بغیر کسی نقصان کے گزرتے ہیں۔
جو اُس کی شریعت کی خلاف ورزی کرنے والوں کے لیے بھسم کرنے والی آگ ہے وہ اُس کے لوگوں کے لیے محفوظ پناہ گاہ ہے۔

وہ وزیر جس نے انسانوں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے سچائی کی قربانی دی تھی اب اس کی تعلیمات کے کردار اور اثر کو سمجھتا ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ جب وہ منبر پر کھڑا تھا، سڑکوں پر چل رہا تھا، زندگی کے مختلف مناظر میں انسانوں کے ساتھ گھل مل گیا تھا، تو تمام عالم کی آنکھیں اسے دیکھ رہی تھیں۔ ہر ایک

Machine Translated by Google

روح کے جذبات، لکھی ہوئی ہر سطر، بولا گیا ہر لفظ، ہر وہ عمل جس نے انسانوں کو جھوٹ کی پناہ میں آرام پہنچایا، بیج بو رہے تھے۔ اور اب، دکھی اور تباہ شدہ روحوں میں جو اسے گھیرے ہوئے ہیں، وہ فصل کو دیکھ رہا ہے۔

خُداوند فرماتا ہے: "وہ میری قوم کی بیٹی کے زخم کو ہلکے سے مندمل کرتے ہیں، یہ کہتے ہوئے: امن، سلامتی، جب امن نہیں ہے۔" "تم نے صادق کے دل کو جھوٹ سے غمگین کیا جب میں نے اسے غم نہیں کیا تھا، اور تم نے شریر کے ہاتھ مضبوط کیے ہیں کہ وہ اپنی بری راہ سے باز نہ آئے اور زندہ رہے۔" (Jer. 8:11؛ Ezek. 13:22).

"افسوس اُن چرواہوں پر جو میری چراگاہ کی بھیڑوں کو تباہ اور پراگندہ کرتے ہیں... دیکھو، میں تم پر تمہاری برائیوں کی سزا دوں گا۔" "اے چرواہوں، چیخیں، اور چیخیں، اور راکھ میں لڑھک جائیں، ریوڑ کے سردار، کیونکہ تمہارے مارے جانے کے دن آ گئے ہیں... اور چرواہوں کے لیے نہ کوئی اڑان ہے، نہ ہی سردار کے لیے نجات۔ ریوڑ" (یر. 23:1اور 25:34 ؛2 اور ۔(35

وزراء اور لوگ دیکھتے ہیں کہ انہوں نے خدا کے ساتھ مناسب رشتہ قائم نہیں رکھا۔
وہ دیکھتے ہیں کہ انہوں نے ہر صحیح اور منصفانہ قانون کے مصنف سے بغاوت کی ہے۔ الٰہی احکام کی توہین نے برائی، اختلاف، نفرت اور بددیانتی کے ہزاروں ذرائع کو جنم دیا، یہاں تک کہ زمین ایک وسیع میدان جنگ، فساد کا گڑھا بن گئی۔ یہ وہ وژن ہے جو اب ان لوگوں کے سامنے ظاہر ہوتا ہے جنہوں نے حق کو جھٹلایا اور گمراہی کو پسند کرنے کو ترجیح دی۔

کوئی زبان اس خواہش کا اظہار نہیں کر سکتی کہ نافرمان اور بے وفا اس کے لیے محسوس کرتے ہیں جو انہوں نے ہمیشہ کے لیے کھو دیا ہے: ابدی زندگی۔ وہ مرد جن کو دنیا ان کی قابلیت اور فصاحت کی وجہ سے پسند کرتی تھی اب ان چیزوں کو اپنی حقیقی روشنی میں دیکھتے ہیں۔ اُنہیں احساس ہوتا ہے کہ اُنہوں نے سرکشی کے ذریعے کیا کھویا ہے، اور وہ اُن لوگوں کے قدموں پر گرتے ہیں جن کی وفاداری کو اُنہوں نے حقیر جانا اور مذاق اُڑایا، اور اقرار کرتے ہوئے کہ خدا اُن سے پیار کرتا ہے۔

عوام دیکھ رہے ہیں کہ انہیں دھوکہ دیا گیا ہے۔ وہ ایک دوسرے پر الزام لگاتے ہیں کہ انہیں تباہی میں ڈال دیا گیا ہے۔ لیکن سب متحد ہو کر وزیروں پر اپنی کڑوی مذمت کرتے ہیں۔ بے وفا پادریوں نے خوشگوار باتوں کی پیشن گوئی کی۔ انہوں نے اپنے سامعین کو خدا کے قانون کو باطل کرنے اور ان لوگوں کو ستانے کے لیے جو اس کی تقدیس چاہتے تھے۔

اب مایوسی کے عالم میں یہ اساتذہ دنیا کے سامنے اپنے فریب کاروں کا اعتراف کرتے ہیں۔ ہجوم بہت مشتعل ہے۔ "ہم کھو گئے ہیں!" وہ روتے ہیں۔ "اور تم ہماری بربادی کے اسباب ہو"؛ اور وہ جھوٹے چرواہوں کے خلاف ہو جاتے ہیں۔ وہ لوگ جنہوں نے کبھی ان کی بہت تعریف کی تھی وہ ان پر سب سے زیادہ خوفناک لعنت کا اعلان کریں گے۔ وہی ہاتھ جنہوں نے ایک بار انہیں اعزازات سے نوازا تھا ان کی تباہی کی طرف اٹھیں گے۔ وہ تلواریں جو خدا کے لوگوں کو قربان کرنے والی تھیں اب ان کے دشمنوں کے خاتمے کی طرف موڑ دی گئی ہیں۔ ہر طرف کشمکش اور خونریزی ہے۔

"شور زمین کی انتہا تک آئے گا، کیونکہ رب کا قوموں سے جھگڑا ہے؛ وہ تمام انسانوں کے ساتھ عدالت میں داخل ہو گا؛ وہ شریروں کو تلوار کے حوالے کر دے گا۔" (جیر.
۔(25:31چھ ہزار سال تک عظیم کشمکش جاری تھی۔ خُدا کا بیٹا اور اُس کے آسمانی رسول شیطان کی طاقت کے خلاف جدوجہد کر رہے تھے، لوگوں کے بچوں کو خبردار کرنے، روشن کرنے اور بچانے کے لیے۔ اب سب نے اپنا فیصلہ کر لیا ہے۔ بدکار مکمل طور پر خدا کے خلاف جنگ میں شیطان کا ساتھ دے چکے ہیں۔ وقت آ گیا ہے کہ خدا اپنے حقیر قانون کے اختیار کو دوبارہ حاصل کرے۔ اب جھگڑا صرف شیطان سے نہیں، مردوں سے بھی ہے۔ "رب کا قوموں کے ساتھ جھگڑا ہے"؛ "وہ شریروں کو تلوار کے حوالے کر دے گا۔"

نجات کا نشان اُن پر مقرر کیا گیا تھا "جو اُن تمام مکروہ کاموں کی وجہ سے آہیں بھرتے اور کراہتے ہیں۔" اب موت کا فرشتہ نکلتا ہے، جس کی نمائندگی حزقی ایل کی رویا میں تباہ کن ہتھیاروں والے مردوں نے کی تھی، جن کو یہ حکم دیا گیا ہے: "بوڑھوں، جوانوں، کنواریوں، لڑکوں اور عورتوں کو مار ڈالو، جب تک کہ تم ان کو ختم نہ کر دو۔ لیکن ہر ایک آدمی جس کے پاس نشانی ہے، قریب نہ آئے اور میرے مقدس سے شروع ہو جائے۔" نبی کہتے ہیں: "اور انہوں نے سب سے بوڑھے آدمیوں سے شروع کیا جو گھر کے سامنے تھے۔" (حزقی ۔(9:1-6تباہی کا کام ان لوگوں میں شروع ہوتا ہے جو لوگوں کے روحانی محافظ ہونے کا دعویٰ کرتے تھے۔ جھوٹے چوکیدار سب سے پہلے ہیں۔

Machine Translated by Google

گرنا ترس کھانے والا کوئی نہیں ہے۔ مرد، عورتیں، کنیزیں اور چھوٹے بچے ایک ساتھ ہلاک ہو جاتے ہیں۔

"خداوند زمین کے باشندوں کو ان کی بدکرداری کی سزا دینے کے لیے اپنی جگہ سے نکلے گا، اور زمین ان کے خون کا پردہ فاش کرے گی، اور قتل کیے جانے والوں کو مزید چھپائے گی۔" (عیسیٰ ۔(26:21"اور یہ وہ وبا ہو گی جس کے ساتھ خداوند یروشلم کے خلاف جنگ کرنے والی تمام قوموں کو مارے گا: ان کا گوشت کھڑے رہتے ہوئے کھا جائے گا، اور ان کی آنکھیں ان کے کناروں میں سڑ جائیں گی، اور ان کی زبان ان کے منہ میں سڑ جائے گی۔

اُس دن بھی ایسا ہو گا کہ اُن کے درمیان رب کی طرف سے بڑی مصیبت آئے گی۔ کیونکہ ہر ایک اپنے ساتھی کا ہاتھ پکڑے گا، اور ہر ایک اپنے ساتھی کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ اٹھائے گا۔" (زیک 14:12اور (13اپنے ہی شدید جذبات کے دیوانہ وار جھگڑے میں، اور خُدا کے غیر مخلوط غضب کی خوفناک بارش سے، زمین کے شریر باشندے کاہن، گورنر، اور لوگ، امیر اور غریب، اونچے اور نیچے گر جاتے ہیں۔" اور خُداوند کے مردے اُس دن، ایک سرے سے ہوں گے۔ زمین کے دوسرے سرے تک؛ ان کا ماتم نہیں کیا جائے گا، نہ اکٹھا کیا جائے گا، نہ دفن کیا جائے گا۔" (یرمیاہ ۔(25:33

مسیح کے آنے پر، شریروں کو پوری زمین کے چہرے سے مٹا دیا جاتا ہے: اس کے منہ کی روح سے فنا ہو جاتے ہیں، اور اس کے جلال کی چمک سے تباہ ہو جاتے ہیں۔ مسیح اپنے لوگوں کو خدا کے شہر میں لے جاتا ہے، اور زمین اپنے باشندوں سے خالی ہو جاتی ہے۔ "دیکھو، رب زمین کو خالی کر دیتا ہے، اور اسے ویران کر دیتا ہے، اور اس کی سطح کو الٹ دیتا ہے، اور اس کے باشندوں کو پراگندہ کرتا ہے۔" "زمین مکمل طور پر خالی ہو جائے گی، اور وہ مکمل طور پر لوٹ جائے گی، کیونکہ خداوند نے یہ کلام کہا ہے۔" "کیونکہ وہ قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہیں، آئین کو بدلتے ہیں، اور ابدی عہد کو توڑتے ہیں۔ اس لیے لعنت زمین کو کھا جاتی ہے، اور اس میں رہنے والے ویران ہو جائیں گے؛ اس لیے زمین کے باشندے جلا دیے جائیں گے۔" (عیسیٰ 24:1، 3، 4اور ۔(6

پوری زمین ایک ویران صحرا کی طرح دکھائی دیتی ہے۔ زلزلے سے تباہ ہونے والے شہروں اور قصبوں کے کھنڈرات، اکھڑ گئے درخت، سمندر کی طرف سے پھینکے گئے یا خود زمین سے پھینکے گئے کچے پتھر اس کی سطح کو بکھیر دیتے ہیں، جب کہ وسیع غاریں اس جگہ کی نشاندہی کرتی ہیں جہاں پہاڑ اپنی بنیادوں سے جدا ہوئے تھے۔

کفارہ کے دن کی آخری اور پختہ تقریب میں پیش گوئی کی گئی ایک واقعہ پیش آیا۔
جب مقدس ترین جگہ میں خدمت مکمل ہو گئی، اور گناہ کی قربانی کے خون کی وجہ سے اسرائیل کے گناہ مقدس جگہ سے دور ہو گئے، تب قربانی کا بکرا رب کے سامنے زندہ پیش کیا گیا۔ اور جماعت کے سامنے سردار کاہن نے اُس پر "بنی اسرائیل کی تمام بدکاریوں اور اُن کی تمام خطاؤں کے مطابق اُن کے تمام گناہوں کا" اقرار کیا اور انہیں بکرے کے سر پر رکھ دیا۔ (لیو۔

۔(16:21اسی طرح، جب آسمانی حرم میں کفارہ کا کام مکمل ہو جائے گا، تو، خدا، آسمانی فرشتوں اور نجات پانے والوں کی فوج کی موجودگی میں، خدا کے لوگوں کے گناہوں کا بوجھ شیطان پر ڈال دیا جائے گا۔ وہ ان تمام برائیوں کا مجرم قرار دیا جائے گا جن کا ارتکاب اس نے ان سے کیا تھا۔ اور جس طرح قربانی کے بکرے کو ایک غیر آباد ملک میں بھیجا گیا تھا، اسی طرح شیطان کو ویران زمین پر بھگا دیا جائے گا، جو کہ ایک غیر آباد اور مایوس کن صحرا کے طور پر پائی جائے گی۔

یوحنا مکاشفہ شیطان کے نکالے جانے کی پیشین گوئی کرتا ہے، اور افراتفری اور ویرانی کی حالت جس میں زمین کو کم کرنا ضروری ہے۔ اور اعلان کرتا ہے کہ ایسی حالت ایک ہزار سال تک رہے گی۔ خُداوند کی دوسری آمد اور شریروں کی تباہی کے مناظر پیش کرنے کے بعد، پیشن گوئی جاری ہے: "میں نے ایک فرشتہ کو آسمان سے اُترتے ہوئے دیکھا، جس کے ہاتھ میں اتھاہ گڑھے کی کنجی اور ایک بڑی زنجیر تھی۔ ڈریگن، قدیم سانپ، جو ابلیس اور شیطان ہے، اور اسے ایک ہزار سال تک باندھ کر اتھاہ گڑھے میں ڈال دیا، اور اسے وہاں بند کر دیا، اور اس پر مہر لگا دی، تاکہ وہ قوموں کو مزید دھوکہ نہ دے، جب تک ہزار سال ختم نہ ہو جائیں۔ اور پھر یہ ضروری ہے کہ وہ تھوڑی دیر کے لیے رہا ہو جائے۔" (مکاشفہ ۔(3-20:1

یہ کہ اظہار "Abyss"زمین کو الجھن اور تاریکی کی حالت میں ظاہر کرتا ہے دوسرے حصئوں سے ظاہر ہوتا ہے۔
زمین کی حالت کے بارے میں "ابتداء میں،" بائبل کا ریکارڈ کہتا ہے کہ یہ "بغیر شکل اور باطل تھی؛ اور گہرائی کے چہرے پر اندھیرا چھایا ہوا تھا۔"

Machine Translated by Google

(پیدائش ۔(1:2پیشن گوئی سکھاتی ہے کہ یہ کم از کم جزوی طور پر اس حالت میں واپس آئے گی۔
خدا کے عظیم دن کا انتظار کرتے ہوئے، یرمیاہ نبی اعلان کرتا ہے: "میں نے زمین کی طرف دیکھا، تو وہ ویران اور خالی تھی؛ اور آسمانوں میں روشنی نہیں تھی۔ میں نے پہاڑوں کو دیکھا، اور وہ کانپ رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ وہاں کوئی آدمی نہیں ہے اور ہوا کے تمام پرندے اڑ گئے ہیں، میں نے یہ بھی دیکھا کہ زرخیز زمین صحرا تھی اور اس کے تمام شہر پست ہو گئے تھے۔ ۔(26-23:

یہاں شیطان کا اپنے شیطان فرشتوں کے ساتھ ہزار سال تک گھر رہے گا۔ زمین تک محدود، اسے دوسری دنیاوں تک رسائی حاصل نہیں ہو گی تاکہ وہ ان لوگوں کو لالچ دے اور ہراساں کر سکے جو کبھی نہیں گرے۔ اس لحاظ سے وہ پھنس گیا ہے۔ کوئی نہیں بچا جس پر وہ اپنی طاقت استعمال کر سکے۔ وہ دھوکے اور بربادی کے اس کام سے بالکل الگ ہے جو صدیوں تک اس کی واحد خوشی تھی۔

یسعیاہ نبی، مستقبل میں شیطان کے زوال کے وقت پر غور کرتے ہوئے کہتا ہے: "اے صبح کے ستارے، صبح کی بیٹی، تُو آسمان سے کیسے گرا ہے! کیسے زمین پر گرا دیا گیا، اے قوموں کو کمزور کرنے والے! آپ کے دل میں کہا: میں آسمان پر چڑھ جاؤں گا، خدا کے ستاروں کے اوپر میں اپنا تخت بلند کروں گا... میں سب سے اعلیٰ کی طرح ہوں گا، اور پھر بھی، آپ کو جہنم میں، پاتال کی گہرائیوں میں لے جایا جائے گا۔ جو تمھیں دیکھے گا وہ تم پر غور کرے گا، اور وہ کہیں گے، کیا یہ وہ شخص ہے جس نے زمین کو لرزایا، اور سلطنتوں کو لرزایا، جس نے دنیا کو صحرا کی طرح بنایا اور اس کے شہروں کو اجاڑ دیا؟ اس کے قیدیوں کو ان کے گھروں کو آزاد نہ ہونے دیں؟ (عیسیٰ ۔(17-14:12

چھ ہزار سالوں سے شیطان کے بغاوت کے کام نے "زمین کو ہلا کر رکھ دیا ہے۔"
اُس نے "دنیا کو ریگستان بنا دیا" اور "ان کے شہروں" کو تباہ کر دیا۔ اور "وہ اپنے قیدیوں کو آزاد نہیں ہونے دے گا۔" چھ ہزار سال تک اس کی زنجیر نے خدا کے لوگوں کو حاصل کیا، اور وہ انہیں ہمیشہ کے لیے اسیر بنائے گا۔ لیکن مسیح نے ان کے بندھن توڑ دیے اور قیدیوں کو آزاد کر دیا۔

یہاں تک کہ بدکار بھی اب شیطان کی دسترس سے باہر ہیں، اور، اپنے شیطان فرشتوں کے ساتھ، وہ اس لعنت کے اثر کو دیکھنے کے لیے رہے گا جو گناہ نے کیا ہے۔ "قوموں کے تمام بادشاہ، ہاں، سب، عزت کے ساتھ، ہر ایک اپنی قبر میں سوتے ہیں۔ لیکن آپ کو اپنی قبر سے اس طرح نکال دیا گیا ہے جیسے کسی کمینے کی گولی...

تم ان کے ساتھ قبر میں اکٹھے نہیں ہو گے کیونکہ تم نے اپنی زمین کو تباہ کیا اور اپنے لوگوں کو مار ڈالا۔ (یسعیاہ ۔(20-14:18

ایک ہزار سال تک شیطان ویران زمین پر جگہ جگہ گھومتا رہے گا، تاکہ خدا کے قانون کے خلاف اپنی بغاوت کے نتائج پر غور کرے۔
اس دوران آپ کی تکلیفیں شدید ہوں گی۔ اس کے زوال کے بعد سے، مسلسل سرگرمی کی زندگی نے عکاسی کو ختم کر دیا ہے۔ اب وہ اپنی طاقت سے بے دخل ہو گیا ہے، اور آسمان کی حکومت کے خلاف اپنی پہلی بغاوت کے بعد سے اس نے جو کردار ادا کیا ہے اس پر غور کرنے کے لیے چھوڑ دیا ہے، اور خوف کے ساتھ اور خوفناک مستقبل کے لیے کانپتے ہوئے بولنا چھوڑ دیا ہے، جب اسے اپنے کیے کی تمام برائیوں کا خمیازہ بھگتنا پڑے گا، اور ان گناہوں کی سزا دی جائے جو اس نے کیے ہیں۔

خدا کے لوگوں کے لیے، شیطان کی قید سے اطمینان اور خوشی ملے گی۔ نبی کہتا ہے: "ایسا ہو گا کہ جس دن خُدا تمہیں تمہاری مشقت سے اور تمہاری لرزش سے اور اُس سخت غلامی سے جس کے ساتھ اُنہوں نے تمہاری خدمت کی تھی آرام دے گا، تب تم یہ بات شاہِ بابل کے خلاف کہو گے۔ [یہاں شیطان کی نمائندگی کرتے ہوئے]، اور آپ کہیں گے: ظالم کیسے ختم ہو گیا!... رب نے شریروں کی لاٹھی اور حکمرانوں کے عصا کو توڑ دیا ہے۔

وہ جس نے لوگوں کو قہر سے مارا، لامتناہی طاعون سے، جس نے قہر میں قوموں پر حکومت کی، اب ستایا جا رہا ہے، بغیر کوئی اسے روک سکتا ہے۔" (یسعیاہ ۔(6-14:3
پہلی اور دوسری قیامت کے درمیان ہزار سالوں کے دوران، شریروں کی عدالت ہوتی ہے۔ پولوس رسول اس فیصلے کی طرف اشارہ کرتا ہے ایک واقعہ کے طور پر جو دوسری آمد کے بعد ہوتا ہے۔ "وقت آنے سے پہلے کسی چیز کا فیصلہ نہ کرو، جب تک کہ رب نہ آئے، جو اندھیروں کی چھپی ہوئی چیزوں کو بھی روشن کرے گا، اور دلوں کے خیالات کو ظاہر کرے گا۔" 1)کور. ۔(4:5ڈینیئل اعلان کرتا ہے کہ جب زمانہ قدیم آیا تو "عالیقتی کے مقدسوں کو فیصلہ دیا گیا" (ڈینی. ۔(7:22اس وقت، راستباز بادشاہوں کے طور پر حکومت کرتے تھے اور

Machine Translated by Google

خدا کے پجاری. جان، مکاشفہ میں کہتے ہیں: "میں نے تخت دیکھے؛ اور وہ ان پر بیٹھ گئے، اور ان کو فیصلہ کرنے کا اختیار دیا گیا۔" "وہ خدا اور مسیح کے پجاری ہوں گے، اور اس کے ساتھ ہزار سال حکومت کریں گے۔" Apoc. 20:4)اور ۔(6یہ وہ وقت ہے جب، جیسا کہ پولس نے پیشین گوئی کی تھی، "مقدس دنیا کا فیصلہ کریں گے" 1)کور. ۔(6:2مسیح کے ساتھ اتحاد میں، وہ بدکاروں کا فیصلہ کرتے ہیں، ان کے اعمال کا ضابطہ -بائبل کے ساتھ موازنہ کرتے ہیں -جسم میں کیے گئے اعمال کے مطابق ہر معاملے کا فیصلہ کرتے ہیں۔ پھر وہ سزا جو شریروں کو بھگتنی پڑتی ہے وہ ان کے کاموں کے مطابق مقرر کی جاتی ہے، اور موت کی کتاب میں ان کے ناموں کے برعکس درج کی جاتی ہے۔

نیز شیطان اور شیطان فرشتوں کا فیصلہ مسیح اور اُس کے لوگ کرتے ہیں۔ پولس نے کہا: "کیا تم نہیں جانتے کہ ہم فرشتوں کا فیصلہ کریں گے؟" 1)کور ۔(6:3اور یہوداہ اعلان کرتا ہے کہ "جن فرشتوں نے اپنی حکمرانی برقرار نہیں رکھی بلکہ اپنا مسکن چھوڑ دیا، اُس نے اُس عظیم دن کے فیصلے تک تاریکی میں اور ابدی جیلوں میں محفوظ رکھا" (یہوداہ ۔(6

دوسری قیامت ہزار سال کے آخر میں ہو گی۔ تب بدکار مُردوں میں سے جی اُٹھیں گے، "تحریری فیصلے" کو انجام دینے کے لیے خُدا کے سامنے حاضر ہوں گے۔ چنانچہ یوحنا، مکاشفہ، راستبازوں کے جی اُٹھنے کو بیان کرنے کے بعد، کہتا ہے: "لیکن باقی مُردوں اس وقت تک زندہ نہیں ہوئے جب تک ہزار سال ختم نہ ہو گئے۔" (مکاشفہ ۔(20:5

اور یسعیاہ شریروں کے بارے میں اعلان کرتا ہے: "وہ قیدیوں کی طرح اکٹھے ہوں گے، اور انہیں قید خانے میں بند کر دیا جائے گا، اور بہت دنوں کے بعد ان سے ملاقات کی جائے گی۔"
(عیسیٰ ۔(24:22

Machine Translated by Google

باب 42

تنازعہ کا خاتمہ

ہزار سال کے اختتام پر، مسیح زمین پر واپس آتا ہے۔ اُس کے ساتھ نجات پانے والوں کے لشکر ہوتے ہیں اور اُس کی مدد کرنے والے بے شمار فرشتوں کے دستے ہوتے ہیں۔ جس وقت وہ خوفناک عظمت کے ساتھ اترتا ہے، وہ بدکار مردوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ اپنی سزا وصول کرنے کے لیے جی اٹھیں۔ یہ ایک طاقتور فوج کے طور پر ظاہر ہوتے ہیں، سمندر کی ریت کی طرح ان گنت۔
پہلی قیامت میں زندہ ہونے والوں سے کیا فرق ہے! راستبازوں کو لافانی جوانی اور خوبصورتی کا لباس پہنایا گیا تھا۔ بدکار بیماری اور موت کی خصلتوں کو برداشت کرتے ہیں۔

اُس تمام ہجوم کی آنکھیں خُدا کے بیٹے کے جلال کو دیکھنے کے لیے پھیر جاتی ہیں۔ ایک ہی آواز سے
شریروں کے لشکر پکارتے ہیں: "مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے!" یہ یسوع کے لیے محبت نہیں ہے جو اس بیان کو متاثر کرتی ہے۔ سچائی کی طاقت انہیں مجبور کرتی ہے کہ وہ غیر ارادی اعتراف میں اپنے لب کھولے۔ جس طرح وہ قبر میں اُترے، اسی طرح مسیح کے خلاف اسی دشمنی اور بغاوت کے جذبے کے ساتھ بدکار اس سے نکل آئے۔ ان کے پاس اپنی گزشتہ زندگی کے نقائص کو دور کرنے کے لیے فضل کا کوئی نیا وقت نہیں ہوگا۔ انہیں اس سے کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ زندگی بھر کی سرکشی نے ان کے دلوں کو نرم نہیں کیا۔ اگر فضل کا دوسرا دور ہوتا تو یہ پہلے کی طرح الٰہی تقاضوں سے بچنے اور اس کے خلاف بغاوت کو بھڑکانے میں قابض ہو جاتا۔

مسیح زیتون کے پہاڑ پر اُترا، جہاں سے وہ اپنے جی اُٹھنے کے بعد اوپر چڑھا، اور جہاں فرشتوں نے اس
کی واپسی کا وعدہ دہرایا۔ نبی کہتا ہے: "خداوند میرا خدا آئے گا، اور تمام مقدسین تمہارے ساتھ ہوں گے۔" "اور اس دن اس کے پاؤں زیتون کے پہاڑ پر کھڑے ہوں گے جو یروشلم کے سامنے مشرق کی طرف ہے؛ اور زیتون کا پہاڑ بیچ میں پھٹ جائے گا... اور وہاں ایک بہت بڑی وادی ہوگی۔" "خُداوند ساری زمین پر بادشاہ ہو گا؛ اُس دن ایک ہی رب ہو گا اور اُس کا نام ایک ہو گا۔" (زیک 14:5، 4اور 9)۔جب نیا یروشلم، اپنی دلکش شان میں، پاکیزہ اور اس کے استقبال کے لیے تیار جگہ پر ٹکا، مسیح، اپنے لوگوں اور فرشتوں کے ساتھ، مقدس شہر میں داخل ہوا۔

پھر شیطان بالادستی کے لیے آخری، خونی لڑائی کے لیے تیاری کرتا ہے۔
جب اس کی طاقت چھین لی گئی اور اپنے فریب کے کام سے الگ ہو گیا تو برائی کا شہزادہ دکھی اور افسردہ محسوس ہوا۔ لیکن بدکاروں کے جی اُٹھنے کے ساتھ، وہ اپنے پہلو میں وسیع ہجوم کو دیکھ کر، اس کی امیدیں زندہ ہو جاتی ہیں، اور اس نے فیصلہ کیا کہ وہ عظیم تنازعہ میں خود کو نہیں ہاریں گے۔ وہ اپنے جھنڈے تلے کھوئے ہوئے لوگوں کی تمام فوجیں بنائے گا اور ان کے ذریعے اپنے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش کرے گا۔ بدکار شیطان کے اسیر ہیں۔

مسیح کو مسترد کرتے ہوئے، انہوں نے باغی رہنما کی حکمرانی کو قبول کیا۔ وہ آپ کی تجاویز حاصل کرنے اور آپ کے احکامات کو عملی جامہ پہنانے کے لیے تیار ہیں۔ تاہم، اپنی قدیم چالاکیوں کے مطابق، وہ اپنے آپ کو شیطان کے طور پر نہیں پہچانتا۔ وہ شہزادہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، دنیا کا جائز مالک، جس کی میراث اس سے غیر قانونی طور پر چھین لی گئی تھی۔ وہ اپنے آپ کو ایک نجات دہندہ کے طور پر اپنے گمراہ رعایا کے سامنے پیش کرتا ہے، انہیں یقین دلاتا ہے کہ اس کی طاقت نے انہیں قبر سے واپس لایا ہے، اور یہ کہ وہ انہیں ظالم ترین ظلم سے نجات دلانے والا ہے۔

مسیح کی موجودگی کو ہٹانے کے ساتھ، شیطان اپنے دعووں کی حمایت کرنے کے لئے حیرت انگیز کام کرتا ہے۔ وہ کمزوروں کو مضبوط بناتا ہے اور ہر ایک کو اپنی روح اور توانائی سے متاثر کرتا ہے۔ اس نے ان کو مقدسوں کے کیمپ کے خلاف لے جانے اور خدا کے شہر پر قبضہ کرنے کی تجویز پیش کی۔ شیطانی خوشی کے ساتھ وہ ان بے شمار لاکھوں لوگوں کی طرف اشارہ کرتا ہے جو مردوں میں سے جی اٹھے ہیں اور اعلان کرتا ہے کہ، ان کے رہنما کے طور پر، وہ شہر کو مسمار کرنے اور اپنا تخت اور بادشاہی دوبارہ حاصل کرنے کا اہل ہے۔

Machine Translated by Google

اس وسیع ہجوم میں بہت سے لوگ ایسے ہیں جو طویل عرصے تک رہنے والی نسل سے تعلق رکھتے ہیں
جو سیلاب سے پہلے موجود تھی۔ اونچے قد و قامت اور بے پناہ ذہانت کے حامل افراد جنہوں نے اپنے آپ کو گرے ہوئے فرشتوں
کے تسلط اور تسلط کے تابع کر دیا، اپنی تمام تر مہارت اور علم کو اپنی سربلندی کے لیے وقف کر دیا۔ وہ لوگ جن کے فن کے
شاندار کارناموں نے دنیا کو ان کی ذہانت کا مجسمہ بنانے پر مجبور کیا، لیکن جن کی ظالمانہ اور شرارتی ایجادات، زمین کو
خراب کرنے اور خدا کی شبیہ کو خراب کرنے کی وجہ سے، خدا نے انہیں اپنی تخلیق کے چہرے سے مٹا دیا۔ ایسے بادشاہ اور
جرنیل ہیں جنہوں نے قوموں کو فتح کیا، بہادر آدمی جنہوں نے کبھی جنگ نہیں ہاری، متکبر اور پرجوش جنگجو ہیں، جن
کے انداز سے مملکتیں لرز اٹھیں۔ موت میں انہوں نے کوئی تبدیلی محسوس نہیں کی۔ جیسے ہی وہ قبر سے اٹھتے ہیں، وہ
اپنے خیالات کا دھارا بالکل وہیں سے شروع کرتے ہیں جہاں سے یہ رک گیا تھا۔ وہ جیتنے کی اسی خواہش سے کارفرما ہیں
جس نے ان کے گرنے سے پہلے ان پر حکومت کی تھی۔

شیطان پہلے اپنے فرشتوں اور پھر ان بادشاہوں، فاتحوں اور طاقتوروں سے مشورہ کرتا ہے۔ وہ اپنی
طرف کی طاقت اور تعداد کو دیکھتے ہیں، اور اعلان کرتے ہیں کہ شہر کے اندر فوج ان کے مقابلے میں چھوٹی ہے، اور اسی
طرح اسے شکست دی جا سکتی ہے۔ انہوں نے نئے یروشلم کی دولت اور شان و شوکت پر قبضہ کرنے کے اپنے منصوبے بنائے۔
ہر کوئی فوراً جنگ کی تیاری شروع کر دیتا ہے۔

ہنر مند کاریگر فوجی آلات بناتے ہیں۔ فوجی رہنما، جو اپنی کامیابیوں کے لیے مشہور ہیں، جنگجوؤں کے ہجوم کو کمپنیوں اور
ڈویژنوں میں منظم کرتے ہیں۔
آگے بڑھنے کا حکم آخرکار دیا جاتا ہے، اور لاتعداد لشکر حرکت کرنے لگتے ہیں، ایک ایسی فوج جس کو
کبھی زمینی فاتحوں نے اکٹھا نہیں کیا تھا، اور جسے جنگ شروع ہونے کے بعد سے تمام عمر کی اتحادی افواج کبھی برابر نہیں
کر سکتی تھیں۔ شیطان، جو جنگجوؤں میں سب سے طاقتور ہے، ہراول دستے کا حکم دیتا ہے اور اس کے فرشتے اس آخری
لڑائی کے لیے افواج میں شامل ہوتے ہیں۔ بادشاہ اور جنگجو اپنا مارشل جلوس بناتے ہیں، اور ہجوم بڑی بڑی کمپنیوں کی
پیروی کرتے ہیں، ہر ایک اپنے نامزد کمانڈر کے ساتھ۔ فوجی درستگی کے ساتھ، کومپیکٹ رینک زمین کی بکھری ہوئی اور
فاسد سطح پر، خدا کے شہر کی طرف پیش قدمی کرتا ہے۔ یسوع کے حکم سے، نیو یروشلم کے دروازے بند کر دیے گئے ہیں،
اور شیطان کی فوجیں حملہ کرنے کی تیاری کر کے شہر کا محاصرہ کر رہی ہیں۔

ایک بار پھر مسیح اپنے دشمنوں کی نظر میں ظاہر ہوتا ہے۔ شہر کے اوپر، پالش سونے کی بنیاد پر، ایک
اونچا اور شاندار تخت بیٹھا ہے۔ اس تخت پر خدا کا بیٹا بیٹھا ہے، اور اس کے ارد گرد اس کی بادشاہی کی رعایا ہیں۔

کوئی زبان بیان نہیں کر سکتی، کوئی قلم مسیح کی طاقت اور عظمت کو پیش نہیں کر سکتا۔ ابدی باپ کا جلال اس کے
بیٹے کو گھیرے ہوئے ہے۔ اس کی موجودگی کی چمک خدا کے شہر کو بھر دیتی ہے اور پورٹلز سے باہر پھیل جاتی ہے، پوری
زمین کو اپنی روشنی سے بھر دیتی ہے۔

تخت کے سب سے قریب وہ لوگ ہیں جو کبھی شیطان کی راہ میں پرجوش تھے، لیکن جنہوں نے آگ
سے نشانوں کی طرح نکالا، گہری اور شدید عقیدت کے ساتھ اپنے نجات دہندہ کی پیروی کی۔ اس کے بعد وہ لوگ ہیں جنہوں
نے جھوٹ اور کفر کے درمیان ایک عیسائی کردار کو مکمل کیا، وہ لوگ جنہوں نے خدا کے قانون کی تعظیم کی جب عیسائی
دنیا نے اسے ختم کرنے کا اعلان کیا، اور وہ لوگ جو تمام عمر کے لاکھوں لوگ اپنے عقیدے کے لیے شہید ہوئے۔ اور اس سے آگے
"بھیڑ، جسے کوئی شمار نہیں کر سکتا، تمام قوموں، قبیلوں، لوگوں، اور زبانوں سے... سفید لباس پہنے ہوئے، اور ہاتھوں
میں کھجور کی شاخیں" (مکاشفہ 7:9)۔

اس کی لڑائی ختم ہو گئی، فتح ہو گئی۔ انہوں نے ریس میں حصہ لیا اور انعام حاصل کیا۔ ان کے ہاتھوں میں کھجور کی شاخ
فتح کی علامت ہے، سفید لباس مسیح کی بے داغ راستبازی کا نشان ہے، جو اب ان کا ہے۔

چھٹکارا پانے والے نے تعریف کا ایک گیت بلند کیا جو آسمانی محرابوں میں گونجتا اور گونجتا ہے: "نجات
ہمارے خدا کے لیے جو تخت پر بیٹھا ہے، اور برّہ کے لیے۔"
فرشتے اور سرافیم اپنی آوازوں کو عبادت میں شامل کرتے ہیں۔ ہونا (برانڈ ہٹا دیا گیا۔
ذہین) شیطان کی طاقت اور برائی پر غور کرتے ہوئے، نجات پانے والے دیکھیں،

Machine Translated by Google

جیسا کہ پہلے کبھی نہیں تھا، کہ مسیح کے سوا کوئی طاقت انہیں غالب نہیں کر سکتی تھی۔
اس تمام شاندار ہجوم میں کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو نجات کو اپنی خوبیوں سے منسوب کرتا ہے، گویا اس نے اپنی طاقت اور اچھائی سے جیت لیا ہے۔
انہوں نے کیا کیا یا انہیں کیا نقصان پہنچا اس کے بارے میں کچھ نہیں کہا جاتا ہے۔ ہر گانے کا پرہیز، ہر حمد کا ٹانک نوٹ ہے: "ہمارے خدا اور برّہ کے لیے نجات۔"
زمین اور آسمان کے جمع ہونے والے باشندوں کی موجودگی میں، خدا کے بیٹے کی آخری تاجپوشی ہوتی ہے۔ اور اب، اعلیٰ شان اور طاقت کے ساتھ سرمایہ کاری کرتے ہوئے، بادشاہوں کا بادشاہ اپنی حکومت کے خلاف باغیوں کو سزا سناتا ہے، اور ان لوگوں پر انصاف کرتا ہے جنہوں نے اس کے قانون کی خلاف ورزی کی ہے اور اس کے لوگوں پر ظلم کیا ہے۔ خدا کے نبی کہتے ہیں: "میں نے ایک بڑا سفید تخت دیکھا، اور اس پر بیٹھنے والے کو، جس کے سامنے سے زمین و آسمان بھاگے، اور ان کے لیے کوئی جگہ نہ ملی، اور میں نے چھوٹے بڑے مردوں کو اپنے سامنے کھڑے دیکھا تخت، اور کتابیں کھولی گئیں؛ اور ایک اور کتاب کھولی گئی، جو زندگی کی کتاب ہے؛ اور مُردوں کا فیصلہ اُن کے کاموں کے مطابق کتابوں میں لکھی ہوئی چیزوں سے کیا گیا۔" (Apoc. 20:11)اور ۔(12

جیسے ہی ریکارڈ کی کتابیں کھولی جاتی ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نظریں اس پر پڑتی ہیں۔
بدکار، وہ اپنے ہر گناہ سے واقف ہو جاتے ہیں۔ وہ بخوبی دیکھتے ہیں کہ پاکیزگی اور تقدس کی راہ میں ان کے پاؤں کہاں پھسل گئے اور خدا کے قانون کی خلاف ورزی میں سرکشی اور غرور انہیں کس حد تک لے گیا۔ گناہ کی لالچ سے متوجہ ہونے والے پرکشش فتنے، بگڑی ہوئی نعمتیں، خدا کے رسولوں کی توہین، مسترد شدہ تنبیہات، رحم کی موجیں جو ناپاک اور بے رحم دل سے دفع ہوتی ہیں- یہ سب ایسے ظاہر ہوتے ہیں جیسے آگ کے خطوط میں لکھے گئے ہوں۔

تخت کے اوپر صلیب نازل ہوئی ہے۔ اور، ایک پینورامک ویژن کی طرح، آدم کے فتنہ اور زوال کے مناظر پیش کیے گئے ہیں، اور نجات کے عظیم منصوبے میں یکے بعد دیگرے اقدامات۔ نجات دہندہ کی شائستہ پیدائش؛ سادگی اور فرمانبرداری کا ان کا بچپن؛ اردن میں اس کا بپتسمہ؛ صحرا میں روزہ اور فتنہ؛ اس کی عوامی وزارت، مردوں پر آسمان کی سب سے قیمتی نعمتوں کو ظاہر کرتی ہے۔ محبت اور رحمت کے کاموں سے بھرے دن، پہاڑوں کی تنہائی میں اس کی دعاؤں اور چوکسی کی راتیں؛ حسد، نفرت اور برائی کی سازشیں، جن کے ساتھ اس کے فوائد ادا کیے گئے؛ گیتسمنی میں خوفناک اور پراسرار اذیت، پوری دنیا کے گناہوں کے کرشتے بوجھ کے نیچے؛ قاتل ہجوم کے ہاتھوں اس کی غداری؛ ہولناکی کی اس رات کے خوفناک واقعات —غیر مزاحمتی قیدی، جسے اس کے سب سے پیارے شاگردوں نے چھوڑ دیا، یروشلم کی گلیوں میں گھسیٹ کر لے گئے۔ خُدا کے بیٹے کو حنا کے سامنے بے نقاب کیا گیا، سردار کاہن کے محل میں مذمت کی گئی، پیلاطس کے عدالتی ہال میں، بزدل اور ظالم ہیرودیس کے سامنے، مذاق اڑایا گیا، توہین کی گئی، اذیت دی گئی اور موت کی سزا دی گئی—سب کو واضح طور پر پیش کیا گیا ہے۔

اور اب، بے چین ہجوم سے پہلے، آخری مناظر آشکار ہوتے ہیں -کلوری کے راستے پر چلنے والا مریض، جنت کا شہزادہ صلیب پر لٹکا ہوا؛ مغرور پجاری اور طعنہ زنی کرنے والے عوام اس کی آخری اذیت، مافوق الفطرت تاریکی کا مذاق اڑاتے ہیں۔ آسمانی زمین، بکھرے ہوئے پتھر، کھلی قبریں اس لمحے کی نشان دہی کرتی ہیں جب دنیا کے نجات دہندہ نے زندگی ترک کی۔

خوفناک تماشا بالکل ویسا ہی دکھائی دیتا ہے جیسا کہ ہوا تھا۔ شیطان، اُس کے فرشتوں اور اُس کی رعایا کو اپنی تخلیق کی تصویر سے نظریں ہٹانے کی طاقت نہیں ہے۔
ہر اداکار اپنے ادا کردہ کردار کو یاد کرتا ہے۔ ہیرودیس، اسرائیل کے بادشاہ کو تباہ کرنے کی کوشش کرنے کے لیے بیت اللحم کے معصوم بچوں کو قتل کرنا۔ قابل سزا ہیروڈیاس، جن کی مجرم روح جان بپٹسٹ کے خون پر ٹکی ہوئی ہے۔ کمزور اور موقع پرست پیلیٹ؛ مذاق کرنے والے سپاہی؛ پادریوں اور شہزادوں، اور غصے میں آنے والی بھیڑ جو چیخ رہی تھی، "اس کا خون ہم پر اور ہمارے بچوں پر ہو!" -ہر کوئی اپنے جرم کی وسعت پر غور کرتا ہے۔

وہ اپنے آپ کو اس کے چہرے کی الٰہی عظمت سے چھپانے کی کوشش کرتے ہیں، جو اس سے بھی زیادہ روشن ہے۔

Machine Translated by Google

سورج، جب کہ چھٹکارا پانے والے اپنے تاج نجات دہندہ کے قدموں میں ڈالتے ہوئے کہتے ہیں، "وہ میرے لیے مر گیا!"

نجات پانے والوں میں مسیح کے رسول، بہادر پولس، پُرجوش پطرس، پیارے اور محبت کرنے والے یوحنا
اور ان کے وفادار بھائی، اور ان کے ساتھ شہداء کی بڑی جماعت، دیواروں کے باہر، ہر چیز کے ساتھ جو ناپاک ہے۔ اور مکروہ
ہیں، وہ لوگ جن کے لیے انہیں ستایا گیا، قید کیا گیا اور قتل کیا گیا۔ وہاں یہ ہے

نیرو، ظلم اور برائی کا وہ عفریت، ان لوگوں کی خوشی اور سربلندی کو دیکھ رہا تھا جن پر اس نے ایک بار تشدد کیا تھا، اور
جن کی شدید اذیت میں اسے شیطانی لذت ملی تھی۔ اس کی ماں اپنے کام کا نتیجہ دیکھنے کے لیے وہاں موجود ہے۔ یہ
دیکھنے کے لیے کہ کردار کی بُری خصلتیں اس کے بیٹے میں کیسے منتقل ہوتی ہیں، اس کے اثر و رسوخ سے پیدا ہونے والے
جذبے، ان جرائم میں پھل آئے جن سے دنیا لرز اٹھی۔

وہاں پاپش پادری اور پیشوا ہیں، جنہوں نے مسیح کے سفیر ہونے کا دعویٰ کیا، اور پھر بھی اپنے لوگوں
کے ضمیروں پر غلبہ پانے کے لیے اذیت، تہھانے، اور داؤ پر لگا دیا۔ ایسے متکبر پوپ ہیں جنہوں نے اپنے آپ کو خدا سے بلند کیا
اور خدا کے قانون کو بدلنے کا ارادہ کیا۔ ان نام نہاد چرچ کے باپ دادا کے پاس خدا کو ادا کرنے کا حساب ہے جس سے وہ بخوشی
چھٹکارا پا لیں گے۔

بہت دیر سے وہ دیکھتے ہیں کہ قادر مطلق اپنے قانون کے لئے پرجوش ہے، اور وہ کسی بھی طرح مجرموں کو صاف نہیں
کرے گا۔ اب وہ سمجھتے ہیں کہ مسیح اپنے مصائب لوگوں کے ساتھ اپنی دلچسپی کی نشاندہی کرتا ہے۔ اور اس کے الفاظ
کی طاقت کو محسوس کریں: "جیسا کہ آپ نے میرے ان چھوٹے بھائیوں میں سے ایک کے ساتھ کیا، آپ نے میرے ساتھ
کیا۔" (میٹ ۔(25:40
آسمانی حکومت کے خلاف سنگین غداری کے الزام میں پوری بدکار دنیا کو الہی عدالت کے بار کے سامنے
پیش کیا گیا ہے۔ وہ عذر کے بغیر ہیں؛ اور ان پر ابدی موت کی سزا سنائی جاتی ہے۔

اب یہ سب پر عیاں ہے کہ گناہ کی اجرت عظیم آزادی اور ابدی زندگی نہیں بلکہ غلامی، بربادی اور موت
ہے۔ شریر دیکھتے ہیں کہ انہوں نے اپنی سرکشی کی وجہ سے کیا کھویا ہے۔ جلال کا سب سے بہترین ابدی وزن جب پیش کیا
گیا تو حقیر سمجھا گیا۔ لیکن وہ اب کتنا مطلوبہ لگتا ہے! "یہ سب،" کھوئی ہوئی روح روتی ہے، "میں حاصل کر سکتا تھا؛
لیکن میں نے ان چیزوں کو اپنے سے دور رکھنے کو ترجیح دی۔ ہائے! عجیب حماقت! میں نے امن، خوشی اور عزت کو
بدقسمتی، بدنامی اور مایوسی سے بدل دیا۔" ہر کوئی دیکھتا ہے کہ جنت سے ان کا اخراج جائز ہے۔ اپنی زندگیوں سے انہوں نے
اعلان کیا: "ہم نہیں چاہتے کہ یہ عیسیٰ ہم پر حکومت کرے۔"

گویا متوجہ ہو کر، شریر خدا کے بیٹے کی تاجپوشی پر غور کرتے ہیں۔ وہ اس کے ہاتھ میں الہی قانون کی
میزوں پر غور کرتے ہیں، وہ آئین جن کو وہ حقیر سمجھتے تھے اور ان سے تجاوز کرتے تھے۔ وہ بچائے گئے لوگوں کی حیرت،
جوش اور تعظیم کا مشاہدہ کرتے ہیں اور جیسے ہی راگ کی لہر شہر کے باہر ہجوم پر پھیلتی ہے، وہ سب ایک ہو کر کہتے ہیں:
"عظیم اور حیرت انگیز ہیں تیرے کام، خداوند قادر مطلق!

اے سنتوں کے بادشاہ، تیرے راستے راست اور سچے ہیں" ؛(Apoc. 15:3)اور وہ زندگی کے شہزادے کو سجدہ کرتے ہوئے گر
پڑے۔
جب وہ مسیح کے جلال اور عظمت پر غور کرتا ہے تو شیطان مفلوج دکھائی دیتا ہے۔
وہ جو کبھی ڈھانپنے والا کروب تھا وہ یاد کرتا ہے کہ وہ کہاں گرا تھا۔ ایک شاندار سرافیم، "صبح کا بیٹا"، کتنا بدل گیا، کتنا
ذلیل! جس کونسل میں ان کو عزت دی گئی وہاں سے وہ ہمیشہ کے لیے خارج کر دیے گئے۔ اب ایک اور کو دیکھو جو باپ کے
بہت قریب کھڑا ہے، اس کے جلال کو دیکھ رہا ہے۔ وہ دیکھتا ہے کہ تاج مسیح کے سر پر ایک لمبے قد کے فرشتے کی طرف سے
رکھا گیا ہے اور وہ جانتا ہے کہ اس فرشتے کا بلند مقام اس کا ہو سکتا تھا۔

یادداشت آپ کی معصومیت اور پاکیزگی کے گھر کو جنم دیتی ہے، وہ سکون اور اطمینان جو آپ کے
پاس تھا جب تک کہ آپ خُدا کے خلاف بڑبڑانے اور مسیح سے حسد کرنے پر مجبور نہیں ہوئے۔ فرشتوں کی ہمدردی اور حمایت
حاصل کرنے کے لیے اس کے الزامات، سرکشی اور فریب، اس کی اپنی بحالی کے لیے کوششیں نہ کرنے کی ضد جب کہ خدا

Machine Translated by Google

معافی دے دی ہوگی- سب کچھ اس کے سامنے واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے۔ مردوں کے درمیان اس کے کام اور اس کے نتائج کا جائزہ لیتا ہے —انسان کی اپنے ساتھی آدمی سے دشمنی، زندگیوں کی خوفناک تباہی، سلطنتوں کا عروج و زوال، تختوں کی بربادی، ہنگامہ آرائی، تنازعات اور انقلابات کا طویل سلسلہ۔ وہ مسیح کے کام کی مخالفت کرنے، اور انسان کو تباہی کی گہرائی میں دھنسانے کے لیے اپنی مسلسل کوششوں کو یاد کرتا ہے۔ دیکھو تمہاری شیطانی سازشیں ان لوگوں کو تباہ کرنے کے لیے بے بس تھیں جنہوں نے اپنی جمع پونجی کی تھی۔

یسوع پر بھروسہ کریں جیسا کہ وہ اپنی بادشاہی کو دیکھتا ہے، اپنی جدوجہد کا پھل، شیطان کو صرف ناکامی اور بربادی نظر آتی ہے۔ اس نے ہجوم کو یقین دلایا کہ خدا کا شہر آسان شکار ہو گا۔ لیکن آپ جانتے ہیں کہ یہ جھوٹ ہے۔ بارہا، بڑی کشمکش کے دوران، وہ شکست کھا گیا اور ہار ماننے پر مجبور ہوا۔ وہ ابدی کی طاقت اور عظمت کو اچھی طرح جانتا ہے۔

عظیم باغی کا ڈیزائن ہمیشہ اپنے آپ کو درست ثابت کرنا اور یہ ثابت کرنا تھا کہ بغاوت کی ذمہ دار
خدائی حکومت ہے۔ اس مقصد کے لیے اس نے دیومالائی عقل کی تمام قوتیں مرکوز کر دیں۔ اس نے جان بوجھ کر اور منظم طریقے سے کام کیا، اور شاندار کامیابی کے ساتھ، وسیع ہجوم کو اس کے بڑے تنازعہ کے اس ورژن کو قبول کرنے کی ہدایت کرنے کے لیے جو اتنے عرصے سے جاری ہے۔ ہزاروں سالوں سے اس سازشی لیڈر نے حق کو باطل کا دامن تھام رکھا ہے۔ لیکن وہ وقت آ گیا ہے جب بغاوت کو آخرکار تباہ ہونا چاہیے، اور شیطان کی تاریخ اور کردار آشکار ہو گیا۔ مسیح کو معزول کرنے، اُس کے لوگوں کو تباہ کرنے، اور خُدا کے شہر پر قبضہ کرنے کی اپنی آخری عظیم کوشش میں، دھوکہ باز مکمل طور پر بے نقاب ہے۔ جو لوگ اس کے پیچھے کھڑے ہوئے ہیں وہ اپنے مقصد کی مکمل ناکامی دیکھ رہے ہیں۔ مسیح کے پیروکار اور وفادار فرشتے خدا کی حکومت کے خلاف اپنی سازشوں کی مکمل حد تک دیکھتے ہیں۔ وہ عالمگیر قتل عام کا ہدف ہے۔

شیطان دیکھتا ہے کہ اس کی رضاکارانہ بغاوت نے اسے جنت کے لیے موزوں نہیں بنایا، اس نے اپنی
صلاحیتوں کو خدا کے خلاف جنگ کے لیے تربیت دی ہے۔ جنت کی پاکیزگی، امن اور ہم آہنگی اس کے لیے انتہائی اذیت ہوگی۔ خدا کی رحمت اور انصاف کے خلاف ان کے الزامات کو اب خاموش کر دیا گیا ہے۔ اس نے جو بدنامی یہوواہ پر لانے کی کوشش کی وہ پوری طرح اس پر پڑی۔ اور اب شیطان جھک کر اپنی سزا کے انصاف کا اقرار کرتا ہے۔

"اے رب، کون تجھ سے نہیں ڈرے گا اور تیرے نام کی بڑائی کرے گا؟ کیونکہ صرف تو ہی مقدس ہے؛
اس لیے تمام قومیں آئیں گی اور تیرے حضور سجدہ کریں گی، کیونکہ تیرے فیصلے ظاہر ہیں۔" (مکاشفہ ۔(15:4دیرینہ تنازعہ میں سچائی اور غلطی سے متعلق ہر سوال اب واضح ہو چکا ہے۔ بغاوت کے نتائج، خدائی قوانین کو جھٹلانے کے ثمرات، تمام تخلیق شدہ ذہانتوں کی نظر میں دکھائے گئے۔ شیطان کی حکمرانی کے نتائج، خدا کے برعکس، پوری کائنات کے سامنے پیش کیے گئے۔ شیطان کے اپنے کاموں نے اس کی مذمت کی۔ خُدا کی حکمت، اُس کا انصاف اور بھلائی آخرکار ثابت ہوتی ہے۔

یہ واضح ہے کہ بڑے تنازعہ میں اس کا سارا معاملہ اس کے لوگوں اور اس کی تخلیق کردہ تمام جہانوں کی ابدی بھلائی کی طرف تھا۔ "تیرے تمام کام تیری تعریف کریں گے، اے
خُداوند، اور تیرے اولیاء تجھے برکت دیں گے۔" (زبور (145:10گناہ کی تاریخ ہمیشہ اس بات کی گواہی کے طور پر رہے گی کہ کس طرح خُدا کے قانون کا وجود اُس کی تخلیق کردہ تمام مخلوقات کی خوشی سے جڑا ہوا ہے۔ عظیم تنازعہ کے حقائق کو سامنے رکھتے ہوئے، پوری کائنات، وفادار اور باغی دونوں، ایک آواز کے ساتھ اعلان کرتے ہیں: "اے اولیاء کے بادشاہ، تیرے راستے حق اور سچ ہیں۔"

باپ اور بیٹے نے انسان کے حق میں جو عظیم قربانی دی تھی وہ واضح طور پر کائنات کے سامنے پیش
کی گئی تھی۔ اس کے بعد مسیح کے لیے وہ وقت آتا ہے کہ وہ اپنے راستباز مقام پر فائز ہو، اور بادشاہتوں اور طاقتوں، اور ہر اس نام سے جس کا نام لیا گیا ہو، پر جلال پائے۔ یہ اس خوشی کے لیے تھا جو اس کے سامنے رکھی گئی تھی -بہت سے بچوں کو جلال میں لانے کے قابل ہونے کے لیے -کہ اس نے صلیب کو برداشت کیا اور بے عزتی کو حقیر سمجھا۔ اور اگرچہ غم اور بے عزتی ناقابل فہم ہے، لیکن خوشی اور شان اس سے کہیں زیادہ ہے۔ وہ چھٹکارا پانے والوں کو دیکھتا ہے، اپنی صورت میں تجدید کرتا ہے، ہر دل میں الہی کا کامل تاثر رکھتا ہے، ہر چہرہ ان کے بادشاہ کی شبیہ کو ظاہر کرتا ہے۔

Machine Translated by Google

وہ ان میں اپنی روح کے کام کا نتیجہ دیکھتا ہے اور مطمئن ہے۔ پھر، ایک آواز کے ساتھ جو راستبازوں اور بدکاروں کی تمام جمع بھیڑ تک پہنچتی ہے، وہ اعلان کرتا ہے: "دیکھو میرے خون کی خرید! ان کے لیے میں نے دکھ اٹھائے، ان کے لیے میں مر گیا، تاکہ وہ ابدی عمر تک میری موجودگی میں رہیں۔ "اور تخت کے گرد سفید لباس میں ملبوس لوگوں کی طرف سے حمد کا گیت بلند ہوتا ہے: "قوت، دولت، حکمت، طاقت، عزت، جلال، اور شکر کے کاموں کو حاصل کرنے کے لائق وہ برّہ جو مارا گیا تھا۔"

(Rev. 5:12).
اگرچہ شیطان کو خدا کی راستبازی کو تسلیم کرنے اور مسیح کی بالادستی کے سامنے جھکنے پر مجبور کیا گیا ہے، لیکن اس کی شخصیت میں کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ بغاوت کا جذبہ، ایک زبردست سیلاب کی طرح، پھر سے پھوٹتا ہے۔ انماد سے بھرا ہوا، وہ عظیم تنازعہ میں ہتھیار نہ ڈالنے کا فیصلہ کرتا ہے۔ آسمان کے بادشاہ کے خلاف آخری اور مایوس کن جدوجہد کا وقت آگیا ہے۔ لیکن ان ان گنت لاکھوں میں سے جنہیں اس نے بغاوت کی طرف مائل کیا، اب کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو اس کی عظمت کو پہچانتا ہو۔ اس کی طاقت ختم ہو چکی ہے۔ بدکار خدا کی اسی نفرت سے بھرے ہوئے ہیں جو شیطان کو متاثر کرتی ہے۔ لیکن وہ دیکھتے ہیں کہ ان کا معاملہ ناامید ہے، کہ وہ یہوواہ کے خلاف غالب نہیں آسکتے ہیں۔ اُن کا غصہ شیطان اور اُن کے خلاف بھڑکتا ہے جو دھوکے میں اُس کے کارندے تھے، اور بدروحوں کے قہر سے وہ اُن کے خلاف ہو جاتے ہیں۔

خُداوند فرماتا ہے: "چونکہ تُو اپنے دِل کو خُدا کا دِل سمجھتا ہے، اِس لِئے دیکھ مَیں تُجھ پر پردیسیوں کو لاؤں گا، جو قوموں میں سب سے زیادہ طاقتور ہیں، جو تیری حکمت کے حُسن کے خلاف اپنی تلواریں کھینچیں گے اور تُجھے ناپاک کریں گے۔ گڑھے میں اتر جا... اور میں تجھے فنا کر دوں گا، اے محافظ کروب، آگ کے پتھروں کے درمیان... میں نے تجھے زمین پر پھینک دیا، میں نے تجھے بادشاہوں کے سامنے رکھا، تاکہ وہ تجھے دیکھیں... اور میں تمہیں زمین پر راکھ کر دیا، ان سب کی نظروں میں جو تمہیں دیکھ رہے ہیں... بڑی حیرت میں تم ہو گئے ہو اور پھر کبھی ہمیشہ کے لیے نہیں رہو گے۔" (حزقی ۔28:6-8، 16-19)

"شور سے لڑنے والوں کے سارے زرہ بکتر، اور جو کپڑے خون میں لتھڑے ہوں گے، وہ آگ کی خوراک ہوں گے۔" "خداوند کا غضب تمام قوموں پر ہے، اور اس کا غضب ان کے تمام لشکروں پر ہے: اس نے انہیں بالکل تباہ کر دیا ہے، اس نے انہیں ذبح کرنے کے حوالے کر دیا ہے۔" "شریروں پر وہ پھندوں، آگ، گندھک اور تیز آندھی برسائے گا؛ اس کے پیالے کا حصہ دیکھو۔" (عیسیٰ 34:2؛ 9:5زبور ۔11:6خدا کی طرف سے آگ آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ زمین کھل جاتی ہے۔ اس کی گہرائی میں چھپے ہوئے ہتھیار کھینچے جاتے ہیں۔ بھسم کرنے والے شعلے ہر دھڑکن سے بھڑک اٹھتے ہیں۔ چٹانوں میں خود آگ لگی ہوئی ہے۔ وہ دن آنے والا ہے جو تنور کی طرح جلے گا۔ زبردست گرمی کی وجہ سے عناصر ایک ساتھ پگھل جاتے ہیں، اور زمین اور اس میں موجود کام بھی جل جاتے ہیں (ملا II 4:1؛ پیٹر ۔3:10زمین کی سطح ایک پگھلا ہوا ماس دکھائی دیتی ہے —آگ کی ایک وسیع، طوفانی جھیل۔ شریروں کے فیصلے اور تباہی کا وقت آ گیا ہے -"خداوند کے انتقام کا دن، صیہون کی جدوجہد کے بدلے کا سال" (یسعیاہ ۔34:8

شریروں کو زمین پر اپنا اجر ملتا ہے ۔(Prov. 11:31)"وہ بھوسے کی مانند ہوں گے اور آنے والا دن انہیں جلا دے گا، رب الافواج فرماتا ہے۔" (ملا ۔4:1)
کچھ ایک لمحے میں تباہ ہو جاتے ہیں، جب کہ کچھ کئی دنوں تک بھگتتے ہیں۔ ہر ایک کو اس کے اعمال کے مطابق سزا ملتی ہے۔ نیک لوگوں کے گناہ شیطان کو منتقل کر دیے گئے تھے، اور اُسے نہ صرف اپنی بغاوت کے لیے، بلکہ اُن تمام گناہوں کے لیے جن کا اُس نے خُدا کے لوگوں سے ارتکاب کیا تھا۔ اُس کی سزا اُن لوگوں سے بہت زیادہ ہونی چاہیے جنہیں اُس نے دھوکہ دیا تھا۔ اُس کے فریب میں مبتلا ہونے کے بعد، اُسے ابھی تک زندہ رہنا چاہیے اور دُکھ اُٹھانا چاہیے۔ پاک کرنے والے شعلوں میں آخرکار شریر تباہ ہو جاتے ہیں، جڑ اور شاخیں —شیطان جڑ اور اس کے پیروکار شاخیں۔ قانون کی مکمل سزا کا اطلاق ہوا؛ انصاف کے تقاضے پورے ہو چکے ہیں، اور آسمان اور زمین، اسے دیکھ کر، یہوواہ کے انصاف کا اعلان کرتے ہیں۔

Machine Translated by Google

شیطان کا تباہ کن کام ہمیشہ کے لیے ختم ہو گیا ہے۔ چھ ہزار سال تک اس نے اپنی مرضی پوری کی،
زمین کو بدقسمتی سے بھر دیا اور پوری کائنات میں غم کا باعث بنا۔ تمام تخلیق اسی طرح کراہ رہی ہے اور دردِ زہ میں مبتلا ہے۔
اب خدا کی مخلوق ہمیشہ کے لیے اس کی موجودگی اور آزمائشوں سے آزاد ہے۔ "اب آرام کرو، پوری زمین پر سکون ہے! (ایک ھے.
۔(14:7اور پوری وفادار کائنات سے حمد و ثنا کی صدا بلند ہوتی ہے۔ "بڑی بھیڑ کی آواز،" "بہت سے پانیوں کی آواز، اور زبردست گرج کی آواز کی مانند،" یہ کہتے ہوئے سنائی دیتی ہے، "ہلّویاہ! کیونکہ رب قادرِ مطلق بادشاہی کرتا ہے۔" (مکاشفہ ۔19:6)
جب کہ زمین تباہی کے شعلوں میں لپٹی ہوئی ہے، نیک لوگ مقدس شہر میں محفوظ رہتے ہیں۔ پہلی قیامت میں حصہ لینے والوں پر، دوسری موت کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ جب کہ خُدا شریروں کے لیے بھسم کرنے والی آگ ہے، وہ اپنے لوگوں کے لیے سورج اور ڈھال ہے (مکاشفہ ؛20:6زبور ۔(84:11

"میں نے ایک نیا آسمان اور ایک نئی زمین دیکھی۔ کیونکہ پہلا آسمان اور پہلی زمین ختم ہو چکی تھی۔" (مکاشفہ ۔(21:1وہ آگ جو شریروں کو کھا جاتی ہے زمین کو پاک کرتی ہے۔ لعنت کا ہر نشان بہہ جاتا ہے۔ کوئی بھی ابدی جلتی ہوئی جہنم نجات پانے والے کے سامنے گناہ کے خوفناک نتائج کو نہیں رکھے گی۔

صرف ایک یاد باقی ہے: ہمارا نجات دہندہ ہمیشہ اپنے مصلوب ہونے کے نشانات کو برداشت کرے گا۔
اُس کی زخمی پیشانی میں، اُس کے پہلو میں، اُس کے ہاتھوں اور پیروں میں، اُس ظالمانہ کام کے صرف نشانات ہیں جو گناہ نے کیا تھا۔ نبی کہتا ہے، مسیح کو اس کے جلال میں دیکھ کر: "روشن شعاعیں اس کے ہاتھ سے نکل گئیں، اور وہاں اس کی طاقت کی چھپنے کی جگہ تھی۔" (حب ۔(3:4اُس کے ہاتھ، اُس کا زخمی پہلو جہاں سے سرخ رنگ کی ندی بہتی تھی، جس نے انسان کو خُدا سے ملایا —وہاں نجات دہندہ کا جلال ہے، "اس کی طاقت کی چھپنے کی جگہ" ہے۔ چھٹکارے کی قربانی کے ذریعے "بچانے کے لئے طاقتور"، وہ خدا کی رحمت کو حقیر سمجھنے والوں پر انصاف کرنے کے لیے اس لیے مضبوط تھا۔ اور اس کی ذلت کی نشانیاں اس کی سب سے بڑی عزت ہے۔ ابدی عمروں کے ذریعے کلوری کے زخم اس کی تعریف کو ظاہر کریں گے اور اس کی طاقت کا اعلان کریں گے۔

"اور تیرے پاس، ریوڑ کے مینار، صیون کی بیٹی کے پہاڑ، تیرے پاس آئے گا: ہاں، تیرے پاس پہلی سلطنت آئے گی۔" (مائیک ۔(4:8وہ وقت آ گیا ہے جس کی طرف مقدس مردوں نے تڑپ سے دیکھا ہے جب سے جلتی ہوئی تلوار نے پہلے جوڑے کے لیے عدن کے دروازے بند کر دیے تھے —وہ وقت "خدا کی ملکیت کے چھٹکارے کا" (افسیوں ۔(1:14 زمین، جو اصل میں انسان کو اس کی بادشاہی کے طور پر دی گئی تھی، اس کے ذریعے شیطان کے ہاتھ میں دی گئی تھی، اور طاقتور مخالف کے ہاتھوں اتنی دیر تک پکڑی گئی تھی، چھٹکارے کے عظیم منصوبے کے ذریعے بازیافت ہوئی۔ ہر وہ چیز جو گناہ کے ذریعے کھو گئی تھی بحال ہو گئی۔ "خداوند یوں فرماتا ہے... جس نے زمین کو بنایا، اور اسے بنایا، اسی نے اسے قائم کیا، اس نے اسے خالی نہیں بنایا، بلکہ اسے آباد کرنے کے لیے بنایا۔" (عیسیٰ ۔(45:18زمین کو تخلیق کرنے میں خدا کا اصل مقصد اس وقت پورا ہوتا ہے جب اسے چھٹکارا پانے والوں کے ابدی گھر کے طور پر تشکیل دیا جاتا ہے۔ "صادق زمین کے وارث ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔" (پی ایس ۔(37:29

مستقبل کی وراثت کو بھی مادی بنانے کے خوف نے بہت سے لوگوں کو ان سچائیوں کو روحانی بنانے کی طرف مائل کیا ہے جو ہمیں اسے اپنے گھر کے طور پر دیکھنے کا باعث بنتے ہیں۔ مسیح نے اپنے شاگردوں کو یقین دلایا کہ وہ اپنے باپ کے گھر میں ان کے لیے رہائش گاہیں تیار کرنے گیا تھا۔
جو لوگ خدا کے کلام کی تعلیمات کو قبول کرتے ہیں وہ آسمانی گھر کے بارے میں بالکل جاہل نہیں ہوں گے۔ اور پھر بھی، "نہ آنکھ نے دیکھا، نہ کانوں نے سنا، اور نہ ہی انسان کے دل میں داخل ہوا، وہ چیزیں جو خُدا نے اُن لوگوں کے لیے تیار کی ہیں جو اُس سے محبت کرتے ہیں" (1 کور. ۔(2:9صالحین کے اجر کو بیان کرنے کے لیے انسانی زبان ناکافی ہے۔ یہ تو غور کرنے والوں کو ہی معلوم ہوگا۔ کوئی بھی محدود ذہن خدا کی جنت کے جلال کو نہیں سمجھ سکتا۔

بائبل میں، محفوظ شدہ کی وراثت کو ایک ملک کہا جاتا ہے (عبرانیوں ۔(16-11:14وہاں آسمانی چرواہا اپنے ریوڑ کو زندہ پانیوں کے چشموں کی طرف لے جاتا ہے۔ زندگی کا درخت ہر مہینے پھل دیتا ہے، اور درخت کے پتے قوموں کی صحت کے لیے ہیں۔ ہمیشہ بہتے ہوئے طوفان ہیں، کرسٹل کی طرح صاف، اور ان کے پاس لہراتے درخت پھینک رہے ہیں۔

Machine Translated by Google

رب کے فدیے کے لیے تیار کردہ راستوں پر اس کا سایہ۔ وہاں وسیع میدان خوبصورتی کی پہاڑیوں میں اُٹھتے ہیں، اور خدا کے پہاڑ اپنی نمایاں چوٹیوں کو بلند کرتے ہیں۔ ان پُر امن میدانوں میں، ان زندہ ندیوں کے پاس، خدا کے لوگ، اتنے لمبے زائرین اور سفر کرنے والوں کو ایک گھر ملے گا۔

"میرے لوگ امن کے ٹھکانے میں، محفوظ رہائش گاہوں میں اور پرسکون آرام گاہوں میں رہیں گے۔"
"تمہاری سرزمین میں مزید تشدد، تیری سرحدوں کے اندر ویرانی یا تباہی کی کوئی بات نہیں سنی جائے گی؛ لیکن تم اپنی دیواروں کو نجات اور اپنے دروازوں کی تعریف کہو گے۔" "وہ گھر بنائیں گے اور ان میں آباد ہوں گے؛ اور انگور کے باغ لگائیں گے، اور ان کا پھل کھائیں گے۔ وہ دوسروں کے رہنے کے لیے تعمیر نہیں کریں گے؛ وہ دوسروں کے کھانے کے لیے نہیں لگائیں گے؛ (...)میرے منتخب کردہ ان کے ہاتھ کا کام۔" (عیسیٰ 65:21 ؛60:18 ؛32:18اور ۔(22

وہاں، "ریگستان اور خشک جگہیں اس پر خوش ہوں گی؛ اور بیابان خوش ہوں گے اور گلاب کی طرح کھلیں گے۔" "کانٹے کی جگہ بیچ اگے گا، اور جھاڑی کی جگہ مرٹل اگے گا۔" (عیسیٰ ۔(55:13 ؛35:1"اور بھیڑیا بھیڑ کے بچے کے ساتھ رہے گا، اور تیندوا بچے کے ساتھ لیٹ جائے گا... اور ایک چھوٹا لڑکا ان کی رہنمائی کرے گا۔" "میری پاکیزگی کے تمام پہاڑوں میں کوئی نقصان یا نقصان نہیں ہو گا"، خداوند فرماتا ہے (عیسا 11:6اور ۔(9

آسمانی فضا میں درد نہیں ہو سکتا۔ اب آنسو نہیں ہوں گے، جنازے ہوں گے، غم کا اظہار ہوگا۔ "اب کوئی موت نہیں ہو گی، نہ ماتم، نہ چیخ و پکار... کیونکہ پچھلی چیزیں ختم ہو چکی ہیں۔" (مکاشفہ ۔(21:4"اور کوئی باشندہ یہ نہ کہے کہ میں بیمار ہوں؛ کیونکہ جو لوگ وہاں رہتے ہیں وہ اپنی بدکرداری سے نگل جائیں گے۔" (عیسیٰ ۔(33:24

وہاں نیا یروشلم ہے، جلالی نئی زمین کا شہر، جیسے "خداوند کے ہاتھ میں جلال کا تاج، اور تمہارے خدا کے ہاتھ میں شاہی مہر" (یسعیٰ۔
۔(62:3"اس کی روشنی ایک قیمتی پتھر کی طرح تھی، یشب کے پتھر کی طرح، چمکتے ہوئے کرسٹل کی طرح۔" "قومیں اس کی روشنی میں چلیں گی؛ اور زمین کے بادشاہ اپنی شان و شوکت اس میں لائیں گے۔" Apoc. 21:11)اور ۔(24خُداوند فرماتا ہے: "میں یروشلم میں خوشی مناؤں گا، اور اپنے لوگوں میں خوش ہوں گا۔" (عیسیٰ ۔(65:19"دیکھو، خُدا کا خیمہ آدمیوں کے ساتھ ہے، کیونکہ وہ اُن کے ساتھ رہے گا، اور وہ اُس کے لوگ ہوں گے، اور خُدا خود اُن کے ساتھ ہو گا اور اُن کا خُدا ہو گا۔" (مکاشفہ ۔(21:3

خدا کے شہر میں "کوئی رات نہیں ہوگی." کسی کو بھی آرام کی ضرورت نہیں ہوگی اور نہ ہی آرام کرنا ہوگا۔ خدا کی مرضی پوری کرنے اور اس کے نام کی تعریف کرنے میں کوئی تھکاوٹ نہیں ہوگی۔ ہم ہمیشہ صبح کی تازگی محسوس کریں گے، اور ہم ہمیشہ اس کے اختتام سے دور رہیں گے۔
"انہیں چراغ یا سورج کی روشنی کی ضرورت نہیں ہوگی، کیونکہ خداوند خدا انہیں روشنی دیتا ہے۔"
(مکاشفہ ۔(22:5سورج کی روشنی ایک ایسی چمک سے آگے نکل جائے گی جو غیر آرام دہ طور پر چمکدار نہیں ہے اور پھر بھی دوپہر کی چمک سے بے حد حد تک زیادہ ہے۔ خُدا اور برّہ کا جلال مقدس شہر کو لازوال روشنی سے بھر دیتا ہے۔ سورج کی روشنی کی ضرورت کے بغیر، ایک دائمی دن کی شان میں چھٹکارا پانے والا واک۔

"میں نے اس میں کوئی ہیکل نہیں دیکھا، کیونکہ اس کا ہیکل خداوند قادر مطلق اور برہ ہے۔" .(21:22
Rev.)خدا کے لوگوں کو باپ اور بیٹے کے ساتھ کھلی میل جول برقرار رکھنے کا اعزاز حاصل ہے۔ "اب ہم آئینے کے ذریعے ایک معمہ میں دیکھتے ہیں۔" 1)کور ۔(13:12

آج ہم خدا کی تصویر پر غور کرتے ہیں جیسے آئینے میں، فطرت کے کاموں میں اور مردوں کے ساتھ اس کے معاملات میں؛ لیکن پھر ہم اُسے آمنے سامنے دیکھیں گے، بغیر کسی سیاہ پردے کے۔ ہم اس کی موجودگی میں ہوں گے، اور ہم اس کے چہرے کا جلال دیکھیں گے۔

وہاں چھٹکارا پانے والے جان جائیں گے جیسا کہ وہ جانتے ہیں۔ وہ محبت اور ہمدردی جو خود خُدا نے روح میں پیوست کی ہے وہ وہاں اپنی سچی اور نرم ترین مشق پائے گی۔ مقدس ہستیوں کے ساتھ خالص میل جول، مبارک فرشتوں کے ساتھ اور تمام عمر کے وفاداروں کے ساتھ ہم آہنگ سماجی زندگی، جنہوں نے اپنے لباس کو برّہ کے خون میں دھو کر سفید کیا ہے، وہ مقدس بندھن جو "پورے" کو متحد کرتے ہیں۔

Machine Translated by Google

آسمان اور زمین پر خاندان" - (Eph. 3:15)یہ سب کچھ نجات پانے والوں کی خوشی کو تشکیل دینے میں مدد کرتا ہے۔

وہاں، لافانی ذہن، ناقابل تسخیر خوشی کے ساتھ، تخلیقی طاقت کے عجائبات اور محبت کو چھڑانے کے اسرار پر غور کریں گے۔ وہاں کوئی ظالم، فریب خوردہ مخالف نہیں ہوگا جو ہمیں خدا کو بھولنے پر آمادہ کرے۔ ہر فیکلٹی ترقی کرے گی، ہر صلاحیت میں اضافہ ہوگا۔ علم کا حصول روح کو تھکانے یا توانائی کو ختم نہیں کرے گا۔ وہاں عظیم ترین کاموں کو آگے بڑھایا جا سکتا ہے، اعلیٰ ترین امنگوں کو پورا کیا جا سکتا ہے اور بلند ترین عزائم کو پورا کیا جا سکتا ہے۔ اور ابھی تک پہنچنے کے لیے نئی بلندیاں، تعریف کرنے کے لیے نئے عجائب، سمجھنے کے لیے نئی سچائیاں، دماغ، روح اور جسم کی طاقتوں کو متحرک کرنے کے لیے نئے مقاصد نظر آئیں گے۔

کائنات کے تمام خزانے خدا کے نجات یافتہ لوگوں کے مطالعہ کے لیے کھلے ہوں گے۔ موت سے آزاد ہو کر، وہ دور دراز دنیاوں کے لیے انتھک اڑان بھریں گے —وہ دنیا جو انسانی مصائب کے تماشے پر اداسی سے لرز اٹھی، اور نجات پانے والی روح کی خبر سن کر خوشی کے گیتوں سے بہہ گئی۔ ناقابل بیان خوشی کے ساتھ زمین کے بچے غیر گرے ہوئے مخلوقات کی خوشی اور حکمت کے قبضے میں آتے ہیں۔ صدیوں سے حاصل ہونے والے علم و عرفان کے خزانوں میں شریک ہوں۔

اور خدا کے کاموں پر صدیوں کے غور و فکر۔ غیر محرک بصارت کے ساتھ وہ تخلیق کے جلال کو دیکھتے ہیں—سورج، ستارے اور نظام، سبھی اپنی مقررہ ترتیب میں، الوہیت کے تخت کے گرد گردش کر رہے ہیں۔ چھوٹی سے بڑی تک ہر چیز میں خالق کا نام لکھا ہوا ہے اور ہر چیز میں اس کی قدرت کی دولت ظاہر ہے۔

اور جیسے جیسے ابدیت کے سال گزرتے جائیں گے، وہ خُدا اور مسیح کے زیادہ سے زیادہ پرچر اور شاندار انکشافات لائیں گے۔ جیسا کہ علم ترقی کرتا ہے، اسی طرح محبت، تعظیم اور خوشی بڑھتی جائے گی. لوگ جتنا زیادہ خُدا کے بارے میں سیکھتے ہیں، اُس کے کردار کے لیے اُن کی اتنی ہی زیادہ تعریف ہوتی ہے۔ جیسا کہ یسوع ان کے لیے نجات کی دولت اور شیطان کے ساتھ عظیم تصادم کی شاندار کامیابیوں کو کھولتا ہے، چھٹکارا پانے والوں کے دل زیادہ پرجوش عقیدت کے ساتھ کانپ اٹھیں گے، اور زیادہ بے خودی کے ساتھ وہ سنہری بربط اٹھائیں گے۔ اور ہزاروں پر ہزاروں، اور لاکھوں پر لاکھوں آوازیں تعریف کے زبردست گانا بجانے کے لئے متحد ہیں۔

"اور ہر ایک جاندار جو آسمان پر ہے اور زمین پر ہے اور زمین کے نیچے ہے اور جو سمندر میں ہے اور ان سب چیزوں کو جو ان میں ہے سنو، کہو، جو تخت پر بیٹھا ہے اور برّہ کو، شکرگزاری، عزت، جلال، اور طاقت ابدالآباد دے۔" (Rev. 5:13).

عظیم کشمکش اپنے اختتام کو پہنچی ہے۔ گناہ اور گنہگار اب موجود نہیں ہیں۔ پوری کائنات پاک ہے۔ ہم آہنگی اور خوشی کی ایک ہی نبض وسیع تخلیق کے ذریعے دھڑکتی ہے۔ اُس کی طرف سے جس نے تمام چیزوں کو تخلیق کیا ہے زندگی، روشنی اور خوشی لامتناہی خلا کے تمام دائروں میں بہہ رہی ہے۔ سب سے چھوٹے ایٹم سے لے کر سب سے بڑے جہانوں تک، تمام چیزیں، جاندار اور بے جان، اپنی حیرت انگیز خوبصورتی اور کامل خوشی میں، اعلان کرتی ہیں کہ خدا محبت ہے۔

Machine Translated by Google

اپینڈکس

عمومی نوٹس

نوٹ - 1صفحہ - 53قسطنطنیہ کے اتوار کے قانون کا متن، جو 321عیسوی میں نافذ ہوا، اس طرح تھا:

"تمام جج اور شہر کے باشندے، اور تمام تجارتی پیشوں کے افراد، سورج کے قابل احترام دن پر آرام کریں۔ لیکن جو لوگ دیہی علاقوں میں رہتے ہیں انہیں زرعی امور سے نمٹنے کی مکمل اور مکمل آزادی ہے، کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ کوئی دوسرا دن مکئی کی بوائی اور انگور کے باغات لگانے کے لیے اتنا مناسب نہیں ہوتا۔ ایسا نہ ہو کہ صحیح لمحہ گزر جائے، اور لوگ جنت کی عطا کردہ تحائف سے محروم ہوجائیں۔"

اس قانون کے بارے میں، اتنا اختیار سے بھرا ہوا، انسائیکلوپیڈیا برٹانیکا سادہ الفاظ میں کہتا ہے: "یہ کونسٹنٹائن دی گریٹ تھا جس نے سب سے پہلے اتوار کو منانے کے بارے میں ایک قانون پاس کیا، اور جس نے یوسیبیئس کے ساتھ اتفاق کرتے ہوئے، طے کیا کہ اسے باقاعدگی سے منایا جانا چاہیے۔ رومن سلطنت. اس سے پہلے، اور اس کے زمانے میں بھی، وہ یہودی سبت اور اتوار کو بھی مناتے تھے۔" اتوار کو جس قدر تعظیم کے ساتھ رکھا جاتا تھا، اور اس کے منانے کے انداز کے بارے میں، موشیم کا کہنا ہے کہ قسطنطین کے وضع کردہ قانون کے نتیجے میں، ہفتہ کا پہلا دن "پہلے سے زیادہ تعظیم کے ساتھ منایا جاتا تھا۔" 1تاہم، قسطنطین اتوار کو ہر قسم کے زرعی کام کی اجازت۔ بشپ ٹیلر نے اعلان کیا کہ "آدمی عیسائی خداوند کے دن پر ہر قسم کے کام انجام دیتے ہیں۔" 2یہی بیان مورر نے دیا ہے: "وہ دن [اتوار] کو عام کاروبار سے پرہیز کرنے کے سلسلے میں پوری طرح سے نہیں منایا گیا تھا۔ اور نہ ہی وہ [عیسائیوں] نے اپنے عام معاملات سے زیادہ آرام کا مشاہدہ کیا (اس وقت کی ضرورت تھی) الٰہی عبادت کے دوران۔" 3کاکس کہتے ہیں: اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ہے کہ، یا تو اس کے [قسطنطین] کے زمانے میں، یا بعد میں۔ اس تقریب کو کرسمس، گڈ فرائیڈے، یا چرچ کے دیگر تہواروں کے ساتھ فطرت میں مطابقت رکھنے والے ادارے کے طور پر دیکھا گیا۔

نوٹ - 2صفحہ Apocalypse .54کے بارہویں باب میں، ہمارے پاس عظیم سرخ ڈریگن کی علامت ہے۔ اس باب کی نویں آیت میں، اس علامت کی وضاحت اس طرح کی گئی ہے: "اور وہ عظیم اژدہا نکال دیا گیا، وہ قدیم اژدہا، جسے ابلیس اور شیطان کہا جاتا ہے، جو ساری دنیا کو بہکانے والا ہے، ہاں، اسے نیچے پھینک دیا گیا۔ زمین، اور اس کے ساتھ، اس کے فرشتے۔" بلاشبہ، ڈریگن بنیادی طور پر شیطان کی نمائندگی کرتا ہے۔ لیکن قدیم دشمن زمین پر ذاتی طور پر ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ یہ ایجنٹوں کے ذریعے کام کرتا ہے۔ یہ ان شریروں کے فرد میں تھا جنہوں نے یسوع کی پیدائش کے ساتھ ہی اسے تباہ کرنے کی کوشش کی۔ جب بھی شیطان کسی حکومت کو اس طرح مکمل طور پر قابو کرنے میں کامیاب ہو جاتا ہے کہ وہ اپنے منصوبوں کو عملی جامہ پہنا سکے تو وہ قوم وقتی طور پر اس کی نمائندہ بن جاتی ہے۔ تمام عظیم کافر قوموں کا یہی حال تھا۔ مثال کے طور پر، حزقی ایل 28دیکھیں، جہاں صور کا بادشاہ شیطان کی نمائندگی کرتا ہے۔ ایسا اس لیے ہوا کہ وہ اس حکومت کو مکمل طور پر کنٹرول کرنے میں کامیاب رہا۔ مسیحی دور کی پہلی صدیوں میں، روم، تمام کافر قوموں میں سے، انجیل کی مخالفت میں شیطان کا مرکزی ایجنٹ تھا، اور اس لیے اس کی نمائندگی ڈریگن میں ہے۔

لیکن وہ وقت آیا جب رومی سلطنت میں بت پرستی رسمی عیسائیت کے سامنے جھک گئی۔ چنانچہ جیسا کہ ص پر کہا گیا تھا۔ ،54"کافر پرستی نے پاپائیت کو راستہ دیا۔ اژدہا نے حیوان کو "اپنی طاقت، اپنا تخت اور بڑا اختیار" دیا۔ یعنی شیطان پھر پوپ کے ذریعے کام کرنے لگا، جیسا کہ اس نے شروع میں کافر پرستی کے ذریعے کیا تھا۔ لیکن پاپیسی ڈریگن کی طرف سے نمائندگی نہیں کی جاتی ہے، کیونکہ یہ ہے

Machine Translated by Google

خدا کی مخالفت کی صورت میں تبدیلی کو ظاہر کرنے کے لیے ایک اور علامت کا تعارف ضروری ہے ۔ پاپائیت کے ظہور سے پہلے، خدا کے قانون کی تمام مخالفت کافر پرستی کی شکل میں مرکوز تھی- خدا کی کھلم کھلا مخالفت کی گئی تھی۔ لیکن اس کے بعد بھی اس کے ساتھ اتحاد کی آڑ میں مخالفت جاری رہی، پوپ کا عہدہ بہرحال کافر روم سے کم شیطان کا آلہ کار نہیں تھا، کیونکہ پوپ کی تمام طاقت، تخت اور عظیم اختیارات اسی کو دے دیے گئے تھے۔ ڈریگن کی طرف سے. اور اس طرح، اگرچہ پوپ مسیح کا نمائندہ ہونے کا دعویٰ کرتا ہے، لیکن وہ حقیقت میں شیطان کا نمائندہ ہے۔

حیوان جو پوپ کے عہد کی علامت ہے مکاشفہ 13میں پیش کیا گیا ہے۔ اسی پیشن گوئی کی لائن میں اس کی پیروی کرتے ہوئے، "ایک اور حیوان" کو "بڑھتا ہوا" دیکھا گیا ہے (مکاشفہ ،(14-13:11جو "پہلے حیوان کے تمام اختیار کو اپنی موجودگی میں"، یعنی اس کی نظر میں استعمال کرتا ہے۔ اس لیے یہ دوسرا حیوان بھی ایک ستانے والی طاقت ہونا چاہیے۔ اور یہ اس حقیقت میں دکھایا گیا ہے کہ وہ "ڈریگن کی طرح" بولتی ہے۔ پوپ کے عہد کو اپنی تمام طاقت شیطان سے حاصل ہوئی، اور دو سینگوں والا حیوان وہی طاقت استعمال کرتا ہے۔ وہ بھی شیطان کی براہ راست ایجنٹ بن جاتی ہے۔ اور اس کا شیطانی کردار جھوٹے معجزات کے ذریعے حیوان کی شبیہ کی پرستش پر مجبور کرنے کے عمل سے مزید ظاہر ہوتا ہے۔ "وہ عظیم نشانات بھی دکھاتا ہے، یہاں تک کہ آسمان سے آگ بھی انسانوں کے سامنے زمین پر آتی ہے۔ وہ زمین پر رہنے والوں کو ان نشانیوں کی وجہ سے بہکاتا ہے جو اسے حیوان کے سامنے کرنے کے لیے دی گئی تھیں۔"

سب سے پہلے ستانے والی طاقت کی نمائندگی ڈریگن خود کرتا ہے۔ بت پرستی میں شیطان کے ساتھ کھلا اتحاد اور کھلی مخالفت تھی۔ دوسری اذیت دینے والی طاقت میں، ڈریگن نقاب پوش ہے، لیکن شیطان کی روح اس میں کام کرتی ہے —ڈریگن طاقت فراہم کرتا ہے۔
تیسرے تعاقب کی طاقت میں، ڈریگن کے تمام نشانات غائب ہیں، اور ایک میمنے جیسا جانور ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن جب وہ بولتی ہے، تو اس کی ڈریگن آواز ظاہری شکل کے نیچے چھپی شیطانی طاقت کو دھوکہ دیتی ہے، اور یہ ثابت کرتی ہے کہ وہ دونوں پیشرو طاقتیں ایک ہی خاندان سے ہیں۔ مسیح اور اُس کے خالص مذہب کی ہر طرح کی مخالفت میں، ”قدیم سانپ جسے ابلیس اور شیطان کہا جاتا ہے“—اس دنیا کا دیوتا—ایک تحریک دینے والی طاقت ہے۔ ظلم و ستم کرنے والی زمینی طاقتیں ان کے ہاتھ میں محض آلہ کار ہیں۔

نوٹ - 3صفحہ .328تاکہ قاری ولیم ملر کی پیشن گوئی کے ادوار پر معقول موقف کو دیکھ سکے، ہم مندرجہ ذیل اقتباس دوبارہ پیش کرتے ہیں، جو ابتدائی طور پر مارچ 1850میں ایڈونٹ ہیرالڈ، بوسٹن میں شائع ہوا، ایک نامہ نگار کے جواب میں:

"یہ بطلیموس کے کینن سے ہے کہ ستر ہفتوں کی عظیم پیشن گوئی کی مدت مقرر ہے۔ یہ کینن 457 قبل مسیح میں Artaxerxesکے ساتویں سال کا ذکر کرتا ہے۔ اور اس دستاویز کی درستگی کا ثبوت 20سے زیادہ چاند گرہن سے ہوتا ہے۔ یروشلم کی بحالی کے بارے میں ایک فرمان کے جاری ہونے سے ستر ہفتے کی تاریخ ہے۔ ارتخششتا کے ساتویں اور بیسویں سال کے درمیان کوئی حکم نہیں تھا۔ ساتویں سال سے شروع ہونے والے چار سو نوے سال 457قبل مسیح میں شروع ہوتے ہیں اور سنہ 34عیسوی میں ختم ہوتے ہیں، اگر وہ بیسویں سال میں شروع ہوتے ہیں تو وہ 444قبل مسیح میں شروع ہو کر 47عیسوی میں ختم ہوتے ہیں، کیونکہ کوئی اہم واقعہ پیش نہیں آیا۔ 47عیسوی میں اس کے بند ہونے کا، ہم بیسویں سال سے حساب نہیں لگا سکتے۔ لہذا، ہمیں ارتخششتا کے ساتویں سال پر غور کرنا چاہیے۔ ہم 457قبل مسیح کی تاریخ کو پہلے بطلیموس کینن کی غلطیت کا مظاہرہ کیے بغیر تبدیل نہیں کر سکتے۔ ایسا کرنے کے لیے یہ ثابت کرنا ضروری ہو گا کہ گرہن کی وہ بڑی تعداد جن کے ذریعے اس کی درستگی کو بار بار ثابت کیا گیا ہے، ان کا صحیح حساب نہیں لگایا گیا تھا۔ اور اس طرح کا نتیجہ پوری تاریخ کی تاریخ کو تبدیل کر دے گا اور عہدوں کے قیام اور ادوار کی ایڈجسٹمنٹ کو مکمل طور پر ہر خواب دیکھنے والے کے رحم و کرم پر چھوڑ دے گا، تاکہ تاریخ قیاس کی کوئی اہمیت نہ ہو۔ جیسا کہ ستر ہفتے 34 عیسوی میں ختم ہونے چاہئیں، جب تک کہ ارتخشش کے ساتویں سال کو غلط طریقے سے طے نہ کیا گیا ہو، اور چونکہ اس اثر کے کچھ ثبوت کے بغیر اس میں ترمیم نہیں کی جا سکتی، ہم پوچھتے ہیں، کیا

Machine Translated by Google

ثبوت اس مدت کے اختتام پر نشان لگا دیا؟ وہ وقت جب رسولوں نے غیر قوموں کی طرف رجوع کیا تھا وہ اس تاریخ سے کہیں بہتر ہے جس کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور مصلوبیت، 31 ADمیں، پچھلے ہفتے کے وسط میں، گواہی کے ایک بڑے پیمانے پر حمایت کی گئی ہے جسے آسانی سے باطل نہیں کیا جا سکتا۔"

جیسا کہ ستر ہفتے اور 2,300دنوں کا نقطہ آغاز ایک ہی ہے، ملر کے حساب کتاب کی تصدیق مسیح سے پہلے کے 457سال کو 2,300سالوں سے گھٹا کر کی جاتی ہے۔ اس طرح:

2,300
- 457
———
3481ء

اس لیے سنہ 1843کو 1844کے موسم بہار تک بڑھانا سمجھا جاتا تھا۔ اس کی وجہ مختصراً یہ ہے:
قدیم زمانے میں سال سردیوں کے وسط میں شروع نہیں ہوتا تھا، جیسا کہ اب ہوتا تھا، بلکہ نئے چاند کے بعد پہلے نئے چاند پر۔ ورنل ایکوینوکس چنانچہ پرانے طریقے کے حساب سے سال میں جس طرح 2300دن کا عرصہ شروع ہوتا ہے اس کے آخر میں بھی یہی طریقہ اختیار کرنا ضروری تھا۔ اس لیے 1843کو موسم سرما کی بجائے بہار میں ختم ہونے والا شمار کیا گیا۔

لیکن 457قبل مسیح کے آغاز سے 2,300دنوں کا شمار نہیں کیا جا سکتا، کیونکہ آرٹیکسرکسیز کا فرمان- جو نقطہ آغاز ہے- اس سال کے خزاں تک نافذ نہیں ہوا۔ لہٰذا، 457قبل مسیح کے خزاں سے شروع ہونے والے 2,300 دنوں کو 1844عیسوی کے خزاں تک بڑھنا چاہیے۔

ملر اور اس کے ساتھیوں کو اس حقیقت کا ابتدائی طور پر احساس نہیں تھا۔
وہ 1843میں یا 1844کے موسم بہار میں مسیح کی آمد کی تلاش میں تھے۔ اس لیے پہلی مایوسی اور ظاہری تاخیر۔ یہ صحیح وقت کی دریافت تھی، دوسری صحیفائی شہادتوں کے سلسلے میں، جس کی وجہ سے 1844میں "آدھی رات کے رونے" کے نام سے ایک تحریک شروع ہوئی۔ اور، آج تک، پیشن گوئی کے حساب سے 1844کے موسم خزاں میں 2,300دن بند ہو گئے ہیں۔ غیر چیلنج رہتا ہے۔

نوٹ - 4صفحہ — 373وہ کہانی جو ایڈونٹسٹوں نے پہنائی تھی جس کے ساتھ وہ "ہوا میں رب سے ملنے" کے لیے چڑھتے تھے، ان لوگوں نے ایجاد کی تھی جو اپنی وجہ کو ثابت کرنا چاہتے تھے۔ اس کی اتنی مہارت سے تشہیر کی گئی کہ بہت سوں نے اس پر یقین کیا۔ لیکن محتاط تحقیقات نے اس کا جھوٹ ثابت کر دیا۔ کئی سالوں تک یہ ثابت کرنے کے لیے بڑے انعام کی پیشکش کی جاتی رہی کہ ایسا ہوا ہے۔

تاہم، کامیابی کے بغیر. کوئی بھی جو خُداوند کی ظاہری شکل کو پسند کرتا تھا صحیفوں کی تعلیمات سے اتنا ناواقف نہیں تھا کہ یہ سمجھے کہ اُس موقع کے لیے کپڑے بنانا ضروری ہو گا۔ واحد لباس جس کی سنتوں کو خداوند سے ملنے کی ضرورت ہوگی وہ مسیح کی راستبازی کا ہوگا۔ Apocدیکھیں۔ ۔19:8

نوٹ - 5صفحہ — 374ڈاکٹر جیو۔ نیو یارک کی سٹی یونیورسٹی میں عبرانی اور مشرقی ادب کے پروفیسر بش نے مارچ 1844میں ایڈونٹ ہیرالڈ میں شائع ہونے والے ولیم ملر کو لکھے گئے ایک خط میں پیشن گوئی کے اوقات کے اپنے حساب کتاب کے حوالے سے کچھ اہم اعترافات کیے ہیں۔ ڈاکٹر نے کہا۔

بش:
"اور نہ ہی اس پر اعتراض کیا جانا چاہیے، جیسا کہ میں سمجھتا ہوں، آپ یا آپ کے دوستوں پر، جنہوں نے تاریخِ نبوی کے مطالعہ کے لیے بہت زیادہ وقت اور توجہ صرف کی ہے، اور ان عظیم ادوار کے آغاز اور اختتامی تاریخوں کے تعین کے لیے بہت محنت کی ہے۔ اگر یہ واقعی روح القدس کی طرف سے پیشن گوئی کی کتابوں میں دی گئی ہیں، تو اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ اس ڈیزائن کے ساتھ دیے گئے تھے کہ ان کا مطالعہ کیا جائے اور شاید،

Machine Translated by Google

آخر میں مکمل طور پر سمجھا. اور کوئی بھی آدمی جو احترام کے ساتھ ان کی وضاحت کرنے کی کوشش کرتا ہے اس پر احمقانہ قیاس کا الزام نہیں لگایا جانا چاہئے ... ایک دن کو ایک سال کے لئے پیشن گوئی کی اصطلاح کے طور پر لینے میں، مجھے یقین ہے کہ آپ کو صحت مند ترین تفسیر کے ساتھ ساتھ میڈی کے نمایاں ناموں سے بھی مدد ملتی ہے، سر آئزک نیوٹن، بشپ نیوٹن، کربی، سکاٹ، کیتھ، اور بہت سے دوسرے، جو اس سلسلے میں آپ کی طرح بہت عرصے سے اسی نتیجے پر پہنچے ہیں۔ وہ سب اس بات پر متفق ہیں کہ ڈینیئل اور جان نے جو اہم ادوار کا ذکر کیا ہے وہ درحقیقت دنیا کے اس وقت کے بارے میں ختم ہو گیا ہے، اور یہ عجیب منطق ہو گی کہ ان نامور ماہرین الہیات کے تبصروں میں ان ہی خیالات کو نمایاں طور پر رکھ کر آپ کو بدعت کا قائل کر لیا جائے۔ "تحقیق کے اس شعبے میں آپ کے نتائج مجھے اتنا متاثر نہیں کرتے جتنا کہ سچائی اور فرض کے عظیم مفادات کو متاثر کرتے ہیں۔" "آپ کی غلطی، جیسا کہ میں سمجھتا ہوں، آپ کی تاریخ کے بجائے کسی اور سمت میں ہے۔" "آپ ان واقعات کی نوعیت کے بارے میں مکمل طور پر غلط ہیں جو ان ادوار کے ختم ہونے پر رونما ہونے چاہئیں۔ یہ ان کی وضاحتوں کو جارحانہ سمجھے جانے کی بنیادی اور سامنے کی وجہ ہے... دنیا کے سامنے عظیم واقعہ جسمانی تصادم نہیں بلکہ اس کی اخلاقی تخلیق ہے۔ اگرچہ مسیح نے جو مفہوم کہا وہ چوتھی سلطنت کے گزرنے کے سلسلے میں تھا، عثمانی طاقت اور اس کی بادشاہت کا قیام ناقابل شک ہے، اس کے باوجود، جس چیز کی تصدیق کی جاتی ہے وہ اس کی خوشخبری کی طاقت میں، وسیع پیمانے پر پھیلنے کے ساتھ ایک روحانی آمد ہے۔ اس کی روح کے اور اس کے پرووِیڈینس کے شاندار انتظام میں۔ ظاہر ہے، ڈاکٹر بش نے سوچا کہ دنیا کی تبدیلی وہ واقعہ تھا جس نے 2,300دنوں کے اختتام کو نشان زد کیا۔

ملر اور بش دونوں وقت کے سوال پر درست تھے، لیکن عظیم دور کے اختتام پر ہونے والے واقعہ پر غلطی سے۔

ملر کے سکھائے گئے عقائد اس کے ساتھ شروع نہیں ہوئے تھے۔ ان کی پیشن گوئی میں پیش قدمی کے ہر نکتے کو، اگر الگ سے غور کیا جائے، تو ان کے بعض مخالفین نے تسلیم کیا۔ نتیجتاً، کوئی بھی ایسا نہیں تھا جو اس کے تمام خیالات کی مذمت کرتا ہو، اور جنہوں نے اس کی تردید کرنے کی کوشش کی انہوں نے پایا کہ ملر اور ان تردید کرنے والوں کے درمیان اتنا ہی تنوع ہے۔ انہیں نہ صرف ملر کے نظریے کی تردید کرنی پڑی بلکہ ہر ایک کو ایک دوسرے کی اصلاح کرنے پر مجبور کیا گیا۔ اس صورت میں، ان کے دلائل میں یقینی طور پر ان لوگوں کے ساتھ بہت کم وزن ہو سکتا ہے جنہوں نے ملر کے خیالات کو قبول کیا تھا۔

ملر کی مخالفت کرنے کے لیے، وہ لوگ جو مذہبی فکر کے رہنما سمجھے جاتے تھے، پروٹسٹنٹ تشریح کے طویل عرصے سے قائم اصولوں کو ترک کرنے کے لیے تیار تھے۔ بوسٹن ریکارڈر (آرتھوڈوکس جماعت) نے کہا: "یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ ان تشریحات پر ہمارا ایمان جن پر ہمارے بھائیوں کی اکثریت کے ساتھ پہلے ہم نے بھروسہ کیا تھا، بہت متزلزل ہو گیا ہے، جو ملر کے بے بنیاد نظریات کی بنیاد ہے۔"

ملر کے موقف کی تردید کرنے کے اپنے عزم میں، کچھ غیر متعینہ طریقوں کو اپنانے اور انہیں روحانی بنانے کے لیے عالمگیریت پسندوں کے ساتھ شامل ہونے کے لیے تیار تھے، بجائے اس کے کہ لفظی تشریح کے اصولوں کو استعمال کیا جائے جو پروٹسٹنٹ عقیدے کی ایک لازمی خصوصیت ہیں۔ پروفیسر سٹورٹ اور بش کے پیش کردہ دلائل کے بارے میں، نیویارک کے مبشر نے اس کا اظہار اس طرح کیا: "ان خیالات کا رجحان دنیا کے حقیقی خاتمہ، آخری فیصلے کے دن، یا عام طور پر کسی بھی نظریے کے صحیفائی ثبوت کو تباہ کرنا ہے۔ جسم کی قیامت.

ہم زور دیتے ہیں کہ تشریح کا انداز، خوف کے ساتھ، عالمگیریت کی طرف جھکتا ہے۔ اور ہم اس رجحان کو ثابت کرنے کے لیے تیار ہیں۔ یہ وہی ہے جو آفاقی ماہر ہارٹ فورڈ نے پروفیسر کے بارے میں کہا۔ اسٹیورٹ: "وہ ڈینیل اور وحی کی مقبول تشریحات پر ایک غیر سمجھوتہ کرنے والا ویٹو رکھتا ہے، اور یہ دعوی کرنے کے لئے عالمگیریت پسندوں میں شامل ہوتا ہے کہ ان کے زیادہ تر مواد کا خاص حوالہ تھا، اور اس کی تکمیل بھی، ان مناظر اور واقعات میں جو پیش آئے تھے لیکن ان کے چند سال بعد۔

Machine Translated by Google

کتابیں لکھی گئی ہیں. یوں یہ تھا کہ مقبول وزراء نے ہزاروں لوگوں کے ذہنوں کو صحیفوں کی گواہی کو ہلکے سے دیکھنے کے لیے تیار کیا۔

نوٹ - 6صفحہ — 411یہ خیال کہ زمین ایک مقدس مقام ہے ان نصوص سے اخذ کیا گیا تھا جو یہ سکھاتے ہیں کہ اسے پاک کیا جائے گا اور خالق کے اصل ڈیزائن کے مطابق مقدسوں کی ابدی مسکن بننے کے لیے تیار کیا جائے گا۔ ایڈونٹسٹس نے اس مسئلے کو ٹھیک ٹھیک سمجھا جیسا کہ ویزلی اور دوسروں نے سکھایا تھا۔ اس کا دماغ کسی دوسری رہائش گاہ یا دوسری چیز پر غور نہیں کر سکتا تھا جس کے لیے پاکیزگی کی ضرورت ہو۔ صرف وہ نصوص جو ہم جانتے تھے کہ زمین یا انسان کی رہائش کے حق میں بطور پناہ گاہ پیش کرنا اس موقف کو واضح طور پر مسترد کر دیا۔ وہ تین تک محدود ہیں، جیسا کہ ہم دیکھیں گے: "آپ اُسے اندر لے آئیں گے اور اپنی میراث کے پہاڑ پر، اُس جگہ پر لگائیں گے جسے تو نے تیار کیا ہے، اے خُداوند، اپنی رہائش کے لیے، اے رب، مقدس میں۔

رب، جسے تیرے ہاتھوں نے قائم کیا ہے۔" (سابقہ -15:17متن کی وضاحت فراہم کرنے کے لیے وقت یا جگہ لیے بغیر، موجودہ مقصد کے لیے یہ بتانا کافی ہے کہ یہ متن زمین کے بطور پناہ گاہ کے تصور کو مسترد کرتا ہے۔ کوئی جو بھی معنی دینا چاہے، تعلیم یہ ہے کہ لوگ اس وقت حرم میں نہیں تھے، بلکہ زمین پر تھے۔ پھر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ آیت سے مراد سرزمین کا وہ حصہ ہے جس میں وہ داخل ہونے والے تھے، یعنی فلسطین۔ اس موقف کی دوسری طرف سے تائید نہیں ہوتی

متن

یشوع نے یہ الفاظ خدا کی شریعت کی کتاب میں لکھے۔ اس نے ایک بڑا پتھر لیا اور اسے وہاں بلوط کے درخت کے نیچے رکھ دیا جو کہ رب کی مقدس جگہ [کچھ ترجمے 'مقدس' کا ترجمہ کرتے ہیں]۔ (یشوع -24:26پتھر اور بلوط فلسطین میں واقع تھے، رب کے مقدّس میں نہیں بلکہ قریب ۔ اور دوسرا متن اس سے بھی زیادہ محدود ہے، اور یہاں استعمال کیے گئے استنباط کے خلاف اتنا ہی حتمی ہے۔

"وہ اُن کو [اپنے لوگوں] کو اپنی مقدس سرزمین، اُس پہاڑ کی طرف لے گیا جسے اُس کے دہنے ہاتھ نے حاصل کیا تھا۔" (پی ایس -78.54یہ پہاڑ موریا تھا جس پر سلیمان کا معبد بنایا گیا تھا۔ تاہم، اُس کے پاس لے جانے کو "اس کے مقدِس کی دہلیز پر لے جایا جانا" سمجھا جاتا ہے۔ اس طرح، یہ نصوص یہ ثابت نہیں کرتی ہیں کہ زمین مقدس ہے، بلکہ اس کے برعکس ہے۔

یہوسفط کی دُعا زمین اور مقدِس کے درمیان تعلق کا ایک حقیقی خیال پیش کرتی ہے: "اے ہمارے خدا، کیا تُو نے اِس ملک کے باشندوں کو اپنی قوم اسرائیل کے سامنے سے نہیں نکالا، اور کیا تُو نے اُسے ہمیشہ کے لیے نسلوں کو نہیں دیا؟ ابراہیم کا، تمہارا دوست؟؟
وہ اس میں رہتے تھے اور اس میں تیرے نام کے لیے ایک مقدس مقام بنایا تھا..." (II Chron. 20:7اور -8یہ خروج میں دیے گئے حکم کے مطابق ہے۔ :25:8"اور وہ مجھے ایک مقدس جگہ بنائیں گے، تاکہ میں ان کے درمیان رہوں۔" اسی کتاب میں مقدس مقام، اس کی تعمیر اور رب کی طرف سے منظوری کا تفصیلی بیان دیا گیا ہے۔ مقدس مقام کو پاک کرنے کا عمل احبار 16میں بیان کیا گیا ہے۔ بنی اسرائیل کے کنعان پر قبضہ کرنے کے بعد، سلیمان نے ایک ہیکل تعمیر کیا جس میں ایک مقدس اور مقدس ترین مقام تھا۔ اور سینا کے بیابان میں بنائے گئے سفری مقدس کے برتنوں کو ہیکل میں منتقل کر دیا گیا۔ یہ پھر پناہ گاہ بن گیا -زمین پر خدا کے جلال کی رہائش گاہ۔

کچھ لوگوں نے زمینی پناہ گاہ کو چرچ کی علامت سمجھا، نصوص سے یہ استدلال کیا کہ چرچ کو خدا کا مندر کہا جاتا ہے۔ لیکن صحیفہ میں یہ غیر معمولی نہیں ہے کہ متعدد کنکشنز میں ایک ہی شکل کو مختلف اشیاء کی نمائندگی کے لیے استعمال کیا گیا ہے۔ بائبل واضح طور پر سکھاتی ہے کہ زمینی مقدّس کی مقدس جگہیں "آسمان کی چیزوں کی قسمیں تھیں" (عبرانیوں -9:23"خدا کا ہیکل" کا اظہار کبھی کبھی آسمانی مقدس کو نامزد کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے، اور دوسری بار گرجا گھر۔ اس کا مفہوم، ہر معاملے میں، سیاق و سباق سے طے ہونا چاہیے۔

Machine Translated by Google

نوٹ - 7صفحہ 1844 — 429کی مایوسی کے بعد تھوڑے وقت کے لیے، ملر سمیت تقریباً تمام ایڈونٹسٹس کا خیال تھا کہ دنیا کو آخری انتباہی پیغام موصول ہو گیا ہے۔ انہوں نے جو پیغام دیا تھا اس پر اپنے ایمان کے حوالے سے وہ شاید ہی دوسری صورت میں سوچ سکتے تھے — "اُس کے فیصلے کا وقت آنے والا ہے۔"

(Apoc. 14:6اور ۔(7فطری طور پر، ان کا خیال تھا کہ اس اعلان سے تصرف کو ختم کر دینا چاہیے۔

لیکن یہ خیال کہ خوشخبری کا کام جلد ہی ختم ہو گیا تھا، سوائے چند جنونی لوگوں کے جو مشورہ لینے یا کوئی ہدایت حاصل کرنا نہیں چاہتے تھے۔ ایک طبقہ جس نے یہ نظریہ ترک کر دیا تھا کہ "تحقیقات کا دروازہ بند کر دیا گیا ہے" اس فیصلے کی قیادت کی گئی کیونکہ انہوں نے دریافت کیا کہ "اس کے فیصلے کی گھڑی آنے والی ہے" کے اعلان کے بعد دوسرے پیغامات کا اعلان کیا جانا تھا۔ تیسرا فرشتہ، آخری، "تمام قوموں، قبیلوں، زبانوں اور لوگوں" کے پاس جانا تھا۔ انہوں نے سیکھا کہ فیصلہ آسمان پر ہوتا ہے، خُداوند کے آنے سے پہلے۔ کہ صادقین کا فیصلہ مکمل طور پر پورا ہوتا ہے جب کہ عیسیٰ اب بھی باپ کے تخت کے سامنے ان کے وکیل کے طور پر کھڑا ہے۔ کہ ابدی زندگی مقدسوں کو فوراً عطا کی جاتی ہے جب ان کا نجات دہندہ آتا ہے، جو ثابت کرتا ہے کہ ان پر مقدمہ چلایا گیا ہے اور انہیں بری کر دیا گیا ہے۔

تیسرے پیغام کی روشنی میں، انہیں مقدس مقام اور اس کی پاکیزگی کے بارے میں بھی روشن خیالی حاصل ہوئی، جس کے ذریعے انہوں نے سیکھا کہ کفارہ کے دن کا مخالفانہ کام، جو کہ مقدس ترین جگہ پر کیا گیا تھا، اس پیغام کی طرف اشارہ کرتا ہے جو انہوں نے دیا تھا۔ انہوں نے دیکھا کہ خدا کی ہیکل میں دو پردے یا دروازے ہیں (عبرانیوں ،(9:3اور یہ کہ اس وقت ان میں سے ایک بند تھا اور دوسرا کھلا تھا۔ پُرجوش جوش اور نئی اُمید کے ساتھ اُنہوں نے اِن سچائیوں کی تبلیغ کی، اور اپنے ساتھی آدمیوں سے زور دیا کہ وہ دوسرے پردے کے اندر، جہاں سے ہمارے عظیم سردار کاہن اپنے تمام وفاداروں کے گناہوں کو مٹانے کے لیے داخل ہوئے، اُس مقدس ترین مقام میں ایمان کے ساتھ داخل ہونے کی تلاش کریں۔ ابیل آج کے دن تک۔ تحفہ۔

نوٹ - 8صفحہ — 435مکاشفہ 14:6اور 7پہلے فرشتے کے پیغام کے اعلان کی پیشین گوئی کرتا ہے۔ پھر نبی نے آگے کہا: "ایک اور فرشتہ، دوسرے کے پیچھے آیا، کہنے لگا: عظیم بابل گر گیا، گر گیا... اور دوسرا فرشتہ، تیسرا، ان کے پیچھے آیا۔" یہاں جس لفظ کا ترجمہ "پیروی" کے طور پر کیا گیا ہے، اس کا مطلب ہے، اس متن کی طرح کی تعمیرات میں، "ساتھ جانا"۔ لڈل اور سکاٹ نے اس اصطلاح کا ترجمہ کیا: "اس کے پیچھے چلنا، اس کے پیچھے جانا یا اس کے ساتھ جانا۔"

رابنسن کہتے ہیں، "پیروی کرو، ساتھ دو، یا ساتھ جاؤ۔" یہ وہی لفظ ہے جو مرقس 5:24میں استعمال ہوا ہے: "یسوع اس کے ساتھ گیا۔ ایک بڑا ہجوم اُس کے پیچھے ہولیا، اُس کا ہجوم۔" یہ ایک لاکھ چوالیس ہزار چھٹکارا پانے والوں کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے، جن کے بارے میں کہا جاتا ہے: "وہ جہاں بھی جائے برّہ کے پیروکار ہیں۔" دونوں صورتوں میں، یہ واضح ہے کہ پکڑا گیا خیال ایک ساتھ جانے کا ہے، کی صحبت میں۔ اس طرح، I Corمیں.

(اسمارٹ مارک ہٹا دیا گیا) ،10:4جہاں ہم بنی اسرائیل کے بارے میں پڑھتے ہیں کہ انہوں نے "ایک ہی روحانی چشمے سے پیا؛ کیونکہ وہ ایک روحانی پتھر سے پیتے تھے جو ان کے پیچھے آیا تھا، لفظ "فالو" کا ترجمہ اسی یونانی لفظ سے کیا گیا ہے، اور حاشیہ پر لکھا ہے: "میں ان کے ساتھ گیا تھا"۔ اس طرح ہم سمجھتے ہیں کہ Apocکا خیال۔ 14:8اور 9صرف یہ نہیں ہے کہ دوسرے اور تیسرے فرشتے ایک خاص وقت پر پہلے فرشتے کے پیچھے آئے، بلکہ یہ کہ وہ اس کے ساتھ گئے۔ تین پیغامات تین پیغامات کے علاوہ کچھ نہیں ہیں۔ ان میں سے تین صرف اپنی ظاہری شکل کے مطابق ہیں۔ لیکن واقع ہونے کے بعد، وہ ایک ساتھ رہتے ہیں اور لازم و ملزوم ہیں۔

نوٹ - 9صفحہ — 335روم کے بشپس نے، بہت جلد، تمام گرجا گھروں سے فرمانبرداری کا مطالبہ کرنا شروع کیا۔ ایسٹر پر مشرق اور مغرب کے گرجا گھروں کے درمیان جھگڑا اس کی ایک شاندار مثال ہے۔ یہ تنازعہ دوسری صدی میں پیش آیا۔ موشیم کہتے ہیں: "اس صدی کے عیسائی مسیح کی موت اور جی اٹھنے کی یاد میں تہوار مناتے تھے... اس دن کو اس کی موت کی برسی کے طور پر منایا جاتا ہے۔

Machine Translated by Google

مسیح کا دن پاسچل ڈے یا ایسٹر کہلاتا ہے۔ یہودیوں کی طرح، مسیحی بھی "مقدس تہوار مناتے تھے، جس میں اُنہوں نے مقدس عشائیہ کی یاد میں پاسچل برّہ بانٹا۔ ایشیا مائنر کے عیسائیوں نے یہ تہوار پہلے یہودی مہینے کے 14ویں دن منایا، جب یہودی اپنا فسح مناتے تھے، اور جب کہا جاتا ہے کہ مسیح نے اپنے شاگردوں کے ساتھ فسح کا میمنا کھایا تھا۔ اس کے تین دن بعد قیامت کے اعزاز میں ایک تہوار منایا گیا۔ دوسری طرف، مغربی گرجا گھروں نے ایسٹر کے بعد اتوار کو مسیح کے جی اٹھنے کا جشن منایا، اتوار سے ایک رات پہلے فسح کی عید منائی، اس طرح مسیح کی موت کے جشن کو اس کے جی اٹھنے کے ساتھ جوڑ دیا۔

"اس صدی [دوسری] کے آخر میں، روم کے بشپ وکٹر نے اپنے قوانین اور فرمانوں کے مبینہ اختیار کے ذریعے ایشیائی عیسائیوں کو مجبور کرنے کی کوشش کی کہ وہ اس قاعدے کی پیروی کریں جو اس سلسلے میں مغربی عیسائیوں نے دیکھا تھا۔
نتیجتاً... اس نے ایشیائی پیشواؤں کو ایک مستند خط لکھا، جس میں انہیں حکم دیا گیا کہ وہ ایسٹر کی تہوار منانے کے وقت کے حوالے سے مغربی عیسائیوں کی مثال کی تقلید کریں۔ ایشیائی باشندوں نے اس متکبرانہ مطالبے کا جواب... رضامندی اور عزم کے ساتھ یہ کہا کہ وہ اپنے آباؤ اجداد کے رواج کو کسی بھی صورت میں ترک نہیں کریں گے۔ پھر معافی کی گرجیں گونجنے لگیں۔ وکٹر ، ایشیائی بشپ کے پُرعزم ردعمل سے ناراض ہو کر، ان سے تعلقات منقطع کر لیے، انہیں اپنے بھائیوں کے نام کے لائق نہیں سمجھتا، اور انہیں چرچ آف روم سے تمام تعلق سے خارج کر دیتا ہے۔ پوپ کے قبضے کی ریہرسل۔

تاہم، ایک وقت کے لیے، وکٹر کی کوششوں کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔
ان کے خطوط پر کوئی توجہ نہیں دی گئی اور ایشیائی باشندے اپنے قدیم طرز عمل پر عمل پیرا رہے۔ لیکن، سامراجی طاقت کی حمایت حاصل کر کے، جسے کلیسیا نے کئی صدیوں تک اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیے کنٹرول کیا، آخرکار روم جیت گیا۔ نائکیہ کی کونسل نے، "قسطنطین اعظم کی بشکریہ کے نتیجے میں، حکم دیا کہ ایسٹر کی تقدیس ایک ہی دن، تمام جگہوں پر اور روم کے رواج کے مطابق منائی جائے۔" 2اس حکم نامے کی حمایت کی گئی۔ اتنے بڑے شہنشاہ کا اختیار"، فیصلہ کن تھا۔

"سوائے چند بکھرے ہوئے فرقوں کے جو وقتاً فوقتاً نمودار ہوتے ہیں، کسی نے اس مشہور مجلس کی قرارداد کی مخالفت کرنے کی جرأت نہیں کی۔"

نوٹ - 10صفحہ۔ — 565موجودہ دور میں اس سے زیادہ قابل ذکر تحریک کوئی نہیں ہے، اور کوئی بھی ایسی نہیں ہے جو مردوں اور قوموں کے لیے قومی معاملات میں پاپائیت کے تیزی سے اثر و رسوخ سے زیادہ اہم نتائج سے بھرپور ہو۔ پوپ کا عہدہ تیزی سے کسی بھی زمینی تنظیم کے سب سے زیادہ بااثر مقام تک پہنچ رہا ہے۔ یورپ میں، کیتھولک قوموں میں، جو کہ ہمیشہ کی طرح، پوپ کے تابع ہیں، یہ کہنا نہیں کہ چانسلر بسمارک نے جرمنی کو عملی طور پر پوپ کے فرمان کے تابع کر دیا ہے۔ انگلینڈ نے آئرلینڈ کے ساتھ اپنے جھگڑے کے سیاسی معاملات میں پوپ کی مداخلت کی دعوت دی۔ اور یہاں تک کہ روس کا زار بھی پوپ کے عہدہ کو قبول کرنے کے لیے تیار تھا۔ لیو XIIIکی گولڈن جوبلی کے موقع پر، یہ حقیقت سب کو معلوم ہے کہ سلطنت اٹلی اور سویڈن اور ناروے کی متحدہ مملکتوں کے علاوہ، ہر قوم، پروٹسٹنٹ یا کیتھولک، روم کا تسلیم شدہ احترام کرتی ہے۔

اگر کسی بھی قوم سے یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ وہ رومی اثرات سے خود کو دور کر لے، تو ریاستہائے متحدہ امریکہ کو سب سے بڑھ کر ہونا چاہیے، کیونکہ یہ قوم آئینی طور پر اپنے آپ کو "مذہب کے آزادانہ عمل کے قیام یا ممانعت" سے مستثنیٰ قرار دینے کا پابند ہے۔ تاہم، یہ ملک کسی بھی طرح سے روم کو عدالتی ادائیگی میں دوسروں سے پیچھے نہیں ہے۔ جب پوپ کے مندوبین امریکہ آئے، کارڈینل گبنز کو اس کے رومن وقار کے پھندے لے کر، ایک سرکاری بحری جہاز نیویارک کی بندرگاہ سے ان سے ملنے کے لیے روانہ ہوا، جس میں امریکی پرچم کے بجائے پوپ کا جھنڈا تھا۔ اور کارڈینل کی سرمایہ کاری میں

Machine Translated by Google

پوپ کے شہزادے کے جامنی رنگ کے ساتھ گبنز، صدر کلیولینڈ نے انہیں مبارکباد کا خط بھیجا تھا۔ تبدیل شدہ کیتھولک کا کہنا ہے کہ سینیٹرز اور سیاسی نمائندوں کی ایک بڑی تعداد نے اپنے بچوں کو جارج ٹاؤن کے جیسوٹ کالج بھیج دیا ہے۔

قومی دارالحکومت کے مضافات میں سے ایک —واشنگٹن کے دیگر تعلیمی اداروں کے بجائے، جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سینیٹرز اور سیاسی نمائندوں کی یہ بڑی تعداد کیتھولک ہے، یا یہ کہ روم کا سینیٹرز اور سیاسی نمائندوں پر واشنگٹن کے تمام تعلیمی اداروں سے زیادہ اثر و رسوخ ہے۔ . اس حقیقت کے پیش نظر، یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ روم نے ملک کے دارالحکومت میں اپنی قومی یونیورسٹی بنانے کا فیصلہ کیا۔

Clevelandانتظامیہ میں داخلہ کے سیکرٹری LQC Lamarپر الزام لگایا گیا کہ انہوں نے اپنے محکمے میں کیتھولک کو دوسرے فرقوں کے ارکان کے مقابلے میں زیادہ عہدے دیے۔ اس کا جواب یہ تھا کہ "اگر رومن کیتھولک دوسرے فرقوں کے ارکان کے مقابلے میں زیادہ تعداد میں جانے جاتے تھے، تو اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ دوسروں سے زیادہ مانگتے تھے۔" اور اس نے یہ کہہ کر اس کی وضاحت کی کہ کیتھولک چرچ کا واشنگٹن میں "ایک پرجوش اور انتھک ڈائریکٹر تھا، جو ہندوستانیوں کے درمیان مشنری اور تعلیمی آؤٹ ریچ کام کے مواقع تلاش کرنے میں سرگرم ہے۔" کرسچن یونین نے کہا کہ سرکاری ملکیت والے مقامی اسکولوں کا پانچواں حصہ جو مذہبی کنٹرول میں ہیں رومن کیتھولک کو دیا گیا ہے۔ کلیولینڈ انتظامیہ میں محکمہ داخلہ کے سالیسٹر جنرل کے معاون، مسٹر زیک۔ منٹگمری، ایک رومن کیتھولک ہے جس کی تمام رومن کیتھولک دشمنی سرکاری اسکولوں سے ہے، اور اس کا مظاہرہ کرنے کے لیے اپنی سرکاری حیثیت اور اثر و رسوخ کو استعمال کرنے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے۔ کیرول انسٹی ٹیوٹ میں اپنے دور کے دوران ، اس نے کھلے عام پبلک اسکول سسٹم کو بدعتی، مخالف والدین اور خوشی کو تباہ کرنے والا قرار دیا۔ اور ریاستہائے متحدہ کی سینیٹ کو سرکاری اسکولوں سے اپنی دشمنی کا اس وقت مکمل احساس ہوا جب اسسٹنٹ سالیسٹر جنرل کے طور پر ان کی تقرری کی تصدیق ہوئی۔ نیویارکر آبزرور نے کہا کہ واحد سرکاری ہسپتال جسے کوئی بھی سرکاری امداد مل رہی ہے وہ رومن کیتھولک ہے۔

1888کے ریپبلکن نیشنل کنونشن کے نیویارک کے مندوبین میں سے ایک، آنر وارنر ملر کو بھیجے گئے ایک خط میں، آسٹریا کے نئے سفیر، آنر جان جے نے کہا کہ رومن کیتھولک اب بھی "امریکی ریاست بنانے کی خواہش پر سرد مہری سے بحث کرتے ہیں۔ آئرش ووٹوں کے ذریعے مکمل طور پر ویٹیکن کے تابع لوگ۔ کینیڈا کے آرچ بشپ لنچ نے لارڈ رینڈولف ہنری اسپینسر چرچل (دی چرچ مین، نیویارک، 2اپریل (1887کو لکھا: "آئرش ووٹ امریکہ میں ایک بہت بڑا عنصر ہے۔" "آپ کی تنظیموں کی طاقت ہر روز بڑھ رہی ہے۔"

"وہ صدارتی اور دیگر انتخابات میں طاقت کا توازن پہلے ہی رکھتے ہیں۔"
اس کے بعد، (ذہانت کا نشان ہٹا دیا گیا) مسٹر جے نے کہا: "مسٹر چیمبرلین کی فشریز کے کمشنر کے طور پر تقرری کے اعلان کے فوراً بعد یہ یاد دہانی کرائی گئی کہ ان کا کوئی بھی معاہدہ اصلاح سے مشروط نہیں ہوگا۔ اس تجویز نے کہ انگلینڈ میں ہمارے سفیر مسٹر فیلپس کو وزیر انصاف کے طور پر مقرر کیا جا سکتا ہے، ایک فوری اعلان پر اکسایا کہ نامزدگی کو شکست دی جا سکتی ہے... حال ہی میں یہ اعلان کیا گیا تھا کہ ریاستہائے متحدہ کی سینیٹ 16)فروری (1888میں "عام اسکولوں کے لیے عارضی مدد کے قیام میں قومی امداد کے لیے بجٹ پر بحث... کہ ایک سینیٹر نے اسپیکر کو جیسوٹ پادری کا اصل خط دکھایا تھا۔ اس خط میں انہوں نے کانگریس کے ایک رکن سے بجٹ کی مخالفت کرنے اور اسے کالعدم قرار دینے کے لیے کہا کہ انہوں نے اس کی تباہی کے لیے پورے ملک میں سب کچھ ترتیب دیا ہے۔ کہ وہ اسمبلی کی کمیٹی میں کامیاب ہو چکے ہیں اور وہ اس بجٹ کو لازمی طور پر تباہ کر دیں گے۔ اور یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ بجٹ، تین بار سینیٹ سے پاس ہونے کے بعد، تین مختلف کانگریسوں میں، ہر بار زیادہ حامی ووٹوں کے ساتھ، بار بار مسترد کیا گیا۔

Machine Translated by Google

اسمبلی کمیٹی ان لوگوں کی طرف سے جو جانتے تھے کہ ایوان میں بجٹ کے حق میں اکثریت ہے؛ اور چھ سال تک کانگریس کی قانون سازی میں [اس طرح] رکاوٹ رہی۔
کیتھولک چرچ ملک کے سیکولر پریس کو بڑے پیمانے پر کنٹرول کرتا ہے۔ اور بڑے "پروٹسٹنٹ" مذہبی اخبارات، جیسے نیویارک ایونجیلسٹ، کرسچن ایٹ ورک، کرسچن یونین، اور دی انڈیپنڈنٹ، سبھی نے پاپائیت کو خراج تحسین پیش کیا۔ مبشر ، 29مارچ، ،1888کارڈنل گبنز کو اپنے "واحد کارڈینل" کے طور پر تسلیم کرتا ہے۔ انڈیپنڈنٹ پوپ لیو XIII کو "طویل دور حکومت اور ان کی لبرل پالیسی میں کامیابی کے لیے نیک خواہشات" کی خواہش کرتا ہے۔ کرسچن ایٹ ورک اسے "مقدس باپ" کے طور پر سراہتا ہے اور "پوری مسیحی دنیا" کے نام سے اس کی تعریف کرتا ہے "اس قابل احترام آدمی کے طور پر جس کی خدا کے ساتھ وفاداری اور انسانیت کی فلاح و بہبود کے لیے جوش و جذبہ بہت سی غلطیوں سے اس کی آزادی کی طرح واضح ہے۔ اور اپنے پیشروؤں کی عدم برداشت"؛ اور 26جنوری 1888کی کرسچن یونین اسے "ایک وقتی شہزادہ" اور "سپریم پوپ" کے طور پر تسلیم کرتی ہے۔

نوٹ - 11صفحہ۔ — 573یہ تحریکیں متنوع شکلوں اور مختلف طریقوں سے ظاہر ہوتی ہیں، لیکن وہ تنظیم جو تقریباً ہر شکل کو مجسم کرتی ہے، اور اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لیے ہر طرح سے کام کرتی ہے، وہ نیشنل ریفارم ایسوسی ایشن ہے۔ اس کا آغاز ایک کانفرنس سے ہوا جس میں "یونین کی سات ریاستوں سے گیارہ مختلف عیسائی فرقوں" کی نمائندگی کی گئی۔ اب اسے "چرچ کی تمام شاخوں"، وومنز نیشنل کرسچن ٹیمپرنس یونین اور پرہیبیشن پارٹی کے ممتاز مردوں کی حمایت حاصل ہے۔ اس نے آئین میں ایک ترمیم کی تجویز پیش کی، "ایک عیسائی حکومت کی تشکیل کے لیے،" "اللہ تعالیٰ کو سول حکومت میں تمام اختیارات اور طاقت کے منبع کے طور پر تسلیم کرتے ہوئے، خداوند یسوع مسیح کو اقوام کے گورنر کے طور پر، اس کی مرضی ظاہر کی گئی۔ زمین کا سپریم قانون"؛ اس طرح "تمام مسیحی قوانین، اداروں، اور حکومتی کنونشنز کو زمین کے ایک بنیادی قانون کی ناقابل تردید بنیاد پر رکھنا"۔ اس کی ایک تجویز، جس کا اعلان ڈیوڈ گریگ، ڈی ڈی، پارک اسٹریٹ چرچ، بوسٹن کے پادری نے کیا، یہ ہے کہ ریاست کو "مردوں کے ضمیروں کو حکم دینے کا حق" حاصل ہے۔ ایک اور، جس کا اعلان کرسچن سٹیٹسمین نے کیا، وہ یہ ہے کہ حکومت کو "ہمارے درمیان آنے والے تمام لوگوں پر مسیحی اخلاقیات کے قوانین نافذ کرنے چاہئیں"۔ ایک اور، جو ریورنڈ ای بی گراہم نے پیش کیا، وہ یہ ہے کہ "اگر بائبل کے مخالفین ہماری حکومت اور اس کی مسیحی خصوصیات کی قدر نہیں کرتے، تو انہیں کسی ویران، صحرائی سرزمین اور شیطان کے نام پر، اور اس کی خاطر جانے دیں۔ اسے زیر کر لیں اور ملحدانہ اور کافرانہ خیالات پر مبنی اپنی حکومت قائم کریں اور پھر اگر وہ وہاں رہ سکتے ہیں تو انہیں مرتے دم تک رہنے دیں۔

ایک اور جس کی وضاحت جوناتھن ایڈورڈز، ڈی ڈی نے کی ہے، وہ یہ ہے کہ ساتویں دن کو منانے والے یہودیوں اور تمام عیسائیوں کو ملحد کے طور پر درجہ بندی کیا جاتا ہے، اور "اس سوال پر (قومی اصلاح) کو ایک فریق کے طور پر سمجھا جانا چاہیے، ان ملحدوں کے ساتھ جو "ایک ہی پر زندہ نہیں رہ سکتے۔ براعظم"، نیشنل کرسچن ریفارمیشن کے ساتھ۔

کوئی بھی شخص ایک دم دیکھ سکتا ہے کہ حکومت کے قومی اصلاحی نظریہ کا قیام تھیوکریسی کے ادارے کے علاوہ کچھ نہیں ہوگا۔ اور یہ، حقیقت میں، وہی ہے جو وہ قائم کرنے کی تجویز کرتے ہیں. وہ کہتے ہیں کہ "اس طرح حکومت کرنے والی جمہوریہ اس کی ہے،
لوگوں کے ذریعے، اور یہ اسرائیل کی حکومت کی طرح ایک حقیقی اور حقیقی تھیوکریسی ہے۔" گورنمنٹ میں خدا پر محترمہ ولارڈ کی طرف سے لکھی گئی ایک قومی WCTUماہانہ تبصرہ کہتی ہے: "حقیقی تھیوکریسی ابھی آنا باقی ہے، [اور] قانون اور قانون سازوں میں مسیح کی تخت نشینی، اس لیے میں ایک عیسائی اور محب وطن ہونے کے ناطے، خواتین کے لیے عقیدت سے دعا کرتی ہوں۔ ووٹ کا حق." 1887میں ڈبلیو سی ٹی یو نیشنل کنونشن میں اپنے سالانہ خطاب میں، مسز ولارڈ نے کہا: مسیح کی بادشاہی کو "سیاست کے پورٹل کے ذریعے قانون کی بادشاہی میں داخل ہونا چاہیے... دونوں [ڈیموکریٹک اور ریپبلکن پارٹیوں میں معتدل آدمی ہیں]، حکومت پر قبضہ کرنے اور مستقبل قریب کی پارٹی پر قومی پابندی لگانے کے لیے، جو کہ خدا کی پارٹی ہونی چاہیے... ہم جنت سے دعا کرتے ہیں کہ انہیں آرام نہ دے... جب تک کہ وہ... سیاست میں مسیح کی اطاعت کا حلف، اور

Machine Translated by Google

خدا کی عبادت کرنے کے لیے انتخابات کے لیے ایک عظیم فوج کے طور پر مارچ کریں... مجھے پختہ یقین ہے کہ مسیحی خواتین کی صبر آزما اور مسلسل محنت اگلی نسل کے اندر سیاست میں رد عمل ظاہر کرے گی، اور یہ کہ خدا کی پارٹی سب سے آگے ہوگی۔ انسان کی بنائی ہوئی تھیوکریسی صرف ایک سرکاری اسکیم ہے جو انسان کو خدا کے مقام پر رکھتی ہے۔ یہ بالکل وہی نظریہ ہے جس پر پاپائیت قائم کی گئی تھی، اور بالکل وہی ہے جو پاپائیت ہے۔ اس حکومت میں نیشنل ریفارم کا نظریہ پاپائیت کی زندہ تصویر کی تنصیب سے زیادہ کچھ نہیں ہوگا۔ جیسا کہ یہ جماعتیں پوپ کے نظریہ کا دفاع کرتی ہیں، یہ حیران کن نہیں ہوگا کہ وہ اس اسکیم کو کامیاب بنانے کے لیے پاپائیت کے تعاون کو حاصل کرنے کے لیے بے چین ہیں۔ کرسچن اسٹیٹس مین نیشنل ریفارم ایسوسی ایشن کا باضابطہ ادارہ ہے، اور 11دسمبر 1884کے شمارے کے اداریے میں، اس مقالے نے اعلان کیا: "ہم خوش دلی سے اور خوش دلی سے اس حقیقت کو تسلیم کرتے ہیں کہ جنوبی امریکہ کی جمہوریہ، فرانس اور دیگر جگہوں پر یورپی ممالک میں، رومن کیتھولک قومی عیسائیت کے محافظ تسلیم کیے جاتے ہیں، اور سیکولرازم کی تمام تجاویز کی مخالفت کرتے ہیں... جب بھی وہ سیاسی الحاد کی ترقی کے خلاف مزاحمت کے ساتھ تعاون کرنے کے لیے تیار ہوں گے، ہم خوشی سے ان کے ساتھ ہاتھ ملائیں گے۔ قومی عیسائیت کے فروغ کے لیے عالمی کانفرنس میں -جسے زیادہ دور نہیں دنوں میں محفوظ کیا جانا چاہیے -بہت سے ممالک کی نمائندگی صرف رومن کیتھولک کر سکتے ہیں۔" اور اسی اخبار میں، 31اگست 1881کے ایڈیشن میں، ریورنڈ سلویسٹر اسکوول نے کہا: "یہ مشترکہ مفاد [تمام لوگوں کا]

سنیچر-اتوار کو مذہبی خدمات] دونوں کو کام کرنے کے ہمارے عزم اور ہمارے رومن کیتھولک شہریوں کے ساتھ ہر طرح سے تعاون کرنے کی تیاری کو مضبوط بنانا چاہیے۔ ہم اپنی پہلی پیشکشوں میں کچھ انکار کے تابع ہو سکتے ہیں، اور ابھی وہ وقت نہیں آیا جب کیتھولک چرچ دوسرے گرجا گھروں سے ہاتھ ملانے پر راضی ہو جائے گا۔ لیکن اب وقت آ گیا ہے کہ بار بار پیش قدمی کی جائے اور وہ جس شکل میں بھی دینے کے لیے تیار ہوں خوش دلی سے تعاون کو قبول کریں۔ یہ حالات کی ضروریات میں سے ایک ہے۔ اخلاقی قانون سازی کے سوالات پر عیسائیت کی دو عظیم تقسیموں کے درمیان تعلق ہمارے بہترین مفکرین اور ایسے معاملات میں بڑے تجربہ رکھنے والے افراد کے لیے قابل غور ہے۔ اس کے ساتھ کامل اتفاق میں پوپ لیو XIIIکا 1885کا انسائیکلیکل ہے، جو حکم دیتا ہے کہ "تمام کیتھولک ریاستوں کے آئین اور ان کی قانون سازی کو حقیقی چرچ کے اصولوں کے مطابق بنانے کے لیے اپنی طاقت میں ہر ممکن کوشش کریں، اور تمام کیتھولک مصنفین اور صحافیوں کو مندرجہ بالا نسخوں میں سے ایک لمحے کے لیے بھی کبھی بھی نظر نہیں آنا چاہیے۔ لہٰذا، جیسا کہ نیشنل ریفارم ایسوسی ایشن کا مقصد روم کے جیسا ہی ہے، اس لیے یہ توقع کی جانی چاہیے کہ وہ "خوشی سے ہاتھ ملانے" کے لیے آمادگی کا مظاہرہ کریں گے۔ اور جب بھی پروٹسٹنٹ ازم، روم کی مدد کے ساتھ یا اس کے بغیر، شہری طاقت پر کنٹرول حاصل کر لیتا ہے، تو یہ پوپ کے عہد کے لیے ایک تصویر کو بلند کرنا ہو گا۔

نوٹ - 12صفحہ۔ — 578اب بھی حبشہ [اب ایتھوپیا] میں بائبل کے سبت کے مبصرین موجود ہیں۔ جوزف وولف نے اپنے اخبار مورخہ 1838میں اس ملک کے دورے کے بارے میں بتاتے ہوئے کہا کہ "یہودیوں کا سبت کا دن، یعنی ساتواں دن، صوبہ حمازین میں حبشیوں میں سختی سے منایا جاتا ہے"۔

نوٹ - 13صفحہ — 605, 613لفظ "مہر" کلام پاک میں مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے، یہاں تک کہ عام زندگی میں بھی۔ ویبسٹر کی طرف سے دی گئی تعریف، سب سے مکمل لغت، یہ ہے: "وہ جو تصدیق کرتا ہے، توثیق کرتا ہے، یا قائم کرتا ہے؛ سیکورٹی؛ کیا تصدیق کرتا ہے؛ کیا ضمانت دیتا ہے، اجازت دیتا ہے یا تصدیق کرتا ہے۔" اصطلاحات "نشان" اور "نشان"، جو اس کے ذریعہ فراہم کی گئی ہیں، صحیفوں میں مہر کے مترادفات کے طور پر استعمال ہوتی ہیں، جیسا کہ رومیوں 4:11میں ہے۔
نوح کے ساتھ کیے گئے عہد میں، یہ سلامتی یا استحکام کے ثبوت کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ بادلوں میں کمان کو ایک نشانی یا یادگار کے طور پر دیا گیا تھا کہ خدا اب نہیں رہا۔

Machine Translated by Google

زمین کو سیلاب سے تباہ کر دے گا (جنرل ۔(9:13ابراہیم کے ساتھ عہد میں، ختنہ ایک نشانی یا یادگار تھا۔ اس کی توثیق یا یقینی بنایا گیا؛ کیونکہ جن کے پاس یہ نشان نہیں تھا وہ کاٹ دیے گئے تھے (جنرل ۔(14 ،17:11یہ نشان یا یادگار ایک ادارہ تھا،
ایک رسم Geseniusاصل متن میں پائے جانے والے لفظ کی تعریف کے طور پر "میموریل" دیتا ہے۔ لیکن یادگار، یاد کے معنی میں، یادگاری، ایک نشان یا نشان ہے۔

خروج میں۔ 31:17اور حزقی۔ ،20 ،20:12رب کا سبت ایک نشان کہلاتا ہے۔ یہ خالق کے کام کی یادگار ہے اور اس لیے اس کی قدرت اور الوہیت کی نشانی ہے (روم۔
۔(1:20یہ بھی ختنہ کی طرح ایک ادارہ ہے۔ لیکن ایک فرق ہے: ختنہ جسم میں ایک نشانی تھی، جبکہ سبت کا دن دماغ میں ایک نشانی ہے۔
"میرے سبتوں کو مقدس رکھو، کیونکہ وہ میرے اور تمہارے درمیان ایک نشانی کا کام کریں گے، تاکہ تم جانو کہ میں رب تمہارا خدا ہوں۔" (kezE. .(20:20
ایزیک میں۔ ،9:4اصل میں استعمال ہونے والا لفظ ترجمہ شدہ نشان ہے۔ گیسینیو کا کہنا ہے کہ یہ "ایک نشان، ایک نشان" ہے۔ Septuagintاس متن میں وہی لفظ پیش کرتا ہے جو رومیوں 4:11کے اصل یونانی میں استعمال ہوا ہے، جس کا ترجمہ "نشان" کے طور پر کیا گیا ہے ۔ اس طرح نشان، نشان اور مہر کے الفاظ ایک ہی چیزوں پر لاگو ہوتے ہیں، یا صحیفوں میں ایک جیسے معنی کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں۔

ایزیک۔ 9:4اور Rev. 7:2اور 3کہتے ہیں کہ خدا کے بندوں کی پیشانیوں پر نشان یا نشان لگایا جاتا ہے ۔ دونوں نصوص اس وقت کا حوالہ دیتے ہیں جب شریروں پر مکمل تباہی آئے گی۔ مہر خدا کے لوگوں پر ایک حفاظت کے طور پر رکھی گئی ہے، تاکہ انہیں آنے والی برائی سے بچایا جا سکے۔ لیکن "پیشانی" کو واضح طور پر ایک شکل کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے، عقل یا دماغ کو ظاہر کرنے کے لیے، جیسا کہ "دل" مزاج یا پیار کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ پیشانی پر نشان لگانا یا مہر لگانا "ذہن پر لکھنے" کے مترادف ہے (عبرانی ۔(10:16

سبت کا دن خدا کی نشانی ہے۔ وہ اس کی شریعت کی مہر ہے (عیسا ۔(8:16یہ اس کے اختیار اور قدرت کی علامت ہے۔ یہ ایک نشانی ہے جس سے ہم جان سکتے ہیں کہ یہ خدا کی طرف سے ہے، اس لیے اسے پیشانی پر رکھنا کہا جاتا ہے۔ حیوان کے پرستاروں (مکاشفہ (13کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اپنے ماتھے یا اپنے ہاتھوں پر اس کا نشان وصول کرتے ہیں۔ جیسا کہ پیشانی عقل کی نمائندگی کرتی ہے، ہاتھ طاقت کی نمائندگی کرتا ہے (زبور 89:48دیکھیں: "یا یہ کہ وہ اپنی روح کو قبر کے چنگل سے چھڑائے گا؟")۔ جبری عبادت خدا کے نزدیک قابل قبول نہیں ہے۔ اس کے بندوں کی صرف پیشانی پر مہر لگی ہوئی ہے۔ لیکن یہ شریر طاقتوں کے لیے قابل قبول ہے۔ یہ ہمیشہ سے رومن درجہ بندی کی طرف سے مطلوب کیا گیا ہے۔ اس نشان کی نوعیت کے ثبوت کے لیے باب 25دیکھیں۔ خدا کی نشانی یا مہر اس کا سبت ہے، اور حیوان کی مہر یا نشان اس کے براہ راست مخالف ہے۔ یہ "سورج کے دن" پر ایک جعلی ہفتہ ہے۔ مکاشفہ 14:9-12کے مطابق، وہ لوگ جنہیں حیوان کا نشان نہیں ملتا وہ خدا کے حکموں پر عمل کرتے ہیں۔ اور سبت کا دن چوتھے اصول میں ہے۔ وہ رب کے سبت کو مانتے ہیں۔ ان کے پاس اس کی نشانی یا مہر ہے۔ اس نشانی کی اہمیت اس میں دکھائی گئی ہے: کہ چوتھا حکم شریعت میں واحد ہے جو خالق کو جھوٹے معبودوں سے ممتاز کرتا ہے۔ Jerکے ساتھ موازنہ کریں. ؛12-10:10 اعمال 17:23اور ؛24اپوک ،7 ،14:6وغیرہ اور وہ اس کے قانون کا وہ حصہ ہے جس کا مشاہدہ کیا جائے تو اس کے لوگوں کو ظلم و ستم کا سامنا کرنا پڑے گا۔ لیکن جب خُدا کا غضب اُس کے ستانے والوں پر نازل ہوتا ہے جو حیوان کے نشان یا نشان کو مسلط کرنے کی کوشش کر رہے ہیں، تب وہ سبت کی اہمیت کو سمجھیں گے —زندہ خدا کی مہر۔

جو لوگ اس بات سے منہ موڑ لیتے ہیں جو خداوند نے کہا تھا جب اس کی آواز نے زمین کو ہلا دیا تھا وہ اپنی مہلک غلطی کا اعتراف کریں گے جب اس کی آواز آسمانوں اور زمین کو ہلا دے گی (عبرانیوں ؛26 ،12:25یوئیل ،16-3:9وغیرہ)۔ پی پی بھی دیکھیں۔ اس کتاب کے 639اور ۔640

Machine Translated by Google

سوانحی نوٹس

کولمبہ —انجیل برطانیہ میں دوسری صدی میں پہنچی۔ اس کے بعد سے، چوتھی صدی میں سکات، یا سینٹ پیٹرک کے مزدوروں کے ذریعے، یہ آئرلینڈ تک پھیل گیا۔ 449عیسوی میں کافر سیکسن کے برطانیہ پر حملے کے نتیجے میں انگلینڈ اور سکاٹ لینڈ میں عیسائی عقیدے کی تقریباً مکمل بیخ کنی ہو گئی۔ لیکن یہ ایک سو سال بعد دوبارہ زندہ ہو گیا، کولمبا کے کام کے ذریعے، جو ایک مقامی آئرش باشندہ تھا، جو ایک ایسے گرجا گھر سے آیا جو سکات کی کوششوں کی بدولت تیار ہوا تھا۔ کولمبا اپنے ملک میں خوشخبری پھیلانے کے لیے سخت محنت کر رہا تھا، جب اس کی توجہ کافر پکٹس (اسکاٹ لینڈ کے قدیم باشندوں) کی حالت پر دلائی گئی اور اس نے ان کی تبدیلی کا عزم کیا۔ کچھ ساتھیوں کے ساتھ، وہ سکاٹ لینڈ کے مغربی ساحل سے دور، Ionaکے چھوٹے سے جزیرے پر آباد ہو گیا۔ ایک چرچ اور کالج وہاں پروان چڑھے، اور وہاں بھیجے گئے مبشرین کے ذریعے، یورپ کے کافی حصے میں انجیل کی تبلیغ کی گئی۔

کولمبا ایک امیر گھر میں پیدا ہوا تھا، جو کہ "بلند قد اور عمدہ سلوک کا حامل تھا۔ وہ گہرے ادراک اور کردار کی زبردست طاقت والا آدمی تھا۔ ان ماہر ذہنوں میں سے ایک جو دوسروں پر اثر انداز ہوتے ہیں اور ان کی تشکیل کرتے ہیں۔" "وہ خدا کے کلام سے شدید محبت رکھتا تھا، اور اسے پڑھنے، مطالعہ کرنے اور نقل کرنے میں زیادہ وقت صرف کرتا تھا۔ اس نے گھنٹوں اور گھنٹے نماز کے لیے اور اپنی زیر نگرانی کمیونٹیز کی رہنمائی کے لیے وقف کیے، انہیں مفید تجارت کے ساتھ ساتھ مسیحی علم کی تعلیم دینے کی کوشش کی۔

اس شخص نے اسکاٹ لینڈ اور انگلینڈ میں ذاتی طور پر اور بڑی کامیابی کے ساتھ کام کیا اور کئی بار آئرلینڈ کا دورہ کیا۔ اس کے آخری ایام Ionaمیں گزرے تھے، "اس کے دل کا جزیرہ،" جیسا کہ وہ اکثر اسے کہتے تھے۔ ان کی زندگی کا آخری منظر بہت دل کو چھو لینے والا تھا۔ اپنی موت سے ایک دن پہلے، ایک پہاڑی کی چوٹی پر لے جایا گیا جو مشن ہاؤس اور اس کے چھوٹے سے فارم کو دیکھتا ہے، اس نے اس کا باریک بینی سے جائزہ لیا اور دونوں ہاتھ اٹھا کر اس پر الہی برکت کی دعا کی۔ "اپنی جھونپڑی میں واپس آکر، اس نے زبور کو نقل کرنے کا اپنا روزانہ کا کام دوبارہ شروع کیا اور اس جگہ جا کر جہاں لکھا تھا: 'جو لوگ خداوند کو تلاش کرتے ہیں ان کے لیے کسی خیر کی کمی نہیں ہوگی'۔

کہا: یہاں، صفحہ کے آخر میں، مجھے رکنا چاہیے۔ جب صبح کی گھنٹی بجی تو وہ چرچ چلا گیا اور اس سے پہلے کہ اس کے بھائی اس کی صحبت سے لطف اندوز ہو سکیں، کولمبا قربان گاہ کے سامنے بے ہوش ہو گیا۔ بولنے سے قاصر، اس نے ایک بار پھر اپنا داہنا ہاتھ اٹھا کر ان کو برکت دینے کی ایک کمزور کوشش کی، اور اس کے چہرے سے خوشی کی لہر دوڑ گئی، وہ ہمیشہ کے لیے آرام کر لیا۔

کولمبا 521عیسوی میں گارٹن، کاؤنٹی ڈونیگل، آئرلینڈ میں پیدا ہوا، اور
اسکاٹ لینڈ کے شہر Ionaمیں 795ء میں وفات پائی۔ ڈبلیو.
والڈینس -کہا جاتا ہے کہ "والڈینس" نام لیون، فرانس کے ایک تاجر پیٹر والڈو سے ماخوذ ہے، جو 1150عیسوی کے آس پاس رہتا تھا۔ اپنی تجارتی سرگرمیوں کے درمیان خطوط کے مطالعہ کے لیے خود کو وقف کرنے کا موقع ملنے پر، اس نے بائبل کی قیادت کی گئی تھی؛ اور، انجیل کی سچائیوں کو حاصل کرتے ہوئے، اس نے اپنی زندگی ایک مبشر کے کام کے لیے وقف کر دی۔ انہوں نے اپنے خرچے اور نگرانی پر نئے عہد نامے کا رومانوی زبان میں ترجمہ کرنے کی کوشش کر کے اصلاح کے مقصد کے لیے ایک اہم خدمت انجام دی، اس وقت جنوبی فرانس کی مقامی زبان یہ قرون وسطیٰ کے یورپ کی زبانوں میں سے کسی ایک میں کلام پاک کا پہلا مکمل ترجمہ تھا، اور مقبول استعمال کے لیے دستیاب واحد۔

لیکن ابتدائی عیسائی، جو والڈنسی یا واؤڈوئس کے نام سے مشہور تھے، والڈو کے دن سے پہلے موجود تھے۔ ابتدائی زمانے سے، وہاں مسیحی رسولی چرچ کے عقیدے کو برقرار رکھتے تھے اور رومنسٹ ظلم اور بدعنوانی کے خلاف گواہی دیتے تھے۔ میلان کا ڈائوسیس -جس میں لومبارڈی کے میدانی علاقے، پیڈمونٹیز الپس اور

Machine Translated by Google

جنوبی فرانس کے صوبوں -رومن کے عارضی ڈومینز کی حد سے تجاوز کر گئے؛ اور گیارہویں صدی کے وسط تک میلان نے پوپ کی بالادستی کو تسلیم نہیں کیا۔ اس کے بعد بھی بہت سے لوگوں نے اپنے پیش کردہ عمل کو مسترد کر دیا، اور پیڈمونٹ کے پہاڑوں میں انہوں نے روم سے اپنی آزادی برقرار رکھی۔ جنوبی فرانس میں، البیجینسیوں نے پاپش قبضے کے خلاف اسی طرح کی مزاحمت کی پیشکش کی۔

31ویں صدی میں معصوم IIIکے تحت شروع ہونے والے ظلم و ستم کا نتیجہ البیجینسیوں کے معدوم ہونے کی صورت میں نکلا۔ اور والڈنسیوں کے خلاف صدیوں تک قاتلانہ تشدد جاری رکھا۔
امن کی خاطر، بہت سے لوگوں نے بالآخر روم کے ساتھ بیرونی موافقت کا سہارا لیا۔ لیکن اصلاح کے ساتھ، نئی زندگی نے Piedmontese وادیوں کے باشندوں کو متحرک کر دیا۔ انہوں نے دوبارہ اپنے ایمان کی گواہی دی، اور ظلم و ستم کی آگ پھر بھڑک اٹھی۔
ان کے خلاف اکثر سپاہیوں کے دستے بھیجے جاتے تھے۔ قتل عام کے بعد قتل عام ہوا۔ بوڑھوں، بے سہارا عورتوں اور چھوٹے بچوں پر انسانی شکل میں بدروحوں کی طرف سے انتہائی ہولناک تشدد کیا گیا۔ 1685میں فتح مکمل ہوئی۔ وادیوں کے تمام باشندوں کو جو زندہ بچ گئے تھے، اپنے فاتحوں کی جیلوں کو بھرنے کے لیے گھسیٹا گیا۔ غفلت، ظلم اور وبا نے اپنا مذموم کام کیا ہے۔ اور ایک سال سے بھی کم عرصے میں، وہاں داخل ہونے والے چودہ ہزار میں سے، جب جیل کے دروازے کھلے تو صرف تین ہزار رہ گئے۔ انہیں جلاوطنی کی سزا دی گئی، اور سردیوں کے اختتام پر بڑی تعداد میں پناہ کی جگہ کی تلاش میں الپس کو عبور کیا۔ سینکڑوں ہلاک ہوئے اور خوفناک مصائب کے بعد زندہ بچ جانے والے جنیوا کے دروازوں تک پہنچ گئے۔ چند سال بعد، اس گروہ کا کچھ حصہ اپنے پہاڑوں پر واپس آ گیا اور اپنے ویران گھروں پر دوبارہ قبضہ کر لیا۔

18ویں صدی میں، مذہبی ظلم و ستم کم ہوا۔ تاہم، 1799میں، والڈنسی اب بھی بہت سی شہری پابندیوں کے تابع تھے۔ کیتھولک عقیدے میں تعلیم حاصل کرنے کے لیے ان کے بچوں کو اکثر اغوا کر لیا جاتا تھا یا ان سے زبردستی لیا جاتا تھا، اور انھیں رومن پادریوں کو دسواں حصہ ادا کرنے کی ضرورت تھی۔ یہ 1848تک نہیں تھا کہ انہیں پیڈمونٹ کے حکمرانوں نے تمام سماجی اور سیاسی حقوق سے لطف اندوز ہونے کے لیے قبول کر لیا تھا۔ تاہم، پوپ ریاستوں میں، پوپ اب بھی اعلیٰ حکمرانی کرتا تھا، اور اس کی طاقت مذہبی آزادی کے لیے مستقل خطرہ تھی۔ لیکن 1870میں پوپ کا قلعہ گر گیا۔ نیا عہد نامہ روم میں ویٹیکن کی کھڑکیوں کے نیچے نوجوان والڈنسیوں کے ہاتھوں سے چھاپا گیا تھا۔ جیلوں میں سے ایک کو پبلشنگ ہاؤس میں تبدیل کر دیا گیا، اور اس ٹارچر چیمبر میں جو کبھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے شہیدوں کی چیخوں سے گونجتا تھا، پرنٹنگ پریس لگایا گیا اور جہاں سے پوری زمین پر امن کی خوشخبری بھیجی گئی۔

- JOHN WYCLIFFE یا "John of Wycliffe، اصلاح سے پہلے کے سب سے بڑے اصلاح کار"، 1324کے آس پاس اسی نام کے گاؤں میں، یارکشائر، انگلینڈ میں پیدا ہوئے۔ ان کا انتقال 1384میں ہوا۔ ان کی زندگی کے ابتدائی سالوں کے بارے میں بہت کم معلومات ہیں۔ اس نے اپنی تعلیم آکسفورڈ یونیورسٹی سے حاصل کی جس میں اس وقت بھی تقریباً 30,000طلباء کا داخلہ تھا۔ آخری عمر تک وہ وہاں مقیم رہے اور پڑھاتے رہے۔ پوپ کے خراج تحسین کے مطالبے کو مسترد کرنے میں ایڈورڈ IIIکے اقدام، اور آبادی کے حقوق کے بارے میں اپنے دفاع سے جب کم ممالک میں پوپ کے نانسیوس سے نمٹنے کے لیے مقرر کیا گیا تھا، وائکلف نے بادشاہ اور لوگوں کا اعتماد اور منظوری حاصل کی۔ اگرچہ پوپ اور اس کے ساتھیوں کی ناقابل تسخیر دشمنی کی وجہ سے اس کا تعاقب کیا گیا اور آخر کار یونیورسٹی سے خارج کر دیا گیا، لیکن اسے بادشاہ نے لٹر ورتھ کی ریکٹری میں مقرر کیا، جہاں اس نے اپنی مادری زبان میں بائبل کا ترجمہ کرنے کے لیے خود کو وقف کر دیا۔ "وائکلف نے خود کو ایک عالم، سفارت کار اور مبلغ کے طور پر ممتاز کیا۔" "اس کے شاندار علم اور فکری صلاحیت نے اسے یونیورسٹی میں غالب اثر و رسوخ رکھنے کی اجازت دی۔ لیکن بائبل اس کی حکمرانی اور بنیاد تھی۔ اس کے واعظ واقعی اس سے سیر ہوتے تھے۔ اس کا مقصد ہمیشہ مسیح کی سچائی کا دفاع کرنا تھا۔

1378میں بوہیمیا کے حسینیٹز سے تعلق رکھنے والے جان ہس ان لوگوں میں سرفہرست تھے جن تک سچائی کی مشعل وائکلف سے سولہویں صدی کے مصلحین تک پہنچائی گئی۔ اس نے پراگ یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی اور 1402 میں ریکٹر بن گیا۔

Machine Translated by Google

اس تعلیمی ادارے اور بیت اللحم چیپل کے مبلغ، وہ وائکلف کی طرح سچائی کو واضح طور پر نہیں سمجھتے تھے۔ پوپ کے ان عقائد کو برقرار رکھا جو انگریز مصلح نے ترک کر دیا تھا۔ لیکن اس نے صحیفوں کی غلطی کی عظیم بنیادی سچائی کا دفاع کیا، اور کلیسیا کی برائیوں کی وفاداری سے مذمت کی۔ اس نے اپنی جان اس کی وفاداری کی گواہی کے طور پر پیش کی۔ اسے 1415میں کانسٹینس میں جلا دیا گیا تھا۔

"ہس اپنے ذہنی عنایات اور صلاحیتوں کے حجم کے لحاظ سے بہت کم قابل ذکر تھا، بجائے اس کے کہ اس نے اپنے اعتقادات کو جس صداقت کے ساتھ قائم کیا، جس مضبوطی کے ساتھ اس نے ان کو برقرار رکھا، جس پرہیزگاری کے جوش کے ساتھ اس نے ان کا اظہار کیا۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ اس نے دنیا کی فکری دولت میں کچھ اضافہ کیا۔ لیکن ان کے اخلاقی سرمائے میں ان کا تعاون بہت زیادہ تھا۔ انہیں مستحق طور پر "شہیدوں میں سے ایک بہادر ترین قرار دیا گیا جنہوں نے ایمانداری اور آزادی، ترقی اور روشنی میں ترقی کے مقصد کے لیے اپنی جان قربان کی۔"

جیروم آف پراگ، ہس کا عقیدت مند دوست، ایک بزرگ بوہیمیا خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ پراگ یونیورسٹی میں کئی سال گزارنے کے بعد، اس نے فرانس، جرمنی اور انگلینڈ کی معروف یونیورسٹیوں میں اپنی تعلیم حاصل کی، اور ہر ایک سے ڈاکٹر آف ڈیوینیٹی کی ڈگری حاصل کی۔ آکسفورڈ میں وہ وائکلف کی تحریروں سے واقف ہوا اور بڑے شوق سے ان کا مطالعہ کیا۔ اس نے کہا: "اب تک، ہم نے سائنس کے لفافے کے سوا کچھ نہیں دیکھا۔ وائکلف نیوکلئس کو کھولنے والا پہلا شخص تھا۔

اس نے وائکلف کی تحریروں کا بوہیمین زبان میں ترجمہ کرنے کی کوشش کی، اور اپنے شہر واپس آنے پر وہ اصلاح شدہ عقائد کی تبلیغ میں ہس کے ساتھ شامل ہو گئے۔ 1365 Jerônimoکے آس پاس پیدا ہوا اور 1416میں Constançaشہر میں اسے داؤ پر لگا دیا گیا۔
مارٹن لوتھر —ایسلیبین، تھورنگین فاریسٹ، سیکسنی میں واقع ایک چھوٹا سا شہر، لوتھر کی جائے پیدائش تھی، جو تمام مصلحین میں سب سے بڑا تھا۔ 1483میں پیدا ہوئے، جب خطوط کی نشاۃ ثانیہ کا آغاز ہو چکا تھا اور مردوں کے ذہن قرون وسطیٰ کے بیوقوف سے بیدار ہوئے، لوتھر، خدا کے ہاتھ میں تھا، جس نے انہیں توہم پرستی کی غلامی سے آزاد کیا۔ بچپن میں اسے میگڈبرگ اور آئزناچ کے مینسفیلڈ اسکول میں بھیجا گیا تھا، اور اس وقت بھی اس نے شدید ذہنی طاقت کا اظہار کیا۔ Eisenachمیں، گھروں کے سامنے گاتے ہوئے اور مسیح کی وجہ سے روٹی مانگتے ہوئے، اس نے مہربان اورسولا کوٹا کی توجہ مبذول کرائی، جس نے اسے اپنے گھر میں خوش آمدید کہا اور اس غریب نوجوان طالب علم کے لیے زچگی کی دیکھ بھال کے لیے وقف کیا۔ 1501میں، لوتھر یونیورسٹی آف ایرفرٹ میں داخل ہوا۔ چار سال بعد اس نے خانقاہی زندگی میں اپنی تعلیم کا تبادلہ کیا۔ اسے 1507میں ایک پادری مقرر کیا گیا تھا، اور اگلے سال اسے وٹنبرگ یونیورسٹی میں کرسی پر قبضہ کرنے کے لیے بلایا گیا تھا۔ لذتوں کے خلاف مشہور مقالہ 1517میں شائع ہوا اور 1521میں وہ ڈائیٹ آف ورمز کے سامنے پیش ہوا۔ پچیس سال تک ان پر پابندی کا حکم صادر ہوا۔ پھر بھی، وائکلف کی طرح، وہ سکون سے مر گیا۔ اگرچہ اس کی تقریباً پوری فعال زندگی وٹنبرگ میں گزری تھی، لیکن اس کی تدفین اس کے آبائی شہر آئزلیبین میں ہوئی، جہاں ان کی فعال محنتوں کے باعث اس کی موت 18فروری 1546کو ہوئی۔

"لوتھر کی جسمانی زندگی، زیادہ تر حصے کے لیے، مصائب میں سے ایک تھی۔ اس کی شکل، ابتدائی سالوں میں، پتلی تھی، اگرچہ بعد کے سالوں میں اس نے کچھ موٹا پن حاصل کر لیا۔ اس کے چہرے کی گولائی جو ہم اس کے بعد کی تصویروں میں دیکھتے ہیں، تاہم کہا جاتا ہے کہ یہ مضبوطی کا نہیں، بلکہ ایک edematicرجحان کا نتیجہ ہے۔

ٹشوز میں سیال کا جمع ہونا -پچھلی مشکلات کی وجہ سے۔ اس کی عادتیں پرہیزگار تھیں۔ اُس کی آواز نہ اونچی تھی نہ مضبوط۔ اس کے پاس بجلی تھی، لیکن گرج نہیں، جس کے ذریعے اس کے الفاظ کے طاقتور اثرات پیدا ہوتے تھے۔"

"لوتھر کا کردار اس کی زندگی میں اتنا شفاف ہے کہ اس کی لکیروں کا سراغ لگانا شاید ہی ضروری ہے۔ وہ اتنا سادہ لوح تھا کہ اگر ساری دنیا اس کے عیوب پر پردہ ڈالنے کی سازش کرتی تو اس کا اپنا ہاتھ ان کو بے نقاب کر دیتا۔ اس کی حوصلہ افزائی ایک زبردست فطرت، یقین میں پختہ، دشمنوں کے خلاف حق کی جنگ لڑنے سے آگے بڑھی۔

Machine Translated by Google

بے لگام وہ بے لوث، غیرت مند، دیانتدار، خطرے کے مقابلہ میں ناقابل تسخیر، نرمی اور انسانیت سے بھرپور تھا۔ لوتھر نسل انسانی کی عظیم تخلیقی روحوں میں سے ایک تھا، قول و فعل میں طاقتور، ایک مقبول مقرر کے طور پر بے مثال، عام لوگوں میں سے ایک، اور پھر بھی شہزادوں میں سے ایک شہزادہ، ایمان کا بیٹا، خدا کا بیٹا -اور وہ سب تسلیم کرتے ہیں۔"

فلپ میلنکٹن، لوتھر کے دوست اور جرمن اصلاحات میں ساتھی، 1497میں پیدا ہوئے تھے۔ وہ ڈچی آف بیڈن میں، بریٹن کے ایک ماسٹر ایٹ آرمز کا بیٹا تھا، اور مشہور ریچلن کا رشتہ دار اور طالب علم تھا، جس نے ایسا کام کیا۔ جرمنی میں یونانی اور عبرانی کا مطالعہ متعارف کرانا مشکل ہے۔ میلانچتھون کی سمجھ کی مضبوطی اور وضاحت نے علم کے حصول کو خوش آئند بنا دیا۔ بارہ سال کی عمر میں وہ ہائیڈلبرگ یونیورسٹی میں داخل ہوا اور سترہ سال کی عمر میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔ یہ اسی وقت کے آس پاس تھا جب اس نے اپنا نام شوارٹزرڈ ("بلیک ارتھ") سے بدل کر یونانی انتھروپنام میلانچتھون رکھ لیا، جس کا مطلب وہی ہے۔ اس زمانے میں، پڑھے لکھے مردوں کے لیے جرمن سے لاطینی یا یونانی میں اپنے ناموں کا ترجمہ کرنا کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ اکیس سال کی عمر میں، میلانچتھن کو وِٹنبرگ میں یونانی کی کرسی پر بلایا گیا، اور پھر لوتھر کے ساتھ دوستی شروع کی جو عظیم مصلح کی موت تک جاری رہے گی۔

میلانچتھن لوتھر کا موازنہ ایلیاہ سے کرتا ہے اور اسے "خدا کے روح سے بھرا ہوا آدمی" کہتا ہے۔ اور لوتھر نے اپنا موازنہ میلانچتھن سے کرتے ہوئے لکھا: "میں بھیڑ اور بدروحوں کے خلاف لڑائی میں مصروف تھا، اسی لیے میری کتابیں بہت جنگجو ہیں۔ میں ایک کھردرا علمبردار ہوں جسے سڑکیں بنانے کی ضرورت ہے، لیکن ماسٹر فلپ نرمی اور نرمی سے اوپر آیا، پورے دل سے بویا اور پانی پلایا، جیسا کہ خدا نے اسے تحائف سے نوازا تھا۔" یہ میلانچتھون کا منطقی ذہن اور اس کے سچے قلم نے آگسبرگ اعتراف تحریر کیا، جس کی وضاحت، طاقت، سادگی اور خوبصورتی کو اس کے دشمن بھی تسلیم کرتے تھے۔ میلانچتھن کا انتقال 1560میں وٹنبرگ میں ہوا اور اسے کیسل چرچ میں لوتھر کے ساتھ دفن کیا گیا۔

ULRICH ZWINGLIOنئے سال کے دن 1484کو جنوب مغربی سوئٹزرلینڈ کی ایک تنگ وادی میں وائلڈاؤس کے چھوٹے سے قصبے میں پیدا ہوا۔ وہ سوئس اصلاح پسندوں میں سے پہلا تھا، اور اس کے کام نے بہت زیادہ اثر ڈالا۔ زیورخ ان کے اہم ترین کاموں کا منظر تھا۔ اسے 1519میں اس شہر میں بلایا گیا تھا، اور 1525میں اصلاح نے بغیر کسی تشدد اور تقریباً کسی خلل کے وہاں خود کو قائم کیا۔ جب کہ دوسرے شہروں اور اضلاع نے اصلاح شدہ عقیدے کو قبول کیا، پوپ کی چھاؤنیوں نے مذہبی آزادی کے حق کی مخالفت کے لیے ہتھیار اٹھا لیے۔ آنے والی لڑائی میں، زونگلی، جس نے اصلاحی افواج کے لیے ایک پادری کے طور پر کام کیا، 11اکتوبر 1531کو کیپل کے میدان میں گرا۔

"زونگلی ایک قابل ذکر مصلح، ایک قابل عالم، ایک فصیح مبلغ، ایک محب وطن جمہوریہ اور ایک دور اندیش سیاستدان تھے۔ اس کے پاس لوتھر اور کیلون کی ذہانت اور گہرائی، میلانچتھون اور اوکولمپیڈئس کی علمیت کی کمی تھی، لیکن اس نے مقصد کی دیانت اور کردار کی دیانت، بہادری کی ہمت اور اصلاح کے مقصد سے لگن میں ان کے برابر کیا، اور آزادی پسندی میں ان سے آگے نکل گئے۔

JOHN OECOLAMPADIUS - Oecolampadiusکو Basel"کا مصلح" کہا جاتا ہے، لیکن اس کے اثر و رسوخ کی وسعت نے اسے وسیع تر جشن منایا۔
اپنی اخلاقی اور فکری خوبیوں میں وہ میلانچتھون سے خاصی مشابہت رکھتا تھا۔ "اصلاح کے دور میں بہت سی مثالیں موجود ہیں جب خداوند نے اپنے شاگردوں کو جوڑے میں بھیج کر خوشی محسوس کی جب اس کے پاس ایک بہت بڑا کام تھا۔ لوتھر میلانچتھون کے ساتھ، کیلون بیزا کے ساتھ، اور اوکولمپیڈیس زونگلی کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑا تھا۔

Oecolampadius 1482میں اس وقت کی ریاست Würtenbergمیں پیدا ہوا تھا۔ سب سے پہلے، اس نے لوتھر کی تحریروں کو پسندیدگی سے دیکھا، اور 1522میں، جب باسل میں مدعو کیا گیا، تو اس نے ایک مصلح کے طور پر اپنا کام شروع کیا۔ اس وقت یہ شہر سوئٹزرلینڈ کا سب سے اہم فکری مرکز تھا، اس کی واحد یونیورسٹی اور اس کے سب سے بڑے پرنٹرز کی نشست تھی۔ Oecolampadiusجلد ہی میں ایک کرسی پر قبضہ کرنے کے لئے مقرر کیا گیا تھا

Machine Translated by Google

جامع درس گاہ؛ اور، 1529میں، اصلاح نے باسل میں زور پکڑ لیا۔ Oecolampadiusکا وہیں انتقال 1531میں ہوا۔

JACQUES LEFÈVRE، ایک ممتاز عالم اور پہلے فرانسیسی مصلحین میں سے ایک، 1450کے لگ بھگ پیدا ہوا اور 1536میں ان کی موت ہوئی۔ اس نے صحیفے کے مختلف حصوں پر تبصرے شائع کیے، اور 1521میں اس کے ایک کام کو بدعتی قرار دیا گیا۔ لیکن، فرانسس اول اور شہزادی مارگریٹ کے حق میں، اس کے خلاف کارروائی روک دی گئی۔ 1523 میں، نئے عہد نامے کا اس کا فرانسیسی ورژن منظر عام پر آیا۔ تاہم، پیرس کی لڑائی اور میڈرڈ میں فرانسس کی گرفتاری کے بعد، پاپش پارٹی نے اصلاح پسندوں کے خلاف سخت ترین اقدامات کیے، اور لیفیور، جس کی عمر اس وقت پچھتر سال تھی، اسٹراسبرگ بھاگ گیا۔ بادشاہ کی رہائی کے فوراً بعد اسے واپس لایا گیا۔ اور، پرانے عہد نامے کا اپنا ترجمہ شائع کرنے کے بعد، وہ نیرک میں ریٹائر ہو گئے، جو کہ ناورے کی مارگریٹ کی رہائش گاہ ہے، جہاں اس کی موت ہو گئی۔ Lefèvreنے اصلاح کے بنیادی اصولوں کو قبول کیا اور انہیں اپنی تحریروں میں برقرار رکھا، تاہم، اس نے رومن کلیسیا کے ساتھ اپنا تعلق اس امید پر برقرار رکھا کہ اصلاح کلیسیا میں ہی ہو سکتی ہے۔ عالم اور امن کے عاشق، وہ کھلے عام تنازعات سے گریز کرتے تھے۔ لیکن سچائی کا اعتراف کرنے کی اس کی ہمت کی کمی نے اس کے آخری اوقات میں تلخ پچھتاوا پیدا کیا۔ آنسوؤں اور شدید غم کے ساتھ اس نے کہا: "میں مذمت کرتا ہوں۔ میں نے وہ سچ چھپایا جس کا اعلان اور گواہی مجھے عوامی طور پر دینی چاہیے تھی۔ دن رات وہ روتا رہا، لیکن اس نے اپنا بوجھ مسیح پر ڈال دیا اور خدا کی رحمت پر بھروسہ کرتے ہوئے مر گیا۔

GUILHERME FAREL، سوئس اور فرانسیسی اصلاحات کے سب سے نمایاں علمبرداروں میں سے ایک، مشرقی فرانس کے ایک صوبے Dauphinyمیں 1489میں پیدا ہوئے۔ وہ ایک کامیاب اور سرشار طالب علم تھا، اور پیرس کے ایک کالج میں استاد بن گیا۔ اصلاح شدہ عقیدے کے اصولوں کو حاصل کرتے ہوئے، اس نے اپنی پرجوش فطرت کی پوری طاقت کے ساتھ خود کو انجیل کے کام میں لگا دیا۔ پیرس سے بھاگنے پر مجبور ہو کر، اس نے باسل میں رہائش اختیار کی اور Zwingliاور Oecolampadiusکے ساتھ گرمجوشی سے دوستی کر لی، جو اس کی توانائی اور بے لوثی کی طرف راغب ہوئے، حالانکہ انہوں نے اس کی عقلمندی کی کمی کو دیکھا، جس کی وجہ سے وہ بعض اوقات بے وقوفی اور حتیٰ کہ عجلت کا شکار ہو جاتا تھا۔ لیکن ، Erasmusقدامت پسند اور پڑھے لکھے سیاست دان، متضاد مصلح کو برداشت نہ کر سکے اور اپنے اثر و رسوخ کے ذریعے فارل کو باسل چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ تاہم اس کے طویل اور نتیجہ خیز وجود کا ایک بڑا حصہ سوئٹزرلینڈ میں ایسے کاموں میں صرف ہوا جو ایک ہی وقت میں وسیع اور خطرناک تھا اور جس کے نتیجے میں اس ملک کے کافی حصے میں اصلاحی عقیدہ قائم ہوا۔

1532میں، فارل کو وادی انگروگنا میں منعقد ہونے والے والڈینسیئن سنوڈ میں اصلاح پسندوں کا مندوب مقرر کیا گیا۔ وہ والڈینس کے لوگوں کی طرف سے انتہائی قابل احترام بن گیا اور ان پر ایک مضبوط اثر ڈالا۔ بہت سے نشیب و فراز، خطرات اور مصائب کے درمیان، وہ اصلاح کے لیے کام کرتے رہے، اس دن تک وہ اپنی موت کے دن تک، جو 1565میں نیوچیٹل میں پیش آیا۔ ایک منتظم سے زیادہ ایک مشنری؛ ماہر الہیات سے زیادہ ایک آئیکون کلاسسٹ۔" بیزا کا کہنا ہے کہ اپنی تبلیغ میں "اس نے ایک خاص عظمت میں کمال حاصل کیا، تاکہ کوئی بھی اس کی گرج کو کانپے بغیر نہ سن سکے"۔

جان کیلون —پیرس کے شمال مغرب میں تقریباً 110کلومیٹر دور نوئین، پیکارڈی میں، کیلون 1509 میں پیدا ہوا تھا۔ اس کا انتقال 1564میں جنیوا شہر میں ہوا۔
کیلون نے جلد ہی رومانیت کو ترک کر دیا اور 1534میں فرانس سے بھاگنے پر مجبور ہو گیا۔ 1536میں، اس نے باسل میں اپنی سب سے مشہور تصانیف، دی انسٹی ٹیوٹ آف دی کرسچن ریلیجن شائع کی۔ اسی سال، اس نے جنیوا میں اپنا کام شروع کیا، جہاں اس نے عملی طور پر اپنے وجود کا بقیہ حصہ گزارا۔ وہاں اس کے طرزِ حکومت اور اصلاحات کا سختی سے مشاہدہ کیا گیا، یہی وہ شرط تھی جس پر اس نے قائم رہنے پر رضامندی ظاہر کی۔ ان کی حکومت میں ہر قسم کی بے حیائی کو روکا گیا۔

Machine Translated by Google

شدت یورپ کے کونے کونے سے جنیوا آنے والے پناہ گزینوں کے علاوہ، ہزاروں طلبا وہاں جمع ہوئے، جو ان کی تقریروں اور بیزا کی شہرت سے متاثر ہوئے۔

"کیلون کی عادتیں سستی اور معمولی تھیں۔ وہ بہت واضح فہم، ایک غیر معمولی یادداشت، اور مقصد کی مضبوطی اور لچک کے مالک تھے جس پر کوئی بھی مخالف قابو نہیں پا سکتا تھا، نہ ہی مختلف موضوعات کو شکست دی جاتی تھی اور نہ ہی کوئی ہلچل مچا سکتی تھی۔ وہ اپنے اصولوں میں بہت مخلص اور مخلص تھے۔ عدم برداشت کی کچھ حرکتوں نے ان کے عوامی کیریئر پر سایہ ڈالا، لیکن نجی زندگی میں ان کا کردار بے داغ تھا۔ پورے یورپ میں ایک مبلغ، مصنف، پادری، اور اصلاح کے رہنما کے طور پر، ان کے کام کا دائرہ تقریباً ناقابل یقین ہے۔ اس کی صحت خراب تھی، پھر بھی وہ کام کرتا رہا جب تک کہ وہ مر گیا. اس نے غریب ہونے کا انتخاب کیا، اپنی پہلے سے معمولی تنخواہ میں اضافے سے انکار کر دیا اور تحفے وصول کرنے سے انکار کر دیا سوائے ان کو غریبوں کو دینے کے مقصد کے۔ اگرچہ مسلسل دولت جمع کرنے کا الزام ہے، لیکن اس کی موت کے بعد اس نے صرف 200ڈالر سے زیادہ کا کریڈٹ چھوڑا۔ اس کی درخواست پر، اسے بغیر کسی دھوم دھام کے دفن کیا گیا اور ان کی آرام گاہ پر کوئی یادگار نہیں ہے۔

مینو سائمنز، "ایک مصلح جس کی رسولی روح اور محنت اس پہچان سے بہت کم تھی جس کے وہ مستحق تھے۔" وہ 1492کے آس پاس نیدرلینڈ کے شمالی علاقے میں پیدا ہوا۔ اس کا انتقال 1559میں ہولسٹین شہر میں ہوا۔
1536میں مینو نے رومن چرچ سے علیحدگی اختیار کر لی۔ بچوں کے بپتسمہ کی مخالفت نے اسے لوتھرن اور ریفارمڈ گرجا گھروں سے الگ کر دیا۔ یہ ان کی پرجوش کوشش تھی، جب کہ جنونیت کی سختی سے مخالفت کرتے ہوئے، چرچ میں رسولی ایام کی پاکیزگی اور سادگی کو بحال کرنا تھا۔ مسیح میں ایمان کا ذاتی پیشہ بپتسمہ کے لیے ایک شرط کے طور پر ضروری تھا، اور زندگی کی پاکیزگی کلیسیا کی رکنیت کی شرط تھی۔

HANS TAUSEN، 1494میں ڈنمارک میں پیدا ہوئے، 1561میں انتقال کر گئے۔ 1524میں اس نے اصلاح شدہ عقائد کی تبلیغ شروع کی۔ وہ ڈنمارک میں اصلاح کے پہلے مبلغ تھے اور بوگن ہیگن کے ساتھ مل کر، اس ملک میں اس کے قیام کے اہم ایجنٹ تھے۔

اولف اور لارینٹیئس پیٹری اوریبرو، سویڈن میں پیدا ہوئے، پہلے 1497میں اور بعد میں 1499میں۔ اولاف کا انتقال 1552میں اسٹاک ہوم میں ہوا اور لارینٹیئس کا انتقال 1573میں اپسالا میں ہوا۔ وہ بادشاہ کے تحفظ میں سویڈن میں اصلاحات کے قیام کے اہم ہتھیار تھے۔ گسٹاوس واسا۔

ولیم ٹنڈیل، 61ویں صدی کے سب سے نامور انگریزی مصلحین میں سے ایک، 1484میں پیدا ہوئے تھے۔ اصلاح شدہ عقیدے کو قبول کرنے کے فوراً بعد، اس نے صحیفوں کا انگریزی زبان میں ترجمہ کرنے کی خواہش ظاہر کی، اور فرار ہونے کے لیے براعظم کی طرف بھاگنے پر مجبور ہو گیا۔ ظلم و ستم.. نیا عہد نامہ 1525میں کولون اور ورمز میں چھپا تھا۔ اس کے بعد کی تاریخ مبہم ہے۔ وہ پرانے عہد نامہ کے ترجمہ اور طباعت میں ملوث تھے اور متعدد کام شائع کرتے تھے جو اصلاح کے عقائد کو پیش کرتے تھے۔ بادشاہ کے سفیروں سے بچنے کے لیے اس نے خفیہ طور پر اپنے کام کو آگے بڑھایا، اور اس قدر احتیاط سے اپنے اعتکاف کی جگہوں کو چھپایا کہ وہ آج تک بالکل نامعلوم ہیں۔ 1534میں، اس نے اینٹورپ جانے کا فیصلہ کیا، جہاں اسے گرفتار کر لیا گیا۔ برسلز سے چند کلومیٹر کے فاصلے پر ولورڈن کیسل میں، 6اکتوبر 1536کو اس کا گلا گھونٹ کر جلا دیا گیا۔

یہ ثابت نہیں ہوا کہ ہنری ہشتم کا اس کی پھانسی میں براہ راست کردار تھا، لیکن اس نے مصلح کو بچانے کی کوئی کوشش نہیں کی۔ شہید کی آخری دعا یہ تھی: ”خداوند انگلستان کے بادشاہ کی آنکھیں کھول دے“۔

صحیفے کے مترجم اور انگلستان میں اصلاح کے فروغ دینے والے کے طور پر ٹنڈیل کے کام کی کبھی بھی مناسب تعریف نہیں کی گئی۔ وہ لاکھوں جو زمین کے ہر چوتھائی حصے میں انگریزی بائبل کی برکات سے لطف اندوز ہوتے ہیں، اس کے شکر گزار ہیں۔ مجاز ورژن ٹنڈیل بائبل پر مبنی ہے۔ اس وقت جب

Machine Translated by Google

ان کی تعلیمات نے انگلش ریفارمیشن کے بہت سے رہنماؤں کے خیالات کو شکل دی، جنہوں نے اپنی گواہی کو اپنے خون سے بھی لیا۔
ہیو لاٹیمر، جسے کبھی کبھی "انگلینڈ کا جان ناکس" کہا جاتا ہے، 1470میں پیدا ہوا تھا۔ اس کے والد شاہی گھرانے کے ایک اہلکار تھے، جیسا کہ لاٹیمر کہتے تھے، "اپنے بیٹوں کی پرورش تقویٰ اور خوف خدا میں ہوئی۔" لاٹیمر نے کیمبرج میں تعلیم حاصل کی تھی اور پوپ کا پرجوش پیروکار تھا، لیکن، شہید بلنی کی کوششوں سے، اس نے اصلاح کے عقائد کو قبول کیا۔ سچائی کے بارے میں اس کی گہری پیش کش نے ہنری ہشتم کی حمایت حاصل کی، جس نے اس کی سفارش بشپ آف ورسیسٹر سے کی۔ لیکن "چھ آرٹیکلز کے خونی ایکٹ" کے گزرنے میں، دوسری پاپش غلطیوں کے ساتھ، ٹرانسبسٹینٹیشن پر یقین مسلط کرتے ہوئے، لاٹیمر نے فوری طور پر اپنے عہدے سے دستبردار ہو گئے۔ اس کے بعد اسے گرفتار کر لیا گیا اور چھ سال تک ٹاور میں قید رکھا گیا۔ کنگ ایڈورڈ VIکے تخت سے الحاق پر رہائی پانے کے بعد، اسے بشپ کی پیشکش کی گئی تھی، لیکن اس نے ثابت قدمی سے اس اعزاز کو ٹھکرا دیا اور سیکولر برائیوں کی سرزنش کرنے کے لیے وفاداری سے کام جاری رکھا۔

جب ملکہ مریم تخت پر بیٹھی تو وہ دوبارہ ٹاور تک محدود ہوگئیں۔ اگرچہ ان کی عمر 80سال تھی لیکن ان کی عمر بڑھنے کی وجہ سے ان کی کوئی عزت نہیں کی گئی۔ لاٹیمر نے اپنے عقیدے کو مضبوطی سے تھام رکھا تھا اور اسے 1555میں آکسفورڈ میں جلا دیا گیا تھا۔ وہ بہت زیادہ سیکھنے والا آدمی نہیں تھا، لیکن وہ اپنی تقریر میں واضح تھا اور دلیر، ایماندار اور سرشار تھا، جو اعلیٰ اور اعلیٰ دونوں کے گناہ کی ملامت تھا۔ نچلے طبقے۔

نکولس رِڈلی، انگریز بشپ اور شہید، جو اپنے علم اور تقویٰ کے لیے مشہور ہیں، 1500میں پیدا ہوئے۔
اس نے کیمبرج اور فرانس اور نیدرلینڈز کی ممتاز یونیورسٹیوں میں بھی تعلیم حاصل کی۔ کرینمر کی مہربانی سے اسے کنگ ہنری کا پادری مقرر کیا گیا، اور ایڈورڈ کے دور میں وہ لندن کا بشپ بن گیا۔

مریم کے الحاق کے بعد، اسے 1555میں لاٹیمر کے ساتھ داؤ پر لگا دیا گیا تھا۔ جب تک وہ استعفیٰ نہیں دے دیتا، بولنے کی اجازت سے انکار کر دیا، اس نے کہا: "جب تک میرے جسم میں زندگی کی سانس ہے، میں اپنے خداوند یسوع مسیح سے کبھی انکار نہیں کروں گا اور اس کی سچائی۔ خدا میرے ساتھ ہو گا۔"

اپنی نجی زندگی میں، بشپ رڈلے کو "تقویٰ، عاجزی، مزاج اور نظم و ضبط کا نمونہ" کہا جاتا تھا۔
فاکس نے اسے "بہترین خوبیوں سے مالا مال آدمی کے طور پر حوالہ دیا ہے... تقویٰ سے سیکھا اور اب، بلا شبہ، کتابِ زندگی میں لکھا ہوا ہے۔"

اسکاٹ لینڈ کا مصلح JOHN KNOX 1505میں پیدا ہوا۔ اس نے گلاسگو یونیورسٹی میں تعلیم حاصل کی اور ایک کیتھولک پادری مقرر کیا۔ جیروم اور آگسٹین کی تحریروں اور شہید وشارٹ کے اثر نے اسے روم کے طوق سے آزاد کر دیا اور وہ انجیل کا مبلغ بن گیا۔ جب فرانسیسیوں نے سینٹ اینڈریوز کیسل پر قبضہ کر لیا تو ناکس کو قیدی بنا کر روئن لے جایا گیا جہاں اس نے 19ماہ تک گیلی غلام کے طور پر خدمات انجام دیں۔ اس کی رہائی کے بعد، اسکاٹ لینڈ میں حالات نے ان کی واپسی کو روک دیا، اور اس نے کچھ وقت انگلینڈ میں گزارا، ایڈورڈ VIکے پادری کے طور پر کام کیا۔ جب ملکہ مریم نے تخت سنبھالا تو وہ فرینکفرٹ اور جنیوا گئیں اور ہر جگہ انگریزی جلاوطنوں کے پاس پادری کے طور پر خدمات انجام دیں۔
وہ کیلون کی طرف سے انتہائی قابل احترام تھا، جس کے عقائد کا اس نے دفاع کیا۔ 1559میں اسکاٹ لینڈ واپس آکر، وہ رومنسٹوں کے اثر و رسوخ کی وجہ سے ایک غیر قانونی اور باغی سمجھا جاتا تھا، لیکن، کسی بھی چیز سے خوفزدہ نہیں، اس نے 1572میں اپنی موت تک اس ملک میں اصلاحات کے قیام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہوئے اپنا کام جاری رکھا۔

Pilgrim's Progressکے عالمی شہرت یافتہ مصنف JOHN BUNYAN 1628میں انگلینڈ میں پیدا ہوئے۔ وہ ایلسٹو کے قصبے میں ایک ٹنسمتھ کا بیٹا تھا، اور اس نے اپنے والد کی طرح کاروبار کو جاری رکھنے کے لیے تعلیم حاصل کی تھی۔ تاہم، بنیان کچھ بنیادی تعلیم حاصل کرنے میں کامیاب رہے اور اگرچہ مذہب کی طرف بہت کم جھکاؤ رکھتے تھے، لیکن وہ اپنے بیشتر ہم جماعتوں سے بڑھ کر اخلاقی خصوصیات کے مالک تھے۔ کچھ عرصہ پارلیمنٹ آرمی میں خدمات انجام دیں۔ وہاں اس کا ایک ساتھی اندر ہی اندر مارا گیا۔

Machine Translated by Google

آپ کی پوسٹ بنیان نے محسوس کیا کہ الہی ہاتھ نے اس کی جان بچانے کے لیے مداخلت کی ہے۔ اس طرح اسے مذہبی امور کی طرف توجہ دلائی گئی۔ ایک طویل اور شدید کشمکش کے بعد، اس نے مسیح میں امن پایا۔ وہ بپتسمہ دینے والوں میں شامل ہوا اور ایک مبلغ بن گیا اور، کچھ عرصے بعد، ان کے سب سے ممتاز مقررین میں سے ایک۔

1660میں، بحالی پر مجبور کرنے کے جابرانہ اقدامات کے تحت، بنیان کو بیڈفورڈ جیل میں ڈال دیا گیا، جہاں اسے 12سال تک رکھا گیا۔ اپنے خاندان کی کفالت کے لیے، اس نے جوتوں کے لیے جوتوں کے تسمے بنانا شروع کیے، لیکن اس نے ثابت قدمی سے اپنے ایمان کی قربانی دینے یا چالوں کے ذریعے جیل سے فرار ہونے سے انکار کر دیا، جو وہ آسانی سے کر سکتا تھا۔ اسے اس شرط پر آزادی کی پیشکش کی گئی کہ وہ اپنی تبلیغ کو ترک کر دیں۔ اسے یہ بھی بتایا گیا کہ اگر اس نے قانون کی خلاف ورزی جاری رکھی تو انگلینڈ واپس آنے پر اسے ملک بدری اور موت کی سزا سنائی جائے گی۔ ان کا جواب تھا، "اگر آپ مجھے آج جانے دیں گے تو میں کل دوبارہ تبلیغ کروں گا۔" لیکن اس کے ستانے والے مایوس تھے، Progress Pilgrim'sکے لیے، جو اس نے جیل میں لکھی تھی، جہاں بھی انگریزی زبان بولی جاتی تھی، نجات کی سچائیاں سکھا رہی تھی۔ اس کام کا عیسائی دنیا کی ہر زبان میں ترجمہ کیا گیا ہے۔ یہ پسندیدہ کتابوں میں سے ایک بن گئی، جو مقدس صحیفوں کے بعد، غیر قوموں کے ایک مشنری نے اپنے ساتھی خادموں کے لیے ترجمہ کیا۔

اپنی رہائی کے بعد، بنیان نے بڑے جوش اور کامیابی کے ساتھ تبلیغ کی، اور "بشپ بنیان" کا خطاب حاصل کیا۔ بائبل اُس کی مستقل ساتھی، اُس کی دانائی کا ماخذ، اور اُس کی ذہانت کا الہام تھی۔ حق کی خاطر اور دوسروں کی بھلائی کے لیے خود سے انکار ان کی زندگی کا اصول تھا۔ بنیان کا انتقال 60سال کی عمر میں ہوا، جو ایک باپ اور اس کے بیٹے کے درمیان صلح کی کامیاب کوشش سے واپس آتے ہوئے طوفان کی زد میں آ گیا۔ تعلیم کی چند اور قابل ذکر مثالیں ہیں، جو کہ جان بنیان کی کہانی میں پیش کی گئی ہیں، اس سے زیادہ عقل اور دل دونوں پر کلام پاک کی تبدیلی کی طاقت ہے۔

JOHN WESLEY، میتھوڈزم کے بانی، 1703میں Epworth، انگلینڈ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد اینگلیکن چرچ میں وزیر تھے۔ اس کی والدہ، جن سے اس نے اپنی پہلی ہدایات اور تعلیم حاصل کی، ایک عظیم ذہانت اور گہرے تقویٰ کی حامل خاتون، نظم و ضبط میں پختہ اور عقلمند اور ایک ماہر استاد تھیں۔ اس نے آکسفورڈ میں تعلیم حاصل کی اور اپنی علمی مہارت کی وجہ سے شہرت حاصل کی۔ مشہور "کلوب سینٹو" وہاں قائم کیا گیا تھا -

جان اور چارلس ویسلی، وِتھفیلڈ اور دیگر لوگ عقیدت مندانہ مشقوں، غریبوں اور بیماروں کی دیکھ بھال، جیلوں کا دورہ وغیرہ میں متحد ہو گئے۔
1725میں، ویزلی کو وزارت کے لیے مقرر کیا گیا۔ جب ہندوستانیوں کی تبدیلی کے لیے جارجیا کے لیے ایک مشن کی منصوبہ بندی کی گئی، اور "زندگی کے زیورات اور آسائشوں، جسمانی کفایت شعاری اور مراقبہ کی زندگی کو حقیر سمجھنے کے عادی پادریوں سے" کال کی گئی، تو ویسلی نے اس کال کا جواب دیا۔ دو سال تک وہ کالونی میں رہے لیکن اپنے مشن کے مقصد کو پورا کرنے کا موقع نہ ملا۔ ویزلی 1738میں انگلینڈ واپس آیا۔ اسی سال اس نے ایمان کے ذریعہ راستبازی کے نظریے کو مکمل طور پر قبول کیا اور اس کی تبلیغ شروع کی۔ اس نے اپنے آپ کو خاص طور پر غریب اور نظر انداز طبقات تک خوشخبری پہنچانے کے کام کے لیے وقف کر دیا۔ یہ دیکھ کر کہ گرجا گھر اس کے لیے اپنے دروازے بند کر رہے تھے، آخر کار اس نے کھلے میں تبلیغ کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے کہا: "میں اپنے آپ کو کھیتوں میں تبلیغ کے اس عجیب و غریب طریقے سے بمشکل ہی ہم آہنگ کر سکا...اپنی ساری زندگی (حال ہی میں) شائستگی اور نظم و ضبط سے متعلق ہر بات پر بہت ضدی رہی، میں نے سوچا کہ یہ تقریباً روحوں کی نجات ہے۔ ایک گناہ اگر یہ چرچ میں نہیں کیا جاتا۔" 1791میں اپنی موت کے دن تک وہ اسکاٹ لینڈ، انگلینڈ اور آئرلینڈ میں کام کرتا رہا۔

اپنی پوری زندگی کے دوران اس نے 400,000کلومیٹر سے زیادہ کا سفر کیا اور 40,000خطبات کی تبلیغ کی، اس کے علاوہ اپنے تمام گرجا گھروں اور اجتماعات کی نگرانی کی، خط و کتابت کے ایک بہت بڑے حجم سے نمٹنے اور اپنی بڑی تحریریں تیار کیں۔
جارج وِتھفیلڈ، جدید دور کے عظیم مبشروں میں سے ایک، گلوسٹر، انگلینڈ میں پیدا ہوئے۔ آکسفورڈ میں تعلیم یافتہ اور میتھوڈسٹ کلب کے رکن، وہ اپنے ہم عمر افراد میں سے پہلے شخص تھے جنہوں نے تبدیلی کا دعویٰ کیا۔ وائٹ فیلڈ تھا۔

Machine Translated by Google

1736میں مقرر کیا گیا اور خاص طور پر ان لوگوں کو فائدہ پہنچانے کے لیے کام کیا جو عام چرچ کی خدمات تک نہیں پہنچ پاتے۔ انہوں نے سات بار امریکہ کا دورہ کیا، تمام بڑے شہروں میں تبلیغ کی۔ اس نے انگلینڈ، سکاٹ لینڈ اور آئرلینڈ میں بھی بڑے پیمانے پر کام کیا، اور ہالینڈ کا سفر بھی کیا۔ وائٹ فیلڈ نے تقدیر کے نظریے کے حوالے سے ویزلی سے اختلاف کیا، اور اس علیحدگی کے نتیجے میں دو شاخیں وجود میں آئیں -کیلونسٹ اور ویزلیان میتھوڈسٹ۔ اس کا انتقال 1770میں، 56سال کی عمر میں ہوا، جب وہ پورے امریکہ میں اپنے ساتویں مشنری سفر کی تیاری کر رہے تھے۔

وائٹ فیلڈ کی تبلیغ کی طاقت کو تمام طبقات نے تسلیم کیا تھا۔ ہجوم اُسے سننے کے لیے اُمڈ آیا اور عظیم حیاتِ نو نے اُس کے کام کی پیروی کی۔
اس کے لیے دن میں تین سے چار مرتبہ تبلیغ کرنا کوئی معمولی بات نہیں تھی۔ اپنی موت سے ایک دن پہلے، انہوں نے میساچوسٹس کے ایکسیٹر میں خطاب کرتے ہوئے بڑے آڈیٹوریم کو دو گھنٹے تک معطل رکھا۔ وائٹ فیلڈ نے اگلے دن وہاں تبلیغ کرنے کے ارادے سے نیوبری پورٹ کا سفر کیا۔ جب وہ آرام کرنے کے لیے اپنے کمرے میں جا رہا تھا تو اس نے دیکھا کہ ہال میں جہاں وہ ٹھہرا ہوا تھا ایک ہجوم جمع ہے۔ وہ رک گیا اور سیڑھیوں کے اوپر سے لوگوں سے بات کرتا رہا، یہاں تک کہ اس کی شمع فانوس میں چلی گئی۔ اگلی صبح وہ مردہ پایا گیا۔

جان رابنسن، حجاج چرواہے، 1575میں انگلینڈ میں پیدا ہوئے۔
اس نے کیمبرج میں تعلیم حاصل کی اور اسٹیبلشڈ چرچ میں وزیر بن گئے۔ لیکن، یہ محسوس کرتے ہوئے کہ بادشاہ کی طرف سے دی گئی کلیسیائی بالادستی مسیح کی تعلیمات کے مطابق نہیں تھی، اس نے علیحدگی کا فیصلہ کیا۔ یہ فیصلہ اس کے لیے تکلیف دہ تھا اور اس کا ذکر کرتے ہوئے اس نے کہا: ''اگر سچائی میرے دل میں 'ہڈیوں میں بھسم ہونے والی آگ کی طرح' نہ ہوتی تو میں ان رشتوں کو کبھی نہ توڑ پاتا... لیکن برداشت کیا کہ روشنی خدا میرے اپنے ناشکرے دل سے دوسرے آدمیوں کے اندھیرے نے چھین لیا تھا۔" رابنسن ان جلاوطنوں میں شامل تھا جنہوں نے ہالینڈ میں پناہ حاصل کی، اور وہ لیڈن میں پیلگرم چرچ کے پادری بن گئے، جہاں وہ اپنی تقویٰ اور علمی وظیفہ دونوں کی وجہ سے بے حد قابل احترام تھے۔
جب حجاج نے امریکہ میں گھر تلاش کرنے کا فیصلہ کیا، تو گروپ کو تقسیم کرنا ضروری محسوس کیا گیا، اور چونکہ اکثریت لیڈن میں اپنے بھائیوں کو آخر تک پیروی کرنے کے لیے رہی، انہوں نے اپنے پادری کی وزارت سے درخواست کی۔ لیکن رابنسن اپنے ریوڑ کے ساتھ نئی دنیا میں نہیں جانا تھا۔ اس کا انتقال 1625میں لیڈن میں ہوا۔

بعد میں اس کا خاندان جلاوطنوں میں شامل ہو گیا، اور اس کی اولاد نیو انگلینڈ کے آباد کاروں میں شامل تھی۔

رابنسن کے کردار کو حجاج سے ان کی الوداعی تقریر میں دیکھا جا سکتا ہے۔ وہ ہر دور میں ان چند آدمیوں میں سے ایک تھا جو اصلاح کی امید کو پسند کرتے تھے- وہ لوگ جنہوں نے اپنے عقیدے کو کسی مسلک یا کلیسیائی تعلیمات پر قائم رکھنے کے بجائے، اسے خدا کے کلام کی ابدی بنیاد پر قائم کیا۔

راجر ولیمز، جو کہ مذہبی آزادی کے نامور وکیل تھے، سال 1600کے لگ بھگ ویلز میں پیدا ہوئے تھے۔ ان کی موت 1683میں رہوڈ آئی لینڈ میں ہوئی۔ اسے اینگلیکن چرچ نے پادریوں کے لیے مقرر کیا تھا۔ لیکن جلد ہی، جیسا کہ اس نے خود کہا، "اس کے ضمیر نے اسے قومی چرچ، اس کی تقریبات اور بشپ کے خلاف اکسایا۔" وہ 1631میں امریکہ گیا، لیکن بہت زیادہ بنیاد پرست اور واضح بولنے کی وجہ سے، یہاں تک کہ پیوریٹن کالونیوں کے لیے بھی، اسے ملک بدر کرنے کی مذمت کی گئی۔ ان قانون سازوں کے ذریعہ تیار کردہ ضابطوں میں سے ایک یہ تھا: "اگر کوئی شخص یا افراد، اس دائرہ اختیار کے اندر... مجسٹریٹ کو ان کے قانونی حق یا اختیار سے انکار کرتے ہیں... پہلی میز (ڈیکلاگ کی) کی بیرونی خلاف ورزیوں کو سزا دینے کے لیے۔ جلاوطنی یا ملک بدری کی سزا دی جائے گی۔ جیسا کہ ولیمز نے فیصلہ کن طور پر مذہبی معاملات میں مجسٹریٹ کے دائرہ اختیار سے انکار کیا، اس کی مذمت کی گئی۔

ان پر الزام لگایا گیا تھا کہ انہوں نے ایسے جدید نظریات کو جنم دیا جو ملک کے امن و امان کے لیے خطرناک تھے۔ لیکن رہوڈ آئی لینڈ کی بنیاد رکھنے کے بعد، اس نے ایک کمیونٹی قائم کی جس میں کامل مذہبی آزادی غالب تھی، اور جہاں یہ تعلیمات تھیں۔

Machine Translated by Google

آزادانہ طور پر اجازت ہے. تاہم، جان، جائیداد اور سول حکومت کی ضمانت وہاں میساچوسٹس کی طرح تھی۔ اس طرح یہ ثابت ہوا کہ ولیمز کی تعلیمات ریاست کے امن و امان کے لیے خطرناک نہیں تھیں۔ کہ ان پر لگائے گئے الزامات بے بنیاد تھے اور میساچوسٹس سے ان کی ملک بدری غیر منصفانہ تھی۔

"ولیمز کا کردار، ایک آدمی اور ایک عیسائی کے طور پر، ملامت سے بالاتر تھا۔ یہاں تک کہ ان کے سخت ترین مخالفین بھی ان کے بارے میں ذاتی طور پر بڑے احترام سے بات کرتے تھے۔ ولیمز ہندوستانیوں کا خاص دوست تھا۔ اس نے ان کی زبان کا مطالعہ کیا، زمین پر ان کے حق کا احترام کیا اور اس کا دفاع کیا، اور جب میساچوسٹس کی کالونی اور دیگر سفید فام بستیوں کو مقامی دشمنیوں سے خطرہ لاحق ہوا، تو وہ اپنے علم اور اہم سرداروں کے ساتھ دوستی کے ذریعے آنے والے خطرات سے بچنے میں کامیاب رہا۔ "ولیمز نے اس طرح سے ہونے والی ناانصافیوں کا بدلہ چکا دیا۔

گلہرم ملر، پیشن گوئیوں کے معروف بیان کنندہ، 1782میں پٹس فیلڈ، میساچوسٹس میں پیدا ہوئے۔ تاہم، ان کی زندگی کا زیادہ تر حصہ نیویارک کے لو ہیمپٹن میں رہا، جہاں وہ 1849میں انتقال کر گئے۔ انقلابی فوج کے افسر، ملر نے 1812کی جنگ میں بطور آرمی کپتان خدمات انجام دیں۔ اس نے فوج میں داخل ہونے سے پہلے خدا پرستانہ جذبات کو جذب کر لیا تھا، لیکن اس کے کردار کی دیانتداری نے اسے کیمپ کی بے حیائی اس قدر ناگوار بنا دی کہ جنگ ختم ہونے کے بعد اس نے بخوشی اپنے فوجی کیریئر کو خیرباد کہہ دیا۔

حقیقت یہ ہے کہ ڈیزم مستقبل کے وجود سے انکار کرتا ہے ملر کو اس نظریے سے مکمل اتفاق کرنے سے روکتا ہے، حالانکہ اس نے صحیفوں کو بطور الہامی قبول نہیں کیا۔ تاہم، یہ دریافت کرنے پر کہ بائبل موجودہ مذہبی تعلیمات کو وحی کے مظاہر کے طور پر قبول کرنے کے بجائے اس کا اپنا ترجمان ہے، تمام دو مشکلات ختم ہو گئیں۔ 1818سے جب وہ اس نتیجے پر پہنچے کہ مسیح کی ذاتی آمد قریب ہے تو اس نے 13سال تک اس معاملے کی تحقیق جاری رکھی، لیکن اس نے اپنے خیالات کا اظہار صرف تنہائی میں کیا۔

جب اس نے 1831میں اپنی عوامی پیشکشیں شروع کیں اور اس وقت سے لے کر 1844تک اس نے 500مختلف شہروں میں چار ہزار خطبات کی تبلیغ کی۔ تقریباً 200وزراء نے ملر کے دلائل کو قبول کیا اور 500مبلغین اس کے اعلان میں مصروف تھے۔ تقریباً 1000علاقوں میں مومنین کے اجتماعات بنائے گئے جن میں تقریباً 50,000افراد شامل تھے۔ اکیلے ملر کی محنت کے ذریعے، 6,000سے کم روحیں مسیح میں تبدیل نہیں ہوئیں، اور یہ تعداد شاید بہت زیادہ تھی۔ مذہب تبدیل کرنے والوں میں سے، تقریباً 700اس کے لیکچرز میں شرکت کرنے سے پہلے واضح طور پر ملحد تھے۔

اگرچہ دوسری آمد کے صحیح وقت کے بارے میں غلطی ہوئی، لیکن رب کے آنے کے انداز اور قربت کے بارے میں اس کا عقیدہ غیر متزلزل تھا۔ 1845میں اس نے لکھا: "میں نے غیر جانبدارانہ طور پر ان نظریات کے خلاف اعتراضات کا جائزہ لیا ہے، لیکن پایا کہ صحیفوں کی طرف سے تائید شدہ کوئی دلیل نہیں ہے جو، میری رائے میں، میرے موقف کو باطل کرتی ہے۔ اس لیے میں اپنے رب کی واپسی کا انتظار کرنے اور اپنے ساتھی مردوں کو اس عظیم واقعے کے لیے تیار رہنے کی تلقین نہیں کر سکتا۔ تاہم وہ محسوس کر رہا تھا کہ اس کا مشن تقریباً ختم ہو چکا ہے۔ "میں اسے اپنے نوجوان بھائیوں پر چھوڑ دوں گا،" ملر نے کہا، "سچائی کا مقابلہ کرنے کے لیے۔" کئی سالوں تک میں نے اکیلے کام کیا۔ خدا نے اب ان لوگوں کو اٹھایا ہے جو میری جگہ پر کریں گے۔ تاہم، وہ وقتاً فوقتاً تبلیغ کرتے رہے، جب تک کہ عمر کی بیماریاں اجازت دیں۔ ملر ان عقائد پر مکمل اعتماد کے ساتھ مر گیا جن کا اس نے اعلان کیا تھا۔

جوزف وولف، مشہور عبرانی مشنری اور سیاح، 1795میں باویریا، جرمنی میں پیدا ہوئے۔ "زبانی صلاحیتوں، ادراک کی شدید طاقت، پرجوش مزاج اور بڑی سمجھداری کے حامل، اس کے ابتدائی عمر سے ہی کئی یورپی ممالک کے ممتاز مردوں کے ساتھ تعلقات تھے۔ 1812میں، وولف کو پراگ شہر میں ایک بینیڈکٹائن راہب نے بپتسمہ دیا۔ روم میں جہاں یہ ہونا تھا۔

Machine Translated by Google

ایک مشنری کے طور پر تعلیم یافتہ، اس نے یہودیوں اور مسلمانوں تک انجیل پہنچانے کا ارادہ کرتے ہوئے، مشرقی زبانوں کے مطالعہ کے لیے خود کو وقف کر دیا۔ اسے پوپ پیوس VIIکی حمایت حاصل تھی، لیکن اس نے کئی مواقع پر جن لبرل خیالات کا اظہار کیا اس نے انکوئزیشن کی نظروں میں مشکوک بنا دیا، اور وولف کو کالج اور ابدی شہر چھوڑنا پڑا۔ انگلینڈ میں اس نے جلدی سے دوستی کر لی۔ لندن سوسائٹی فار جیوز کے بانیوں نے، مشنری کام کے لیے اس کی خصوصی صلاحیت کو محسوس کرتے ہوئے، اس کے داخلے کو کیمبرج یونیورسٹی میں فروغ دیا، جہاں اس نے اپنی مشرقی تعلیم جاری رکھی۔

"ایک سیاح کے طور پر اپنی مہم جوئی کی زندگی کے دوران -یورپ، ایشیا، امریکہ اور افریقہ کے کچھ حصوں میں -وولف نے بادشاہوں اور شہزادوں کے ساتھ ساتھ تمام کلیسیائی درجوں کے سیکھے ہوئے مردوں سے بھی واقفیت حاصل کی۔ سب سے بڑے خطرات کا سامنا کرتے ہوئے اس نے بے مثال ہمت اور دماغ کی زبردست موجودگی کا مظاہرہ کیا۔ وولف نے ہر جگہ تبلیغ کی —کبھی اپنی مادری زبان میں، کبھی کبھی مختلف زبانوں میں —اور وہ جہاں بھی گیا وہ جانتا تھا کہ اپنے مشن کو آگے بڑھانے میں نمایاں ترین مردوں اور عورتوں کی دلچسپی کیسے لی جائے۔ اپنے سفر میں کام اور موسم کی زندگی سے تنگ آکر، اس نے اپنے آخری سال ایک انگریز پارش کے ریکٹر کے طور پر گزارے، جہاں اس کا انتقال 1862میں ہوا۔

جان البرٹ بینگل 1687میں ورٹنبرگ میں پیدا ہوئے اور 1751میں انتقال کر گئے۔ وہ دنیا بھر میں ایک تیز فہم، وسیع علم اور پختہ تقویٰ کے آدمی کے طور پر پہچانے جاتے ہیں۔ وہ ان گنت کتابوں کے مصنف تھے —جو تنقیدی اور تفسیری دونوں —بائبل پر بہت قیمتی ہیں، جو اب بھی بائبل کے طالب علم کے خزانوں کا حصہ ہیں۔ بینجیل کا تشریحی اصول یہ تھا کہ "صحیفوں میں کچھ بھی شامل نہ کیا جائے، بلکہ ان میں سے ہر چیز کو نکالنا، اور جو کچھ ان میں ہے اسے پوشیدہ نہیں رہنے دینا۔"

LOUIS GAUSSEN، 1790میں پیدا ہوئے، جنیوا سے تھے اور اصلاح شدہ چرچ کے پادری تھے۔ Gaussenپورے سوئٹزرلینڈ میں انجیلی عیسائیت کے مخلص حامی کے طور پر جانا جاتا تھا۔ اس نے ڈاکٹر جین مرلے ڈی اوبیگنی اور دوسروں کے ساتھ تعلق قائم کیا، جس نے عقلیت پسند فلسفے کو تبدیل کرنے کی کوشش کی جس نے جنیوا پر صحیفائی عقیدے کے ساتھ حملہ کیا۔ اسے شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا اور بالآخر کنسسٹری نے اسے معطل کر دیا۔ 1834میں، اس نے جنیوا کے نئے قائم ہونے والے ایوینجلیکل سکول میں الہیات کی کرسی سنبھالی، اور صحیفوں پر کئی کاموں کے مصنف بن گئے۔ ان کی وفات 3681ء میں ہوئی۔

PIUS IXاور — DECREE of infalibilityہم گلیڈ سٹون کے ٹریٹیز ،"The Vatican Decrees"پوپ Pius IXکی طرف سے عزاداری کے فرمان کے اجراء کی روایت سے کم کرتے ہیں: ویٹیکن کونسل کا کھلا کھلا کھلا، گھنٹی بجنے اور گنتی کے بغیر کینن آف سان اینجلو، 8دسمبر 1869کو ویٹیکن باسیلیکا میں۔ چوتھے عوامی اجلاس میں، 18جولائی، 1870کو، پوپ کی نااہلی کے فرمان کا اعلان کیا گیا۔ یہ دستاویز نہ صرف تمام گرجا گھروں پر رومن پوپ کی طاقت کی تصدیق کرتی ہے، بلکہ اسے "فوری دائرہ اختیار فراہم کرتی ہے، جس کے لیے تمام کیتھولک، پادری اور لوگ دونوں، نہ صرف عقیدے اور اخلاقیات، بلکہ نظم و ضبط اور حکومت کے معاملات میں بھی۔ . وہ اعلان کرتا ہے کہ پوپ، جب "مسیحی دنیا سے اپنے سرکاری انتساب میں، ایمان اور اخلاق سے متعلق معاملات پر بات کرتے ہیں، تو وہ بے عیب ہے" اور یہ کہ اس کے فیصلے حتمی اور ناقابل واپسی ہیں۔

پوپ کی توہین کے اس اعلیٰ ترین عمل کے بعد پوپ کی وقتی خودمختاری ختم ہو گئی۔ ستمبر 1870 کے دوسرے نصف میں، نااہلی کے حکم نامے کے اعلان کے چھ ہفتے بعد، "فرانسیسی سلطنت، جو پوپ کی وقتی طاقت کا بنیادی سہارا تھی، سیڈان کے پرانے ہیوگینٹ قلعے میں، نپولین IIIکے ہتھیار ڈالنے کے ساتھ منہدم ہو گئی۔ روس کے پروٹسٹنٹ بادشاہ ولیم کو۔ اور ستمبر کے بیسویں دن، اطالوی فوجیوں نے، بادشاہ وکٹوریو ایمانوئل کے نام پر، متحدہ اٹلی کے مستقبل کے دارالحکومت کے طور پر روم پر قبضہ کر لیا۔ اس دن سے جب Pius IXاپنے اعلان میں روم کے لوگوں کے سامنے حاضر ہوا۔

Machine Translated by Google

غلطی، وہ دوبارہ کبھی عوام میں نہیں دیکھا گیا۔ اپنی وقتی طاقت سے چھین لیا گیا اور خود کو قومی اتھارٹی کے تابع کرنے کو تیار نہیں، روم کا قابل فخر پوپ 1878میں اپنی موت تک ویٹیکن محل کا خود قیدی رہا۔